ترجمہ قرآن

حجۃ الاسلام والمسلمین علامہ شیخ محسن علی نجفی قدس سرہ

تدوین و جمع آوری

قنبر رضوان نوری

1.الفاتحہ 8
2.البقرہ 8
3.آل عمران 46
4.النساء 68
5.المائدہ 93
6.الانعام 110
7.الاعراف 130
8.الانفال 152
9.التوبہ 160
10.یونس 176
11.ہود 188
12.یوسف 201
13.الرعد 212
14.ابراہیم 218
15.الحجر 224
16.النحل 229
17.الاسراء 241
18.الکہف 251
19.مریم 262
20.طہٰ 268
21.الانبیاء 278
22.الحج 286
23.المومنون 294
24.النور 301
25.الفرقان 309
26.الشعراء 315
27.النمل 325
28.القصص 332
29.العنکبوت 342
30.الروم 348
31.لقمان 353
32.السجدہ 357
33.الاحزاب 359
34.سبا 367
35.فاطر 373
36.یٰس 378
37.الصافات 383
38.ص 389
39.الزمر 395
40.غافر 402
41.فصلت 410
42.الشوری 415
43.الزخرف 421
44.الدخان 427
45.الجاثیہ 429
46.الاحقاق 433
47.محمد 437
48.الفتح 441
49.الحجرات 445
50.ق 447
51.الذاریات 450
52.الطور 452
53.النجم 455
54.القمر 457
55.الرحمن 460
56.الواقعہ 463
57.الحدید 466
58.المجادلہ 470
59.الحشر 473
60.الممتحنہ 476

61.الصف 479
62.الجمعہ 480
63.المنافقون 482
64.التغابن 483
65.الطلاق 485
66.التحریم 487
67.الملک 489
68.القلم 491
69.الحاقہ 493
70.المعارج 495
71.نوح 497
72.الجن 499
73.المزمل 501
74.المدثر 502
75.القیامہ 504
76.الدہر 506
77.المرسلات 508
78.النبا 509
79.النازعات 511
80.عبس 513
81.التکویر 514
82.الانفطار 515
83.المطففین 516
84.الانشقاق 517
85.البروج 518
86.الطارق 519
87.الاعلی 520
88.الغاشیہ 520
89.الفجر 521
90.البلد 522
91.الشمس 523
92.اللیل 524
93.الضحی 525
94.الشرح 525
95.التین 526
96.العلق 526
97.القدر 527
98.البینہ 527
99.الزلزلہ 528
100.العادیات 529
101.القارعہ 529
102.التکاثر 530
103.العصر 530
104.الہمزہ 531
105.الفیل 531
106.قریش 531
107.الماعون 532
108.الکوثر 532
109.الکافرون 532
110.النصر 533
111.المسد 533
112.الاخلاص 534
113.الفلق 534
114.الناس 534

بسم الله الرحمن الرحيم

آغاز کلام

قرآنِ مجید، خداوندِ متعال کا کلامِ پاک ہے جو بوساطتِ نبیِ گرامیِ اسلام، حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہم تک پہنچا۔ یہ ایک عظیم نعمتِ الٰہی ہے، اس لیے کہ یہی کتاب تعلیم و تربیت کا حقیقی محور ہے۔ جب علم بذاتِ خود ایک وجودی کمال ہے تو اس کا منبع بدرجۂ اولیٰ کمالِ مطلق کا حامل ہو گا۔ قرآن کی عظمت کے لیے اس سے بڑھ کر کیا دلیل ہو سکتی ہے کہ اس کے کلمات اسماءِ الٰہی کے فیض سے نازل ہوئے ہیں۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ قرآن کا حرف حرف انسان کی ہدایت، رہنمائی اور سعادت کے لیے ہے۔ یہ وہ کتاب ہے جو اپنی حقیقت میں ہر قسم کے ابہام سے پاک اور منزہ ہے، اور اسی حقیقت کو الفاظ کے قالب میں ڈھال کر بنی نوعِ انسان کے فہم کے لیے آسان بنا دیا گیا ہے۔

ہماری ایک دیرینہ آرزو تھی کہ مکتبِ امامیہ کی جانب سے بھی قرآنِ مجید کا ایسا ترجمہ پیش کیا جائے جو محض ترجمہ پر مشتمل ہو، جیسا کہ دیگر مکاتبِ فکر میں رائج ہے، تاکہ قرآن تک رسائی مزید آسان ہو سکے۔ اسی سلسلے میں ہم نے "بلاغ القرآن" ٹیم سے رابطہ کیا اور دریافت کیا کہ آیا اس موضوع پر کوئی کام انجام دیا گیا ہے یا نہیں؛ تاہم ہمیں اس کا جواب نفی میں ملا۔

چنانچہ ہم نے یہ عزم کیا کہ کیوں نہ اس خواب کو خود ہی جامۂ تعبیر پہنایا جائے۔ اسی احساسِ ذمہ داری کے تحت ہم نے یہ کام اپنے ذمے لیا، تاکہ ایک سادہ، رواں اور قابلِ استفادہ ترجمہ آپ کی خدمت

میں پیش کیا جا سکے۔ اس کا فائدہ یہ ہے کہ قاری اس کتاب سے کسی بھی موقع پر استفادہ کر سکتا ہے اور اپنی فہم و تدبر کے مطابق اس پر غور و فکر کر سکتا ہے۔

بندۂ حقیر نے علامہ شیخ محسن علی نجفی قدس سرہٗ کے ترجمے کو نہایت سلیس، رواں اور عام فہم پایا، جسے پڑھنا اور سمجھنا آسان ہے، مزید بر آں، اس امر کا خاص اہتمام کیا گیا ہے کہ متنِ قرآن اور پیغامِ قرآن کو نہایت دقت اور امانت کے ساتھ منتقل کیا جائے، اور ساتھ ہی قاری کو محض تحت اللفظی ترجمے کے شکنجے میں مقید نہ کیا جائے۔ یہی توازن اس ترجمے کے حسن کو دوچند کر دیتا ہے۔ اس ترجمے کی ایک نمایاں خصوصیت یہ بھی ہے کہ ہر صفحے کے حاشیے میں مختصر تفسیری نکات درج کیے گئے ہیں، جہاں متعلقہ آیات کے اہم معانی اور مطالب کو نہایت جامع انداز میں خلاصہ کر کے پیش کیا گیا ہے۔ اسی بنا پر اسی کا انتخاب کیا گیا۔ اس ترجمے کی تیاری میں "بلاغ القرآن"، "مجموعۂ تفاسیر نور" اور "تفسیر الکوثر" سے بھی استفادہ کیا گیا ہے۔

قنبر رضوان نوری

بیت النور

گانگوہ پلوامہ کشمیر

21اپریل2026

۱....الفاتحہ

ا۔بنام خدائے رحمن رحیم

۲۔ثنائے کامل اللہ کے لیے ہے جو سارے جہان کا رب ہے۔۳۔ جو رحمن رحیم ہے۔۴۔ روز جزا کا مالک ہے۔۵۔ہم صرف تیری عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔۶۔ ہمیں سیدھے راستے کی ہدایت فرما۔۷۔ ان لوگوں کے راستے کی جن پر تو نے انعام فرمایا، جن پر نہ غضب کیا گیا نہ ہی (وہ) گمراہ ہونے والے ہیں۔

۲....البقرہ

بنام خدائے رحمن رحیم

ا۔ الف لام میم۔ ۲۔ یہ کتاب، جس میں کوئی شبہ نہیں، ہدایت ہے تقویٰ والوں کے لیے۔۳۔ جو غیب پر ایمان رکھتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں نیز جو کچھ ہم نے انہیں عطا کیا ہے، اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔۴۔ اور جو کچھ آپ پر نازل کیا گیا نیز جو آپ سے پہلے نازل کیا گیا ہے، ان پر ایمان اور وہ آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔۵۔یہی لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر (قائم) ہیں اور یہی فلاح پانے والے ہیں۔۶۔ جن لوگوں نے کفر اختیار کیا ان کے لیے یکساں ہے کہ آپ انہیں متنبہ کریں یا نہ کریں وہ ایمان نہیں لائیں گے۔۷۔ اللہ نے ان کے دلوں اور ان کی سماعت پر مہر لگا دی ہے نیز ان کی نگاہوں پر پردہ پڑا ہوا ہے اور ان

کے لیے بڑا عذاب ہے۔۸۔ لوگوں میں سے کچھ ایسے بھی ہیں جو کہتے ہیں ہم اللہ اور روز آخرت پر ایمان لے آئے، حالانکہ وہ ایمان لانے والے نہیں ہیں۔۹۔ وہ اللہ اور ایمان والوں کو دھوکہ دینا چاہتے ہیں، جبکہ (حقیقت میں) وہ صرف اپنی ذات کو ہی دھوکہ دے رہے ہوتے ہیں لیکن وہ اس بات کا شعور نہیں رکھتے۔۱۰۔ ان کے دلوں میں بیماری ہے، پس اللہ نے ان کی بیماری اور بڑھا دی اور ان کے لیے دردناک عذاب اس وجہ سے ہے کہ وہ جھوٹ بولا کرتے تھے۔۱۱۔ اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ زمین میں فساد برپا نہ کرو تو کہتے ہیں: ہم تو بس اصلاح کرنے والے ہیں۔۱۲۔ یاد رہے! فسادی تو یہی لوگ ہیں، لیکن وہ اس کا شعور نہیں رکھتے۔۱۳۔ اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ دیگر لوگوں کی طرح تم بھی ایمان لے آؤ تو وہ کہتے ہیں: کیا ہم (بھی ان) بیوقوفوں کی طرح ایمان لے آئیں؟ یاد رہے! بیوقوف تو خود یہی لوگ ہیں لیکن یہ اس کا (بھی) علم نہیں رکھتے۔۱۴۔ اور جب وہ ایمان والوں سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں: ہم ایمان لے آئے ہیں اور جب اپنے شیطانوں کے ساتھ تخلیے میں ہوتے ہیں تو کہتے ہیں: ہم تو تمہارے ساتھ ہیں، (ان مسلمانوں کا تو) ہم صرف مذاق اڑاتے ہیں۔۱۵۔ اللہ بھی ان کے ساتھ تمسخر کرتا ہے اور انہیں ڈھیل دیتا ہے کہ یہ اپنی سرکشی میں سرگرداں رہیں گے۔۱۶۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے ہدایت کے بدلے میں گمراہی خرید لی ہے، چنانچہ نہ تو ان کی تجارت سودمند رہی اور نہ ہی انہیں ہدایت حاصل ہوئی۔۱۷۔ ان کی مثال اس شخص کی سی ہے جس نے (تلاش راہ کے لیے) آگ جلائی، پھر جب اس آگ نے گردوپیش کو روشن کر دیا تو اللہ نے ان کی روشنی سلب کر لی اور انہیں اندھیروں میں (سرگرداں) چھوڑ دیا کہ انہیں کچھ سجھائی نہیں دیتا۔۱۸۔ وہ بہرے، گونگے اور اندھے ہیں پس وہ (اس ضلالت سے) باز نہیں آئیں گے۔۱۹۔ یا جیسے آسمان سے بارش ہو رہی ہو جس میں تاریکیاں اور گرج و چمک ہو، بجلی کی کڑک کی وجہ سے موت سے خائف ہو کر وہ اپنی انگلیاں

کانوں میں دے لیتے ہیں، حالانکہ اللہ کافروں کو ہر طرف سے گھیرے ہوئے ہے۔ ۲۰۔ قریب ہے کہ بجلی ان کی آنکھیں سلب کر لے، جب وہ ان کے لیے چمک دکھاتی ہے تو وہ اس کی روشنی میں چل پڑتے ہیں اور جب تاریکی ان پر چھا جاتی ہے تو وہ رک جاتے ہیں اور اللہ اگر چاہتا تو ان کی سماعت اور بینائی (کی طاقت) سلب کر لیتا، بلاشبہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ ۲۱۔ اے لوگو! اپنے رب کی عبادت کرو جس نے تمہیں اور تم سے پہلے والے لوگوں کو پیدا کیا تا کہ تم (خطرات سے) بچاؤ کرو۔ ۲۲۔ جس نے تمہارے لیے زمین کو بچھونا اور آسمان کو چھت بنایا اور آسمان سے پانی برسایا پھر اس سے تمہاری غذا کے لیے پھل پیدا کیے، پس تم جانتے بوجھتے ہوئے کسی کو اللہ کا مدمقابل نہ بناؤ۔ ۲۳۔ اور اگر تم لوگوں کو اس (کتاب) کے بارے میں شبہ ہو جو ہم نے اپنے بندے پر نازل کی ہے تو اس جیسا کوئی سورہ بنا لاؤ اور اللہ کے علاوہ اپنے حامیوں کو بھی بلا لو، اگر تم سچے ہو۔ ۲۴۔ اور اگر تم نے ایسا نہ کیا اور ہرگز تم ایسا نہ کر سکو گے تو اس آتش سے ڈرو جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں (یہ آگ) کافروں کے لیے تیار کی گئی ہے۔ ۲۵۔ اور ان لوگوں کو خوشخبری سنا دیجئے جو ایمان لائے اور جنہوں نے نیک اعمال انجام دیے کہ ان کے لیے (بہشت کے) باغات ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی، اس میں سے جب بھی کوئی پھل کھانے کو ملے گا تو وہ کہیں گے: یہ تو وہی ہے جو اس سے پہلے بھی مل چکا ہے، حالانکہ انہیں ملتا جلتا دیا گیا ہے اور ان کے لیے جنت میں پاک بیویاں ہوں گی اور وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ ۲۶۔ اللہ کسی مثال کے پیش کرنے سے نہیں شرماتا خواہ مچھر کی ہو یا اس سے بھی بڑھ کر (چھوٹی چیز کی)، پس جو لوگ ایمان لا چکے ہیں وہ جانتے ہیں کہ یہ (مثال) ان کے رب کی جانب سے برحق ہے، لیکن کفر اختیار کرنے والے کہتے رہیں گے کہ اس مثال سے اللہ کا کیا مقصد ہے، اللہ اس سے بہت سوں کو گمراہ کر دیتا ہے اور بہت سوں کو ہدایت کرتا ہے اور وہ اس کے ذریعے صرف بداعمال لوگوں کو گمراہی میں

ڈالتا ہے۔۲۷۔ جو (فاسقین) اللہ کے ساتھ محکم عہد باندھنے کے بعد اسے توڑ دیتے ہیں اور اللہ نے جس (رشتے) کو قائم رکھنے کا حکم دیا ہے اسے قطع کر دیتے ہیں اور زمین میں فساد پھیلاتے ہیں، یہی لوگ نقصان اٹھانے والے ہیں۔۲۸۔ اللہ کے بارے میں تم کس طرح کفر اختیار کرتے ہو؟ حالانکہ تم بے جان تھے تو اللہ نے تمہیں حیات دی، پھر وہی تمہیں موت دے گا، پھر (آخرکار) وہی تمہیں زندہ کرے گا، پھر تم اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔۲۹۔ وہ وہی اللہ ہے جس نے زمین میں موجود ہر چیز کو تمہارے لیے پیدا کیا، پھر آسمان کا رخ کیا تو انہیں سات آسمانوں کی شکل میں بنا دیا اور وہ ہر چیز کا خوب جاننے والا ہے۔۳۰۔ اور جب تیرے رب نے فرشتوں سے کہا: میں زمین میں ایک خلیفہ (نائب) بنانے والا ہوں، فرشتوں نے کہا: کیا تو زمین میں ایسے کو خلیفہ بنائے گا جو اس میں فساد پھیلائے گا اور خون ریزی کرے گا؟ جب کہ ہم تیری ثناء کی تسبیح اور تیری پاکیزگی کا ورد کرتے رہتے ہیں، (اللہ نے) فرمایا: (اسرار خلقت بشر کے بارے میں) میں وہ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔۳۱۔ اور (اللہ نے) آدم کو تمام نام سکھا دیے، پھر انہیں فرشتوں کے سامنے پیش کیا پھر فرمایا: اگر تم سچے ہو تو مجھے ان کے نام بتاؤ۔ ۳۲۔ فرشتوں نے کہا: تو پاک و منزہ ہے جو کچھ تو نے ہمیں بتا دیا ہے ہم اس کے سوا کچھ نہیں جانتے۔ یقینا تو ہی بہتر جاننے والا، حکمت والا ہے۔۳۳۔ (اللہ نے) فرمایا: اے آدم! ان (فرشتوں) کو ان کے نام بتلا دو، پس جب آدم نے انہیں ان کے نام بتا دیے تو اللہ نے فرمایا: کیا میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ میں آسمانوں اور زمین کی پوشیدہ باتیں خوب جانتا ہوں نیز جس چیز کا تم اظہار کرتے ہو اور جو کچھ تم پوشیدہ رکھتے ہو، وہ سب جانتا ہوں۔ ۳۴۔ اور (اس وقت کو یاد کرو) جب ہم نے فرشتوں سے کہا: آدم کو سجدہ کرو تو ان سب نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے، اس نے انکار اور تکبر کیا اور وہ کافروں میں سے ہو گیا۔۳۵۔ اور ہم نے کہا: اے آدم! تم اور تمہاری زوجہ جنت میں قیام کرو اور اس میں

جہاں سے چاہو فراوانی سے کھاؤ اور اس درخت کے قریب نہ جانا ورنہ تم دونوں زیادتی کا ارتکاب کرنے والوں میں سے ہو جاؤ گے۔ ٣٦۔ پس شیطان نے ان دونوں کو وہاں سے پھسلا دیا، پھر جس (نعمت) میں وہ دونوں قیام پذیر تھے اس سے ان دونوں کو نکلوا دیا اور ہم نے کہا: (اب) تم ایک دوسرے کے دشمن بن کر نیچے اتر جاؤ اور ایک مدت تک زمین میں تمہارا قیام اور سامان زیست ہو گا۔ ٣٧۔ پھر آدم نے اپنے رب سے چند کلمات سیکھ لیے تو اللہ نے آدم کی توبہ قبول کر لی، بے شک وہ بڑا توبہ قبول کرنے والا، مہربان ہے۔ ٣٨۔ ہم نے کہا: تم سب یہاں سے نیچے اتر جاؤ، پھر اگر میری طرف سے کوئی ہدایت تم تک پہنچے تو جس جس نے میری ہدایت کی پیروی کی، پھر انہیں نہ تو کوئی خوف ہو گا اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے۔ ٣٩۔ اور جو لوگ کفر کریں اور ہماری آیات کو جھٹلائیں وہی دوزخ والے ہوں گے، وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ ٤٠۔ اے بنی اسرائیل! میری وہ نعمت یاد کرو جس سے میں نے تمہیں نوازا ہے اور میرے عہد کو پورا کرو میں تمہارے عہد کو پورا کروں گا اور تم لوگ صرف مجھ ہی سے ڈرتے رہو۔ ٤١۔ اور میری نازل کردہ (اس کتاب) پر ایمان لاؤ جو تمہارے پاس موجود کتاب کی تصدیق کرنے والی ہے اور سب سے پہلے تم ہی اس کے منکر مت بنو اور میری آیات کو تھوڑی قیمت پر فروخت نہ کرو اور صرف میرے (غضب) سے بچنے کی فکر کرو۔ ٤٢۔ اور حق کو باطل کے ساتھ خلط نہ کرو اور جان بوجھ کر حق کو نہ چھپاؤ۔ ٤٣۔ اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور (اللہ کے سامنے) جھکنے والوں کے ساتھ جھکا کرو۔ ٤٤۔ کیا تم (دوسرے) لوگوں کو نیکی کا حکم دیتے ہو اور خود کو بھول جاتے ہو؟ حالانکہ تم کتاب (اللہ) کی تلاوت کرتے ہو، کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے؟ ٤٥۔ اور صبر اور نماز کا سہارا لو اور یہ (نماز) بارگراں ہے، مگر خشوع رکھنے والوں پر نہیں۔ ٤٦۔ جنہیں اس بات کا خیال رہتا ہے کہ انہیں اپنے رب سے ملنا ہے اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ ٤٧۔ اے بنی اسرائیل!

میری وہ نعمت یاد کرو جس سے میں نے تمہیں نوازا اور تمہیں عالمین پر فضیلت دی۔۴۸۔ اور اس دن سے بچنے کی فکر کرو جس دن نہ کوئی کسی کا بدلہ بن سکے گا اور نہ کسی کی سفارش قبول ہو گی اور نہ کسی سے کوئی معاوضہ لیا جائے گا اور نہ ان کی مدد کی جائے گی۔۴۹۔ اور (وہ وقت یاد کرو) جب ہم نے تمہیں فرعونیوں سے نجات دی، جو تمہیں بری طرح اذیت دیتے تھے، تمہارے بیٹوں کو ذبح کرتے تھے اور تمہاری بیٹیوں کو زندہ رہنے دیتے تھے اور اس میں تمہارے رب کی طرف سے بڑا امتحان تھا۔۵۰۔ اور (وہ وقت بھی یاد کرو) جب ہم نے تمہارے لیے سمندر کو شق کیا پھر تمہیں نجات دی اور تمہاری نگاہوں کے سامنے فرعونیوں کو غرق کر دیا۔۵۱۔ اور (وہ وقت بھی یاد کرو) جب ہم نے موسیٰ سے چالیس راتوں کا وعدہ کیا تھا پھر اس کے بعد تم نے گوسالہ کو (بغرض پرستش) اختیار کیا اور تم ظالم بن گئے۔۵۲۔ پھر اس کے بعد ہم نے تمہیں معاف کر دیا کہ شاید تم شکر گزار بن جاؤ۔۵۳۔ اور (وہ وقت بھی یاد کرو) جب ہم نے موسیٰ کو (توریت) کتاب اور فرقان (حق و باطل میں امتیاز کرنے والا قانون) عطا کیا تاکہ تم ہدایت حاصل کرو۔۵۴۔ اور (وہ وقت بھی یاد کرو) جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا: اے میری قوم! تم نے گوسالہ اختیار کر کے یقیناً اپنے آپ پر ظلم کیا ہے پس اپنے خالق کی بارگاہ میں توبہ کرو اور اپنے لوگوں کو قتل کرو، تمہارے خالق کے نزدیک تمہارے حق میں یہی بہتر ہے پھر اس نے تمہاری توبہ قبول کر لی، بے شک وہ خوب توبہ قبول کرنے والا، مہربان ہے۔۵۵۔ اور (یاد کرو وہ وقت) جب تم نے کہا: اے موسیٰ! ہم آپ پر ہرگز یقین نہیں کریں گے جب تک ہم خدا کو علانیہ نہ دیکھ لیں، اس پر بجلی نے تمہیں گرفت میں لے لیا اور تم دیکھتے رہ گئے۔۵۶۔ پھر تمہارے مرنے کے بعد ہم نے تمہیں اٹھایا کہ شاید تم شکر گزار بن جاؤ۔۵۷۔ اور ہم نے تمہارے اوپر بادل کا سایہ کیا اور تم پر من و سلویٰ اتارا، ان پاکیزہ چیزوں میں سے کھاؤ جو ہم نے تمہیں عنایت کی ہیں اور وہ

ہم پر نہیں بلکہ خود اپنی ہی جانوں پر ظلم کرتے تھے۔ ۵۸۔ اور (وہ وقت یاد کرو) جب ہم نے کہا تھا: اس بستی میں داخل ہو جاؤ اور فراوانی کے ساتھ جہاں سے چاہو کھاؤ اور (شہر کے) دروازے میں سجدہ کرتے ہوئے داخل ہو جاؤ اور کہو: گناہوں کو بخش دے تو ہم تمہارے گناہ بخش دیں گے اور ہم نیکوکاروں کو زیادہ ہی عطا کریں گے۔ ۵۹۔ مگر ظالموں نے اس قول کو جس کا انہیں کہا گیا تھا دوسرے قول سے بدل دیا تو ہم نے ظالموں پر آسمان سے عذاب نازل کیا کیونکہ وہ نافرمانی کرتے رہتے تھے۔ ۶۰۔ اور (اس وقت کو یاد کرو) جب موسیٰ نے اپنی قوم کے لیے پانی طلب کیا تو ہم نے کہا: اپنا عصا پتھر پر ماریں۔ پس (پتھر پر عصا مارنے کے نتیجے میں) اس میں سے بارہ چشمے پھوٹ نکلے، ہر گروہ کو اپنے گھاٹ کا علم ہو گیا، اللہ کے رزق سے کھاؤ اور پیو اور ملک میں فساد پھیلاتے مت پھرو۔ ۶۱۔ اور (وہ وقت یاد کرو) جب تم نے کہا تھا: اے موسیٰ! ہم ایک ہی قسم کے طعام پر ہرگز صبر نہیں کر سکتے، پس آپ اپنے رب سے کہہ دیجیے کہ ہمارے لیے زمین سے اگنے والی چیزیں فراہم کرے، جیسے ساگ، ککڑی، گیہوں، مسور اور پیاز، (موسیٰ نے) کہا: کیا تم اعلیٰ کی جگہ ادنیٰ چیز لینا چاہتے ہو؟ ایسا ہے تو کسی شہر میں اتر جاؤ جو کچھ تم مانگتے ہو تمہیں مل جائے گا اور ان پر ذلت و محتاجی تھوپ دی گئی اور وہ اللہ کے غضب میں مبتلا ہو گئے، ایسا اس لیے ہوا کہ وہ اللہ کی آیات کا انکار کرتے رہتے تھے اور انبیاء کو ناحق قتل کرتے تھے اور یہ سب اس لیے ہوا کہ وہ نافرمانی اور حد سے تجاوز کیا کرتے تھے۔ ۶۲۔ بے شک جو لوگ ایمان لا چکے ہیں اور جو لوگ یہودی ہوئے اور نصاریٰ اور صابئین میں سے جو کوئی اللہ اور روز آخرت پر ایمان لائے اور نیک عمل بجا لائے تو ان کے رب کے پاس ان کا اجر ہے اور انہیں نہ کوئی خوف ہو گا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ ۶۳۔ اور (وہ وقت یاد کرو) جب ہم نے تم سے عہد لیا اور تمہارے اوپر (کوہ) طور کو بلند کیا (اور تمہیں حکم دیا کہ) جو (کتاب) ہم نے تمہیں دی ہے اسے پوری قوت سے پکڑ رکھو اور جو کچھ

اس میں موجود ہے اسے یاد رکھو (اس طرح) شاید تم بچ سکو۔ ۶۴۔ پھر اس کے بعد تم پلٹ گئے۔ اگر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت تمہارے شامل حال نہ ہوتی تو تم گھاٹے میں ہوتے۔ ۶۵۔ اور تم اپنے ان لوگوں کو خوب جانتے ہو جنہوں نے سبت (ہفتہ) کے بارے میں تجاوز کیا تھا تو ہم نے انہیں حکم دیا تھا: ذلیل بندر بن جاؤ۔ ۶۶۔ چنانچہ ہم نے اس (واقعے) کو اس زمانے کے اور بعد کے لوگوں کے لیے عبرت اور تقویٰ رکھنے والوں کے لیے نصیحت بنا دیا۔ ۶۷۔ اور (یاد کرو) جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا: خدا تمہیں ایک گائے ذبح کرنے کا حکم دیتا ہے، وہ بولے: کیا آپ ہمارا مذاق اڑا رہے ہیں؟ (موسیٰ نے) کہا: پناہ بخدا! میں (تمہارا مذاق اڑا کر) جاہلوں میں شامل ہو جاؤں؟ ۶۸۔ وہ بولے: اپنے رب سے ہماری خاطر درخواست کیجیے کہ وہ ہمیں بتائے کہ گائے کیسی ہو، کہا: وہ فرماتا ہے کہ وہ گائے نہ بوڑھی ہو اور نہ بچھیا، (بلکہ) درمیانی عمر کی ہو، پس جس بات کا تمہیں حکم دیا گیا ہے، اب اسے بجا لاؤ۔ ۶۹۔ کہنے لگے: اپنے رب سے ہمارے لیے درخواست کیجیے کہ وہ ہمیں بتائے کہ اس گائے کا رنگ کیسا ہو؟ کہا: وہ فرماتا ہے کہ اس گائے کا رنگ گہرا زرد اور دیکھنے والوں کے لیے فرحت بخش ہو۔ ۷۰۔ انہوں نے کہا: اپنے رب سے (پھر) درخواست کیجیے کہ وہ ہمیں بتائے کہ وہ گائے کیسی ہو؟ گائے ہم پر مشتبہ ہو گئی ہے اور اگر خدا نے چاہا تو ہم اسے ضرور ڈھونڈ لیں گے۔ ۷۱۔ (موسیٰ نے) کہا: اللہ فرماتا ہے کہ وہ گائے ایسی سدھائی ہوئی نہ ہو جو ہل چلائے اور کھیتی کو پانی دے (بلکہ) وہ سالم ہو، اس پر کسی قسم کا دھبہ نہ ہو، کہنے لگے: اب آپ نے ٹھیک نشاندہی کی ہے، پھر انہوں نے گائے کو ذبح کر دیا حالانکہ وہ ایسا کرنے والے نہیں لگتے تھے۔ ۷۲۔ اور جب تم نے ایک شخص کو قتل کر ڈالا، پھر ایک دوسرے پر اس کا الزام لگانے لگے، لیکن جو بات تم چھپا رہے تھے اللہ اسے ظاہر کرنے والا تھا۔ ۷۳۔ تو ہم نے کہا: گائے کا ایک حصہ اس (مقتول) کے جسم پر مارو، یوں اللہ مردوں کو زندہ کرتا ہے اور تمہیں اپنی

نشانیاں دکھاتا ہے تاکہ تم عقل سے کام لو۔ ۷۴۔ پھر اس کے بعد بھی تمہارے دل سخت رہے، پس وہ پتھر کی مانند بلکہ اس سے بھی زیادہ سخت ہو گئے، کیونکہ پتھروں میں سے کوئی تو ایسا ہوتا ہے جس سے نہریں پھوٹتی ہیں اور کوئی ایسا ہے کہ جس میں شگاف پڑ جاتا ہے تو اس سے پانی بہ نکلتا ہے اور ان میں کوئی ایسا بھی ہے جو ہیبت الٰہی سے نیچے گر پڑتا ہے اور اللہ تمہارے اعمال سے بے خبر نہیں ہے۔ ۷۵۔ کیا تم اس بات کی توقع رکھتے ہو کہ (ان سب باتوں کے باوجود یہودی) تمہارے دین پر ایمان لے آئیں گے؟ حالانکہ ان میں ایک گروہ ایسا رہا ہے جو اللہ کا کلام سنتا ہے، پھر اسے سمجھ لینے کے بعد جان بوجھ کر اس میں تحریف کر دیتا ہے۔ ۷۶۔ جب وہ اہل ایمان سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں: ہم ایمان لا چکے ہیں اور جب خلوت میں اپنے ساتھیوں سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں: جو راز اللہ نے تمہارے لیے کھولے ہیں وہ تم ان (مسلمانوں) کو کیوں بتاتے ہو؟ کیا تم نہیں سمجھتے کہ وہ (مسلمان) اس بات کو تمہارے رب کے حضور تمہارے خلاف دلیل بنائیں گے؟ ۷۷۔ کیا (یہود) نہیں جانتے کہ اللہ سب کچھ جانتا ہے، خواہ وہ چھپائیں یا ظاہر کریں؟ ۷۸۔ ان میں کچھ ایسے ناخواندہ لوگ ہیں جو کتاب (توریت) کو نہیں جانتے سوائے جھوٹی آرزوؤں کے اور بس وہ اپنے خیال خام میں رہتے ہیں۔ ۷۹۔ پس ہلاکت ہے ان لوگوں کے لیے جو (توریت کے نام سے) ایک کتاب اپنے ہاتھوں سے لکھتے ہیں پھر دعویٰ کرتے ہیں کہ یہ اللہ کی جانب سے ہے تاکہ اس کے ذریعے ایک ناچیز معاوضہ حاصل کریں، پس ہلاکت ہو ان پر اس چیز کی وجہ سے جسے ان کے ہاتھوں نے لکھا اور ہلاکت ہو ان پر اس کمائی کی وجہ سے۔ ۸۰۔ اور (یہودی) کہتے ہیں: ہمیں تو جہنم کی آگ گنتی کے چند دنوں کے علاوہ چھو نہیں سکتی۔ (اے رسول) کہہ دیجئے: کیا تم نے اللہ سے کوئی عہد لے رکھا ہے کہ اللہ اپنے عہد کے خلاف ہرگز نہیں کرے گا یا تم اللہ پر تہمت باندھ رہے ہو جس کا تم علم نہیں رکھتے؟ ۸۱۔ البتہ جو کوئی بدی اختیار کرے اور

اس کے گناہ اس پر حاوی ہو جائیں تو ایسے لوگ اہل دوزخ ہیں، جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ ۸۲۔ اور جو ایمان لائیں اور اچھے اعمال بجالائیں، یہ لوگ اہل جنت ہیں، جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ ۸۳۔ اور جب ہم نے بنی اسرائیل سے عہد لیا (اور کہا) کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور (اپنے) والدین، قریب ترین رشتہ داروں، یتیموں اور مسکینوں پر احسان کرو اور لوگوں سے حسن گفتار سے پیش آؤ اور نماز قائم کرو اور زکوۃ ادا کرو پھر چند افراد کے سوا تم سب برگشتہ ہو گئے اور تم لوگ روگردانی کرنے والے ہو۔ ۸۴۔ اور (وہ وقت یاد کرو) جب ہم نے تم سے عہد لیا کہ اپنوں کا خون نہ بہاؤ گے اور اپنے ہی لوگوں کو اپنی بستیوں سے نہ نکالو گے، پھر تم نے اس کا اقرار کر لیا جس کے تم خود گواہ ہو۔ ۸۵۔ پھر تم ہی وہ لوگ ہو جو اپنے افراد کو قتل کرتے ہو اور اپنوں میں سے ایک گروہ کو ان کی بستیوں سے نکالتے ہو، پھر گناہ اور ظلم کر کے ان کے دشمنوں کی مدد کرتے ہو اور اگر وہ قید ہو کر تمہارے پاس آتے ہیں تو تم فدیہ دے کر انہیں چھڑا لیتے ہو، حالانکہ انہیں نکالنا ہی تمہارے لیے سرے سے حرام تھا، کیا تم کتاب کے کچھ حصے پر ایمان لاتے ہو اور کچھ حصے سے کفر اختیار کرتے ہو؟ پس تم میں سے جو ایسا کرے دنیاوی زندگی میں اس کی سزا رسوائی کے سوا اور کیا ہو سکتی ہے؟ اور آخرت میں (ایسے لوگ) سخت ترین عذاب کی طرف لوٹائے جائیں گے اور اللہ تمہارے اعمال سے بے خبر نہیں ہے۔ ۸۶۔ یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے آخرت کے بدلے میں دنیاوی زندگی خرید لی ہے پس ان کے عذاب میں کوئی تخفیف نہ ہو گی اور نہ ہی ان کی مدد کی جائے گی۔ ۸۷۔ اور بتحقیق ہم نے موسیٰ کو کتاب دی اور اس کے بعد پے درپے رسول بھیجے، اور ہم نے عیسیٰ ابن مریم کو نمایاں نشانیاں عطا کیں اور روح القدس کے ذریعے ان کی تائید کی تو کیا جب بھی کوئی رسول تمہاری خواہشات کے خلاف (احکام لے کر) آئے تو تم اکڑ گئے، پھر تم نے بعض کو جھٹلا دیا اور بعض کو تم لوگ قتل کرتے رہے؟ ۸۸۔ اور وہ کہتے ہیں:

ہمارے دل غلاف میں بند ہیں، (نہیں) بلکہ ان کے کفر کے باعث اللہ نے ان پر لعنت کر رکھی ہے، پس اب وہ کم ہی ایمان لائیں گے۔ ۸۹۔ اور جب اللہ کی جانب سے وہ کتاب آئی جو ان کے پاس موجود باتوں کی تصدیق کرنے والی ہے اور وہ پہلے کافروں پر فتح کی امید رکھتے تھے، پھر جب ان کے پاس وہ آ گیا جسے وہ خوب پہچانتے تھے تو وہ اس کے منکر ہو گئے، پس کافروں پر اللہ کی لعنت ہو۔ ۹۰۔ کتنی بری ہے وہ چیز جس کے بدلے انہوں نے اپنی جانوں کا سودا کیا کہ صرف اس بات کی ضد میں خدا کے نازل کیے کا انکار کرتے ہیں کہ اللہ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے اپنا فضل نازل کرتا ہے، پس وہ اللہ کے غضب بالائے غضب میں گرفتار ہوئے اور کافروں کے لیے رسوا کن عذاب ہے۔ ۱۰۱۔ اور جب اللہ کی جانب سے ان کے پاس ایک ایسا رسول آیا جو ان کے ہاں موجود (کتاب) کی تصدیق کرتا ہے تو اہل کتاب میں سے ایک گروہ نے اللہ کی کتاب کو پس پشت ڈال دیا گویا کہ اسے جانتے ہی نہیں۔ ۱۰۲۔ اور سلیمان کے عہد حکومت میں شیاطین جو کچھ پڑھا کرتے تھے یہ (یہودی) اس کی پیروی کرنے لگ گئے حالانکہ سلیمان نے کبھی کفر نہیں کیا بلکہ شیاطین کفر کیا کرتے تھے جو لوگوں کو سحر کی تعلیم دیا کرتے تھے اور وہ اس (علم) کی بھی پیروی کرنے لگے جو بابل میں دو فرشتوں ہاروت و ماروت پر نازل کیا گیا تھا، حالانکہ یہ دونوں کسی کو کچھ نہیں سکھاتے تھے جب تک اسے خبردار نہ کرلیں کہ (دیکھو) ہم تو صرف آزمائش کے لیے ہیں، کہیں تم کفر اختیار نہ کر لینا، مگر لوگ ان دونوں سے وہ (سحر) سیکھ لیتے تھے جس سے وہ مرد اور اس کی زوجہ کے درمیان جدائی ڈال دیتے، حالانکہ اذن خدا کے بغیر وہ اس کے ذریعے کسی کو ضرر نہیں پہنچا سکتے تھے اور یہ لوگ اس چیز کو سیکھتے تھے جو ان کے لیے ضرر رساں ہو اور فائدہ مند نہ ہو اور بتحقیق انہیں علم ہے کہ جس نے یہ سودا کیا اس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں اور کاش وہ جان لیتے کہ انہوں نے اپنے نفسوں کا بہت برا سودا کیا ہے۔ ۱۰۳۔ اور اگر وہ ایمان لے

آتے اور تقویٰ اختیار کرتے تو اللہ کے پاس اس کا ثواب کہیں بہتر ہوتا، کاش وہ سمجھ لیتے۔ ۱۰۴۔ اے ایمان والو! راعنانہ کہا کرو بلکہ (اس کی جگہ) انظرنا کہا کرو اور (رسول کی باتیں) توجہ سے سنا کرو اور کافروں کے لیے تو دردناک عذاب ہے۔ ۱۰۵۔ کفر اختیار کرنے والے خواہ اہل کتاب ہوں یا مشرکین، اس بات کو پسند ہی نہیں کرتے کہ تمہارے رب کی طرف سے تم پر کوئی بھلائی نازل ہو، حالانکہ اللہ جسے چاہتا ہے اپنی رحمت سے مخصوص کر دیتا ہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔ ۱۰۶۔ ہم کسی آیت کو منسوخ کر دیتے ہیں یا اسے فراموش کراتے ہیں تو اس سے بہتر یا ویسی ہی اور آیت نازل کرتے ہیں، کیا تجھے خبر نہیں کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے؟ ۱۰۷۔ کیا تو نہیں جانتا کہ آسمانوں اور زمین کی سلطنت صرف اللہ ہی کے لیے ہے؟ اور اللہ کے سوا تمہارا کوئی کارساز اور مددگار نہیں ہے۔ ۱۰۸۔ کیا تم لوگ اپنے رسول سے ایسا ہی سوال کرنا چاہتے ہو جیسا کہ اس سے قبل موسیٰ سے کیا گیا تھا؟ اور جو ایمان کو کفر سے بدل دے وہ ختماً سیدھے راستے سے بھٹک جاتا ہے۔ ۱۰۹۔ (مسلمانو!) اکثر اہل کتاب حق واضح ہو جانے کے باوجود (محض) اپنے بغض اور حسد کی بنا پر یہ چاہتے ہیں کہ کسی طرح ایمان کے بعد تمہیں دوبارہ کافر بنا دیں، پس آپ درگزر کریں اور نظر انداز کر دیں یہاں تک کہ اللہ اپنا فیصلہ بھیج دے، بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ ۱۱۰۔ اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور جو کچھ نیکی تم اپنے لیے آگے بھیجو گے اسے اللہ کے پاس موجود پاؤ گے، تم جو بھی عمل انجام دیتے ہو اللہ یقینا اس کا خوب دیکھنے والا ہے۔ ۱۱۱۔ اور وہ کہتے ہیں: جنت میں یہودی یا نصرانی کے علاوہ کوئی ہرگز داخل نہیں ہو سکتا، یہ محض ان کی آرزوئیں ہیں، آپ کہہ دیجئے: اگر تم سچے ہو تو اپنی دلیل پیش کرو۔ ۱۱۲۔ ہاں! جس نے اپنے آپ کو اللہ کے حوالے کر دیا اور وہ نیکی کرنے والا ہے تو اس کے لیے اس کے رب کے پاس اس کا اجر ہے اور انہیں نہ تو کوئی خوف ہو گا اور نہ کوئی حزن۔ ۱۱۳۔ اور یہود کہتے ہیں: نصاریٰ (کا مذہب) کسی بنیاد پر

استوار نہیں اور نصاریٰ کہتے ہیں: یہود (کا مذہب) کسی بنیاد پر استوار نہیں، حالانکہ وہ (یہود و نصاریٰ) کتاب کی تلاوت کرتے ہیں، اس طرح کی بات جاہلوں نے بھی کہی، پس اللہ بروز قیامت ان کے درمیان اس معاملے میں فیصلہ کرے گا جس میں یہ اختلاف کرتے تھے۔ ۱۱۴۔ اور اس سے بڑھ کر ظالم کون ہو گا جو اللہ کی مساجد میں اس کا نام لینے سے روکے اور ان کی ویرانی کی کوشش کرے؟ ان لوگوں کو مساجد میں داخل ہونے کا حق نہیں مگر خوف کے ساتھ، ان کے لیے دنیا میں رسوائی اور آخرت میں عذاب عظیم ہے۔ ۱۱۵۔ اور مشرق ہو یا مغرب، دونوں اللہ ہی کے ہیں، پس جدھر بھی رخ کرو ادھر اللہ کی ذات ہے، بے شک اللہ (سب چیزوں کا) احاطہ رکھنے والا، بڑا علم والا ہے۔ ۱۱۶۔ اور وہ کہتے ہیں کہ اللہ نے کسی کو بیٹا بنالیا ہے، پاک ہے وہ ذات (ایسی باتوں سے) بلکہ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے، وہ سب اس کی ملکیت ہے، سب اس کے تابع فرمان ہیں۔ ۱۱۷۔ وہ آسمانوں اور زمین کا موجد ہے، اور جب وہ کسی امر کا فیصلہ کر لیتا ہے تو اس سے کہتا ہے: ہو جا، پس وہ ہو جاتا ہے۔ ۱۱۸۔ اور بے علم لوگ کہتے ہیں: اللہ ہم سے ہمکلام کیوں نہیں ہوتا یا ہمارے پاس کوئی نشانی کیوں نہیں آتی؟ ان سے پہلے لوگ بھی اسی طرح کی بات کر چکے ہیں، ان کے دل ایک جیسے ہو گئے ہیں، ہم نے تو اہل یقین کے لیے کھول کر نشانیاں بیان کی ہیں۔ ۱۱۹۔ ہم نے آپ کو حق کے ساتھ بشارت دینے والا اور تنبیہ کرنے والا بنا کر بھیجا ہے اور آپ سے اہل دوزخ کے بارے میں کوئی پرسش نہیں ہو گی۔ ۱۲۰۔ اور آپ سے یہود و نصاریٰ اس وقت تک خوش نہیں ہو سکتے جب تک آپ ان کے مذہب کے پیرو نہ بن جائیں، کہہ دیجئے: یقیناً اللہ کی ہدایت ہی اصل ہدایت ہے اور اس علم کے بعد جو آپ کے پاس آ چکا ہے، اگر آپ نے ان کی خواہشات کی پیروی کی تو آپ کے لیے اللہ کی طرف سے نہ کوئی کارساز ہو گا اور نہ مددگار۔ ۱۲۱۔ جنہیں ہم نے کتاب عنایت کی ہے (اور) وہ اس کا حق تلاوت ادا کرتے ہیں، وہی لوگ اس

(قرآن) پر ایمان لائیں گے اور جو اس سے کفر اختیار کرے گا پس وہی گھاٹے میں ہے۔ ۱۲۲۔ اے بنی اسرائیل! میری وہ نعمت یاد کرو جو میں نے تمہیں عطا کی ہے اور یہ کہ میں نے تمہیں اہل عالم پر فضیلت دی ہے۔ ۱۲۳۔ اور اس روز سے ڈرو جب نہ کوئی کسی کے کچھ کام آئے گا، نہ اس سے معاوضہ قبول ہو گا، نہ شفاعت اسے فائدہ پہنچا سکے گی اور نہ ہی انہیں کوئی مدد مل سکے گی۔ ۱۲۴۔ اور (وہ وقت یاد رکھو) جب ابراہیم کو ان کے رب نے چند کلمات سے آزمایا اور انہوں نے انہیں پورا کر دکھایا، ارشاد ہوا: میں تمہیں لوگوں کا امام بنانے والا ہوں، انہوں نے کہا: اور میری اولاد سے بھی؟ ارشاد ہوا: میرا عہد ظالموں کو نہیں پہنچے گا۔ ۱۲۵۔ اور (وہ وقت یاد رکھو) جب ہم نے خانہ (کعبہ) کو مرجع خلائق اور مقام امن قرار دیا اور (حکم دیا کہ) مقام ابراہیم کو مصلیٰ بناؤ اور ہم نے ابراہیم اور اسماعیل پر یہ ذمے داری عائد کی کہ تم دونوں میرے گھر کو طواف، اعتکاف اور رکوع سجدہ کرنے والوں کے لیے پاک رکھو۔ ۱۲۶۔ اور (وہ وقت یاد رکھو) جب ابراہیم نے دعا کی: اے رب! اسے امن کا شہر بنا دے اور اس کے باشندوں میں سے جو اللہ اور روز قیامت پر ایمان لائیں انہیں ثمرات میں سے رزق عنایت فرما، ارشاد ہوا: جو کفر اختیار کریں گے انہیں بھی کچھ دن (دنیا کی) لذتوں سے بہرہ مند ہونے کی مہلت دوں گا، پھر انہیں عذاب جہنم کی طرف دھکیل دوں گا اور وہ بدترین ٹھکانا ہے۔ ۱۲۷۔ اور (وہ وقت یاد کرو) جب ابراہیم و اسماعیل اس گھر کی بنیادیں اٹھا رہے تھے، (دعا کر رہے تھے کہ) اے ہمارے رب! ہم سے (یہ عمل) قبول فرما، یقیناً تو خوب سننے والا، جاننے والا ہے۔ ۱۲۸۔ اے ہمارے رب! ہم دونوں کو اپنا مطیع و فرمانبردار بنا اور ہماری ذریت سے اپنی ایک فرمانبردار امت پیدا کر اور ہمیں ہماری عبادت کی حقیقت سے آگاہ فرما اور ہماری توبہ قبول فرما، یقینا تو بڑا توبہ قبول کرنے والا رحم کرنے والا ہے۔ ۱۲۹۔ اے ہمارے رب! ان میں ایک رسول انہی میں سے مبعوث فرما جو

انہیں تیری آیات سنائے اور انہیں کتاب و حکمت کی تعلیم دے اور انہیں (ہر قسم کے رذائل سے) پاک کرے، بے شک تو بڑا غالب آنے والا، حکیم ہے۔ ۱۳۰۔ اور ملت ابراہیم سے اب کون انحراف کرے گا سوائے اس شخص کے جس نے اپنے آپ کو حماقت میں مبتلا کیا، ابراہیم کو تو ہم نے دنیا میں برگزیدہ بنایا اور آخرت میں ان کا شمار صالحین میں ہو گا۔ ۱۳۱۔ (ابراہیم کا یہ حال بھی قابل ذکر ہے کہ) جب ان کے رب نے ان سے کہا: (اپنے آپ کو اللہ کے) حوالے کر دو، وہ بولے: میں نے اپنے آپ کو رب العالمین کے حوالے کر دیا۔ ۱۳۲۔ اور ابراہیم نے اپنی اولاد کو اسی ملت پر چلنے کی وصیت کی اور یعقوب نے بھی (اپنی اولاد کو یہی وصیت کی) کہ اے میرے بیٹو! اللہ نے تمہارے لیے یہی دین پسند کیا ہے، لہٰذا تم تادم مرگ مسلم ہی رہو۔ ۱۳۳۔ کیا تم اس وقت موجود تھے جب یعقوب کی موت کا وقت آیا؟ اس وقت انہوں نے اپنے بچوں سے کہا: میرے بعد تم کس کی بندگی کرو گے؟ سب نے کہا: ہم اس معبود کی بندگی کریں گے جو آپ کا اور آپ کے آبا و اجداد ابراہیم، اسماعیل اور اسحاق کا معبود ہے جو یکتا معبود اور ہم اس کے فرمانبردار ہیں۔ ۱۳۴۔ یہ گزشتہ امت کی بات ہے، ان کے اعمال ان کے لیے ہیں اور تمہارے اعمال تمہارے لیے، تم لوگوں سے (گزشتہ امتوں کے بارے میں) نہیں پوچھا جائے گا کہ وہ کیا کرتے تھے۔ ۱۳۵۔ وہ لوگ کہتے ہیں: یہودی یا نصرانی بنو تو ہدایت یافتہ ہو جاؤ گے، ان سے کہہ دیجئے: (نہیں) بلکہ یکسوئی سے ملت ابراہیمی کی پیروی کرو اور ابراہیم مشرکوں میں سے نہ تھے۔ ۱۳۶۔ (مسلمانو!) کہو: ہم اللہ پر ایمان لائے اور اس پر ایمان لائے جو ہماری طرف نازل کیا گیا ہے اور جو ابراہیم، اسماعیل، اسحاق، یعقوب اور ان کی اولاد کی طرف نازل کیا گیا اور جو موسیٰ و عیسیٰ کو دیا گیا اور جو انبیاء کو ان کے رب کی طرف سے دیا گیا (ان سب پر ایمان لائے) ہم ان میں سے کسی میں بھی تفریق نہیں کرتے اور ہم صرف اسی کے فرمانبردار ہیں۔ ۱۳۷۔ اگر یہ لوگ اسی طرح

ایمان لائیں جس طرح تم ایمان لائے ہو تو وہ ہدایت پر ہیں اور اگر وہ روگردانی کریں تو وہ صرف مخالفت کے درپے ہیں، ان کے مقابلے میں تمہارے (حمایت کے) لیے اللہ کافی ہو گا اور وہ خوب سننے والا، جاننے والا ہے۔ ۱۳۸۔ خدائی رنگ اختیار کرو، اللہ کے رنگ سے اچھا اور کس کا رنگ ہو سکتا ہے؟ اور ہم صرف اسی کے عبادت گزار ہیں۔ ۱۳۹۔ کہہ دیجیے: کیا تم اللہ کے بارے میں ہم سے مخاصمت کرتے ہو؟ حالانکہ ہمارا اور تمہارا رب وہی ہے اور ہمارے لیے ہمارے اعمال ہیں اور تمہارے لیے تمہارے اعمال اور ہم تو اسی کے لیے مخلص ہیں۔ ۱۴۰۔ کیا تم کہتے ہو کہ ابراہیم، اسماعیل، اسحاق، یعقوب اور ان کی اولاد یہودی یا نصرانی تھے؟ پوچھیے: کیا تم بہتر جانتے ہو یا اللہ؟ اور اس سے بڑھ کر ظالم اور کون ہو سکتا ہے جس کے ذمے اللہ کی طرف سے گواہی ہو اور وہ اسے چھپائے؟ اور اللہ تمہارے اعمال سے بے خبر تو نہیں ہے۔ ۱۴۱۔ یہ امت گزر چکی ہے، ان کے اعمال ان کے لیے اور تمہارے اعمال تمہارے لیے اور تم سے (گزشتہ امتوں کے بارے میں) نہیں پوچھا جائے گا کہ وہ کیا کرتے تھے۔ ۱۴۲۔ لوگوں میں سے کم عقل لوگ ضرور کہیں گے: جس قبلے کی طرف یہ رخ کرتے تھے اس سے انہیں کس چیز نے پھیر دیا؟ (اے رسول ان سے) کہہ دیجیے: مشرق اور مغرب سب اللہ کے ہیں، اللہ جسے چاہتا ہے راہ راست کی ہدایت فرماتا ہے۔ ۱۴۳۔ اور اسی طرح ہم نے تمہیں امت وسط بنا دیا تاکہ تم لوگوں پر گواہ رہو اور رسول تم پر گواہ رہیں اور آپ پہلے جس قبلے کی طرف رخ کرتے تھے اسے ہم نے صرف اس لیے مقرر کیا تھا تاکہ ہم رسول کی اتباع کرنے والوں کو الٹا پھر جانے والوں سے پہچان لیں اور یہ حکم اگرچہ سخت دشوار تھا مگر اللہ کی طرف سے ہدایت یافتہ لوگوں کے لیے (اس میں کوئی دشواری نہیں) اور اللہ تمہارے ایمان کو ضائع نہیں کرے گا، اللہ تو لوگوں کے حق میں یقینا بڑا مہربان، رحیم ہے۔ ۱۴۴۔ ہم آپ کو بار بار آسمان کی طرف منہ کرتے دیکھ رہے ہیں، سو اب ہم آپ کو

اسی قبلے کی طرف پھیر دیتے ہیں جسے آپ پسند کرتے ہیں، اب آپ اپنارخ مسجد الحرام کی طرف کریں اور
تم لوگ جہاں کہیں بھی ہو اس کی طرف رخ کرو اور اہل کتاب اس بات سے بخوبی واقف ہیں کہ یہ ان کے
رب کی طرف سے حق پر مبنی (فیصلہ) ہے اور جو کچھ وہ کر رہے ہیں اللہ اس سے غافل نہیں ہے۔ ۱۴۵۔ اور
اگر آپ اہل کتاب کے سامنے ہر قسم کی نشانی لے آئیں پھر بھی یہ لوگ آپ کے قبلے کی پیروی نہیں کریں
گے اور نہ آپ ان کے قبلے کی اتباع کرنے والے ہیں اور نہ ان میں سے کوئی دوسرے کے قبلے کی اتباع
کرنے پر تیار ہے اور (پھر بات یہ ہے کہ) آپ کے پاس جو علم آچکا ہے اس کے بعد بھی اگر آپ لوگوں کی
خواہشات کی پیروی کرنے لگیں تو آپ زیادتی کرنے والوں میں ہوں گے۔ ۱۴۶۔ جن لوگوں کو ہم نے
کتاب دی ہے وہ اس (رسول) کو اسی طرح پہچانتے ہیں جیسے وہ اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں اور ان میں سے ایک
گروہ جان بوجھ کر حق کو چھپا رہا ہے۔ ۱۴۷۔ حق صرف وہی ہے جو آپ کے رب کی طرف سے ہو، لہٰذا آپ
شک و تردد کرنے والوں میں سے ہرگز نہ ہوں۔ ۱۴۸۔ اور ہر ایک کے لیے ایک سمت ہے جس کی طرف وہ
رخ کرتا ہے، پس تم لوگ نیکیوں کی طرف سبقت کرو، تم جہاں کہیں بھی ہوں گے اللہ (ایک دن) تم سب کو
حاضر کرے گا، یقیناً اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ ۱۴۹۔ اور آپ جہاں کہیں بھی نکلیں اپنا رخ مسجد الحرام کی
طرف موڑیں، کیونکہ یہ آپ کے رب کا برحق فیصلہ ہے اور اللہ تم لوگوں کے اعمال سے غافل نہیں ہے۔
۱۵۰۔ اور آپ جہاں کہیں سے بھی نکلیں اپنا رخ مسجد الحرام کی طرف موڑیں اور تم لوگ جہاں کہیں بھی ہو
اپنا رخ اسی (کعبے) کی طرف کرو تاکہ ان میں سے ظالموں کے علاوہ لوگوں کو تمہارے خلاف کوئی حجت نہ
ملے، لہٰذا تم ان سے نہیں صرف مجھ ہی سے ڈرو تاکہ میں تم پر اپنی نعمتیں پوری کروں اور شاید تم ہدایت پاؤ۔
۱۵۱۔ جیسے ہم نے تمہارے درمیان خود تم ہی میں سے ایک رسول بھیجا جو تمہیں ہماری آیات پڑھ کر سناتا

ہے اور تمہیں پاکیزہ کرتا ہے اور تمہیں کتاب وحکمت کی تعلیم دیتا ہے اور تمہیں ان چیزوں کی تعلیم دیتا ہے جو تم نہیں جانتے تھے۔ ۱۵۲۔ لہٰذا تم مجھے یاد رکھو میں تمہیں یاد رکھوں گا اور میرا شکر ادا کرو اور میری ناشکری نہ کرو۔ ۱۵۳۔ اے ایمان والو! صبر اور نماز سے مدد لو، اللہ یقیناً صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ ۱۵۴۔ اور جو لوگ راہ خدا میں مارے جاتے ہیں انہیں مردہ نہ کہو، بلکہ وہ زندہ ہیں، مگر تم (ان کی زندگی کا) ادراک نہیں رکھتے۔ ۱۵۵۔ اور ہم تمہیں کچھ خوف، بھوک اور جان و مال اور ثمرات (کے نقصانات) سے ضرور آزمائیں گے اور آپ ان صبر کرنے والوں کو خوشخبری سنا دیجیے۔ ۱۵۶۔ جو مصیبت میں مبتلا ہونے کی صورت میں کہتے ہیں: ہم تو اللہ ہی کے ہیں اور ہمیں اسی کی طرف پلٹ کر جانا ہے۔ ۱۵۷۔ یہ وہ لوگ ہیں جن پر ان کے رب کی طرف سے درود ہیں اور رحمت بھی اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔ ۱۵۸۔ صفا اور مروہ یقیناً اللہ کے شعائر میں سے ہیں، پس جو بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے، اس کے لیے ان دونوں کا چکر لگانے میں کوئی حرج نہیں اور جو اپنی خوشی سے کوئی نیکی کرتا ہے تو یقیناً اللہ قدر کرنے والا، خوب جاننے والا ہے۔ ۱۵۹۔ جو لوگ ہماری نازل کردہ واضح نشانیوں اور ہدایت کو چھپاتے ہیں باوجودیکہ ہم کتاب میں انہیں لوگوں کے لیے کھول کر بیان کر چکے ہیں، تو ایسے لوگوں پر اللہ اور دیگر لعنت کرنے والے سب لعنت کرتے ہیں۔ ۱۶۰۔ البتہ جو لوگ توبہ کر لیں اور (اپنی) اصلاح کر لیں اور (جو چھپاتے تھے اسے) بیان کر دیں تو میں ان کی توبہ قبول کروں گا اور میں تو بڑا توبہ قبول کرنے والا، رحم کرنے والا ہوں۔ ۱۶۱۔ جو لوگ کفر اختیار کرتے ہیں اور اسی حالت میں مر جاتے ہیں ان پر اللہ، فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔ ۱۶۲۔ وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے، نہ ان کے عذاب میں تخفیف ہو گی اور نہ ہی انہیں مہلت دی جائے گی۔ ۱۶۳۔ اور تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے اس رحمن رحیم کے سوا کوئی معبود نہیں۔ ۱۶۴۔ یقیناً آسمانوں اور زمین کی خلقت میں، رات اور دن

کے آنے جانے میں، ان کشتیوں میں جو انسانوں کے لیے مفید چیزیں لے کر سمندروں میں چلتی ہیں اور اس پانی میں جسے اللہ نے آسمانوں سے برسایا، پھر اس پانی سے زمین کو مردہ ہونے کے بعد (دوبارہ) زندگی بخشی اور اس میں ہر قسم کے جانداروں کو پھیلایا، اور ہواؤں کی گردش میں اور ان بادلوں میں جو آسمان اور زمین کے درمیان مسخر ہیں عقل سے کام لینے والوں کے لیے نشانیاں ہیں۔ ۱۶۵۔ اور لوگوں میں سے کچھ ایسے ہیں جو اللہ کے سوا دوسروں کو اس کا مدمقابل قرار دیتے ہیں اور ان سے ایسی محبت کرتے ہیں جیسی محبت اللہ سے رکھنی چاہیے اور ایمان والے تو سب سے زیادہ اللہ ہی سے محبت کرتے ہیں اور کاش یہ ظالم لوگ عذاب کا مشاہدہ کر لینے کے بعد جو کچھ سمجھنے والے ہیں اب سمجھ لیتے کہ ساری طاقتیں صرف اللہ ہی کی ہیں اور یہ کہ اللہ سزا دینے میں نہایت شدید ہے۔ ۱۶۶۔ (اس وقت کا خیال کرو) جب راہنما اپنے پیروکاروں سے اظہار برائت کریں گے اور عذاب کا مشاہدہ کریں گے اور تمام تعلقات ٹوٹ کر رہ جائیں گے۔ ۱۶۷۔ اور (دنیا میں) جو لوگ (ان کے) پیروکار تھے وہ کہیں گے: کاش ہمیں ایک بار دنیا میں واپس جانے کا موقع مل جاتا تو ہم بھی ان سے (اسی طرح) اظہار برائت کرتے جس طرح یہ (آج) ہم سے اظہار برائت کر رہے ہیں، اس طرح اللہ ان کے اعمال کو سراپا حسرت بنا کر دکھائے گا اور وہ دوزخ سے نکل نہیں پائیں گے۔ ۱۶۸۔ لوگو! زمین میں جو حلال اور پاکیزہ چیزیں ہیں انہیں کھاؤ اور شیطان کے نقش قدم پر نہ چلو، یقیناً وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔ ۱۶۹۔ وہ تمہیں برائی اور بے حیائی کا ہی حکم دیتا ہے اور اس بات کا کہ تم اللہ کی طرف وہ باتیں منسوب کرو جن کے متعلق تمہیں علم نہیں ہے۔ ۱۷۰۔ اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اللہ کے نازل کردہ احکام کی پیروی کرو تو وہ جواب دیتے ہیں کہ ہم تو اس طریقے کی پیروی کریں گے جس پر ہم نے اپنے آباواجداد کو پایا ہے، خواہ ان کے آباواجداد نے نہ کچھ عقل سے کام لیا ہو اور نہ ہدایت حاصل کی ہو۔ ۱۷۱۔ اور ان کافروں

کی حالت بالکل اس شخص کی سی ہے جو ایسے (جانور) کو پکارے جو بلانے اور پکارنے کے سوا کچھ نہ سن سکے، یہ بہرے، گونگے، اندھے ہیں، پس (اسی وجہ سے) یہ لوگ عقل سے بھی عاری ہیں۔ ۱۷۲۔ اے ایمان والو! اگر تم صرف اللہ کی بندگی کرنے والے ہو تو ہماری عطا کردہ پاک روزی کھاؤ اور اللہ کا شکر کرو۔ ۱۷۳۔ یقیناً اسی نے تم پر مردار، خون، سور کا گوشت اور غیر اللہ کے نام کا ذبیحہ حرام قرار دیا، پھر جو شخص مجبوری کی حالت میں ہو اور وہ بغاوت کرنے اور ضرورت سے تجاوز کرنے والا نہ ہو تو اس پر کچھ گناہ نہیں، بے شک اللہ بڑا بخشنے والا، رحم کرنے والا ہے۔ ۱۷۴۔ جو لوگ اللہ کی نازل کردہ کتاب کو چھپاتے ہیں اور اس کے عوض میں حقیر قیمت حاصل کرتے ہیں، یہ لوگ بس اپنے پیٹ آتش سے بھر رہے ہیں اور اللہ قیامت کے دن ایسے لوگوں سے بات نہیں کرے گا اور نہ انہیں پاک کرے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔ ۱۷۵۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے ہدایت کے عوض ضلالت اور مغفرت کے بدلے عذاب خرید لیا ہے، (تعجب کی بات ہے کہ) آتش جہنم کے عذاب کے لیے ان میں کتنی برداشت ہے۔ ۱۷۶۔ یہ (سزا) اس وجہ سے ہے کہ اللہ نے کتاب تو حق کے مطابق نازل کی تھی اور جن لوگوں نے کتاب کے بارے میں اختلاف کیا، یقیناً وہ دور دراز کے جھگڑے میں پڑے ہوئے ہیں۔ ۱۷۷۔ نیکی یہ نہیں ہے کہ تم اپنا رخ مشرق اور مغرب کی طرف پھیر لو، بلکہ نیکی تو یہ ہے کہ جو کوئی اللہ، روز قیامت، فرشتوں، کتاب اور نبیوں پر ایمان لائے اور اپنا پسندیدہ مال قریبی رشتہ داروں، یتیموں، مسکینوں، مسافروں اور سائلوں پر اور غلاموں کی رہائی پر خرچ کرے اور نماز قائم کرے اور زکوٰۃ ادا کرے نیز جب معاہدہ کریں تو اسے پورا کرنے والے ہوں اور تنگدستی اور مصیبت کے وقت اور میدان جنگ میں صبر کرنے والے ہوں، یہی لوگ سچے ہیں اور یہی لوگ متقی ہیں۔ ۱۷۸۔ اے ایمان والو! تم پر مقتولین کے بارے میں قصاص کا حکم لکھ دیا گیا ہے، آزاد کے بدلے

آزاد، غلام کے بدلے غلام اور عورت کے بدلے عورت، ہاں اگر مقتول کے بھائی کی طرف سے قاتل کو (قصاص کی) کچھ چھوٹ مل جائے تو اچھے پیرائے میں (دیت کا) مطالبہ کیا جائے اور (قاتل کو چاہیے کہ) وہ حسن وخوبی کے ساتھ اسے ادا کرے، یہ تمہارے رب کی طرف سے ایک قسم کی تخفیف اور مہربانی ہے، پس جو اس کے بعد بھی زیادتی کرے گا، اس کے لیے دردناک عذاب ہے۔ ۱۷۹۔ اور اے عقل والو! تمہارے لیے قصاص میں زندگی ہے، امید ہے تم (اس قانون کے سبب) بچتے رہو گے۔ ۱۸۰۔ تمہارے لیے یہ لکھ دیا گیا ہے کہ جب تم میں سے کسی کی موت کا وقت آئے اور وہ کچھ مال چھوڑے جا رہا ہو تو اسے چاہیے کہ والدین اور قریبی رشتہ داروں کے لیے مناسب طور پر وصیت کرے، متقی لوگوں پر یہ ایک حق ہے۔ ۱۸۱۔ جو وصیت کو سن لینے کے بعد اسے بدل ڈالے تو اس کا گناہ ان بدلنے والوں پر ہو گا، اللہ یقیناً ہر بات کا خوب سننے والا، جاننے والا ہے۔ ۱۸۲۔ البتہ جو شخص یہ خوف محسوس کرے کہ وصیت کرنے والے نے جانبداری یا گناہ کا ارتکاب کیا ہے، پھر وہ آپس میں صلح کرا دے تو اس پر کوئی گناہ نہیں، بیشک اللہ بڑا بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔ ۱۸۳۔ اے ایمان والو! تم پر روزے کا حکم لکھ دیا گیا ہے جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر لکھ دیا گیا تھا تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو۔ ۱۸۴۔ (یہ روزے) گنتی کے چند دن ہیں، پھر اگر تم میں سے کوئی بیمار ہو یا سفر میں ہو تو دوسرے دنوں میں مقدار پوری کر لے اور جو لوگ روزہ رکھنے میں مشقت محسوس کرتے ہیں وہ فدیہ دیں جو ایک مسکین کا کھانا ہے، پس جو اپنی خوشی سے نیکی کرے تو اس کے لیے بہتر ہے اور اگر تم سمجھو تو روزہ رکھنا تمہارے لیے بہتر ہے۔ ۱۸۵۔ رمضان وہ مہینہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا جو لوگوں کے لیے ہدایت ہے اور ایسے دلائل پر مشتمل ہے جو ہدایت اور (حق و باطل میں) امتیاز کرنے والے ہیں، لہٰذا تم میں سے جو شخص اس مہینے کو پائے وہ روزہ رکھے اور جو بیمار اور مسافر ہو وہ دوسرے دنوں میں مقدار پوری کرے،

اللہ تمہارے لیے آسانی چاہتا ہے اور تمہیں مشقت میں ڈالنا نہیں چاہتا اور وہ چاہتا ہے کہ تم مقدار پوری کرو
اور اللہ نے تمہیں جس ہدایت سے نوازا ہے اس پر اللہ کی عظمت و کبریائی کا اظہار کرو شاید تم شکر گزار بن
جاؤ۔ ۱۸۶۔ اور جب میرے بندے آپ سے میرے متعلق سوال کریں تو (کہدیں کہ) میں (ان سے)
قریب ہوں، دعا کرنے والا جب مجھے پکارتا ہے تو میں اس کی دعا قبول کرتا ہوں، پس انہیں بھی چاہیے کہ وہ
میری دعوت پر لبیک کہیں اور مجھ پر ایمان لائیں تاکہ وہ راہ راست پر رہیں۔ ۱۸۷۔ اور روزوں کی راتوں میں
اپنی بیویوں کے پاس جانا تمہارے لیے حلال کر دیا گیا ہے، وہ تمہارے لیے لباس ہیں اور تم ان کے لیے لباس
ہو، اللہ نے دیکھا کہ تم اپنے آپ سے خیانت کر رہے تھے پس اللہ نے تم پر عنایت کی اور تم سے درگزر فرمایا،
پس اب تم اپنی بیویوں سے مباشرت کرو اور اللہ نے جو تمہارے لیے مقرر فرمایا ہے اسے تلاش کرو اور
(راتوں کو) خورد و نوش کرو، یہاں تک کہ تم پر فجر کی سفید دھاری (رات کی) سیاہ دھاری سے نمایاں ہو
جائے، پھر رات تک روزے کو پورا کرو اور جب تم مساجد میں اعتکاف کی حالت میں ہو تو اپنی بیویوں سے
مباشرت نہ کرو، یہ اللہ کی مقرر کردہ حدود ہیں، ان کے قریب نہ جاؤ، اس طرح اللہ اپنی آیات لوگوں کے
لیے بیان کرتا ہے تاکہ وہ تقویٰ اختیار کریں۔ ۱۸۸۔ اور تم آپس میں ایک دوسرے کا مال ناجائز طریقے سے
نہ کھاؤ اور نہ ہی اسے حکام کے پاس پیش کرو تاکہ تمہیں دوسروں کے مال کا کچھ حصہ دانستہ طور پر ناجائز
طریقے سے کھانے کا موقع میسر آئے۔ ۱۸۹۔ لوگ آپ سے چاند کے (گھٹنے بڑھنے کے) بارے میں پوچھتے
ہیں، کہہ دیجئے: یہ لوگوں کے لیے اور حج کے اوقات کے تعین کا ذریعہ ہے اور (ساتھ یہ بھی کہہ دیجئے کہ حج
کے احرام باندھو تو) پشت خانہ سے داخل ہونا کوئی نیکی نہیں ہے بلکہ نیکی تو یہ ہے کہ انسان تقویٰ اختیار
کرے اور تم (اپنے) گھروں میں دروازوں سے ہی داخل ہوا کرو اور اللہ (کی ناراضگی) سے بچے رہو تاکہ تم

فلاح پاؤ۔ ۱۹۰۔ اور تم راہ خدا میں ان لوگوں سے لڑو جو تم سے لڑتے ہیں اور حد سے تجاوز نہ کرو اللہ تجاوز کرنے والوں کو یقیناً دوست نہیں رکھتا۔ ۱۹۱۔ اور انہیں جہاں کہیں بھی پاؤ قتل کرو اور انہیں نکالو جہاں سے انہوں نے تمہیں نکالا ہے اور فتنہ قتل سے بھی زیادہ برا ہے، ہاں مسجد الحرام کے پاس ان سے اس وقت تک نہ لڑو جب تک وہ وہاں تم سے نہ لڑیں، لیکن اگر وہ تم سے لڑیں تو تم انہیں مار ڈالو، کافروں کی ایسی ہی سزا ہے۔ ۱۹۲۔ البتہ اگر وہ باز آجائیں تو یقیناً اللہ بڑا معاف کرنے والا، رحم کرنے والا ہے۔ ۱۹۳۔ اور تم ان سے اس وقت تک لڑو کہ فتنہ باقی نہ رہے اور دین اللہ ہی کے لیے ہو جائے، ہاں اگر وہ باز آجائیں تو ظالموں کے علاوہ کسی کے ساتھ زیادتی نہ ہوگی۔ ۱۹۴۔ حرمت والے مہینے کا بدلہ حرمت کا مہینہ ہی ہے اور حرمتوں کا بھی قصاص ہے، لہٰذا جو تم پر زیادتی کرے تو تم بھی اس پر اسی طرح زیادتی کرو جس طرح اس نے تم پر زیادتی کی ہے اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان لو کہ اللہ پرہیزگاروں کے ساتھ ہے۔ ۱۹۵۔ اور اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے ہاتھوں اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو اور احسان کیا کرو، اللہ احسان کرنے والوں کو یقیناً پسند کرتا ہے۔ ۱۹۶۔ اور تم لوگ اللہ کے لیے حج اور عمرہ مکمل کرو، پھر اگر تم لوگ (راستے میں) گھر جاؤ تو جیسی قربانی میسر آئے کر دو اور جب تک قربانی اپنے مقام پر پہنچ نہ جائے اپنا سر نہ مونڈھو، لیکن اگر تم میں سے کوئی بیمار ہو یا اس کے سر میں تکلیف ہو تو وہ روزوں سے یا صدقے سے یا قربانی سے فدیہ دے دے، پھر جب تمہیں امن مل جائے تو جو شخص حج کا زمانہ آنے تک عمرے سے بہرہ مند رہا ہو وہ حسب مقدور قربانی دے اور جسے قربانی میسر نہ آئے وہ تین روزے ایام حج میں رکھے اور سات واپسی پر، اس طرح یہ پورے دس (روزے) ہوئے، یہ (حکم) ان لوگوں کے لیے ہے جن کے اہل و عیال مسجد الحرام کے نزدیک نہ رہتے ہوں اور اللہ سے ڈرو اور جان رکھو کہ اللہ سخت سزا دینے والا ہے۔ ۱۹۷۔ حج کے مقررہ مہینے ہیں، پس جو ان میں حج بجا

لانے کا فیصلہ کرلے تو پھر حج کے دوران ہم بستری نہ ہو اور نہ فسق وفجور اور نہ لڑائی جھگڑا ہو اور جو کار خیر تم کروگے اللہ اسے خوب جان لے گا اور زادراہ لے لیا کرو کہ بہترین زاد راہ تقویٰ ہے اور اے عقل والو! (میری نافرمانی سے) پرہیز کرو۔ ۱۹۸۔ تم پر کوئی مضائقہ نہیں کہ تم اپنے رب کا فضل تلاش کرو، پھر جب تم عرفات سے چلو تو مشعر الحرام (مزدلفہ) کے پاس اللہ کو یاد کرو اور اللہ کو اس طرح یاد کرو جس طرح اس نے تمہاری رہنمائی کی ہے، حالانکہ اس سے پہلے تم راہ گم کیے ہوئے تھے۔ ۱۹۹۔ پھر جہاں سے لوگ روانہ ہوتے ہیں تم بھی روانہ ہو جاؤ اور اللہ سے معافی مانگو، یقیناً اللہ بڑا معاف کرنے والا، رحم کرنے والا ہے۔ ۲۰۰۔ پھر جب تم حج کے اعمال بجالا چکو تو اللہ کو اس طرح یاد کرو جس طرح تم اپنے آباواجداد کو یاد کیا کرتے ہو یا اس سے بھی زیادہ، پس لوگوں میں کوئی ایسا بھی ہے جو کہتا ہے: ہمارے رب! ہمیں دنیا ہی میں (سب کچھ) دے دے اور ایسے شخص کے لیے آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔ ۲۰۱۔ اور ان میں کچھ لوگ ایسے ہیں جو کہتے ہیں: ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بہتری اور آخرت میں بھی بہتری عطا کر نیز ہمیں آتش جہنم سے بچا۔ ۲۰۲۔ ایسے لوگ اپنی کمائی کا حصہ پائیں گے اور اللہ بلاتاخیر حساب چکا دینے والا ہے۔ ۲۰۳۔ اور گنتی کے (ان چند) دنوں میں اللہ کو یاد کرو، پھر کوئی جلدی کر کے دو ہی دن میں چلا گیا تو کوئی حرج نہیں اور کچھ دیر زیادہ ٹھہرے تو بھی کوئی گناہ نہیں، یہ اس شخص کے لیے ہے جس نے پرہیز کیا ہے اور اللہ کا خوف کرو اور جان لو کہ (ایک دن) اس کے حضور پیش کیے جاؤ گے۔ ۲۰۴۔ اور لوگوں میں کوئی ایسا بھی ہے جس کی گفتگو دنیا کی زندگی میں آپ کو پسند آئے گی اور جو اس کے دل میں ہے اس پر وہ اللہ کو گواہ بنائے گا حالانکہ وہ سخت ترین دشمن ہے۔ ۲۰۵۔ اور جب وہ لوٹ کر جاتا ہے تو سر توڑ کوشش کرتا پھرتا ہے کہ زمین میں فساد برپا کرے اور کھیتی اور نسل کو تباہ کر دے اور اللہ فساد کو پسند نہیں کرتا۔ ۲۰۶۔ اور پھر جب اس سے کہا جائے:

خوف خدا کرو تو نخوت اسے گناہ پر آمادہ کر دیتی ہے، پس اس کے لیے جہنم ہی کافی ہے اور وہ بہت برا ٹھکانا ہے۔ ۲۰۷۔ اور انسانوں میں کوئی ایسا بھی ہے جو اللہ کی رضاجوئی میں اپنی جان بیچ ڈالتا ہے اور اللہ بندوں پر بہت مہربان ہے۔ ۲۰۸۔ اے ایمان لانے والو! تم سب کے سب (دائرہ) امن و آشتی میں آجاؤ اور شیطان کے نقش قدم پر نہ چلو، یقیناوہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔ ۲۰۹۔ اور اگر ان صریح نشانیوں کے تمہارے پاس آنے کے بعد بھی تم لڑکھڑا جاؤ تو جان رکھو کہ اللہ بڑا غالب آنے والا، باحکمت ہے۔ ۲۱۰۔ کیا یہ لوگ منتظر ہیں کہ خود اللہ بادلوں کے سائبان میں ان کے پاس آئے اور فرشتے بھی اتر آئیں اور فیصلہ کر دیا جائے؟ جب کہ سارے معاملات کو اللہ ہی کے حضور پیش ہونا ہے۔ ۲۱۱۔ آپ بنی اسرائیل سے پوچھیں کہ ہم نے انہیں کتنی واضح نشانیاں دیں اور جو شخص اللہ کی نعمت پانے کے بعد اسے بدل ڈالے تو اللہ یقینا سخت عذاب والا ہے۔ ۲۱۲۔ جو کافر ہیں ان کے لیے دنیا کی زندگی خوش نما بنادی گئی ہے اور وہ دنیا میں مومنوں کا مذاق اڑاتے ہیں مگر اہل تقویٰ قیامت کے دن ان سے مافوق ہوں گے اور اللہ جسے چاہتا ہے بے حساب رزق دیتا ہے۔ ۲۱۳۔ لوگ ایک ہی دین (فطرت) پر تھے، (ان میں اختلاف رونما ہوا) تو اللہ نے بشارت دینے والے اور تنبیہ کرنے والے انبیاء بھیجے اور ان کے ساتھ برحق کتاب نازل کی تاکہ وہ لوگوں کے درمیان ان امور کا فیصلہ کریں جن میں وہ اختلاف کرتے تھے اور ان میں اختلاف بھی ان لوگوں نے کیا جنہیں کتاب دی گئی تھی حالانکہ ان کے پاس صریح نشانیاں آچکی تھیں، یہ صرف اس لیے کہ وہ آپس میں ایک دوسرے پر زیادتی کرنا چاہتے تھے، پس اللہ نے اپنے اذن سے ایمان لانے والوں کو اس امر حق کا راستہ دکھایا جس میں لوگوں نے اختلاف کیا تھا اور اللہ جسے چاہتا ہے سیدھا راستہ دکھاتا ہے۔ ۲۱۴۔ کیا تم خیال کرتے ہو کہ یونہی جنت میں داخل ہو جاؤ گے حالانکہ ابھی تمہیں اس قسم کے حالات پیش نہیں آئے جو تم سے پہلوں کو پیش

آئے تھے؟ انہیں سختیاں اور تکالیف پہنچیں اور وہ اس حد تک جھنجھوڑے گئے کہ (وقت کا) رسول اور اس کے مومن ساتھی پکار اٹھے کہ آخر اللہ کی نصرت کب آئے گی؟ (انہیں بشارت دے دی گئی کہ) دیکھو اللہ کی نصرت عنقریب آنے والی ہے۔ ۲۱۵۔ لوگ آپ سے پوچھتے ہیں: کیا خرچ کریں؟ کہہ دیجئے: جو مال بھی خرچ کرو اپنے والدین، قریب ترین رشتہ داروں، یتیموں، مسکینوں اور مسافروں پر خرچ کرو اور جو کار خیر تم بجالاؤ گے یقیناً اللہ اس سے خوب باخبر ہے۔ ۲۱۶۔ تمہیں جنگ کا حکم دیا گیا ہے جب کہ وہ تمہیں ناگوار ہے اور ممکن ہے کہ ایک چیز تمہیں ناگوار گزرے مگر وہی تمہارے لیے بہتر ہو، (جیسا کہ) ممکن ہے ایک چیز تمہیں پسند ہو مگر وہ تمہارے لیے بری ہو، (ان باتوں کو) خدا بہتر جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔ ۲۱۷۔ لوگ آپ سے ماہ حرام میں لڑائی کے بارے میں پوچھتے ہیں، کہہ دیجئے: اس میں لڑنا سنگین برائی ہے، لیکن راہ خدا سے روکنا، اللہ سے کفر کرنا، مسجد الحرام کا راستہ روکنا اور حرم کے باشندوں کو وہاں سے نکالنا اللہ کے نزدیک زیادہ سنگین جرم ہے اور فتنہ انگیزی خونریزی سے بھی بڑا گناہ ہے اور وہ تم سے لڑتے رہیں گے یہاں تک کہ اگر ان سے ہو سکے تو وہ تمہیں تمہارے دین سے پھیر دیں اور تم میں سے جو اپنے دین سے پھر جائے گا اور کفر کی حالت میں مرے گا ایسے لوگوں کے اعمال دنیا اور آخرت دونوں میں اکارت ہوں گے اور ایسے لوگ اہل جہنم ہیں، وہ ہمیشہ اس میں رہیں گے۔ ۲۱۸۔ بے شک جو لوگ ایمان لائے نیز جنہوں نے راہ خدا میں ہجرت کی اور جہاد کیا وہ اللہ کی رحمت کے امیدوار ہیں اور اللہ بڑا بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔ ۲۱۹۔ لوگ آپ سے شراب اور جوئے کے بارے میں پوچھتے ہیں، کہہ دیجئے: ان دونوں کے اندر عظیم گناہ ہے اور لوگوں کے لیے کچھ فائدے بھی، مگر ان دونوں کا گناہ ان کے فائدے سے کہیں زیادہ ہے اور یہ لوگ آپ سے پوچھتے ہیں کہ کیا خرچ کریں؟ کہہ دیجئے: جو ضرورت سے زیادہ ہو، اس طرح اللہ اپنی نشانیاں تمہارے لیے کھول کر

بیان فرماتا ہے تاکہ تم سوچو ۲۲۰۔ دنیا اور آخرت کے بارے میں اور یہ لوگ آپ سے یتیموں کے بارے
میں پوچھتے ہیں، کہہ دیجئے: ان کی اصلاح بہت اچھا کام ہے اور اگر تم ان سے مل جل کر رہو تو (اس میں کوئی
مضائقہ نہیں ہے کیونکہ) وہ تمہارے بھائی ہیں اور اللہ خوب جانتا ہے کہ مفسد کون ہے اور مصلح کون ہے اور
اگر اللہ چاہتا تو تمہیں تکلیف میں ڈال دیتا، یقینا اللہ بڑا غالب آنے والا، حکمت والا ہے۔ ۲۲۱۔ اور تم مشرک
عورتوں سے نکاح نہ کرو جب تک وہ ایمان نہ لے آئیں، کیونکہ مومنہ لونڈی مشرک عورت سے بہتر ہے
اگرچہ وہ تمہیں بہت پسند ہو نیز (مومنہ عورتوں کو) مشرک مردوں کے عقد میں نہ دینا جب تک وہ ایمان نہ
لے آئیں، کیونکہ ایک مومن غلام مشرک مرد سے بہتر ہے خواہ وہ (مشرک) تمہیں پسند ہو، کیونکہ وہ جہنم
کی طرف بلاتے ہیں اور اللہ اپنے حکم سے جنت اور مغفرت کی طرف بلاتا ہے اور اپنی نشانیاں لوگوں کے لیے
کھول کر بیان کرتا ہے شاید کہ وہ نصیحت حاصل کریں۔ ۲۲۲۔ اور وہ آپ سے حیض کے بارے میں پوچھتے
ہیں۔ کہہ دیجئے: یہ ایک گندگی ہے، پس حیض کے دنوں میں عورتوں سے کنارہ کش رہو اور جب تک وہ پاک
نہ ہو جائیں ان کے قریب نہ جاؤ، پس جب پاک ہو جائیں تو ان کے پاس اس طرح جاؤ جس طریقے سے اللہ
نے تمہیں حکم دے رکھا ہے، بے شک خدا توبہ کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے اور پاک صاف رہنے والوں
کو دوست رکھتا ہے۔ ۲۲۳۔ تمہاری عورتیں تمہاری کھیتیاں ہیں پس اپنی کھیتی میں جس طرح چاہو جا سکتے ہو
نیز اپنے لیے (نیک اعمال) آگے بھیجو اور اللہ کے عذاب سے بچو اور یاد رکھو تمہیں ایک دن اس کی بارگاہ میں
حاضر ہونا ہے اور (اے رسول) ایمانداروں کو بشارت سنا دو۔ ۲۲۴۔ اور اللہ کو اپنی ان قسموں کا نشانہ مت
بناؤ جن سے نیکی کرنے، تقویٰ اختیار کرنے اور لوگوں میں صلح و آشتی کرانے سے باز رہنا مقصود ہو اور اللہ
سب کچھ خوب سننے والا، جاننے والا ہے۔ ۲۲۵۔ اللہ ان قسموں پر تمہاری گرفت نہیں کرتا جو تم بے توجہی

میں کھاتے ہو، ہاں جو قسمیں تم سچے دل سے کھاتے ہو ان کا مواخذہ ہو گا اور اللہ خوب در گزر کرنے والا، بردبار ہے۔ ۲۲۶۔ جو لوگ اپنی عورتوں سے الگ رہنے کی قسم کھاتے ہیں ان کے لیے چار ماہ کی مہلت ہے، اگر (اس دوران) رجوع کریں تو اللہ یقیناً بڑا معاف کرنے والا رحم کرنے والا ہے۔ ۲۲۷۔ اور اگر طلاق کا فیصلہ کر لیں تو اللہ یقیناً خوب سننے والا، علم والا ہے۔ ۲۲۸۔ اور طلاق یافتہ عورتیں تین مرتبہ (ماہواری سے) پاک ہونے تک انتظار کریں اور اگر وہ اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتی ہیں تو ان کے لیے جائز نہیں کہ اللہ نے ان کے رحم میں جو کچھ خلق کیا ہے اسے چھپائیں اور ان کے شوہر اگر اصلاح و سازگاری کے خواہاں ہیں تو عدت کے دنوں میں انہیں پھر اپنی زوجیت میں واپس لینے کے پورے حقدار ہیں اور عورتوں کو دستور کے مطابق ویسے ہی حقوق حاصل ہیں جیسے مردوں کے حقوق ان پر ہیں، البتہ مردوں کو عورتوں پر برتری حاصل ہے اور اللہ بڑا غالب آنے والا، حکمت والا ہے۔ ۲۲۹۔ طلاق دو بار ہے پھر یا تو شائستہ طور پر عورتوں کو اپنی زوجیت میں رکھ لیا جائے یا اچھے پیرائے میں انہیں رخصت کیا جائے اور یہ جائز نہیں کہ جو کچھ تم انہیں دے چکے ہو اس میں سے کچھ واپس لے لو مگر یہ کہ زن و شوہر کو خوف ہو کہ وہ اللہ کی حدود کو قائم نہیں رکھ سکیں گے، پس اگر تمہیں یہ خوف ہو کہ زوجین اللہ کی حدود کو قائم نہیں رکھ سکیں گے تو زوجین کے لیے (اس مال میں) کوئی مضائقہ نہیں جو عورت بطور معاوضہ دے دے، یہ اللہ کی مقرر کردہ حدود ہیں سو ان سے تجاوز نہ کرو اور جو لوگ حدود الٰہی سے تجاوز کرتے ہیں پس وہی ظالم ہیں۔ ۲۳۰۔ اگر (تیسری بار) پھر طلاق دے دی تو وہ عورت اس کے لیے اس وقت تک حلال نہ ہو گی جب تک کسی دوسرے شخص سے نکاح نہ کر لے، ہاں اگر دوسرا خاوند طلاق دے اور عورت اور مرد دونوں ایک دوسرے کی طرف رجوع کریں تو کوئی حرج نہیں بشرطیکہ انہیں امید ہو کہ وہ حدود الٰہی کو قائم رکھ سکیں گے اور یہ ہیں اللہ کی مقرر کردہ حدود

جنہیں اللہ دانشمندوں کے لیے بیان کرتا ہے۔ ۲۳۱۔ اور جب تم اپنی عورتوں کو طلاق دے دو اور وہ اپنی عدت پوری کرلیں تو انہیں یا تو شائستہ طریقے سے نکاح میں رکھو یا شائستہ طور پر رخصت کر دو اور صرف ستانے کی خاطر زیادتی کرنے کے لیے انہیں روکے نہ رکھو اور جو ایسا کرے گا وہ اپنے آپ پر ظلم کرے گا اور تم اللہ کی آیات کا مذاق نہ اڑاؤ اور اللہ نے جو نعمت تمہیں عطا کی ہے اسے یاد رکھو اور یہ (بھی یاد رکھو) کہ تمہاری نصیحت کے لیے اس نے تم پر کتاب اور حکمت نازل کی اور اللہ سے ڈرو اور یہ جان لو کہ اللہ کو ہر چیز کا علم ہے۔ ۲۳۲۔ اور جب تم اپنی عورتوں کو طلاق دے چکو اور ان کی عدت پوری ہو جائے تو انہیں اپنے (مجوزہ) شوہروں سے نکاح کرنے سے نہ روکو جب کہ وہ جائز طور پر ازدواج پر باہم راضی ہوں، یہ نصیحت اس شخص کے لیے ہے جو تم میں سے خدا اور روز آخرت پر ایمان رکھتا ہے، تمہارے لیے نہایت شائستہ اور پاکیزہ طریقہ یہی ہے اور (ان باتوں کو) اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔ ۲۳۳۔ اور مائیں اپنے بچوں کو پورے دو سال دودھ پلائیں، (یہ حکم) ان لوگوں کے لیے ہے جو پوری مدت دودھ پلوانا چاہتے ہیں اور بچے والے کے ذمے دودھ پلانے والی ماؤں کا روٹی کپڑا معمول کے مطابق ہو گا, کسی پر اس کی گنجائش سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالا جاتا، بچے کی وجہ سے نہ ماں کو تکلیف میں ڈالا جائے اور نہ باپ کو اس بچے کی وجہ سے کوئی ضرر پہنچایا جائے اور اسی طرح کی ذمے داری وارث پر بھی ہے، پھر اگر طرفین باہمی رضامندی اور مشورے سے بچے کا دودھ چھڑانا چاہتے ہیں تو اس میں ان پر کوئی مضائقہ نہیں ہے نیز اگر تم اپنی اولاد کو (کسی سے) دودھ پلوانا چاہو تو تم پر کوئی مضائقہ نہیں بشرطیکہ تم عورتوں کو معمول کے مطابق طے شدہ معاوضہ ادا کرو اور اللہ کا خوف کرو اور جان لو کہ تمہارے اعمال پر اللہ کی خوب نظر ہے۔ ۲۳۴۔ اور تم میں سے جو وفات پا جائیں اور بیویاں چھوڑ جائیں تو وہ بیویاں چار ماہ دس دن اپنے آپ کو انتظار میں رکھیں، پھر جب ان کی عدت پوری ہو جائے تو دستور

کے مطابق اپنے بارے میں جو فیصلہ کریں اس کا تم پر کچھ گناہ نہیں اور اللہ تمہارے اعمال سے خوب باخبر ہے۔ ۲۳۵۔ اور اس میں کوئی مضائقہ نہیں کہ تم ان عورتوں کے ساتھ نکاح کا اظہار اشارے کنائے میں کرو یا اسے تم اپنے دل میں پوشیدہ رکھو، اللہ کو تو علم ہے کہ تم ان سے ذکر کرو گے مگر ان سے خفیہ قول و قرار نہ کرو، ہاں اگر کوئی بات کرنا ہے تو دستور کے مطابق کرو، البتہ عقد کا فیصلہ اس وقت تک نہ کرو جب تک عدت پوری نہ ہو جائے اور جان رکھو جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے اللہ کو سب معلوم ہے، لہٰذا اس سے ڈرو اور جان رکھو کہ اللہ بڑا بخشنے والا، بردبار ہے۔ ۲۳۶۔ اس میں کوئی مضائقہ نہیں کہ تم عورتوں کو ہاتھ لگانے اور مہر معین کرنے سے قبل طلاق دے دو، اس صورت میں انہیں کچھ دے کر رخصت کرو، مالدار اپنی وسعت کے مطابق اور غریب آدمی اپنی وسعت کے مطابق یہ خرچ دستور کے مطابق دے، یہ نیکی کرنے والوں پر ایک حق ہے۔ ۲۳۷۔ اور اگر تم عورتوں کو ہاتھ لگانے سے قبل اور ان کے لیے مہر معین کر چکنے کے بعد طلاق دو تو اس صورت میں تمہیں اپنے مقرر کردہ مہر کا نصف ادا کرنا ہوگا مگر یہ کہ وہ اپنا حق چھوڑ دیں یا جس کے ہاتھ میں عقد کی گرہ ہے وہ حق چھوڑ دے اور تمہارا چھوڑ دینا تقویٰ سے زیادہ قریب ہے اور تم آپس کی احسان کوشی نہ بھولو، یقیناً تمہارے اعمال پر اللہ کی خوب نگاہ ہے۔ ۲۳۸۔ نمازوں کی محافظت کرو، خصوصاً درمیانی نماز کی اور اللہ کے حضور خضوع کے ساتھ کھڑے ہو جاؤ۔ ۲۳۹۔ پھر اگر تم حالت خوف میں ہو تو پیدل ہو یا سوار (جس حال میں ہو نماز پڑھ لو) اور جب تمہیں امن مل جائے تو اللہ کو اسی طرح یاد کرو جس طرح اس نے تمہیں وہ (کچھ) سکھایا ہے جسے تم پہلے نہیں جانتے تھے۔ ۲۴۰۔ اور تم میں سے جو وفات پا جائیں اور بیویاں چھوڑ جائیں انہیں چاہیے کہ وہ اپنی بیویوں کے بارے میں وصیت کر جائیں کہ ایک سال تک انہیں (نان و نفقہ سے) بہرہ مند رکھا جائے اور گھر سے نہ نکالی جائیں، پس اگر وہ خود گھر سے نکل جائیں تو

دستور کے دائرے میں رہ کر وہ اپنے لیے جو فیصلہ کرتی ہیں تمہارے لیے اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے اور اللہ بڑا غالب آنے والا، حکمت والا ہے۔ ۲۴۱۔ اور مطلقہ عورتوں کو دستور کے مطابق کچھ خرچہ دینا، یہ متقی لوگوں کی ذمے داری ہے۔ ۲۴۲۔ اللہ اپنی نشانیاں تمہارے لیے اس طرح کھول کر بیان فرماتا ہے تاکہ تم عقل سے کام لو۔ ۲۴۳۔ کیا آپ نے ان لوگوں کے حال پر نظر نہیں کی جو موت کے ڈر سے ہزاروں کی تعداد میں اپنے گھروں سے نکلے تھے؟ اللہ نے ان سے فرمایا: مر جاؤ، پھر انہیں زندہ کر دیا، بے شک اللہ لوگوں پر بڑا فضل کرنے والا ہے، مگر اکثر لوگ شکر نہیں کرتے۔ ۲۴۴۔ اور راہ خدا میں جنگ کرو اور جان لو کہ اللہ خوب سننے والا، جاننے والا ہے۔ ۲۴۵۔ کوئی ہے جو اللہ کو قرض حسنہ دے تاکہ اللہ اسے کئی گنا زیادہ دے؟ اللہ ہی گھٹاتا اور بڑھاتا ہے اور اسی کی طرف تمہیں پلٹ کر جانا ہے۔ ۲۴۶۔ کیا آپ نے موسیٰ کے بعد بنی اسرائیل کی ایک جماعت (کو پیش آنے والے حالات) پر نظر نہیں کی جس نے اپنے نبی سے کہا: آپ ہمارے لیے ایک بادشاہ مقرر کریں تاکہ ہم راہ خدا میں جنگ کریں، (نبی نے) کہا: ایسا نہ ہو کہ تمہیں جنگ کا حکم دیا جائے اور پھر تم جنگ نہ کرو، کہنے لگے: ہم راہ خدا میں جنگ کیوں نہ کریں جب کہ ہم اپنے گھروں سے نکالے گئے اور اپنے بچوں سے جدا کیے گئے ہیں؟ لیکن جب انہیں جنگ کا حکم دیا گیا تو ان میں سے چند اشخاص کے سوا سب پھر گئے اور اللہ ظالموں کو خوب جانتا ہے۔ ۲۴۷۔ اور ان کے پیغمبر نے ان سے کہا: اللہ نے تمہارے لیے طالوت کو بادشاہ مقرر کیا ہے، کہنے لگے: اسے ہم پر بادشاہی کرنے کا حق کیسے مل گیا؟ جب کہ ہم خود بادشاہی کے اس سے زیادہ حقدار ہیں اور وہ کوئی دولتمند آدمی تو نہیں ہے، پیغمبر نے فرمایا: اللہ نے تمہارے مقابلے میں اسے منتخب کیا ہے اور اسے علم اور جسمانی طاقت کی فراوانی سے نوازا ہے اور اللہ اپنی بادشاہی جسے چاہے عنایت کرے اور اللہ بڑی وسعت والا، دانا ہے۔ ۲۴۸۔ اور ان سے ان کے پیغمبر نے کہا:

اس کی بادشاہی کی علامت یہ ہے کہ وہ صندوق تمہارے پاس آئے گا جس میں تمہارے رب کی طرف سے تمہارے سکون و اطمینان کا سامان ہے اور جس میں آل موسیٰ وہارون کی چھوڑی ہوئی چیزیں ہیں جسے فرشتے اٹھائے ہوئے ہوں گے، اگر تم ایمان والے ہو تو یقینا اس میں تمہارے لیے بڑی نشانی ہے۔ ۲۴۹۔ جب طالوت لشکر لے کر روانہ ہوا تو اس نے کہا: اللہ ایک نہر سے تمہاری آزمائش کرنے والا ہے، پس جو شخص اس میں سے پانی پی لے وہ میرا نہیں اور جو اسے نہ چکھے وہ میرا ہو گا مگر یہ کہ کوئی صرف ایک چلو اپنے ہاتھ سے بھر لے (تو کوئی مضائقہ نہیں) پس تھوڑے لوگوں کے سوا سب نے اس (نہر) میں سے پانی پی لیا، پس جب طالوت اور اس کے ایمان والے ساتھی نہر پار ہو گئے تو انہوں نے (طالوت سے) کہا: آج ہم میں جالوت اور اس کے لشکر کا مقابلہ کرنے کی طاقت نہیں ہے، مگر جو لوگ یہ یقین رکھتے تھے کہ انہیں خدا کے روبرو ہونا ہے وہ کہنے لگے: بسا اوقات ایک قلیل جماعت نے خدا کے حکم سے بڑی جماعت پر فتح حاصل کی ہے اور اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ ۲۵۰۔ اور جب وہ جالوت اور اس کے لشکر کے مقابلے پر نکلے تو کہنے لگے: ہمارے رب! ہمیں صبر سے لبریز فرما، ہمیں ثابت قدم رکھ اور قوم کفار پر ہمیں فتحیاب کر۔ ۲۵۱۔ چنانچہ اللہ کے اذن سے انہوں نے کافروں کو شکست دی اور داؤد نے جالوت کو قتل کر دیا اور اللہ نے انہیں سلطنت و حکمت عطا فرمائی اور جو کچھ چاہا انہیں سکھا دیا اور اگر اللہ لوگوں میں سے بعض کا بعض کے ذریعے دفاع نہ فرماتا رہتا تو زمین میں فساد برپا ہو جاتا، لیکن اہل عالم پر اللہ کا بڑا فضل ہے۔ ۲۵۲۔ یہ ہیں اللہ کی آیات جنہیں ہم حق کے ساتھ آپ پر تلاوت کرتے ہیں اور آپ یقینا مرسلین میں سے ہیں۔ ۲۵۳۔ ان رسولوں میں سے ہم نے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے، ان میں سے بعض ایسے ہیں جن سے اللہ ہمکلام ہوا اور اس نے ان میں سے بعض کے درجات بلند کیے اور ہم نے عیسیٰ بن مریم کو روشن نشانیاں عطا کیں اور ہم نے روح

القدس سے ان کی تائید کی اور اگر اللہ چاہتا تو ان رسولوں کے آنے اور روشن نشانیاں دیکھ لینے کے بعد یہ لوگ آپس میں نہ لڑتے، مگر انہوں نے اختلاف کیا، پس ان میں سے بعض تو ایمان لے آئے اور بعض نے کفر اختیار کیا اور اگر اللہ چاہتا تو یہ لوگ باہم نہ لڑتے، مگر اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ ۲۵۴۔ اے ایمان والو! جو مال ہم نے تمہیں دیا ہے اس میں سے خرچ کرو قبل اس دن کے جس میں نہ تجارت کام آئے گی اور نہ دوستی کا فائدہ ہو گا اور نہ سفارش چلے گی اور ظالم وہی لوگ ہیں جنہوں نے کفر اختیار کیا۔ ۲۵۵۔ اللہ وہ (ذات) ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ زندہ اور سب کا نگہبان ہے، اسے اونگھ آتی ہے اور نہ نیند، زمین اور آسمانوں میں جو کچھ ہے سب اسی کی ملکیت ہے، کون ہے جو اس کی اجازت کے بغیر اس کے حضور سفارش کر سکے؟ جو کچھ لوگوں کے روبرو اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے وہ ان سب سے واقف ہے اور وہ علم خدا میں سے کسی چیز کا احاطہ نہیں کر سکتے مگر جس قدر وہ خود چاہے، اس کی کرسی آسمانوں اور زمین پر چھائی ہوئی ہے اور ان دونوں کی نگہداری اس کے لیے کوئی کار گراں نہیں ہے اور وہ بلند و بالا اور عظیم ذات ہے۔ ۲۵۶۔ دین میں کوئی جبر و اکراہ نہیں، بتحقیق ہدایت اور ضلالت میں فرق نمایاں ہو چکا ہے، پس جو طاغوت کا انکار کرے اور اللہ پر ایمان لے آئے، بتحقیق اس نے نہ ٹوٹنے والا مضبوط سہارا تھام لیا اور اللہ سب کچھ خوب سننے والا اور جاننے والا ہے۔ ۲۵۷۔ اللہ ایمان والوں کا کارساز ہے، وہ انہیں تاریکی سے روشنی کی طرف نکال لاتا ہے اور کفر اختیار کرنے والوں کے سرپرست طاغوت ہیں جو انہیں روشنی سے تاریکی کی طرف لے جاتے ہیں، یہی جہنم والے ہیں، جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ ۲۵۸۔ کیا آپ نے اس شخص کا حال نہیں دیکھا جس نے ابراہیم سے ان کے رب کے بارے میں اس بنا پر جھگڑا کیا کہ اللہ نے اسے اقتدار دے رکھا تھا؟ جب ابراہیم نے کہا: میرا رب وہ ہے جو زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے تو اس نے کہا: زندگی اور موت دینا میرے اختیار میں

(بھی) ہے، ابراہیم نے کہا: اللہ تو سورج کو مشرق سے نکالتا ہے، تو اسے مغرب سے نکال کر دکھا، یہ سن کر وہ کافر مبہوت رہ گیا اور اللہ ظالموں کی راہنمائی نہیں کرتا۔ ۲۵۹۔ یا اس شخص کی طرح جس کا ایک ایسی بستی سے گزر ہوا جو اپنی چھتوں کے بل گری ہوئی تھی تو اس نے کہا: اللہ اس (اجڑی ہوئی آبادی کو) مرنے کے بعد کس طرح دوبارہ زندگی بخشے گا؟ پس اللہ نے سو (۱۰۰) برس تک اسے مردہ رکھا پھر اسے دوبارہ زندگی دی، اس سے پوچھا: بتاؤ کتنی مدت (مردہ) رہے ہو؟ اس نے کہا: ایک دن یا اس سے کم، اللہ نے فرمایا: (نہیں) بلکہ سو (۱۰۰) برس (مردہ) پڑے رہے ہو، لہٰذا ذرا اپنے کھانے پینے کی چیزوں کو دیکھو جو سڑی نہیں اور اپنے گدھے کو بھی دیکھو اور ہم نے یہ اس لیے کیا ہے تاکہ ہم تمہیں لوگوں کے لیے نشانی بنائیں اور پھر ان ہڈیوں کو دیکھو کہ ہم انہیں کس طرح اٹھاتے ہیں پھر ان پر گوشت چڑھا دیتے ہیں، یوں جب اس پر حقیقت عیاں ہو گئی تو اس نے کہا: میں جانتا ہوں کہ اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ ۲۶۰۔ اور (وہ واقعہ یاد کرو) جب ابراہیم نے کہا تھا: میرے رب! مجھے دکھا کہ تو مردوں کو کیسے زندہ کرتا ہے، فرمایا: کیا آپ ایمان نہیں رکھتے؟ کہا: ایمان تو رکھتا ہوں لیکن چاہتا ہوں کہ میرے دل کو اطمینان مل جائے، فرمایا: پس چار پرندوں کو پکڑ لو پھر ان کے ٹکڑے کرو پھر ان کا ایک ایک حصہ ہر پہاڑ پر رکھ دو پھر انہیں بلاؤ وہ تیزی سے آپ کے پاس چلے آئیں گے اور جان رکھو اللہ بڑا غالب آنے والا، حکمت والا ہے۔ ۲۶۱۔ جو لوگ اپنا مال راہ خدا میں خرچ کرتے ہیں ان (کے مال) کی مثال اس دانے کی سی ہے جس کی سات بالیاں اگ آئیں جن میں سے ہر بالی کے اندر سو دانے ہوں اور اللہ جس (کے عمل) کو چاہتا ہے دگنا کر دیتا ہے، اللہ بڑا کشائش والا، دانا ہے۔ ۲۶۲۔ جو لوگ اپنا مال راہ خدا میں خرچ کرتے ہیں اور خرچ کرنے کے بعد نہ احسان جتاتے ہیں نہ ایذا دیتے ہیں، ان کا صلہ ان کے رب کے پاس ہے اور انہیں نہ کوئی خوف ہو گا اور نہ وہ محزون ہوں گے۔ ۲۶۳۔

نرم کلامی اور در گزر کرنا اس خیرات سے بہتر ہے جس کے بعد (خیرات لینے والے کو) ایذا دی جائے اور اللہ بڑا بے نیاز بڑا بردبار ہے۔ ۲۶۴۔ اے ایمان والو! اپنی خیرات کو احسان جتا کر اور ایذا دے کر اس شخص کی طرح برباد نہ کرو جو اپنا مال صرف لوگوں کو دکھانے کے لیے خرچ کرتا ہے اور وہ اللہ اور روز آخرت پر ایمان نہیں رکھتا، پس اس کے خرچ کی مثال اس چٹان کی سی ہے جس پر تھوڑی سے مٹی ہو، پھر اس پر زور کا مینہ برسے اور اسے صاف کر ڈالے، (اس طرح) یہ لوگ اپنے اعمال سے کچھ بھی اجر حاصل نہ کر سکیں گے اور اللہ کافروں کی راہنمائی نہیں کرتا۔ ۲۶۵۔ اور جو لوگ اپنا مال اللہ کی خوشنودی کی خاطر اور ثبات نفس سے خرچ کرتے ہیں، ان کی مثال اس باغ کی سی ہے جو اونچی جگہ پر واقع ہو، جس پر زور کا مینہ برسے تو دگنا پھل دے اور اگر تیز بارش نہ ہو تو ہلکی پھوار بھی کافی ہو جائے اور اللہ تمہارے اعمال کو خوب دیکھنے والا ہے۔ ۲۶۶۔ کیا تم میں سے کوئی یہ پسند کرتا ہے کہ اس کے لیے کھجوروں اور انگوروں کا ایک باغ ہو جس کے نیچے نہریں جاری ہوں اور اس کے لیے اس میں ہر قسم کے میوے موجود ہوں اور جب بڑھاپا آجائے اور اس کے بچے بھی ناتواں ہوں تو ناگہاں یہ باغ ایک ایسے بگولے کی زد میں آجائے جس میں آگ ہو اور وہ جل جائے؟ اللہ یوں تمہارے لیے نشانیاں کھول کر بیان کرتا ہے شاید تم غور و فکر کرو۔ ۲۶۷۔ اے ایمان والو! جو مال تم کماتے ہو اور جو کچھ ہم نے تمہارے لیے زمین سے نکالا ہے اس میں سے عمدہ حصہ (راہ خدا میں) خرچ کرو اور اس میں سے ردی چیز دینے کا قصد ہی نہ کرو اور (اگر کوئی وہی تمہیں دے تو) تم خود اسے لینا گوارا نہ کرو گے مگر یہ کہ چشم پوشی کر جاؤ اور جان رکھو کہ اللہ بڑا بے نیاز اور لائق ستائش ہے۔ ۲۶۸۔ شیطان تمہیں تنگدستی کا خوف دلاتا ہے اور بے حیائی کی ترغیب دیتا ہے، جبکہ اللہ تم سے اپنی بخشش اور فضل کا وعدہ کرتا ہے اور اللہ بڑا صاحب وسعت، دانا ہے۔ ۲۶۹۔ وہ جسے چاہتا ہے حکمت عطا فرماتا ہے اور جسے حکمت دی جائے گویا اسے

خیر کثیر دیا گیا ہے اور صاحبان عقل ہی نصیحت قبول کرتے ہیں۔ ۲۷۰۔ اور تم جو کچھ خرچ کرتے ہو یا نذر مانتے ہو اللہ کو اس کا علم ہے اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں ہے۔ ۲۷۱۔ اگر تم علانیہ خیرات دو تو وہ بھی خوب ہے اور اگر پوشیدہ طور پر اہل حاجت کو دو تو یہ تمہارے حق میں زیادہ بہتر ہے اور یہ تمہارے کچھ گناہوں کا کفارہ ہو گا اور اللہ تمہارے اعمال سے خوب باخبر ہے۔ ۲۷۲۔ آپ کے ذمے نہیں ہے کہ انہیں (جبراً) ہدایت دیں بلکہ خدا ہی جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے اور تم جو بھی مال خرچ کرو گے اس کا فائدہ تم ہی کو ہے اور تم صرف اللہ کی خوشنودی کے لیے خرچ کرو گے اور جو مال تم خرچ کرو گے تمہیں اس کا پورا اجر دیا جائے گا اور تمہارے ساتھ کوئی زیادتی نہیں ہو گی۔ ۲۷۳۔ ان فقراء کے لیے (خرچ کرو) جو راہ خدا میں اس طرح گھر گئے ہیں کہ وہ (معیشت کے لیے) زمین میں دوڑ دھوپ نہیں کر سکتے، ناواقف لوگ ان کی حیا و عفت کی بنا پر انہیں مالدار خیال کرتے ہیں، حالانکہ ان کے قیافے سے تم ان (کی حاجت مندی) کو پہچان سکتے ہو، وہ تکرار کے ساتھ نہیں مانگتے اور جو مال تم خرچ کرتے ہو اللہ اس سے خوب واقف ہے۔ ۲۷۴۔ جو لوگ اپنا مال شب و روز پوشیدہ اور علانیہ طور پر خرچ کرتے ہیں ان کا اجر ان کے رب کے پاس ہے اور انہیں نہ کوئی خوف لاحق ہو گا اور نہ وہ محزون ہوں گے۔ ۲۷۵۔ جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ بس اس شخص کی طرح اٹھیں گے جسے شیطان نے چھو کر حواس باختہ کیا ہو، اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ کہتے ہیں: تجارت بھی تو سود ہی کی طرح ہے، حالانکہ اللہ نے تجارت کو حلال اور سود کو حرام قرار دیا ہے، پس جس شخص تک اس کے رب کی طرف سے نصیحت پہنچی اور وہ سود لینے سے باز آگیا تو جو پہلے لے چکا وہ اسی کا ہو گا اور اس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے اور جس نے اعادہ کیا تو ایسے لوگ جہنمی ہیں جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ ۲۷۶۔ اللہ سود کو ناپائیدار اور خیرات کو بابرکت بنا دیتا ہے اور اللہ کسی ناشکرے گنہگار کو پسند نہیں کرتا۔ ۲۷۷۔ البتہ جو لوگ ایمان لے آئیں اور

نیک عمل بجالائیں نیز نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں ان کا اجر ان کے رب کے پاس ہے اور ان کے لیے نہ تو
کوئی خوف ہو گا اور نہ وہ رنجیدہ ہوں گے۔ ۲۷۸۔ اے ایمان والو! اللہ کا خوف کرو اور جو سود (لوگوں کے
ذمے) باقی ہے اسے چھوڑ دو اگر تم مومن ہو۔ ۲۷۹۔ لیکن اگر تم نے ایسا نہ کیا تو اللہ اور اس کے رسول کی
طرف سے جنگ کے لیے تیار ہو جاؤ اور اگر تم نے توبہ کر لی تو تم اپنے اصل سرمائے کے حقدار ہو، نہ تم ظلم
کرو گے اور نہ تم پر ظلم کیا جائے گا۔ ۲۸۰۔ اور (تمہارا قرضدار) اگر تنگدست ہو تو کشائش تک مہلت دو اور
اگر سمجھو تو معاف کر دینا ہی تمہارے لیے بہتر ہے۔ ۲۸۱۔ اور اس دن کا خوف کرو جب تم اللہ کی طرف
لوٹائے جاؤ گے پھر وہاں ہر شخص کو اس کے کیے کا پورا بدلہ مل جائے گا اور ان پر ظلم نہ ہو گا۔ ۲۸۲۔ اے
ایمان والو! جب کسی معینہ مدت کے لیے قرض کا معاملہ کرو تو اسے لکھ دیا کرو اور لکھنے والے کو چاہیے کہ
تمہارے درمیان انصاف کے ساتھ تحریر کرے اور جسے اللہ نے لکھنا سکھایا اسے لکھنے سے انکار نہیں کرنا
چاہیے، پس وہ دستاویز لکھے اور املاوہ شخص کرائے جس کے ذمے قرض ہے اور اسے اپنے رب یعنی اللہ سے
ڈرنا چاہیے اور اس میں کسی قسم کی کمی نہیں کرنی چاہیے لیکن اگر قرضدار کم عقل یا ضعیف یا مضمون لکھوانے
سے عاجز ہو تو اس کا ولی انصاف کے ساتھ املا کرائے، پھر تم لوگ اپنے میں سے دو مردوں کو گواہ بنالو، اگر دو
مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتوں کو (گواہ بناؤ) جن گواہوں کو تم پسند کرو، تاکہ اگر ان میں سے ایک
بھول جائے تو دوسری اسے یاد دلائے اور جب گواہی کے لیے گواہ طلب کیے جائیں تو انہیں انکار نہیں کرنا
چاہیے اور قرض چھوٹا ہو یا بڑا مدت کے تعین کے ساتھ اسے لکھنے میں تساہل نہ برتو، یہ بات اللہ کے نزدیک
قرین انصاف ہے اور گواہی کے لیے زیادہ مستحکم ہے اور اس سے تم اس بات کے زیادہ نزدیک ہو جاتے ہو
کہ شک و شبہ نہ کرو، مگر یہ کہ تم آپس میں جو دست بدست تجارتی معاملات کرتے ہو ان کے نہ لکھنے میں کوئی

مضائقہ نہیں ہے، البتہ جب خرید و فروخت کیا کرو تو گواہ بنالیا کرو اور کاتب اور گواہ کو نقصان نہ دیا جائے اور ایسا کرو گے تو یہ تمہاری طرف سے نافرمانی ہو گی اور اللہ سے ڈرو اور اللہ تمہیں تعلیمات سے آراستہ فرماتا ہے اور اللہ تو ہر چیز کا خوب علم رکھنے والا ہے۔ ۲۸۳۔ اور اگر تم حالت سفر میں ہو اور کوئی لکھنے والا میسر نہ آئے تو قبضے کے ساتھ رہن پر معاملہ کرو، اگر تم ایک دوسرے پر اعتبار کرو تو جس پر اعتبار کیا جائے اسے چاہیے کہ دوسرے کی امانت ادا کرے اور اپنے رب یعنی اللہ سے ڈرو اور شہادت نہ چھپاؤ اور جو شہادت چھپاتا ہے اس کا دل گناہگار ہوتا ہے اور اللہ تمہارے اعمال سے خوب آگاہ ہے۔ ۲۸۴۔ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب اللہ کا ہے اور تم اپنے دل کی باتیں ظاہر کرو یا چھپاؤ اللہ تم سے حساب لے گا پھر وہ جسے چاہے معاف کرے اور جسے چاہے عذاب دے اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ ۲۸۵۔ رسول اس کتاب پر ایمان رکھتا ہے جو اس پر اس کے رب کی طرف سے نازل ہوئی ہے اور سب مومنین بھی، سب اللہ اور اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں پر ایمان رکھتے ہیں (اور وہ کہتے ہیں) ہم رسولوں میں تفریق کے قائل نہیں ہیں اور کہتے ہیں: ہم نے حکم سنا اور اطاعت قبول کی، ہمارے رب ہم تیری بخشش کے طالب ہیں اور ہمیں تیری ہی طرف پلٹنا ہے۔ ۲۸۶۔ اللہ کسی شخص پر اس کی طاقت سے زیادہ ذمے داری نہیں ڈالتا، ہر شخص جو نیک عمل کرتا ہے اس کا فائدہ اسی کو ہے اور جو بدی کرتا ہے اس کا انجام بھی اسی کو بھگتنا ہے، ہمارے رب! ہم سے بھول چوک ہو گئی ہو تو اس کا مواخذہ نہ فرما، ہمارے رب! ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جو تو نے ہم سے پہلوں پر ڈال دیا تھا، ہمارے رب! ہم جس بوجھ کے اٹھانے کی طاقت نہیں رکھتے وہ ہمارے سر پر نہ رکھ، ہمارے رب! ہمارے گناہوں سے درگزر فرما اور ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما، تو ہمارا مالک ہے، کافروں کے مقابلے میں ہماری نصرت فرما۔

۳.... آل عمران

بنام خدائے رحمن رحیم

۱۔ الف۔ لام۔ میم۔ ۲۔ اللہ وہ ذات ہے جس کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں جو زندہ (اور کائنات کا) زبردست نگہدار ہے۔ ۳۔ اس نے حق پر مبنی ایک کتاب (اے رسول) آپ پر نازل کی جو سابقہ کتابوں کی تصدیق کرنے والی ہے اور اس نے توریت و انجیل کو نازل کیا۔ ۴۔ اس سے پہلے انسانوں کی ہدایت کے لیے اور فرقان (حق و باطل میں امتیاز کرنے والا قانون) نازل فرمایا، جنہوں نے اللہ کی آیات کا انکار کیا ان کے لیے سخت عذاب ہے، اللہ بڑا غالب آنے والا، خوب بدلہ لینے والا ہے۔ ۵۔ زمین و آسمان کی کوئی چیز اللہ سے یقینا پوشیدہ نہیں ہے۔ ۶۔ وہی تو ہے جو (ماؤں کے) رحموں میں جیسی چاہتا ہے تمہاری تصویر بناتا ہے، اس غالب آنے والے، حکمت کے مالک کے سوا کوئی معبود نہیں۔ ۷۔ وہی ذات ہے جس نے آپ پر وہ کتاب نازل فرمائی جس کی بعض آیات محکم (واضح) ہیں وہی اصل کتاب ہیں اور کچھ متشابہ ہیں، جن کے دلوں میں کجی ہے وہ فتنہ اور تاویل کی تلاش میں متشابہات کے پیچھے پڑے رہتے ہیں، جب کہ اس کی (حقیقی) تاویل تو صرف خدا اور علم میں راسخ مقام رکھنے والے ہی جانتے ہیں جو کہتے ہیں: ہم اس پر ایمان لے آئے ہیں، یہ سب کچھ ہمارے رب کی طرف سے ہے اور نصیحت تو صرف عقل مند ہی قبول کرتے ہیں۔ ۸۔ ہمارے رب! جب تو نے ہمیں ہدایت بخشی ہے تو اس کے بعد ہمارے دلوں کو کجی میں مبتلا نہ کر اور ہمیں اپنے پاس سے رحمت عنایت فرما، یقینا تو بڑا عطا فرمانے والا ہے۔ ۹۔ ہمارے رب! بلاشبہ تو اس روز سب لوگوں کو جمع کرنے والا ہے جس کے آنے میں کوئی شبہ نہیں، بے شک اللہ وعدہ خلافی نہیں کرتا۔ ۱۰۔ جو لوگ کافر ہو گئے ہیں ان کے اموال و اولاد انہیں اللہ سے ہرگز کچھ بھی بے نیاز نہیں بنائیں گے اور یہ لوگ دوزخ کے

ایندھن ہوں گے۔ ۱۱۔ ان کا حال بھی فرعونیوں اور ان سے پہلے لوگوں کا سا ہو گا جنہوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا، پس اللہ نے انہیں ان کے گناہوں کی وجہ سے گرفت میں لے لیا اور اللہ سخت عذاب دینے والا ہے۔ ۱۲۔ (اے رسول) جنہوں نے انکار کیا ہے ان سے کہہ دیجئے: تم عنقریب مغلوب ہو جاؤ گے اور جہنم کی طرف اکھٹے کیے جاؤ گے اور وہ بدترین ٹھکانا ہے۔ ۱۳۔ تمہارے لیے ان دو گروہوں میں جو (جنگ بدر کے دن) باہم مقابل ہوئے ایک نشانی تھی، ایک گروہ اللہ کی راہ میں لڑ رہا تھا اور دوسرا کافر تھا وہ (کفار) ان (مسلمانوں) کو اپنی آنکھوں سے اپنے سے دگنا مشاہدہ کر رہے تھے اور خدا جسے چاہتا ہے اپنی نصرت سے اس کی تائید کرتا ہے، صاحبان بصیرت کے لیے اس واقعے میں یقینا بڑی عبرت ہے۔ ۱۴۔ لوگوں کے لیے خواہشات نفس کی رغبت مثلاً عورتیں، بیٹے، سونے اور چاندی کے ڈھیر لگے خزانے، عمدہ گھوڑے، مویشی اور کھیتی زیب و زینت بنا دی گئی ہیں، یہ سب دنیاوی زندگی کے سامان ہیں اور اچھا انجام تو اللہ ہی کے پاس ہے۔ ۱۵۔ کہہ دیجئے: کیا میں تمہیں اس سے بہتر چیز بتاؤں؟ جو لوگ تقویٰ اختیار کرتے ہیں ان کے لیے ان کے رب کے پاس باغات ہیں جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہیں ان میں وہ ہمیشہ رہیں گے نیز ان کے لیے پاکیزہ بیویاں اور اللہ کی خوشنودی ہو گی اور اللہ بندوں پر خوب نگاہ رکھنے والا ہے۔ ۱۶۔ یہ وہ لوگ ہیں جو کہتے ہیں: ہمارے رب! بلاشبہ ہم ایمان لائے، پس ہمارے گناہ بخش دے اور ہمیں آتش جہنم سے بچا۔ ۱۷۔ یہ لوگ صبر کرنے والے، راست باز، مشغول عبادت رہنے والے، خرچ کرنے والے اور سحر (کے اوقات) میں طلب مغفرت کرنے والے ہیں۔ ۱۸۔ اللہ نے خود شہادت دی ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور فرشتوں اور اہل علم نے بھی یہی شہادت دی، وہ عدل قائم کرنے والا ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ بڑا غالب آنے والا، حکمت والا ہے۔ ۱۹۔ اللہ کے نزدیک دین صرف اسلام ہے اور جنہیں کتاب دی گئی انہوں

نے علم حاصل ہو جانے کے بعد آپس کی زیادتی کی وجہ سے اختلاف کیا اور جو اللہ کی نشانیوں کا انکار کرتا ہے تو بے شک اللہ (اس سے) جلد حساب لینے والا ہے۔ ۲۰۔(اے رسول) اگر یہ لوگ آپ سے جھگڑا کریں تو ان سے کہہ دیجئے: میں نے اور میری اتباع کرنے والوں نے تو اللہ کے آگے سر تسلیم خم کیا ہے اور پھر اہل کتاب اور ناخواندہ لوگوں سے پوچھیے: کیا تم نے بھی تسلیم کیا ہے؟ اگر یہ لوگ تسلیم کر لیں تو ہدایت یافتہ ہو جائیں اور اگر منہ موڑ لیں تو آپ کی ذمے داری تو صرف پیغام پہنچا دینا ہے اور اللہ اپنے بندوں پر خوب نظر رکھنے والا ہے۔ ۲۱۔ جو لوگ اللہ کی آیات کا انکار کرتے ہیں اور انبیاء کو ناحق قتل کرتے ہیں اور لوگوں میں سے انصاف کا حکم دینے والوں کو بھی قتل کرتے ہیں انہیں دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دیں۔ ۲۲۔ایسے لوگوں کے اعمال دنیا و آخرت میں برباد ہو گئے اور ان کا کوئی مددگار نہیں۔ ۲۳۔ کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ جنہیں کتاب کا ایک حصہ دیا گیا ہے انہیں کتاب خدا کی طرف بلایا جاتا ہے تاکہ وہ ان کے درمیان فیصلہ کرے تو ان میں سے ایک فریق کج ادائی کرتے ہوئے منہ پھیر لیتا ہے۔ ۲۴۔ ان کا یہ رویہ اس لیے ہے کہ وہ کہتے ہیں: جہنم کی آگ ہمیں چند روز کے سوا چھو نہیں سکتی اور جو کچھ یہ بہتان تراشی کرتے رہے ہیں اس نے انہیں اپنے دین کے بارے میں دھوکے میں رکھا ہے۔ ۲۵۔ پس اس دن ان کا کیا حال ہو گا جب ہم ان سب کو جمع کریں گے جس کے آنے میں کوئی شبہ نہیں اور ہر شخص اپنے اعمال کا پورا بدلہ پائے گا اور ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔ ۲۶۔ کہہ دیجئے: اے اللہ! (اے) مملکت (ہستی) کے مالک تو جسے چاہے حکومت دیتا ہے اور جس سے چاہے حکومت چھین لیتا ہے اور تو جسے چاہتا ہے عزت دیتا ہے اور جسے چاہے ذلیل کر دیتا ہے بھلائی تیرے ہی ہاتھ میں ہے، بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے۔ ۲۷۔ تو رات کو دن اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے، اور تو ہی جاندار سے بے جان اور بے جان سے جاندار پیدا کرتا ہے اور تو جسے چاہتا ہے بے حساب

رزق دیتا ہے۔ ۲۸۔ مومنوں کو چاہیے کہ وہ اہل ایمان کو چھوڑ کر کافروں کو سرپرست نہ بنائیں اور جو کوئی ایسا کرے، اس کا اللہ سے کوئی تعلق نہیں، ہاں اگر تم ان (کے ظلم) سے بچنے کے لیے کوئی طرز عمل اختیار کرو (تو اس میں مضائقہ نہیں) اور اللہ تمہیں اپنے (غضب) سے ڈراتا ہے اور بازگشت اللہ ہی کی طرف ہے۔ ۲۹۔ کہہ دیجیے: جو بات تمہارے سینوں میں ہے اسے خواہ تم پوشیدہ رکھو یا ظاہر کرو اللہ بہر حال اسے جانتا ہے نیز آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے وہ بھی اس کے علم میں ہے اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ ۳۰۔ اس دن ہر شخص اپنا نیک عمل حاضر پائے گا، اسی طرح ہر برا عمل بھی، (اس روز) انسان یہ تمنا کرے گا کہ کاش یہ دن اس سے بہت دور ہوتا اور اللہ تمہیں اپنے (غضب) سے ڈراتا ہے اور اللہ اپنے بندوں پر بڑا مہربان ہے۔ ۳۱۔ کہہ دیجیے: اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو، اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہاری خطاؤں سے درگزر فرمائے گا اور اللہ نہایت بخشنے والا، رحم کرنے والا ہے۔ ۳۲۔ کہہ دیجیے: اللہ اور رسول کی اطاعت کرو، پس اگر وہ لوگ روگردانی کریں تو اللہ کافروں سے محبت نہیں کرتا۔ ۳۳۔ بے شک اللہ نے آدم، نوح، آل ابراہیم اور آل عمران کو تمام عالمین پر برگزیدہ فرمایا ہے۔ ۳۴۔ وہ اولاد جو ایک دوسرے کی نسل سے ہیں اور اللہ خوب سننے والا، جاننے والا ہے۔ ۳۵۔ (وہ وقت یاد کرو) جب عمران کی عورت نے کہا: میرے رب! جو (بچہ) میرے شکم میں ہے اسے تیری نذر کرتی ہوں، وہ (اور باتوں سے) آزاد ہو گا، تو میری طرف سے قبول فرما، بے شک تو بڑا سننے والا، جاننے والا ہے۔ ۳۶۔ پھر جب اسے جن چکی تو کہنے لگی: میرے رب میں نے لڑکی جنی اور اللہ بہتر جانتا ہے کہ اس (مادر مریم) نے کیا جنا اور لڑکا اس لڑکی جیسا نہیں ہو سکتا تھا اور میں نے اس (لڑکی) کا نام مریم رکھا اور میں اسے اور اس کی اولاد کو شیطان مردود سے تیری پناہ میں دیتی ہوں۔ ۳۷۔ چنانچہ اس کے رب نے اس کی نذر (لڑکی) کو بوجہ احسن قبول فرمایا اور اس کی بہترین نشوونما کا

اہتمام کیا اور زکریا کو اس کا سرپرست بنا دیا، جب زکریا اس کے حجرۂ عبادت میں جاتے تو اس کے پاس طعام موجود پاتے، پوچھا: اے مریم! یہ (کھانا) تمہارے پاس کہاں سے آتا ہے؟ وہ کہتی ہے: اللہ کے ہاں سے، بیشک خدا جسے چاہتا ہے بے حساب رزق دیتا ہے۔ ۳۸۔ اس مقام پر زکریا نے اپنے رب کو پکارا، کہا: میرے رب! مجھے اپنی عنایت سے صالح اولاد عطا کر، یقیناً تو ہی دعا سننے والا ہے۔ ۳۹۔ چنانچہ جب وہ حجرۂ عبادت میں کھڑے نماز پڑھ رہے تھے تو فرشتوں نے آواز دی: اللہ تجھے یحییٰ کی بشارت دیتا ہے جو کلمہ اللہ کی طرف سے ہے وہ اس کی تصدیق کرنے والا، سیادت کا مالک، خواہشات پر ضبط رکھنے والا، نبوت کے مقام پر فائز اور صالحین میں سے ہو گا۔ ۴۰۔ زکریا بولے: میرے رب! میرے ہاں لڑکا کہاں سے پیدا ہو گا جبکہ میں تو سن رسیدہ ہو چکا ہوں اور میری عورت بانجھ ہے، اللہ نے فرمایا: ایسا ہی ہو گا اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ ۴۱۔ عرض کیا: میرے رب! میرے لیے کوئی نشانی مقرر فرما، اللہ نے فرمایا: تمہاری نشانی یہ ہو گی کہ تم تین دن تک لوگوں سے اشارے کے علاوہ بات نہ کرو گے اور اپنے رب کو خوب یاد کرو اور صبح و شام اس کی تسبیح کرتے رہو۔ ۴۲۔ اور (وہ وقت یاد کرو) جب فرشتوں نے کہا: اے مریم! بیشک اللہ نے تمہیں برگزیدہ کیا ہے اور تمہیں پاکیزہ بنایا ہے اور تمہیں دنیا کی تمام عورتوں پر برگزیدہ کیا ہے۔ ۴۳۔ اے مریم! اپنے رب کی اطاعت کرو اور سجدہ کرتی رہو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرتی رہو۔ ۴۴۔ یہ غیب کی خبریں ہم آپ کو وحی کے ذریعہ بتا رہے ہیں اور آپ تو ان کے پاس موجود نہ تھے جب وہ اپنے قلم پھینک رہے تھے کہ ان میں سے کون مریم کی سرپرستی کرے اور نہ ہی آپ ان کے پاس (اس وقت) موجود تھے جب وہ جھگڑ رہے تھے۔ ۴۵۔ جب فرشتوں نے کہا: اے مریم! اللہ تجھے اپنی طرف سے ایک کلمے کی بشارت دیتا ہے جس کا نام مسیح عیسیٰ بن مریم ہو گا، وہ دنیا و آخرت میں آبرومند ہو گا اور مقرب لوگوں میں سے ہو گا۔ ۴۶۔

اور وہ لوگوں سے گہوارے میں اور بڑی عمر میں گفتگو کرے گا اور صالحین میں سے ہو گا۔ ۴۷۔ مریم نے کہا:
میرے رب! میرے ہاں لڑکا کس طرح ہو گا؟ مجھے تو کسی شخص نے چھوا تک نہیں، فرمایا: ایسا ہی ہو گا اللہ جو
چاہتا ہے خلق فرماتا ہے، جب وہ کسی امر کا ارادہ کر لیتا ہے تو اس سے کہتا ہے ہو جا تو وہ ہو جاتا ہے۔ ۴۸۔ اور
(اللہ) اسے کتاب و حکمت اور توریت و انجیل کی تعلیم دے گا۔ ۴۹۔ اور (وہ) بنی اسرائیل کی طرف بھیجے
گئے رسول کی حیثیت سے (کہے گا:) میں تمہارے رب کی طرف سے نشانی لے کر تمہارے پاس آیا ہوں،
(وہ یہ کہ) میں تمہارے سامنے مٹی سے پرندے کی شکل کا مجسمہ بناتا ہوں اور اس میں پھونک مارتا ہوں تو وہ
خدا کے حکم سے پرندہ بن جاتا ہے اور میں اللہ کے حکم سے مادر زاد اندھے اور برص کے مریض کو تندرست
اور مردے کو زندہ کرتا ہوں اور میں تم لوگوں کو بتاتا ہوں کہ تم کیا کھاتے ہو اور اپنے گھروں میں کیا جمع کر
کے رکھتے ہو، اگر تم صاحبان ایمان ہو تو اس میں تمہارے لیے نشانی ہے۔ ۵۰۔ اور اپنے سے پیشتر آنے والی
توریت کی تصدیق کرتا ہوں اور جو چیزیں تم پر حرام کر دی گئی تھیں ان میں سے بعض کو تمہارے لیے حلال
کرنے آیا ہوں اور میں تمہارے رب کی طرف سے نشانی لے کر تمہارے پاس آیا ہوں، لہٰذا اللہ سے ڈرو اور
میری اطاعت کرو۔ ۵۱۔ بیشک اللہ میرا رب ہے اور تمہارا بھی رب ہے لہٰذا تم اس کی بندگی کرو، یہی سیدھا
راستہ ہے۔ ۵۲۔ جب عیسیٰ نے محسوس کیا کہ وہ لوگ کفر اختیار کر رہے ہیں تو بولے: اللہ کی راہ میں کون میرا
مددگار ہو گا؟ حواریوں نے کہا: ہم اللہ کے مددگار ہیں، ہم اللہ پر ایمان لائے ہیں اور آپ گواہ رہیں کہ ہم
فرمانبردار ہیں۔ ۵۳۔ ہمارے رب! جو تو نے نازل فرمایا اس پر ہم ایمان لائے اور ہم نے رسول کی پیروی
قبول کی پس ہمارا نام بھی گواہوں کے ساتھ لکھ دے۔ ۵۴۔ ان لوگوں نے (عیسیٰ کے قتل کی) تدابیر
سوچیں اور اللہ نے (بھی جوابی) تدبیر فرمائی اور اللہ بہترین تدبیر کرنے والا ہے۔ ۵۵۔ جب اللہ نے فرمایا:

اے عیسیٰ اب میں تمہاری مدت پوری کر رہا ہوں اور تمہیں اپنی طرف اٹھانے والا ہوں اور تمہیں کافروں (کی ناپاک سازشوں) سے پاک کرنے والا ہوں اور جو لوگ تمہاری پیروی کریں گے انہیں قیامت تک کفر اختیار کرنے والوں پر بالادست رکھوں گا، پھر تم لوگوں کو میری طرف لوٹ کر آنا ہے، پھر اس وقت میں تمہارے درمیان (ان باتوں کا) فیصلہ کروں گا جن میں تم اختلاف کرتے رہے ہو۔ ۵۶۔ پس جنہوں نے کفر اختیار کیا ان کو دنیا و آخرت میں سخت عذاب دوں گا اور ان کا کوئی فریاد رس نہ ہو گا۔ ۵۷۔ اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے اللہ انہیں ان کا پورا صلہ دے گا اور اللہ ظالموں سے ہر گز محبت نہیں کرتا۔ ۵۸۔ یہ اللہ کی نشانیاں اور حکمت بھری نصیحتیں ہیں جو ہم آپ کو پڑھ کر سنا رہے ہیں۔ ۵۹۔ بیشک اللہ کے نزدیک عیسیٰ کی مثال آدم کی سی ہے کہ اس نے پہلے اسے مٹی سے خلق کیا، پھر اسے حکم دیا: ہو جا اور وہ ہو گیا۔ ۶۰۔ حق آپ کے رب کی طرف سے ہے، پس آپ شک کرنے والوں میں سے نہ ہوں۔ ۶۱۔ آپ کے پاس علم آجانے کے بعد بھی اگر یہ لوگ (عیسیٰ کے بارے میں) آپ سے جھگڑا کریں تو آپ کہدیں: آؤ ہم اپنے بیٹوں کو بلاتے ہیں اور تم اپنے بیٹوں کو بلاؤ، ہم اپنی بیٹیوں کو بلاتے ہیں اور تم اپنی بیٹیوں کو بلاؤ، ہم اپنے نفسوں کو بلاتے ہیں اور تم اپنے نفسوں کو بلاؤ، پھر دونوں فریق اللہ سے دعا کریں کہ جو جھوٹا ہو اس پر اللہ کی لعنت ہو۔ ۶۲۔ یقیناً یہ برحق واقعات ہیں اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بیشک اللہ ہی کی ذات غالب آنے والی، باحکمت ہے۔ ۶۳۔ اگر یہ لوگ (قبول حق سے) پھر جائیں تو اللہ مفسدوں کو یقیناً خوب جانتا ہے۔ ۶۴۔ کہہ دیجئے: اے اہل کتاب! اس کلمے کی طرف آجاؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان مشترک ہے، وہ یہ کہ ہم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں اور اس کے ساتھ کسی بھی چیز کو شریک نہ بنائیں اور اللہ کے سوا آپس میں ایک دوسرے کو اپنا رب نہ بنائیں، پس اگر نہ مانیں تو ان سے کہہ دیجئے: گواہ رہو ہم تو مسلم ہیں۔

۶۵۔اے اہل کتاب! تم ابراہیم کے بارے میں کیوں نزاع کرتے ہو حالانکہ توریت اور انجیل تو ابراہیم کے بعد نازل ہوئی ہیں؟ کیا تم عقل نہیں رکھتے؟ ۶۶۔ جن باتوں میں تمہیں کچھ علم تھا ان میں تو تم نے جھگڑا کر ہی لیا، اب تم ایسی باتوں میں کیوں جھگڑتے ہو جن کا تمہیں کچھ بھی علم نہیں؟ اور (یہ ساری باتیں) اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔ ۶۷۔ ابراہیم نہ یہودی تھے نہ عیسائی بلکہ وہ یکسوئی کے ساتھ مسلم تھے اور وہ مشرکین میں سے ہرگز نہ تھے۔ ۶۸۔ ابراہیم سے نسبت رکھنے کا سب سے زیادہ حق ان لوگوں کو پہنچتا ہے جنہوں نے ان کی پیروی کی اور اب یہ نبی اور ایمان لانے والے (زیادہ حق رکھتے ہیں) اور اللہ ایمان رکھنے والوں کا حامی اور کارساز ہے۔ ۶۹۔ اہل کتاب کا ایک گروہ چاہتا ہے کہ تمہیں گمراہ کر دے، دراصل وہ اپنے آپ کو گمراہ کر رہے ہیں مگر وہ شعور نہیں رکھتے۔ ۷۰۔ اے اہل کتاب! تم اللہ کی آیات کا کیوں انکار کرتے ہو حالانکہ تم خود ان کا مشاہدہ کر رہے ہو؟ ۷۱۔ اے اہل کتاب! تم جان بوجھ کر حق کو باطل کے ساتھ کیوں خلط کرتے ہو اور حق کو چھپاتے ہو؟ ۷۲۔ اور اہل کتاب کا ایک گروہ (آپس میں) کہتا ہے: ایمان لانے والوں پر جو کتاب نازل ہوئی ہے اس پر صبح ایمان لاؤ اور شام کو انکار کر دو شاید وہ (مسلمان) برگشتہ ہو جائیں۔ ۷۳۔ اور (یہ لوگ آپس میں کہتے ہیں) اپنے دین کے پیروکاروں کے سوا کسی کی بات نہ مانو، کہہ دیجئے: ہدایت تو بے شک وہ ہے جو اللہ کی طرف سے ہو، (لیکن اہل کتاب باہم یہ کہتے ہیں:) کہیں ایسا نہ ہو جیسی چیز تمہیں ملی ہے ویسی کسی اور کو مل جائے یا وہ تمہارے رب کے حضور تمہارے خلاف حجت قائم کر لیں، ان سے کہہ دیجئے: فضل تو بے شک اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے وہ جسے چاہے عطا فرمائے، اور اللہ بڑی وسعت والا، جاننے والا ہے۔ ۷۴۔ وہ جسے چاہتا ہے اپنی رحمت سے مختص کرتا ہے اور اللہ عظیم فضل والا ہے۔ ۷۵۔ اور اہل کتاب میں کوئی ایسا بھی ہے کہ اگر آپ اسے ڈھیر دولت کا امین بنا دیں تو وہ آپ کو لوٹا

دے گا، البتہ ان میں کوئی ایسا بھی ہے جسے اگر آپ ایک دینار کا بھی امین بنا دیں تو وہ آپ کو ادا نہیں کرے گا جب تک آپ اس کے سر پر کھڑے نہ رہیں، اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ کہتے ہیں: ناخواندہ (غیر یہودی) لوگوں کے بارے میں ہم پر کوئی ذمے داری نہیں ہے اور وہ جان بوجھ کر اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں۔ ۷۶۔ ہاں! (حکم خدا تو یہ ہے کہ) جو بھی اپنا عہد پورا کرے اور تقویٰ اختیار کرے تو اللہ تقویٰ والوں کو یقینا دوست رکھتا ہے۔ ۷۷۔ بے شک جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کو تھوڑی قیمت پر بیچ ڈالتے ہیں ان کے لیے آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہے اور اللہ قیامت کے دن ان سے نہ تو کلام کرے گا اور نہ ان کی طرف نگاہ کرے گا اور نہ انہیں پاک کرے گا بلکہ ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔ ۷۸۔ اور (اہل کتاب میں) یقینا کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جو کتاب پڑھتے ہوئے اپنی زبان کو اس طرح پھیرتے ہیں کہ تمہیں یہ خیال گزرے کہ یہ خود کتاب کی عبارت ہے حالانکہ وہ کتاب سے متعلق نہیں اور وہ کہتے ہیں: یہ اللہ کی جانب سے ہے حالانکہ یہ اللہ کی جانب سے نہیں ہوتی اور وہ جان بوجھ کر اللہ کی طرف جھوٹی نسبت دیتے ہیں۔ ۷۹۔ کسی انسان کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ اللہ تو اسے کتاب، حکمت اور نبوت عطا فرمائے پھر وہ لوگوں سے کہے: اللہ کی بجائے میرے بندے بن جاؤ بلکہ (وہ تو یہ کہے گا:) جو تم (اللہ کی) کتاب کی تعلیم دیتے ہو اور جو کچھ پڑھتے ہو اس کا تقاضا یہ ہے کہ تم سچے ربانی بن جاؤ۔ ۸۰۔ اور وہ تمہیں فرشتوں اور پیغمبروں کو رب بنانے کا حکم نہیں دے گا، کیا (ایک نبی) تمہیں مسلمان ہو جانے کے بعد کفر اختیار کرنے کا حکم دے سکتا ہے؟ ۸۱۔ اور جب اللہ نے پیغمبروں سے عہد لیا کہ جب میں تمہیں کتاب اور حکمت عطا کر دوں پھر آئندہ کوئی رسول تمہارے پاس آئے اور جو کچھ تمہارے پاس ہے اس کی تصدیق کرے تو تمہیں اس پر ضرور ایمان لانا ہوگا اور ضرور اس کی مدد کرنا ہوگی، پھر اللہ نے پوچھا: کیا تم اس کا اقرار کرتے ہو اور میری طرف سے (عہد کی) بھاری ذمہ

داری لیتے ہو؟ انہوں نے کہا: ہاں! ہم نے اقرار کیا، اللہ نے فرمایا: پس تم گواہ رہو اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہ ہوں۔ ۸۲۔ پس اس کے بعد جو (اپنے عہد سے) پھر جائیں وہی لوگ فاسق ہیں۔ ۸۳۔ کیا یہ لوگ اللہ کے دین کے سوا کسی اور دین کے خواہاں ہیں؟ حالانکہ آسمانوں اور زمین کی موجودات نے چار و ناچار اللہ کے آگے سر تسلیم خم کیے ہیں اور سب کو اسی کی طرف پلٹنا ہے۔ ۸۴۔ کہہ دیجیے: ہم اللہ پر ایمان لائے ہیں اور جو ہماری طرف نازل ہوا ہے اس پر بھی نیز ان (باتوں) پر بھی جو ابراہیم، اسماعیل، اسحاق، یعقوب اور ان کی اولاد پر نازل ہوئی ہیں اور جو تعلیمات موسیٰ و عیسیٰ اور باقی نبیوں کو اپنے رب کی طرف سے ملی ہیں (ان پر ایمان لائے ہیں)، ہم ان کے درمیان کسی تفریق کے قائل نہیں ہیں اور ہم تو اللہ کے تابع فرمان ہیں۔ ۸۵۔ اور جو شخص اسلام کے سوا کسی اور دین کا خواہاں ہو گا وہ اس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا اور ایسا شخص آخرت میں خسارہ اٹھانے والوں میں سے ہو گا۔ ۸۶۔ اللہ کیونکر اس قوم کو ہدایت کرے جو ایمان لانے کے بعد کافر ہو گئی ہے حالانکہ وہ گواہی دے چکے تھے کہ یہ رسول برحق ہے اور ساتھ ہی ان کے پاس روشن دلائل بھی آ گئے تھے اور ایسے ظلم کے مرتکب ہونے والوں کو اللہ ہدایت نہیں کرتا۔ ۸۷۔ ان لوگوں کی سزا یہ ہے کہ ان پر اللہ، فرشتوں اور انسانوں سب کی لعنت ہے۔ ۸۸۔ وہ ہمیشہ اس لعنت میں گرفتار رہیں گے، نہ ان کے عذاب میں تخفیف ہو گی اور نہ ہی انہیں مہلت دی جائے گی۔ ۸۹۔ سوائے ان لوگوں کے جنہوں نے اس کے بعد توبہ کی اور اصلاح کر لی، پس اللہ بڑا بخشنے والا، رحم کرنے والا ہے۔ ۹۰۔ جنہوں نے ایمان لانے کے بعد کفر اختیار کیا پھر وہ اپنے کفر میں بڑھتے چلے گئے ان کی توبہ ہرگز قبول نہ ہو گی، اور یہی لوگ گمراہ ہیں۔ ۹۱۔ جنہوں نے کفر اختیار کیا اور کفر کی حالت میں مر گئے ان میں سے کسی سے اس قدر سونا بھی، جس سے روئے زمین بھر جائے، ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا اگرچہ وہ اسے فدیہ میں دے

دیں، ایسے لوگوں کے لیے دردناک عذاب ہوگا اور ان کی مدد کرنے والے نہ ہوں گے۔ ۹۲۔ جب تک تم
اپنی پسند کی چیزوں میں سے خرچ نہ کرو تب تک کبھی نیکی کو نہیں پہنچ سکتے اور جو کچھ تم خرچ کرتے ہو یقیناً اللہ
اس سے خوب باخبر ہے۔ ۹۳۔ بنی اسرائیل کے لیے کھانے کی ساری چیزیں حلال تھیں بجز ان چیزوں کے جو
اسرائیل نے توریت نازل ہونے سے پہلے خود اپنے اوپر حرام کرلی تھیں، کہہ دیجیے: اگر تم سچے ہو تو توریت
لے آؤ اور اسے پڑھو۔ ۹۴۔ اس کے بعد بھی جنھوں نے اللہ کی طرف جھوٹی نسبت دی وہی لوگ ظالم
ہیں۔ ۹۵۔ کہہ دیجیے: اللہ نے سچ فرمایا، پس تم یکسوئی سے دین ابراہیمی کی پیروی کرو اور ابراہیم مشرکین میں
سے نہ تھے۔ ۹۶۔ سب سے پہلا گھر جو لوگوں (کی عبادت) کے لیے بنایا گیا وہ وہی ہے جو مکہ میں ہے جو
عالمین کے لیے بابرکت اور راہنما ہے۔ ۹۷۔ اس میں واضح نشانیاں ہیں (مثلاً) مقام ابراہیم اور جو اس میں
داخل ہوا وہ امان والا ہو گیا اور لوگوں پر اللہ کا حق ہے کہ جو اس گھر تک جانے کی استطاعت رکھتا ہو وہ اس گھر
کا حج کرے اور جو کوئی اس سے انکار کرتا ہے تو (اس کا اپنا نقصان ہے) اللہ تو عالمین سے بے نیاز ہے۔ ۹۸۔
کہہ دیجیے: اے اہل کتاب! تم اللہ کی نشانیوں کا انکار کیوں کرتے ہو جب کہ اللہ تمہارے اعمال کا مشاہدہ
کرنے والا ہے۔ ۹۹۔ کہہ دیجیے: اے اہل کتاب! تم ایمان لانے والوں کو راہ خدا سے کیوں روکتے ہو؟ تم
چاہتے ہو اس راہ میں کجی آئے حالانکہ تم خود اس پر شاہد ہو (کہ وہ راہ راست پر ہیں) اور اللہ تمہاری حرکتوں
سے غافل نہیں ہے۔ ۱۰۰۔ اے ایمان والو! اگر تم نے اہل کتاب میں سے کسی ایک گروہ کی بات مان لی تو وہ
تمہارے ایمان لانے کے بعد تمہیں کافر بنا دیں گے۔ ۱۰۱۔ اور تم کس طرح پھر کفر اختیار کر سکتے ہو جبکہ
تمہیں اللہ کی آیات سنائی جا رہی ہیں اور تمہارے درمیان اللہ کا رسول بھی موجود ہے؟ اور جو اللہ سے
متمسک ہو جائے وہ راہ راست ضرور پا لے گا۔ ۱۰۲۔ اے ایمان والو! اللہ کا خوف کرو جیسا کہ اس کا خوف

کرنے کا حق ہے اور جان نہ دینا مگر اس حال میں کہ تم مسلم ہو۔ ۱۰۳۔ اور تم سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور تفرقہ نہ ڈالو اور تم اللہ کی اس نعمت کو یاد کرو کہ جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے تو اللہ نے تمہارے دلوں میں الفت ڈالی اور اس کی نعمت سے تم آپس میں بھائی بھائی بن گئے اور تم آگ کے گڑھے کے کنارے تک پہنچ گئے تھے کہ اللہ نے تمہیں اس سے بچا لیا، اس طرح اللہ اپنی آیات کھول کر تمہارے لیے بیان کرتا ہے تاکہ تم ہدایت حاصل کرو۔ ۱۰۴۔ اور تم میں ایک جماعت ایسی ضرور ہونی چاہیے جو نیکی کی دعوت اور بھلائی کا حکم دے اور برائیوں سے روکے اور یہی لوگ نجات پانے والے ہیں۔ ۱۰۵۔ اور تم ان لوگوں کی طرح نہ ہونا جو واضح دلائل آجانے کے بعد بٹ گئے اور اختلاف کا شکار ہوئے اور ایسے لوگوں کے لیے بڑا عذاب ہو گا۔ ۱۰۶۔ قیامت کے دن کچھ لوگ سرخرو اور کچھ لوگ سیاہ رو ہوں گے، پس روسیاہ لوگوں سے کہا جائے گا: کیا تم نے ایمان لانے کے بعد کفر اختیار کیا؟ پس اب اپنے اس کفر کے بدلے عذاب چکھو۔ ۱۰۷۔ اور جن کے چہرے روشن ہوں گے وہ اللہ کی رحمت میں ہوں گے، جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ ۱۰۸۔ یہ ہیں اللہ کی نشانیاں جو صحیح انداز میں ہم آپ کو سنا رہے ہیں اور اللہ اہل عالم پر ظلم نہیں کرنا چاہتا۔ ۱۰۹۔ اور آسمانوں اور زمین کی ساری چیزوں کا مالک اللہ ہے اور تمام معاملات کی بازگشت اللہ ہی کی طرف ہے۔ ۱۱۰۔ تم بہترین امت ہو جو لوگوں (کی اصلاح) کے لیے پیدا کیے گئے ہو تم نیکی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو اور اگر اہل کتاب ایمان لے آتے تو خود ان کے لیے بہتر تھا۔ اگرچہ ان میں سے کچھ لوگ ایمان والے ہیں لیکن ان کی اکثریت فاسق ہے۔ ۱۱۱۔ یہ لوگ ایذا رسانی کے سوا تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتے اور اگر تمہارے ساتھ لڑائی کی نوبت آئی تو یہ تمہیں پیٹھ دکھا کر بھاگ جائیں گے، پھر انہیں کہیں سے مدد نہیں ملے گی۔ ۱۱۲۔ یہ جہاں بھی ہوں گے ذلت و خواری سے دوچار ہوں

گے، مگر یہ کہ اللہ کی پناہ سے اور لوگوں کی پناہ سے متمسک ہو جائیں اور یہ اللہ کے غضب میں مبتلا رہیں گے اور ان پر محتاجی مسلط کر دی گئی ہے، یہ سب اس وجہ سے ہوا کہ وہ اللہ کی آیات کا انکار کرتے تھے اور انبیاء کو ناحق قتل کرتے تھے۔ ان (جرائم کے ارتکاب) کا سبب یہ ہے کہ وہ نافرمانی اور زیادتی کرتے تھے۔ ۱۱۳۔ سب برابر نہیں ہیں، اہل کتاب میں کچھ (لوگ) ایسے بھی ہیں جو (حکم خدا پر) قائم ہیں، رات کے وقت آیات خدا کی تلاوت کرتے ہیں اور سر بسجود ہوتے ہیں۔ ۱۱۴۔ وہ اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتے، نیک کاموں کا حکم دیتے، برائیوں سے روکتے اور بھلائی کے کاموں میں جلدی کرتے ہیں اور یہی صالح لوگوں میں سے ہیں۔ ۱۱۵۔ اور یہ لوگ نیکی کا جو بھی کام انجام دیں گے اس کی ناقدری نہ ہو گی اور اللہ تقویٰ والوں کو خوب جانتا ہے۔ ۱۱۶۔ جنہوں نے کفر اختیار کیا ہے اللہ کے مقابلے میں ان کے اموال اور اولاد بلاشبہ کسی کام نہ آئیں گے اور یہ لوگ جہنمی ہیں، جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ ۱۱۷۔ وہ اس دنیاوی زندگی میں جو کچھ خرچ کرتے ہیں اس کی مثال اس ہوا کی سی ہے جس میں تیز سردی ہو اور وہ ان لوگوں کی کھیتی پر چلے جنہوں نے خود اپنے اوپر ظلم کیا ہے اور اسے تباہ کر دے اور اللہ نے ان پر کچھ بھی ظلم نہیں کیا بلکہ یہ خود اپنے آپ پر ظلم کرتے ہیں۔ ۱۱۸۔ اے ایمان والو! اپنوں کے سوا دوسروں کو اپنا رازدار نہ بناؤ یہ لوگ تمہارے خلاف شر پھیلانے میں کوئی کوتاہی نہیں کرتے، جس بات سے تمہیں کوئی تکلیف پہنچے وہی انہیں بہت پسند ہے، کبھی تو (ان کے دل کے کینہ و) بغض کا اظہار ان کے منہ سے بھی ہوتا ہے، لیکن جو (بغض و کینہ) ان کے سینوں میں پوشیدہ ہے وہ کہیں زیادہ ہے، بتحقیق ہم نے آیات کو واضح کر کے تمہارے لیے بیان کیا ہے۔ اگر تم عقل رکھتے ہو۔ ۱۱۹۔ تم لوگ تو اس طرح کے ہو کہ ان سے محبت رکھتے ہو جب کہ وہ تم سے محبت نہیں رکھتے حالانکہ تم پوری (آسمانی) کتاب کو مانتے ہو (مگر تمہاری کتاب کو نہیں مانتے) اور جب وہ تم سے ملتے ہیں

تو کہتے ہیں: ہم ایمان لے آئے ہیں اور جب خلوت میں جاتے ہیں تو تم پر غصے کے مارے انگلیاں کاٹ لیتے ہیں، ان سے کہہ دیجئے: تم اپنے غصے میں جل مرو، یقینا اللہ سینوں کے راز خوب جانتا ہے۔ ۱۲۰۔ اگر تمہیں آسودگی میسر آتی ہے تو (وہ) انہیں بری لگتی ہے اور اگر تم پر کوئی مصیبت آتی ہے تو وہ اس پر خوش ہوتے ہیں اور اگر تم صبر کرو اور تقوی اختیار کرو تو ان کی فریب کاری تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتی، بے شک اللہ ان کے تمام اعمال پر احاطہ رکھتا ہے۔ ۱۲۱۔ اور (اے رسول! وہ وقت یاد کرو) جب آپ صبح سویرے اپنے گھر والوں کے پاس سے نکل کر ایمان والوں کو جنگ کے لیے مختلف مورچوں پر متعین کر رہے تھے اور اللہ خوب سننے والا، جاننے والا ہے۔ ۱۲۲۔ (یہ اس وقت کی بات ہے) جب تم میں سے دو گروہ بزدلی دکھانے پر آمادہ ہو گئے تھے حالانکہ اللہ ان کا مددگار تھا اور مومنین کو چاہیے کہ اللہ پر توکل کریں۔ ۱۲۳۔ بتحقیق بدر میں اللہ نے تمہاری مدد کی جب تم کمزور تھے، پس اللہ سے ڈرو تاکہ شکر گزار بن جاؤ۔ ۱۲۴۔ جب آپ مومنین سے کہہ رہے تھے: کیا تمہارے لیے کافی نہیں ہے کہ تمہارا رب تین ہزار فرشتے نازل فرما کر تمہاری مدد کرے؟ ۱۲۵۔ ہاں اگر تم صبر کرو اور تقویٰ اختیار کرو تو دشمن جب بھی تم پر اچانک حملہ کر دے تمہارا رب اسی وقت پانچ ہزار نشان زدہ فرشتوں سے تمہاری مدد کرے گا۔ ۱۲۶۔ اور یہ بات اللہ نے صرف تمہاری خوشی اور اطمینان قلب کے لیے کی ہے، اور فتح و نصرت صرف اللہ ہی کی جانب سے ہے جو بڑا غالب آنے والا، حکمت والا ہے۔ ۱۲۷۔ (اس مدد کا مقصد یہ ہے کہ) کافروں کے ایک دستے کو کاٹ دے یا انہیں ذلیل و خوار کر دے تاکہ وہ نامراد پسپا ہو جائیں۔ ۱۲۸۔ (اے رسول) اس بات میں آپ کا کوئی دخل نہیں، چاہے تو اللہ انہیں معاف کرے اور چاہے تو سزا دے کیونکہ یہ لوگ ظالم ہیں۔ ۱۲۹۔ اور آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے اس کا مالک اللہ ہے، اللہ جسے چاہے بخش دے اور جسے چاہے عذاب دے اور اللہ بڑا بخشنے والا،

خوب رحم کرنے والا ہے۔ ۱۳۰۔ اے ایمان والو! کئی گنا بڑھا چڑھا کر سود نہ کھایا کرو اور اللہ سے ڈرو تاکہ تم فلاح پاؤ۔ ۱۳۱۔ اور اس آگ سے بچو جو کافروں کے لیے تیار کی گئی ہے۔ ۱۳۲۔ اور اللہ اور رسول کی اطاعت کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔ ۱۳۳۔ اور اپنے رب کی بخشش اور اس جنت کی طرف جانے میں سبقت لو جس کی وسعت آسمانوں اور زمین کے برابر ہے، جو اہل تقویٰ کے لیے آمادہ کی گئی ہے۔ ۱۳۴۔ (ان متقین کے لیے) جو خواہ آسودگی میں ہوں یا تنگی میں ہر حال میں خرچ کرتے ہیں اور غصے کو پی جاتے ہیں اور لوگوں سے درگزر کرتے ہیں اور اللہ احسان کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔ ۱۳۵۔ اور جن سے کبھی نازیبا حرکت سرزد ہو جائے یا وہ اپنے آپ پر ظلم کر بیٹھیں تو اسی وقت خدا کو یاد کرتے ہیں اور اپنے گناہوں کی معافی چاہتے ہیں اور اللہ کے سوا گناہوں کا بخشنے والا کون ہے؟ اور وہ جان بوجھ کر اپنے کیے پر اصرار نہیں کرتے ہیں۔ ۱۳۶۔ ایسے لوگوں کی جزا ان کے رب کی مغفرت اور وہ باغات ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی، جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے اور (نیک) عمل کرنے والوں کے لیے کیا ہی خوب جزا ہے۔ ۱۳۷۔ تم سے پہلے مختلف روشیں گزر چکی ہیں پس تم روئے زمین پر چلو پھرو اور دیکھو کہ جھٹلانے والوں کا کیا انجام ہوا۔ ۱۳۸۔ یہ (عام) لوگوں کے لیے ایک واضح بیان ہے اور اہل تقویٰ کے لیے ہدایت اور نصیحت ہے۔ ۱۳۹۔ ہمت نہ ہارو اور غم نہ کرو کہ تم ہی غالب رہوگے بشرطیکہ تم مومن ہو۔ ۱۴۰۔ اگر تمہیں کوئی زخم لگا ہے تو تمہارے دشمن کو بھی ویسا ہی زخم لگ چکا ہے اور یہ ہیں وہ ایام جنہیں ہم لوگوں کے درمیان گردش دیتے رہتے ہیں اور اس طرح اللہ دیکھنا چاہتا ہے کہ مومن کون ہیں اور چاہتا ہے کہ تم میں سے کچھ کو گواہ کے طور پر لیا جائے، کیونکہ اللہ ظالموں کو دوست نہیں رکھتا۔ ۱۴۱۔ نیز اللہ ایمان والوں کو چھانٹنا اور کافروں کو نابود کرنا چاہتا ہے۔ ۱۴۲۔ کیا تم (لوگ) یہ سمجھتے ہو کہ جنت میں یونہی چلے جاؤ گے حالانکہ ابھی اللہ نے یہ دیکھا ہی

نہیں کہ تم میں سے جہاد کرنے والے اور صبر کرنے والے کون ہیں؟ ۱۴۳۔ اور موت کے سامنے آنے سے قبل تو تم مرنے کی تمنا کر رہے تھے، سو اب وہ تمہارے سامنے ہے جسے تم دیکھ رہے ہو۔ ۱۴۴۔ اور محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تو بس رسول ہی ہیں، ان سے پہلے اور بھی رسول گزر چکے ہیں، بھلا اگر یہ وفات پا جائیں یا قتل کر دیے جائیں تو کیا تم الٹے پاؤں پھر جاؤ گے؟ اور جو الٹے پاؤں پھر جائے گا وہ اللہ کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا، اور اللہ عنقریب شکر گزاروں کو جزا دے گا۔ ۱۴۵۔ اور کوئی جاندار اذن خدا کے بغیر نہیں مر سکتا، اس نے (موت کا) وقت مقرر کر کے لکھ رکھا ہے اور جو (شخص اپنے اعمال کا) صلہ دنیا میں چاہے گا اسے ہم دنیا میں دیں گے اور جو آخرت کے ثواب کا خواہاں ہو گا اسے آخرت میں دیں گے اور ہم عنقریب شکر گزاروں کو اچھا صلہ دیں گے۔ ۱۴۶۔ اور کتنے ہی ایسے نبی گزرے ہیں جن کی ہمراہی میں بہت سے اللہ والوں نے جنگ لڑی لیکن اللہ کی راہ میں آنے والی مصیبتوں کی وجہ سے نہ وہ بددل ہوئے نہ انہوں نے کمزوری دکھائی اور نہ وہ خوار ہوئے اور اللہ تو صابروں کو دوست رکھتا ہے۔ ۱۴۷۔ اور ان کی دعا صرف یہ تھی: ہمارے رب! ہمارے گناہوں سے اور ان زیادتیوں سے درگزر فرما جو ہم نے اپنے معاملات میں کی ہیں اور ہمیں ثابت قدم رکھ اور کافروں کے مقابلے میں ہماری مدد فرما۔ ۱۴۸۔ چنانچہ اللہ نے انہیں دنیا کا ثواب بھی دیا اور آخرت کا بہتر ثواب بھی عطا کیا اور اللہ نیکی کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔ ۱۴۹۔ اے ایمان والو! اگر تم نے کافروں کی اطاعت کی تو وہ تمہیں الٹا پھیر دیں گے پھر تم بڑے خسارے میں پڑ جاؤ گے۔ ۱۵۰۔ در اصل اللہ ہی تمہارا کارساز ہے اور وہی بہترین مددگار ہے۔ ۱۵۱۔ ہم عنقریب کافروں کے دلوں میں رعب بٹھائیں گے کیونکہ یہ اللہ کے ساتھ شرک کرتے ہیں جس کی اللہ نے کوئی سند نازل نہیں کی اور ان کا ٹھکانا جہنم ہے اور وہ ظالموں کے لیے برا ٹھکانا ہے۔ ۱۵۲۔ اور بے شک اللہ نے تم سے جو وعدہ کیا تھا وہ پورا

کیاجب تم اللہ کے حکم سے کفار کو قتل کر رہے تھے یہاں تک کہ تم خود کمزور پڑ گئے اور امر (رسول) میں تم نے باہم اختلاف کیا اور اس کی نافرمانی کی جب کہ اللہ نے تمہاری پسند کی بات (فتح و نصرت) بھی تمہیں دکھا دی تھی، تم میں سے کچھ طالب دنیا تھے اور کچھ آخرت کے خواہاں، پھر اللہ نے تمہیں کافروں کے مقابلے میں پسپا کر دیا تا کہ تمہارا امتحان لے اور اللہ نے تمہارا قصور معاف کر دیا اور اللہ ایمان والوں پر بڑا فضل کرنے والا ہے۔ ۱۵۳۔ (یاد کرو) جب تم چڑھائی کی طرف بھاگے جا رہے تھے اور کسی کو پلٹ کر نہیں دیکھ رہے تھے، حالانکہ رسول تمہارے پیچھے تمہیں پکار رہے تھے، نتیجے کے طور پر اللہ نے تمہیں غم (رسول) کی پاداش میں غم دیا تا کہ جو چیز تمہارے ہاتھ سے جائے اور جو مصیبت تم پر نازل ہو اس پر تمہیں دکھ نہ ہو اور اللہ تمہارے اعمال سے خوب باخبر ہے۔ ۱۵۴۔ پھر جب اس غم کے بعد تم پر امن و سکون نازل فرمایا تو تم میں سے ایک گروہ تو اونگھنے لگا، جب کہ دوسرے گروہ کو اپنی جانوں کی پڑی ہوئی تھی، وہ ناحق اللہ پر زمانہ جاہلیت والی بدگمانیاں کر رہے تھے، کہ رہے تھے: کیا اس امر میں ہمارا بھی کوئی حصہ ہے؟ کہہ دیجئے: سارا اختیار اللہ کے ہاتھ میں ہے، یہ لوگ جو بات اپنے اندر چھپائے رکھتے ہیں اسے آپ پر ظاہر نہیں کرتے، وہ کہتے ہیں: اگر (قیادت میں) ہمارا کچھ دخل ہوتا تو ہم یہاں مارے نہ جاتے، کہہ دیجئے: اگر تم اپنے گھروں میں ہوتے تو بھی جن کے مقدر میں قتل ہونا لکھا ہے وہ خود اپنے مقتل کی طرف نکل پڑتے اور یہ (جو کچھ ہوا وہ اس لیے تھا) کہ جو کچھ تمہارے سینوں میں ہے اللہ اسے آزمائے اور جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے اسے چھانٹ کر واضح کر دے اور اللہ دلوں کا حال خوب جانتا ہے۔ ۱۵۵۔ دونوں فریقوں کے مقابلے کے روز تم میں سے جو لوگ پیٹھ پھیر گئے تھے بلاشبہ ان کی اپنی بعض کرتوتوں کی وجہ سے شیطان نے انہیں پھسلا دیا تھا، تاہم اللہ نے انہیں معاف کر دیا، یقینا اللہ بڑا درگزر کرنے والا، بردبار ہے۔ ۱۵۶۔ اے ایمان والو! کافروں

کی طرح نہ ہونا جو اپنے عزیز و اقارب سے، جب وہ سفر یا جنگ پر جاتے ہیں تو کہتے ہیں: اگر وہ ہمارے پاس ہوتے تو نہ مرتے اور نہ قتل ہوتے، اللہ ایسی باتوں کو ان کے دلوں میں حسرت پیدا کرنے کے لیے سبب بنا دیتا ہے، ورنہ حقیقتاً مارنے اور جلانے والا تو اللہ ہی ہے اور ساتھ تمہارے اعمال کا خوب مشاہدہ کرنے والا بھی اللہ ہی ہے۔ ۱۵۷۔ اور اگر تم راہ خدا میں مارے جاؤ یا مر جاؤ تو اللہ کی طرف سے جو بخشش اور رحمت تمہیں نصیب ہو گی وہ ان سب سے بہت بہتر ہے جو وہ لوگ جمع کرتے ہیں۔ ۱۵۸۔ اور اگر تم مر جاؤ یا مارے جاؤ آخر کار اللہ کی بارگاہ میں اکٹھے کیے جاؤ گے۔ ۱۵۹۔ (اے رسول) یہ مہر الٰہی ہے کہ آپ ان کے لیے نرم مزاج واقع ہوئے اور اگر آپ تند خو اور سنگدل ہوتے تو یہ لوگ آپ کے پاس سے منتشر ہو جاتے، پس ان سے درگزر کریں اور ان کے لیے مغفرت طلب کریں اور معاملات میں ان سے مشورہ کر لیا کریں پھر جب آپ عزم کر لیں تو اللہ پر بھروسہ کریں، بے شک اللہ بھروسہ کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔ ۱۶۰۔ (مسلمانو !) اگر اللہ تمہاری مدد کرے تو پھر کوئی تم پر غالب نہیں آ سکتا اور اللہ تمہارا ساتھ چھوڑ دے تو اس کے بعد کون ہے جو تمہاری مدد کو پہنچے، لہٰذا ایمان والوں کو چاہیے کہ وہ صرف اللہ پر بھروسا کریں۔ ۱۶۱۔ اور کسی نبی سے یہ نہیں ہو سکتا کہ وہ خیانت کرے اور جو کوئی خیانت کرتا ہے وہ قیامت کے دن اپنی خیانت کی ہوئی چیز کو (اللہ کے سامنے) حاضر کرے گا، پھر ہر شخص کو اس کے اعمال کا پورا بدلہ دیا جائے گا اور ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔ ۱۶۲۔ کیا جو شخص اللہ کی خوشنودی کا تابع ہو وہ اس شخص کی طرح ہو سکتا ہے جو اللہ کے غضب میں گرفتار ہو اور جس کا ٹھکانا جہنم ہو؟ اور وہ بہت برا ٹھکانا ہے۔ ۱۶۳۔ اللہ کے نزدیک ان کے لیے درجات ہیں اور اللہ ان کے اعمال کو خوب دیکھنے والا ہے۔ ۱۶۴۔ ایمان والوں پر اللہ نے بڑا احسان کیا کہ ان کے درمیان انہی میں سے ایک رسول بھیجا جو انہیں اس کی آیات پڑھ کر سناتا ہے اور انہیں پاکیزہ کرتا اور انہیں

کتاب و حکمت کی تعلیم دیتا ہے جب کہ اس سے پہلے یہ لوگ صریح گمراہی میں مبتلا تھے۔ ۱۶۵۔(مسلمانو!)
جب تم پر ایک مصیبت پڑی تو تم کہنے لگے: یہ کہاں سے آئی؟ جبکہ اس سے دگنی مصیبت تم (فریق مخالف
پر) ڈال چکے ہو، کہہ دیجئے: یہ خود تمہاری اپنی لائی ہوئی مصیبت ہے، بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ ۱۶۶۔
اور دونوں فریقوں کے درمیان مقابلے کے روز تمہیں جو مصیبت پہنچی وہ اللہ کے اذن سے تھی اور (اس لیے
بھی کہ) اللہ دیکھنا چاہتا تھا کہ مومن کون ہیں۔ ۱۶۷۔ اور یہ بھی دیکھنا چاہتا تھا کہ نفاق کرنے والے کون
ہیں، جب ان سے کہا گیا: آؤ اللہ کی راہ میں جنگ کرو یا دفاع کرو تو وہ کہنے لگے: اگر ہمیں علم ہوتا کہ (طریقے
کی) جنگ ہو رہی ہے تو ہم ضرور تمہارے پیچھے ہو لیتے، اس دن یہ لوگ ایمان کی بہ نسبت کفر سے زیادہ
قریب ہو چکے تھے، وہ اپنے منہ سے وہ بات کہتے ہیں جو ان کے دلوں میں نہیں ہوتی اور جو کچھ یہ لوگ
چھپاتے ہیں اللہ اس سے خوب آگاہ ہے ۱۶۸۔ یہ وہ لوگ ہیں جو خود (پیچھے) بیٹھے رہے اور اپنے بھائیوں کے
بارے میں کہنے لگے: کاش! اگر وہ ہماری بات مانتے تو قتل نہ ہوتے، ان سے کہہ دیجئے: اگر تم سچے ہو تو موت
کو اپنے سے ٹال دو۔ ۱۶۹۔ اور جو لوگ راہ خدا میں مارے گئے ہیں قطعاً انہیں مردہ نہ سمجھو بلکہ وہ زندہ ہیں،
اپنے رب کے پاس سے رزق پا رہے ہیں۔ ۱۷۰۔ اللہ نے اپنے فضل سے جو کچھ انہیں دیا ہے اس پر وہ خوش
ہیں اور جو لوگ ابھی ان کے پیچھے ان سے نہیں جا ملے ان کے بارے میں بھی خوش ہیں کہ انہیں (قیامت
کے روز) نہ کوئی خوف ہو گا اور نہ وہ محزون ہوں گے۔ ۱۷۱۔ وہ اللہ کی عطا کردہ نعمت اور اس کے فضل پر
خوش ہیں اور اس بات پر بھی کہ اللہ مومنوں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔ ۱۷۲۔ جنہوں نے زخم کھانے کے بعد
بھی اللہ اور رسول کے حکم کی تعمیل کی، ان میں سے جو لوگ نیکی کرنے والے اور تقویٰ والے ہیں، ان کے
لیے اجر عظیم ہے۔ ۱۷۳۔ جب کچھ لوگوں نے ان (مومنین) سے کہا: لوگ تمہارے خلاف جمع ہوئے ہیں

پس ان سے ڈرو تو (یہ سن کر) ان کے ایمان میں اور اضافہ ہوا اور وہ کہنے لگے: ہمارے لیے اللہ کافی ہے اور
وہی بہترین کارساز ہے۔ ۱۷۴۔ چنانچہ وہ اللہ کی عطا کردہ نعمت اور فضل کے ساتھ پلٹ کر آئے، انہیں کسی
قسم کی تکلیف بھی نہیں ہوئی اور وہ اللہ کی خوشنودی کے تابع رہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔ ۱۷۵۔ یہ (
خبر دینے والا) شیطان ہے جو اپنے دوستوں کو ڈراتا ہے لہٰذا اگر تم مومن ہو تو ان لوگوں سے نہیں مجھ سے
ڈرو۔ ۱۷۶۔ اور (اے رسول) جو لوگ کفر میں سبقت لے جاتے ہیں (ان کی وجہ سے) آپ آزردہ خاطر نہ
ہوں، یہ لوگ اللہ کو کچھ بھی ضرر نہیں دے سکیں گے، اللہ چاہتا ہے کہ آخرت میں ان کے نصیب میں ان کا
کوئی حصہ نہ رکھے اور ان کے لیے تو بڑا عذاب ہے۔ ۱۷۷۔ جنہوں نے ایمان کے مقابلے میں کفر خرید لیا
ہے وہ بھی اللہ کو کوئی ضرر نہیں دے سکیں گے اور خود ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔ ۱۷۸۔ اور کافر
لوگ یہ گمان نہ کریں کہ ہم انہیں جو ڈھیل دے رہے ہیں وہ ان کے لیے بہتر ہے، ہم تو انہیں صرف اس
لیے ڈھیل دے رہے ہیں تاکہ یہ لوگ اپنے گناہوں میں اور اضافہ کر لیں اور آخرکار انکے لیے ذلیل کرنے
والا عذاب ہو گا۔ ۱۷۹۔ اللہ مومنوں کو اس حال میں رہنے نہیں دے گا جس حالت میں اب تم لوگ ہو اور
یہاں تک کہ پاک (لوگوں) کو ناپاک (لوگوں) سے الگ کر دے اور اللہ تمہیں غیب کی باتوں پر مطلع نہیں
کرے گا بلکہ (اس مقصد کے لیے) اللہ اپنے رسولوں میں سے جسے چاہتا ہے منتخب کر لیتا ہے پس تم اللہ اور
اس کے رسولوں پر ایمان لے آؤ، اگر تم ایمان لے آؤ گے اور تقویٰ اختیار کرو گے تو تمہیں اجر عظیم ملے
گا۔ ۱۸۰۔ اور جو لوگ اللہ کے عطا کردہ فضل میں بخل سے کام لیتے ہیں وہ یہ نہ سمجھیں کہ یہ ان کے لیے بہتر
ہے بلکہ یہ ان کے حق میں برا ہے، جس چیز میں وہ بخل کرتے تھے وہ قیامت کے دن گلے کا طوق بن جائے گی
اور آسمانوں اور زمین کی میراث اللہ ہی کے لیے ہے اور اللہ تمہارے اعمال سے خوب باخبر ہے۔ ۱۸۱۔ بتحقیق

اللہ نے ان لوگوں کی سن لی ہے جو کہتے ہیں: بے شک اللہ محتاج اور ہم بے نیاز ہیں، ان کی یہ بات اور ان کا انبیاء کو ناحق قتل کرنا بھی ہم ثبت کریں گے اور (روز قیامت) ہم ان سے کہیں گے: لو اب جلانے والے عذاب کا ذائقہ چکھو۔ ۱۸۲۔ یہ خود تمہارے اپنے کیے کا نتیجہ ہے اور بے شک اللہ تو اپنے بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں ہے۔ ۱۸۳۔ جو لوگ کہتے ہیں: ہمیں اللہ نے حکم دیا ہے کہ جب تک کوئی رسول ہمارے سامنے ایسی قربانی نہ لائے جسے آگ آکر کھا جائے، ہم اس پر ایمان نہ لائیں، کہہ دیجئے: مجھ سے پہلے بھی رسول روشن دلیل کے ساتھ تمہارے پاس آئے اور جس کا تم ذکر کرتے ہو وہ بھی لائے تو اگر تم سچے ہو تو تم لوگوں نے انہیں کیوں قتل کیا؟ ۱۸۴۔ (اے رسول) اگر یہ لوگ آپ کی تکذیب کرتے ہیں تو (یہ کوئی نئی بات نہیں کیونکہ) آپ سے پہلے بہت سے رسول جھٹلائے جا چکے ہیں جو معجزات، صحیفے اور روشن کتاب لے کر آئے تھے۔ ۱۸۵۔ ہر جاندار کو موت کا ذائقہ چکھنا ہے اور تمہیں تو قیامت کے دن پورا اجر و ثواب ملے گا (در حقیقت) کامیاب وہ ہے جسے آتش جہنم سے بچا کر جنت میں داخل کر دیا جائے، (ورنہ) دنیاوی زندگی تو صرف فریب کا سامان ہے۔ ۱۸۶۔ (مسلمانو!) تمہیں ضرور اپنے مال و جان کی آزمائشوں کا سامنا کرنا ہوگا اور تم ضرور اہل کتاب اور مشرکین سے دل آزاری کی باتیں کثرت سے سنو گے اور اگر تم صبر کرو اور تقویٰ اختیار کرو تو یہ معاملات میں عزم راسخ (کی علامت) ہے۔ ۱۸۷۔ اور (یاد کرنے کی بات ہے کہ) جب اللہ نے اہل کتاب سے یہ عہد لیا تھا کہ تمہیں یہ کتاب لوگوں میں بیان کرنا ہوگی اور اسے پوشیدہ نہیں رکھنا ہوگا، لیکن انہوں نے یہ عہد پس پشت ڈال دیا اور تھوڑی قیمت پر اسے بیچ ڈالا، پس ان کا یہ بیچنا کتنا برا معاملہ ہے۔ ۱۸۸۔ جو لوگ اپنے کیے پر خوش ہیں اور ان کاموں پر اپنی تعریفیں سننا چاہتے ہیں جو انہوں نے نہیں کیے، لہذا آپ انہیں عذاب سے محفوظ نہ سمجھیں، بلکہ ان کے لیے دردناک عذاب ہوگا۔ ۱۸۹۔ اور (وہ بچ کر

کہاں جائیں گے) زمین و آسمان اللہ کے قبضۂ قدرت میں ہیں اور اللہ ہر شے پر قادر ہے۔ ۱۹۰۔ بے شک آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے اور رات اور دن کے بدلنے میں صاحبان عقل کے لیے نشانیاں ہیں۔ ۱۹۱۔ جو اٹھتے بیٹھتے اور اپنی کروٹوں پر لیٹتے ہر حال میں اللہ کو یاد کرتے ہیں اور آسمانوں اور زمین کی خلقت میں غور و فکر کرتے ہیں، (اور کہتے ہیں:) ہمارے رب! یہ سب کچھ تو نے بے حکمت نہیں بنایا، تیری ذات (ہر عبث سے) پاک ہے، پس ہمیں عذاب جہنم سے بچالے۔ ۱۹۲۔ اے ہمارے رب! تو نے جسے جہنم میں ڈالا اسے یقیناً رسوا کیا پھر ظالموں کا کوئی مددگار بھی نہ ہوگا۔ ۱۹۳۔ اے ہمارے رب! ہم نے ایک ندا دینے والے کو سنا جو ایمان کی دعوت دے رہا تھا: اپنے رب پر ایمان لے آؤ تو ہم ایمان لے آئے، تو اے ہمارے رب! ہمارے گناہوں سے درگزر فرما اور ہماری خطاؤں کو دور فرما اور نیک لوگوں کے ساتھ ہمارا خاتمہ فرما۔ ۱۹۴۔ ہمارے رب! تو نے اپنے رسولوں کی معرفت ہم سے جو وعدہ کیا ہے وہ ہمیں عطا کر اور قیامت کے دن ہمیں رسوا نہ کرنا، بے شک تو وعدہ خلافی نہیں کرتا۔ ۱۹۵۔ پس ان کے رب نے ان کی دعا قبول کرلی (اور فرمایا:) میں تم میں سے کسی عمل کرنے والے کا عمل ضائع نہیں کروں گا خواہ وہ مرد ہو یا عورت، تم ایک دوسرے کا حصہ ہو، پس جنہوں نے ہجرت کی اور جو اپنے گھروں سے نکالے گئے اور میری راہ میں ستائے گئے نیز جو لڑے اور مارے گئے ان سب کے گناہ ضرور بالضرور دور کروں گا اور انہیں ایسے باغات میں ضرور بالضرور داخل کروں گا جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہوں گی، یہ ہے اللہ کی طرف سے جزا اور اللہ ہی کے پاس بہترین جزا ہے۔ ۱۹۶۔ (اے رسول!) مختلف علاقوں میں کافروں کی آمد و رفت آپ کو کسی دھوکے میں نہ ڈالے۔ ۱۹۷۔ یہ چند روزہ عیش و نوش ہے پھر ان کا ٹھکانا جہنم ہوگا جو بدترین جائے قرار ہے۔ ۱۹۸۔ لیکن (اس کے برعکس) جو لوگ اپنے رب کا خوف رکھتے ہیں ان کے لیے ایسے باغات ہیں جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہیں،

جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے، یہ اللہ کی طرف سے (ان کے لیے) ضیافت ہے اور جو کچھ اللہ کے پاس ہے نیک لوگوں کے لیے وہ سب سے بہتر ہے۔ ۱۹۹۔ اور اہل کتاب میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں جو خدا پر ایمان رکھتے ہیں اور جو کچھ تم پر نازل کیا گیا ہے اور جو کچھ ان پر نازل کیا گیا ہے سب پر اللہ کے لیے خشوع کے ساتھ ایمان رکھتے ہیں اور اللہ کی نشانیوں کو تھوڑی قیمت پر فروخت نہیں کرتے، انہی لوگوں کے لیے ان کے رب کے پاس اجر و ثواب ہے، بے شک اللہ بہت جلد حساب چکانے والا ہے۔ ۲۰۰۔ اے ایمان والو! صبر سے کام لو استقامت کا مظاہرہ کرو، مورچہ بند رہو اور اللہ سے ڈرو تاکہ تم کامیابی حاصل کر سکو۔

۴....النساء

بنام خدائے رحمن رحیم

۱۔ اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی سے اس کا جوڑا پیدا کیا اور ان دونوں سے بکثرت مرد و عورت (روئے زمین پر) پھیلا دیے اور اس اللہ کا خوف کرو جس کا نام لے کر ایک دوسرے سے سوال کرتے ہو اور قرابتداروں کے بارے میں بھی (پرہیز کرو)، بے شک تم پر اللہ نگران ہے۔ ۲۔ اور یتیموں کا مال ان کے حوالے کرو، پاکیزہ مال کو برے مال سے نہ بدلو اور ان کا مال اپنے مال کے ساتھ ملا کر نہ کھایا کرو، ایسا کرنا یقینا بہت بڑا گناہ ہے۔ ۳۔ اور اگر تم لوگ اس بات سے خائف ہو کہ یتیم (لڑکیوں) کے بارے میں انصاف نہ کر سکو گے تو جو دوسری عورتیں تمہیں پسند آئیں ان میں سے دو دو، تین تین یا چار چار سے نکاح کر لو، اگر تمہیں خوف ہو کہ ان میں عدل نہ کر سکو گے تو ایک ہی عورت یا لونڈی جس

کے تم مالک ہو (کافی ہے)، یہ ناانصافی سے بچنے کی قریب ترین صورت ہے۔ ۴۔ اور عورتوں کو ان کے مہر خوشی سے دیا کرو، ہاں! اگر وہ کچھ حصہ اپنی خوشی سے معاف کر دیں تو اسے خوشگواری سے بلا کراہت کھا سکتے ہو۔ ۵۔ اور اپنے وہ مال جن پر اللہ نے تمہارا نظام زندگی قائم کر رکھا ہے بیوقوفوں کے حوالے نہ کرو (البتہ) ان میں سے انہیں کھلاؤ اور پہناؤ اور ان سے اچھے پیرائے میں گفتگو کرو۔ ۶۔ اور یتیموں کو آزماتے رہو یہاں تک کہ یہ نکاح کی عمر کو پہنچ جائیں پھر اگر تم ان میں رشد عقلی پاؤ تو ان کے اموال ان کے حوالے کر دو اور اس خوف سے کہ وہ بڑے ہو جائیں گے (اور مال کا مطالبہ کریں گے) فضول اور جلدی میں ان کا مال کھانہ جانا، اگر (یتیم کا سرپرست) مالدار ہے تو وہ (کچھ کھانے سے) اجتناب کرے اور اگر غریب ہے تو معمول کے مطابق کھا سکتا ہے، پھر جب تم ان کے اموال ان کے حوالے کرو تو ان پر گواہ ٹھہرایا کرو اور حقیقت میں حساب لینے کے لیے تو اللہ ہی کافی ہے۔ ۷۔ اور جو مال ماں باپ اور قریبی رشتے دار چھوڑ جائیں اس میں مردوں کا ایک حصہ ہے اور (ایسا ہی) جو مال ماں باپ اور قریبی رشتے دار چھوڑ جائیں اس میں تھوڑا ہو یا بہت عورتوں کا بھی ایک حصہ ہے، یہ حصہ ایک طے شدہ امر ہے۔ ۸۔ اور جب (میراث کی) تقسیم کے وقت قریب ترین رشتے دار یتیم اور مسکین موجود ہوں تو اس (میراث) میں سے انہیں بھی کچھ دیا کرو اور ان سے اچھے انداز میں بات کرو۔ ۹۔ اور لوگوں کو اس بات پر خوف لاحق رہنا چاہیے کہ اگر وہ خود اپنے پیچھے بے بس اولاد چھوڑ جاتے جن کے بارے میں فکر لاحق ہوتی (کہ ان کا کیا بنے گا) تو انہیں چاہیے کہ اللہ سے ڈریں اور سنجیدہ باتیں کریں۔ ۱۰۔ جو لوگ ناحق یتیموں کا مال کھاتے ہیں وہ اپنے پیٹ میں بس آگ بھرتے ہیں اور وہ جلد ہی جہنم کی بھڑکتی آگ میں تپائے جائیں گے۔ ۱۱۔ اللہ تمہاری اولاد کے بارے میں تمہیں ہدایت فرماتا ہے، ایک لڑکے کا حصہ دو لڑکیوں کے حصے کے برابر ہے، پس اگر لڑکیاں دو سے زائد ہوں تو ترکے کا دو تہائی

ان کا حق ہے اور اگر صرف ایک لڑکی ہے تو نصف (ترکہ) اس کا ہے اور میت کی اولاد ہونے کی صورت میں والدین میں سے ہر ایک کو ترکے کا چھٹا حصہ ملے گا اور اگر میت کی اولاد نہ ہو بلکہ صرف ماں باپ اس کے وارث ہوں تو اس کی ماں کو تیسرا حصہ ملے گا، پس اگر میت کے بھائی ہوں تو ماں کو چھٹا حصہ ملے گا، یہ تقسیم میت کی وصیت پر عمل کرنے اور اس کے قرض کی ادائیگی کے بعد ہو گی، تمہیں نہیں معلوم تمہارے والدین اور تمہاری اولاد میں فائدے کے حوالے سے کون تمہارے زیادہ قریب ہے، یہ حصے اللہ کے مقرر کردہ ہیں، یقیناً اللہ بڑا جاننے والا، باحکمت ہے۔ ۱۲۔ اور تمہیں اپنی بیویوں کے ترکے میں سے اگر ان کی اولاد نہ ہو نصف حصہ ملے گا اور اگر ان کی اولاد ہو تو ان کے ترکے میں سے چوتھائی تمہارا ہو گا، یہ تقسیم میت کی وصیت پر عمل کرنے اور قرض ادا کرنے کے بعد ہو گی اگر تمہاری اولاد نہ ہو تو انہیں تمہارے ترکے میں سے چوتھائی ملے گا اور اگر تمہاری اولاد ہو تو انہیں تمہارے ترکے میں سے آٹھواں حصہ ملے گا، یہ تقسیم تمہاری وصیت پر عمل کرنے اور قرض ادا کرنے کے بعد ہو گی اور اگر کوئی مرد یا عورت بے اولاد ہو اور والدین بھی زندہ نہ ہوں اور اس کا ایک بھائی یا ایک بہن ہو تو بھائی اور بہن میں سے ہر ایک کو چھٹا حصہ ملے گا، پس اگر بہن بھائی ایک سے زیادہ ہوں تو سب ایک تہائی حصے میں شریک ہوں گے، یہ تقسیم وصیت پر عمل کرنے اور قرض ادا کرنے کے بعد ہو گی، بشرطیکہ ضرر رساں نہ ہو، یہ نصیحت اللہ کی طرف سے ہے اور اللہ بڑا دانا، بردبار ہے۔ ۱۳۔ یہ اللہ کی مقرر کردہ حدود ہیں اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا اللہ اسے ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہوں گی جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور یہی تو بڑی کامیابی ہے۔ ۱۴۔ اور جو اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرتا ہے اور اس کی حدود سے تجاوز کرتا ہے اللہ اسے داخل جہنم کرے گا جہاں وہ ہمیشہ رہے گا اور اس کے لیے ذلت آمیز سزا ہے۔

۱۵۔ اور تمہاری عورتوں میں جو بدکاری کی مرتکب ہو جاتی ہیں ان پر اپنے (مسلمانوں) میں سے چار افراد کی گواہی لو، پھر اگر وہ گواہی دیں تو ان عورتوں کو گھروں میں بند رکھو یہاں تک کہ موت انہیں انجام تک پہنچا دے یا اللہ ان کے لیے کوئی اور سبیل پیدا کر دے۔ ۱۶۔ اور اگر تم میں سے دو اشخاص بدکاری کا ارتکاب کریں تو ان دونوں کو اذیت دو پھر اگر وہ دونوں توبہ کریں اور اپنی اصلاح کر لیں تو ان کا پیچھا چھوڑ دو، بے شک اللہ بڑا توبہ قبول کرنے والا، رحم کرنے والا ہے۔ ۱۷۔ اللہ کے ذمے صرف ان لوگوں کی توبہ (قبول کرنا) ہے جو نادانی میں گناہ کا ارتکاب کر بیٹھتے ہیں پھر جلد ہی توبہ کر لیتے ہیں، اللہ ایسے لوگوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور اللہ بڑا دانا، حکمت والا ہے۔ ۱۸۔ اور ایسے لوگوں کی توبہ (حقیقت میں توبہ ہی) نہیں جو برے کاموں کا ارتکاب کرتے رہتے ہیں یہاں تک کہ ان میں سے کسی کی موت کا وقت آ پہنچتا ہے تو وہ کہ اٹھتا ہے :اب میں نے توبہ کی اور نہ ہی ان لوگوں کی (توبہ قبول ہے) جو مرتے دم تک کافر رہتے ہیں، ایسے لوگوں کے لیے ہم نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔ ۱۹۔ اے ایمان والو! تمہارے لیے جائز نہیں کہ تم اپنی عورتوں کے جبراً وارث بنو اور اس نیت سے انہیں قید نہ رکھو کہ تم نے جو کچھ انہیں دیا ہے اس میں سے کچھ حصہ واپس لے لو مگر یہ کہ وہ مبینہ بدکاری کی مرتکب ہوں اور ان کے ساتھ اچھے انداز میں زندگی بسر کرو، اگر وہ تمہیں ناپسند ہے تو ہو سکتا ہے کہ ایک چیز تمہیں تو ناپسند ہو مگر اللہ اس میں بہت سی خوبیاں پیدا کر دے۔ ۲۰۔ اور اگر تم لوگ ایک زوجہ کی جگہ دوسری زوجہ لینا چاہو اور ایک کو بہت سا مال بھی دے چکے ہو تو اس میں سے کچھ بھی واپس نہ لینا، کیا تم بہتان اور صریح گناہ کے ذریعے مال لینا چاہتے ہو؟ ۲۱۔ اور دیا ہوا مال تم کیسے واپس لے سکتے ہو جب کہ تم ایک دوسرے سے مباشرت کر چکے ہو اور وہ تم سے شدید عہد و قرار لے چکی ہیں؟ ۲۲۔ اور ان عورتوں سے نکاح نہ کرو جن سے تمہارے باپ نکاح کر چکے ہوں مگر جو کچھ ہو چکا سو

ہو چکا، یہ ایک کھلی بے حیائی اور ناپسندیدہ عمل ہے اور برا طریقہ ہے۔ ۲۳۔ تم پر حرام کر دی گئی ہیں تمہاری مائیں، تمہاری بیٹیاں، تمہاری بہنیں، تمہاری پھوپھیاں، تمہاری خالائیں، تمہاری بھتیجیاں، تمہاری بھانجیاں، تمہاری وہ مائیں جو تمہیں دودھ پلا چکی ہوں اور تمہاری دودھ شریک بہنیں، تمہاری بیویوں کی مائیں اور جن بیویوں سے تم مقاربت کر چکے ہو ان کی وہ بیٹیاں جو تمہاری پرورش میں رہی ہوں، لیکن اگر ان بیویوں سے (صرف عقد ہوا ہو) مقاربت نہ ہوئی ہو تو کوئی حرج نہیں ہے نیز تمہارے صلبی بیٹوں کی بیویاں اور دو بہنوں کا باہم جمع کرنا، مگر جو پہلے ہو چکا سو ہو چکا، بے شک اللہ بڑا بخشنے والا، رحم کرنے والا ہے۔ ۲۴۔ اور شوہر دار عورتیں بھی (تم پر حرام ہیں) مگر جو تمہاری ملکیت میں آجائیں، (یہ) تم پر اللہ کا فرض ہے اور ان کے علاوہ باقی عورتیں تم پر حلال ہیں ان عورتوں کو تم مال خرچ کر کے اپنے عقد میں لا سکتے ہو بشرطیکہ (نکاح کا مقصد) عفت قائم رکھنا ہو بے عفتی نہ ہو، پھر جن عورتوں سے تم نے متعہ کیا ہے ان کا طے شدہ مہر بطور فرض ادا کرو البتہ طے کرنے کے بعد آپس کی رضامندی سے (مہر میں کمی بیشی) کرو تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے، یقینا اللہ بڑا جاننے والا، حکمت والا ہے۔ ۲۵۔ اور اگر تم میں سے کوئی مالی رکاوٹ کی وجہ سے آزاد مسلم عورتوں سے نکاح کرنے کی قدرت نہ رکھتا ہو تو (اسے چاہیے کہ) وہ تمہاری مملوکہ مسلمان لونڈی سے نکاح کرے اور اللہ تمہارے ایمان کو اچھی طرح جانتا ہے، تم لوگ آپس میں ایک دوسرے کا حصہ ہو لہٰذا ان کے سرپرستوں کی اجازت سے ان کے ساتھ نکاح کرو اور شائستہ طریقے سے ان کے مہر ادا کرو وہ نکاح کے تحفظ میں رہنے والی ہوں بدچلنی کا ارتکاب کرنے والی نہ ہوں اور درپردہ آشنا رکھنے والی نہ ہوں، پھر جب وہ (کنیزیں) نکاح میں آنے کے بعد بدکاری کا ارتکاب کریں تو ان کے لیے اس سزا کا نصف ہے جو آزاد عورتوں کے لیے مقرر ہے، یہ اجازت اسے حاصل ہے جسے (شادی نہ کرنے سے) تکلیف اور مشقت کا خطرہ لاحق

ہو، لیکن صبر کرنا تمہارے حق میں زیادہ اچھا ہے اور اللہ بڑا بخشنے والا، رحم کرنے والا ہے۔ ۲۶۔ اللہ چاہتا ہے کہ تمہارے لیے (اپنے احکام) کھول کھول کر بیان کرے اور تمہیں گزشتہ اقوام کے طریقوں پر چلائے نیز تمہاری طرف توجہ کرے اور اللہ بڑا جاننے والا، حکمت والا ہے۔ ۲۷۔ اور اللہ (اپنی رحمتوں کے ساتھ) تم پر توجہ کرنا چاہتا ہے اور جو لوگ اپنی خواہشات کی پیروی کرتے ہیں وہ چاہتے ہیں کہ تم بڑی بے راہ روی میں پڑ جاؤ۔ ۲۸۔ اور اللہ تمہارا بوجھ ہلکا کرنا چاہتا ہے کیونکہ انسان کمزور پیدا کیا گیا ہے۔ ۲۹۔ اے ایمان والو! تم آپس میں ایک دوسرے کا مال ناحق طریقے سے نہ کھایا کرو مگر یہ کہ آپس کی رضامندی سے تجارت کرو (تو کوئی حرج نہیں ہے) اور تم اپنے آپ کو ہلاک نہ کرو، بے شک اللہ تم پر بڑا رحم کرنے والا ہے۔ ۳۰۔ اور جو شخص ظلم و زیادتی سے ایسا کرے گا ہم اسے (جہنم کی) آگ میں جھلسا دیں گے اور یہ کام اللہ کے لیے آسان ہے۔ ۳۱۔ اگر تم ان بڑے بڑے گناہوں سے اجتناب کرو جن سے تمہیں منع کیا گیا ہے تو ہم تمہارے (چھوٹے چھوٹے) گناہ معاف کر دیں گے اور تمہیں عزت کے مقام میں داخل کر دیں گے۔ ۳۲۔ اور جس چیز میں اللہ نے تم میں سے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے اس کی تمنا نہ کیا کرو، مردوں کو اپنی کمائی کا حصہ مل جائے گا اور عورتوں کو اپنی کمائی کا حصہ مل جائے گا اور اللہ سے اس کا فضل مانگتے رہو، یقیناً اللہ ہر چیز کا خوب علم رکھتا ہے۔ ۳۳۔ اور ہم نے ان سب کے ترکوں کے وارث مقرر کیے ہیں جو ماں باپ اور رشتے دار چھوڑ جاتے ہیں اور جن سے تم نے معاہدہ کیا ہے انہیں بھی ان کے حق دے دو، بے شک اللہ ہر چیز پر حاضر و ناظر ہے۔ ۳۴۔ مرد عورتوں پر نگہبان ہیں، اس بنا پر کہ اللہ نے ان میں سے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے اور اس لیے کہ مردوں نے اپنا مال خرچ کیا ہے، پس جو نیک عورتیں ہیں وہ فرمانبردار ہوتی ہیں، اللہ نے جن چیزوں (مال اور آبرو) کا تحفظ چاہا ہے، (خاوند کی) غیر حاضری میں ان کی محافظت کرتی ہیں اور جن عورتوں

کی سرکشی کا تمہیں خوف ہو انہیں نصیحت کرو (اگر باز نہ آئیں تو) خواب گاہ الگ کر دو اور (پھر بھی باز نہ آئیں تو) انہیں مارو، پھر اگر وہ تمہاری فرمانبردار ہو جائیں تو ان کے خلاف بہانہ تلاش نہ کرو، یقینا اللہ بالاتر اور بڑا ہے۔ ۳۵۔ اور اگر تمہیں میاں بیوی کے درمیان ناچاقی کا اندیشہ ہو تو ایک منصف مرد کے رشتہ داروں میں سے اور ایک منصف عورت کے رشتہ داروں میں سے مقرر کرو اگر وہ دونوں اصلاح کی کوشش کریں تو اللہ ان کے درمیان اتفاق پیدا کرے گا، یقینا اللہ بڑا علم رکھنے والا، باخبر ہے۔ ۳۶۔ اور تم لوگ اللہ ہی کی بندگی کرو اور کسی چیز کو اس کا شریک قرار نہ دو اور ماں باپ، قریب ترین رشتے داروں، یتیموں، مسکینوں، قریب ترین رشتہ دار پڑوسی، اجنبی پڑوسی، پاس بیٹھنے والے رفیقوں، مسافروں اور جو (غلام و کنیز) تمہارے قبضے میں ہیں سب کے ساتھ احسان کرو، بے شک اللہ کو غرور کرنے والا، (اپنی بڑائی پر) فخر کرنے والا پسند نہیں۔ ۳۷۔ (وہ لوگ بھی اللہ کو پسند نہیں) جو خود بخل کرتے ہیں اور لوگوں کو بھی بخل کی تلقین کرتے ہیں اور اللہ نے اپنے فضل سے جو انہیں عطا کیا ہے اسے چھپاتے ہیں اور ہم نے کافروں کے لیے ذلت آمیز سزا مہیا کر رکھی ہے۔ ۳۸۔ اور (وہ لوگ بھی اللہ کو پسند نہیں) جو اپنا مال صرف لوگوں کو دکھانے کے لیے خرچ کرتے ہیں اور وہ نہ خدا پر ایمان رکھتے ہیں اور نہ روز آخرت پر اور (بات یہ ہے کہ) شیطان جس کا رفیق ہو جائے تو وہ بہت ہی برا رفیق ہے۔ ۳۹۔ اور اگر یہ لوگ اللہ اور روز آخرت پر ایمان لاتے اور اللہ کی عطا کردہ روزی میں سے خرچ کرتے تو اس میں انہیں کوئی نقصان نہ تھا اور اللہ تو ان کا حال اچھی طرح جانتا ہے۔ ۴۰۔ یقینا اللہ (کسی پر) ذرہ برابر بھی ظلم نہیں کرتا اور اگر (کسی کی) ایک نیکی ہو تو (اللہ) اسے دگنا کر دیتا ہے اور اپنے ہاں سے اسے اجر عظیم عطا فرماتا ہے۔ ۴۱۔ پس (اس دن) کیا حال ہو گا جب ہم ہر امت سے ایک گواہ لائیں گے اور (اے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) آپ کو ان لوگوں پر بطور گواہ پیش کریں گے۔ ۴۲۔ اس

روز کافر اور جو لوگ رسول کی نافرمانی کرتے رہے تمنا کریں گے کہ کاش (زمین پھٹ جائے اور وہ اس میں دفن ہو کر) زمین کے برابر ہو جائیں اور وہ اللہ سے کوئی بات چھپا نہ سکیں گے۔ ۴۳۔ اے ایمان والو! نشے کی حالت میں نماز کے قریب نہ جایا کرو یہاں تک کہ تم جان لو کہ تم کیا کہہ رہے ہو اور جنابت کی حالت میں بھی، یہاں تک کہ غسل کر لو مگر یہ کہ کسی راستے سے گزر رہے ہو اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی رفع حاجت کر آیا ہو یا تم نے عورتوں سے ہمبستری کی ہو اور تمہیں پانی میسر نہ آئے تو پاک مٹی پر تیمم کرو چنانچہ اپنے چہروں اور اپنے ہاتھوں کا مسح کرو، بے شک اللہ بڑا معاف کرنے والا، بخشنے والا ہے۔ ۴۴۔ کیا آپ نے ان لوگوں کا حال نہیں دیکھا جنہیں کتاب کا کچھ حصہ دیا گیا تھا (لیکن) وہ ضلالت خریدتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ تم (بھی) گمراہ ہو جاؤ۔ ۴۵۔ اور اللہ تمہارے دشمنوں کو بہتر جانتا ہے اور تمہاری سرپرستی کے لیے اللہ کافی ہے اور تمہاری مدد کے لیے بھی اللہ کافی ہے۔ ۴۶۔ یہودیوں میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں جو کلمات کو ان کی جگہ سے بدل دیتے ہیں اور کہتے ہیں: ہم نے سنا اور نہ مانا اور سنو (لیکن) تیری بات نہ سنی جائے اور اپنی زبانوں کو مروڑ کر دین پر طعن کرتے ہوئے کہتے ہیں: رَاعِنَا اور اگر وہ کہتے: ہم نے سنا اور مان لیا اور سنیے ہم پر نظر کیجیے تو یہ ان کے حق میں بہتر اور درست ہوتا لیکن اللہ نے ان کے کفر کے سبب ان پر لعنت کر رکھی ہے اس لیے سوائے تھوڑے لوگوں کے وہ ایمان نہیں لاتے۔ ۴۷۔ اے وہ لوگو جنہیں کتاب دی گئی تھی اس پر ایمان لے آؤ جسے ہم نے نازل کیا ہے جو تمہارے پاس موجود کتاب کی بھی تصدیق کرتا ہے قبل اس کے کہ ہم (بہت سے) چہروں کو بگاڑ کر ان کی پیٹھ کی طرف پھیر دیں یا ہم ان پر اسی طرح لعنت کریں جس طرح ہم نے ہفتہ (کے دن) والوں پر لعنت کی اور اللہ کا حکم تو ہو کر رہتا ہے۔ ۴۸۔ اللہ اس بات کو یقیناً معاف نہیں کرتا کہ اس کے ساتھ (کسی کو) شریک ٹھہرایا جائے اور اس کے علاوہ دیگر گناہوں کو

جس کے بارے میں وہ چاہے گا معاف کر دے گا اور جس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک قرار دیا اس نے تو
عظیم گناہ کا بہتان باندھا۔ ۴۹۔ کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو اپنے آپ کو پاکباز خیال کرتے ہیں،
(نہیں) بلکہ اللہ ہی جسے چاہتا ہے پاکیزہ کرتا ہے اور ان پر ذرہ برابر بھی ظلم نہیں ہو گا۔ ۵۰۔ دیکھ لیجیے: یہ
لوگ اللہ پر کیسے جھوٹ باندھتے ہیں اور صریح گناہ کے لیے یہی کافی ہے۔ ۵۱۔ کیا آپ نے ان لوگوں کا حال
نہیں دیکھا جنہیں کتاب کا ایک حصہ دیا گیا ہے؟ جو غیر اللہ معبود اور طاغوت پر ایمان رکھتے ہیں اور کافروں
کے بارے میں کہتے ہیں: یہ لوگ تو اہل ایمان سے بھی زیادہ راہ راست پر ہیں۔ ۵۲۔ یہ وہ لوگ ہیں جن پر
اللہ نے لعنت کی ہے اور جس پر اللہ لعنت کرے اس کے لیے آپ کوئی مددگار نہیں پائیں گے۔ ۵۳۔ کیا
حکومت میں ان کا کوئی حصہ ہے؟ اگر ایسا ہوتا تو یہ (دوسرے) لوگوں کو کوڑی برابر بھی نہ دیتے۔ ۵۴۔ کیا
یہ (دوسرے) لوگوں سے اس لیے حسد کرتے ہیں کہ اللہ نے انہیں اپنے فضل سے نوازا ہے؟ (اگر ایسا ہے)
تو ہم نے آل ابراہیم کو کتاب و حکمت عطا کی اور انہیں عظیم سلطنت عنایت کی۔ ۵۵۔ پس ان میں سے کچھ
اس پر ایمان لے آئے اور کچھ نے روگردانی کی اور (ان کے لیے) جہنم کی بھڑکتی آگ ہی کافی ہے۔
۵۶۔ جنہوں نے ہماری آیات کو ماننے سے انکار کیا ہے یقینا انہیں ہم عنقریب آگ میں جھلسا دیں گے، جب
بھی ان کی کھالیں گل جائیں گی (ان کی جگہ) ہم دوسری کھالیں پیدا کریں گے تاکہ یہ لوگ عذاب چکھتے
رہیں، بے شک اللہ غالب آنے والا، حکمت والا ہے۔ ۵۷۔ اور جو ایمان لائے اور نیک اعمال بجا لائے ہیں
انہیں ہم جلد ہی ایسی جنتوں میں داخل کریں گے جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی جن میں وہ ابد تک رہیں
گے، جن میں ان کے لیے پاکیزہ بیویاں ہیں اور ہم انہیں گھنے سایوں میں داخل کریں گے۔ ۵۸۔ بے شک
اللہ تم لوگوں کو حکم دیتا ہے کہ امانتوں کو ان کے اہل کے سپرد کر دو اور جب لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو

عدل و انصاف کے ساتھ کرو، اللہ تمہیں مناسب ترین نصیحت کرتا ہے، یقیناً اللہ تو ہر بات کو خوب سننے والا اور دیکھنے والا ہے۔ ۵۹۔ اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اور تم میں سے جو صاحبان امر ہیں ان کی اطاعت کرو پھر اگر تمہارے درمیان کسی بات میں نزاع ہو جائے تو اس سلسلے میں اللہ اور رسول کی طرف رجوع کرو اگر تم اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہو۔ یہی بھلائی ہے اور اس کا انجام بھی بہتر ہو گا۔ ۶۰۔ کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو دعویٰ تو یہ کرتے ہیں کہ جو کتاب آپ پر نازل ہوئی اور جو کچھ آپ سے پہلے نازل کیا گیا ہے، (سب) پر ایمان لائے ہیں مگر اپنے فیصلوں کے لیے طاغوت کی طرف رجوع کرنا چاہتے ہیں حالانکہ انہیں طاغوت کا انکار کرنے کا حکم دیا گیا تھا، اور شیطان انہیں گمراہ کر کے راہ حق سے دور لے جانا چاہتا ہے۔ ۶۱۔ اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ جو حکم اللہ نے نازل فرمایا ہے اس کی طرف اور رسول کی طرف آجاؤ تو آپ ان منافقین کو دیکھتے ہیں کہ آپ کی طرف آنے سے کتراتے ہوئے ٹال مٹول کرتے ہیں۔ ۶۲۔ پھر ان کا کیا حال ہو گا جب ان پر اپنے ہاتھوں لائی ہوئی مصیبت آپڑے گی؟ پھر وہ آپ کے پاس اللہ کی قسمیں کھاتے آئیں گے (اور کہیں گے:) قسم بخدا ہم تو خیر خواہ تھے اور باہمی توافق چاہتے تھے۔ ۶۳۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے بارے میں اللہ جانتا ہے کہ ان کے دلوں میں کیا ہے، آپ انہیں خاطر میں نہ لائیے اور انہیں نصیحت کیجیے اور ان سے ان کے بارے میں ایسی باتیں کیجیے جو موثر ہوں۔ ۶۴۔ اور ہم نے جو بھی رسول بھیجا اس لیے بھیجا ہے کہ باذن خدا اس کی اطاعت کی جائے اور جب یہ لوگ اپنے آپ پر ظلم کر بیٹھتے تھے تو اگر آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر اللہ سے معافی مانگتے اور رسول بھی ان کے لیے مغفرت کی دعا کرتے تو وہ اللہ کو توبہ قبول کرنے والا، رحم کرنے والا پاتے۔ ۶۵۔ (اے رسول) تمہارے رب کی قسم یہ لوگ اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے جب تک اپنے باہمی تنازعات میں آپ کو منصف نہ

بنائیں پھر آپ کے فیصلے پر ان کے دلوں میں کوئی رنجش نہ آئے بلکہ وہ (اسے) بخوشی تسلیم کریں۔ ٦٦۔ اور اگر ہم ان پر اپنے آپ کو ہلاک کرنا اور اپنے گھروں کو خیر باد کہنا واجب قرار دے دیتے تو ان میں سے کم لوگ ہی اس پر عمل کرتے حالانکہ اگر یہ لوگ انہیں کی جانے والی نصیحتوں پر عمل کرتے تو یہ ان کے حق میں بہتر اور ثابت قدمی کا موجب ہوتا۔ ٦٧۔ اور اس صورت میں ہم انہیں اپنی طرف سے اجر عظیم عطا کرتے۔ ٦٨۔ اور ہم انہیں سیدھے راستے کی رہنمائی (بھی) کرتے۔ ٦٩۔ اور جو اللہ اور رسول کی اطاعت کرے وہ انبیاء، صدیقین، گواہوں اور صالحین کے ساتھ ہو گا جن پر اللہ نے انعام کیا ہے اور یہ لوگ کیا ہی اچھے رفیق ہیں۔ ٧٠۔ یہ فضل اللہ کی طرف سے (ملتا) ہے اور علم و آگاہی کے لیے تو اللہ ہی کافی ہے۔ ٧١۔ اے ایمان والو! اپنے بچاؤ کا سامان اٹھالو پھر دستہ دستہ یا سب مل کر نکل پڑو۔ ٧٢۔ البتہ تم میں کوئی ایسا بھی ہے جو (جہاد سے) ضرور کتراتا ہے پھر اگر تم پر کوئی مصیبت آپڑے تو کہتا ہے: اللہ نے مجھ پر (خاص) فضل کیا کہ میں ان لوگوں کے ساتھ حاضر نہ تھا۔ ٧٣۔ اور اگر تم پر اللہ کی طرف سے فضل ہو جائے تو وہ اس طرح کہ گویا تم میں اور اس میں کوئی دوستی نہ تھی، ضرور کہے گا: کاش میں بھی ان کے ساتھ ہوتا تو میں بھی بڑی کامیابی حاصل کرتا۔ ٧٤۔ اب ان لوگوں کو اللہ کی راہ میں لڑنا چاہیے جو اپنی دنیاوی زندگی کو آخرت کی زندگی کے بدلے فروخت کرتے ہیں اور جو راہ خدا میں لڑتا ہے وہ مارا جائے یا غالب آئے (دونوں صورتوں میں) ہم اسے عنقریب اجر عظیم دیں گے۔ ٧٥۔ (آخر) تم لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ تم اللہ کی راہ میں اور ان بے بس کیے گئے مردوں عورتوں اور بچوں کی خاطر نہیں لڑتے جو پکارتے ہیں: اے ہمارے رب! ہمیں اس بستی سے نکال جس کے باشندے بڑے ظالم ہیں اور اپنی طرف سے کسی کو ہمارا سرپرست بنا دے اور اپنی طرف سے کسی کو ہمارے لیے مددگار بنا دے؟ ٧٦۔ ایمان لانے والے اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں اور کفار

طاغوت کی راہ میں لڑتے ہیں پس تم شیطان کے حامیوں سے لڑو (مطمئن رہو کہ) شیطان کی عیاریاں یقینا ناپائیدار ہیں۔ ۷۷۔ کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جن سے کہا گیا تھا: اپنا ہاتھ روکے رکھو، نماز قائم کرو اور زکوۃ دیا کرو؟ پھر جب ان پر جہاد فرض کیا گیا تو ان میں سے کچھ تو لوگوں سے اس طرح ڈرنے لگے جیسے اللہ سے ڈرا جاتا ہے یا اس سے بھی بڑھ کر اور کہنے لگے: ہمارے رب! تو نے ہم پر جہاد کیوں فرض کیا؟ ہمیں تھوڑی مہلت کیوں نہ دی؟ ان سے کہہ دیجئے: دنیا کا سرمایہ بہت تھوڑا ہے اور متقی (انسان) کے لیے نجات اخروی زیادہ بہتر ہے اور تم پر ذرہ برابر ظلم نہیں کیا جائے گا۔ ۷۸۔ (تمہیں موت کا خوف ہے) تم جہاں کہیں بھی ہو خواہ تم مضبوط قلعوں میں بند رہو موت تمہیں آلے گی اور انہیں اگر کوئی سکھ پہنچے تو کہتے ہیں: یہ اللہ کی طرف سے ہے اور اگر انہیں کوئی دکھ پہنچتا ہے تو کہتے ہیں یہ آپ کی وجہ سے ہے، کہہ دیجئے: سب کچھ اللہ کی طرف سے ہے، پھر انہیں کیا ہو گیا ہے کہ کوئی بات ان کی سمجھ میں ہی نہیں آتی؟ ۷۹۔ تمہیں جو سکھ پہنچے وہ اللہ کی طرف سے ہے اور جو دکھ پہنچے وہ خود تمہاری اپنی طرف سے ہے اور ہم نے آپ کو لوگوں کی طرف رسول بنا کر بھیجا ہے اور (اس پر) گواہی کے لیے اللہ کافی ہے۔ ۸۰۔ جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے منہ پھیر لیا تو ہم نے آپ کو ان کا نگہبان بنا کر تو نہیں بھیجا۔ ۸۱۔ اور یہ لوگ (منہ پر تو) کہتے ہیں: اطاعت کے لیے حاضر (ہیں) لیکن جب آپ کے پاس سے نکلتے ہیں تو ان میں سے ایک گروہ آپ کی باتوں کے خلاف رات کو مشورہ کرتا ہے، یہ لوگ راتوں کو جو مشورہ کرتے ہیں اللہ اسے لکھ رہا ہے۔ پس (اے رسول) آپ ان کی پرواہ نہ کریں اور اللہ پر بھروسا کریں اور کارسازی کے لیے اللہ کافی ہے۔ ۸۲۔ کیا یہ لوگ قرآن میں غور نہیں کرتے؟ اور اگر یہ اللہ کے سوا کسی اور کی طرف سے ہوتا تو یہ لوگ اس میں بڑا اختلاف پاتے۔ ۸۳۔ اور جب ان کے پاس امن یا خوف کی خبر پہنچتی ہے تو وہ اسے خوب

پھیلاتے ہیں اور اگر وہ اس خبر کو رسول اور اپنے میں سے صاحبان امر تک پہنچا دیتے تو ان میں سے اہل تحقیق اس خبر کی حقیقت کو جان لیتے اور اگر تم پر اللہ کا فضل نہ ہوتا اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو چند ایک افراد کے سوا باقی تم سب شیطان کے پیروکار بن جاتے۔ ۸۴۔(اے رسول) راہ خدا میں قتال کیجیے، آپ پر صرف اپنی ذات کی ذمے داری ڈالی جاتی ہے اور آپ مومنین کو ترغیب دیں، عین ممکن ہے کہ اللہ کافروں کا زور روک دے اور اللہ بڑا طاقت والا اور سخت سزا دینے والا ہے۔ ۸۵۔جو شخص اچھی بات کی حمایت اور سفارش کرتا ہے وہ اس میں سے حصہ پائے گا اور جو بری بات کی حمایت اور سفارش کرتا ہے وہ بھی اس میں سے کچھ حصہ پائے گا اور اللہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔ ۸۶۔ اور جب تمہیں سلام کیا جائے تو تم اس سے بہتر سلام کرو یا انہی الفاظ سے جواب دو، اللہ یقیناہر چیز کا حساب لینے والا ہے۔ ۸۷۔اللہ وہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ تم سب کو بروز قیامت جس کے آنے میں کوئی شبہ نہیں ضرور جمع کرے گا اور اللہ سے بڑھ کر سچی بات کرنے والا کون ہو سکتا ہے؟ ۸۸۔ پھر تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم منافقین کے بارے میں دو گروہ ہو گئے ہو؟ اور اللہ نے ان کی بداعمالیوں کی وجہ سے انہیں اوندھا کر دیا ہے، کیا تم لوگ اللہ کے گمراہ کردہ کو ہدایت دینا چاہتے ہو؟ حالانکہ جسے اللہ گمراہ کر دے اس کے لیے تم کوئی راستہ نہیں پاؤ گے۔ ۸۹۔ وہ چاہتے ہیں کہ تم بھی ویسے ہی کافر ہو جاؤ جیسے کافر وہ خود ہیں تاکہ تم سب یکساں ہو جاؤ، لہٰذا ان میں سے کسی کو اپنا حامی نہ بناؤ جب تک وہ راہ خدا میں ہجرت نہ کریں، اگر وہ (ہجرت سے) منہ موڑ لیں تو انہیں پکڑ لو اور جہاں پاؤ قتل کر دو اور ان میں سے کسی کو اپنا حامی اور مددگار نہ بناؤ۔ ۹۰۔ سوائے ان لوگوں کے جو ایسے لوگوں سے جا ملیں جن کے اور تمہارے درمیان معاہدہ ہو یا وہ اس بات سے دل تنگ ہو کر تمہارے پاس آ جائیں کہ تم سے لڑیں یا اپنی قوم سے لڑیں اور اگر اللہ چاہتا تو انہیں تم پر مسلط کر دیتا اور وہ تم سے ضرور لڑتے لہٰذا اگر

وہ تم سے الگ رہیں اور تم سے جنگ نہ کریں اور تمہاری طرف صلح کا پیغام بھیجیں تو اللہ نے تمہارے لیے ان پر بالادستی کی کوئی سبیل نہیں رکھی ہے۔ ۹۱۔ عنقریب تم دوسری قسم کے ایسے (منافق) لوگوں کو پاؤ گے جو تم سے بھی امن میں رہنا چاہتے ہیں اور اپنی قوم سے بھی امن میں رہنا چاہتے ہیں، لیکن اگر فتنہ انگیزی کا موقع ملے تو اس میں اوندھے منہ کو دپڑتے ہیں، ایسے لوگ اگر تم لوگوں سے جنگ کرنے سے باز نہ آئیں اور تمہاری طرف صلح کا پیغام نہ دیں اور دست درازی سے بھی باز نہ آئیں تو جہاں کہیں وہ ملیں انہیں پکڑو اور قتل کرو اور ان پر ہم نے تمہیں واضح بالادستی دی ہے۔ ۹۲۔ اور کسی مومن کو یہ حق نہیں کہ وہ کسی دوسرے مومن کو قتل کر دے مگر غلطی سے اور جو شخص کسی مومن کو غلطی سے قتل کر دے وہ ایک مومن غلام آزاد کرے اور مقتول کے ورثاء کو خونبہا ادا کرے مگر یہ کہ وہ معاف کر دیں، پس اگر وہ مومن مقتول تمہاری دشمن قوم سے تھا تو (قاتل) ایک مومن غلام آزاد کرے اور اگر وہ مقتول ایسی قوم سے تعلق رکھتا تھا جس کے ساتھ تمہارا معاہدہ ہو تو اس کے ورثاء کو خونبہا دیا جائے اور ایک غلام آزاد کیا جائے اور جسے غلام میسر نہیں وہ دو ماہ متواتر روزے رکھے، یہ ہے اللہ کی طرف سے توبہ اور اللہ بڑا علم والا، حکمت والا ہے۔ ۹۳۔ اور جو شخص کسی مومن کو عمداً قتل کر دے تو اس کی سزا جہنم ہے جس میں وہ ہمیشہ رہے گا اور اس پر اللہ کا غضب اور اس کی لعنت ہو گی اور ایسے شخص کے لیے اس نے ایک بڑا عذاب تیار کر رکھا ہے۔ ۹۴۔ اے ایمان والو! جب تم راہ خدا میں (جہاد کے لیے) نکلو تو تحقیق سے کام لیا کرو اور جو شخص تمہیں سلام کرے اس سے یہ نہ کہو کہ تم مومن نہیں ہو، تم دنیاوی مفاد کے طالب ہو، جب کہ اللہ کے پاس غنیمتیں بہت ہیں، پہلے خود تم بھی تو ایسی حالت میں مبتلا تھے پھر اللہ نے تم پر احسان کیا، لہٰذا تحقیق سے کام لو، یقیناً اللہ تمہارے اعمال سے خوب باخبر ہے۔ ۹۵۔ بغیر کسی معذوری کے گھر میں بیٹھنے والے مومنین اور راہ خدا میں جان و مال

سے جہاد کرنے والے یکساں نہیں ہو سکتے، اللہ نے بیٹھے رہنے والوں کے مقابلے میں جان و مال سے جہاد کرنے والوں کا درجہ زیادہ رکھا ہے، گو اللہ نے سب کے لیے نیک وعدہ فرمایا ہے، مگر بیٹھنے والوں کی نسبت جہاد کرنے والوں کو اجر عظیم کی فضیلت بخشی ہے۔ ۹۶۔(ان کے لیے) یہ درجات اور مغفرت اور رحمت اللہ کی طرف سے ہے اور اللہ بڑا معاف کرنے والا، رحم کرنے والا ہے۔ ۹۷۔وہ لوگ جو اپنے آپ پر ظلم کر رہے ہوتے ہیں جب فرشتے ان کی روحیں قبض کرتے ہیں تو ان سے پوچھتے ہیں: تم کس حال میں مبتلا تھے؟ وہ کہتے ہیں: ہم اس سرزمین میں بے بس تھے، فرشتے کہیں گے: کیا اللہ کی سرزمین وسیع نہ تھی کہ تم اس میں ہجرت کرتے؟ پس ایسے لوگوں کا ٹھکانا جہنم ہے اور وہ بہت بری جگہ ہے۔ ۹۸۔بجز ان بے بس مردوں اور عورتوں اور بچوں کے جو نہ کوئی چارہ کر سکتے ہیں اور نہ کوئی راہ پاتے ہیں۔ ۹۹۔ عین ممکن ہے اللہ انہیں معاف کر دے اور اللہ بڑا معاف کرنے والا، بخشنے والا ہے۔ ۱۰۰۔ اور جو اللہ کی راہ میں ہجرت کرے گا وہ زمین میں بہت سی پناہ گاہیں اور کشائش پائے گا اور جو اپنے گھر سے اللہ اور رسول کی طرف ہجرت کی غرض سے نکلے پھر (راستے میں) اسے موت آ جائے تو اس کا اجر اللہ کے ذمے ہو گیا، اور اللہ بڑا معاف کرنے والا، رحم کرنے والا ہے۔ ۱۰۱۔اور جب تم زمین میں سفر کے لیے نکلو تو اگر تمہیں کافروں کے حملے کا خوف ہو تو تمہارے لیے نماز قصر پڑھنے میں کوئی مضائقہ نہیں، یہ کافر لوگ یقیناً تمہارے صریح دشمن ہیں۔ ۱۰۲۔ اور (اے رسول) جب آپ خود ان کے درمیان موجود ہوں اور آپ خود ان کے لیے نماز قائم کریں تو ان میں سے ایک گروہ آپ کے ساتھ مسلح ہو کر نماز پڑھے پھر جب وہ سجدہ کر چکیں تو ان کو تمہارے پیچھے ہونا چاہیے اور دوسرا گروہ جس نے نماز نہیں پڑھی ان کی جگہ آئے اور آپ کے ساتھ نماز پڑھے اور اپنے بچاؤ کا سامان اور اسلحہ لیے رہیں، کیونکہ کفار اس تاک میں ہیں کہ تم ذرا اپنے ہتھیاروں اور سامان سے غافل ہو جاؤ تو

تم پر یکبارگی حملہ کر دیں اور اگر تم بارش کی وجہ سے تکلیف میں ہو یا تم بیمار ہو تو اسلحہ اتار رکھنے میں کوئی مضائقہ نہیں، مگر اپنے بچاؤ کا سامان لیے رہو، بے شک اللہ نے تو کافروں کے لیے ذلت آمیز عذاب تیار کر رکھا ہے۔ ۱۰۳۔ پھر جب تم نماز پڑھ چکو تو کھڑے، بیٹھے اور لیٹے (ہر حال میں) اللہ کو یاد کرو، پھر جب اطمینان حاصل ہو جائے تو (معمول کی) نماز قائم کرو، بے شک وقت کی پابندی کے ساتھ نماز ادا کرنا مومنین پر فرض ہے۔ ۱۰۴۔ اور تم ان کافروں کے تعاقب میں تساہل سے کام نہ لینا اگر تمہیں کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو انہیں بھی ایسی ہی تکلیف پہنچتی ہے جیسے تمہیں تکلیف پہنچتی ہے اور اللہ سے جیسی امید تم رکھتے ہو ویسی امید وہ نہیں رکھتے اور اللہ جاننے والا، حکمت والا ہے۔ ۱۰۵۔ (اے رسول) ہم نے یہ کتاب حق کے ساتھ آپ کی طرف نازل کی ہے تاکہ جیسے اللہ نے آپ کو بتایا ہے اسی کے مطابق لوگوں میں فیصلے کریں اور خیانت کاروں کے طرفدار نہ بنیں۔ ۱۰۶۔ اور اللہ سے طلب مغفرت کریں یقینا اللہ بڑا درگزر کرنے والا، رحم کرنے والا ہے۔ ۱۰۷۔ اور جو لوگ اپنی ذات سے خیانت کرتے ہیں، آپ ان کی طرف سے ان کا دفاع نہ کریں، بے شک اللہ خیانت کار اور گنہگار کو پسند نہیں کرتا۔ ۱۰۸۔ یہ لوگ (اپنی حرکتوں کو) لوگوں سے تو چھپا سکتے ہیں لیکن اللہ سے نہیں چھپا سکتے اور اللہ تو اس وقت بھی ان کے ساتھ ہوتا ہے جب یہ لوگ اللہ کی ناپسندیدہ باتوں میں رات کو تدبیریں سوچتے ہیں اور اللہ ان کی تمام حرکات پر احاطہ رکھتا ہے۔ ۱۰۹۔ دیکھو! تم نے دنیاوی زندگی میں تو ان کا دفاع کیا مگر بروز قیامت اللہ سے ان کا دفاع کون کرے گا یا ان کا وکیل کون ہو گا؟ ۱۱۰۔ اور جو برائی کا ارتکاب کرے یا اپنے نفس پر ظلم کرے پھر اللہ سے مغفرت طلب کرے تو وہ اللہ کو درگزر کرنے والا، رحم کرنے والا پائے گا۔ ۱۱۱۔ اور جو برائی کا ارتکاب کرتا ہے وہ اپنے لیے وبال کسب کرتا ہے اور اللہ تو بڑا علم والا، حکمت والا ہے۔ ۱۱۲۔ اور جس نے خطا یا گناہ کر کے اسے کسی بے گناہ کے سر تھوپ

دیا تو یقیناً اس نے ایک بڑے بہتان اور صریح گناہ کا بوجھ اٹھایا۔ ۱۱۳۔ اور (اے رسول) اگر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت آپ کے شامل حال نہ ہوتی تو ان میں سے ایک گروہ نے تو آپ کو غلطی میں ڈالنے کا فیصلہ کر لیا تھا حالانکہ وہ خود کو ہی غلطی میں ڈالتے ہیں اور وہ آپ کا تو کوئی نقصان نہیں کر سکتے اور اللہ نے آپ پر کتاب و حکمت نازل کی اور آپ کو ان باتوں کی تعلیم دی جنہیں آپ نہیں جانتے تھے اور آپ پر اللہ کا بڑا فضل ہے۔
۱۱۴۔ ان لوگوں کی بیشتر سرگوشیوں میں کوئی خیر نہیں ہے مگر یہ کہ کوئی صدقہ، نیکی یا لوگوں میں اصلاح کی تلقین کرے اور جو شخص اللہ کی خوشنودی کے لیے ایسا کرے تو اسے عنقریب ہم اجر عظیم عطا کریں گے۔
۱۱۵۔ اور جو شخص ہدایت کے واضح ہونے کے بعد رسول کی مخالفت کرے اور مومنین کا راستہ چھوڑ کر کسی اور راستے پر چلے تو جدھر وہ چلتا ہے ہم اسے ادھر ہی چلنے دیں گے اور ہم اسے جہنم میں جھلسا دیں گے جو بدترین ٹھکانا ہے۔ ۱۱۶۔ اللہ صرف شرک سے درگزر نہیں کرتا اس کے علاوہ جس کو چاہے معاف کر دیتا ہے اور جس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا وہ گمراہی میں دور تک چلا گیا۔ ۱۱۷۔ وہ اللہ کے سوا صرف مؤنث صفت چیزوں کو پکارتے ہیں اور وہ تو بس باغی شیطان ہی کو پکارتے ہیں۔ ۱۱۸۔ اللہ نے اس پر لعنت کی اور اس نے اللہ سے کہا: میں تیرے بندوں میں سے ایک مقررہ حصہ ضرور لے کر رہوں گا۔ ۱۱۹۔ اور میں انہیں ضرور گمراہ کروں گا اور انہیں آرزوؤں میں ضرور مبتلا رکھوں گا اور انہیں حکم دوں گا تو وہ ضرور جانوروں کے کان پھاڑیں گے اور میں انہیں حکم دوں گا تو وہ اللہ کی بنائی ہوئی صورت میں ضرور رد و بدل کریں گے اور جس نے اللہ کے سوا شیطان کو اپنا سرپرست بنا لیا پس یقیناً وہ صریح نقصان میں رہے گا۔
۱۲۰۔ وہ انہیں وعدوں اور امیدوں میں الجھاتا ہے اور ان کے ساتھ شیطان کے وعدے بس فریب پر مبنی ہوتے ہیں۔ ۱۲۱۔ یہی لوگ ہیں جن کا ٹھکانا جہنم ہے اور وہ اس سے بچ نکلنے کی کوئی جگہ نہیں پائیں گے۔

۱۲۲۔ اور جو لوگ ایمان لاتے ہیں اور نیک اعمال بجالاتے ہیں عنقریب ہم انہیں ایسی جنتوں میں داخل کریں گے جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہوں گی، وہ وہاں ابد تک ہمیشہ رہیں گے، اللہ کا سچا وعدہ ہے اور بھلا اللہ سے بڑھ کر بات کا سچا کون ہو سکتا ہے؟ ۱۲۳۔ نہ تمہاری آرزوؤں سے (بات بنتی ہے) اور نہ اہل کتاب کی آرزوؤں سے، جو برائی کرے گا وہ اس کی سزا پائے گا اور اللہ کے سوا نہ اسے کوئی کارساز میسر ہو گا اور نہ کوئی مددگار۔ ۱۲۴۔ اور جو نیک اعمال بجالائے خواہ مرد ہو یا عورت اور وہ مومن ہو تو (سب) جنت میں داخل ہوں گے اور ان پر ذرہ برابر ظلم نہیں کیا جائے گا۔ ۱۲۵۔ اور دین میں اس سے بہتر اور کون ہو سکتا ہے جس نے نیک کردار بن کر اپنے وجود کو اللہ کے سپرد کیا اور یکسوئی کے ساتھ ملت ابراہیمی کی اتباع کی؟ اور ابراہیم کو تو اللہ نے اپنا دوست بنایا ہے۔ ۱۲۶۔ اور جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب اللہ کا ہے اور اللہ ہر چیز پر خوب احاطہ رکھنے والا ہے۔ ۱۲۷۔ اور لوگ آپ سے عورتوں کے بارے میں دریافت کرتے ہیں، کہہ دیجئے: اللہ تمہیں ان کے بارے میں حکم دیتا ہے اور کتاب میں تمہارے لیے جو حکم بیان کیا جاتا ہے وہ ان یتیم عورتوں کے متعلق ہے جن کا مقررہ حق تم انہیں ادا نہیں کرتے اور ان سے نکاح بھی کرنا چاہتے ہو اور ان بچوں کے متعلق ہے جو بے بس ہیں اور یہ (حکم بھی دیتا ہے) کہ یتیموں کے بارے میں انصاف کرو اور تم بھلائی کا جو کام بھی انجام دو گے تو اللہ اس سے خوب آگاہ ہے۔ ۱۲۸۔ اور اگر کسی عورت کو اپنے شوہر کی طرف سے بے اعتدالی یا بے رخی کا اندیشہ ہو تو کوئی مضائقہ نہیں کہ دونوں آپس میں بہتر طریقے سے مصالحت کر لیں اور صلح تو بہر حال بہتر ہی ہے اور ہر نفس کو بخل کے قریب کر دیا گیا ہے، لیکن اگر تم نیکی کرو اور تقویٰ اختیار کرو تو اللہ تمہارے سارے اعمال سے یقینا خوب باخبر ہے۔ ۱۲۹۔ اور تم بیویوں کے درمیان پورا عدل قائم نہ کر سکو گے خواہ تم کتنا ہی چاہو، لیکن ایک طرف اتنے نہ جھک جاؤ کہ (دوسری کو) معلق کی

طرح چھوڑ دو اور اگر تم اصلاح کرو اور تقویٰ اختیار کرو تو اللہ یقیناً درگزر کرنے والا، رحم کرنے والا ہے۔
۱۳۰۔ اور اگر میاں بیوی دونوں نے علیحدگی اختیار کی تو اللہ اپنی وسیع قدرت سے ہر ایک کو بے نیاز کر دے
گا اور اللہ بڑی وسعت والا، حکمت والا ہے۔ ۱۳۱۔ اور جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب اللہ کی ملکیت
ہے، بتحقیق ہم نے تم سے پہلے اہل کتاب کو نصیحت کی ہے اور تمہیں بھی یہی نصیحت ہے کہ تقویٰ اختیار کرو
اور اگر کفر اختیار کرو گے تو آسمانوں اور زمین کی ہر چیز اس کے قبضہ قدرت میں ہے اور اللہ بڑا بے نیاز، قابل
ستائش ہے۔ ۱۳۲۔ اور اللہ ہی ان سب چیزوں کا مالک ہے جو آسمانوں اور زمین میں ہیں اور کفالت کے لیے
اللہ ہی کافی ہے۔ ۱۳۳۔ اے لوگو! اگر اللہ چاہے تو تم سب کو فنا کر کے تمہاری جگہ دوسروں کو لے آئے اور
اس بات پر تو اللہ خوب قدرت رکھتا ہے۔ ۱۳۴۔ جو (فقط) دنیاوی مفاد کا طالب ہے پس اللہ کے پاس دنیا و
آخرت دونوں کا ثواب موجود ہے اور اللہ خوب سننے والا، دیکھنے والا ہے۔ ۱۳۵۔ اے ایمان والو! انصاف کے
سچے داعی بن جاؤ اور اللہ کے لیے گواہ بنو اگرچہ تمہاری ذات یا تمہارے والدین اور رشتہ داروں کے خلاف
ہی کیوں نہ ہو، اگر کوئی امیر یا فقیر ہے تو اللہ ان کا بہتر خیر خواہ ہے، لہٰذا تم خواہش نفس کی وجہ سے عدل نہ
چھوڑو اور اگر تم نے کج بیانی سے کام لیا یا (گواہی دینے سے) پہلو تہی کی تو جان لو کہ اللہ تمہارے اعمال سے
یقیناً خوب باخبر ہے۔ ۱۳۶۔ اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول اور اس کتاب پر جو اللہ نے اپنے رسول پر
نازل کی ہے، سچا ایمان لے آؤ اور اس کتاب پر بھی جو اس نے اس سے پہلے نازل کی ہے اور جس نے اللہ، اس
کے فرشتوں، اس کی کتابوں، اس کے رسولوں اور روز آخرت کا انکار کیا وہ گمراہی میں بہت دور چلا گیا۔
۱۳۷۔ جو لوگ ایمان لانے کے بعد پھر کافر ہو گئے پھر ایمان لائے پھر کافر ہو گئے پھر کفر میں بڑھتے چلے
گئے، اللہ انہیں نہ تو معاف کرے گا اور نہ ہی انہیں ہدایت کا راستہ دکھائے گا۔ ۱۳۸۔ (اے رسول)

منافقوں کو دردناک عذاب کا مژدہ سنادو۔ ۱۳۹۔ جو ایمان والوں کو چھوڑ کر کافروں کو اپنا حامی بناتے ہیں، کیا یہ لوگ ان سے عزت کی توقع رکھتے ہیں؟ بے شک ساری عزت تو خدا کی ہے۔ ۱۴۰۔ اور بتحقیق اللہ نے (پہلے) اس کتاب میں تم پر یہ حکم نازل فرمایا کہ جہاں کہیں تم سن رہے ہو کہ اللہ کی آیات کا انکار کیا جارہا ہے اور ان کا مذاق اڑایا جارہا ہے تو تم ان کے ساتھ نہ بیٹھا کرو جب تک وہ کسی دوسری گفتگو میں نہ لگ جائیں ورنہ تم بھی انہی کی طرح کے ہو جاؤ گے، بے شک اللہ تمام منافقین اور کافرین کو جہنم میں یکجا کرنے والا ہے۔ ۱۴۱۔ یہ (منافق) تمہارے حالات کا انتظار کرتے ہیں کہ اگر اللہ کی طرف سے تمہیں فتح حاصل ہو تو کہتے ہیں: کیا ہم تمہارے ساتھ نہ تھے؟ اور اگر کافروں کو کچھ کامیابی مل جائے تو (ان سے) کہتے ہیں: کیا ہم تمہارے خلاف لڑنے پر قادر نہ تھے؟ (اس کے باوجود ہم نے تمہارے ساتھ جنگ نہ کی) اور کیا ہم نے تمہیں مومنوں سے بچا نہیں لیا؟ پس اللہ قیامت کے دن تمہارے درمیان فیصلہ کرے گا اور اللہ ہرگز کافروں کو مومنوں پر غالب نہیں آنے دے گا۔ ۱۴۲۔ یہ منافقین (اپنے زعم میں) اللہ کو دھوکہ دیتے ہیں حالانکہ درحقیقت اللہ انہیں دھوکہ دے رہا ہے اور جب یہ نماز کے لیے اٹھتے ہیں تو سستی کے ساتھ لوگوں کو دکھانے کے لیے اٹھتے ہیں اور اللہ کو کم ہی یاد کرتے ہیں۔ ۱۴۳۔ یہ لوگ نہ ان کی طرف ہیں اور نہ ان کی طرف بلکہ درمیان میں سرگرداں ہیں اور جسے اللہ گمراہی میں چھوڑ دے اس کے لیے تم کوئی راہ نہیں پا سکتے۔ ۱۴۴۔ اے ایمان والو! تم مومنین کو چھوڑ کر کفار کو اپنا حامی مت بناؤ، کیا تم چاہتے ہو کہ خود اپنے خلاف اللہ کے پاس صریح دلیل فراہم کرو؟ ۱۴۵۔ منافقین تو یقیناً جہنم کے سب سے نچلے طبقے میں ہوں گے اور آپ کسی کو ان کا مددگار نہیں پائیں گے۔ ۱۴۶۔ البتہ ان میں سے جو لوگ توبہ کریں اور اپنی اصلاح کر لیں اور اللہ سے متمسک رہیں اور اپنے دین کو اللہ کے لیے خالص کریں تو ایسے لوگ مومنوں کے ساتھ ہوں

گے اور اللہ عنقریب مومنوں کو اجر عظیم عطا فرمائے گا۔ ۱۴۷۔ اگر تم شکر ادا کرو اور ایمان لے آؤ تو اللہ تمہیں عذاب دے کر کیا کرے گا؟ اور اللہ بڑا قدر دان، بڑا جاننے والا ہے۔ ۱۴۸۔ اللہ اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ کوئی (کسی کی) برملا برائی کرے، مگر یہ کہ مظلوم واقع ہوا ہو اور اللہ بڑا سننے والا، جاننے والا ہے۔ ۱۴۹۔ اگر تم کوئی نیک کام علانیہ یا خفیہ کرو یا برائی سے درگزر کرو تو اللہ بڑا معاف کرنے والا، قدرت والا ہے۔ ۱۵۰۔ جو اللہ اور اس کے رسولوں کا انکار کرتے ہیں اور اللہ اور رسولوں کے درمیان تفریق ڈالنا چاہتے ہیں اور کہتے ہیں: ہم بعض پر ایمان لائیں گے اور بعض کا انکار کریں گے اور وہ اس طرح کفر و ایمان کے درمیان ایک راہ نکالنا چاہتے ہیں۔ ۱۵۱۔ ایسے لوگ حقیقی کافر ہیں اور ہم نے کافروں کے لیے ذلت آمیز عذاب تیار کر رکھا ہے۔ ۱۵۲۔ اور جو لوگ اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاتے ہیں اور ان میں سے کسی ایک کے درمیان کسی تفریق کے بھی قائل نہیں ہیں عنقریب اللہ ان کا اجر انہیں عطا فرمائے گا اور اللہ بڑا درگزر کرنے والا، رحم کرنے والا ہے۔ ۱۵۳۔ اہل کتاب آپ سے مطالبہ کر رہے ہیں کہ آپ ان پر آسمان سے ایک کتاب اتار لائیں، جبکہ یہ لوگ اس سے بڑا مطالبہ موسیٰ سے کر چکے ہیں، چنانچہ انہوں نے کہا: ہمیں علانیہ طور پر اللہ دکھا دو، ان کی اسی زیادتی کی وجہ سے انہیں بجلی نے آلیا پھر انہوں نے گوسالہ کو (اپنا معبود) بنایا جب کہ ان کے پاس واضح نشانیاں آچکی تھیں اس پر بھی ہم نے ان سے درگزر کیا اور موسیٰ کو ہم نے واضح غلبہ عطا کیا۔ ۱۵۴۔ اور ہم نے ان کے میثاق کے مطابق کوہ طور کو ان کے اوپر اٹھایا اور ہم نے انہیں حکم دیا: دروازے سے سجدہ کرتے ہوئے داخل ہو جاؤ اور ہم نے ان سے کہا: ہفتہ کے دن تجاوز نہ کرو اور (اس طرح) ہم نے ان سے ایک پختہ عہد لیا۔ ۱۵۵۔ پھر ان کے اپنے میثاق کی خلاف ورزی، اللہ کی آیات کا انکار کرنے اور انبیاء کو ناحق قتل کرنے اور ان کے اس قول کے سبب کہ ہمارے دل غلاف میں محفوظ ہیں

(اللہ نے انہیں سزا دی، ان کے دل غلاف میں محفوظ نہیں) بلکہ ان کے کفر کے سبب اللہ نے ان پر مہر لگا دی ہے اسی وجہ سے یہ کم ہی ایمان لاتے ہیں۔ ۱۵۶۔ نیز ان کے کفر کے سبب اور مریم پر عظیم بہتان باندھنے کے سبب۔ ۱۵۷۔ اور ان کے اس قول کے سبب کہ ہم نے اللہ کے رسول مسیح بن مریم کو قتل کیا ہے، جبکہ فی الحقیقت انہوں نے نہ انہیں قتل کیا اور نہ سولی چڑھایا بلکہ (دوسرے کو) ان کے لیے شبیہ بنا دیا گیا تھا اور جن لوگوں نے اس میں اختلاف کیا وہ اس میں شک میں مبتلا ہیں، ظن کی پیروی کے علاوہ انہیں اس بارے میں کوئی علم نہیں اور انہوں نے یقیناً مسیح کو قتل نہیں کیا۔ ۱۵۸۔ بلکہ اللہ نے انہیں اپنی طرف اٹھایا اور بے شک اللہ بڑا غالب آنے والا، حکمت والا ہے۔ ۱۵۹۔ اور اہل کتاب میں کوئی ایسا نہیں جو ان کی موت سے پہلے ان پر ایمان نہ لائے اور قیامت کے دن وہ (مسیح) ان پر گواہ ہوں گے۔ ۱۶۰۔ یہود کے ظلم اور راہ خدا سے بہت روکنے کے سبب بہت سی پاک چیزیں جو (پہلے) ان پر حلال تھیں ہم نے ان پر حرام کر دیں۔ ۱۶۱۔ اور اس سبب سے بھی کہ وہ سود خوری کرتے تھے جبکہ اس سے انہیں منع کیا گیا تھا اور لوگوں کا مال ناحق کھانے کے سبب سے بھی اور ان میں سے جو کافر ہیں ان کے لیے ہم نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔ ۱۶۲۔ لیکن ان میں سے جو علم میں راسخ ہیں اور اہل ایمان ہیں وہ اس پر ایمان لاتے ہیں جو آپ پر نازل کیا گیا اور جو آپ سے پہلے نازل کیا گیا اور نماز قائم کرنے والے ہیں اور زکوٰۃ دینے والے ہیں اور اللہ اور روز آخرت پر ایمان لانے والے ہیں، یہ وہ لوگ ہیں جن کو عنقریب ہم اجر عظیم عطا کریں گے۔ ۱۶۳۔ (اے رسول) ہم نے آپ کی طرف اسی طرح وحی بھیجی ہے جس طرح نوح اور ان کے بعد کے نبیوں کی طرف بھیجی، اور جس طرح ہم نے ابراہیم، اسماعیل، اسحاق، یعقوب، اولاد یعقوب، عیسیٰ، ایوب، یونس، ہارون اور سلیمان کی طرف (وحی بھیجی) اور داؤد کو ہم نے زبور دی۔ ۱۶۴۔ ان رسولوں پر (وحی بھیجی) جن کے

حالات کا ذکر ہم پہلے آپ سے کر چکے ہیں اور ان رسولوں پر بھی جن کے حالات کا ذکر ہم نے آپ سے نہیں کیا اور اللہ نے موسیٰ سے تو خوب باتیں کی ہیں۔ ۱۶۵۔ (یہ سب) بشارت دینے والے اور تنبیہ کرنے والے رسول بنا کر بھیجے گئے تھے تا کہ ان رسولوں کے بعد لوگوں کے لیے اللہ کے سامنے کسی حجت کی گنجائش نہ رہے اور اللہ بڑا غالب آنے والا، حکمت والا ہے۔ ۱۶۶۔ لیکن اللہ گواہی دیتا ہے کہ جو کچھ اس نے آپ پر نازل کیا ہے وہ اپنے علم سے نازل کیا ہے اور ساتھ فرشتے بھی گواہی دیتے ہیں اور گواہی کے لیے تو اللہ ہی کافی ہے۔ ۱۶۷۔ بے شک جنہوں نے کفر اختیار کیا اور (لوگوں کو) اللہ کے راستے سے روگردان کیا یقیناوہ گمراہی میں دور تک نکل گئے۔ ۱۶۸۔ جنہوں نے کفر اختیار کیا اور ظلم کرتے رہے اللہ انہیں ہرگز نہیں بخشے گا اور نہ ہی ان کی راہنمائی کرے گا۔ ۱۶۹۔ سوائے راہ جہنم کے جس میں وہ ابد تک ہمیشہ رہیں گے اور یہ کام اللہ کے لیے نہایت سہل ہے۔ ۱۷۰۔ اے لوگو! یہ رسول تمہارے رب کی طرف سے حق لے کر تمہارے پاس آئے ہیں پس تمہارے حق میں بہتر ہے کہ تم (ان پر) ایمان لے آؤ اور اگر تم کفر اختیار کرو تو (جان لو کہ) آسمانوں اور زمین کی موجودات کا مالک اللہ ہے اور اللہ بڑا علم رکھنے والا، حکمت والا ہے۔ ۱۷۱۔ اے اہل کتاب! اپنے دین میں غلو سے کام نہ لو اور اللہ کے بارے میں حق بات کے سوا کچھ نہ کہو، بے شک مسیح عیسیٰ بن مریم تو اللہ کے رسول اور اس کا کلمہ ہیں جو اللہ نے مریم تک پہنچا دیا اور اس کی طرف سے وہ ایک روح ہیں، لہٰذا اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لے آؤ اور یہ نہ کہو کہ تین ہیں، اس سے باز آجاؤ اس میں تمہاری بہتری ہے، یقیناً اللہ تو بس ایک ہی معبود ہے، اس کی ذات اس سے پاک ہے کہ اس کا کوئی بیٹا ہو، آسمانوں اور زمین میں موجود ساری چیزیں اسی کی ہیں اور کارسازی کے لیے اللہ کافی ہے۔ ۱۷۲۔ مسیح نے کبھی بھی اللہ کی بندگی کو عار نہیں سمجھا اور نہ ہی مقرب فرشتے (اسے عار سمجھتے ہیں) اور جو اللہ کی بندگی کو عار سمجھتا ہے اور

تکبر کرتا ہے اللہ ان سب کو (ایک دن) اپنے سامنے جمع کرے گا۔ ۱۷۳۔ پھر ایمان لانے والوں اور نیک
اعمال بجالانے والوں کو اللہ ان کا پورا اجر دے گا اور انہیں اپنے فضل سے مزید عطا کرے گا اور جن لوگوں
نے (عبادت کو) عار سمجھا اور تکبر کیا انہیں اللہ دردناک عذاب دے گا اور وہ اپنے لیے اللہ کے سوا نہ کوئی
سرپرست اور نہ کوئی مددگار پائیں گے۔ ۱۷۴۔ اے لوگو! تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس واضح
دلیل آگئی ہے اور ہم نے تمہاری طرف روشن نور نازل کیا ہے۔ ۱۷۵۔ لہٰذا جو اللہ پر ایمان لے آئیں اور اس
سے متمسک رہیں تو وہ جلد ہی انہیں اپنی رحمت اور فضل میں داخل کرے گا اور انہیں اپنی طرف آنے کا
سیدھا راستہ دکھائے گا۔ ۱۷۶۔ لوگ آپ سے (کلالہ کے بارے میں) دریافت کرتے ہیں، ان سے کہہ دیجئے
: اللہ کلالہ کے بارے میں تمہیں یہ حکم دیتا ہے: اگر کوئی مرد مر جائے اور اس کی اولاد نہ ہو اور اس کی ایک
بہن ہو تو اسے (بھائی کے) ترکے سے نصف حصہ ملے گا اور اگر بہن (مر جائے اور اس) کی کوئی اولاد نہ ہو تو
بھائی کو بہن کا پورا ترکہ ملے گا اور اگر بہنیں دو ہوں تو دونوں کو (بھائی کے) ترکے سے دو تہائی ملے گا اور اگر
بھائی بہن دونوں ہیں تو مرد کا حصہ دو عورتوں کے حصے کے برابر ہو گا، اللہ تمہارے لیے (احکام) بیان فرماتا
ہے تاکہ تم گمراہ نہ ہو جاؤ اور اللہ ہر چیز کا پورا علم رکھتا ہے۔ ۱۷۱۔ اے اہل کتاب! اپنے دین میں غلو سے کام
نہ لو اور اللہ کے بارے میں حق بات کے سوا کچھ نہ کہو، بے شک مسیح عیسیٰ بن مریم تو اللہ کے رسول اور اس کا
کلمہ ہیں جو اللہ نے مریم تک پہنچا دیا اور اس کی طرف سے وہ ایک روح ہیں، لہٰذا اللہ اور اس کے رسولوں پر
ایمان لے آؤ اور یہ نہ کہو کہ تین ہیں، اس سے باز آجاؤ اس میں تمہاری بہتری ہے، یقیناً اللہ تو بس ایک ہی
معبود ہے، اس کی ذات اس سے پاک ہے کہ اس کا کوئی بیٹا ہو، آسمانوں اور زمین میں موجود ساری چیزیں اسی
کی ہیں اور کارسازی کے لیے اللہ کافی ہے۔ ۱۷۲۔ مسیح نے کبھی بھی اللہ کی بندگی کو عار نہیں سمجھا اور نہ ہی

مقرب فرشتے (اسے عار سمجھتے ہیں) اور جو اللہ کی بندگی کو عار سمجھتا ہے اور تکبر کرتا ہے اللہ ان سب کو (ایک دن) اپنے سامنے جمع کرے گا۔ ۱۷۳۔ پھر ایمان لانے والوں اور نیک اعمال بجالانے والوں کو اللہ ان کا پورا اجر دے گا اور انہیں اپنے فضل سے مزید عطا کرے گا اور جن لوگوں نے (عبادت کو) عار سمجھا اور تکبر کیا انہیں اللہ دردناک عذاب دے گا اور وہ اپنے لیے اللہ کے سوانہ کوئی سرپرست اور نہ کوئی مددگار پائیں گے۔ ۱۷۴۔ اے لوگو! تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس واضح دلیل آگئی ہے اور ہم نے تمہاری طرف روشن نور نازل کیا ہے۔ ۱۷۵۔ لہٰذا جو اللہ پر ایمان لے آئیں اور اس سے متمسک رہیں تو وہ جلد ہی انہیں اپنی رحمت اور فضل میں داخل کرے گا اور انہیں اپنی طرف آنے کا سیدھا راستہ دکھائے گا۔ ۱۷۶۔ لوگ آپ سے (کلالہ کے بارے میں) دریافت کرتے ہیں، ان سے کہہ دیجئے: اللہ کلالہ کے بارے میں تمہیں یہ حکم دیتا ہے: اگر کوئی مرد مر جائے اور اس کی اولاد نہ ہو اور اس کی ایک بہن ہو تو اسے (بھائی کے) ترکے سے نصف حصہ ملے گا اور اگر بہن (مر جائے اور اس) کی کوئی اولاد نہ ہو تو بھائی کو بہن کا پورا ترکہ ملے گا اور اگر بہنیں دو ہوں تو دونوں کو (بھائی کے) ترکے سے دو تہائی ملے گا اور اگر بھائی بہن دونوں ہیں تو مرد کا حصہ دو عورتوں کے حصے کے برابر ہو گا، اللہ تمہارے لیے (احکام) بیان فرماتا ہے تاکہ تم گمراہ نہ ہو جاؤ اور اللہ ہر چیز کا پورا علم رکھتا ہے۔

۵....المائدہ

بنام خدائے رحمن رحیم

ا۔ اے ایمان والو! عہد و پیمان پورا کیا کرو، تمہارے لیے چرنے والے مویشی حلال کیے گئے ہیں سوائے ان کے جو (آئندہ) تمہیں بتا دیے جائیں گے مگر حالت احرام میں شکار کو حلال تصور نہ کرو، بیشک اللہ جیسا چاہتا ہے حکم دیتا ہے۔ ۲۔ اے ایمان والو! تم اللہ کی نشانیوں کی بے حرمتی نہ کرو اور نہ حرمت والے مہینے کی اور نہ قربانی کے جانور کی اور نہ ان جانوروں کی جن کے گلے میں پٹے باندھ دیے جائیں اور نہ ان لوگوں کی جو اپنے رب کے فضل اور خوشنودی کی تلاش میں بیت الحرام کی طرف جا رہے ہوں، ہاں! جب تم احرام سے باہر آ جاؤ تو شکار کر سکتے ہو اور جن لوگوں نے تمہیں مسجد الحرام جانے سے روکا تھا کہیں ان کی دشمنی تمہیں اس بات پر آمادہ نہ کر دے کہ تم بھی (ان پر) زیادتیاں کرنے لگو اور (یاد رکھو) نیکی اور تقویٰ میں ایک دوسرے کی مدد کیا کرو اور گناہ اور زیادتی (کے کاموں) میں ایک دوسرے سے تعاون نہ کیا کرو اور اللہ سے ڈرو، اللہ کا عذاب یقینا بہت سخت ہے۔ ۳۔ تم پر حرام کیا گیا ہے مردار، خون، سور کا گوشت اور (وہ جانور) جس پر اللہ کے سوا کسی اور کا نام لیا گیا ہو اور وہ جو گلا گھٹ کر اور چوٹ کھا کر اور بلندی سے گر کر اور سینگ لگ کر مر گیا ہو اور جسے درندے نے کھایا ہو سوائے اس کے جسے تم (مرنے سے پہلے) ذبح کر لو اور جسے تھان پر ذبح کیا گیا ہو اور جوئے کے تیروں کے ذریعے تمہارا تقسیم کرنا (بھی حرام ہے)، یہ سب فسق ہیں، آج کافر لوگ تمہارے دین سے مایوس ہو چکے ہیں، پس تم ان (کافروں) سے نہیں مجھ سے ڈرو، آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین کامل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی اور تمہارے لیے اسلام کو بطور دین پسند کر لیا، پس جو شخص گناہ کی طرف مائل ہوئے بغیر بھوک کی وجہ سے (ان حرام چیزوں سے پرہیز نہ کرنے پر) مجبور ہو

جائے تو اللہ یقیناً بڑا بخشنے والا، مہربان ہے۔ ۴۔ لوگ آپ سے پوچھتے ہیں کہ ان کے لیے کیا حلال کیا گیا ہے؟
کہہ دیجئے: تمہارے لیے پاکیزہ چیزیں حلال کی گئی ہیں اور وہ شکار بھی جو تمہارے لیے ان شکاری جانوروں نے
پکڑا ہو جنہیں تم نے سدھار کھا ہے اور انہیں تم شکار پر چھوڑتے ہو جس طریقے سے اللہ نے تمہیں سکھایا
ہے اس کے مطابق تم نے انہیں سکھایا ہو تو جو شکار وہ تمہارے لیے پکڑیں اسے کھاؤ اور اس پر اللہ کا نام لے
لیا کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو اللہ یقیناً بہت جلد حساب لینے والا ہے۔ ۵۔ آج تمہارے لیے تمام پاکیزہ چیزیں
حلال کر دی گئی ہیں اور اہل کتاب کا کھانا تمہارے لیے حلال اور تمہارا کھانا ان کے لیے حلال ہے اور
پاکدامن مومنہ عورتیں نیز جنہیں تم سے پہلے کتاب دی گئی ہے ان کی پاکدامن عورتیں بھی (حلال کی گئی
ہیں) بشرطیکہ ان کا مہر دے دو اور ان کی عفت کے محافظ بنو، چوری چھپے آشنائیاں یا بدکاری نہ کرو اور جو کوئی
ایمان سے منکر ہو، یقیناً اس کا عمل ضائع ہو گیا اور آخرت میں وہ نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو گا۔ ۶۔
اے ایمان والو! جب تم نماز کے لیے اٹھو تو اپنے چہروں اور اپنے ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھو لیا کرو نیز اپنے
سروں کا اور ٹخنوں تک پاؤں کا مسح کرو، اگر تم حالت جنابت میں ہو تو پاک ہو جاؤ اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں
ہو یا تم میں سے کوئی رفع حاجت کر کے آیا ہو یا تم نے عورتوں کو ہاتھ لگایا (ہمبستری کی) ہو پھر تمہیں پانی میسر
نہ آئے تو پاک مٹی سے تیمم کرو پھر اس سے تم اپنے چہروں اور ہاتھوں کا مسح کرو، اللہ تمہیں مشقت میں ڈالنا
نہیں چاہتا بلکہ وہ تمہیں پاک اور تم پر اپنی نعمت مکمل کرنا چاہتا ہے شاید تم شکر کرو۔ ۷۔ اور اس نعمت کو یاد
کرو جو اللہ نے تمہیں عطا کی ہے اور اس عہد و پیمان کو بھی جو اللہ نے تم سے لے رکھا ہے، جب تم نے کہا تھا:
ہم نے سنا اور مانا اور اللہ سے ڈرو، بے شک اللہ دلوں کا حال خوب جانتا ہے۔ ۸۔ اے ایمان والو! اللہ کے لیے
بھرپور قیام کرنے والے اور انصاف کے ساتھ گواہی دینے والے بن جاؤ اور کسی قوم کی دشمنی تمہاری بے

انصافی کا سبب نہ بنے، (ہر حال میں) عدل کرو! یہی تقویٰ کے قریب ترین ہے اور اللہ سے ڈرو، بے شک اللہ تمہارے اعمال سے خوب باخبر ہے۔ ۹۔ اللہ نے ایمان والوں اور نیک اعمال بجالانے والوں سے ان کے لیے مغفرت اور اجر عظیم کا وعدہ کر رکھا ہے۔ ۱۰۔ اور جنہوں نے کفر اختیار کیا اور ہماری آیات کو جھٹلایا وہ جہنمی ہیں۔ ۱۱۔ اے ایمان والو! اللہ کا یہ احسان یاد رکھو کہ جب ایک گروہ نے تم پر دست درازی کا ارادہ کیا تو اللہ نے تمہاری طرف (بڑھنے والے) ان کے ہاتھ روک دیے اور اللہ سے ڈرتے رہو اور مومنوں کو تو اللہ ہی پر بھروسہ کرنا چاہیے۔ ۱۲۔ اور اللہ نے بنی اسرائیل سے عہد لیا اور ہم نے ان میں سے بارہ نقیبوں کا تقرر کیا اور اللہ نے (ان سے) کہا: میں تمہارے ساتھ ہوں، اگر تم نے نماز قائم کی اور زکوٰۃ ادا کی اور اگر تم میرے رسولوں پر ایمان لاؤ اور ان کی مدد کرو اور اللہ کو قرض حسن دیتے رہو تو میں تمہارے گناہوں کو تم سے ضرور دور کر دوں گا اور تمہیں ایسے باغات میں داخل کروں گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی، پھر اس کے بعد تم میں سے جس کسی نے بھی کفر اختیار کیا بتحقیق وہ راہ راست سے بھٹک گیا۔ ۱۳۔ پس ان کے عہد توڑنے پر ہم نے ان پر لعنت بھیجی اور ان کے دلوں کو سخت کر دیا، یہ لوگ (کتاب اللہ کے) کلمات کو اپنی جگہ سے الٹ پھیر کر دیتے ہیں اور انہیں جو نصیحت کی گئی تھی وہ اس کا ایک حصہ بھول گئے اور آئے دن ان کی کسی خیانت پر آپ آگاہ ہو رہے ہیں البتہ ان میں سے تھوڑے لوگ ایسے نہیں ہیں، لہٰذا ان سے درگزر کیجیے اور معاف کر دیجئے، بے شک اللہ احسان کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔ ۱۴۔ اور ہم نے ان لوگوں سے (بھی) عہد لیا تھا جو کہتے ہیں: ہم نصاریٰ ہیں پس انہوں نے (بھی) اس نصیحت کا ایک حصہ فراموش کر دیا جو انہیں کی گئی تھی، تو ہم نے قیامت تک کے لیے انکے درمیان بغض و عداوت ڈال دی اور جو کچھ وہ کرتے رہے ہیں اللہ عنقریب انہیں جتا دے گا۔ ۱۵۔ اے اہل کتاب ہمارے رسول تمہارے پاس کتاب (خدا) کی

وہ بہت سی باتیں تمہارے لیے کھول کر بیان کرنے کے لیے آئے ہیں جن پر تم پردہ ڈالتے رہے ہو اور بہت سی باتوں سے درگزر بھی کرتے ہیں، بتحقیق تمہارے پاس اللہ کی جانب سے نور اور روشن کتاب آچکی ہے۔ ۱۶۔ جس کے ذریعے اللہ ان لوگوں کو امن و سلامتی کی راہیں دکھاتا ہے جو اس کی رضا کے طالب ہیں اور وہ اپنے اذن سے انہیں ظلمتوں سے نکال کر روشنی کی طرف لاتا ہے اور انہیں راہ راست کی رہنمائی فرماتا ہے۔ ۱۷۔ بتحقیق وہ لوگ کافر ہو گئے جو کہتے ہیں: عیسیٰ بن مریم ہی خدا ہے، ان سے کہہ دیجیے: اللہ اگر مسیح بن مریم، ان کی ماں اور تمام اہل زمین کو ہلاک کر دینا چاہے تو اس کے آگے کس کا بس چل سکتا ہے؟ اور اللہ تو آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب کا مالک ہے، وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور اللہ ہر شے پر قادر ہے۔ ۱۸۔ اور یہود و نصاریٰ کہتے ہیں: ہم اللہ کے بیٹے اور اس کے پیارے ہیں، کہہ دیجیے: پھر وہ تمہارے گناہوں پر تمہیں عذاب کیوں دیتا ہے؟ بلکہ تم بھی اس کی مخلوقات میں سے بشر ہو، وہ جسے چاہے بخش دے اور جسے چاہے عذاب دے اور آسمانوں، زمین اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان موجود ہے سب پر اللہ کی حکومت ہے اور (سب کو) اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ ۱۹۔ اے اہل کتاب! ہمارے رسول بیان (احکام) کے لیے رسولوں کی آمد کا سلسلہ ایک مدت تک بند رہنے کے بعد تمہارے پاس آئے ہیں تاکہ تم یہ نہ کہو کہ ہمارے پاس کوئی بشارت دینے والا اور تنبیہ کرنے والا نہیں آیا، پس اب تمہارے پاس وہ بشارت دینے والا اور تنبیہ کرنے والا آگیا ہے اور اللہ ہر شے پر قادر ہے۔ ۲۰۔ اور (وہ وقت یاد کرو) جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا: اے میری قوم! تم اللہ کی اس نعمت کو یاد رکھو جو اس نے تمہیں عنایت کی ہے، اس نے تم میں انبیاء پیدا کیے، تمہیں بادشاہ بنا دیا اور تمہیں وہ کچھ دیا جو اس نے عالمین میں کسی کو نہیں دیا۔ ۲۱۔ اے میری قوم! اس مقدس سرزمین میں داخل ہو جاؤ جو اللہ نے تمہارے لیے مقرر فرمائی ہے اور پیچھے نہ ہٹنا ورنہ

خسارے میں رہو گے۔ ۲۲۔ وہ کہنے لگے: اے موسیٰ وہاں تو ایک طاقتور قوم آباد ہے اور وہ جب تک اس (زمین) سے نکل نہ جائے ہم تو اس میں ہرگز داخل نہیں ہوں گے، ہاں اگر وہ وہاں سے نکل جائیں تو ہم داخل ہو جائیں گے۔ ۲۳۔ خوف (خدا) رکھنے والوں میں سے دو اشخاص جنہیں اللہ نے اپنی نعمت سے نوازا تھا کہنے لگے: دروازے کی طرف ان پر حملہ کر دو پس جب تم اس میں داخل ہو جاؤ گے تو فتح یقیناً تمہاری ہو گی اور اگر تم مومن ہو تو اللہ پر بھروسہ کرو۔ ۲۴۔ وہ کہنے لگے: اے موسیٰ! جب تک وہ وہاں موجود ہیں ہم ہرگز اس میں داخل نہ ہوں گے آپ اور آپ کا رب جا کر جنگ کریں ہم یہیں بیٹھے رہیں گے۔ ۲۵۔ موسیٰ نے کہا: میرے رب! میرے اختیار میں میری اپنی ذات اور میرے بھائی کے سوا کچھ نہیں ہے، لہٰذا تو ہم میں اور اس فاسق قوم میں جدائی ڈال دے۔ ۲۶۔ (اللہ نے) فرمایا: وہ ملک ان پر چالیس سال تک حرام رہے گا، وہ زمین میں سرگرداں پھریں گے، لہٰذا آپ اس فاسق قوم کے بارے میں افسوس نہ کیجیے۔ ۲۷۔ اور آپ انہیں آدم کے دونوں بیٹوں کا حقیقی قصہ سنائیں جب ان دونوں نے قربانی پیش کی تو ان میں سے ایک کی قربانی قبول ہوئی اور دوسرے کی قبول نہ ہوئی تو اس نے کہا: میں تجھے ضرور قتل کروں گا، (پہلے نے) کہا: اللہ تو صرف تقویٰ رکھنے والوں سے قبول کرتا ہے۔ ۲۸۔ اگر تو مجھے قتل کرنے کے لیے اپنا ہاتھ میری طرف بڑھائے گا تو میں تجھے قتل کرنے کے لیے اپنا ہاتھ تیری طرف بڑھانے والا نہیں ہوں، میں تو عالمین کے رب اللہ سے ڈرتا ہوں۔ ۲۹۔ میں چاہتا ہوں کہ میرے اور اپنے گناہ میں تم ہی پکڑے جاؤ اور دوزخی بن کر رہ جاؤ اور ظالموں کی یہی سزا ہے۔ ۳۰۔ چنانچہ اس کے نفس نے اس کے بھائی کے قتل کی ترغیب دی تو اسے قتل کر ہی دیا، پس وہ خسارہ اٹھانے والوں میں (شامل) ہو گیا۔ ۳۱۔ پھر اللہ نے ایک کوے کو بھیجا جو زمین کھودنے لگا تاکہ اسے دکھا دے کہ وہ اپنے بھائی کی لاش کیسے چھپائے، کہنے لگا: افسوس مجھ پر کہ میں اس کوے کے برابر بھی نہ ہو

سکا کہ اپنے بھائی کی لاش چھپا دیتا، پس اس کے بعد اسے بڑی ندامت ہوئی۔ ۳۲۔ اسی وجہ سے ہم نے بنی اسرائیل پر یہ (حکم) مقرر کر دیا کہ جس نے کسی ایک کو قتل کیا جب کہ یہ قتل خون کے بدلے میں یا زمین میں فساد پھیلانے کے جرم میں نہ ہو تو گویا اس نے تمام انسانوں کو قتل کیا اور جس نے کسی ایک کی جان بچائی تو گویا اس نے تمام انسانوں کی جان بچائی اور بتحقیق ہمارے رسول واضح دلائل لے کر ان کے پاس آئے پھر اس کے بعد بھی ان میں سے اکثر لوگ ملک میں زیادتیاں کرنے والے ہی رہے۔ ۳۳۔ جو لوگ اللہ اور اس کے رسول سے لڑائی کرتے ہیں اور روئے زمین میں فساد پھیلاتے ہیں ان کی سزا بس یہ ہے کہ وہ قتل کیے جائیں یا سولی چڑھا دیے جائیں یا ان کے ہاتھ پاؤں مخالف سمتوں سے کاٹ دیے جائیں یا ملک بدر کیے جائیں، یہ تو دنیا میں ان کی رسوائی ہے اور آخرت میں ان کے لیے عذاب عظیم ہے۔ ۳۴۔ سوائے ان لوگوں کے جو تمہارے قابو آنے سے پہلے توبہ کر لیں اور یہ بات ذہنوں میں رہے کہ اللہ بڑا بخشنے والا، رحم کرنے والا ہے۔ ۳۵۔ اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور اس کی طرف (قربت کا) ذریعہ تلاش کرو اور اس کی راہ میں جہاد کرو شاید تمہیں کامیابی نصیب ہو۔ ۳۶۔ جو لوگ کافر ہو گئے ہیں اگر ان کے پاس زمین کے تمام خزانے ہوں اور اسی کے برابر مزید بھی ہوں اور وہ یہ سب کچھ روز قیامت کے عذاب کے بدلے میں فدیہ میں دینا چاہیں تو بھی ان سے قبول نہیں کیا جائے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہو گا۔ ۳۷۔ وہ آتش جہنم سے نکلنا چاہیں گے لیکن وہ اس سے نکل نہ سکیں گے اور ان کے لیے ہمیشہ کا عذاب ہے۔ ۳۸۔ اور چوری کرنے والا مرد اور چوری کرنے والی عورت دونوں کے ہاتھ کاٹ دو، ان کی کرتوت کے بدلے اللہ کی طرف سے سزا کے طور پر اور اللہ بڑا غالب آنے والا، حکمت والا ہے۔ ۳۹۔ پس جو شخص اپنی زیادتی کے بعد توبہ کر لے اور اصلاح کر لے تو اللہ یقیناً اس کی توبہ قبول کرے گا، بے شک اللہ بڑا بخشنے والا، مہربان ہے۔ ۴۰۔ کیا تجھے علم نہیں کہ

آسمانوں اور زمین میں سلطنت اللہ کے لیے ہے؟ وہ جسے چاہے عذاب دیتا ہے اور جسے چاہے بخش دیتا ہے اور اللہ ہر شے پر قادر ہے۔ ۴۱۔ اے رسول! اس بات سے آپ رنجیدہ خاطر نہ ہوں کہ کچھ لوگ کفر اختیار کرنے میں بڑی تیزی دکھاتے ہیں وہ خواہ ان لوگوں میں سے ہوں جو منہ سے کہتے ہیں کہ ہم ایمان لا چکے ہیں جب کہ ان کے دل ایمان نہیں لائے اور خواہ ان لوگوں میں سے ہوں جو یہودی بن گئے ہیں، یہ لوگ جھوٹ (کی نسبت آپ کی طرف دینے) کے لیے جاسوسی کرتے ہیں اور ایسے لوگوں (کو گمراہ کرنے) کے لیے جاسوسی کرتے ہیں جو ابھی آپ کے دیدار کے لیے نہیں آئے، وہ کلام کو صحیح معنوں سے پھیرتے ہیں اور کہتے ہیں: اگر تمہیں یہ حکم ملا تو مانو، نہیں ملا تو بچے رہو، جسے اللہ گمراہ کرنا چاہے تو اسے بچانے کے لیے اللہ نے آپ کو کوئی اختیار نہیں دیا، یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں کو اللہ نے پاک کرنا ہی نہیں چاہا، ان کے لیے دنیا میں رسوائی ہے اور آخرت میں عذاب عظیم ہے۔ ۴۲۔ یہ لوگ جھوٹ (کی نسبت آپ کی طرف دینے) کے لیے جاسوسی کرنے والے، حرام مال خوب کھانے والے ہیں، اگر یہ لوگ آپ کے پاس (کوئی مقدمہ لے کر) آئیں تو ان میں فیصلہ کریں یا ٹال دیں (آپ کی مرضی) اور اگر آپ نے انہیں ٹال دیا تو یہ لوگ آپ کا کچھ نہیں بگاڑ سکیں گے اور اگر آپ فیصلہ کرنا چاہیں تو انصاف کے ساتھ فیصلہ کر دیں، بے شک اللہ انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔ ۴۳۔ اور یہ لوگ آپ کو منصف کیسے بنائیں گے جب کہ ان کے پاس توریت موجود ہے جس میں اللہ کا حکم موجود ہونے کے باوجود یہ لوگ منہ پھیر لیتے ہیں، حقیقت یہ ہے کہ یہ لوگ ایمان ہی نہیں رکھتے۔ ۴۴۔ ہم نے توریت نازل کی جس میں ہدایت اور نور تھا، اطاعت گزار انبیاء اس کے مطابق یہودیوں کے فیصلے کرتے تھے اور علماء اور فقہاء بھی فیصلے کرتے تھے جنہیں اللہ نے کتاب کی حفاظت کا ذمہ دار بنایا تھا اور وہ اس پر گواہ تھے، لہٰذا تم لوگوں سے خوفزدہ نہ ہونا بلکہ مجھ سے خوف

رکھنا اور میری آیات کو تھوڑی سی قیمت پر نہ بیچنا اور جو لوگ اللہ کے نازل کردہ قوانین کے مطابق فیصلے نہ کریں پس وہ کافر ہیں۔ ۴۵۔ اور ہم نے توریت میں ان پر (یہ قانون) لکھ دیا تھا کہ جان کے بدلے جان، آنکھ کے بدلے آنکھ، ناک کے بدلے ناک، کان کے بدلے کان اور دانت کے بدلے دانت ہیں اور زخموں کا بدلہ (ان کے برابر) لیا جائے، پھر جو قصاص کو معاف کردے تو یہ اس کے لیے (گناہوں کا) کفارہ شمار ہوگا اور جو اللہ کے نازل کردہ حکم کے مطابق فیصلے نہ کریں پس وہ ظالم ہیں۔ ۴۶۔ اور ان کے بعد ہم نے عیسیٰ بن مریم کو بھیجا جو اپنے سے پہلے کی کتاب توریت کی تصدیق کرتے ہیں اور ہم نے انہیں انجیل عطا کی جس میں ہدایت اور نور تھا اور جو اپنے سے پہلے والی کتاب توریت کی تصدیق کرتی تھی اور اہل تقویٰ کے لیے ہدایت اور نصیحت تھی۔ ۴۷۔ اور اہل انجیل کو چاہیے کہ وہ ان احکام کے مطابق فیصلے کریں جو اللہ نے انجیل میں نازل کیے ہیں اور جو لوگ اللہ کے نازل کردہ احکام کے مطابق فیصلے نہ کریں وہ فاسق ہیں۔ ۴۸۔ اور (اے رسول) ہم نے آپ پر ایک ایسی کتاب نازل کی ہے جو حق پر مبنی ہے اور اپنے سے پہلے والی کتابوں کی تصدیق کرنے والی ہے اور ان پر نگران و حاکم ہے، لہٰذا آپ اللہ کے نازل کردہ حکم کے مطابق ان کے درمیان فیصلہ کریں اور جو حق آپ کے پاس آیا ہے اسے چھوڑ کر آپ ان کی خواہشات کی پیروی نہ کریں، ہم نے تم میں سے ہر ایک (امت) کے لیے ایک دستور اور طرز عمل اختیار کیا ہے اور اگر اللہ چاہتا تو تم سب کو ایک امت بنا دیتا لیکن اللہ نے تمہیں جو حکم دیا ہے اس میں تمہیں آزمانا چاہتا ہے، لہٰذا نیک کاموں میں سبقت لے جانے کی کوشش کرو، تم سب کو اللہ کی طرف لوٹ کر جانا ہے پھر وہ تمہیں ان حقائق کی خبر دے گا جن میں تم اختلاف کرتے تھے۔ ۴۹۔ اور جو حکم اللہ نے نازل فرمایا ہے اس کے مطابق ان میں فیصلے کریں اور آپ ان کی خواہشات کی پیروی نہ کریں اور ان سے ہوشیار رہیں، کہیں یہ لوگ اللہ کی طرف سے آپ پر نازل شدہ

کسی دستور کے بارے میں آپ کو فتنے میں نہ ڈالیں، اگر یہ منہ پھیر لیں تو جان لیجیے کہ اللہ نے ان کے بعض گناہوں کے سبب انہیں مصیبت میں مبتلا کرنے کا ارادہ کر رکھا ہے اور لوگوں میں سے اکثر یقیناً فاسق ہیں۔ ۵۰۔ کیا یہ لوگ جاہلیت کے دستور کے خواہاں ہیں؟ اہل یقین کے لیے اللہ سے بہتر فیصلہ کرنے والا کون ہے؟ ۵۱۔ اے ایمان والو! یہود و نصاریٰ کو اپنا حامی نہ بناؤ، یہ لوگ آپس میں حامی ضرور ہیں اور تم میں سے جو انہیں حامی بناتا ہے وہ یقیناً انہی میں (شمار) ہو گا، بے شک اللہ ظالموں کی راہنمائی نہیں کرتا۔ ۵۲۔ پس آپ دیکھتے ہیں کہ جن کے دلوں میں بیماری ہے وہ ان میں دوڑ دھوپ کرتے ہیں اور کہتے ہیں: ہمیں اس بات کا خوف ہے کہ کہیں ہم پر کوئی گردش نہ آپڑے، پس قریب ہے کہ اللہ فتح دے یا اپنی طرف سے کوئی اور بات ظاہر کرے پھر یہ لوگ اپنے اندر چھپائے ہوئے نفاق پر نادم ہوں گے۔ ۵۳۔ اور اہل ایمان کہیں گے: کیا یہ وہی لوگ ہیں جو اللہ کے نام کی انتہائی کڑی قسمیں کھاتے تھے کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں؟ ان کے اعمال ضائع ہو گئے پس وہ نامراد ہو کر رہ گئے۔ ۵۴۔ اے ایمان والو! تم میں سے جو بھی اپنے دین سے پھر جائے تو اللہ بہت جلد ایسے لوگوں کو پیدا کرے گا جن سے اللہ محبت کرتا ہو گا اور وہ اللہ سے محبت کرتے ہوں گے، مومنین کے ساتھ نرمی سے اور کافروں کے ساتھ سختی سے پیش آنے والے ہوں گے راہ خدا میں جہاد کریں گے اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈریں گے، یہ اللہ کا فضل ہے وہ جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے اور اللہ بڑی وسعت والا، بڑا علم والا ہے۔ ۵۵۔ تمہارا ولی تو صرف اللہ اور اس کا رسول اور وہ اہل ایمان ہیں جو نماز قائم کرتے ہیں اور حالت رکوع میں زکوٰۃ دیتے ہیں۔ ۵۶۔ اور جو اللہ اور اس کے رسول اور ایمان والوں کو اپنا ولی بنائے گا تو (وہ اللہ کی جماعت میں شامل ہو جائے گا اور) اللہ کی جماعت ہی غالب آنے والی ہے۔ ۵۷۔ اے ایمان والو! ان لوگوں کو جنہیں تم سے پہلے کتاب دی گئی جنہوں نے تمہارے دین کو مذاق

اور کھیل بنایا ہے اور کفار کو اپنا حامی نہ بناؤ اور اللہ کا خوف کرو اگر تم اہل ایمان ہو۔ ۵۸۔ اور جب تم نماز کے لیے اذان دیتے ہو تو یہ لوگ اسے مذاق اور تماشا بنا لیتے ہیں، اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ لوگ عقل نہیں رکھتے۔ ۵۹۔ کہہ دیجیے: اے اہل کتاب! آیا تم صرف اس بات پر ہم سے نفرت کرتے ہو کہ ہم اللہ پر اور اس کی کتاب پر جو ہماری طرف نازل ہوئی اور جو پہلے نازل ہوئی، ایمان لائے ہیں (یہ کوئی وجہ نفرت نہیں ہے بلکہ) وجہ یہ ہے کہ تم میں سے اکثر لوگ فاسق ہیں۔ ۶۰۔ کہہ دیجیے: کیا میں تمہیں بتاؤں کہ اللہ کے ہاں پاداش کے اعتبار سے اس سے بھی بدتر لوگ کون ہیں؟ وہ (لوگ ہیں) جن پر اللہ نے لعنت کی اور جن پر وہ غضبناک ہوا اور جن میں سے کچھ کو اس نے بندر اور سور بنا دیا اور جو شیطان کے پجاری ہیں، ایسے لوگوں کا ٹھکانا بھی بدترین ہے اور یہ سیدھے راستے سے بھٹکے ہوئے ہیں۔ ۶۱۔ اور جب یہ لوگ تمہارے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں: ہم ایمان لے آئے تھے حالانکہ وہ کفر لے کر آئے تھے اور کفر ہی کو لے کر چلے گئے اور جو کچھ یہ (دلوں میں) چھپائے ہوئے ہیں اللہ اسے خوب جانتا ہے۔ ۶۲۔ اور ان میں سے اکثر کو آپ گناہ، زیادتی اور حرام کھانے کے لیے دوڑتے ہوئے دیکھتے ہیں، کتنا برا کام ہے جو یہ لوگ کر رہے ہیں۔ ۶۳۔ ان کے علماء اور فقہاء انہیں گناہ کی باتوں اور حرام کھانے سے منع کیوں نہیں کرتے؟ ان کا یہ عمل کتنا برا ہے؟ ۶۴۔ اور یہود کہتے ہیں: اللہ کے ہاتھ بندھے ہوئے ہیں، خود ان کے ہاتھ باندھے جائیں اور ان پر لعنت ہو اس (گستاخانہ) بات پر بلکہ اللہ کے تو دونوں ہاتھ کھلے ہوئے ہیں وہ جس طرح چاہتا ہے عطا فرماتا ہے اور (اے رسول) آپ کے رب کی طرف سے جو کتاب آپ پر نازل ہوئی ہے وہ ان میں سے اکثر لوگوں کی سرکشی اور کفر میں مزید اضافہ کرے گی اور ہم نے قیامت تک کے لیے ان کے درمیان عداوت اور بغض ڈال دیا ہے، یہ جب جنگ کی آگ بھڑکاتے ہیں تو اللہ اسے بجھا دیتا ہے اور یہ لوگ زمین میں فساد برپا کرنے کی کوشش میں لگے ہوئے

ہیں اور اللہ فسادیوں کو دوست نہیں رکھتا۔ ۶۵۔ اور اگر اہل کتاب ایمان لاتے اور تقویٰ اختیار کرتے تو ہم ان کے گناہ معاف کر دیتے اور انہیں نعمتوں والی جنتوں میں داخل کر دیتے۔ ۶۶۔ اور اگر یہ اہل کتاب توریت و انجیل اور ان کے رب کی طرف سے ان پر نازل شدہ دیگر تعلیمات کو قائم رکھتے تو وہ اپنے اوپر کی (آسمانی برکات) اور نیچے کی (زمینی برکات) سے مالا مال ہوتے، ان میں سے کچھ میانہ رو بھی ہیں، لیکن ان میں اکثریت بدکردار لوگوں کی ہے۔ ۶۷۔ اے رسول! جو کچھ آپ کے رب کی طرف سے آپ پر نازل کیا گیا ہے اسے پہنچا دیجئے اور اگر آپ نے ایسا نہ کیا تو گویا آپ نے اللہ کا پیغام نہیں پہنچایا اور اللہ آپ کو لوگوں (کے شر) سے محفوظ رکھے گا، بے شک اللہ کافروں کی رہنمائی نہیں کرتا۔ ۶۸۔ (اے رسول) کہہ دیجئے: اے اہل کتاب! جب تک تم توریت اور انجیل اور جو کچھ تمہارے رب کی طرف سے تمہاری طرف نازل کیا گیا ہے، کو قائم نہ کرو تم کسی قابل اعتنا مذہب پر نہیں ہو اور (اے رسول) آپ کے رب کی طرف سے جو کتاب آپ پر نازل ہوئی ہے وہ ان میں سے اکثر لوگوں کی سرکشی اور کفر میں مزید اضافہ کرے گی مگر آپ ان کافروں کے حال پر افسوس نہ کریں۔ ۶۹۔ جو لوگ اللہ اور روز آخرت پر ایمان لاتے ہیں اور نیک عمل انجام دیتے ہیں وہ خواہ مسلمان ہوں یا یہودی یا صابی ہوں یا عیسائی انہیں (روز قیامت) نہ کوئی خوف ہو گا اور نہ ہی وہ محزون ہوں گے۔ ۷۰۔ بتحقیق ہم نے بنی اسرائیل سے عہد لیا اور ان کی طرف رسول بھیجے لیکن جب بھی کوئی رسول ان کی طرف ان کی خواہشات کے خلاف کچھ لے کر آیا تو انہوں نے بعض کو تو جھٹلا دیا اور بعض کو قتل کر دیا۔ ۷۱۔ اور ان کا خیال یہ تھا کہ ایسا کرنے سے کوئی فتنہ نہیں ہو گا اس لیے وہ اندھے اور بہرے ہو گئے پھر اللہ نے ان کی توبہ قبول کی پھر ان میں اکثر اندھے اور بہرے ہو گئے اور اللہ ان کے اعمال کو خوب دیکھ رہا ہے۔ ۷۲۔ وہ لوگ یقیناً کافر ہو گئے جو کہتے ہیں: مسیح بن مریم ہی خدا ہیں جبکہ خود مسیح کہا

کرتے تھے: اے بنی اسرائیل تم اللہ ہی کی پرستش کرو جو میرا اور تمہارا رب ہے، بے شک جس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا، بتحقیق اللہ نے اس پر جنت کو حرام کر دیا اور اس کا ٹھکانا جہنم ہے اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں ہے۔ ۷۳۔ بتحقیق وہ لوگ کافر ہو گئے جو کہتے ہیں: اللہ تین میں کا تیسرا ہے جبکہ خدائے واحد کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور اگر یہ لوگ اپنی ان باتوں سے باز نہیں آتے تو ان میں سے کفر کرنے والوں پر دردناک عذاب ضرور واقع ہو گا۔ ۷۴۔ آخر یہ لوگ اللہ کے آگے توبہ کیوں نہیں کرتے اور مغفرت کیوں نہیں مانگتے؟ اللہ بڑا بخشنے والا، رحم کرنے والا ہے۔ ۷۵۔ مسیح بن مریم تو صرف اللہ کے رسول ہیں ان سے پہلے بھی بہت سے رسول گزر چکے ہیں اور ان کی والدہ صدیقہ (راستباز خاتون) تھیں، دونوں کھانا کھایا کرتے تھے، دیکھو ہم کس طرح ان کے لیے اپنی آیات کھول کر بیان کرتے ہیں، پھر دیکھو یہ لوگ کدھر الٹے جا رہے ہیں۔ ۷۶۔ کہہ دیجئے: کیا تم اللہ کے سوا ایسی چیز کی پرستش کرتے ہو جو تمہارے نقصان اور نفع پر کوئی اختیار نہیں رکھتی؟ اور اللہ ہی خوب سننے، جاننے والا ہے۔ ۷۷۔ کہہ دیجئے: اے اہل کتاب اپنے دین میں ناحق مبالغہ نہ کرو اور ان لوگوں کی خواہشات کی پیروی نہ کرو جو پہلے ہی گمراہی میں مبتلا ہیں اور دوسرے بہت سے لوگوں کو بھی گمراہی میں ڈال چکے ہیں اور سیدھے راستے سے بھٹک گئے ہیں۔ ۷۸۔ بنی اسرائیل میں سے جن لوگوں نے کفر اختیار کیا، داؤد اور عیسیٰ بن مریم کی زبان سے ان پر لعنت کی گئی، کیونکہ وہ سرکش ہو گئے تھے اور حد سے تجاوز کرتے تھے۔ ۷۹۔ جن برے کاموں کے وہ مرتکب ہوتے تھے ان سے وہ باز نہیں آتے تھے، ان کا یہ عمل کتنا برا ہے۔ ۸۰۔ آپ ان میں سے بیشتر لوگوں کو دیکھتے ہیں کہ وہ (مسلمانوں کے مقابلے میں) کافروں سے دوستی کرتے ہیں، انہوں نے جو کچھ اپنے لیے آگے بھیجا ہے وہ نہایت برا ہے جس سے اللہ ان پر ناراض ہوا اور وہ ہمیشہ ہمیشہ عذاب میں رہیں گے۔ ۸۱۔ اور اگر وہ اللہ اور

نبی اور ان کی طرف نازل کردہ کتاب پر ایمان رکھتے تو ایسے لوگوں سے دوستی نہ کرتے مگر ان میں سے اکثر لوگ فاسق ہیں۔ ۸۲۔(اے رسول) اہل ایمان کے ساتھ عداوت میں یہود اور مشرکین کو آپ پیش پیش پائیں گے اور ایمان والوں کے ساتھ دوستی میں انہیں قریب تر پائیں گے، جو اپنے آپ کو نصاریٰ کہتے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ ان میں عالم اور درویش صفت لوگ ہیں اور وہ تکبر نہیں کرتے۔ ۸۳۔اور جب وہ رسول کی طرف نازل ہونے والے کلام کو سنتے ہیں، آپ دیکھتے ہیں کہ معرفت حق کی بدولت ان کی آنکھیں اشکبار ہو جاتی ہیں، وہ کہتے ہیں: ہمارے رب! ہم ایمان لے آئے ہیں پس ہمیں گواہی دینے والوں میں شامل فرما ۸۴۔ اور ہم اللہ پر اور اس حق پر کیوں نہ ایمان لائیں جو ہمارے پاس آیا ہے؟ اور ہم امید رکھتے ہیں کہ ہمارا رب ہمیں نیک بندوں کی صف میں شامل کرلے گا۔ ۸۵۔اللہ نے اس قول کے عوض انہیں ایسی جنتوں سے نوازا ہے جن کے نیچے نہریں جاری ہیں ان میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور نیکوکاروں کا یہی صلہ ہے۔ ۸۶۔اور جن لوگوں نے کفر اختیار کیا اور ہماری آیات کو جھٹلایا وہ جہنمی ہیں۔ ۸۷۔اے ایمان والو! جو پاکیزہ چیزیں اللہ نے تمہارے لیے حلال کر دی ہیں انہیں حرام نہ کرو اور حد سے تجاوز بھی نہ کرو، اللہ حد سے تجاوز کرنے والوں کو یقینا دوست نہیں رکھتا۔ ۸۸۔اور جو حلال اور پاکیزہ چیزیں اللہ نے تمہیں عنایت کر رکھی ہیں ان میں سے کھاؤ اور اس اللہ کا خوف کرو جس پر تمہارا ایمان ہے۔ ۸۹۔اللہ تمہاری بے مقصد قسموں پر تمہارا مواخذہ نہیں کرے گا لیکن جو سنجیدہ قسمیں تم کھاتے ہو ان کا مواخذہ ہو گا، پس اس (قسم توڑنے) کا کفارہ دس محتاجوں کو اوسط درجے کا کھانا کھلانا ہے جو تم اپنے گھر والوں کو کھلاتے ہو یا انہیں کپڑا پہنانا یا غلام آزاد کرنا ہے اور جسے یہ میسر نہ ہو وہ تین دن روزے رکھے، جب تم قسم کھاؤ (اور اسے توڑ دو) تو یہ تمہاری قسموں کا کفارہ ہے اور اپنی قسموں کی حفاظت کرو، اللہ اسی طرح اپنی آیات تمہارے لیے کھول کر بیان فرماتا ہے تاکہ تم

شکر ادا کرو۔ ۹۰۔ اے ایمان والو! شراب اور جوا اور مقدس تھان اور پانسے سب ناپاک شیطانی عمل ہیں پس اس سے پرہیز کرو تاکہ تم نجات حاصل کر سکو۔ ۹۱۔ شیطان تو بس یہ چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعے تمہارے درمیان دشمنی اور بغض ڈال دے اور تمہیں یاد خدا اور نماز سے روکے تو کیا تم باز آجاؤ گے؟ ۹۲۔ اور اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور اپنا بچاؤ کرو، پھر اگر تم نے منہ پھیر لیا تو جان لو ہمارے رسول کی ذمے داری تو بس واضح طور پر حکم پہنچا دینا ہے۔ ۹۳۔ جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے ان کی ان چیزوں پر کوئی گرفت نہ ہوگی جو وہ کھا پی چکے بشرطیکہ (آئندہ) پرہیز کریں اور ایمان پر قائم رہیں اور نیک اعمال بجالائیں پھر پرہیز کریں اور ایمان پر قائم رہیں پھر پرہیز کریں اور نیکی کریں اور اللہ نیکی کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔ ۹۴۔ اے ایمان والو! اللہ ان شکاروں کے ذریعے تمہیں آزمائش میں ڈالے گا جنہیں تم اپنے ہاتھوں اور اپنے نیزوں کے ذریعے پکڑتے ہو تاکہ اللہ یہ معلوم کرے کہ اس سے غائبانہ طور پر کون ڈرتا ہے، پس جو اس کے بعد (بھی) حد سے تجاوز کرے اس کے لیے دردناک عذاب ہے۔ ۹۵۔ اے ایمان والو! احرام کی حالت میں شکار نہ کرو اور اگر تم میں سے کوئی جان بوجھ کر (کوئی جانور) مار دے تو جو جانور اس نے مارا ہے اس کے برابر ایک جانور مویشیوں میں سے قربان کرے جس کا فیصلہ تم میں سے دو عادل افراد کریں، یہ قربانی کعبہ پہنچائی جائے یا مسکینوں کو کھانا کھلانے کا کفارہ دے یا اس کے برابر روزے رکھے تاکہ اپنے کیے کا ذائقہ چکھے، جو ہو چکا اسے اللہ نے معاف کر دیا اور اگر کسی نے اس غلطی کا اعادہ کیا تو اللہ اس سے انتقام لے گا اور اللہ بڑا غالب آنے والا، انتقام لینے والا ہے۔ ۹۶۔ تمہارے لیے سمندری شکار اور اس کا کھانا حلال کر دیا گیا ہے، یہ تمہارے اور مسافروں کے فائدے میں ہے اور جب تک تم احرام میں ہو خشکی کا شکار تم پر حرام کر دیا گیا ہے اور جس اللہ کے سامنے جمع کیے جاؤ گے اس سے ڈرتے

رہو۔ ۹۷۔ اللہ نے حرمت کے گھر کعبہ کو لوگوں کے لیے (امور معاش اور معاد کی) کی استواری (کا ذریعہ) بنایا اور حرمت کے مہینوں کو بھی اور قربانی کے جانور کو بھی اور ان جانوروں کو بھی جن کے گلے میں پٹے باندھے گئے ہوں، یہ اس لیے تاکہ تم جان لو کہ اللہ وہ سب کچھ جانتا ہے جو آسمانوں میں اور زمین میں ہے اور یہ کہ اللہ ہر چیز کا خوب علم رکھتا ہے۔ ۹۸۔ جان لو کہ اللہ سخت سزا دینے والا ہے اور بڑا بخشنے والا، رحم کرنے والا ہے۔ ۹۹۔ رسول کے ذمے بس حکم پہنچا دینا ہے اور جو کچھ تم چھپاتے ہو اور جو کچھ ظاہر کرتے ہو اللہ سب جانتا ہے۔ ۱۰۰۔ (اے رسول) کہہ دیجیے: ناپاک اور پاک برابر نہیں ہو سکتے خواہ ناپاکی کی فراوانی تمہیں بھلی لگے، پس اے صاحبان عقل اللہ کی نافرمانی سے بچو شاید تمہیں نجات مل جائے۔ ۱۰۱۔ اے ایمان والو! ایسی چیزوں کے بارے میں سوال نہ کرو کہ اگر وہ تم پر ظاہر کر دی جائیں تو تمہیں بری لگیں اور اگر ان کے بارے میں نزول قرآن کے وقت پوچھو گے تو وہ تم پر ظاہر کر دی جائیں گی (جو کچھ اب تک ہوا) اس سے اللہ نے درگزر فرمایا اور اللہ بڑا بخشنے والا، بردبار ہے۔ ۱۰۲۔ ایسی باتیں تم سے پہلے لوگوں نے بھی پوچھی تھیں پھر وہ لوگ انہی باتوں کی وجہ سے کافر ہو گئے۔ ۱۰۳۔ اللہ نے نہ کوئی بحیرہ بنایا ہے اور نہ سائبہ اور نہ وصیلہ اور نہ حام، بلکہ کافر لوگ اللہ پر جھوٹ افترا کرتے ہیں اور ان میں اکثر تو عقل ہی نہیں رکھتے۔ ۱۰۴۔ اور جب ان لوگوں سے کہا جاتا ہے کہ جو دستور اللہ نے نازل کیا ہے اس کی طرف اور رسول کی طرف آؤ تو وہ کہتے ہیں: ہمارے لیے وہی (دستور) کافی ہے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا، خواہ ان کے باپ دادا کچھ بھی نہ جانتے ہوں اور ہدایت پر بھی نہ ہوں۔ ۱۰۵۔ اے ایمان والو! اپنی فکر کرو، اگر تم خود راہ راست پر ہو تو جو گمراہ ہے وہ تمہارا کچھ نہیں بگاڑے گا، تم سب کو پلٹ کر اللہ کی طرف جانا ہے پھر وہ تمہیں آگاہ کرے گا جو کچھ تم کرتے رہے ہو۔ ۱۰۶۔ اے ایمان والو! جب تم میں سے کسی کی موت کا وقت آجائے تو وصیت کرتے وقت

گواہی کے لیے تم میں سے دو عادل شخص موجود ہوں یا جب تم سفر میں ہو اور موت کی مصیبت پیش آ رہی ہو تو دوسرے دو (غیر مسلموں) کو گواہ بنالو، اگر تمہیں ان گواہوں پر شک ہو جائے تو نماز کے بعد دونوں گواہوں کو روک لو کہ وہ دونوں اللہ کی قسم کھائیں کہ ہم گواہی کا کوئی معاوضہ نہیں لیں گے اگرچہ رشتہ داری کا معاملہ ہی کیوں نہ ہو اور نہ ہم خدائی شہادت کو چھپائیں گے اگر ایسا کریں تو ہم گناہگاروں میں سے ہو جائیں گے۔ ۱۰۷۔ پھر اگر انکشاف ہو جائے کہ ان دونوں نے (جھوٹ بول کر) گناہ کا ارتکاب کیا تھا تو ان کی جگہ دو اور افراد جن کی حق تلفی ہو گئی ہو اور وہ (میت کے) قریبی ہوں کھڑے ہو جائیں اور اللہ کی قسم کھائیں کہ ہماری شہادت ان کی شہادت سے زیادہ برحق ہے اور ہم نے کوئی تجاوز نہیں کیا، اگر ایسا کریں تو ہم ظالموں میں سے ہو جائیں گے۔ ۱۰۸۔ اس طرح زیادہ امید کی جا سکتی ہے کہ لوگ صحیح شہادت پیش کریں یا اس بات کا خوف کریں کہ ان کی قسموں کے بعد ہماری قسمیں رد کر دی جائیں گی اور اللہ سے ڈرو اور سنو اور اللہ فاسق لوگوں کی رہنمائی نہیں کرتا۔ ۱۰۹۔ (اس دن کا خوف کرو) جس دن اللہ سب رسولوں کو جمع کر کے ان سے پوچھے گا: (امتوں کی طرف سے) تمہیں کیا جواب ملا؟ وہ عرض کریں گے: (تیرے علم کی نسبت) ہمیں علم ہی نہیں، غیب کی باتوں کو یقیناً تو ہی خوب جانتا ہے۔ ۱۱۰۔ جب عیسیٰ بن مریم سے اللہ نے فرمایا: یاد کرو میری اس نعمت کو جو میں نے تمہیں اور تمہاری والدہ کو عطا کی ہے جب میں نے روح القدس کے ذریعے تمہاری تائید کی، تم گہوارے میں اور بڑے ہو کر لوگوں سے باتیں کرتے تھے اور جب میں نے تمہیں کتاب، حکمت، توریت اور انجیل کی تعلیم دی اور جب تم میرے حکم سے مٹی سے پرندے کا پتلا بناتے تھے پھر تم اس میں پھونک مارتے تھے تو وہ میرے حکم سے پرندہ بن جاتا تھا اور تم مادر زاد اندھے اور کوڑھی کو میرے حکم سے صحت یاب کرتے تھے اور تم میرے حکم سے مردوں کو (زندہ کر کے) نکال کھڑا کرتے تھے

اور جب میں نے بنی اسرائیل کو اس وقت تم سے روک رکھا جب تم ان کے پاس کھلی نشانیاں لے کر آئے
تھے تو ان میں سے کفر اختیار کرنے والوں نے کہا: یہ تو ایک کھلا جادو ہے۔ ۱۱۱۔ اور جب میں نے حواریوں پر
الہام کیا کہ وہ مجھ پر اور میرے رسول پر ایمان لے آئیں تو وہ کہنے لگے: ہم ایمان لے آئے اور گواہ رہیے کہ
ہم مسلمان ہیں۔ ۱۱۲۔ (وہ وقت یاد کرو) جب حواریوں نے کہا: اے عیسیٰ بن مریم کیا آپ کا رب ہمارے
لیے آسمان سے کھانے کا خوان اتار سکتا ہے؟ تو عیسیٰ نے کہا: اگر تم مومن ہو تو اللہ سے ڈرو۔ ۱۱۳۔ انہوں
نے کہا: ہم چاہتے ہیں کہ اس (خوان) میں سے کھائیں اور ہمارے دل مطمئن ہوں اور یہ جان لیں کہ آپ
نے ہم سے سچ کہا ہے اور اس پر ہم گواہ رہیں۔ ۱۱۴۔ تب عیسیٰ بن مریم نے دعا کی: اے اللہ! اے ہمارے
رب! ہمارے لیے آسمان سے کھانے کا ایک خوان نازل فرما کہ ہمارے اگلوں اور پچھلوں کے لیے وہ دن عید
اور تیری طرف سے نشانی ہو اور ہمیں رزق دے کہ تو بہترین رزق دینے والا ہے۔ ۱۱۵۔ اللہ نے فرمایا: میں
یہ خوان تم پر نازل کرنے والا ہوں، لیکن اگر اس کے بعد تم میں سے کوئی کفر اختیار کرے گا تو اسے میں ایسا
عذاب دوں گا کہ اس جیسا عذاب عالمین میں کسی کو نہ دیا ہو گا۔ ۱۱۶۔ اور (وہ وقت یاد کرو) جب اللہ نے
فرمایا: اے عیسیٰ بن مریم کیا آپ نے لوگوں سے کہا تھا کہ اللہ کے سوا مجھے اور میری والدہ کو خدا بناؤ؟ عیسیٰ
نے عرض کی: تو پاک ہے میں ایسی بات کیسے کہہ سکتا ہوں جس کا مجھے کوئی حق ہی نہیں؟ اگر میں نے ایسا کچھ
کہا ہوتا تو تجھے اس کا علم ہوتا، کیونکہ تو میرے دل کی بات جانتا ہے لیکن میں تیرے اسرار نہیں جانتا، یقیناً تو
ہی غیب کی باتیں خوب جاننے والا ہے۔ ۱۱۷۔ میں نے تو ان سے صرف وہی کہا جس کا تو نے مجھے حکم دیا تھا کہ
اس اللہ کی عبادت کرو جو میرا اور تمہارا رب ہے، جب تک میں ان کے درمیان رہا میں ان پر گواہ رہا اور جب
تو نے مجھے اٹھا لیا تو تو خود ہی ان پر نگران ہے اور تو ہی ہر چیز پر گواہ ہے۔ ۱۱۸۔ اگر تو انہیں عذاب دے تو یہ

تیرے ہی بندے ہیں اور اگر تو انہیں بخش دے تو تو ہی غالب آنے والا حکمت والا ہے۔ ۱۱۹۔ اللہ نے فرمایا: یہ وہ دن ہے جس میں سچوں کو ان کی سچائی فائدہ دے گی، ان کے لیے ایسی جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں جن میں وہ ابد تک ہمیشہ رہیں گے، اللہ ان سے راضی ہے اور وہ اللہ سے راضی ہیں، یہی بڑی کامیابی ہے۔ ۱۲۰۔ آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان موجود ہے سب پر اللہ کی سلطنت ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

٦....الانعام

بنام خدائے رحمن رحیم

۱۔ ثنائے کامل اللہ کے لیے ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور تاریکیوں اور روشنی کو بنایا، پھر بھی یہ کافر (دوسرے دیوتاؤں کو) اپنے رب کے برابر لاتے ہیں۔ ۲۔ اسی نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا پھر ایک مدت کا فیصلہ کیا اور ایک مقررہ مدت اس کے پاس ہے، پھر بھی تم تردد میں مبتلا ہو۔ ۳۔ اور آسمانوں میں بھی اور زمین میں بھی وہی ایک اللہ ہے، وہ تمہاری پوشیدہ اور ظاہری باتوں کو جانتا ہے اور تمہارے اعمال کو بھی جانتا ہے۔ ۴۔ اور ان کے رب کی نشانیوں میں سے جو بھی نشانی ان کے پاس آتی ہے یہ اس سے منہ موڑ لیتے ہیں۔ ۵۔ چنانچہ جب حق ان کے پاس آیا تو انہوں نے اسے بھی جھٹلا دیا، پس جس چیز کا یہ لوگ مذاق اڑاتے ہیں اس کی خبر عنقریب انہیں معلوم ہو جائے گی۔ ٦۔ کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ ہم نے ان سے پہلے کتنی ہی ایسی قوموں کو نابود کر دیا جنہیں ہم نے زمین میں وہ اقتدار دیا تھا جو ہم نے تمہیں نہیں دیا؟ اور ہم نے ان پر

آسمان سے موسلا دھار بارشیں برسائیں اور ان کے نیچے نہریں جاری کر دیں پھر ہم نے ان کے گناہوں کے سبب انہیں ہلاک کر دیا اور ان کے بعد ہم نے اور قومیں پیدا کیں۔ ۷۔ اور (اے رسول) اگر ہم کاغذ پر لکھی ہوئی کوئی کتاب (بھی) آپ پر نازل کرتے اور یہ لوگ اپنے ہاتھوں سے اسے چھو بھی لیتے تب بھی کافر یہی کہتے کہ یہ ایک صریح جادو کے سوا کچھ نہیں۔ ۸۔ اور کہتے ہیں: اس (پیغمبر) پر فرشتہ کیوں نازل نہیں کیا گیا اور اگر ہم نے فرشتہ نازل کر دیا ہوتا تو (اب تک) فیصلہ بھی ہو چکا ہوتا پھر انہیں (ذرا) مہلت نہ دی جاتی۔ ۹۔ اور اگر ہم اسے فرشتہ قرار دیتے بھی تو مردانہ (شکل میں) قرار دیتے اور ہم انہیں اسی شبہ میں مبتلا کرتے جس میں وہ اب مبتلا ہیں۔ ۱۰۔ اور آپ سے پہلے بھی رسولوں کے ساتھ تمسخر ہوتا رہا ہے آخر کار تمسخر کرنے والوں کو اسی بات نے گرفت میں لیا جس کا وہ مذاق اڑاتے تھے۔ ۱۱۔ (ان سے) کہہ دیجئے: زمین میں چلو پھرو پھر دیکھو کہ جھٹلانے والوں کا کیا انجام ہوا ہے؟ ۱۲۔ ان سے پوچھ لیجیے: آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے وہ کس کا ہے؟ کہہ دیجئے: (سب کچھ) اللہ ہی کا ہے، اس نے رحمت کو اپنے پر لازم کر دیا ہے، وہ تم سب کو قیامت کے دن جس کے آنے میں کوئی شک نہیں ضرور بہ ضرور جمع کرے گا جنہوں نے اپنے آپ کو خسارے میں ڈال رکھا ہے وہ ایمان نہیں لائیں گے۔ ۱۳۔ اور جو (مخلوق) رات اور دن میں بستی ہے وہ سب اللہ کی ہے اور وہ بڑا سننے والا، جاننے والا ہے۔ ۱۴۔ کہہ دیجئے: کیا میں آسمانوں اور زمین کے خالق اللہ کو چھوڑ کر کسی اور کو اپنا آقا بناؤں؟ جبکہ وہی کھلاتا ہے اور اسے کھلایا نہیں جاتا، کہہ دیجئے: مجھے یہی حکم ہے کہ سب سے پہلے اس کے آگے سر تسلیم خم کروں اور یہ (بھی کہا گیا ہے) کہ تم ہرگز مشرکین میں سے نہ ہونا۔ ۱۵۔ (یہ بھی) کہہ دیجئے: اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں تو مجھے بڑے دن کے عذاب کا خوف ہے۔ ۱۶۔ جس شخص سے اس روز یہ (عذاب) ٹال دیا گیا اس پر اللہ نے (بڑا ہی) رحم کیا اور یہی نمایاں کامیابی ہے۔ ۱۷۔ اور

اگر اللہ تمہیں ضرر پہنچائے تو خود اس کے سوا اسے دور کرنے والا کوئی نہیں اور اگر وہ تمہیں کوئی بھلائی عطا کرے تو وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ ۱۸۔ اور وہی اپنے بندوں پر غالب ہے اور وہی بڑا حکمت والا، باخبر ہے۔ ۱۹۔ کہہ دیجئے: گواہی کے لحاظ سے کون سی چیز سب سے بڑی ہے؟ کہہ دیجئے: اللہ ہی میرے اور تمہارے درمیان گواہ ہے اور یہ قرآن میری طرف بذریعہ وحی نازل کیا گیا ہے تاکہ میں تمہیں اور جس تک یہ پیغام پہنچے سب کو تنبیہ کروں، کیا تم یہ گواہی دیتے ہو کہ اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود ہے؟ کہہ دیجئے: میں تو ایسی گواہی نہیں دیتا، کہہ دیجئے: معبود تو صرف وہی ایک ہے اور جو شرک تم کرتے ہو میں اس سے بیزار ہوں۔ ۲۰۔ جنہیں ہم نے کتاب دی ہے وہ اس (رسول) کو ایسے پہچانتے ہیں جیسے اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں، جنہوں نے اپنے آپ کو خسارے میں ڈال رکھا ہے، پس وہی ایمان نہیں لائیں گے۔ ۲۱۔ اور اس شخص سے بڑھ کر ظالم کون ہو گا جو اللہ پر جھوٹ افترا کرے یا اس کی آیات کو جھٹلائے؟ یقینا ایسے ظالم کبھی نجات نہیں پائیں گے۔ ۲۲۔ اور جس دن ہم تمام لوگوں کو جمع کریں گے پھر ہم مشرکوں سے پوچھیں گے: تمہارے وہ شریک اب کہاں ہیں جن کا تمہیں زعم تھا؟ ۲۳۔ پھر ان سے اور کوئی عذر بن نہ سکے گا سوائے اس کے کہ وہ کہیں: اپنے رب اللہ کی قسم ہم مشرک نہیں تھے۔ ۲۴۔ دیکھیں: انہوں نے اپنے آپ پر کیسا جھوٹ بولا اور جو کچھ وہ افترا کرتے تھے کس طرح بے حقیقت ثابت ہوا؟ ۲۵۔ اور ان میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں جو کان لگا کر آپ کی باتیں سنتے ہیں، لیکن ہم نے ان کے دلوں پر پردے ڈال دیے ہیں کہ وہ انہیں سمجھ نہ سکیں اور ان کے کانوں میں گرانی (بہراپن) ہے اور اگر وہ تمام نشانیاں دیکھ لیں پھر بھی ان پر ایمان نہیں لائیں گے یہاں تک کہ یہ (کافر) آپ کے پاس آتے ہیں تو آپ سے جھگڑتے ہیں، کفار کہتے ہیں: یہ تو بس قصہ ہائے پارینہ ہیں۔ ۲۶۔ اور یہ (لوگوں کو) اس سے روکتے ہیں اور (خود بھی) ان سے دور رہتے ہیں اور وہ صرف اپنے آپ

کو ہلاکت میں ڈال رہے ہیں مگر اس کا شعور نہیں رکھتے۔ ۲۷۔ اور اگر آپ (وہ منظر) دیکھیں جب وہ جہنم کے کنارے کھڑے کیے جائیں گے تو کہیں گے: کاش ہم پھر (دنیا میں) لوٹا دیے جائیں اور ہم اپنے رب کی آیات کی تکذیب نہ کریں اور ہم ایمان والوں میں شامل ہو جائیں۔ ۲۸۔ بلکہ ان پر وہ سب کچھ واضح ہو گیا جسے یہ پہلے چھپا رکھتے تھے اور اگر انہیں واپس بھیج بھی دیا جائے تو یہ پھر وہی کریں گے جس سے انہیں منع کیا گیا ہے اور یقیناً یہ جھوٹے ہیں۔ ۲۹۔ اور کہتے ہیں: ہماری اس دنیاوی زندگی کے سوا کچھ بھی نہیں اور ہم (مرنے کے بعد دوبارہ) زندہ نہیں کیے جائیں گے۔ ۳۰۔ اور اگر آپ (وہ منظر) دیکھ لیں جب یہ لوگ اپنے رب کے سامنے کھڑے کیے جائیں گے تو وہ فرمائے گا: کیا یہ (دوبارہ زندہ ہونا) حق نہیں ہے؟ وہ کہیں گے: کیوں نہیں؟ ہمارے رب کی قسم (یہ حق ہے)، وہ فرمائے گا: پھر اپنے کفر کے بدلے عذاب چکھو۔ ۳۱۔ وہ لوگ گھاٹے میں رہ گئے جو اللہ سے ملاقات کو جھٹلاتے ہیں یہاں تک کہ جب ان پر اچانک قیامت آجائے گی تو (یہی لوگ) کہیں گے: افسوس ہم نے اس میں کتنی کوتاہی کی اور اس وقت وہ اپنے گناہوں کا بوجھ اپنی پیٹھوں پر لادے ہوئے ہوں گے، دیکھو کتنا برا ہے یہ بوجھ جو یہ اٹھائے ہوئے ہیں۔ ۳۲۔ اور دنیا کی زندگی ایک کھیل اور تماشے کے سوا کچھ نہیں اور اہل تقویٰ کے لیے دار آخرت ہی بہترین ہے، کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے؟ ۳۳۔ ہمیں علم ہے کہ ان کی باتیں یقیناً آپ کے لیے رنج کا باعث ہیں، پس یہ صرف آپ کی تکذیب نہیں کرتے بلکہ یہ ظالم لوگ درحقیقت اللہ کی آیات کا انکار کرتے ہیں۔ ۳۴۔ اور بتحقیق آپ سے پہلے بھی بہت سے رسول جھٹلائے جاتے رہے اور تکذیب و ایذا پر صبر کرتے رہے ہیں یہاں تک کہ انہیں ہماری مدد پہنچ گئی اور اللہ کے کلمات کو کوئی بدل نہیں سکتا، چنانچہ سابقہ پیغمبروں کی خبریں آپ تک پہنچ چکی ہیں۔ ۳۵۔ اور ان لوگوں کی بے رخی اگر آپ پر گراں گزرتی ہے تو آپ سے ہو سکے تو زمین میں کوئی سرنگ

یا آسمان میں کوئی سیڑھی تلاش کریں پھر ان کے پاس کوئی نشانی لے کر آئیں اور اگر اللہ چاہتا تو ان سب کو ہدایت پر جمع کر دیتا، پس آپ نادانوں میں سے ہر گز نہ ہوں۔ ۳۶۔ یقیناً مانتے وہی ہیں جو سنتے ہیں اور مردوں کو تو اللہ (قبروں سے) اٹھائے گا پھر وہ اسی کی طرف پلٹائے جائیں گے۔ ۳۷۔ اور وہ کہتے ہیں: اس (نبی) پر اس کے رب کی طرف سے کوئی معجزہ نازل کیوں نہیں ہوا؟ کہہ دیجئے: اللہ معجزہ نازل کرنے پر قادر ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔ ۳۸۔ اور زمین پر چلنے والے تمام جانور اور ہوا میں اپنے دو پروں سے اڑنے والے سارے پرندے بس تمہاری طرح کی امتیں ہیں، ہم نے اس کتاب میں کسی چیز کی کمی نہیں چھوڑی پھر (سب) اپنے رب کی طرف جمع کیے جائیں گے۔ ۳۹۔ اور جو لوگ ہماری آیات کو جھٹلاتے ہیں وہ بہرے اور گونگے ہیں جو تاریکیوں میں (پڑے ہوئے) ہیں، اللہ جسے چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے سیدھے راستے پر لگا دیتا ہے۔ ۴۰۔ کہہ دیجئے: یہ تو بتاؤ کہ اگر تم پر اللہ کا عذاب آجائے یا قیامت آجائے تو کیا تم (اس وقت) اللہ کے سوا کسی اور کو پکارو گے؟ (بتاؤ) اگر تم سچے ہو۔ ۴۱۔ بلکہ (اس وقت) تم اللہ ہی کو پکارو گے اور اگر اللہ چاہے تو یہ مصیبت تم سے ٹال دے گا جس کے لیے تم اسے پکارتے تھے اور جنہیں تم نے شریک بنا رکھا ہے اس وقت انہیں تم بھول جاؤ گے۔ ۴۲۔ اور بے شک آپ سے پہلے (بھی) بہت سی قوموں کی طرف ہم نے رسول بھیجے پھر ہم نے انہیں سختیوں اور تکالیف میں مبتلا کیا تاکہ وہ عاجزی کا اظہار کریں۔ ۴۳۔ پھر جب ہماری طرف سے سختیاں آئیں تو انہوں نے عاجزی کا اظہار کیوں نہ کیا؟ بلکہ ان کے دل اور سخت ہو گئے اور شیطان نے ان کے اعمال انہیں آراستہ کر کے دکھائے۔ ۴۴۔ پھر جب انہوں نے وہ نصیحت فراموش کر دی جو انہیں کی گئی تھی تو ہم نے ان پر ہر طرح (کی خوشحالی) کے دروازے کھول دیے یہاں تک کہ وہ ان بخششوں پر خوب خوش ہو رہے تھے ہم نے اچانک انہیں اپنی گرفت میں لے لیا پھر وہ مایوس ہو کر

رہ گئے۔ ۴۵۔اس طرح ظالموں کی جڑ کاٹ دی گئی اور ثنائے کامل اللہ رب العالمین کے لیے ہے۔ ۴۶۔ کہہ دیجئے: (کافرو) مجھے بتاؤ کہ اگر اللہ تمہاری سماعت اور تمہاری بصارت تم سے چھین لے اور تمہارے دلوں پر مہر لگا دے تو اللہ کے سوا کون سا معبود ہے جو تمہیں یہ (چیزیں) عطا کرے؟ دیکھو ہم کس طرح اپنی آیات بیان کرتے ہیں پھر بھی یہ لوگ منہ موڑ لیتے ہیں۔ ۴۷۔ کہہ دیجئے: بھلا مجھے بتاؤ کہ اگر اللہ کا عذاب تم پر اچانک یا علانیہ طور پر آجائے تو کیا ظالموں کے سوا کوئی ہلاک ہو گا؟ ۴۸۔اور ہم تو رسولوں کو صرف بشارت دینے والے اور تنبیہ کرنے والے بنا کر بھیجتے ہیں، پھر جو ایمان لے آئے اور اصلاح کر لے تو ایسے لوگوں کے لیے نہ تو کوئی خوف ہو گا اور نہ ہی وہ محزون ہوں گے۔ ۴۹۔اور جنہوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا وہ اپنی نافرمانیوں کی پاداش میں عذاب میں مبتلا ہوں گے۔ ۵۰۔ کہہ دیجئے: میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ میں غیب جانتا ہوں اور نہ ہی میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں، میں تو صرف اس حکم کی پیروی کرتا ہوں جس کی میری طرف وحی ہوتی ہے، کہہ دیجئے: کیا اندھا اور بینا برابر ہو سکتے ہیں؟ کیا تم غور نہیں کرتے؟ ۵۱۔ اور آپ اس (قرآن) کے ذریعے ان لوگوں کو متنبہ کریں جو اس بات کا خوف رکھتے ہیں کہ وہ اپنے رب کے سامنے ایسی حالت میں جمع کیے جائیں گے کہ اللہ کے سوا ان کا نہ کوئی کارساز ہو گا اور نہ شفاعت کنندہ، شاید وہ تقویٰ اختیار کریں۔ ۵۲۔اور جو لوگ صبح و شام اپنے رب کو پکارتے ہیں اور اس کی خوشنودی چاہتے ہیں انہیں اپنے سے دور نہ کریں، نہ آپ پر ان کا کوئی بار حساب ہے اور نہ ہی ان پر آپ کا کوئی بار حساب ہے کہ آپ انہیں (اپنے سے) دور کر دیں پس (اگر ایسا کیا تو) آپ ظالموں میں سے ہو جائیں گے۔ ۵۳۔اور اس طرح ہم نے ان میں سے بعض کو بعض کے ذریعے (یوں) آزمائش میں ڈالا کہ وہ یہ کہدیں کہ کیا ہم میں سے یہی وہ لوگ ہیں جن پر اللہ نے فضل و کرم کیا ہے؟ (کہہ

دیجئے) کیا اللہ اپنے شکر گزار بندوں کو بہتر نہیں جانتا؟ ۵۴۔اور جب آپ کے پاس ہماری آیات پر ایمان لانے والے لوگ آجائیں تو ان سے کہیے: سلام علیکم تمہارے رب نے رحمت کو اپنے اوپر لازم قرار دیا ہے کہ تم میں سے جو نادانی سے کوئی گناہ کر بیٹھے پھر اس کے بعد توبہ کر لے اور اصلاح کر لے تو وہ بڑا بخشنے والا، رحم کرنے والا ہے۔ ۵۵۔اور اسی طرح آیات کو ہم تفصیل سے بیان کرتے ہیں تاکہ مجرموں کا راستہ نمایاں ہو جائے۔ ۵۶۔ کہہ دیجئے: اللہ کے سوا جنہیں تم پکارتے ہو ان کی بندگی سے مجھے منع کیا گیا ہے، کہہ دیجئے: میں تمہاری خواہشات کی اتباع نہیں کروں گا اور اگر ایسا کروں تو میں گمراہ ہو جاؤں گا اور ہدایت یافتہ افراد میں شامل نہیں رہوں گا۔ ۵۷۔ کہہ دیجئے: میں اپنے رب کی طرف سے واضح دلیل پر (قائم) ہوں اور تم اس کی تکذیب کر چکے ہو، جس چیز کی تم جلدی کر رہے ہو وہ میرے پاس نہیں ہے، فیصلہ تو صرف اللہ ہی کرتا ہے وہ حقیقت بیان فرماتا ہے اور وہی بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔ ۵۸۔ کہہ دیجئے: جس چیز کی تم جلدی کر رہے ہو اگر وہ میرے پاس موجود ہوتی تو میرے اور تمہارے درمیان فیصلہ ہو چکا ہوتا اور اللہ ظالموں سے خوب واقف ہے۔ ۵۹۔اور اسی کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں جنہیں اس کے سوا کوئی نہیں جانتا اور وہ خشکی اور سمندر کی ہر چیز سے واقف ہے اور کوئی پتہ نہیں گرتا مگر وہ اس سے آگاہ ہوتا ہے اور زمین کی تاریکیوں میں کوئی دانہ اور خشک وتر ایسا نہیں ہے جو کتاب مبین میں موجود نہ ہو۔ ۶۰۔اور وہی تو ہے جو رات کو تمہاری روحیں قبض کرتا ہے اور دن میں جو کچھ تم کرتے ہو اس کا علم رکھتا ہے پھر وہ دن میں تمہیں اٹھا دیتا ہے تاکہ معینہ مدت پوری کی جائے پھر تم سب کو اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے پھر وہ تمہیں بتا دے گا کہ تم کیا کرتے رہے ہو۔ ۶۱۔اور وہ اپنے بندوں پر غالب ہے اور تم پر نگہبانی کرنے والے بھیجتا ہے یہاں تک کہ جب تم میں سے کسی ایک کو موت آجائے تو ہمارے بھیجے ہوئے (فرشتے) اس کی روح قبض کر لیتے ہیں اور وہ کوتاہی

نہیں کرتے۔ ٦٢۔ پھر وہ اپنے مالک حقیقی اللہ کی طرف لوٹائے جائیں گے، آگاہ رہو فیصلہ کرنے کا حق صرف اسی کو حاصل ہے اور وہ نہایت سرعت سے حساب لینے والا ہے۔ ٦٣۔ کہہ دیجیے: کون ہے جو تمہیں صحرا اور سمندر کی تاریکیوں میں نجات دیتا ہے؟ جس سے تم گڑ گڑا کر اور چپکے چپکے التجا کرتے ہو کہ اگر اس (بلا) سے ہمیں بچا لیا تو ہم شکر گزاروں میں سے ہوں گے۔ ٦٤۔ کہہ دیجیے: تمہیں اس سے اور ہر مصیبت سے اللہ ہی نجات دیتا ہے پھر بھی تم شرک کرتے ہو۔ ٦٥۔ کہہ دیجیے: اللہ اس بات پر قدرت رکھتا ہے کہ تمہارے اوپر سے یا تمہارے قدموں کے نیچے سے تم پر کوئی عذاب بھیج دے یا تمہیں فرقوں میں الجھا کر ایک دوسرے کی لڑائی کا مزہ چکھا دے، دیکھو ہم اپنی آیات کو کس طرح مختلف انداز میں بیان کرتے ہیں تاکہ وہ سمجھ جائیں۔ ٦٦۔ اور آپ کی قوم نے اس (قرآن) کی تکذیب کی ہے حالانکہ یہ حق ہے، کہہ دیجیے: میں تمہارا نگہبان نہیں ہوں۔ ٦٧۔ اور ہر خبر کے لیے ایک وقت مقرر ہے عنقریب تمہیں معلوم ہو جائے گا۔ ٦٨۔ اور جب آپ دیکھیں کہ لوگ ہماری آیات کے بارے میں چہ میگوئیاں کر رہے ہیں تو آپ وہاں سے ہٹ جائیں یہاں تک کہ وہ کسی دوسری گفتگو میں لگ جائیں اور اگر کبھی شیطان آپ کو بھلا دے تو یاد آنے پر آپ ظالموں کے ساتھ نہ بیٹھیں ٦٩۔ اور اہل تقویٰ پر ان (ظالموں) کا کچھ بار حساب نہیں تاہم نصیحت کرنا چاہیے شاید وہ اپنے آپ کو بچا لیں۔ ٧٠۔ اور (اے رسول) جنہوں نے اپنے دین کو کھیل اور تماشا بنایا ہوا ہے اور دنیا کی زندگی نے انہیں فریب دے رکھا ہے آپ انہیں چھوڑ دیں البتہ اس (قرآن) کے ذریعے انہیں نصیحت ضرور کریں مبادا کوئی شخص اپنے کیے کے بدلے پھنس جائے کہ اللہ کے سوا اس کا نہ کوئی کارساز ہے اور نہ ہی شفاعت کنندہ اور اگر وہ ہر ممکن معاوضہ دینا چاہے تب بھی اس سے قبول نہ ہو گا، یہ وہ لوگ ہیں جو اپنی کرتوتوں کی وجہ سے گرفتار بلا ہوئے، ان کے کفر کے عوض ان کے پینے کے لیے کھولتا ہوا

پانی اور دردناک عذاب ہے۔ ۷۱۔ کہہ دیجئے: کیا ہم اللہ کو چھوڑ کر انہیں پکاریں جو نہ ہمارا بھلا کر سکتے ہیں اور نہ برا؟ اور کیا اللہ کی طرف سے ہدایت ملنے کے بعد ہم اس شخص کی طرح الٹے پاؤں پھر جائیں جسے شیاطین نے بیابانوں میں راستہ بھلا دیا ہو اور وہ سرگرداں ہو؟ جب کہ اس کے ساتھی اسے بلا رہے ہوں کہ سیدھے راستے کی طرف ہمارے پاس چلا آ، کہہ دیجئے: ہدایت تو صرف اللہ کی ہدایت ہے اور ہمیں حکم ملا ہے کہ ہم رب العالمین کے آگے سر تسلیم خم کر دیں۔ ۷۲۔ اور یہ کہ نماز قائم کرو اور تقوائے الٰہی اختیار کرو اور وہی تو ہے جس کی بارگاہ میں تم جمع کیے جاؤ گے۔ ۷۳۔ اور وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو برحق پیدا کیا اور جس دن وہ کہے گا ہو جا! تو ہو جائے گا، اس کا قول حق پر مبنی ہے اور اس دن بادشاہی اسی کی ہو گی جس دن صور میں پھونک ماری جائے گی، وہ پوشیدہ اور ظاہری باتوں کا جاننے والا ہے اور وہی با حکمت خوب باخبر ہے۔ ۷۴۔ اور جب ابراہیم نے اپنے باپ (چچا) آزر سے کہا: کیا تم بتوں کو معبود بناتے ہو؟ میں تمہیں اور تمہاری قوم کو صریح گمراہی میں دیکھ رہا ہوں۔ ۷۵۔ اور اس طرح ہم ابراہیم کو آسمانوں اور زمین کا (نظام) حکومت دکھاتے تھے تاکہ وہ اہل یقین میں سے ہو جائیں۔ ۷۶۔ چنانچہ جب ابراہیم پر رات کی تاریکی چھائی تو ایک ستارہ دیکھا، کہنے لگے: یہ میرا رب ہے، پھر جب وہ غروب ہو گیا تو کہنے لگے: میں غروب ہو جانے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ ۷۷۔ پھر جب چمکتا چاند دیکھا تو کہا: یہ میرا رب ہے اور جب چاند چھپ گیا تو بولے: اگر میرا رب میری رہنمائی نہ فرماتا تو میں بھی ضرور گمراہوں میں سے ہو جاتا۔ ۷۸۔ پھر جب سورج کو جگمگاتے ہوئے دیکھا تو بولے: یہ میرا رب ہے یہ سب سے بڑا ہے پھر جب وہ بھی غروب ہو گیا تو کہنے لگے: اے میری قوم! جن چیزوں کو تم اللہ کا شریک ٹھہراتے ہو میں ان سے بیزار ہوں۔ ۷۹۔ میں نے تو اپنا رخ پوری یکسوئی سے اس ذات کی طرف کیا ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے اور میں مشرکوں میں سے نہیں

ہوں۔ ۸۰۔ اور ابراہیم کی قوم نے ان سے بحث کی تو انہوں نے کہا: کیا تم مجھ سے اس اللہ کے بارے میں بحث کرتے ہو جس نے مجھے سیدھا راستہ دکھایا ہے؟ اور جن چیزوں کو تم اس کا شریک ٹھہراتے ہو ان سے مجھے کوئی خوف نہیں مگر یہ کہ میرا رب کوئی امر چاہے، میرے رب کے علم نے ہر چیز کا احاطہ کیا ہوا ہے، کیا تم سوچتے نہیں ہو؟ ۸۱۔ اور میں تمہارے بنائے ہوئے شریکوں سے کیونکر ڈروں جب کہ تم ان چیزوں کو اللہ کا شریک بناتے ہوئے نہیں ڈرتے جن کی کوئی دلیل اس نے تم پر نازل نہیں کی؟ اگر تم کچھ علم رکھتے ہو تو بتاؤ کہ کون سا فریق امن واطمینان کا زیادہ مستحق ہے۔ ۸۲۔ جو ایمان لائے ہیں اور انہوں نے اپنے ایمان کو ظلم سے ملوث نہیں کیا یہی لوگ امن میں ہیں اور یہی ہدایت یافتہ ہیں۔ ۸۳۔ اور یہ ہماری وہ دلیل ہے جو ہم نے ابراہیم کو اس کی قوم کے مقابلے میں عنایت فرمائی، جس کے ہم چاہتے ہیں درجات بلند کرتے ہیں، بے شک آپ کا رب بڑا حکمت والا، خوب علم والا ہے۔ ۸۴۔ اور ہم نے ابراہیم کو اسحاق اور یعقوب عنایت کیے، سب کی رہنمائی بھی کی اور اس سے قبل ہم نے نوح کی رہنمائی کی تھی اور ان کی اولاد میں سے داؤد، سلیمان، ایوب، یوسف، موسیٰ اور ہارون کی بھی اور نیک لوگوں کو ہم اسی طرح جزا دیتے ہیں، ۸۵۔ اور زکریا، یحییٰ، عیسیٰ اور الیاس کی بھی، (یہ) سب صالحین میں سے تھے۔ ۸۶۔ اور اسماعیل، یسع، یونس اور لوط (کی رہنمائی کی) اور سب کو عالمین پر فضیلت ہم نے عطا کی۔ ۸۷۔ اور اسی طرح ان کے آبا اور ان کی اولاد اور ان کے بھائیوں کو بھی (ہدایت دی) اور ہم نے انہیں منتخب کر لیا اور ہم نے راہ راست کی طرف ان کی رہنمائی کی۔ ۸۸۔ یہ ہے اللہ کی ہدایت جس سے وہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہے نوازے اور اگر وہ لوگ شرک کرتے تو ان کے کیے ہوئے تمام اعمال برباد ہو جاتے۔ ۸۹۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہیں ہم نے کتاب اور حکمت اور نبوت عطا کی، اب اگر یہ لوگ ان کا انکار کریں تو ہم نے ان پر ایسے لوگ مقرر کر رکھے ہیں جو ان کے منکر نہیں

ہیں۔ ۹۰۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہیں اللہ نے ہدایت سے نوازا ہے تو آپ بھی انہی کی ہدایت کی اقتدا کریں، کہہ دیجئے: میں اس (تبلیغ قرآن) پر تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا، یہ تو عالمین کے لیے فقط ایک نصیحت ہے۔ ۹۱۔اور انہوں نے اللہ کو ایسے نہیں پہچانا جیسے اسے پہچاننے کا حق تھا جب انہوں نے کہا: اللہ نے کسی بشر پر کچھ نازل نہیں کیا ان سے پوچھیں: پھر وہ کتاب جو موسیٰ لے کر آئے تھے کس نے نازل کی جو لوگوں کے لیے روشنی اور ہدایت تھی؟ اس کا کچھ حصہ ورق ورق کر کے دکھاتے ہو اور بہت کچھ چھپا لیتے ہو اور تمہیں وہ علم سکھا دیا تھا جو نہ تم جانتے ہو نہ تمہارے باپ دادا، کہہ دیجئے: اللہ ہی نے (اسے نازل کیا تھا)، پھر انہیں ان کی بیہودگیوں میں کھیلتے چھوڑ دیں۔ ۹۲۔ اور یہ کتاب جو ہم نے نازل کی ہے بڑی بابرکت ہے جو اس سے پہلے آنے والی کی تصدیق کرتی ہے اور تاکہ آپ ام القریٰ (اہل مکہ) اور اس کے اطراف میں رہنے والوں کو تنبیہ کریں اور جو لوگ آخرت پر ایمان رکھتے ہیں وہی اس (قرآن) پر بھی ایمان لاتے ہیں اور وہ اپنی نماز کی پابندی کرتے ہیں۔ ۹۳۔ اور اس شخص سے زیادہ ظالم کون ہو سکتا ہے جو اللہ پر جھوٹ بہتان باندھے یا یہ دعویٰ کرے کہ مجھ پر وحی ہوئی ہے حالانکہ اس پر کوئی وحی نہیں ہوئی اور جو یہ کہے کہ جیسا اللہ نے نازل کیا ہے ویسا میں بھی نازل کر سکتا ہوں اور کاش آپ ظالموں کو سکرات موت کی حالت میں دیکھ لیتے جب فرشتے ہاتھ بڑھائے ہوئے کہہ رہے ہوں: نکالو اپنی جان، آج تمہیں ذلت آمیز عذاب دیا جائے گا کیونکہ تم اللہ پر ناحق باتوں کی تہمت لگایا کرتے تھے اور اللہ کی نشانیوں کے مقابلے میں تکبر کیا کرتے تھے۔ ۹۴۔ اور لو آج تم ہمارے پاس اسی طرح تنہا آ گئے ہو جس طرح ہم نے تمہیں پہلی بار پیدا کیا تھا اور جو کچھ ہم نے تمہیں عطا کیا تھا وہ سب اپنے پیچھے چھوڑ آئے ہو اور ہم تمہارے ساتھ تمہارے وہ سفارشی نہیں دیکھ رہے ہیں جن کے بارے میں تمہارا یہ خیال تھا کہ وہ تمہارے کام بنانے میں تمہارے شریک ہوں گے، آج تمہارے باہمی

تعلقات منقطع ہوگئے اور تم جو دعوے کیا کرتے تھے وہ سب ناپید ہوگئے۔ ۹۵۔ بے شک اللہ دانے اور گٹھلی کا شگافتہ کرنے والا ہے، وہی مردے سے زندہ کو اور زندہ سے مردے کو نکالنے والا ہے، یہ ہے اللہ، پھر تم کدھر بہکے جارہے ہو۔ ۹۶۔ وہ صبح کا شگافتہ کرنے والا ہے اور اس نے رات کو (باعث) سکون اور سورج اور چاند کو حساب سے رکھا ہے، یہ سب غالب آنے والے دانا کی بنائی ہوئی تقدیر ہے۔ ۹۷۔ اور وہی ہے جس نے تمہارے لیے ستارے بنائے تاکہ تم ان کے ذریعے خشکی اور سمندر کی تاریکیوں میں راستہ معلوم کرو، اہل علم کے لیے ہم نے اپنی آیات کھول کر بیان کی ہیں۔ ۹۸۔ اور وہی ہے جس نے تم سب کو ایک ہی ذات سے پیدا کیا، پھر ایک جائے استقرار ہے اور جائے ودیعت، ہم نے صاحبان فہم کے لیے آیات کو کھول کر بیان کر دیا ہے۔ ۹۹۔ اور وہی تو ہے جس نے آسمان سے پانی برسایا جس سے ہم نے ہر طرح کی روئید گی نکالی پھر اس سے ہم نے سبزہ نکالا جس سے ہم تہ بہ تہ گتھے ہوئے دانے نکالتے ہیں اور کھجور کے شگوفوں سے آویزاں گچھے اور انگور، زیتون اور انار کے باغات (جن کے پھل) ایک دوسرے سے مشابہ اور (ذائقے) جدا جدا ہیں، ذرا اس کے پھل کو جب وہ پھلتا ہے اور اس کے پکنے کو دیکھو، اہل ایمان کے لیے یقینا ان میں نشانیاں ہیں۔ ۱۰۰۔ اور ان لوگوں نے جنات کو اللہ کا شریک بنایا حالانکہ اس نے انہیں پیدا کیا ہے اور نادانی سے اللہ کے لیے بیٹے اور بیٹیاں گھڑ ڈالیں، جو باتیں یہ لوگ کہتے ہیں اللہ ان سے پاک اور بالاتر ہے۔ ۱۰۱۔ وہ آسمانوں اور زمین کا موجد ہے، اس کا بیٹا کیونکر ہو سکتا ہے جبکہ اس کی کوئی شریک زندگی نہیں ہے اور ہر چیز کو اس نے پیدا کیا ہے اور وہ ہر چیز کا خوب علم رکھتا ہے۔ ۱۰۲۔ یہی اللہ تمہارا رب ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ ہر چیز کا خالق ہے لہٰذا اس کی عبادت کرو اور وہ ہر چیز پر نگران ہے۔ ۱۰۳۔ نگاہیں اسے پا نہیں سکتیں جب کہ وہ نگاہوں کو پالیتا ہے اور وہ نہایت باریک بین، بڑا باخبر ہے۔ ۱۰۴۔ تمہارے رب کی طرف سے تمہارے

پاس بصیرت افروز دلائل آگئے ہیں، اب جس نے آنکھ کھول کر دیکھا اس نے اپنا بھلا کیا اور جو اندھا بن گیا اس نے اپنا نقصان کیا اور میں تمہارا نگہبان نہیں ہوں۔ ۱۰۵۔ اور ہم اس طرح آیات مختلف انداز میں بیان کرتے ہیں جس سے وہ یہ کہیں گے کہ آپ نے (کسی سے قرآن) پڑھا ہے اور اس لیے بھی کہ ہم یہ بات اہل علم پر واضح کر دیں۔ ۱۰۶۔ آپ کے رب کی طرف سے آپ پر جو وحی ہوئی ہے اس کی اتباع کریں، اس کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور مشرکین سے کنارہ کش ہو جائیں۔ ۱۰۷۔ اور اگر اللہ کی مشیت ہوتی تو یہ لوگ شرک کر ہی نہیں سکتے تھے اور ہم نے آپ کو ان پر نگہبان مقرر نہیں کیا اور نہ ہی آپ ان کے ذمے دار ہیں۔ ۱۰۸۔ گالی مت دو ان کو جن کو یہ اللہ کو چھوڑ کر پکارتے ہیں مبادا وہ عداوت اور نادانی میں اللہ کو برا کہنے لگیں، اس طرح ہم نے ہر قوم کے لیے ان کے اپنے کردار کو دیدہ زیب بنایا ہے، پھر انہیں اپنے رب کی طرف لوٹ کر جانا ہے، پس وہ انہیں بتا دے گا کہ وہ کیا کرتے رہے ہیں۔ ۱۰۹۔ اور یہ لوگ اللہ کی پکی قسمیں کھا کر کہتے ہیں کہ اگر ان کے پاس کوئی معجزہ آئے تو یہ اس پر ضرور ایمان لے آئیں گے، کہہ دیجئے: معجزے صرف اللہ کے پاس ہیں، لیکن (مسلمانو!) تمہیں کیا معلوم کہ معجزے آ بھی جائیں تب بھی یہ لوگ ایمان نہیں لائیں گے۔ ۱۱۰۔ اور ہم ان کے دل و نگاہ کو اس طرح پھیر دیں گے جیسا کہ یہ پہلی مرتبہ اس پر ایمان نہیں لائے تھے اور ہم انہیں ان کی سرکشی میں سرگرداں چھوڑے رکھیں گے۔ ۱۱۱۔ اور اگر ہم ان پر فرشتے بھی نازل کر دیں اور مردے بھی ان سے باتیں کرنے لگیں اور ہر چیز کو ہم ان کے سامنے جمع کر دیں تب بھی یہ ایمان نہیں لائیں گے، مگر اللہ چاہے (تو اور بات ہے) لیکن ان میں سے اکثر لوگ جہالت میں ہیں۔ ۱۱۲۔ اور اسی طرح ہم نے ہر نبی کے لیے جن و انس کے شیطانوں کو دشمن قرار دیا ہے جو ایک دوسرے کو فریب کے طور پر ملمع آمیز باتوں کا وسوسہ ڈالتے ہیں اور اگر آپ کا رب چاہتا تو یہ ایسا نہ کرسکتے،

پس انہیں بہتان تراشی میں چھوڑ دیں۔ ۱۱۳۔ اور (شیاطین وسوسہ ڈالتے ہیں) تاکہ جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ان کے دل (ملمع آمیز باتوں کی طرف) مائل رہیں اور وہ اس سے راضی رہیں اور جن حرکتوں میں یہ لوگ لگے ہوئے ہیں انہی میں مصروف رہیں۔ ۱۱۴۔ کیا میں اللہ کے سوا کسی اور کو منصف بناؤں؟ حالانکہ اس نے تمہاری طرف مفصل کتاب نازل کی ہے اور جنہیں ہم نے کتاب دی ہے وہ جانتے ہیں کہ یہ قرآن آپ کے رب کی طرف سے برحق نازل ہوا ہے، لہٰذا آپ ہرگز شک کرنے والوں میں سے نہ ہوں۔ ۱۱۵۔ اور آپ کے رب کا کلمہ سچائی اور عدل کے اعتبار سے کامل ہے، اس کے کلمات کو تبدیل کرنے والا کوئی نہیں اور وہ خوب سننے والا، جاننے والا ہے۔ ۱۱۶۔ اور اگر آپ زمین پر بسنے والے لوگوں کی اکثریت کے کہنے پر چلیں گے تو وہ آپ کو راہ خدا سے بہکا دیں گے، یہ لوگ تو صرف ظن کی پیروی کرتے ہیں اور یہ صرف قیاس آرائیاں ہی کیا کرتے ہیں۔ ۱۱۷۔ بے شک آپ کا رب خوب جانتا ہے کہ کون اس کے راستے سے بھٹک جائے گا اور ہدایت پانے والوں سے بھی وہ خوب آگاہ ہے۔ ۱۱۸۔ لہٰذا اگر تم اللہ کی نشانیوں پر ایمان رکھتے ہو تو وہ (ذبیحہ) کھاؤ جس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو۔ ۱۱۹۔ اور کیا وجہ ہے کہ تم وہ (ذبیحہ) نہیں کھاتے جس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو؟ حالانکہ اللہ نے جن چیزوں کو اضطراری حالت کے سوا تم پر حرام قرار دیا ہے ان کی تفصیل اس نے تمہیں بتا دی ہے اور بے شک اکثر لوگ اپنی خواہشات کی بنا پر نادانی میں گمراہ کرتے ہیں، آپ کا رب حد سے تجاوز کرنے والوں کو یقیناً خوب جانتا ہے۔ ۱۲۰۔ اور تم ظاہری اور پوشیدہ گناہوں کو ترک کر دو، جو لوگ گناہ کا ارتکاب کرتے ہیں بے شک وہ عنقریب اپنے کیے کی سزا پائیں گے۔ ۱۲۱۔ اور جس (ذبیحہ) پر اللہ کا نام نہیں لیا گیا اسے نہ کھاؤ کیونکہ یہ سنگین گناہ ہے اور شیاطین اپنے دوستوں کو پڑھاتے ہیں کہ وہ تم سے بحث کریں اور اگر تم نے ان کی اطاعت کی تو یقیناً تم بھی مشرک بن جاؤ گے۔ ۱۲۲۔ کیا وہ

شخص جو مردہ تھا پھر ہم نے اسے زندہ کر دیا اور ہم نے اسے روشنی بخشی جس کی بدولت وہ لوگوں میں چلتا
پھرتا ہے اس شخص کی طرح ہو سکتا ہے جو تاریکیوں میں پھنسا ہوا ہو اور اس سے نکل نہ سکتا ہو؟ یوں کافروں
کے لیے ان کے کرتوت خوشنما بنا دیے گئے ہیں۔ ۱۲۳۔ اور اسی طرح ہم نے ہر بستی میں وہاں کے بڑے
بڑے مجرموں کو پیدا کیا کہ وہاں پر (برے) منصوبے بناتے رہیں (درحقیقت) وہ غیر شعوری طور پر اپنے ہی
خلاف منصوبے بناتے ہیں۔ ۱۲۴۔ اور جب کوئی آیت ان کے پاس آتی ہے تو کہتے ہیں: ہم اس وقت تک
ہرگز نہیں مانیں گے جب تک ہمیں بھی وہ چیز نہ دی جائے جو اللہ کے رسولوں کو دی گئی ہے، اللہ (ہی) بہتر
جانتا ہے کہ اپنی رسالت کہاں رکھے، جن لوگوں نے جرم کا ارتکاب کیا انہیں ان کی مکاریوں کی پاداش میں
اللہ کے ہاں عنقریب ذلت اور شدید عذاب کا سامنا کرنا ہو گا۔ ۱۲۵۔ پس جسے اللہ ہدایت بخشنا چاہتا ہے اس کا
سینہ اسلام کے لیے کشادہ کر دیتا ہے اور جسے گمراہ کرنے کا ارادہ کرتا ہے اس کے سینے کو ایسا تنگ گھٹا ہوا کر
دیتا ہے گویا وہ آسمان کی طرف چڑھ رہا ہو، ایمان نہ لانے والوں پر اللہ اس طرح ناپاکی مسلط کرتا ہے۔ ۱۲۶۔
اور یہ آپ کے رب کا سیدھا راستہ ہے، ہم نے نصیحت حاصل کرنے والوں کے لیے نشانیاں واضح کر دی ہیں۔
۱۲۷۔ ان کے رب کے ہاں ان کے لیے سلامتی کا گھر ہے اور ان کے اعمال کے عوض وہی ان کا کارساز ہے۔
۱۲۸۔ اور اس دن اللہ سب کو جمع کرے گا (اور فرمائے گا) اے گروہ جنات! تم نے انسانوں (کی گمراہی)
میں بڑا حصہ لیا، انسانوں میں سے جنات کے ہمنوا کہیں گے: ہمارے رب! ہم نے ایک دوسرے سے خوب
استفادہ کیا ہے اور اب ہم اس وقت کو پہنچ گئے ہیں جو وقت تو نے ہمارے لیے مقرر کر رکھا تھا، اللہ فرمائے
گا: اب آتش جہنم ہی تمہارا ٹھکانا ہے جس میں تم ہمیشہ رہو گے سوائے اس کے جسے اللہ (نجات دینا)
چاہے، آپ کا رب یقیناً بڑا حکمت والا، علم والا ہے۔ ۱۲۹۔ اور اس طرح ہم ظالموں کو ان کے ان کرتوتوں کی

وجہ سے جو وہ کر رہے ہیں ایک دوسرے پر مسلط کریں گے۔ ۱۳۰۔ اے گروہ جن وانس! کیا تمہارے پاس خود تم میں سے رسول نہیں آئے تھے جو میری آیات تمہیں سناتے تھے اور آج کے دن کے وقوع کے بارے میں تمہیں متنبہ کرتے تھے؟ وہ کہیں گے: ہم اپنے خلاف گواہی دیتے ہیں اور دنیاوی زندگی نے انہیں دھوکہ دے رکھا تھا اور (آج) وہ اپنے خلاف گواہی دے رہے ہیں کہ وہ کافر تھے۔ ۱۳۱۔ وہ اس لیے کہ آپ کا رب بستیوں کو ظلم سے اس حال میں تباہ نہیں کرتا کہ اس کے باشندے بے خبر ہوں۔ ۱۳۲۔ اور ہر شخص کے لیے اس کے اعمال کے مطابق درجات ہوں گے اور آپ کا رب لوگوں کے اعمال سے بے خبر نہیں ہے۔ ۱۳۳۔ اور آپ کا رب بے نیاز ہے، رحمت کا مالک ہے، اگر وہ چاہے تو تمہیں ختم کر کے تمہاری جگہ جسے چاہے جانشین بنا دے جیسا کہ خود تمہیں دوسری قوم کی نسل سے پیدا کیا ہے۔ ۱۳۴۔ جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے بیشک وہ واقع ہونے ہی والا ہے اور تم (اللہ کو) مغلوب نہیں کر سکتے۔ ۱۳۵۔ کہہ دیجئے: اے میری قوم! تم اپنی جگہ عمل کرتے جاؤ میں بھی عمل کرتا ہوں، عنقریب تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ کس کا انجام کار اچھا ہوتا ہے (بہر حال) ظالموں کے لیے فلاح کی کوئی گنجائش نہیں۔ ۱۳۶۔ اور یہ لوگ اللہ کی پیدا کردہ چیزوں مثلاً کھیتی اور چوپاؤں میں اللہ کا ایک حصہ مقرر کرتے ہیں اور اپنے زعم میں کہتے ہیں: یہ حصہ اللہ کا ہے اور یہ ہمارے شریکوں (بتوں) کا ہے تو جو (حصہ) ان کے شریکوں کے لیے (مخصوص) ہے وہ اللہ کو نہیں پہنچتا، مگر جو (حصہ) اللہ کے لیے (متعین) ہے وہ ان کے شریکوں کو پہنچ جاتا ہے، یہ لوگ کتنے برے فیصلے کرتے ہیں۔ ۱۳۷۔ اور اسی طرح ان کے شریکوں نے اکثر مشرکوں کی نظر میں ان ہی کے بچوں کے قتل کو ایک اچھے عمل کے طور پر جلوہ گر کیا ہے تاکہ انہیں ہلاکت میں ڈال دیں اور ان کے دین کو ان پر مشتبہ بنا دیں اور اگر اللہ چاہتا تو وہ ایسا نہ کر سکتے پس آپ انہیں بہتان تراشی میں چھوڑ دیں۔ ۱۳۸۔ اور یہ کہتے

ہیں: یہ جانور اور کھیتی ممنوع ہیں انہیں صرف وہی کھا سکتے ہیں جنہیں ان کے زعم میں ہم کھلانا چاہیں اور کچھ جانور ایسے ہیں جن کی پیٹھ (پر سواری یا بار برداری) حرام ہے اور کچھ جانور ایسے ہیں جن پر محض اللہ پر بہتان باندھتے ہوئے اللہ کا نام نہیں لیتے، اللہ عنقریب انہیں ان کی بہتان تراشیوں کا بدلہ دے گا۔ ۱۳۹۔ اور کہتے ہیں: جو (بچہ) ان جانوروں کے شکم میں ہے وہ صرف ہمارے مردوں کے لیے ہے اور ہماری بیویوں پر حرام ہے اور اگر وہ (بچہ) مرا ہوا ہو تو وہ سب اس میں شریک ہیں، اللہ ان کے اس بیان پر انہیں عنقریب سزا دے گا، یقیناوہ بڑا حکمت والا، دانا ہے۔ ۱۴۰۔ وہ لوگ یقینا خسارے میں ہیں جنہوں نے بیوقوفی سے جہالت کی بنا پر اپنی اولاد کو قتل کیا اور اللہ نے جو رزق انہیں عطا کیا ہے اللہ پر بہتان باندھتے ہوئے اسے حرام کر دیا، بیشک یہ لوگ گمراہ ہو گئے اور ہدایت پانے والے نہ تھے۔ ۱۴۱۔ اور وہ وہی ہے جس نے مختلف باغات پیدا کیے کچھ چھتریوں چڑھے ہوئے اور کچھ بغیر چڑھے نیز کھجور اور کھیتوں کی مختلف ماکولات اور زیتون اور انار جو باہم مشابہ بھی ہیں اور غیر مشابہ بھی پیدا کیے، تیار ہونے پر ان پھلوں کو کھاؤ، البتہ ان کی فصل کاٹنے کے دن اس (اللہ) کا حق (غریبوں کو) ادا کرو اور فضول خرچی نہ کرو، بتحقیق اللہ فضول خرچی کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔ ۱۴۲۔ اور مویشیوں میں کچھ بوجھ اٹھانے والے (پیدا کیے) اور کچھ بچھانے (کے وسائل فراہم کرنے) والے، اللہ نے تمہیں جو رزق دیا ہے اس میں سے کھاؤ اور شیطان کے نقش قدم پر نہ چلو، بے شک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔ ۱۴۳۔ (اللہ نے) آٹھ جوڑے (پیدا کیے) ہیں، دو بھیڑ کے اور دو بکری کے، آپ ان سے پوچھ لیجیے: کیا اللہ نے دونوں نر حرام کیے ہیں یا دونوں مادائیں؟ یا وہ (بچے) جو دونوں ماداؤں (بھیڑ یا بکری) کے پیٹ میں ہیں؟ اگر تم لوگ سچے ہو تو مجھے کسی علمی حوالے سے بتاؤ۔ ۱۴۴۔ اور دو اونٹوں میں سے اور دو گایوں میں سے، (یہ بھی) پوچھ لیں کہ کیا اس نے دونوں نر حرام کیے ہیں یا دونوں مادائیں؟ یا وہ (بچے)

جو دونوں مادائوں کے پیٹ میں ہیں؟ کیا تم اس وقت موجود تھے جب اللہ تمہیں یہ حکم دے رہا تھا؟ پس اس سے بڑھ کر ظالم کون ہو سکتا ہے جو اللہ پر جھوٹ بہتان باندھے تاکہ لوگوں کو بغیر کسی علم کے گمراہ کرے؟ بتحقیق اللہ ظالموں کو ہدایت نہیں کرتا۔ ۱۴۵۔ کہہ دیجئے: جو وحی میرے پاس آئی ہے، اس میں کوئی چیز ایسی نہیں پاتا جو کھانے والے پر حرام ہو مگر یہ کہ مردار ہو یا بہتا ہوا خون ہو یا سور کا گوشت کیونکہ یہ ناپاک ہیں یا ناجائز ذبیحہ جس پر غیر اللہ کا نام لیا گیا ہو، پس اگر کوئی مجبور ہوتا ہے (اور ان میں سے کوئی چیز کھالیتا ہے) نہ (قانون کا) باغی ہو کر اور نہ (ہی ضرورت سے) تجاوز کا مرتکب ہو کر تو آپ کا رب یقینا بڑا بخشنے والا، رحم کرنے والا ہے۔ ۱۴۶۔ اور ہم نے یہود پر ہر ناخن والا جانور حرام کر دیا تھا اور بکری اور گائے کی چربی حرام کر دی تھی سوائے اس چربی کے جو ان کی پشت پر یا آنتوں میں یا ہڈی کے ساتھ لگی ہوئی ہو، ایسا ہم نے ان کی سرکشی کی سزا کے طور پر کیا اور ہم صادق القول ہیں۔ ۱۴۷۔ اگر یہ لوگ آپ کو جھٹلائیں تو آپ کہدیں: تمہارا رب وسیع رحمتوں کا مالک ہے تاہم مجرموں سے اس کا عذاب ٹالا (بھی) نہیں جا سکتا ہے۔ ۱۴۸۔ مشرکین کہیں گے کہ اگر اللہ چاہتا تو نہ ہم شرک کرتے نہ ہمارے باپ دادا اور نہ ہی ہم کسی چیز کو حرام گردانتے، اسی طرح ان سے پہلے والوں نے بھی تکذیب کی تھی یہاں تک کہ انہوں نے ہمارا عذاب چکھ لیا، کہہ دیجئے: کیا تمہارے پاس کوئی علم ہے جسے ہمارے سامنے لا سکو؟ تم تو صرف گمان کے پیچھے چلتے ہو اور یہ کہ تم فقط قیاس آرائیاں کرتے ہو۔ ۱۴۹۔ کہہ دیجئے: اللہ کے پاس نتیجہ خیز دلائل ہیں، پس اگر وہ چاہتا تو تم سب کو (جبراً) ہدایت دے دیتا۔ ۱۵۰۔ (ان سے) کہہ دیجئے: اپنے گواہوں کو لے آؤ جو اس بات کی گواہی دیں کہ اللہ نے اس چیز کو حرام کیا ہے، پھر اگر وہ (خود ساختہ) شہادت دیں بھی تو آپ ان کے ساتھ گواہی نہ دیں اور آپ ان لوگوں کی خواہشات کی پیروی نہ کریں جو ہماری آیات کو جھٹلاتے ہیں اور جو آخرت پر ایمان

نہیں رکھتے اور دوسروں کو اپنے رب کے برابر سمجھتے ہیں۔ ۱۵۱۔ کہہ دیجئے: آؤ میں تمہیں وہ چیزیں بتادوں جو تمہارے رب نے تم پر حرام کر دی ہیں، (وہ یہ کہ) تم لوگ کسی کو اس کا شریک نہ بناؤ اور والدین پر احسان کرو اور مفلسی کے خوف سے اپنی اولاد کو قتل نہ کرو، ہم تمہیں بھی رزق دیتے ہیں اور انہیں بھی اور علانیہ اور پوشیدہ (کسی طور پر بھی) بے حیائی کے قریب نہ جاؤ اور جس جان کے قتل کو اللہ نے حرام کیا ہے اسے قتل نہ کرو ہاں مگر حق کے ساتھ، یہ وہ باتیں ہیں جن کی وہ تمہیں نصیحت فرماتا ہے تاکہ تم عقل سے کام لو۔ ۱۵۲۔ اور یتیم کے مال کے نزدیک نہ جانا مگر ایسے طریقے سے جو (یتیم کے لیے) بہترین ہو یہاں تک کہ وہ اپنے رشد کو پہنچ جائے اور ناپ تول انصاف کے ساتھ پورا کرو، ہم کسی پر اس کی طاقت سے زیادہ ذمے داری نہیں ڈالتے اور جب بات کرو تو عدل کے ساتھ اگرچہ اپنے قریب ترین رشتے داروں کے خلاف ہی کیوں نہ جائے اور اللہ سے کیا ہوا عہد پورا کرو، یہ وہ ہدایات ہیں جو اللہ نے تمہیں دی ہیں شاید تم یاد رکھو۔ ۱۵۳۔ اور یہی میرا سیدھا راستہ ہے اسی پر چلو اور مختلف راستوں پر نہ چلو ورنہ یہ تمہیں اللہ کے راستے سے ہٹا کر پراگندہ کر دیں گے، اللہ نے تمہیں یہ ہدایات (اس لیے) دی ہیں تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو۔ ۱۵۴۔ پھر ہم نے موسیٰ کو کتاب عنایت کی تاکہ نیکی کرنے والے پر احکام پورے کر دیں اور اس میں ہر چیز کی تفصیل بیان ہو اور ہدایت اور رحمت (کا باعث) ہو تاکہ وہ اپنے رب کی ملاقات پر ایمان لے آئیں۔ ۱۵۵۔ اور یہ ایک مبارک کتاب ہے جو ہم نے نازل کی پس اس کی پیروی کرو اور تقویٰ اختیار کرو شاید تم پر رحم کیا جائے۔ ۱۵۶۔ تاکہ کبھی تم یہ نہ کہو کہ کتاب تو ہم سے پہلے دو گروہوں پر نازل ہوئی تھی اور ہم تو ان کے پڑھنے پڑھانے سے بے خبر تھے۔ ۱۵۷۔ یا تم یوں کہتے: اگر ہم پر بھی کتاب نازل ہو جاتی تو ہم ان سے بہتر ہدایت لیتے، پس اب تمہارے رب کی طرف سے واضح دلیل، ہدایت اور رحمت تمہارے پاس آگئی ہے، پس اس کے بعد اس سے

بڑھ کر ظالم کون ہو گا جو اللہ کی نشانیوں کی تکذیب کرے اور ان سے منہ موڑے؟ جو لوگ ہماری آیات سے منہ موڑ لیتے ہیں انہیں ہم اس روگردانی پر بدترین سزا دیں گے۔ ۱۵۸۔ کیا یہ لوگ اس بات کے منتظر ہیں کہ ان کے پاس فرشتے آئیں یا آپ کا رب خود آئے یا آپ کے رب کی کچھ نشانیاں آجائیں؟ جس روز آپ کے رب کی بعض نشانیاں آجائیں گی تو کسی ایسے شخص کو اس کا ایمان فائدہ نہیں دے گا جو (نشانی کے آنے سے) پہلے ایمان نہ لا چکا ہو یا حالت ایمان میں اس نے کوئی کار خیر انجام نہ دیا ہو، کہہ دیجئے: انتظار کرو ہم بھی منتظر ہیں۔ ۱۵۹۔ جنہوں نے اپنے دین میں تفرقہ ڈالا اور گروہوں میں بٹ گئے بیشک آپ کا ان سے کوئی تعلق نہیں ہے، ان کا معاملہ یقینا اللہ کے حوالے ہے پھر وہ انہیں بتائے گا جو کچھ وہ کرتے رہے ہیں۔ ۱۶۰۔ جو (اللہ کے پاس) ایک نیکی لے کر آئے گا اسے دس گنا (اجر) ملے گا اور جو برائی لے کر آئے گا اسے صرف اسی برائی جتنا بدلہ دیا جائے گا اور ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔ ۱۶۱۔ کہہ دیجئے: میرے رب نے مجھے صراط مستقیم دکھائی ہے جو ایک استوار دین ہے، (یہی) ملت ابراہیم (اور توحید کی طرف) یکسوئی کا دین ہے اور ابراہیم مشرکوں میں سے نہیں تھے۔ ۱۶۲۔ کہہ دیجئے: میری نماز اور میری قربانی اور میرا جینا اور میرا مرنا سب یقینا اللہ رب العالمین کے لیے ہے۔ ۱۶۳۔ جس کا کوئی شریک نہیں اور مجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے اور میں سب سے پہلا فرمانبردار ہوں۔ ۱۶۴۔ کہہ دیجئے: کیا میں کسی غیر اللہ کو اپنا رب بناؤں؟ حالانکہ اللہ ہر چیز کا رب ہے اور ہر شخص اپنے کیے کا خود ذمے دار ہے اور کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا پھر تم سب کو اپنے رب کی طرف لوٹ کر جانا ہے پھر (وہاں) وہ تمہیں بتائے گا جس چیز کے بارے میں تم لوگ اختلاف کیا کرتے تھے۔ ۱۶۵۔ اور وہ وہی ہے جس نے تمہیں زمین میں نائب بنایا اور تم میں سے بعض

پر بعض کے درجات بلند کیے تا کہ جو کچھ اللہ نے تمہیں دیا ہے اس میں وہ تمہیں آزمائے، بے شک آپ کا رب (جہاں) جلد عذاب دینے والا ہے (وہاں) وہ یقیناً بڑا غفور، رحیم بھی ہے۔

۷....الاعراف

بنام خدائے رحمن رحیم

۱۔ الف لام میم صاد۔ ۲۔ یہ کتاب آپ پر (اس لیے) نازل کی گئی ہے کہ آپ اس سے لوگوں کو تنبیہ کریں اور اہل ایمان کے لیے نصیحت ہو پس آپ کو اس سے کسی قسم کی دل تنگی محسوس نہیں ہونی چاہیے۔ ۳۔ اس (کتاب) کی پیروی کرو جو تمہاری طرف تمہارے رب کی طرف سے نازل کی گئی ہے اور اس کے سوا دوسرے آقاؤں کی اتباع نہ کرو، مگر تم نصیحت کم ہی قبول کرتے ہو۔ ۴۔ اور کتنی ایسی بستیاں ہیں جنہیں ہم نے تباہ کیا پس ان پر ہمارا عذاب رات کے وقت آیا یا ایسے وقت جب وہ دوپہر کو سو رہے تھے۔ ۵۔ پس جب ہمارا عذاب ان پر آیا تو وہ صرف یہی کہہ سکے: واقعی ہم ظالم تھے۔ ۶۔ پس جن کی طرف پیغمبر بھیجے گئے ہم ہر صورت میں ان سے سوال کریں گے اور خود پیغمبروں سے بھی ہم ضرور پوچھیں گے۔ ۷۔ پھر ہم پورے علم و آگہی سے ان سے سرگزشت بیان کریں گے اور ہم غائب تو نہیں تھے۔ ۸۔ اور اس دن (اعمال کا) تولنا برحق ہے، پھر جن (کے اعمال) کا پلڑا بھاری ہو گا پس وہی فلاح پائیں گے۔ ۹۔ اور جن کا پلڑا ہلکا ہو گا وہ لوگ ہماری آیات سے زیادتی کے سبب خود گھاٹے میں رہے۔ ۱۰۔ اور ہم ہی نے تمہیں زمین میں بسایا اور اس میں تمہارے لیے سامان زیست فراہم کیا (مگر) تم کم ہی شکر کرتے ہو۔ ۱۱۔ بتحقیق ہم نے تمہیں خلق کیا پھر

تمہیں شکل وصورت دی پھر فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کرو پس سب نے سجدہ کیا صرف ابلیس سجدہ
کرنے والوں میں شامل نہ تھا۔ ۱۲۔ فرمایا: تجھے کس چیز نے سجدہ کرنے سے باز رکھا جب کہ میں نے تجھے حکم
دیا تھا؟ بولا: میں اس سے بہتر ہوں، مجھے تو نے آگ سے پیدا کیا ہے اور اسے تو نے مٹی سے پیدا کیا ہے۔ ۱۳۔
فرمایا: یہاں سے اتر جا! تجھے حق نہیں کہ یہاں تکبر کرے، پس نکل جا! تیرا شمار ذلیلوں میں ہے۔
۱۴۔ بولا: مجھے روز قیامت تک مہلت دے۔ ۱۵۔ فرمایا: بے شک تجھے مہلت دی گئی۔ ۱۶۔ بولا: جس طرح تو
نے مجھے گمراہ کیا ہے میں بھی تیرے سیدھے راستے پر ان کی گھات میں ضرور بیٹھا رہوں گا۔ ۱۷۔ پھر ان
کے آگے، پیچھے، دائیں اور بائیں (ہر طرف) سے انہیں ضرور گھیر لوں گا اور تو ان میں سے اکثر کو شکر گزار
نہیں پائے گا۔ ۱۸۔ فرمایا: تو یہاں سے ذلیل و مردود ہو کر نکل جا، ان میں سے جو بھی تیری اتباع کرے گا تو
میں تم سب سے جہنم کو ضرور بھر دوں گا۔ ۱۹۔ اور اے آدم! آپ اور آپ کی زوجہ اس جنت میں سکونت
اختیار کریں اور دونوں جہاں سے چاہیں کھائیں، مگر اس درخت کے نزدیک نہ جانا ورنہ آپ دونوں ظالموں
میں سے ہو جائیں گے۔ ۲۰۔ پھر شیطان نے انہیں بہکایا تاکہ اس طرح ان دونوں کے شرم کے مقامات جو
ان سے چھپائے رکھے گئے تھے ان کے لیے نمایاں ہو جائیں اور کہا: تمہارے رب نے اس درخت سے تمہیں
صرف اس لیے منع کیا ہے کہ مبادا تم فرشتے بن جاؤ یا زندہ جاوید بن جاؤ۔ ۲۱۔ اور اس نے قسم کھا کر دونوں
سے کہا: میں یقیناً تمہارا خیر خواہ ہوں۔ ۲۲۔ پھر فریب سے انہیں (اس طرف) مائل کر دیا، جب انہوں نے
درخت کو چکھ لیا تو ان کے شرم کے مقامات ان کے لیے نمایاں ہو گئے اور وہ جنت کے پتے اپنے اوپر جوڑنے
لگے اور ان کے رب نے انہیں پکارا: کیا میں نے تم دونوں کو اس درخت سے منع نہیں کیا تھا؟ اور تمہیں بتایا
نہ تھا کہ شیطان یقیناً تمہارا کھلا دشمن ہے؟ ۲۳۔ دونوں نے کہا: ہمارے رب! ہم نے اپنے آپ پر ظلم کیا ہے

اور اگر تو نے ہمیں معاف نہ کیا اور ہم پر رحم نہ کیا تو ہم نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔ ۲۴۔ فرمایا: ایک دوسرے کے دشمن بن کر نیچے اتر جاؤ اور زمین میں تمہارے لیے ایک مدت تک قیام اور سامان زیست ہو گا۔ ۲۵۔ فرمایا: زمین ہی میں تمہیں جینا اور وہیں تمہیں مرنا ہو گا اور (آخر کار) اسی میں سے تمہیں نکالا جائے گا۔ ۲۶۔ اے فرزندان آدم! ہم نے تمہارے لیے لباس نازل کیا جو تمہارے شرم کے مقامات کو چھپائے اور تمہارے لیے آرائش (بھی) ہو اور سب سے بہترین لباس تو تقویٰ ہے، یہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہے شاید یہ لوگ نصیحت حاصل کریں۔ ۲۷۔ اے اولاد آدم! شیطان تمہیں کہیں اس طرح نہ بہکا دے جس طرح تمہارے ماں باپ کو جنت سے نکلوایا اور انہیں بے لباس کیا تا کہ ان کے شرم کے مقامات انہیں دکھائے، بے شک شیطان اور اس کے رفقائے کار تمہیں ایسی جگہ سے دیکھ رہے ہوتے ہیں جہاں سے انہیں تم نہیں دیکھ سکتے، ہم نے شیاطین کو ان لوگوں کا آقا بنا دیا ہے جو ایمان نہیں لاتے۔ ۲۸۔ اور جب یہ لوگ کسی بے حیائی کا ارتکاب کرتے ہیں تو کہتے ہیں: ہم نے اپنے باپ دادا کو ایسا کرتے پایا ہے اور اللہ نے ہمیں ایسا کرنے کا حکم دیا ہے، کہہ دیجئے: اللہ یقینا بے حیائی کا حکم نہیں دیتا، کیا تم اللہ کے بارے میں ایسی باتیں کرتے ہو جن کا تمہیں علم ہی نہیں؟ ۲۹۔ کہہ دیجئے: میرے رب نے مجھے انصاف کا حکم دیا ہے اور یہ کہ ہر عبادت کے وقت تم اپنی توجہ مرکوز رکھو اور اس کے مخلص فرمانبردار بن کر اسے پکارو، جس طرح اس نے تمہیں ابتدا میں پیدا کیا ہے اسی طرح پھر پیدا ہو جاؤ گے۔ ۳۰۔ (اللہ) نے ایک گروہ کو ہدایت دے دی ہے اور دوسرے گروہ پر گمراہی پیوست ہو چکی ہے، ان لوگوں نے اللہ کو چھوڑ کر شیاطین کو اپنا آقا بنا لیا ہے اور (بزعم خود) یہ سمجھتے ہیں کہ ہدایت یافتہ ہیں۔ ۳۱۔ اے بنی آدم! ہر عبادت کے وقت اپنی زینت (لباس) کے ساتھ رہو اور کھاؤ اور پیو مگر اسراف نہ کرو، اللہ اسراف کرنے والوں کو یقینا دوست نہیں رکھتا۔ ۳۲۔ کہہ

دیجیے: اللہ کی اس زینت کو جو اس نے اپنے بندوں کے لیے نکالی اور پاک رزق کو کس نے حرام کیا؟ کہہ دیجیے: یہ چیزیں دنیاوی زندگی میں بھی ایمان والوں کے لیے ہیں اور قیامت کے دن تو خالصتاً انہی کے لیے ہوں گی، ہم اسی طرح اہل علم کے لیے آیات کو کھول کر بیان کرتے ہیں۔ ۳۳۔ کہہ دیجیے: میرے رب نے علانیہ اور پوشیدہ بے حیائی (کے ارتکاب)، گناہ، ناحق زیادتی اور اس بات کو حرام کیا ہے کہ تم اللہ کے ساتھ اسے شریک ٹھہراؤ جس کے لیے اس نے کوئی دلیل نہیں اتاری اور یہ کہ تم اللہ کی طرف ایسی باتیں منسوب کرو جنہیں تم نہیں جانتے۔ ۳۴۔ اور ہر قوم کے لیے ایک وقت مقرر ہے پس جب ان کا مقررہ وقت آجاتا ہے تو نہ ایک گھڑی تاخیر کر سکتے ہیں اور نہ جلدی۔ ۳۵۔ اے اولاد آدم! اگر تمہارے پاس خود تم ہی میں سے رسول آئیں جو تمہیں میری آیات سنایا کریں تو (اس کے بعد) جو تقویٰ اختیار کریں اور اصلاح کریں پس انہیں نہ کسی قسم کا خوف ہو گا اور نہ وہ محزون ہوں گے۔ ۳۶۔ اور جو لوگ ہماری آیات کی تکذیب کرتے ہیں اور ان سے تکبر کرتے ہیں وہی اہل جہنم ہیں، جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ ۳۷۔ اس شخص سے بڑھ کر ظالم اور کون ہو سکتا ہے جو اللہ پر جھوٹ بہتان باندھے یا اس کی آیات کی تکذیب کرے؟ ایسے لوگوں کو وہ حصہ ملتا رہے گا جو ان کے حق میں لکھا ہے چنانچہ جب ہمارے بھیجے ہوئے (فرشتے) ان کی قبض روح کے لیے آئیں گے تو کہیں گے: کہاں ہیں تمہارے وہ (معبود) جنہیں تم اللہ کے سوا پکارتے تھے؟ وہ کہیں گے: وہ ہم سے غائب ہو گئے اور اب وہ خود اپنے خلاف گواہی دیں گے کہ وہ واقعی کافر تھے۔ ۳۸۔ اللہ فرمائے گا: تم لوگ جن و انس کی ان قوموں کے ہمراہ داخل ہو جاؤ جو تم سے پہلے جہنم میں جا چکی ہیں، جب بھی۔ کوئی جماعت جہنم میں داخل ہو گی اپنی ہم خیال جماعت پر لعنت بھیجے گی، یہاں تک کہ جب وہاں سب جمع ہو جائیں گے تو بعد والی جماعت پہلی کے بارے میں کہے گی: ہمارے رب! انہوں نے ہمیں گمراہ کیا تھا لہٰذا انہیں آتش جہنم

کا دوگنا عذاب دے، اللہ فرمائے گا: سب کو دوگنا (عذاب) ملے گا لیکن تم نہیں جانتے۔ ۳۹۔ ان کی پہلی
جماعت دوسری جماعت سے کہے گی: تمہیں ہم پر کوئی بڑائی حاصل نہ تھی؟ پس تم اپنے کیے کے بدلے
عذاب چکھو۔ ۴۰۔ جنہوں نے ہماری آیات کی تکذیب کی اور ان سے تکبر کیا ہے ان کے لیے آسمان کے
دروازے نہیں کھولے جائیں گے اور ان کا جنت میں جانا اس طرح محال ہے جس طرح سوئی کے ناکے سے
اونٹ کا گزرنا اور ہم مجرموں کو اسی طرح سزا دیتے ہیں۔ ۴۱۔ ان کے لیے جہنم ہی بچھونا اور اوڑھنا ہوگی اور
ہم ظالموں کو ایسا بدلہ دیا کرتے ہیں۔ ۴۲۔ اور ایمان لانے والے اور نیک اعمال بجالانے والے اہل جنت ہیں
جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے، ہم کسی کو (نیک اعمال کی بجا آوری میں) اس کی طاقت سے زیادہ ذمہ دار نہیں
ٹھہراتے۔ ۴۳۔ اور ہم ان کے دلوں میں موجود کینے نکال دیں گے، ان کے (محلات کے) نیچے نہریں بہ
رہی ہوں گی اور وہ کہیں گے: ثنائے کامل ہے اس اللہ کے لیے جس نے ہمیں یہ راستہ دکھایا اور اگر اللہ ہماری
رہنمائی نہ فرماتا تو ہم ہدایت نہ پاتے، ہمارے رب کے پیغمبر یقینا حق لے کر آئے اور اس وقت ان
(مومنین) کو یہ ندا آئے گی کہ یہ جنت جس کے تم وارث بنائے گئے ہو ان اعمال کے صلے میں ہے جنہیں تم
بجالاتے رہے ہو۔ ۴۴۔ اور اہل جنت اہل جہنم سے پکار کر کہیں گے: ہم نے وہ تمام وعدے سچے پائے جو
ہمارے رب نے ہم سے کیے تھے، کیا تم نے بھی اپنے رب کے وعدوں کو سچا پایا؟ وہ جواب دیں گے: ہاں، تو
ان (دونوں) کے درمیان میں سے ایک پکارنے والا پکارے گا: ظالموں پر اللہ کی لعنت ہو۔ ۴۵۔ جو لوگوں کو
راہ خدا سے روکتے اور اس میں کجی پیدا کرنا چاہتے تھے اور وہ آخرت کے منکر تھے۔ ۴۶۔ اور (اہل جنت اور
اہل جہنم) دونوں کے درمیان ایک حجاب ہوگا اور بلندیوں پر کچھ ایسے افراد ہوں گے جو ہر ایک کو ان کی
شکلوں سے پہچان لیں گے اور اہل جنت سے پکار کر کہیں گے: تم پر سلامتی ہو، یہ لوگ ابھی جنت میں داخل

نہیں ہوئے ہوں گے مگر امیدوار ہوں گے۔ ۴۷۔ اور جب ان کی نگاہیں اہل جہنم کی طرف پلٹائی جائیں گی تو وہ کہیں گے: ہمارے رب ہمیں ظالموں کے ساتھ شامل نہ کرنا۔ ۴۸۔ اور اصحاب اعراف کچھ ایسے لوگوں کو بھی پکاریں گے جنہیں وہ ان کی شکلوں سے پہچانتے ہوں گے اور کہیں گے: آج نہ تو تمہاری جماعت تمہارے کام آئی اور نہ تمہارا تکبر۔ ۴۹۔ اور کیا یہ (اہل جنت) وہی لوگ ہیں جن کے بارے میں تم قسمیں کھا کر کہتے تھے کہ ان تک اللہ کی رحمت نہیں پہنچے گی؟ (آج انہی لوگوں سے کہا جا رہا ہے کہ) جنت میں داخل ہو جاؤ جہاں نہ تمہیں کوئی خوف ہو گا اور نہ تم محزون ہو گے۔ ۵۰۔ اور اہل جہنم اہل جنت کو پکاریں گے: تھوڑا پانی ہم پر انڈیل دو یا جو رزق اللہ نے تمہیں دیا ہے اس میں سے کچھ ہمیں دے دو، وہ جواب دیں گے: اللہ نے جنت کا پانی اور رزق کافروں پر حرام کیا ہے۔ ۵۱۔ جنہوں نے اپنے دین کو کھیل اور تماشا بنا دیا تھا اور دنیا کی زندگی نے انہیں دھوکے میں ڈالا تھا، پس آج ہم انہیں اسی طرح بھلا دیں گے جس طرح وہ اس دن کے آنے کو بھولے ہوئے تھے اور ہماری آیات کا انکار کیا کرتے تھے۔ ۵۲۔ اور ہم ان کے پاس یقیناً ایک کتاب لا چکے ہیں جسے ہم نے از روئے علم واضح بنایا ہے جو ایمان لانے والوں کے لیے ہدایت و رحمت ہے۔ ۵۳۔ کیا یہ لوگ صرف اس (کتاب کی تنبیہوں) کے انجام کار کے منتظر ہیں؟ جس روز وہ انجام کار سامنے آئے گا جو لوگ اس سے پہلے اسے بھولے ہوئے تھے وہ کہیں گے: ہمارے رب کے پیغمبر حق لے کر آئے تھے کیا ہمارے لیے کچھ سفارشی ہیں جو ہماری شفاعت کریں یا ہمیں (دنیا میں) واپس کر دیا جائے تا کہ جو عمل (بد) ہم کرتے تھے اس کا غیر (عمل صالح) بجا لائیں؟ یقیناً انہوں نے اپنے آپ کو خسارے میں ڈال دیا اور جو جھوٹ وہ گھڑتے رہتے تھے وہ ان سے ناپید ہو گئے۔ ۵۴۔ تمہارا رب یقیناً وہ اللہ ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں پیدا کیا پھر عرش پر متمکن ہوا، وہ رات سے دن کو ڈھانپ دیتا ہے جو اس کے پیچھے

دوڑتی چلی آتی ہے اور سورج اور چاند اور ستارے سب اسی کے تابع فرمان ہیں۔ آگاہ رہو! آفرینش اسی کی ہے اور امر بھی اسی کا ہے، بڑا بابرکت ہے اللہ جو عالمین کا رب ہے۔ ۵۵۔ اپنے رب کی بارگاہ میں دعا کرو عاجزی اور خاموشی کے ساتھ، بے شک وہ تجاوز کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔ ۵۶۔ اور تم زمین میں اصلاح کے بعد اس میں فساد نہ پھیلاؤ اور اللہ کو خوف اور امید کے ساتھ پکارو، اللہ کی رحمت یقینا نیکی کرنے والوں کے قریب ہے۔ ۵۷۔ اور وہی تو ہے جو ہواؤں کو خوشخبری کے طور اپنی رحمت کے آگے آگے بھیجتا ہے، یہاں تک کہ جب وہ ابر گراں کو اٹھا لیتی ہیں تو ہم انہیں کسی مردہ زمین کی طرف ہانک دیتے ہیں پھر بادل سے مینہ برسا کر اس سے ہر طرح کے پھل پیدا کرتے ہیں، اسی طرح ہم مردوں کو بھی (زمین سے) نکالیں گے شاید تم نصیحت حاصل کرو۔ ۵۸۔ اور پاکیزہ زمین میں سبزہ اپنے رب کے حکم سے نکلتا ہے اور خراب زمین کی پیداوار بھی ناقص ہوتی ہے۔ یوں ہم شکر گزاروں کے لیے اپنی آیات کو مختلف انداز میں بیان کرتے ہیں۔ ۵۹۔ ہم نے نوح کو ان کی قوم کی طرف بھیجا پس انہوں نے کہا: اے میری قوم! تم اللہ ہی کی عبادت کرو، اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں ہے، مجھے تمہارے بارے میں ایک عظیم دن کے عذاب کا ڈر ہے۔ ۶۰۔ ان کی قوم کے سرداروں نے کہا: ہم تو تمہیں صریح گمراہی میں مبتلا دیکھتے ہیں۔ ۶۱۔ کہا: اے میری قوم! مجھ میں تو کوئی گمراہی نہیں بلکہ عالمین کے رب کی طرف سے ایک رسول ہوں۔ ۶۲۔ میں اپنے رب کے پیغامات تمہیں پہنچاتا ہوں اور تمہیں نصیحت کرتا ہوں اور میں اللہ کی طرف سے وہ کچھ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔ ۶۳۔ کیا تمہیں اس بات پر تعجب ہوا کہ خود تم میں سے ایک شخص کے پاس تمہارے رب کی طرف سے تمہارے لیے نصیحت آئی تاکہ وہ تمہیں تنبیہ کرے؟ اور تم تقویٰ اختیار کرو، شاید اس طرح تم رحم کے مستحق بن جاؤ۔ ۶۴۔ مگر ان لوگوں نے ان کی تکذیب کی تو ہم نے انہیں اور کشتی میں سوار ان کے

ساتھیوں کو بچا لیا اور جنہوں نے ہماری آیات کی تکذیب کی تھی انہیں غرق کر دیا، کیونکہ وہ اندھے لوگ تھے۔ ٦٥۔ اور قوم عاد کی طرف ہم نے انہی کی برادری کے (ایک فرد) ہود کو بھیجا، انہوں نے کہا: اے میری قوم! اللہ ہی کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں ہے، کیا تم (ہلاکت سے) بچنا نہیں چاہتے؟ ٦٦۔ ان کی قوم کے کافر سرداروں نے کہا: ہمیں تو تم احمق لگتے ہو اور ہمارا گمان ہے کہ تم جھوٹے بھی ہو۔ ٦٧۔ انہوں نے کہا: اے میری قوم! میں احمق نہیں ہوں، بلکہ میں تو رب العالمین کا رسول ہوں۔ ٦٨۔ میں تمہیں اپنے رب کے پیغامات پہنچاتا ہوں اور میں تمہارا ناصح (اور) امین ہوں۔ ٦٩۔ کیا تمہیں اس بات پر تعجب ہوا کہ خود تم میں سے ایک شخص کے پاس تمہارے رب کی طرف سے تمہارے لیے نصیحت آئی تاکہ وہ تمہیں تنبیہ کرے؟ اور یاد کرو جب قوم نوح کے بعد اس نے تمہیں جانشین بنایا اور تمہاری جسمانی ساخت میں وسعت دی (تنومند کیا)، پس اللہ کی نعمتوں کو یاد کرو، شاید تم فلاح پاؤ۔ ٧٠۔ انہوں نے کہا: کیا تم ہمارے پاس اس لیے آئے ہو کہ ہم خدائے واحد کی عبادت کریں اور جن کی ہمارے باپ دادا پرستش کرتے تھے انہیں چھوڑ دیں؟ پس اگر تم سچے ہو تو ہمارے لیے وہ (عذاب) لے آؤ جس کی تم ہمیں دھمکی دیتے ہو۔ ٧١۔ ہود نے کہا: تمہارے رب کی طرف سے تم پر عذاب اور غضب مقرر ہو چکا ہے، کیا تم مجھ سے ایسے ناموں کے بارے میں جھگڑتے ہو جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے رکھ لیے ہیں؟ اللہ نے تو اس بارے میں کوئی دلیل نازل نہیں کی ہے، پس تم انتظار کرو میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتا ہوں۔ ٧٢۔ ہم نے اپنی رحمت کے ذریعے ہود اور انکے ساتھیوں کو بچا لیا اور جو ہماری آیات کو جھٹلاتے تھے ان کی جڑ کاٹ دی (کیونکہ) وہ تو ایمان لانے والے ہی نہ تھے۔ ٧٣۔ اور قوم ثمود کی طرف ہم نے انہی کی برادری کے (ایک فرد) صالح کو بھیجا، انہوں نے کہا: اے میری قوم! اللہ ہی کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود

نہیں ہے، تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس واضح دلیل آچکی ہے، یہ اللہ کی اونٹنی ہے جو تمہارے لیے ایک نشانی ہے، اسے اللہ کی زمین میں چرنے دینا اور اسے برے ارادے سے ہاتھ نہ لگانا ورنہ دردناک عذاب تمہیں آلے گا۔ ۷۴۔ اور یاد کرو جب اللہ نے قوم عاد کے بعد تمہیں جانشین بنایا اور تمہیں زمین میں آباد کیا، تم میدانوں میں محلات تعمیر کرتے ہو اور پہاڑ کو تراش کر مکانات بناتے ہو، پس اللہ کی نعمتوں کو یاد کرو اور زمین میں فساد کرتے نہ پھرو۔ ۷۵۔ ان کی قوم کے متکبر سرداروں نے کمزور طبقہ اہل ایمان سے کہا: کیا تمہیں اس بات کا علم ہے کہ صالح اپنے رب کی طرف سے بھیجے گئے (رسول) ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: جس پیغام کے ساتھ انہیں بھیجا گیا ہے اس پر ہم ایمان لاتے ہیں۔ ۷۶۔ متکبرین نے کہا: جس پر تمہارا ایمان ہے ہم تو اس سے منکر ہیں۔ ۷۷۔ آخر انہوں نے اونٹنی کے پاؤں کاٹ دیے اور اپنے رب کے حکم سے سرکشی کی اور کہنے لگے: اے صالح! اگر تم واقعی پیغمبر ہو تو ہمارے لیے وہ (عذاب) لے آؤ جس کی تم ہمیں دھمکی دیتے ہو۔ ۷۸۔ چنانچہ انہیں زلزلے نے گرفت میں لے لیا اور وہ اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے۔ ۷۹۔ پس صالح اس بستی سے نکل پڑے اور کہا: اے میری قوم! میں نے تو اپنے رب کا پیغام تمہیں پہنچا دیا اور تمہاری خیر خواہی کی لیکن تم خیر خواہوں کو پسند نہیں کرتے۔ ۸۰۔ اور لوط (کا ذکر کرو) جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا: کیا تم ایسی بے حیائی کے مرتکب ہوتے ہو کہ تم سے پہلے دنیا میں کسی نے اس کا ارتکاب نہیں کیا۔ ۸۱۔ تم عورتوں کو چھوڑ کر مردوں سے اپنی خواہش پوری کرتے ہو، بلکہ تم تو تجاوز کار ہو۔ ۸۲۔ اور ان کی قوم کے پاس کوئی جواب نہ تھا سوائے اس کے کہ وہ کہیں: انہیں اپنی بستی سے نکال دو، یہ لوگ بڑے پاکیزہ بننے کی کوشش کرتے ہیں۔ ۸۳۔ چنانچہ ہم نے لوط اور ان کے گھر والوں کو نجات دی سوائے ان کی بیوی کے جو پیچھے رہ جانے والوں میں سے تھی۔ ۸۴۔ اور ہم نے اس قوم پر ایک بارش برسائی پھر دیکھو ان

مجرموں کا کیا انجام ہوا۔ ۸۵۔ اور اہل مدین کی طرف ہم نے انہی کی برادری کے (ایک فرد) شعیب کو بھیجا، انہوں نے کہا: اے میری قوم! اللہ ہی کی عبادت کرو، اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں ہے۔ تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے واضح دلیل آچکی ہے، لہٰذا تم ناپ اور تول پورا کرو اور لوگوں کو ان کی چیزیں کم کر کے نہ دو اور زمین میں اصلاح ہو چکی ہو تو اس میں فساد نہ پھیلاؤ، اگر تم واقعی مومن ہو تو اس میں خود تمہاری بھلائی ہے۔ ۸۶۔ اور اللہ پر ایمان رکھنے والوں کو خوفزدہ کرنے، انہیں اللہ کے راستے سے روکنے اور اس میں کجی پیدا کرنے کے لیے ہر راستے پر (راہزن بن کر) مت بیٹھا کرو اور یہ بھی یاد کرو جب تم کم تھے اللہ نے تمہیں زیادہ کر دیا اور دیکھو کہ فساد کرنے والوں کا کیا انجام ہوا۔ ۸۷۔ اور اگر تم میں سے ایک گروہ میری رسالت پر ایمان لاتا ہے اور دوسرا گروہ ایمان نہیں لاتا تو ٹھہر جاؤ یہاں تک کہ اللہ ہمارے درمیان فیصلہ کر دے اور وہی سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔ ۸۸۔ ان کی قوم کے متکبر سرداروں نے کہا: اے شعیب! ہم تجھے اور تیرے مومن ساتھیوں کو اپنی بستی سے ضرور نکال دیں گے یا تمہیں ہمارے مذہب میں واپس آنا ہو گا، شعیب نے کہا: اگر ہم بیزار ہوں تو بھی؟ ۸۹۔ اگر ہم تمہارے مذہب میں واپس آگئے تو ہم اللہ پر بہتان باندھنے والے ہوں گے جبکہ اللہ نے ہمیں اس (باطل) سے نجات دے دی ہے اور ہمارے لیے اس مذہب کی طرف پلٹنا کسی طرح ممکن نہیں مگر یہ کہ ہمارا رب اللہ چاہے، ہمارے رب کا علم ہر چیز پر محیط ہے، ہم نے اللہ (ہی) پر توکل کیا ہے، اے ہمارے رب! ہمارے اور ہماری قوم کے درمیان برحق فیصلہ کر اور تو بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔ ۹۰۔ اور قوم شعیب کے کافر سرداروں نے کہا: اگر تم لوگوں نے شعیب کی پیروی کی تو یقیناً بڑا نقصان اٹھاؤ گے۔ ۹۱۔ چنانچہ انہیں زلزلے نے آلیا پس وہ اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے۔ ۹۲۔ جنہوں نے شعیب کی تکذیب کی (ایسے تباہ ہوئے) گویا وہ کبھی آباد ہی نہیں

ہوئے تھے، شعیب کی تکذیب کرنے والے خود خسارے میں رہے۔ ۹۳۔ شعیب ان سے نکل آئے اور کہنے لگے: اے میری قوم! میں نے اپنے رب کے پیغامات تمہیں پہنچائے اور تمہیں نصیحت کی، تو (آج) میں کافروں پر رنج و غم کیوں کروں؟ ۹۴۔ اور ہم نے جس بستی میں بھی نبی بھیجا وہاں کے رہنے والوں کو تنگی اور سختی میں مبتلا کیا کہ شاید وہ تضرع کریں۔ ۹۵۔ پھر ہم نے تکلیف کو آسودگی میں بدل دیا یہاں تک کہ وہ خوشحال ہو گئے اور کہنے لگے: ہمارے باپ دادا پر بھی برے اور اچھے دن آتے رہے ہیں، پھر ہم نے اچانک انہیں گرفت میں لے لیا اور انہیں خبر تک نہ ہوئی۔ ۹۶۔ اور اگر ان بستیوں کے لوگ ایمان لے آتے اور تقویٰ اختیار کرتے تو ہم ان پر آسمان اور زمین کی برکتوں کے دروازے کھول دیتے لیکن انہوں نے تکذیب کی تو ہم نے ان کے اعمال کے سبب جو وہ کیا کرتے تھے انہیں گرفت میں لے لیا۔ ۹۷۔ کیا ان بستیوں کے لوگ بے فکر ہیں کہ ان پر ہمارا عذاب رات کے وقت آ جائے جب وہ سو رہے ہوں؟ ۹۸۔ یا کیا ان بستیوں کے لوگ بے خوف ہیں کہ ان پر ہمارا عذاب دن کو آ جائے جب وہ کھیل رہے ہوں؟ ۹۹۔ کیا یہ لوگ اللہ کی تدبیر سے خوف نہیں کرتے اللہ کی تدبیر سے تو فقط خسارے میں پڑنے والے لوگ بے خوف ہوتے ہیں۔ ۱۰۰۔ جو لوگ اہل زمین (کی ہلاکت) کے بعد زمین کے وارث ہوئے ہیں، کیا ان پر یہ بات عیاں نہیں ہوئی کہ ہم چاہیں تو ان کے جرائم پر انہیں گرفت میں لے سکتے ہیں؟ اور ہم ان کے دلوں پر مہر لگا دیتے ہیں پھر وہ کچھ نہیں سنتے۔ ۱۰۱۔ یہ وہ بستیاں ہیں جن کے حالات ہم آپ کو سنا رہے ہیں اور ان کے پیغمبر واضح دلائل لے کر ان کے پاس آئے لیکن جس چیز کو وہ پہلے جھٹلا چکے تھے وہ اس پر ایمان لانے کے لیے آمادہ نہ تھے، اللہ اس طرح کافروں کے دلوں پر مہر لگا دیتا ہے۔ ۱۰۲۔ اور ہم نے ان میں سے اکثر کو بد عہد پایا اور اکثر کو ان میں فاسق پایا۔ ۱۰۳۔ پھر ان رسولوں کے بعد ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانیوں کے ساتھ فرعون اور اس کے

سر کردہ لوگوں کی طرف بھیجا تو انہوں نے ان نشانیوں (کے انکار) کے سبب (اپنے اوپر) ظلم کیا پھر دیکھ لو
مفسدوں کا کیا انجام ہوا۔ ۱۰۴۔ اور موسیٰ نے کہا: اے فرعون! میں رب العالمین کا رسول ہوں۔
۱۰۵۔(مجھ پر) لازم ہے کہ میں اللہ کے بارے میں صرف حق بات کروں، میں تمہارے پاس تمہارے رب
کی طرف سے واضح دلیل لے کر آیا ہوں، لہٰذا تو بنی اسرائیل کو میرے ساتھ جانے دے۔ ۱۰۶۔ فرعون
نے کہا: اگر تم سچے ہو اور کوئی نشانی لے کر آئے ہو تو اسے پیش کرو۔ ۱۰۷۔ موسیٰ نے اپنا عصا پھینکا تو وہ دفعتاً
سچ مچ کا ایک اژدھا بن گیا۔ ۱۰۸۔اور موسیٰ نے اپنا ہاتھ نکالا تو وہ ناظرین کے سامنے یکایک چمکنے لگا۔
۱۰۹۔ قوم فرعون کے سرداروں نے کہا: یہ یقیناً بڑا ماہر جادوگر ہے۔ ۱۱۰۔ یہ تمہیں تمہاری سرزمین سے نکالنا
چاہتا ہے، بتاؤ اب تمہاری کیا صلاح ہے؟ ۱۱۱۔ انہوں نے کہا: موسیٰ اور اس کے بھائی کو کچھ مہلت دو اور
لوگوں کو جمع کرنے والے (ہرکاروں) کو شہروں میں روانہ کردو۔ ۱۱۲۔وہ تمام ماہر جادوگروں کو تمہارے
پاس لائیں، ۱۱۳۔ اور جادوگر فرعون کے پاس آئے (اور) کہنے لگے: اگر ہم غالب رہے تو ہمیں صلہ ملے گا؟
۱۱۴۔ فرعون نے کہا: ہاں یقیناً تم مقرب بارگاہ ہو جاؤ گے۔ ۱۱۵۔ انہوں نے کہا: اے موسیٰ! پہلے تم پھینکتے ہو
یا ہم پھینکیں؟ ۱۱۶۔ موسیٰ نے کہا: تم پھینکو، پس جب انہوں نے پھینکا تو لوگوں کی نگاہوں کو مسحور اور انہیں
خوفزدہ کر دیا اور انہوں نے بہت بڑا جادو پیش کیا۔ ۱۱۷۔ اور ہم نے موسیٰ کی طرف وحی کی کہ اپنا عصا پھینک
دیں، چنانچہ اس نے یکایک ان کے خود ساختہ جادو کو نگلنا شروع کیا۔ ۱۱۸۔ اس طرح حق ثابت ہوا اور ان
لوگوں کا کیا دھرا باطل ہو کر رہ گیا۔ ۱۱۹۔ پس وہ وہاں شکست کھا گئے اور ذلیل ہو کر لوٹ گئے۔ ۱۲۰۔ اور
سب جادوگر سجدے میں گر پڑے۔ ۱۲۱۔ کہنے لگے: ہم رب العالمین پر ایمان لے آئے۔ ۱۲۲۔ جو موسیٰ
اور ہارون کا رب ہے۔ ۱۲۳۔ فرعون نے کہا: قبل اس کے کہ میں تمہیں اجازت دیتا تم اس پر ایمان لے

آئے یقیناً یہ تو ایک سازش ہے جو تم نے اس شہر میں کی ہے تاکہ اہل شہر کو یہاں سے بے دخل کرو پس عنقریب تمہیں (اس کا انجام) معلوم ہو جائے گا۔ ۱۲۴۔ میں تمہارے ہاتھ اور پاؤں مخالف سمتوں سے ضرور کاٹوں گا پھر تم سب کو ضرور بالضرور سولی چڑھا دوں گا۔ ۱۲۵۔ انہوں نے کہا: ہمیں تو اپنے رب کی طرف پلٹ کر جانا ہے۔ ۱۲۶۔ اور تو نے ہم میں کون سی بری بات دیکھی سوائے اس کے کہ جب ہمارے رب کی نشانیاں ہمارے پاس آئیں تو ہم ان پر ایمان لے آئے، اے ہمارے رب! ہم پر صبر کا فیضان فرما اور ہمیں اس دنیا سے مسلمان اٹھالے۔ ۱۲۷۔ اور قوم فرعون کے سرداروں نے کہا: فرعون! کیا تو موسیٰ اور اس کی قوم کو آزاد چھوڑ دے گا کہ وہ زمین میں فساد پھیلائیں اور وہ تجھ سے اور تیرے معبودوں سے دست کش ہو جائیں؟ فرعون بولا: عنقریب ہم ان کے بیٹوں کو قتل کریں گے اور ان کی بیٹیوں کو زندہ چھوڑ دیں گے اور ہمیں ان پر بالادستی حاصل ہے۔ ۱۲۸۔ موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا: اللہ سے مدد طلب کرو اور صبر کرو، بے شک یہ سرزمین اللہ کی ہے وہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے اس کا وارث بناتا ہے اور نیک انجام اہل تقویٰ کے لیے ہے۔ ۱۲۹۔ (قوم موسیٰ نے) کہا: آپ کے آنے سے پہلے بھی ہمیں اذیت دی گئی اور آپ کے آنے کے بعد بھی، موسیٰ نے کہا: تمہارا رب عنقریب تمہارے دشمن کو ہلاک کر دے گا اور زمین میں تمہیں خلیفہ بنا کر دیکھے گا کہ تم کیسے عمل کرتے ہو۔ ۱۳۰۔ اور بتحقیق ہم نے آل فرعون کو قحط سالی اور پیداوار کی قلت میں مبتلا کیا شاید وہ نصیحت حاصل کریں۔ ۱۳۱۔ پس جب انہیں آسائش حاصل ہوتی تو کہتے: ہم اس کے مستحق ہیں اور اگر برا زمانہ آتا تو اسے موسیٰ اور اس کے ساتھیوں کی بدشگونی ٹھہراتے، آگاہ رہو! ان کی بدشگونی اللہ کے پاس ہے لیکن ان میں سے اکثر نہیں جانتے۔ ۱۳۲۔ اور کہنے لگے: اے موسیٰ! ہم پر جادو کرنے کے لیے خواہ کیسی نشانی لے آؤ ہم تم پر ایمان نہیں لائیں گے۔ ۱۳۳۔ پھر ہم نے بطور کھلی نشانیوں کے

ان پر طوفان، ٹڈی دل، جوئیں، مینڈکوں اور خون (کا عذاب) نازل کیا مگر وہ تکبر کرتے رہے اور وہ جرائم پیشہ لوگ تھے؟ ۱۳۴۔ اور جب ان پر کوئی بلا نازل ہو جاتی تو کہتے: اے موسیٰ! ہمارے لیے اپنے رب سے دعا کریں جیسا کہ اس نے آپ سے عہد کر رکھا ہے (کہ وہ آپ کی دعا سنے گا) اگر آپ نے ہم سے عذاب دور کر دیا تو ہم آپ پر ضرور ایمان لے آئیں گے اور بنی اسرائیل کو بھی ضرور آپ کے ساتھ جانے دیں گے۔ ۱۳۵۔ پھر جب ہم ایک مقررہ مدت کے لیے جس کو وہ پہنچنے والے تھے عذاب کو دور کر دیتے تو وہ عہد کو توڑ ڈالتے۔ ۱۳۶۔ تب ہم نے ان سے انتقام لیا پھر انہیں دریا میں غرق کر دیا کیونکہ انہوں نے ہماری آیات کی تکذیب کی اور وہ ان سے لاپرواہی برتتے تھے۔ ۱۳۷۔ اور ہم نے ان لوگوں کو جو بے بس کر دیے گئے تھے اس سرزمین کے مشرق و مغرب کا وارث بنایا جسے ہم نے برکتوں سے نوازا تھا اور بنی اسرائیل کے ساتھ آپ کے رب کا نیک وعدہ پورا ہو گیا کیونکہ انہوں نے صبر کیا تھا اور فرعون اور اس کی قوم جو کچھ بنایا کرتے تھے اور جو اونچی عمارتیں تعمیر کرتے تھے وہ سب کچھ ہم نے تباہ کر دیا۔ ۱۳۸۔ اور ہم نے بنی اسرائیل کو سمندر پار کرایا تو وہ ایسے لوگوں کے پاس پہنچ گئے جو اپنے بتوں کی پوجا پاٹ میں لگے ہوئے تھے، کہنے لگے: اے موسیٰ! ہمارے لیے بھی ایسا معبود بنا جیسے ان لوگوں کے معبود ہیں، موسیٰ نے کہا: تم تو بڑی نادان قوم ہو۔ ۱۳۹۔ یہ قوم جس روش پر گامزن ہے یقینا برباد ہونے والی ہے اور جو اعمال یہ انجام دیتے ہیں وہ باطل ہیں۔ ۱۴۰۔ موسیٰ نے کہا: کیا میں تمہارے لیے اللہ کے سوا کوئی اور معبود تلاش کروں؟ حالانکہ اس نے تمہیں عالمین پر فضیلت دی ہے۔ ۱۴۱۔ اور (وہ وقت یاد کرو) جب ہم نے تمہیں آل فرعون سے نجات دی جو تمہیں بدترین عذاب میں مبتلا کرتے تھے، تمہارے بیٹوں کو قتل کرتے اور تمہاری بیٹیوں کو زندہ چھوڑتے تھے اور اس میں تمہارے رب کی طرف سے بہت بڑی آزمائش تھی۔ ۱۴۲۔ اور ہم نے موسیٰ سے

تیس (۳۰) راتوں کا وعدہ کیا اور دس (دیگر) راتوں سے اسے پورا کیا اس طرح ان کے رب کی مقررہ میعاد چالیس راتیں پوری ہو گئی اور موسیٰ نے اپنے بھائی ہارون سے کہا: میری قوم میں میری جانشینی کرنا اور اصلاح کرتے رہنا اور مفسدوں کا راستہ اختیار نہ کرنا۔ ۱۴۳۔ اور جب موسیٰ ہماری مقررہ میعاد پر آئے اور ان کے رب نے ان سے کلام کیا تو کہنے لگے: میرے رب! مجھے (جلوہ) دکھا کہ میں تیرا دیدار کروں، فرمایا: تم مجھے ہر گز نہ دیکھ سکو گے لیکن اس پہاڑ کی طرف دیکھو پس اگر وہ اپنی جگہ قائم رہا تو تم مجھے دیکھ سکو گے، پھر جب ان کے رب نے پہاڑ پر تجلی فرمائی تو اسے ریزہ ریزہ کر دیا اور موسیٰ غش کھا کر گر پڑے، پھر جب ہوش میں آئے تو عرض کرنے لگے: پاک ہے تیری ذات میں تیری بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں اور میں ایمان لانے والوں میں سب سے پہلا ہوں۔ ۱۴۴۔ فرمایا: اے موسیٰ! میں نے لوگوں میں سے آپ کو اپنے پیغامات اور ہمکلامی کے لیے منتخب کیا ہے لہٰذا جو کچھ میں نے آپ کو عطا کیا ہے اسے اخذ کریں اور شکر گزاروں میں سے ہو جائیں۔ ۱۴۵۔ اور ہم نے موسیٰ کے لیے (توریت کی) تختیوں پر ہر قسم کی نصیحت اور ہر چیز کی تفصیل لکھی (اور حکم دیا کہ) اسے پوری قوت سے سنبھالیں اور اپنی قوم کو حکم دیں کہ اس میں سے شائستہ ترین باتوں کو اپنا لو، عنقریب میں تمہیں نافرمانوں کا ٹھکانا دکھا دوں گا۔ ۱۴۶۔ میں انہیں اپنی آیات سے دور رکھوں گا جو زمین میں ناحق تکبر کرتے ہیں اور تمام نشانیاں دیکھ کر بھی ان پر ایمان نہیں لاتے اور اگر یہ راہ راست دیکھ بھی لیں تو اس راستے کو اختیار نہیں کرتے اور اگر انحراف کا راستہ دیکھ لیں تو اس راستے کو اپنا لیتے ہیں، اس کی وجہ یہ ہے کہ ان لوگوں نے ہماری نشانیوں کی تکذیب کی اور ان سے غفلت برتتے رہے۔ ۱۴۷۔ اور جنہوں نے ہماری آیات اور آخرت کی پیشی کی تکذیب کی ان کے اعمال ضائع ہو گئے، کیا ان لوگوں کو اس کے سوا کوئی بدلہ مل سکتا ہے جو کچھ وہ کرتے رہے ہیں؟ ۱۴۸۔ اور موسیٰ کے (کوہ طور پر جانے کے) بعد ان کی قوم

نے اپنے زیورات سے ایک بچھڑا بنالیا(یعنی) ایسا جسم جس میں بیل کی آواز تھی، کیا انہوں نے یہ نہیں دیکھا
کہ یہ نہ تو ان سے بات کر سکتا ہے اور نہ ان کی رہنمائی کر سکتا ہے، ایسے کو انہوں نے معبود بنالیا اور وہ زیادتی
کے مرتکب تھے۔ ۱۴۹۔ اور جب وہ سخت نادم ہوئے اور دیکھ لیا کہ گمراہ ہو گئے ہیں تو کہنے لگے: اگر ہمارا
رب ہم پر رحم نہ کرے اور ہمیں معاف نہ فرمائے تو ہم حتمی طور پر خسارے میں رہ جائیں گے۔ ۱۵۰۔ اور
جب موسیٰ نہایت غصے اور رنج کی حالت میں اپنی قوم کی طرف واپس آئے تو کہنے لگے: تم نے میرے بعد
بہت بری جانشینی کی، تم نے اپنے رب کے حکم سے عجلت کیوں کی؟ اور (یہ کہہ کر) تختیاں پھینک دیں اور
اپنے بھائی کو سر کے بالوں سے پکڑ کر اپنی طرف کھینچا ہارون نے کہا: اے ماں جائے! یقینا قوم نے مجھے کمزور بنا
دیا تھا اور وہ مجھے قتل کرنے والے تھے لہٰذا آپ دشمنوں کو مجھ پر ہنسنے کا موقع نہ دیں اور مجھے ان ظالموں میں
شمار نہ کریں۔ ۱۵۱۔ موسیٰ نے کہا: اے میرے رب! مجھے اور میرے بھائی کو معاف فرما اور ہمیں اپنی رحمت
میں داخل فرما اور تو سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔ ۱۵۲۔ جنہوں نے گوسالہ کو (معبود) بنایا بیشک ان
پر عنقریب ان کے رب کا غضب واقع ہو گا اور دنیاوی زندگی میں ذلت اٹھانا پڑے گی اور بہتان پردازوں کو
ہم ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں۔ ۱۵۳۔ اور جنہوں نے گناہ کا ارتکاب کیا پھر اس کے بعد توبہ کر لی اور ایمان لے
آئے تو اس (توبہ) کے بعد آپ کا رب یقینا بڑا معاف کرنے والا، رحم کرنے والا ہے۔ ۱۵۴۔ اور جب موسیٰ
کا غصہ فرو ہو گیا تو انہوں نے (توریت کی) وہ تختیاں اٹھائیں جن کی تحریر میں ان لوگوں کے لیے ہدایت اور
رحمت تھی جو اپنے رب سے خائف رہتے ہیں۔ ۱۵۵۔ اور موسیٰ نے ہماری مقررہ میعاد کے لیے اپنی قوم سے
ستر افراد منتخب کیے، پھر جب انہیں زلزلے نے گرفت میں لیا (تو) موسیٰ نے عرض کیا: میرے رب! اگر تو
چاہتا تو انہیں اور مجھے پہلے ہی ہلاک کر دیتا، کیا تو ہمارے کم عقل لوگوں کے اعمال کی سزا میں ہمیں ہلاک کر

دے گا؟ یہ تو تیری ایک آزمائش تھی جس سے جسے تو چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے، تو ہی ہمارا آقا ہے، پس ہمیں معاف فرما اور ہم پر رحم فرما اور تو معاف کرنے والوں میں سب سے بہتر ہے۔ ۱۵۶۔ اور ہمارے لیے اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی بھلائی مقرر فرما ہم نے تیری طرف رجوع کر لیا ہے، ارشاد فرمایا: عذاب تو جسے میں چاہتا ہوں دیتا ہوں اور میری رحمت ہر چیز کو شامل ہے، پس اسے میں ان لوگوں کے لیے مقرر کر دوں گا جو تقویٰ رکھتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور جو ہماری آیات پر ایمان لاتے ہیں۔ ۱۵۷۔ (یہ رحمت ان مومنین کے شامل حال ہو گی) جو لوگ اس رسول کی پیروی کرتے ہیں جو نبی امی کہلاتے ہیں جن کا ذکر وہ اپنے ہاں توریت اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں وہ انہیں نیکی کا حکم دیتے ہیں اور برائی سے روکتے ہیں اور پاکیزہ چیزیں ان کے لیے حلال اور ناپاک چیزیں ان پر حرام کرتے ہیں اور ان پر لدے ہوئے بوجھ اور (گلے کے) طوق اتارتے ہیں، پس جو ان پر ایمان لاتے ہیں ان کی حمایت اور ان کی مدد اور اس نور کی پیروی کرتے ہیں جو ان کے ساتھ نازل کیا گیا ہے، وہی فلاح پانے والے ہیں۔ ۱۵۸۔ کہہ دیجئے: اے لوگو! میں تم سب کی طرف اس اللہ کا (بھیجا ہوا) رسول ہوں جو آسمانوں اور زمین کا مالک ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہی زندگی اور وہی موت دیتا ہے، لہٰذا تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لے آؤ، اس امی نبی پر جو اللہ اور اس کے کلمات پر ایمان رکھتا ہے اور اس کی پیروی کرو شاید تم ہدایت حاصل کر لو۔ ۱۵۹۔ اور قوم موسیٰ میں ایک جماعت ایسی تھی جو حق کے مطابق رہنمائی اور اسی کے مطابق عدل کرتی تھی۔ ۱۶۰۔ اور ہم نے بنی اسرائیل کو بارہ قبیلوں میں تقسیم کر کے جدا جدا جماعتیں بنائیں اور جب ان کی قوم نے ان سے پانی طلب کیا تو ہم نے موسیٰ کی طرف وحی کی کہ اپنا عصا پتھر پر مارو، چنانچہ اس سے بارہ چشمے پھوٹ نکلے، ہر جماعت نے اپنا اپنا گھاٹ معلوم کر لیا اور ہم نے ان کے سروں پر بادل کا سائبان بنایا اور ان پر

من و سلویٰ نازل کیا، جو پاکیزہ چیزیں ہم نے تمہیں عنایت کی ہیں انہیں کھاؤ اور (بعد میں نافرمانی کی وجہ سے) یہ لوگ ہم پر نہیں بلکہ خود اپنے اوپر ظلم کرتے تھے۔ ۱۶۱۔ اور جب ان سے کہا گیا کہ اس بستی میں سکونت اختیار کرو اور اس میں جہاں سے چاہو کھاؤ اور حطہ کہتے ہوئے اور دروازے سے سجدہ کرتے ہوئے داخل ہو جاؤ ہم تمہاری خطائیں معاف کر دیں گے، نیکی کرنے والوں کو ہم عنقریب مزید عطا کریں گے۔ ۱۶۲۔ مگر ان میں سے ظالم لوگوں نے وہ لفظ بدل ڈالا جو خلاف تھا اس کلمہ کے جو انہیں کہا گیا تھا، پھر ان کے اس ظلم کی وجہ سے ہم نے ان پر آسمان سے عذاب بھیجا۔ ۱۶۳۔ اور ان سے اس بستی (والوں) کے بارے میں پوچھو جو سمندر کے کنارے واقع تھی، جب یہ لوگ ہفتہ کے دن خلاف ورزی کرتے تھے اور مچھلیاں ہفتہ کے دن ان کے سامنے سطح آب پر ابھر آتی تھیں اور ہفتہ کے علاوہ باقی دنوں میں نہیں آتی تھیں، اس طرح ان کی نافرمانی کی وجہ سے ہم انہیں آزماتے تھے۔ ۱۶۴۔ اور جب ان میں سے ایک فرقے نے کہا: ان لوگوں کو کیوں نصیحت کرتے ہو جنہیں اللہ ہلاکت یا شدید عذاب میں ڈالنے والا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: (ہم یہ نصیحت) تمہارے رب کی بارگاہ میں عذر پیش کرنے کے لیے کرتے ہیں اور (اس لیے بھی کہ) شاید وہ تقویٰ اختیار کریں۔ ۱۶۵۔ پس جب انہوں نے وہ باتیں فراموش کر دیں جن کی انہیں نصیحت کی گئی تھی تو ہم نے برائی سے روکنے والوں کو نجات دی اور ظالموں کو ان کی نافرمانی کی وجہ سے برے عذاب میں مبتلا کر دیا۔ ۱۶۶۔ پس جب انہوں نے اس امر میں سرکشی کی جس سے انہیں روکا گیا تھا تو ہم نے کہا: خوار ہو کر بندر بن جاؤ۔ ۱۶۷۔ اور (یاد کریں) جب آپ کے رب نے اعلان کیا کہ وہ ان (یہودیوں) پر قیامت تک ایسے لوگوں کو ضرور مسلط کرتا رہے گا جو انہیں بدترین عذاب دیں گے آپ کا رب یقینا جلد سزا دینے والا ہے اور بلاشبہ وہ غفور، رحیم بھی ہے۔ ۱۶۸۔ اور ہم نے انہیں زمین میں مختلف گروہوں میں تقسیم کیا، ان میں کچھ

لوگ نیک اور کچھ لوگ دوسری طرح کے تھے اور ہم نے آسائشوں اور تکلیفوں کے ذریعے انہیں آزمایا کہ شاید وہ باز آ جائیں۔ ۱۶۹۔ پھر ان کے بعد ناخلف لوگ ان کے جانشین ہوئے جو کتاب اللہ کے وارث بن کر اس ادنیٰ زندگی کا مال و متاع سمیٹتے تھے اور کہتے تھے: ہم جلد ہی بخش دیے جائیں گے اور اگر ایسی ہی اور متاع ان کے سامنے آجائے تو اسے بھی اچک لیتے، کیا ان سے کتاب کا میثاق نہیں لیا گیا تھا کہ وہ اللہ کے بارے میں حق بات کے سوا کچھ بھی نہ کہیں گے اور جو کچھ کتاب کے اندر ہے اسے یہ لوگ پڑھ چکے ہیں اور اہل تقویٰ کے لیے آخرت کی زندگی ہی بہترین زندگی ہے، کیا تم سمجھتے نہیں ہو؟ ۱۷۰۔ اور جو لوگ کتاب اللہ سے متمسک رہتے اور نماز قائم کرتے ہیں ہم (ایسے) مصلحین کا اجر ضائع نہیں کرتے۔ ۱۷۱۔ اور (یہ بات بھی یاد کرو) جب ہم نے پہاڑ کو ان کے اوپر اس طرح اٹھایا گویا وہ سائبان ہو اور انہیں یہ گمان تھا کہ وہ ان پر گرنے ہی والا ہے (ہم نے ان سے کہا) جو کچھ ہم نے تمہیں دے رکھا ہے پوری قوت کے ساتھ اس سے متمسک رہو اور جو کچھ اس میں ہے اسے یاد رکھو شاید کہ تم تقویٰ والے بن جاؤ۔ ۱۷۲۔ اور جب آپ کے رب نے اولاد آدم کی پشتوں سے ان کی نسل کو نکالا تھا اور ان پر خود انہیں گواہ بنا کر (پوچھا تھا:) کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ سب نے کہا تھا: ہاں! (تو ہمارا رب ہے) ہم اس کی گواہی دیتے ہیں، (یہ اس لیے ہوا تھا کہ) قیامت کے دن تم یہ نہ کہہ سکو کہ ہم تو اس بات سے بے خبر تھے۔ ۱۷۳۔ یا یہ کہو کہ شرک تو ہم سے پہلے ہمارے باپ دادا نے کیا تھا اور ہم تو ان کے بعد کی اولاد ہیں، تو کیا اہل باطل کے قصور کے بدلے میں ہمیں ہلاکت میں ڈالو گے؟ ۱۷۴۔ اور اس طرح ہم آیات کو کھول کر بیان کرتے ہیں شاید کہ یہ لوٹ آئیں۔ ۱۷۵۔ اور انہیں اس شخص کا حال سنا دیجیے جسے ہم نے اپنی آیات دیں مگر وہ انہیں چھوڑ نکلا پھر شیطان نے اس کا پیچھا کیا تو وہ گمراہوں میں سے ہو گیا۔ ۱۷۶۔ اور اگر ہم چاہتے تو ان (آیات) کے طفیل اس کا رتبہ بلند

کرتے لیکن اس نے تو اپنے آپ کو زمین بوس کر دیا اور اپنی نفسانی خواہش کا تابعدار بن گیا تھا، لہٰذا اس کی مثال اس کتے کی سی ہو گئی کہ اگر تم اس پر حملہ کرو تو بھی زبان لٹکائے رہے اور چھوڑ دو تو بھی زبان لٹکائے رکھے، یہ ان لوگوں کی مثال ہے جو ہماری آیات کی تکذیب کرتے ہیں، پس آپ انہیں یہ حکایتیں سنا دیجئے کہ شاید وہ فکر کریں۔ ۱۷۷۔ بدترین مثال ان لوگوں کی ہے جو ہماری آیات کی تکذیب کرتے ہیں اور خود اپنے نفسوں پر ظلم کرتے ہیں۔ ۱۷۸۔ راہ راست وہ پاتا ہے جسے اللہ ہدایت عطا کرے اور جنہیں اللہ گمراہ کرے وہ خسارے میں ہیں۔ ۱۷۹۔ اور بتحقیق ہم نے جن و انس کی ایک کثیر تعداد کو (گویا) جہنم ہی کے لیے پیدا کیا ہے، ان کے پاس دل تو ہیں مگر وہ ان سے سمجھتے نہیں اور ان کی آنکھیں ہیں مگر وہ ان سے دیکھتے نہیں اور ان کے کان ہیں مگر وہ ان سے سنتے نہیں، وہ جانوروں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی گئے گزرے، یہی لوگ تو (حق سے) غافل ہیں۔ ۱۸۰۔ اور زیباترین نام اللہ ہی کے لیے ہیں پس تم اسے انہی (اسمائے حسنیٰ) سے پکارو اور جو اللہ کے اسماء میں کج روی کرتے ہیں انہیں چھوڑ دو، وہ عنقریب اپنے کیے کی سزا پائیں گے۔ ۱۸۱۔ اور جنہیں ہم نے پیدا کیا ہے ان میں ایک جماعت ایسی ہے جو حق کے مطابق ہدایت کرتی ہے اور اسی کے مطابق عدل کرتی ہے۔ ۱۸۲۔ اور جو ہماری آیات کی تکذیب کرتے ہیں ہم انہیں بتدریج اس طرح گرفت میں لیں گے کہ انہیں خبر تک نہ ہو گی۔ ۱۸۳۔ اور میں انہیں ڈھیل دوں گا، میری تدبیر یقیناً نہایت مضبوط ہے۔ ۱۸۴۔ کیا ان لوگوں نے غور نہیں کیا کہ ان کے ساتھی (محمدؐ) میں کسی قسم کا جنون نہیں ہے؟ وہ تو بس صاف صاف تنبیہ کرنے والا ہے۔ ۱۸۵۔ کیا انہوں نے آسمانوں اور زمین کی سلطنت اور جو چیزیں اللہ نے پیدا کی ہیں ان میں غور نہیں کیا اور (یہ نہیں سوچا کہ) شاید ان کی موت کا وقت نزدیک ہو رہا ہو؟ آخر اس (قرآن) کے بعد وہ کس بات پر ایمان لائیں گے؟ ۱۸۶۔ جسے اللہ گمراہ کرے کوئی اس کی ہدایت کرنے

والا نہیں اور اللہ ایسے لوگوں کو ان کی اپنی سرکشی میں بھٹکتا ہوا چھوڑ دیتا ہے۔ ۱۸۷۔ یہ لوگ آپ سے سوال کرتے ہیں کہ قیامت واقع ہونے کا وقت کب ہے؟ کہہ دیجیے: اس کا علم صرف میرے رب کے پاس ہے، قیامت کے وقت کو اللہ کے سوا کوئی ظاہر نہیں کر سکتا، (قیامت کا واقع ہونا) آسمانوں اور زمین کا بڑا بھاری حادثہ ہو گا جو ناگہاں تم پر آ جائے گا، یہ آپ سے اس طرح پوچھتے ہیں گویا آپ اس کی کھوج میں ہوں، کہہ دیجیے: اس کا علم صرف اللہ کے پاس ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔ ۱۸۸۔ کہہ دیجیے: میں خود بھی اپنے نفع و نقصان کا مالک نہیں ہوں مگر اللہ جو چاہتا ہے (وہ ہوتا ہے) اور اگر میں غیب کی باتیں جانتا ہوتا تو بہت سے فائدے حاصل کر لیتا اور مجھے کوئی تکلیف بھی نہ پہنچتی، میں تو بس ایمان والوں کو تنبیہ کرنے اور بشارت دینے والا ہوں۔ ۱۸۹۔ وہی تو ہے جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی سے اس کا جوڑا بنایا تاکہ (انسان) اس سے سکون حاصل کرے پھر اس کے بعد جب مرد نے عورت کو ڈھانپ لیا (مقاربت کی) تو عورت کو ہلکا سا حمل ہو گیا جس کے ساتھ وہ چلتی پھرتی رہی، پھر جب وہ حمل بھاری ہوا تو دونوں (میاں بیوی) نے اپنے رب اللہ سے دعا کی کہ اگر تو نے ہمیں سالم بچہ دیا تو ہم ضرور تیرے شکر گزار ہوں گے۔ ۱۹۰۔ پس جب اللہ نے انہیں سالم بچہ عطا کیا تو وہ دونوں اللہ کی اس عطا میں (دوسروں کو) اللہ کے شریک ٹھہرانے لگے، اللہ ان کی مشرکانہ باتوں سے بالاتر ہے۔ ۱۹۱۔ کیا یہ لوگ ایسوں کو اللہ کا شریک بناتے ہیں جو کوئی چیز خلق نہیں کر سکتے بلکہ خود مخلوق ہوتے ہیں؟ ۱۹۲۔ اور جو نہ تو ان کی مدد کر سکتے ہیں اور نہ ہی خود اپنی مدد کرنے پر قادر ہیں۔ ۱۹۳۔ اور اگر تم انہیں راہ راست کی طرف بلاؤ تو وہ تمہاری اطاعت نہیں کریں گے، تمہارے لیے یکساں ہے خواہ تم انہیں دعوت دو یا تم خاموشی اختیار کرو۔ ۱۹۴۔ اللہ کے سوا جنہیں تم پکارتے ہو وہ تمہاری طرح کے بندے ہیں، پس اگر تم سچے ہو تو تم انہیں ذرا پکار کر تو دیکھو انہیں چاہیے کہ تمہیں

(تمہاری دعاؤں کا) جواب دیں۔ ۱۹۵۔ کیا ان کے پیر ہیں جن سے وہ چلتے ہیں؟ کیا ان کے ہاتھ ہیں جن سے وہ پکڑتے ہیں؟ کیا ان کی آنکھیں ہیں جن سے وہ دیکھتے ہیں؟ کیا ان کے کان ہیں جن سے وہ سنتے ہیں؟ کہہ دیجئے: تم اپنے شریکوں کو بلاؤ پھر میرے خلاف (جو) تدبیریں (کر سکتے ہو) کرو اور مجھے مہلت تک نہ دو۔ ۱۹۶۔ بے شک میرا آقا تو وہ اللہ ہے جس نے کتاب نازل کی اور جو صالحین کا کارساز ہے۔ ۱۹۷۔ اور اللہ کے سوا جنہیں تم پکارتے ہو وہ نہ تو تمہاری مدد کر سکتے ہیں اور نہ ہی خود اپنی مدد کر سکتے ہیں۔ ۱۹۸۔ اور اگر ہدایت کے لیے تم انہیں بلاؤ تو وہ تمہاری بات بھی سن نہیں سکتے اور تم انہیں دیکھتے ہو کہ بظاہر وہ تمہاری طرف دیکھ رہے ہیں جبکہ وہ کچھ بھی دیکھ نہیں سکتے۔ ۱۹۹۔ (اے رسول) درگزر سے کام لیں، نیک کاموں کا حکم دیں اور جاہلوں سے کنارہ کش ہو جائیں۔ ۲۰۰۔ اور اگر شیطان آپ کو کسی طرح اکسائے تو اللہ کی پناہ مانگیں، یقیناً وہ بڑا سننے والا، جاننے والا ہے۔ ۲۰۱۔ بے شک جو لوگ اہل تقویٰ ہیں انہیں جب کبھی شیطان کی طرف سے کسی خطرے کا احساس ہوتا ہے تو وہ چوکنے ہو جاتے ہیں اور انہیں اسی وقت سوجھ آجاتی ہے۔ ۲۰۲۔ اور ان کے (شیطانی) بھائی انہیں گمراہی میں کھینچتے لیے جاتے ہیں پھر وہ (انہیں گمراہ کرنے میں) کوتاہی بھی نہیں کرتے۔ ۲۰۳۔ اور جب آپ ان کے سامنے کوئی معجزہ نہیں لاتے تو کہتے ہیں: تم نے خود اپنے لیے کسی نشانی کا انتخاب کیوں نہ کیا؟ کہہ دیجئے: میں یقیناً اس وحی کا پابند ہوں جو میرے رب کی جانب سے میری طرف بھیجی جاتی ہے، یہ (قرآن) تمہارے رب کی طرف سے تمہارے لیے باعث بصیرت اور مومنوں کے لیے ہدایت اور رحمت ہے۔ ۲۰۴۔ اور جب قرآن پڑھا جائے تو پوری توجہ کے ساتھ اسے سنا کرو اور خاموش رہا کرو، شاید تم پر رحم کیا جائے۔ ۲۰۵۔ (اے رسول) اپنے رب کو تضرع اور خوف کے ساتھ دل ہی دل میں اور دھیمی آواز میں صبح و شام یاد کیا کریں اور غافل لوگوں میں سے نہ ہوں۔ ۲۰۶۔ جو لوگ آپ کے رب کے

حضور میں ہوتے ہیں وہ یقینا اس کی عبادت کرنے سے نہیں اکڑتے اور اس کی تسبیح کرتے ہیں اور اس کے آگے سجدہ ریز رہتے ہیں۔

۸.....الانفال

بنام خدائے رحمن رحیم

۱۔(اے رسول)لوگ آپ سے انفال کے متعلق پوچھتے ہیں، کہہ دیجئے: یہ انفال اللہ اور رسول کے ہیں، پس تم لوگ اللہ کا خوف کرو اور باہمی تعلقات مصالحانہ رکھو اور اگر تم مومن ہو تو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔ ۲۔مومن تو صرف وہ ہیں کہ جب اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے دل کانپ جاتے ہیں اور جب انہیں اس کی آیات پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو ان کے ایمان میں اضافہ ہوتا ہے اور وہ اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں۔ ۳۔جو نماز قائم کرتے ہیں اور جو رزق ہم نے انہیں دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔ ۴۔ یہی لوگ حقیقی مومن ہیں، ان کے لیے ان کے رب کے پاس درجات ہیں اور مغفرت اور باعزت روزی ہے۔ ۵۔(انفال کے بارے میں صورت حال ویسے ہی ہے) جیسے آپ کے رب نے آپ کو حق کے ساتھ گھر سے (جنگ کے لیے) نکالا جبکہ (یہ امر) مومنوں کی ایک جماعت پر سخت گراں گزرا تھا۔ ۶۔حق ظاہر ہو چکنے کے بعد یہ لوگ آپ سے حق کے بارے میں الجھ رہے تھے گویا وہ موت کی طرف ہانکے جا رہے ہوں (جس کو) وہ دیکھ رہے ہوں۔ ۷۔اور (وہ وقت یاد کرو) جب اللہ تم لوگوں سے وعدہ فرما رہا تھا کہ دو گروہوں میں سے ایک تمہارے ہاتھ آجائے گا اور تم چاہتے تھے کہ غیر مسلح گروہ تمہارے ہاتھ آجائے جب کہ اللہ

چاہتا تھا کہ حق کو اپنے فرامین کے ذریعے ثبات بخشے اور کافروں کی جڑ کاٹ دے۔ ۸۔ تاکہ حق کو ثبات مل جائے اور باطل نابود ہو جائے خواہ مجرموں کو کتنا ہی ناگوار گزرے۔ ۹۔(یاد کرو) جب تم اپنے رب سے فریاد کر رہے تھے تو اس نے تمہاری سن لی اور فرمایا: میں یکے بعد دیگرے آنے والے ایک ہزار فرشتوں سے تمہاری مدد کروں گا۔ ۱۰۔ اور اس مدد کو اللہ نے تمہارے لیے صرف بشارت اور اطمینان قلب کا باعث بنایا اور (یہ باور کرایا کہ) نصرت تو بس اللہ کی جانب سے ہے، بے شک اللہ بڑا غالب آنے والا، حکمت والا ہے۔ ۱۱۔ (وہ وقت یاد کرو) جب اللہ اپنی طرف سے امن دینے کے لیے تم پر غنودگی طاری کر رہا تھا اور آسمان سے تمہارے لیے پانی برسا رہا تھا تاکہ اس سے تمہیں پاک کرے اور تم سے شیطانی نجاست دور کرے اور تمہارے دلوں کو مضبوط بنائے اور تمہارے قدم جمائے رکھے۔ ۱۲۔ (وہ وقت بھی یاد کرو) جب آپ کا رب فرشتوں کو وحی کر رہا تھا کہ تم ایمان والوں کو ثابت قدم رکھو میں تمہارے ساتھ ہوں، عنقریب میں کافروں کے دلوں میں رعب ڈالوں گا، لہٰذا تم ان کی گردنوں کے اوپر ضرب لگاؤ اور ان کے ہاتھ اور پاؤں کی پوروں پر وار کرو۔ ۱۳۔ یہ اس لیے کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کی اور جو اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرے تو اللہ یقیناً سخت عذاب دینے والا ہے۔ ۱۴۔ یہ ہے تمہاری سزا پس اسے چکھو اور بتحقیق کافروں کے لیے دوزخ کا عذاب ہے۔ ۱۵۔ اے ایمان والو! جب میدان جنگ میں کافروں سے تمہارا سامنا ہو جائے تو ان سے پیٹھ نہ پھیرنا۔ ۱۶۔ اور جس نے اس روز اپنی پیٹھ پھیری مگر یہ کہ جنگی چال کے طور پر ہو یا کسی فوجی دستے سے جا ملنے کے لیے تو (کوئی حرج نہیں ورنہ) وہ اللہ کے غضب میں گرفتار ہو گیا اور اس کا ٹھکانا جہنم ہو گا اور وہ بہت بری جگہ ہے۔ ۱۷۔ پس انہیں تم نے قتل نہیں کیا بلکہ اللہ نے انہیں قتل کیا اور (اے رسول) جب آپ کنکریاں پھینک رہے تھے اس وقت آپ نے نہیں بلکہ اللہ نے کنکریاں

پھینکی تھیں تا کہ اپنی طرف سے مومنوں کو بہتر آزمائش سے گزارے بے شک اللہ سننے والا، جاننے والا ہے۔
۱۸۔ یہ تھی تمہاری بات اور رہی کافروں کی بات تو اللہ ان کی مکاری کا زور توڑ دینے والا ہے۔ ۱۹۔ (کافروں
سے کہدو کہ) اگر تم فیصلہ چاہتے ہو تو فیصلہ تمہارے سامنے آگیا اب اگر تم باز آجاؤ تو تمہارے لیے بہتر ہے
اور اگر تم نے (اس جرم کا) اعادہ کیا تو ہم بھی (اس سزا کا) اعادہ کریں گے اور تمہاری جماعت کثیر ہو بھی تو
تمہارے کسی کام نہ آئے گی اور اللہ مومنوں کے ساتھ ہے۔ ۲۰۔ اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول کی
اطاعت کرو اور حکم سننے کے بعد تم اس سے روگردانی نہ کرو۔ ۲۱۔ اور ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جنہوں
نے یہ تو کہدیا کہ ہم نے سن لیا مگر درحقیقت وہ سنتے نہ تھے۔ ۲۲۔ اللہ کے نزدیک تمام حیوانوں میں بدترین
یقیناوہ بہرے گونگے ہیں جو عقل سے کام نہیں لیتے۔ ۲۳۔ اور اگر اللہ ان میں بھلائی (کامادہ) دیکھ لیتا تو انہیں
سننے کی توفیق دیتا اور اگر انہیں سنوا دیتا تو وہ بے رخی کرتے ہوئے منہ پھیر لیتے۔ ۲۴۔ اے ایمان والو! اللہ
اور رسول کو لبیک کہو جب وہ تمہیں حیات آفرین باتوں کی طرف بلائیں اور جان لو کہ اللہ آدمی اور اس کے
دل کے درمیان حائل ہے اور یہ بھی کہ تم سب اسی کی طرف جمع کیے جاؤ گے۔ ۲۵۔ اور اس فتنے سے بچو
جس کی لپیٹ میں تم میں سے صرف ظلم کرنے والے نہیں بلکہ (سب) آئیں گے اور یہ جان لو کہ اللہ سخت
عذاب دینے والا ہے۔ ۲۶۔ اور (وہ وقت) یاد کرو جب تم تھوڑے تھے، تمہیں زمین میں کمزور سمجھا جاتا تھا
اور تمہیں خوف رہتا تھا کہ مبادا لوگ تمہیں ناپید کر دیں تو اس نے تمہیں پناہ دی اور اپنی نصرت سے تمہیں
تقویت پہنچائی اور تمہیں پاکیزہ روزی عطا کی تا کہ تم شکر کرو۔ ۲۷۔ اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول
کے ساتھ خیانت نہ کرو اور اپنی امانتوں میں بھی خیانت نہ کرو درحالیکہ تم جانتے ہو۔ ۲۸۔ اور جان لو کہ
تمہارے اموال اور تمہاری اولاد آزمائش ہیں اور بے شک اللہ ہی کے ہاں اجر عظیم ہے۔ ۲۹۔ اے ایمان

والو! اگر تم اللہ سے ڈرو تو وہ تمہیں (حق و باطل میں) تمیز کرنے کی طاقت عطا کرے گا اور تمہارے گناہوں کو مٹا دے گا اور تمہیں بخش دے گا اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔ ۳۰۔ اور (وہ وقت یاد کریں) جب یہ کفار آپ کے خلاف تدبیر سوچ رہے تھے کہ آپ کو قید کر دیں یا آپ کو قتل کر دیں یا آپ کو نکال دیں وہ اپنی چال سوچ رہے تھے اور اللہ اپنی تدبیر کر رہا تھا اور اللہ سب سے بہتر تدبیر کرنے والا ہے۔ ۳۱۔ اور جب انہیں ہماری آیات سنائی جاتی ہیں تو کہتے ہیں: ہم نے سن لیا ہے اگر ہم چاہیں تو ایسی باتیں ہم بھی بنا سکتے ہیں، یہ تو وہی داستان ہائے پارینہ ہیں۔ ۳۲۔ اور (یہ بھی یاد کرو) جب انہوں نے کہا: اے اللہ! اگر یہ بات تیری طرف سے حق ہے تو ہم پر آسمان سے پتھر برسا دے یا ہم پر کوئی دردناک عذاب نازل کر۔ ۳۳۔ اور اللہ ان پر عذاب نازل نہیں کرے گا جب تک آپ ان کے درمیان موجود ہیں اور نہ ہی اللہ انہیں عذاب دینے والا ہے جب وہ استغفار کر رہے ہوں۔ ۳۴۔ اور اللہ ان پر عذاب نازل کیوں نہ کرے جب کہ وہ مسجد الحرام کا راستہ روکتے ہیں حالانکہ وہ اس مسجد کے متولی نہیں ہیں؟ اس کے متولی تو صرف تقویٰ والے ہیں لیکن ان میں سے اکثر لوگ نہیں جانتے۔ ۳۵۔ اور خانہ کعبہ کے پاس ان کی نماز سیٹیاں اور تالیاں بجانے کے سوا کچھ نہ تھی پس اب اپنے کفر کے بدلے عذاب چکھو۔ ۳۶۔ جنہوں نے کفر اختیار کیا وہ اپنے اموال (لوگوں کو) راہ خدا سے روکنے کے لیے خرچ کرتے ہیں، ابھی مزید خرچ کرتے رہیں گے پھر یہی بات ان کے لیے باعث حسرت بنے گی پھر وہ مغلوب ہوں گے اور کفر کرنے والے جہنم کی طرف اکٹھے کیے جائیں گے۔ ۳۷۔ تاکہ اللہ ناپاک کو پاکیزہ سے الگ کر دے اور ناپاکوں کو ایک دوسرے کے ساتھ باہم ملا کر یکجا کر دے پھر اس ڈھیر کو جہنم میں جھونک دے، (دراصل) یہی لوگ خسارے میں ہیں۔ ۳۸۔ کفار سے کہہ دیجئے کہ اگر وہ باز آ جائیں تو جو کچھ پہلے (ان سے سرزد) ہو چکا اسے معاف کر دیا جائے گا اور اگر انہوں نے (پچھلے جرائم کا) اعادہ

کیا تو گزشتہ اقوام کے ساتھ جو کچھ ہوا وہ (ان کے بارے میں بھی) نافذ ہو گا۔ ۳۹۔ اور تم لوگ کافروں سے جنگ کرو یہاں تک کہ فتنہ باقی نہ رہے اور دین سارا اللہ کے لیے خاص ہو جائے، پھر اگر وہ باز آ جائیں تو اللہ یقیناان کے اعمال کو خوب دیکھنے والا ہے۔ ۴۰۔ اور اگر وہ منہ پھیر لیں تو جان لو کہ اللہ تمہارا سرپرست ہے، جو بہترین سرپرست اور بہترین مددگار ہے۔ ۴۱۔ اور جان لو کہ جو غنیمت تم نے حاصل کی ہے اس کا پانچواں حصہ اللہ، اس کے رسول اور قریب ترین رشتے داروں اور یتیموں اور مساکین اور مسافروں کے لیے ہے، اگر تم اللہ پر اور اس چیز پر ایمان لائے ہو جو ہم نے فیصلے کے روز جس دن دونوں لشکر آمنے سامنے ہو گئے تھے اپنے بندے پر نازل کی تھی اور اللہ ہر شے پر قادر ہے۔ ۴۲۔ (وہ وقت یاد کرو) جب تم قریبی ناکے پر اور وہ دور کے ناکے پر تھے اور قافلہ تم سے نیچے کی جانب تھا اور اگر تم باہمی مقابلے کا عہد کر چکے ہوتے تب بھی مقررہ وقت میں تم ضرور اختلاف کرتے، لیکن (جو کچھ ہوا) وہ اس لیے تھا کہ اللہ اس امر کو پورا کرے جس کا فیصلہ کر چکا تھا تاکہ ہلاک ہونے والا واضح دلیل کے ساتھ ہلاک ہو اور زندہ رہنے والا واضح دلیل کے ساتھ زندہ رہے اور یقینا اللہ خوب سننے والا، جاننے والا ہے۔ ۴۳۔ (وہ وقت یاد کرو) جب اللہ نے آپ کے خواب میں ان (کافروں کے لشکر کو) تھوڑا دکھلایا اور اگر آپ کو ان کی مقدار زیادہ دکھلاتا تو (اے مسلمانو) تم ہمت ہار جاتے اور اس معاملے میں جھگڑا شروع کر دیتے لیکن اللہ نے (تمہیں) بچا لیا، بیشک وہ دلوں کا حال خوب جانتا ہے۔ ۴۴۔ اور (وہ وقت یاد کرو) جب تم مقابلے پر آ گئے تھے تو اللہ نے کافروں کو تمہاری نظروں میں تھوڑا کر کے دکھایا اور تمہیں بھی کافروں کی نظروں میں تھوڑا کر کے دکھایا تاکہ اللہ کو جو کام کرنا منظور تھا وہ کر ڈالے اور تمام معاملات کی بازگشت اللہ کی طرف ہے۔ ۴۵۔ اے ایمان والو! جب کسی جماعت سے تمہارا مقابلہ ہو جائے تو ثابت قدم رہو اور کثرت سے اللہ کو یاد کرو تاکہ تم فلاح پاؤ۔ ۴۶۔ اور

اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور آپس میں نزاع نہ کرو ورنہ ناکام رہو گے اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے
گی اور صبر سے کام لو، بیشک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ ۴۷۔ اور ان لوگوں کی طرح نہ ہونا جو
اپنے گھروں سے اتراتے ہوئے اور لوگوں کو دکھانے کے لیے نکلے ہیں اور اللہ کا راستہ روکتے ہیں اور اللہ ان
کے اعمال پر خوب احاطہ رکھتا ہے۔ ۴۸۔ اور جب شیطان نے ان کے اعمال ان کے لیے آراستہ کیے اور
کہا: آج لوگوں میں سے کوئی تم پر فتح حاصل کر ہی نہیں سکتا اور میں تمہارے ساتھ ہوں، پھر جب دونوں
گروہوں کا مقابلہ ہوا تو وہ الٹے پاؤں بھاگ گیا اور کہنے لگا: میں تم لوگوں سے بیزار ہوں میں وہ کچھ دیکھ رہا
ہوں جو تم نہیں دیکھ رہے، میں تو اللہ سے ڈرتا ہوں اور اللہ یقینا سخت عذاب دینے والا ہے۔
۴۹۔ جب (ادھر) منافقین اور جن کے دلوں میں بیماری تھی، کہہ رہے تھے: انہیں تو ان کے دین نے دھوکہ
دے رکھا ہے، جب کہ اگر کوئی اللہ پر بھروسہ رکھتا ہے تو اللہ یقینا بڑا غالب آنے والا حکمت والا ہے۔ ۵۰۔
اور کاش آپ (اس صورت حال کو) دیکھ لیتے جب فرشتے (مقتول) کافروں کی روحیں قبض کر رہے تھے،
ان کے چہروں اور پشتوں پر ضربیں لگا رہے تھے اور (کہتے جا رہے تھے) اب جلنے کا عذاب چکھو۔ ۵۱۔ یہ
عذاب تمہارے اپنے ہاتھوں آگے بھیجے ہوئے کا نتیجہ ہے اور یہ کہ اللہ بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں ہے۔
۵۲۔ ان کا حال فرعونیوں اور ان سے پہلوں کا سا ہے، انہوں نے اللہ کی نشانیوں کا انکار کیا تو اللہ نے ان کے
گناہوں کے باعث انہیں پکڑ لیا، بیشک اللہ قوت والا، سخت عذاب دینے والا ہے۔ ۵۳۔ ایسا اس لیے ہوا کہ
اللہ جو نعمت کسی قوم کو عنایت فرماتا ہے اس وقت تک اسے نہیں بدلتا جب تک وہ خود اسے نہیں بدلتے اور یہ
کہ اللہ خوب سننے والا، جاننے والا ہے۔ ۵۴۔ جیسے فرعون والوں اور ان سے پہلوں کا حال ہے، انہوں نے
اپنے رب کی نشانیوں کو جھٹلایا تو ہم نے ان کے گناہوں کے سبب انہیں ہلاکت میں ڈال دیا اور فرعونیوں کو

غرق کر دیا، کیونکہ وہ سب ظالم تھے۔ ۵۵۔ یقیناالله کے نزدیک زمین پر چلنے والوں میں بدترین وہ لوگ ہیں
جو کافر ہیں، پس وہ ایمان نہیں لائیں گے۔ ۵۶۔ جن سے آپ نے عہد لیا پھر وہ اپنے عہد کو ہر بار توڑ ڈالتے
ہیں اور وہ ڈرتے نہیں ہیں۔ ۵۷۔ اگر آپ لڑائی میں ان پر غالب آجائیں تو (انہیں کڑی سزا دے کر) ان
کے ذریعے بعد میں آنے والوں کو بھگا دیں اس طرح شاید یہ عبرت حاصل کریں۔ ۵۸۔ اور اگر آپ کو کسی
قوم سے خیانت کا خوف ہو تو ان کا عہد اسی طرح مسترد کر دیں جیسے انہوں نے کیا ہے، بیشک اللہ خیانت
کاروں کو دوست نہیں رکھتا۔ ۵۹۔ کفار یہ خیال نہ کریں کہ وہ بچ نکلے ہیں، وہ (ہمیں) عاجز نہ کر سکیں گے۔
۶۰۔ اور ان (کفار) کے مقابلے کے لیے تم سے جہاں تک ہو سکے طاقت مہیا کرو اور پلے ہوئے گھوڑوں کو
(مستعد) رکھو تاکہ تم اس سے اللہ کے اور اپنے دشمنوں نیز دوسرے دشمنوں کو خوفزدہ کرو جنہیں تم نہیں
جانتے اللہ انہیں جانتا ہے اور راہ خدا میں جو کچھ تم خرچ کرو گے وہ تمہیں پورا دیا جائے گا اور تم پر زیادتی نہ ہو
گی۔ ۶۱۔ اور (اے رسول) اگر وہ صلح و آشتی کی طرف مائل ہو جائیں تو آپ بھی مائل ہو جائیے اور اللہ پر
بھروسا کیجیے۔ یقیناوہ خوب سننے والا، جاننے والا ہے۔ ۶۲۔ اور اگر وہ آپ کو دھوکہ دینا چاہیں تو آپ کے لیے
یقینا اللہ کافی ہے، وہی تو ہے جس نے اپنی نصرت اور مومنین کے ذریعے آپ کو قوت بخشی ہے۔ ۶۳۔ اور
اللہ نے ان کے دلوں میں الفت پیدا کی ہے، اگر آپ روئے زمین کی ساری دولت خرچ کرتے تو بھی ان کے
دلوں میں الفت پیدا نہیں کر سکتے تھے لیکن اللہ نے ان (کے دلوں) کو جوڑ دیا، یقینا اللہ بڑا غالب آنے والا،
حکمت والا ہے۔ ۶۴۔ اے نبی! آپ کے لیے اللہ اور مؤمنین میں سے جس نے آپ کی پیروی کی ہے کافی
ہے۔ ۶۵۔ اے نبی! مومنوں کو جنگ کی ترغیب دیں، اگر تم میں بیس صابر (جنگجو) ہوں تو وہ دو سو (کافروں)
پر غالب آجائیں گے اور اگر تم میں سو افراد ہوں تو وہ ایک ہزار کافروں پر غالب آجائیں گے کیونکہ وہ ایسے

لوگ ہیں جو سمجھتے نہیں ہیں۔ ٦٦۔اب اللہ نے تم لوگوں سے ہلکا کر دیا ہے چونکہ اللہ کو علم ہوا ہے کہ اب تم میں کمزوری آگئی ہے لہٰذا اب اگر تم میں سو صابر افراد ہوں تو وہ دو سو پر غالب آئیں گے اور اگر تم میں ایک ہزار ہوں تو دو ہزار پر باذن خدا غالب آئیں گے اور اللہ صابروں کے ساتھ ہے۔ ٦٧۔یہ کسی نبی کے شایان نہیں ہے کہ زمین میں دشمن کو کچل دینے سے پہلے اس کے پاس قیدی ہوں، تم لوگ دنیاوی مفاد چاہتے ہو جب کہ اللہ (تمہارے لیے) آخرت چاہتا ہے، یقیناً اللہ بڑا غالب آنے والا، حکمت والا ہے۔ ٦٨۔اگر اللہ کی طرف سے ایک بات لکھی نہ جا چکی ہوتی تو جو کچھ تم نے لیا ہے اس کی تمہیں بڑی سزا ہو جاتی۔ ٦٩۔بہر حال اب تم نے جو مال حاصل کیا ہے اسے حلال اور پاکیزہ طور پر کھاؤ اور اللہ سے ڈرتے رہو، یقیناً اللہ بڑا بخشنے والا، رحم کرنے والا ہے۔ ٧٠۔اے نبی! جو قیدی تمہارے قبضے میں ہیں ان سے کہدیں کہ اگر اللہ کو علم ہوا کہ تمہارے دلوں میں کوئی اچھائی ہے تو جو تم سے (فدیہ میں) لیا گیا ہے وہ تمہیں اس سے بہتر عطا کرے گا اور تمہیں معاف کرے گا اور اللہ بڑا بخشنے والا، رحم کرنے والا ہے۔ ٧١۔اور اگر یہ لوگ آپ سے خیانت کرنا چاہیں تو اس سے پہلے وہ اللہ کے ساتھ خیانت کر چکے ہیں پس اس نے انہیں (آپ کے) قابو میں کر دیا اور اللہ خوب جاننے والا، حکمت والا ہے۔ ٧٢۔بے شک جو لوگ ایمان لائے اور وطن سے ہجرت کر گئے اور انہوں نے اپنے اموال سے اور اپنی جانوں سے راہ خدا میں جہاد کیا اور جن لوگوں نے پناہ دی اور مدد کی وہ آپس میں ایک دوسرے کے ولی ہیں اور جو لوگ ایمان تو لائے مگر انہوں نے ہجرت نہیں کی تو ان کی ولایت سے تمہارا کوئی تعلق نہیں ہے جب تک وہ ہجرت نہ کریں، البتہ اگر انہوں نے دینی معاملے میں تم لوگوں سے مدد مانگی تو ان کی مدد کرنا تم پر اس وقت فرض ہے جب یہ مدد کسی ایسی قوم کے خلاف نہ ہو جن کے اور تمہارے درمیان معاہدہ ہے اور اللہ تمہارے اعمال پر خوب نظر رکھتا ہے۔ ٧٣۔اور جنہوں نے کفر کیا ہے وہ ایک

دوسرے کے مدد گار ہیں، اگر تم لوگ اس (دستور) پر عمل نہ کروگے تو زمین میں فتنہ اور بڑا فساد برپا ہو گا۔ ۷۴۔اور جو لوگ ایمان لائے اور مہاجرت کی اور راہ خدا میں جہاد کیا نیز جنہوں نے (ہجرت کرنے والوں کو) پناہ دی اور مدد کی وہی سچے مومن ہیں، ان کے لیے مغفرت اور باعزت رزق ہے۔ ۷۵۔اور جو لوگ بعد میں ایمان لائے اور ہجرت کی اور تمہارے ہمراہ جہاد کیا وہ بھی تم میں شامل ہیں اور اللہ کی کتاب میں خونی رشتہ دار ایک دوسرے کے زیادہ حقدار ہیں، بے شک اللہ ہر چیز کا خوب علم رکھتا ہے۔

۹....التوبہ

۱۔اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے (اعلان) بیزاری ہے ان مشرکوں کی طرف جن سے تمہارا معاہدہ تھا۔ ۲۔ پس تم لوگ اس ملک میں چار مہینے چل پھر لو اور جان رکھو کہ تم اللہ کو عاجز نہیں کر سکتے اور یہ کہ اللہ کافروں کو رسوا کرنے والا ہے۔ ۳۔اور اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے حج اکبر کے دن لوگوں کے لیے اعلان ہے کہ اللہ اور اس کا رسول بھی مشرکین سے بیزار ہے اور پس اگر تم توبہ کر لو تو یہ تمہارے حق میں بہتر ہے اور اگر منہ پھیر لوگے تو جان رکھو کہ تم اللہ کو عاجز نہیں کر سکتے اور کافروں کو دردناک عذاب کی خوشخبری سنادو۔ ۴۔البتہ جن مشرکین سے تمہارا معاہدہ تھا پھر انہوں نے تمہارے ساتھ کوئی قصور نہیں کیا اور نہ ہی تمہارے خلاف کسی کی مدد کی تو ایسے لوگوں کے ساتھ جس مدت کے لیے معاہدہ ہوا ہے اسے پورا کرو، بتحقیق اللہ اہل تقویٰ کو دوست رکھتا ہے۔ ۵۔پس جب حرمت کے مہینے گزر جائیں تو مشرکین کو تم جہاں پاؤ قتل کرو اور انہیں پکڑو اور گھیرو اور ہر گھات پر ان کی تاک میں بیٹھو، پھر اگر وہ توبہ کر لیں اور نماز قائم

کریں اور زکوٰۃ ادا کریں تو ان کا راستہ چھوڑ دو، بیشک اللہ بڑا درگزر کرنے والا، رحم کرنے والا ہے۔ ۶۔ اور اگر مشرکین میں سے کوئی شخص آپ سے پناہ مانگے تو اسے پناہ دے دیں تاکہ وہ کلام اللہ کو سن لے پھر اسے اس کی امن کی جگہ پہنچا دیں، ایسا اس لیے ہے کہ یہ لوگ جانتے نہیں ہیں۔ ۷۔ اللہ اور اس کے رسول کے نزدیک کوئی عہد مشرکین کے لیے کیسے ہو سکتا ہے بجز ان لوگوں کے جن سے تم نے مسجد الحرام کے پاس معاہدہ کیا ہے؟ پس جب تک وہ تمہارے ساتھ (اس عہد پر) قائم رہیں تو تم بھی ان کے ساتھ قائم رہو، یقینا اللہ اہل تقویٰ کو دوست رکھتا ہے۔ ۸۔ (ان سے عہد) کیسے ہو سکتا ہے جب کہ اگر وہ تم پر غلبہ حاصل کر لیں تو وہ نہ تو تمہاری قرابتداری کا لحاظ کریں گے اور نہ عہد کا؟ وہ زبان سے تو تمہیں خوش کر دیتے ہیں مگر ان کے دل انکار پر تلے ہوئے ہیں اور ان میں اکثر لوگ فاسق ہیں۔ ۹۔ انہوں نے اللہ کی آیات کے عوض تھوڑی سی قیمت وصول کر لی ہے پس وہ اللہ کے راستے سے ہٹ گئے ہیں یہ لوگ جو کچھ کر رہے ہیں یقیناوہ بہت برا ہے۔ ۱۰۔ نہ تو یہ کسی مومن کے حق میں قرابتداری کا لحاظ کرتے ہیں اور نہ عہد کا اور یہی لوگ زیادتی کا ارتکاب کرنے والے ہیں۔ ۱۱۔ پس اگر یہ لوگ توبہ کر لیں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں تو وہ تمہارے دینی بھائی ہیں اور علم رکھنے والوں کے لیے ہم آیات کو واضح کر کے بیان کرتے ہیں۔ ۱۲۔ اور اگر عہد کرنے کے بعد یہ لوگ اپنی قسمیں توڑ دیں اور تمہارے دین کی عیب جوئی کرنے لگ جائیں تو کفر کے اماموں سے جنگ کرو، کیونکہ ان کی قسموں کا کوئی اعتبار نہیں شاید وہ باز آ جائیں۔ ۱۳۔ کیا تم ایسے لوگوں سے نہیں لڑو گے جو اپنی قسمیں توڑ دیتے ہیں اور جنہوں نے رسول کو نکالنے کا ارادہ کیا تھا؟ پہلی بار تم سے زیادتی میں پہل بھی انہوں نے کی تھی کیا تم ان سے ڈرتے ہو؟ اگر تم مومن ہو تو اللہ اس بات کا زیادہ حقدار ہے کہ تم اس سے ڈرو۔ ۱۴۔ ان سے لڑو تاکہ تمہارے ہاتھوں اللہ انہیں عذاب دے اور انہیں رسوا کرے اور ان پر

تمھیں فتح دے اور مومنین کے دلوں کو ٹھنڈا کرے۔ ۱۵۔ اور ان کے دلوں کا غصہ نکالے اور اللہ جس کی چاہتا ہے توبہ قبول کرتا ہے اور اللہ خوب جاننے والا، حکمت والا ہے۔ ۱۶۔ کیا تم لوگوں نے یہ خیال کر رکھا ہے کہ یونہی چھوڑ دیے جاؤ گے؟ حالانکہ اللہ نے ابھی یہ بھی نہیں دیکھا ہے کہ تم میں سے کس نے جہاد کیا اور کس نے اللہ، اس کے رسول اور مومنین کے سوا کسی اور کو اپنا بھیدی نہیں بنایا اور اللہ تمہارے اعمال سے خوب باخبر ہے۔ ۱۷۔ مشرکین کو یہ حق حاصل نہیں کہ اللہ کی مساجد کو آباد کریں درحالیکہ وہ خود اپنے کفر کی شہادت دے رہے ہیں، ان لوگوں کے اعمال برباد ہو گئے اور وہ آتش میں ہمیشہ رہیں گے۔ ۱۸۔ اللہ کی مسجدوں کو صرف وہی لوگ آباد کر سکتے ہیں جو اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہوں اور نماز قائم کرتے ہوں نیز زکوۃ ادا کرتے ہوں اور اللہ کے سوا کسی سے خوف نہ کھاتے ہوں، پس امید ہے کہ یہ لوگ ہدایت پانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔ ۱۹۔ کیا تم نے حاجیوں کو پانی پلانے اور مسجد الحرام کی آبادکاری کو اس شخص کے برابر قرار دیا ہے جس نے اللہ اور روز آخرت پر ایمان لایا اور راہ خدا میں جہاد کیا؟ اللہ کے نزدیک یہ دونوں برابر نہیں ہو سکتے اور اللہ ظالم قوم کی ہدایت نہیں کرتا ۲۰۔ جو لوگ ایمان لائے اور ہجرت کی اور اپنے اموال سے اور اپنی جانوں سے راہ خدا میں جہاد کیا وہ اللہ کے نزدیک نہایت عظیم درجہ رکھتے ہیں اور وہی لوگ کامیاب ہیں۔ ۲۱۔ ان کا رب انہیں اپنی رحمت اور خوشنودی کی اور ان جنتوں کی خوشخبری دیتا ہے جن میں ان کے لیے دائمی نعمتیں ہیں۔ ۲۲۔ ان میں وہ ابد تک رہیں گے، بے شک اللہ کے پاس عظیم ثواب ہے۔ ۲۳۔ اے ایمان والو! تمہارے آبا اور تمہارے بھائی اگر ایمان کے مقابلے میں کفر کو پسند کریں تو انہیں اپنا ولی نہ بناؤ اور یاد رکھو کہ تم میں سے جو لوگ انہیں ولی بنائیں گے پس ایسے ہی لوگ تو ظالم ہیں۔ ۲۴۔ کہہ دیجئے: تمہارے آبا اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری بیویاں اور تمہاری برادری اور

تمہارے وہ اموال جو تم کماتے ہو اور تمہاری وہ تجارت جس کے بند ہونے کا تمہیں خوف ہے اور تمہاری پسند کے مکانات اگر تمہیں اللہ اور اس کے رسول اور راہ خدا میں جہاد سے زیادہ عزیز ہیں تو ٹھہرو! یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم لے آئے اور اللہ فاسقوں کی رہنمائی نہیں کیا کرتا۔ ۲۵۔ بتحقیق بہت سے مقامات پر اللہ تمہاری مدد کر چکا ہے اور حنین کے دن بھی، جب تمہاری کثرت نے تمہیں غرور میں مبتلا کر دیا تھا مگر وہ تمہارے کچھ بھی کام نہ آئی اور زمین اپنی وسعتوں کے باوجود تم پر تنگ ہو گئی پھر تم پیٹھ پھیر کر بھاگ کھڑے ہوئے۔ ۲۶۔ پھر اللہ نے اپنے رسول پر اور مومنین پر اپنی تسکین نازل فرمائی اور تمہیں نظر نہ آنے والے لشکر اتارے اور کفار کو عذاب میں مبتلا کر دیا اور کفر اختیار کرنے والوں کی یہی سزا ہے۔ ۲۷۔ پھر اس کے بعد اللہ جس کی چاہتا ہے توبہ قبول فرماتا ہے اور اللہ بڑا بخشنے والا، رحم کرنے والا ہے۔ ۲۸۔ اے ایمان والو! مشرکین تو بلاشبہ ناپاک ہیں لہٰذا اس سال کے بعد وہ مسجد الحرام کے قریب نہ آنے پائیں اور اگر (مشرکین کا داخلہ بند ہونے سے) تمہیں غربت کا خوف ہے تو (اس کی پرواہ نہ کرو) اگر اللہ چاہے تو جلد ہی تمہیں اپنے فضل سے بے نیاز کر دے گا یقیناً اللہ بڑا جاننے والا، حکمت والا ہے۔ ۲۹۔ اہل کتاب میں سے جو اللہ اور روز آخرت پر ایمان نہیں لاتے اور اللہ اور اس کے رسول نے جو کچھ حرام کیا ہے اسے حرام نہیں ٹھہراتے اور دین حق بھی قبول نہیں کرتے، ان لوگوں کے خلاف جنگ کرو یہاں تک کہ وہ ذلیل ہو کر اپنے ہاتھ سے جزیہ ادا کریں۔ ۳۰۔ اور یہود کہتے ہیں کہ عزیر اللہ کا بیٹا ہے اور نصاریٰ کہتے ہیں کہ مسیح اللہ کا بیٹا ہے، یہ ان کے منہ کی باتیں ہیں ان لوگوں کی باتوں کے مشابہ ہیں جو ان سے پہلے کافر ہو چکے ہیں، اللہ انہیں ہلاک کرے، یہ کدھر بہکتے پھرتے ہیں؟ ۳۱۔ انہوں نے اللہ کے علاوہ اپنے علماء اور راہبوں کو اپنا رب بنا لیا ہے اور مسیح بن مریم کو بھی، حالانکہ انہیں یہ حکم دیا گیا تھا کہ خدائے واحد کے سوا کسی کی بندگی نہ کریں، جس کے

سوا کوئی معبود نہیں، وہ ذات ان کے شرک سے پاک ہے۔ ۳۲۔ یہ لوگ اپنی پھونکوں سے نور خدا کو بجھانا چاہتے ہیں مگر اللہ اپنے نور کو مکمل کرنے کے علاوہ کوئی بات نہیں مانتا اگرچہ کفار کو ناگوار گزرے۔ ۳۳۔ اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ اسی نے بھیجا ہے تاکہ اسے ہر دین پر غالب کر دے اگرچہ مشرکین کو برا ہی لگے۔ ۳۴۔ اے ایمان والو! (اہل کتاب کے) بہت سے علماء اور راہب ناحق لوگوں کا مال کھاتے ہیں اور انہیں راہ خدا سے روکتے ہیں اور جو لوگ سونا اور چاندی ذخیرہ کرتے ہیں اور اسے راہ خدا میں خرچ نہیں کرتے انہیں دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دیجئے۔ ۳۵۔ جس روز وہ مال آتش جہنم میں تپایا جائے گا اور اسی سے ان کی پیشانیاں اور پہلو اور پشتیں داغی جائیں گی (اور ان سے کہا جائے گا) یہ ہے وہ مال جو تم نے اپنے لیے ذخیرہ کر رکھا تھا، لہٰذا اب اسے چکھو جسے تم جمع کیا کرتے تھے۔ ۳۶۔ کتاب خدا میں مہینوں کی تعداد اللہ کے نزدیک یقیناً بارہ مہینے ہے جب سے اللہ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے ان میں سے چار مہینے حرمت کے ہیں، یہی مستحکم دین ہے، لہٰذا ان چار مہینوں میں تم اپنے آپ پر ظلم نہ کرو اور تم، سب مشرکین سے لڑو جیسا کہ وہ تم سب سے لڑتے ہیں اور جان لو کہ اللہ تقویٰ والوں کے ساتھ ہے۔ ۳۷۔ (حرمت کے مہینوں میں) تقدیم و تاخیر بے شک کفر میں اضافہ کرتا ہے جس سے کافروں کو گمراہ کیا جاتا ہے وہ کسی سال ایک مہینے کو حلال اور کسی سال اسے حرام قرار دیتے ہیں تاکہ وہ مقدار بھی پوری کر لیں جسے اللہ نے حرام کیا ہے اور ساتھ ہی خدا کے حرام کو حلال بھی کر لیں، ان کے برے اعمال انہیں بھلے کر کے دکھائے جاتے ہیں اور اللہ کافر قوم کو ہدایت نہیں کرتا۔ ۳۸۔ اے ایمان والو! تمہیں کیا ہوا ہے کہ جب تم سے کہا جاتا ہے اللہ کی راہ میں نکلو تو تم زمین سے چمٹ جاتے ہو؟ کیا تم آخرت کی جگہ دنیاوی زندگی کو زیادہ پسند کرتے ہو؟ دنیاوی زندگی کی متاع تو آخرت کے مقابلے میں بہت کم ہے۔ ۳۹۔ اگر تم نہ نکلو گے تو اللہ

تمہیں دردناک عذاب دے گا اور تمہاری جگہ دوسری قوم پیدا کرے گا اور تم اللہ کو کچھ بھی نقصان نہیں پہنچا سکو گے اور اللہ ہر چیز پر خوب قدرت رکھتا ہے۔ ۴۰۔ اگر تم رسول کی مدد نہ کرو گے تو (جان لو کہ) اللہ نے اس وقت ان کی مدد کی جب کفار نے انہیں نکالا تھا جب وہ دونوں غار میں تھے وہ دو میں کا دوسرا تھا جب وہ اپنے ساتھی سے کہہ رہا تھا رنج نہ کر یقیناً اللہ ہمارے ساتھ ہے، پھر اللہ نے ان پر اپنا سکون نازل فرمایا اور ایسے لشکروں سے ان کی مدد کی جو تمہیں نظر نہ آتے تھے اور یوں اس نے کافروں کا کلمہ نیچا کر دیا اور اللہ کا کلمہ تو سب سے بالاتر ہے اور اللہ بڑا غالب آنے والا، حکمت والا ہے۔ ۴۱۔ (مسلمانو) تم ہلکے ہو یا بوجھل (ہر حالت میں) نکل پڑو اور اپنے اموال اور اپنی جانوں کے ساتھ راہ خدا میں جہاد کرو، اگر تم سمجھو تو یہی تمہارے حق میں بہتر ہے۔ ۴۲۔ اگر آسانی سے حاصل ہونے والا کوئی فائدہ ہوتا اور سفر ہلکا ہوتا تو وہ ضرور آپ کے پیچھے چل پڑتے لیکن یہ مسافت انہیں دور نظر آئی اور اب وہ اللہ کی قسم کھا کر کہیں گے: اگر ہمارے لیے ممکن ہوتا تو یقیناً ہم آپ کے ساتھ چل دیتے (ایسے بہانوں سے) وہ اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈال رہے ہیں اور اللہ کو علم ہے کہ یہ لوگ یقیناً جھوٹ بول رہے ہیں۔ ۴۳۔ (اے رسول) اللہ آپ کو معاف کرے آپ نے انہیں کیوں اجازت دے دی قبل اس کے کہ آپ پر واضح ہو جاتا کہ سچے کون ہیں اور آپ جھوٹوں کو جان لیتے؟ ۴۴۔ جو لوگ اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہیں وہ اپنے اموال اور اپنی جانوں کے ساتھ جہاد کرنے کے لیے ہرگز آپ سے اجازت نہیں مانگیں گے اور اللہ تقویٰ اختیار کرنے والوں کو خوب جانتا ہے۔ ۴۵۔ ایسی اجازت یقیناً وہی لوگ مانگیں گے جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان نہیں رکھتے اور ان کے دل شک میں مبتلا ہیں پس اس طرح وہ اپنے شک میں بھٹک رہے ہیں۔ ۴۶۔ اور اگر وہ نکلنے کا ارادہ رکھتے تو اس کے لیے سامان کی کچھ تیاری کرتے لیکن اللہ کو ان کا اٹھنا ناپسند تھا اس لیے اس نے (ان

سے توفیق سلب کر کے) انہیں ہلنے نہ دیا اور کہدیا گیا: تم بیٹھنے والوں کے ساتھ بیٹھے رہو۔ ۴۷۔ اگر وہ تمہارے ساتھ نکلتے بھی تو تمہارے لیے صرف خرابی میں اضافہ کرتے اور تمہارے درمیان فتنہ کھڑا کرنے کے لیے دوڑ دھوپ کرتے اور تمہارے درمیان ان کے جاسوس (اب بھی) موجود ہیں اور اللہ ظالموں کا حال خوب جانتا ہے۔ ۴۸۔ یہ لوگ پہلے بھی فتنہ انگیزی کی کوشش کرتے رہے ہیں اور آپ کے لیے بہت سی باتوں میں الٹ پھیر بھی کرتے رہے ہیں یہاں تک کہ حق آپہنچا اور اللہ کا فیصلہ غالب ہوا اور وہ برا مانتے رہ گئے۔ ۴۹۔ ان میں کوئی ایسا بھی ہے جو کہتا ہے: مجھے اجازت دیجئے اور مجھے فتنے میں نہ ڈالیے، دیکھو یہ فتنے میں پڑ چکے ہیں اور جہنم نے ان کافروں کو یقینا گھیر رکھا ہے۔ ۵۰۔ اگر آپ کا بھلا ہوتا ہے تو انہیں دکھ ہوتا ہے اور اگر آپ پر کوئی مصیبت آئے تو کہتے ہیں: ہم نے پہلے ہی سے اپنا معاملہ درست کر رکھا ہے اور خوشیاں مناتے ہوئے لوٹ جاتے ہیں۔ ۵۱۔ کہہ دیجئے: اللہ نے جو ہمارے لیے مقدر فرمایا ہے اس کے سوا ہمیں کوئی حادثہ ہرگز پیش نہیں آتا وہی ہمارا کارساز ہے اور مومنین کو چاہیے کہ اللہ پر بھروسہ کریں۔ ۵۲۔ کہہ دیجئے: کیا تم ہمارے بارے میں دو بھلائیوں (فتح یا شہادت) میں سے ایک ہی کے منتظر ہو اور ہم تمہارے بارے میں اس بات کے منتظر ہیں کہ اللہ خود اپنے پاس سے تمہیں عذاب دے یا ہمارے ہاتھوں عذاب دلوائے، پس اب تم بھی انتظار کرو ہم بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتے ہیں۔ ۵۳۔ کہہ دیجئے: تم اپنا مال بخوشی خرچ کرو یا بادل نخواستہ، تم سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا، کیونکہ تم فاسق قوم ہو۔ ۵۴۔ اور ان کے خرچ کیے ہوئے مال کی قبولیت کی راہ میں بس یہی رکاوٹ ہے کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کا انکار کیا ہے اور نماز کے لیے آتے ہیں تو کاہلی کے ساتھ اور راہ خدا میں تو بادل نخواستہ ہی خرچ کرتے ہیں۔ ۵۵۔ لہٰذا ان کے اموال اور اولاد کہیں آپ کو فریفتہ نہ کر دیں، اللہ تو بس یہ چاہتا ہے کہ ان چیزوں سے انہیں دنیاوی

زندگی میں بھی عذاب دے اور کفر کی حالت میں ہی ان کی جان کنی ہو۔ ۵۶۔ وہ اللہ کی قسم کھا کر کہتے ہیں کہ وہ تمہاری جماعت میں شامل ہیں حالانکہ وہ تمہاری جماعت میں شامل نہیں ہیں دراصل وہ بزدل لوگ ہیں۔ ۵۷۔ اگر انہیں کوئی پناہ گاہ یا غار یا سر چھپانے کی جگہ میسر آجائے تو وہ اس کی طرف لپکتے ہوئے جائیں گے۔ ۵۸۔ اور ان میں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو صدقات (کی تقسیم) میں آپ کو طعنہ دیتے ہیں پھر اگر اس میں سے انہیں کچھ دے دیا جائے تو خوش ہو جاتے ہیں اور اگر اس میں سے کچھ نہ دیا جائے تو بگڑ جاتے ہیں۔ ۵۹۔ اور کیا ہی اچھا ہوتا کہ اللہ اور اس کے رسول نے جو کچھ انہیں دیا ہے وہ اس پر راضی ہو جاتے اور کہتے: ہمارے لیے اللہ کافی ہے، عنقریب اللہ اپنے فضل سے ہمیں بہت کچھ دے گا اور اس کا رسول بھی، ہم اللہ سے لو لگائے بیٹھے ہیں۔ ۶۰۔ یہ صدقات تو صرف فقیروں، مساکین اور صدقات کے کام کرنے والوں کے لیے ہیں اور ان کے لیے جن کی تالیف قلب مقصود ہو اور غلاموں کی آزادی اور قرضداروں اور اللہ کی راہ میں اور مسافروں کے لیے ہیں، یہ اللہ کی طرف سے ایک مقرر حکم ہے اور اللہ خوب جاننے والا، حکمت والا ہے۔ ۶۱۔ اور ان میں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو نبی کو اذیت دیتے ہیں اور کہتے ہیں: یہ کانوں کے کچے ہیں، کہہ دیجئے: وہ تمہاری بہتری کے لیے کان دے کر سنتا ہے اللہ پر ایمان رکھتا ہے اور مومنوں کے لیے تصدیق کرتا ہے اور تم میں سے جو ایمان لائے ہیں ان کے لیے رحمت ہیں اور جو لوگ اللہ کے رسول کو اذیت دیتے ہیں ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔ ۶۲۔ یہ لوگ تمہیں راضی کرنے کے لیے اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں حالانکہ اللہ اور اس کا رسول زیادہ حقدار ہیں کہ انہیں راضی کیا جائے اگر یہ مومن ہیں۔ ۶۳۔ کیا انہیں معلوم نہیں کہ جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کا مقابلہ کرتا ہے اس کے لیے جہنم کی آگ ہے جس میں وہ ہمیشہ رہے گا، یہ بہت بڑی رسوائی ہے۔ ۶۴۔ منافقوں کو یہ خوف لاحق رہتا ہے کہ کہیں ان کے خلاف

(مسلمانوں پر) کوئی ایسی سورت نازل نہ ہو جائے جو ان کے دلوں کے راز کو فاش کر دے، ان سے کہہ دیجئے: تم استہزا کیے جاؤ، اللہ یقیناوہ (راز) فاش کرنے والا ہے جس کا تمہیں ڈر ہے۔ ۶۵۔ اور اگر آپ ان سے دریافت کریں تو وہ ضرور کہیں گے: ہم تو صرف مشغلہ اور دل لگی کر رہے تھے، کہہ دیجئے: کیا تم اللہ اور اس کی آیات اور اس کے رسول کا مذاق اڑا رہے تھے۔ ۶۶۔ عذر تراشی مت کرو تم ایمان لانے کے بعد کافر ہو چکے ہو، اگر ہم نے تم میں سے ایک جماعت کو معاف کر بھی دیا تو دوسری جماعت کو ضرور عذاب دیں گے کیونکہ وہ مجرم ہے۔ ۶۷۔ منافق مرد اور عورتیں آپس میں ایک ہی ہیں، وہ برے کاموں کی ترغیب دیتے ہیں اور نیکی سے منع کرتے ہیں اور اپنے ہاتھ روکے رکھتے ہیں، انہوں نے اللہ کو بھلا دیا تو اللہ نے بھی انہیں بھلا دیا ہے، بے شک منافقین ہی فاسق ہیں۔ ۶۸۔ اللہ نے منافق مردوں اور عورتوں اور کافروں سے آتش جہنم کا وعدہ کر رکھا ہے جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے، یہی ان کے لیے کافی ہے اور اللہ نے ان پر لعنت کر دی ہے اور ان کے لیے قائم رہنے والا عذاب ہے۔ ۶۹۔ (تم منافقین بھی) ان لوگوں کی طرح (ہو) جو تم سے پہلے تھے وہ تم سے زیادہ طاقتور اور اموال اور اولاد میں تم سے بڑھ کر تھے، انہوں نے اپنے حصے کے خوب مزے لوٹے پس تم بھی اپنے حصے کے مزے اسی طرح لوٹ رہے ہو جس طرح تم سے پہلوں نے اپنے حصے کے خوب مزے لوٹے اور جس طرح وہ باطل بحثیں کرتے تھے تم بھی کرتے رہو، یہ وہ لوگ ہیں جن کے اعمال دنیا و آخرت میں برباد ہو گئے اور یہی نقصان اٹھانے والے ہیں۔ ۷۰۔ کیا ان کے پاس ان سے پہلے لوگوں (مثلاً) قوم نوح اور عاد و ثمود اور قوم ابراہیم اور اہل مدین اور الٹی ہوئی بستیوں والوں کی خبر نہیں پہنچی؟ جن کے پاس ان کے رسول نشانیاں لے کر آئے، پھر اللہ تو ایسا نہ تھا کہ ان پر ظلم کرتا بلکہ یہ خود اپنے آپ پر ظلم کرتے رہے۔ ۷۱۔ اور مومن مرد اور مومنہ عورتیں ایک دوسرے کے بہی خواہ ہیں، وہ نیک

کاموں کی ترغیب دیتے ہیں اور برائی سے روکتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جن پر اللہ رحم فرمائے گا، بے شک اللہ بڑا غالب آنے والا، حکمت والا ہے۔ ۷۲۔ اللہ نے ان مومن مردوں اور مومنہ عورتوں سے ایسی بہشتوں کا وعدہ کر رکھا ہے جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی، ان میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور ان دائمی جنتوں میں پاکیزہ قیام گاہیں ہیں اور اللہ کی طرف سے خوشنودی تو ان سب سے بڑھ کر ہے، یہی تو بڑی کامیابی ہے۔ ۷۳۔ اے نبی! کفار اور منافقین سے لڑو اور ان پر سختی کرو اور ان کا ٹھکانا جہنم ہے جو بہت برا ٹھکانا ہے۔ ۷۴۔ یہ لوگ اللہ کی قسم کھا کر کہتے ہیں کہ انہوں نے کچھ نہیں کہا حالانکہ انہوں نے کفر کی بات کہدی ہے اور وہ اسلام لانے کے بعد کافر ہو گئے ہیں اور انہوں نے وہ کچھ کرنے کی ٹھان لی تھی جو وہ نہ کر پائے اور انہیں اس بات پر غصہ ہے کہ اللہ اور اس کے رسول نے اپنے فضل سے ان (مسلمانوں) کو دولت سے مالا مال کر دیا ہے، پس اگر یہ لوگ توبہ کر لیں تو ان کے حق میں بہتر ہو گا اور اگر وہ منہ پھیر لیں تو اللہ انہیں دنیا و آخرت میں دردناک عذاب دے گا اور روئے زمین پر ان کا نہ کوئی کارساز ہو گا اور نہ مددگار۔ ۷۵۔ اور ان میں کچھ ایسے بھی ہیں جنہوں نے اللہ سے عہد کر رکھا تھا کہ اگر اللہ نے ہمیں اپنے فضل سے نوازا تو ہم ضرور خیرات کیا کریں گے اور ضرور نیک لوگوں میں سے ہو جائیں گے۔ ۷۶۔ لیکن جب اللہ نے انہیں اپنے فضل سے نوازا تو وہ اس میں بخل کرنے لگے اور (عہد سے) روگردانی کرتے ہوئے پھر گئے۔ ۷۷۔ پس اللہ نے ان کے دلوں میں اپنے حضور پیشی کے دن تک نفاق کو باقی رکھا کیونکہ انہوں نے اللہ کے ساتھ بدعہدی کی اور وہ جھوٹ بولتے رہے۔ ۷۸۔ کیا انہیں معلوم نہیں کہ اللہ ان کے پوشیدہ رازوں اور سرگوشیوں سے بھی واقف ہے اور یہ کہ اللہ غیب کی باتوں سے بھی خوب آگاہ ہے؟ ۷۹۔ جو لوگ ان مومنوں کا مذاق اڑاتے ہیں جو برضا و رغبت

خیرات کرتے ہیں اور جنہیں اپنی محنت و مشقت کے سوا کچھ بھی میسر نہیں ان پر ہنستے بھی ہیں، اللہ ان کا مذاق اڑاتا ہے اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔ ۸۰۔ (اے رسول) آپ ایسے لوگوں کے لیے مغفرت کی دعا کریں یا دعا نہ کریں (مساوی ہے) اگر ستر بار بھی آپ ان کے لیے مغفرت طلب کریں تو بھی اللہ انہیں ہرگز معاف نہیں کرے گا، یہ اس لیے کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ کفر کیا ہے اور اللہ فاسقین کو ہدایت نہیں دیتا۔ ۸۱۔ (غزوۂ تبوک میں) پیچھے رہ جانے والے رسول اللہ کا ساتھ دیے بغیر بیٹھے رہنے پر خوش ہیں انہوں نے اپنے اموال اور اپنی جانوں کے ساتھ راہ خدا میں جہاد کرنے کو ناپسند کیا اور کہنے لگے: اس گرمی میں مت نکلو، کہہ دیجئے: جہنم کی آتش کہیں زیادہ گرم ہے، کاش وہ سمجھ پاتے۔ ۸۲۔ پس انہیں چاہیے کہ کم ہنسا کریں اور زیادہ رویا کریں، یہ ان کے اعمال کا بدلہ ہے جو وہ کرتے رہے ہیں۔ ۸۳۔ پھر اگر اللہ آپ کو ان میں سے کسی گروہ کے پاس واپس لے جائے اور وہ آپ سے (ساتھ) نکلنے کی اجازت مانگیں تو آپ کہدیں: (اب) تم میرے ساتھ ہرگز نہیں نکلو گے اور نہ ہی میرے ساتھ کسی دشمن سے لڑائی کرو گے، پہلی مرتبہ تم نے بیٹھے رہنے کو پسند کیا لہٰذا اب پیچھے رہنے والوں کے ساتھ بیٹھے رہو۔ ۸۴۔ اور ان میں سے جو کوئی مر جائے اس پر آپ کبھی بھی نماز نہ پڑھیں اور نہ ہی اس کی قبر پر کھڑے ہوں، انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ کفر کیا ہے اور وہ نافرمانی کی حالت میں مرے ہیں۔ ۸۵۔ اور ان کی دولت اور اولاد کہیں آپ کو فریفتہ نہ کریں، اللہ تو بس ان چیزوں کے ذریعے انہیں دنیا میں عذاب دینا چاہتا ہے اور چاہتا ہے کہ ان کی جان کنی کفر کی حالت میں ہو۔ ۸۶۔ اور جب کوئی ایسی سورت نازل ہوتی ہے (جس میں کہا جاتا ہے) کہ تم اللہ پر ایمان لاؤ اور اس کے رسول کی معیت میں جہاد کرو تو ان (منافقین) میں سے دولتمند افراد آپ سے اجازت طلب کرتے ہیں اور کہتے ہیں: ہمیں چھوڑ جائیں کہ ہم بیٹھنے والوں کے ساتھ (بیٹھے)

رہیں۔ ۸۷۔ انہوں نے گھر بیٹھنے والی عورتوں میں شامل رہنا پسند کیا اور ان کے دلوں پر مہر لگا دی گئی پس وہ کچھ سمجھتے ہی نہیں۔ ۸۸۔ جب کہ رسول اور ان کے ساتھ ایمان لانے والوں نے اپنے اموال اور اپنی جانوں کے ساتھ جہاد کیا اور (اب) ساری خوبیاں انہی کے لیے ہیں اور وہی کامیابی حاصل کرنے والے ہیں۔ ۸۹۔ ان کے لیے اللہ نے ایسی جنتیں تیار کی ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی ان میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور یہی عظیم کامیابی ہے۔ ۹۰۔ اور کچھ عذر تراشنے والے صحرا نشین بھی (آپ کے پاس) آئے کہ انہیں بھی (پیچھے رہ جانے کی) اجازت دی جائے اور جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ جھوٹ بولا وہ (گھروں میں) بیٹھے رہے، ان میں سے جو کافر ہو گئے ہیں انہیں عنقریب دردناک عذاب پہنچے گا۔ ۹۱۔ ضعیفوں اور مریضوں اور ان لوگوں پر جن کے پاس خرچ کرنے کے لیے کچھ نہیں ہے کوئی گناہ نہیں، بشرطیکہ وہ اللہ اور اس کے رسول کے خیر خواہ ہوں، نیک لوگوں پر الزام کی کوئی راہ نہیں ہوتی اور اللہ بڑا معاف کرنے والا، رحم کرنے والا ہے۔ ۹۲۔ اور نہ ہی ان لوگوں پر (کوئی الزام ہے) جنہوں نے آپ سے درخواست کی تھی کہ آپ ان کے لیے سواری فراہم کریں آپ نے کہا: میرے پاس کوئی سواری موجود نہیں کہ تمہیں اس پر سوار کروں (یہ سن کر) وہ واپس گئے جب کہ ان کی آنکھیں اس غم میں آنسو بہا رہی تھیں کہ ان کے پاس خرچ کرنے کے لیے کچھ نہ تھا۔ ۹۳۔ الزام تو بس ان لوگوں پر ہے جو دولت مند ہونے کے باوجود آپ سے درخواست کرتے ہیں (کہ جہاد سے معاف کیے جائیں)، انہوں نے گھر بیٹھنے والی عورتوں میں شامل رہنا پسند کیا اور اللہ نے ان کے دلوں پر مہر لگا دی لہٰذا وہ نہیں جانتے۔ ۹۴۔ جب تم ان کے پاس واپس پہنچ جاؤ گے تو وہ تمہارے سامنے عذر پیش کریں گے، کہہ دیجیے: عذر مت تراشو! ہم تمہاری بات ہرگز نہیں مانیں گے اللہ نے ہمیں تمہارے حالات بتا دیے ہیں اور عنقریب اللہ تمہارے اعمال دیکھے گا اور اس کا رسول بھی پھر تم لوگ

غیب و شہود کے جاننے والے کی طرف پلٹائے جاؤ گے پھر وہ تمہیں بتائے گا کہ تم کیا کرتے رہے ہو۔
۹۵۔جب تم ان کی طرف لوٹ کر جاؤ گے تو وہ تمہارے سامنے اللہ کی قسمیں کھائیں گے تاکہ تم ان سے درگزر کرو پس تم ان سے درگزر کر دینا، یہ لوگ ناپاک ہیں اور ان سے سرزد ہونے والے اعمال کی سزا میں ان کا ٹھکانا جہنم ہے۔ ۹۶۔یہ تمہارے سامنے قسم کھائیں گے تاکہ تم ان سے راضی ہو جاؤ، پس اگر تم ان سے راضی ہو بھی جاؤ تو اللہ یقینا فاسق قوم سے راضی نہ ہو گا۔ ۹۷۔یہ بادیہ نشین بدو کفر و نفاق میں انتہائی سخت ہیں اور اس قابل ہی نہیں کہ اللہ نے اپنے رسول پر جو کچھ نازل کیا ہے ان کی حدود کو سمجھ سکیں اور اللہ بڑا دانا، حکمت والا ہے۔ ۹۸۔اور ان بدوؤں میں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں کہ جو کچھ راہ خدا میں خرچ کرتے ہیں اسے تاوان سمجھتے ہیں اور اس انتظار میں رہتے ہیں کہ تم پر گردش ایام آئے، بری گردش خود ان پر آئے اور اللہ خوب سننے والا، جاننے والا ہے۔ ۹۹۔اور انہی بدوؤں میں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہیں اور جو کچھ (راہ خدا میں) خرچ کرتے ہیں اسے اللہ کے تقرب اور رسول سے دعائیں لینے کا ذریعہ سمجھتے ہیں، ہاں یہ ان کے لیے تقرب کا ذریعہ ہے اللہ انہیں عنقریب اپنی رحمت میں داخل کرے گا، بیشک اللہ بڑا بخشنے والا، رحم کرنے والا ہے۔ ۱۰۰۔اور مہاجرین و انصار میں سے جن لوگوں نے سب سے پہلے سبقت کی اور جو نیک چال چلن میں ان کے پیرو ہوئے اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہوئے اور اللہ نے ان کے لیے ایسی جنتیں تیار کی ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی ان میں وہ ابد تک ہمیشہ رہیں گے یہی عظیم کامیابی ہے۔ ۱۰۱۔اور تمہارے گرد و پیش کے بدوؤں میں اور خود اہل مدینہ میں بھی ایسے منافقین ہیں جو منافقت پر اڑے ہوئے ہیں، آپ انہیں نہیں جانتے (لیکن) ہم انہیں جانتے ہیں، عنقریب ہم انہیں دوہرا عذاب دیں گے پھر وہ بڑے عذاب کی طرف لوٹائے جائیں گے۔ ۱۰۲۔اور کچھ دوسرے لوگ جنہوں

نے اپنے گناہوں کا اعتراف کیا انہوں نے نیک عمل کے ساتھ دوسرے برے عمل کو مخلوط کیا، بعید نہیں کہ اللہ انہیں معاف کر دے، بے شک اللہ بڑا معاف کرنے والا، رحم کرنے والا ہے۔ ۱۰۳۔ (اے رسول) آپ ان کے اموال میں سے صدقہ لیجیے، اس کے ذریعے آپ انہیں پاکیزہ اور بابرکت بنائیں اور ان کے حق میں دعا بھی کریں، یقیناً آپ کی دعا ان کے لیے موجب تسکین ہے اور اللہ خوب سننے والا، جاننے والا ہے۔ ۱۰۴۔ کیا انہیں علم نہیں کہ اللہ ہی اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور صدقات بھی وصول کرتا ہے اور یہ کہ اللہ بڑا توبہ قبول کرنے والا، رحم کرنے والا ہے۔ ۱۰۵۔ اور کہہ دیجیے: لوگو! عمل کرو کہ تمہارے عمل کو عنقریب اللہ اور اس کا رسول اور مومنین دیکھیں گے اور پھر جلد ہی تمہیں غیب و شہود کے جاننے والے کی طرف پلٹا دیا جائے گا پھر وہ تمہیں بتا دے گا کہ تم کیا کرتے رہے ہو۔ ۱۰۶۔ اور کچھ اور لوگ ہیں جن کا معاملہ اللہ کا حکم آنے تک ملتوی ہے، وہ چاہے انہیں عذاب دے اور چاہے تو ان کی توبہ قبول کرے اور اللہ بڑا دانا، حکیم ہے۔ ۱۰۷۔ اور کچھ لوگ ایسے ہیں جنہوں نے ایک مسجد بنائی ضرر رسانی اور کفر اور مومنین میں پھوٹ ڈالنے کے لیے نیز ان لوگوں کی کمین گاہ کے طور پر جو پہلے اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ لڑ چکے ہیں اور وہ ضرور قسمیں کھائیں گے کہ ہمارے ارادے فقط نیک تھے، لیکن اللہ گواہی دیتا ہے کہ یہ لوگ جھوٹے ہیں۔ ۱۰۸۔ آپ ہر گز اس مسجد میں کھڑے نہ ہوں، البتہ جو مسجد پہلے ہی دن سے تقویٰ کی بنیاد پر قائم کی گئی ہے وہ زیادہ حقدار ہے کہ آپ اس میں کھڑے ہوں، اس میں ایسے لوگ ہیں جو صاف اور پاکیزہ رہنا پسند کرتے ہیں اور اللہ پاکیزہ رہنے والوں کو پسند کرتا ہے۔ ۱۰۹۔ بھلا جس شخص نے اپنی عمارت کی بنیاد خوف خدا اور اس کی رضا طلبی پر رکھی ہو وہ بہتر ہے یا وہ جس نے اپنی عمارت کی بنیاد گرنے والی کھائی کے کنارے پر رکھی ہو، چنانچہ وہ (عمارت) اسے لے کر آتش جہنم میں جا گرے؟ اور اللہ ظالموں کو ہدایت نہیں

کرتا۔ ۱۱۰۔ ان لوگوں کی بنائی ہوئی یہ عمارت ہمیشہ ان کے دلوں میں کھٹکتی رہے گی مگر یہ کہ ان کے دل پاش پاش ہو جائیں اور اللہ بڑا دانا، حکمت والا ہے۔ ۱۱۱۔ یقیناً اللہ نے مومنوں سے ان کی جانیں اور ان کے اموال جنت کے عوض خرید لیے ہیں، وہ اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں پھر مارتے ہیں اور مارے جاتے ہیں، یہ توریت وانجیل اور قرآن میں اللہ کے ذمے پکا وعدہ ہے اور اللہ سے بڑھ کر اپنا عہد پورا کرنے والا کون ہو سکتا ہے؟ پس تم نے اللہ کے ساتھ جو سودا کیا ہے اس پر خوشی مناؤ اور یہ تو بہت بڑی کامیابی ہے۔ ۱۱۲۔ (یہ لوگ) توبہ کرنے والے، عبادت گزار، ثناء کرنے والے، (راہ خدا میں) سفر کرنے والے، رکوع کرنے والے، سجدہ کرنے والے، نیکی کی دعوت دینے والے اور برائی سے روکنے والے اور حدود اللہ کی حفاظت کرنے والے ہیں اور (اے رسول) مومنین کو خوشخبری سنا دیجیے۔ ۱۱۳۔ نبی اور ایمان والوں کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ مشرکوں کے لیے مغفرت طلب کریں خواہ وہ ان کے قریبی رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں جبکہ یہ بات ان پر عیاں ہو چکی ہے کہ وہ جہنم والے ہیں۔ ۱۱۴۔ اور (وہاں) ابراہیم کا اپنے باپ (چچا) کے لیے مغفرت طلب کرنا اس وعدے کی وجہ سے تھا جو انہوں نے اس کے ساتھ کر رکھا تھا لیکن جب ان پر یہ بات کھل گئی کہ وہ دشمن خدا ہے تو وہ اس سے بیزار ہو گئے، ابراہیم یقیناً نرم دل اور بردبار تھے۔ ۱۱۵۔ اور اللہ کسی قوم کو ہدایت دینے کے بعد گمراہ نہیں کرتا یہاں تک کہ ان پر یہ واضح کر دے کہ انہیں کن چیزوں سے بچنا ہے، بتحقیق اللہ ہر چیز کا خوب علم رکھتا ہے۔ ۱۱۶۔ آسمانوں اور زمین کی سلطنت یقیناً اللہ ہی کے لیے ہے، زندگی بھی وہی دیتا ہے اور موت بھی اور اللہ کے سوا تمہارا نہ کوئی کارساز ہے اور نہ مددگار۔ ۱۱۷۔ بتحقیق اللہ نے نبی پر اور ان مہاجرین و انصار پر مہربانی فرمائی جنہوں نے مشکل گھڑی میں نبی کا ساتھ دیا تھا بعد اس کے کہ ان میں سے بعض کے دلوں میں کجی آنے ہی والی تھی پھر اللہ نے انہیں معاف کر دیا، بے شک وہ ان پر بڑا

شفقت کرنے والا، رحم کرنے والا ہے۔ ۱۱۸۔ اور ان تینوں کو بھی (معاف کر دیا) جو (تبوک میں) پیچھے رہ گئے تھے، جب اپنی وسعت کے باوجود زمین ان پر تنگ ہو گئی تھی اور اپنی جانیں خود ان پر دوبھر ہو گئی تھیں اور انہوں نے دیکھ لیا کہ اللہ کی گرفت سے بچنے کے لیے خود اللہ کے سوا کوئی جائے پناہ نہیں تو اللہ نے ان پر مہربانی کی تاکہ وہ توبہ کریں، بے شک اللہ بڑا توبہ قبول کرنے والا، رحم کرنے والا ہے۔ ۱۱۹۔ اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ ہو جاؤ۔ ۱۲۰۔ اہل مدینہ اور گرد و پیش کے بدوؤں کو یہ حق حاصل ہی نہ تھا کہ وہ رسول خدا سے پیچھے رہ جائیں اور اپنی جانوں کو رسول کی جان سے زیادہ عزیز سمجھیں، یہ اس لیے کہ انہیں نہ پیاس کی تکلیف ہو گی اور نہ مشقت کی اور نہ راہ خدا میں بھوک کی اور نہ وہ کوئی ایسا قدم اٹھائیں گے جو کافروں کو ناگوار گزرے اور نہ انہیں دشمن سے کوئی گزند پہنچے گا مگر یہ کہ ان کے لیے نیک عمل لکھا جاتا ہے، بے شک اللہ نیکی کرنے والوں کا ثواب ضائع نہیں کرتا۔ ۱۲۱۔ اور (اسی طرح) وہ جو کچھ خرچ کرتے ہیں خواہ چھوٹا ہو یا بڑا اور جب کوئی وادی (بغرض جہاد) پار کرتے ہیں تو یہ سب ان کے حق میں لکھ دیا جاتا ہے تاکہ اللہ انہیں ان کے اچھے اعمال کا صلہ دے۔ ۱۲۲۔ اور یہ تو ہو نہیں سکتا کہ سب کے سب مومنین نکل کھڑے ہوں، پھر کیوں نہ ہر گروہ میں سے ایک جماعت نکلے تاکہ وہ دین کی سمجھ پیدا کریں اور جب اپنی قوم کی طرف واپس آئیں تو انہیں تنبیہ کریں تاکہ وہ (ہلاکت خیز باتوں سے) بچے رہیں۔ ۱۲۳۔ اے ایمان والو! ان کافروں سے جنگ کرو جو تمہارے نزدیک ہیں اور چاہیے کہ وہ تمہارے اندر ٹھوس شدت کا احساس کریں اور جان رکھو اللہ متقین کے ساتھ ہے۔ ۱۲۴۔ اور جب کوئی سورت نازل ہوتی ہے تو ان میں سے کچھ لوگ (از راہ تمسخر) کہتے ہیں: اس سورت نے تم میں سے کس کے ایمان میں اضافہ کیا ہے؟ پس ایمان والوں کے ایمان میں تو اس نے اضافہ ہی کیا ہے اور وہ خوشحال ہیں۔ ۱۲۵۔ اور البتہ جن کے دلوں میں بیماری ہے

ان کی نجاست پر اس نے مزید نجاست کا اضافہ کیا ہے اور وہ مرتے دم تک کفر پر ڈٹے رہے۔ ۱۲۶۔ کیا یہ لوگ نہیں دیکھتے کہ انہیں ہر سال ایک یا دو مرتبہ آزمائش میں ڈالا جاتا ہے؟ پھر نہ تو وہ توبہ کرتے ہیں اور نہ ہی عبرت حاصل کرتے ہیں۔ ۱۲۷۔ اور جب کوئی سورت نازل ہوتی ہے تو وہ ایک دوسرے کی طرف دیکھتے ہیں کہ کوئی تمہیں دیکھ تو نہیں رہا؟ پھر نکل کر بھاگتے ہیں، اللہ نے ان کے دلوں کو پھیر رکھا ہے کیونکہ یہ ناسمجھ لوگ ہیں۔ ۱۲۸۔ بتحقیق تمہارے پاس خود تم ہی میں سے ایک رسول آیا ہے تمہیں تکلیف میں دیکھنا ان پر شاق گزرتا ہے، وہ تمہاری بھلائی کا نہایت خواہاں ہے اور مومنین کے لیے نہایت شفیق، مہربان ہے۔ ۱۲۹۔ پھر اگر یہ روگردانی کریں تو آپ کہ دیجئے: میرے لیے اللہ ہی کافی ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اسی پر میرا بھروسہ ہے اور وہی عرش عظیم کا رب ہے۔

۱۰....یونس

بنام خدائے رحمن رحیم

۱۔ الف لام را۔ یہ اس کتاب کی آیات ہیں جو حکمت والی ہے۔ ۲۔ کیا لوگوں کے لیے یہ تعجب کی بات ہے کہ ہم نے خود انہیں میں سے ایک شخص کی طرف وحی بھیجی کہ لوگوں کو تنبیہ کرے اور جو ایمان لائیں انہیں بشارت دے کہ ان کے لیے ان کے رب کے پاس سچا مقام ہے، (اس پر) کافروں نے کہا: یہ شخص تو بلاشبہ صریح جادوگر ہے۔ ۳۔ یقینا تمہارا رب وہ اللہ ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں پیدا کیا پھر اس نے عرش پر اقتدار قائم کیا، وہ تمام امور کی تدبیر فرماتا ہے، اس کی اجازت کے بغیر کوئی شفاعت کرنے والا

نہیں ہے، یہی اللہ تو تمہارا رب ہے پس اس کی عبادت کرو، کیا تم نصیحت نہیں لیتے؟ ۴۔ تم سب کی بازگشت اسی کی طرف ہے، اللہ کا وعدہ حق پر مبنی ہے، وہی خلقت کی ابتدا کرتا ہے پھر وہی اسے دوبارہ پیدا کرے گا تاکہ جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے انہیں انصاف کے ساتھ جزا دے اور جو کافر ہوئے انہیں اپنے کفر کی پاداش میں کھولتا ہوا پانی پینا ہو گا اور انہیں دردناک عذاب (بھی) بھگتنا ہو گا۔ ۵۔ وہی تو ہے جس نے سورج کو روشن کیا اور چاند کو چمک دی اور اس کی منزلیں بنائیں تاکہ تم برسوں کی تعداد اور حساب معلوم کر سکو، اللہ نے یہ سب کچھ صرف حق کی بنیاد پر خلق کیا ہے، وہ صاحبان علم کے لیے اپنی آیات کھول کر بیان کرتا ہے۔ ۶۔ بے شک رات اور دن کی آمد و رفت میں اور جو کچھ اللہ نے آسمانوں اور زمین میں پیدا کیا ہے ان میں ان لوگوں کے لیے نشانیاں ہیں جو (ہلاکت سے) بچنا چاہتے ہیں۔ ۷۔ بے شک جو لوگ ہم سے ملنے کی توقع نہیں رکھتے اور دنیاوی زندگی ہی پر راضی ہیں اور اسی میں اطمینان محسوس کرتے ہیں اور جو لوگ ہماری نشانیوں سے غفلت برتتے ہیں، ۸۔ ان کا ٹھکانا جہنم ہے ان اعمال کی پاداش میں جن کا یہ ارتکاب کرتے رہتے ہیں۔ ۹۔ جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے بے شک ان کا رب ان کے ایمان کے سبب انہیں نعمتوں والی جنتوں کی راہ دکھائے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی۔ ۱۰۔ جہاں ان کی صدا سبحانک اللّٰھم (اے اللہ تیری ذات پاک ہے) اور وہاں ان کی تحیت سلام ہو گی اور ان کی دعا کا خاتمہ الحمد للہ رب العالمین ہو گا۔ ۱۱۔ اور اگر اللہ لوگوں کے ساتھ (ان کی بداعمالیوں کی سزا میں) برا معاملہ کرنے میں اسی طرح عجلت سے کام لیتا جس طرح وہ لوگ (دنیا کی) بھلائی کی طلب میں جلد بازی کرتے ہیں تو ان کی مہلت کبھی کی ختم ہو چکی ہوتی، لیکن جو ہم سے ملنے کی توقع نہیں رکھتے ہم انہیں مہلت دیے رکھتے ہیں کہ وہ اپنی سرکشی میں بھٹکتے رہیں۔ ۱۲۔ اور انسان کو جب کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ لیٹے، بیٹھے اور کھڑے ہمیں

پکارتا ہے پھر جب ہم اس سے تکلیف دور کر دیتے ہیں تو ایسا چل دیتا ہے گویا اس نے کسی تکلیف پر جو اسے پہنچی ہمیں پکارا ہی نہیں، حد سے تجاوز کرنے والوں کے لیے ان کے اعمال اسی طرح خوشنما بنا دیے گئے ہیں۔ ۱۳۔ اور بتحقیق تم سے پہلی قوموں کو بھی ہم نے اس وقت ہلاک کیا جب وہ ظلم کے مرتکب ہوئے اور ان کے رسول واضح دلائل لے کر ان کے پاس آئے مگر وہ ایسے نہ تھے کہ ایمان لاتے، ہم مجرموں کو ایسے ہی سزا دیتے ہیں۔ ۱۴۔ پھر ان کے بعد ہم نے زمین میں تمہیں جانشین بنایا تاکہ ہم دیکھیں کہ تم کیسے عمل کرتے ہو۔ ۱۵۔ اور جب انہیں ہماری آیات کھول کر سنائی جاتی ہیں تو جو لوگ ہم سے ملنے کی توقع نہیں رکھتے وہ کہتے ہیں: اس قرآن کے سوا کوئی اور قرآن لے آؤ یا اسے بدل دو، کہہ دیجئے: مجھے یہ اختیار نہیں کہ میں اپنی طرف سے اسے بدل دوں، میں تو اس وحی کا تابع ہوں جو میری طرف بھیجی جاتی ہے، میں اپنے رب کی نافرمانی کی صورت میں بہت بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔ ۱۶۔ کہہ دیجئے: اگر اللہ چاہتا تو میں یہ قرآن تمہیں پڑھ کر نہ سناتا اور نہ ہی اللہ تمہیں اس سے آگاہ کرتا، اس سے پہلے میں ایک عمر تمہارے درمیان گزار چکا ہوں، کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے۔ ۱۷۔ پس اس شخص سے بڑھ کر ظالم کون ہو سکتا ہے جو اللہ پر جھوٹ بہتان باندھے یا اس کی آیات کی تکذیب کرے؟ مجرم لوگ یقینا فلاح نہیں پائیں گے۔ ۱۸۔ اور یہ لوگ اللہ کو چھوڑ کر ان کی پرستش کرتے ہیں جو نہ انہیں ضرر پہنچا سکتے ہیں اور نہ انہیں کوئی فائدہ دے سکتے ہیں اور (پھر بھی) کہتے ہیں: یہ اللہ کے پاس ہماری شفاعت کرنے والے ہیں، کہہ دیجئے: کیا تم اللہ کو اس بات کی خبر دیتے ہو جو اللہ کو نہ آسمانوں میں معلوم ہے اور نہ زمین میں؟ وہ پاک و بالاتر ہے اس شرک سے جو یہ لوگ کر رہے ہیں۔ ۱۹۔ اور سب انسان ایک ہی امت تھے پھر اختلاف رونما ہوا اور اگر آپ کا رب پہلے طے نہ کر چکا ہوتا تو ان کے درمیان اس بات کا فیصلہ کر دیا جاتا جس میں یہ اختلاف کرتے ہیں۔ ۲۰۔ اور کہتے

ہیں: اس (نبی) پر اس کے رب کی طرف سے کوئی نشانی کیوں نازل نہیں ہوئی؟ پس کہہ دیجیے: غیب تو صرف اللہ کے ساتھ مختص ہے پس تم انتظار کرو میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتا ہوں۔ ۲۱۔ اور جب انہیں پہنچنے والے مصائب کے بعد ہم لوگوں کو اپنی رحمت کا ذائقہ چکھاتے ہیں تو وہ ہماری آیات کے بارے میں حیلے بازیاں شروع کر دیتے ہیں، کہہ دیجیے: اللہ کا حیلہ تم سے زیادہ تیز ہے، بیشک ہمارے فرشتے تمہاری حیلے بازیاں لکھ رہے ہیں۔ ۲۲۔ وہی تو ہے جو تمہیں خشکی اور سمندر میں چلاتا ہے، چنانچہ جب تم کشتیوں میں سوار ہوتے ہو اور وہ لوگوں کو لے کر باد موافق کی مدد سے چلتی ہیں اور وہ اس سے خوش ہوتے ہیں اتنے میں کشتی کو مخالف تیز ہوا کا تھپیڑا لگتا ہے اور ہر طرف سے موجیں ان کی طرف آنے لگتی ہیں اور وہ خیال کرتے ہیں کہ (طوفان میں) گھر گئے ہیں تو اس وقت وہ اپنے دین کو اللہ کے لیے خالص کر کے اس سے دعا کرتے ہیں کہ اگر تو نے ہمیں اس مصیبت سے بچایا تو ہم ضرور بالضرور شکر گزاروں میں سے ہوں گے۔ ۲۳۔ پھر جب خدا نے انہیں بچا لیا تو یہ لوگ زمین میں ناحق بغاوت کرنے لگے، اے لوگو تمہاری یہ بغاوت خود تمہارے خلاف ہے، دنیا کے چند روزہ مزے لے لو پھر تمہیں ہماری طرف پلٹ کر آنا ہے پھر اس وقت ہم تمہیں بتا دیں گے کہ تم کیا کرتے رہے ہو۔ ۲۴۔ دنیاوی زندگی کی مثال یقیناً اس پانی کی سی ہے جسے ہم نے آسمان سے برسایا جس سے زمین کی نباتات گھنی ہو گئیں جن میں سے انسان اور جانور سب کھاتے ہیں پھر جب زمین سبزے سے خوشنما اور آراستہ ہو گئی اور زمین کے مالک یہ خیال کرنے لگے کہ اب وہ اس پر قابو پا چکے ہیں تو (ناگہاں) رات کے وقت یا دن کے وقت اس پر ہمارا حکم آپڑا تو ہم نے اسے کاٹ کر ایسا صاف کر ڈالا کہ گویا کل وہاں کچھ بھی موجود نہ تھا، غور و فکر سے کام لینے والوں کے لیے ہم اپنی نشانیاں اس طرح کھول کر بیان کرتے ہیں۔ ۲۵۔ اللہ (تمہیں) سلامت کدے کی طرف بلاتا ہے اور جسے وہ چاہتا ہے صراط

مستقیم کی ہدایت فرماتا ہے۔ ۲۶۔ جنہوں نے نیکی کی ہے ان کے لیے نیکی ہے اور مزید بھی، ان کے چہروں پر نہ سیاہ دھبہ ہو گا اور نہ ذلت (کے آثار)، یہ جنت والے ہیں جو اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ ۲۷۔ اور جنہوں نے برائیوں کا ارتکاب کیا ہے تو بدی کی سزا بھی ویسی ہی (بدی) ہے اور ان پر ذلت چھائی ہوئی ہو گی، انہیں اللہ سے بچانے والا کوئی نہ ہو گا گویا ان کے چہروں پر تاریک رات کے سیاہ (پردوں کے) ٹکڑے پڑے ہوئے ہوں، یہ جہنم والے ہیں، اس میں یہ ہمیشہ رہیں گے۔ ۲۸۔ اور جس دن ہم ان سب کو (اپنی عدالت میں) جمع کریں گے پھر ہم مشرکوں سے کہیں گے: تم اور تمہارے شریک اپنی اپنی جگہ ٹھہر جاؤ، پھر ہم ان میں جدائی ڈال دیں گے تو ان کے شریک کہیں گے: تم ہماری عبادت تو نہیں کرتے تھے۔ ۲۹۔ پس ہمارے اور تمہارے درمیان اللہ کی گواہی کافی ہے، تمہاری اس عبادت سے ہم بالکل بے خبر تھے۔ ۳۰۔ اس مقام پر ہر کوئی اپنے اس عمل کو جانچ لے گا جو وہ آگے بھیج چکا ہو گا اور پھر وہ اپنے مالک حقیقی اللہ کی طرف لوٹائے جائیں گے اور جو بہتان وہ باندھا کرتے تھے ان سے ناپید ہو جائیں گے۔ ۳۱۔ کہہ دیجئے: تمہیں آسمان اور زمین سے رزق کون دیتا ہے؟ سماعت اور بصارت کا مالک کون ہے؟ اور کون ہے جو بے جان سے جاندار کو پیدا کرتا ہے اور جاندار سے بے جان کو پیدا کرتا ہے؟ اور کون امور (عالم) کی تدبیر کر رہا ہے؟ پس وہ کہیں گے: اللہ، پس کہہ دیجئے: تو پھر تم بچتے کیوں نہیں ہو؟ ۳۲۔ پس یہی اللہ تمہارا برحق رب ہے، پھر حق کے بعد گمراہی کے سوا کیا رہ گیا؟ پھر تم کدھر پھرائے جا رہے ہو؟ ۳۳۔ اس طرح (ان فاسقوں کے بارے میں) آپ کے رب کی بات ثابت ہو گئی کہ یہ لوگ ایمان لانے والے نہیں ہیں۔ ۳۴۔ کہہ دیجئے: کیا تمہارے شریکوں میں سے کوئی ایسا ہے جو تخلیق کی ابتدا بھی کرتا ہو پھر اسے دوبارہ بھی پیدا کرے؟ کہہ دیجئے: اللہ تخلیق کی ابتدا بھی کرتا ہے پھر اسے دوبارہ بھی پیدا کرے گا، پھر تم کدھر الٹے جا رہے ہو۔ ۳۵۔ کہہ دیجئے:

کیا تمہارے شریکوں میں سے کوئی ایسا ہے جو حق کی طرف ہدایت کرے؟ کہہ دیجیے: حق کی طرف صرف اللہ ہدایت کرتا ہے تو پھر (بتاؤ کہ) جو حق کی راہ دکھاتا ہے وہ اس بات کا زیادہ حقدار ہے کہ اس کی پیروی کی جائے یا وہ جو خود اپنی راہ نہیں پاتا جب تک اس کی رہنمائی نہ کی جائے؟ تمہیں کیا ہو گیا ہے تم کیسے فیصلے کر رہے ہو؟ ۳۶۔ ان میں سے اکثر محض ظن کی پیروی کرتے ہیں جب کہ ظن انسان کو حق (کی ضرورت) سے ذرہ برابر بے نیاز نہیں کرتا، اللہ ان کے اعمال سے خوب آگاہی رکھتا ہے۔ ۳۷۔ اور ایسا نہیں ہو سکتا کہ اس قرآن کو اللہ کے سوا کوئی اور اپنی طرف سے بنالائے بلکہ یہ تو اس سے پہلے جو (کتاب) آچکی ہے اس کی تصدیق ہے اور تمام (آسمانی) کتابوں کی تفصیل ہے، اس میں کوئی شبہ نہیں کہ یہ رب العالمین کی طرف سے ہے۔ ۳۸۔ کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ اس قرآن کو (محمد نے) از خود بنایا ہے؟ کہہ دیجیے: اگر تم (اپنے الزام میں) سچے ہو تو تم بھی اس طرح کی ایک سورت بنالاؤ اور اللہ کے سوا جسے تم بلا سکتے ہو بلالاؤ۔ ۳۹۔ بلکہ (حقیقت یہ ہے کہ) انہوں نے اس چیز کو جھٹلایا جو ان کے احاطہ علم میں نہیں آئی اور ابھی اس کا انجام بھی ان کے سامنے نہیں کھلا، اسی طرح ان سے پہلوں نے بھی جھٹلایا تھا، پھر دیکھ لو ان ظالموں کا کیا انجام ہوا۔ ۴۰۔ اور ان میں سے کچھ ایسے ہیں جو اس پر ایمان لاتے ہیں اور کچھ ایسے ہیں جو ایمان نہیں لاتے اور آپ کا رب ان مفسدوں کو خوب جانتا ہے۔ ۴۱۔ اور اگر یہ لوگ آپ کو جھٹلائیں تو کہہ دیجیے: میرا عمل میرے لیے ہے اور تمہارا عمل تمہارے لیے، تم میرے عمل سے بری ہو اور میں تمہارے عمل سے بری ہوں۔ ۴۲۔ اور ان میں سے کچھ ایسے ہیں جو آپ کی طرف کان لگائے بیٹھے ہیں، پھر کیا آپ بہروں کو سنا سکتے ہیں خواہ وہ عقل نہ رکھتے ہوں؟ ۴۳۔ اور ان میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں جو آپ کی طرف دیکھتے ہیں پھر کیا آپ اندھوں کو راہ دکھا سکتے ہیں خواہ وہ کچھ بھی نہ دیکھتے ہوں۔ ۴۴۔ اللہ یقینا لوگوں پر ذرہ برابر ظلم نہیں کرتا بلکہ یہ لوگ

ہیں جو اپنے آپ پر ظلم کرتے ہیں۔ ۴۵۔ اور جس (قیامت کے) دن اللہ انہیں جمع کرے گا تو (دنیا کی زندگی یوں لگے گی) گویا وہ دن کی ایک گھڑی بھر سے زیادہ یہاں نہیں رہے وہ آپس میں ایک دوسرے کو پہچان لیں گے، جنہوں نے اللہ سے ملاقات کو جھٹلایا وہ خسارے میں رہے اور وہ ہدایت یافتہ نہ تھے۔ ۴۶۔ اور جس (عذاب) کا ہم ان کافروں سے وعدہ کر رہے ہیں اس کا کچھ حصہ ہم آپ کو زندگی میں دکھا دیں یا آپ کو پہلے (ہی دنیا) سے اٹھالیں انہیں بہر حال پلٹ کر ہماری بارگاہ میں آنا ہے پھر جو کچھ یہ لوگ کر رہے ہیں اس پر اللہ شاہد ہے۔ ۴۷۔ اور ہر امت کے لیے ایک رسول (بھیجا گیا) ہے، پھر جب ان کا رسول آتا ہے تو ان کے درمیان انصاف کے ساتھ فیصلہ کیا جاتا ہے اور ان پر کوئی ظلم روا نہیں رکھا جاتا۔ ۴۸۔ اور وہ کہتے ہیں: اگر تم سچے ہو تو یہ وعدہ کب پورا ہو گا؟ ۴۹۔ کہہ دیجئے: میں اللہ کی منشا کے بغیر اپنے نقصان اور نفع کا بھی اختیار نہیں رکھتا، ہر امت کے لیے ایک وقت مقرر ہے، جب ان کا مقررہ وقت آئے گا تو وہ گھڑی بھر کے لیے نہ تاخیر کر سکیں گے اور نہ تقدیم۔ ۵۰۔ ان سے کہہ دیجئے: مجھے بتاؤ کہ اللہ کا عذاب رات کو یا دن کو تم پر آ جائے؟ ایسی کون سی چیز ہے جس کے لیے یہ مجرم جلد بازی کرتے ہیں؟ ۵۱۔ کیا جب عذاب آ چکے گا تب اس پر ایمان لاؤ گے؟ کیا اب (بچنا چاہتے ہو؟) حالانکہ تم خود اسے جلدی چاہ رہے تھے۔ ۵۲۔ پھر ظالموں سے کہا جائے گا: دائمی عذاب چکھو، جو تم کرتے رہے ہو اس کی سزا کے علاوہ اور تمہیں کیا مل سکتا ہے؟ ۵۳۔ اور یہ لوگ آپ سے دریافت کرتے ہیں (کہ جو آپ کہ رہے ہیں) کیا وہ حق ہے؟ کہہ دیجئے: ہاں! میرے رب کی قسم یقیناً یہی حق ہے اور تم اللہ کو کسی طرح عاجز نہیں کر سکتے۔ ۵۴۔ اور جس جس نے ظلم کیا ہے اگر اس کے پاس روئے زمین کی دولت بھی ہو تب بھی وہ (عذاب سے بچنے کے لیے یہ پوری دولت) فدیہ دینے پر آمادہ ہو جائے گا اور جب عذاب کا مشاہدہ کریں گے تو دل ہی دل میں پشیمان ہوں گے اور ان

کے درمیان انصاف کے ساتھ فیصلہ ہو گا اور ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔ ۵۵۔ آگاہ رہو! آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے یقیناوہ اللہ کی ملکیت ہے، اس بات پر بھی آگاہ رہو کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔ ۵۶۔ وہی زندگی دیتا ہے اور وہی موت اور اسی کی طرف تم سب پلٹائے جاؤ گے۔ ۵۷۔ اے لوگو! تمہارے رب کی طرف سے (یہ قرآن) تمہارے پاس نصیحت اور تمہارے دلوں کی بیماری کے لیے شفا اور مومنین کے لیے ہدایت اور رحمت بن کر آیا ہے۔ ۵۸۔ کہہ دیجیے: اللہ کے اس فضل اور اس کی اس رحمت کو پا کر لوگوں کو خوش ہونا چاہیے کیونکہ یہ اس (مال ومتاع) سے بہتر ہے جسے لوگ جمع کرتے ہیں ۵۹۔ کہہ دیجیے: مجھے بتاؤ کہ جو رزق اللہ نے تمہارے لیے نازل کیا ہے اس میں سے تم از خود کچھ کو حرام اور کچھ کو حلال ٹھہراتے ہو؟ کہہ دیجیے: کیا اللہ نے تمہیں (اس بات کی) اجازت دی ہے یا تم اللہ پر افترا کر رہے ہو؟ ۶۰۔ اور جو لوگ اللہ پر جھوٹ بہتان باندھتے ہیں ان کا کیا خیال ہے قیامت کے دن کے بارے میں کہ (اللہ ان کیساتھ کیا سلوک کرے گا؟) اللہ تو لوگوں پر فضل کرنے والا ہے لیکن ان میں سے اکثر شکر نہیں کرتے۔ ۶۱۔ اور (اے نبی) آپ جس حال میں ہوتے ہیں اور آپ قرآن میں سے اللہ کی طرف سے جو تلاوت کر رہے ہوتے ہیں اور تم لوگ جو عمل بھی کرتے ہو دوران مصروفیت ہم تم پر ناظر ہیں اور زمین اور آسمان کی ذرہ برابر اور اس سے چھوٹی یا بڑی کوئی چیز ایسی نہیں جو آپ کے رب سے پوشیدہ ہو اور روشن کتاب میں درج نہ ہو۔ ۶۲۔ سنو! جو اولیاء اللہ ہیں انہیں نہ کوئی خوف ہو گا اور نہ وہ رنجیدہ ہوں گے۔ ۶۳۔ جو ایمان لائے اور تقویٰ پر عمل کیا کرتے تھے۔ ۶۴۔ ان کے لیے دنیا کی زندگی میں بھی بشارت ہے اور آخرت میں بھی، اللہ کے کلمات میں تبدیلی نہیں آسکتی، یہی بڑی کامیابی ہے۔ ۶۵۔ اور (اے نبی) آپ کو ان (کافروں) کی باتیں رنجیدہ نہ کریں ساری بالادستی یقینا اللہ کے لیے ہے، وہ خوب سننے والا، دانا ہے۔ ۶۶۔ آگاہ رہو! جو

کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے یقیناً سب اللہ کی ملکیت ہے اور جو لوگ اللہ کے سوا دوسرے شریکوں کو پکارتے ہیں وہ کسی چیز کے پیچھے نہیں چلتے بلکہ صرف ظن کے پیچھے چلتے ہیں اور وہ فقط اندازوں سے کام لیتے ہیں۔ ٦٧۔ اللہ ہی ہے جس نے تمہارے لیے رات بنائی تاکہ اس میں تم آرام کرو اور دن کو روشن بنایا، بتحقیق سننے والوں کے لیے اس میں نشانیاں ہیں۔ ٦٨۔ وہ کہتے ہیں: اللہ نے کسی کو بیٹا بنالیا ہے اس کی ذات پاک ہے وہ بے نیاز ہے، جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے وہ سب اسی کا ہے، تمہارے پاس اس بات پر کوئی دلیل بھی نہیں ہے، کیا تم اللہ کے بارے میں ایسی باتیں کرتے ہو جو تمہارے علم میں نہیں؟ ٦٩۔ کہہ دیجئے: جو اللہ پر جھوٹ بہتان باندھتے ہیں وہ یقیناً فلاح نہیں پائیں گے۔ ٧٠۔ یہ دنیا کی عیش ہے پھر انہیں ہماری طرف لوٹ کر آنا ہے پھر ہم انہیں شدید عذاب چکھائیں گے اس کفر کی پاداش میں جس کے وہ مرتکب رہے ہیں۔ ٧١۔ انہیں نوح کا قصہ سنا دیجئے جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا: اے میری قوم! اگر میرا تمہارے درمیان رہنا اور اللہ کی آیات سنا کر تمہیں نصیحت کرنا تمہیں ناگوار گزرتا ہے تو میرا بھروسہ اللہ پر ہے پس تم اپنے شریکوں کے ساتھ مل کر مضبوطی سے اپنا فیصلہ کر لو پھر اس فیصلے کا کوئی پہلو تم پر پوشیدہ نہ رہے پھر میرے ساتھ جو کچھ کرنا ہے کر گزرو اور مجھے مہلت بھی نہ دو۔ ٧٢۔ پس اگر تم نے منہ موڑ لیا تو میں نے تم سے کوئی معاوضہ نہیں مانگا میرا اجر تو صرف اللہ پر ہے اور مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں فرمانبرداروں میں شامل رہوں۔ ٧٣۔ مگر جب انہوں نے نوح کی تکذیب کی تو ہم نے انہیں اور ان لوگوں کو جو ان کے ساتھ کشتی میں سوار تھے بچا لیا اور انہیں (زمین پر) جانشین بنا دیا اور ان سب کو غرق کر دیا جنہوں نے ہماری نشانیوں کو جھٹلایا تھا، پھر دیکھ لو جنہیں تنبیہ کی گئی تھی (نہ ماننے پر) ان کا کیا انجام ہوا۔ ٧٤۔ پھر نوح کے بعد ہم نے بہت سے پیغمبروں کو اپنی اپنی قوم کی طرف بھیجا پس وہ ان کے پاس کھلی نشانیاں لے کر آئے مگر وہ جس چیز

کی پہلے تکذیب کر چکے تھے اس پر ایمان لانے والے نہ تھے، اس طرح ہم حد سے تجاوز کرنے والوں کے دلوں پر مہر لگا دیتے ہیں۔ ۷۵۔ پھر ان کے بعد ہم نے موسیٰ اور ہارون کو اپنی نشانیوں کے ساتھ فرعون اور اس کے درباریوں کی طرف بھیجا تو انہوں نے تکبر کیا اور وہ مجرم لوگ تھے۔ ۷۶۔ پھر جب ہمارے ہاں سے حق ان کے پاس آیا تو کہنے لگے: بے شک یہ تو صریح جادو ہے۔ ۷۷۔ موسیٰ نے کہا: جب حق تمہارے پاس آیا تو کیا اس کے بارے میں یہ کہتے ہو، کیا یہ جادو ہے؟ جب کہ جادوگر تو کبھی فلاح نہیں پاتے۔ ۷۸۔ وہ کہنے لگے: کیا تم ہمارے پاس اس لیے آئے ہو کہ ہمیں اس راستے سے پھیر دو جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا ہے اور ملک میں تم دونوں کی بالادستی قائم ہو جائے؟ اور ہم تو تم دونوں کی بات ماننے والے نہیں ہیں۔ ۷۹۔ اور فرعون نے کہا: تمام ماہر جادوگروں کو میرے پاس لے آؤ۔ ۸۰۔ جب جادوگر حاضر ہوئے تو موسیٰ نے ان سے کہا: تمہیں جو کچھ ڈالنا ہے ڈالو۔ ۸۱۔ پس جب انہوں نے ڈالا تو موسیٰ نے کہا: جو کچھ تم نے پیش کیا ہے وہ جادو ہے، اللہ یقیناً اسے نابود کر دے گا، بے شک اللہ مفسدوں کے کام نہیں سدھارتا۔ ۸۲۔ اور اللہ اپنے فیصلوں سے حق کو ثابت کر دکھاتا ہے خواہ مجرموں کو ناگوار گزرے۔ ۸۳۔ چنانچہ موسیٰ پر ان کی اپنی قوم کے چند افراد کے سوا کوئی ایمان نہ لایا، فرعون اور اس کے سرداروں کے خوف کی وجہ سے کہ کہیں وہ انہیں مصیبت سے دوچار نہ کر دیں کیونکہ ملک میں فرعون کی بالادستی تھی اور وہ حد سے بڑھا ہوا تھا۔ ۸۴۔ اور موسیٰ نے کہا: اے میری قوم! اگر تم اللہ پر ایمان لائے ہو تو اسی پر بھروسا کرو اگر تم مسلمان ہو۔ ۸۵۔ پس انہوں نے کہا: ہم نے اللہ پر بھروسہ کیا ہے، اے ہمارے رب! ہمیں ظالموں کے لیے (ذریعہ) آزمائش نہ بنا۔ ۸۶۔ اور اپنی رحمت سے ہمیں کافر قوم سے نجات عطا فرما۔ ۸۷۔ اور ہم نے موسیٰ اور ان کے بھائی کی طرف وحی بھیجی کہ مصر میں اپنی قوم کے لیے مکانات مہیا کرو اور اپنے مکانوں کو قبلہ بناؤ اور نماز

قائم کرو اور مومنوں کو بشارت دو۔ ۸۸۔ اور موسیٰ نے عرض کی: اے ہمارے رب! تو نے فرعون اور اس کے درباریوں کو دنیاوی زندگی میں زینت بخشی اور دولت سے نوازا ہے ہمارے رب! کیا یہ اس لیے ہے کہ یہ لوگ (دوسروں کو) تیری راہ سے بھٹکائیں؟ ہمارے رب! ان کی دولت کو برباد کر دے اور ان کے دلوں کو سخت کر دے تاکہ یہ لوگ دردناک عذاب کا سامنا کرنے تک ایمان نہ لائیں۔ ۸۹۔ اللہ نے فرمایا: تم دونوں کی دعا قبول کی گئی ہے پس تم دونوں ثابت قدم رہنا اور ان لوگوں کے راستے پر نہ چلنا جو علم نہیں رکھتے۔ ۹۰۔ اور ہم نے بنی اسرائیل کو سمندر سے گزار دیا تو فرعون اور اس کے لشکر نے سرکشی اور زیادتی کرتے ہوئے ان کا تعاقب کیا، یہاں تک کہ جب فرعون غرق ہونے لگا تو کہنے لگا: میں ایمان لے آیا کہ اس ذات کے سوا کوئی معبود نہیں جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے اور میں مسلمانوں میں سے ہو گیا ہوں۔ ۹۱۔ (جواب ملا) اب (ایمان لاتا ہے) جب تو پہلے نافرمانی کرتا رہا اور فسادیوں میں سے تھا؟ ۹۲۔ پس آج ہم تیری لاش کو بچائیں گے تاکہ تو بعد میں آنے والوں کے لیے عبرت کی نشانی بنے، اگرچہ بہت سے لوگ ہماری نشانیوں سے غافل رہتے ہیں۔ ۹۳۔ بتحقیق ہم نے بنی اسرائیل کو خوشگوار ٹھکانے فراہم کیے اور انہیں پاکیزہ رزق سے نوازا پھر انہوں نے اختلاف نہیں کیا یہاں تک کہ ان کے پاس علم آگیا، آپ کا رب قیامت کے دن ان کے درمیان یقیناً ان باتوں کا فیصلہ کرے گا جن میں یہ لوگ اختلاف کرتے رہے ہیں۔ ۹۴۔ اگر آپ کو اس بات میں کوئی شبہ ہے جو ہم نے آپ پر نازل کی ہے تو ان لوگوں سے پوچھ لیں جو آپ سے پہلے کتاب پڑھ رہے ہیں، بتحقیق آپ کے رب کی طرف سے آپ کے پاس حق آچکا ہے لہٰذا آپ ہرگز شک کرنے والوں میں سے نہ ہوں۔ ۹۵۔ اور ہرگز ان لوگوں میں سے نہ ہوں جنہوں نے اللہ کی نشانیوں کی تکذیب کی ورنہ آپ نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوں گے۔ ۹۶۔ جن لوگوں کے بارے میں آپ کے رب کا فیصلہ قرار پا چکا ہے وہ یقیناً ایمان

نہیں لائیں گے۔ ۹۷۔ اگرچہ ان کے پاس ہر قسم کی نشانی آ جائے جب تک دردناک عذاب نہ دیکھ لیں۔ ۹۸۔ کیا کوئی بستی ایسی ہے کہ (بروقت) ایمان لائی ہو اور اس کا ایمان اس کے لیے سود مند ثابت ہوا ہو سوائے قوم یونس کے؟ جب وہ ایمان لائے تو ہم نے دنیا کی زندگی میں رسوائی کا عذاب ان سے ٹال دیا اور ایک مدت تک انہیں (زندگی سے) بہرہ مند رکھا۔ ۹۹۔ اگر آپ کا رب چاہتا تو تمام اہل زمین ایمان لے آتے، پھر کیا آپ لوگوں کو ایمان لانے پر مجبور کر سکتے ہیں؟ ۱۰۰۔ اور کوئی شخص اللہ کے اذن کے بغیر ایمان نہیں لا سکتا اور جو لوگ عقل سے کام نہیں لیتے اللہ انہیں پلیدی میں مبتلا کر دیتا ہے۔ ۱۰۱۔ کہہ دیجئے: آسمانوں اور زمین میں نظر ڈالو کہ ان میں کیا کیا چیزیں ہیں اور جو قوم ایمان لانا ہی نہ چاہتی ہو اس کے لیے آیات اور تنبیہیں کچھ کام نہیں دیتیں۔ ۱۰۲۔ اب یہ لوگ اس کے سوا کس کے انتظار میں ہیں کہ اس طرح کے برے دن دیکھیں جو ان سے پہلے کے لوگ دیکھ چکے ہیں؟ کہہ دیجئے: پس تم انتظار کرو میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرنے والوں میں ہوں۔ ۱۰۳۔ پھر ہم اپنے رسولوں اور ایمان والوں کو نجات دیں گے، یہ بات ہمارے ذمے ہے کہ ہم مومنین کو نجات دیں۔ ۱۰۴۔ کہہ دیجئے: اے لوگو! اگر تمہیں میرے دین میں کوئی شک ہے تو (جان لو کہ) تم اللہ کو چھوڑ کر جن کی پرستش کرتے ہو میں ان کی عبادت نہیں کرتا بلکہ میں تو صرف اس اللہ کی عبادت کرتا ہوں جو تمہاری روحیں قبض کرتا ہے اور مجھے یہی حکم ملا ہے کہ میں ایمان والوں میں سے ہوں۔ ۱۰۵۔ اور یہ کہ آپ یکسوئی کے ساتھ اپنا رخ دین کی طرف ثابت رکھیں اور مشرکوں میں سے ہرگز نہ ہوں۔ ۱۰۶۔ اور اللہ کے سوا کسی ایسی چیز کو نہ پکاریں جو آپ کو نہ کوئی فائدہ پہنچا سکتی ہے اور نہ نقصان، اگر آپ ایسا کریں گے تو یقیناً آپ ظالموں میں شمار ہوں گے۔ ۱۰۷۔ اور اگر اللہ آپ کو کسی تکلیف میں ڈالے تو اس کے سوا کوئی نہیں جو اس تکلیف کو دور کرے اور اگر اللہ آپ سے بھلائی کرنا

چاہے تو اس کے فضل کو روکنے والا کوئی نہیں، وہ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے فضل کرتا ہے اور وہ بڑا بخشنے والا، رحم کرنے والا ہے۔ ۱۰۸۔ کہہ دیجئے: اے لوگو! بتحقیق تمہارے رب کی جانب سے حق تمہاری طرف آچکا ہے، پس جو کوئی ہدایت حاصل کرتا ہے تو اپنی ذات کے لیے اور جو گمراہی اختیار کرتا ہے تو وہ بھی اپنی ذات کو گمراہ کرتا ہے اور میں تمہارا ذمہ دار نہیں ہوں۔ ۱۰۹۔ اور (اے نبی) آپ کی طرف جو وحی بھیجی جاتی ہے اس کی پیروی کریں اور اللہ کا فیصلہ آنے تک صبر کریں اور وہ بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔

۱۱....ہود

بنام خدائے رحمن رحیم

۱۔ الف لام را، یہ وہ کتاب ہے جس کی آیات مستحکم کی گئی ہیں پھر ایک باحکمت باخبر ذات کی طرف سے تفصیل سے بیان کی گئی ہیں۔ ۲۔ کہ تم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو، میں اللہ کی طرف سے تمہیں تنبیہ کرنے والا اور بشارت دینے والا ہوں۔ ۳۔ اور یہ کہ اپنے رب سے مغفرت طلب کرو پھر اس کے آگے توبہ کرو وہ تمہیں مقررہ مدت تک (دنیا میں) اچھی متاع زندگی فراہم کرے گا اور ہر احسان کوش کو اس کی احسان کوشی کا صلہ دے گا اور اگر تم نے منہ پھیر لیا تو مجھے تمہارے بارے میں ایک بڑے دن کے عذاب کا خوف ہے۔ ۴۔ تم سب کو اللہ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ ۵۔ آگاہ رہو! یہ لوگ اپنے سینوں کو لپیٹ لیتے ہیں تاکہ اللہ سے چھپائیں، یاد رکھو! جب یہ اپنے کپڑوں سے ڈھانپتے ہیں تب بھی وہ ان کی علانیہ اور پوشیدہ باتوں کو جانتا ہے، وہ سینوں کی باتوں سے یقیناً خوب واقف ہے۔ ۶۔ اور زمین پر چلنے

والا کوئی ایسا نہیں جس کا رزق اللہ کے ذمے نہ ہو اور وہ جانتا ہے کہ اس کی جائے قرار کہاں ہے اور عارضی جگہ کہاں ہے، سب کچھ روشن کتاب میں موجود ہے۔ ۷۔ اور وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں بنایا اور اس کا عرش پانی پر تھا تاکہ وہ تمہیں آزمائے کہ تم میں بہتر عمل کرنے والا کون ہے اور (اے نبی) اگر آپ (لوگوں) سے یہ کہدیں کہ تم مرنے کے بعد اٹھائے جاؤ گے تو کافر ضرور کہیں گے: یہ تو محض کھلا جادو ہے۔ ۸۔ اور اگر ہم ایک مقررہ مدت تک ان سے عذاب کو ٹال دیں تو وہ ضرور کہنے لگتے ہیں: اسے کس چیز نے روک رکھا ہے؟ آگاہ رہو! جس دن ان پر عذاب واقع ہو گا تو ان سے ٹالا نہیں جائے گا اور جس چیز کا وہ مذاق اڑا رہے ہیں وہی انہیں گھیر لے گی۔ ۹۔ اور اگر ہم انسان کو اپنی رحمت سے نوازنے کے بعد وہ نعمت اس سے چھین لیں تو بیشک وہ ناامید اور ناشکرا ہو جاتا ہے۔ ۱۰۔ اور اگر ہم اسے تکلیفوں کے بعد نعمتوں سے نوازتے ہیں تو ضرور کہہ اٹھتا ہے: سارے دکھ مجھ سے دور ہو گئے، بیشک وہ خوب خوشیاں منانے اور اکڑنے لگتا ہے ۱۱۔ البتہ صبر کرنے والے اور نیک اعمال بجالانے والے ایسے نہیں ہیں ان کے لیے مغفرت اور بڑا اجر ہے۔ ۱۲۔ (اے رسول) آپ کی طرف جو وحی کی گئی ہے شاید آپ اس کا کچھ حصہ چھوڑنے والے ہیں اور ان کی اس بات پر دل تنگ ہو رہے ہیں کہ اس پر خزانہ کیوں نازل نہیں ہوا یا اس کے ساتھ کوئی فرشتہ کیوں نہیں آیا؟ آپ تو صرف تنبیہ کرنے والے ہیں اور اللہ ہر چیز کا ذمہ دار ہے۔ ۱۳۔ کیا یہ کہتے ہیں کہ اس نے (قرآن کو) خود بنایا ہے؟ کہہ دیجئے: اگر تم سچے ہو تو اس جیسی خود ساختہ دس سورتیں بنا لاؤ اور اللہ کے سوا جس جس کو بلا سکتے ہو بلا لاؤ۔ ۱۴۔ پھر اگر وہ تمہاری مدد کو نہ پہنچیں تو جان لو کہ یہ اللہ کے علم سے نازل ہوا ہے اور یہ کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، کیا تم اس بات کو تسلیم کرنے والے ہو؟ ۱۵۔ جو دنیوی زندگی اور اس کی زینت کے طالب ہوتے ہیں ان کی محنتوں کا معاوضہ ہم انہیں دنیا ہی میں دے دیتے ہیں اور ان

کے لیے اس میں کمی نہیں کی جائے گی۔ ۱۶۔ ایسے لوگوں کے لیے آخرت میں آتش کے سوا کچھ نہ ہو گا اور وہاں ان کے عمل برباد اور ان کا کیا دھرا سب نابود ہو جائے گا۔ ۱۷۔ بھلا وہ شخص (افترا کر سکتا ہے) جو اپنے رب کی طرف سے واضح دلیل رکھتا ہو اور اس کے پیچھے اس کے رب کی طرف سے ایک شاہد بھی آیا ہو اور اس سے پہلے موسیٰ کی کتاب (بھی دلیل ہو جو) راہنما اور رحمت بن کر آئی ہو؟ یہی لوگ اس پر ایمان لائیں گے اور دوسرے فرقوں میں سے جو کوئی اس کا انکار کریں تو اس کی وعدہ گاہ آتش جہنم ہے، آپ اس (قرآن) کے بارے میں کسی شک میں نہ رہیں، یقیناً یہ آپ کے رب کی طرف سے حق ہے لیکن اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے۔ ۱۸۔ اور اس شخص سے بڑھ کر ظالم کون ہو گا جو اللہ پر جھوٹ افترا کرتا ہے، ایسے لوگ اپنے رب کے حضور پیش کیے جائیں گے اور گواہ کہیں گے: یہی لوگ ہیں جنہوں نے اپنے رب پر جھوٹ بولا تھا، خبردار! ظالموں پر اللہ کی لعنت ہے۔ ۱۹۔ جو لوگوں کو اللہ کے راستے سے روکتے ہیں اور اس میں کجی لانا چاہتے ہیں اور یہی لوگ آخرت کے منکر ہیں۔ ۲۰۔ یہ لوگ زمین میں اللہ کو عاجز نہیں کر سکتے اور نہ اللہ کے سوا ان کا کوئی حامی ہے ان کا عذاب دوگنا کیا جائے گا، کیونکہ وہ (کسی کی) سن ہی نہ سکتے تھے اور نہ ہی دیکھتے تھے۔ ۲۱۔ یہی لوگ ہیں جو اپنے آپ کو خسارے میں ڈال چکے ہیں اور وہ جو کچھ افترا کرتے تھے وہ بھی ان سے کھو گیا۔ ۲۲۔ لازمی بات ہے آخرت میں یہ لوگ سب سے زیادہ گھاٹے میں ہوں گے۔ ۲۳۔ جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجا لائے اور اپنے رب کے سامنے عاجزی کرتے رہے یقیناً یہی اہل جنت ہیں، جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ ۲۴۔ دونوں فریقوں (مومنوں اور کافروں) کی مثال ایسی ہے جیسے (ایک طرف) اندھا اور بہرا ہو اور (دوسری طرف) دیکھنے والا اور سننے والا ہو، کیا یہ دونوں یکساں ہو سکتے ہیں؟ کیا تم نصیحت نہیں لیتے؟ ۲۵۔ اور ہم نے نوح کو ان کی قوم کی طرف بھیجا، (انہوں نے اپنی قوم سے کہا) میں تمہیں صریحاً

تنبیہ کرنے والا ہوں۔ ۲۶۔ کہ تم غیر اللہ کی عبادت نہ کرو، مجھے تمہارے بارے میں ایک دردناک دن کے عذاب کا ڈر ہے۔ ۲۷۔ تو ان کی قوم کے کافر سرداروں نے کہا: ہماری نظر میں تو تم صرف ہم جیسے بشر ہو اور ہم یہ بھی دیکھ رہے ہیں کہ ہم میں سے ادنیٰ درجے کے لوگ سطحی سوچ سے تمہاری پیروی کر رہے ہیں اور ہمیں کوئی ایسی بات بھی نظر نہیں آتی جس سے تمہیں ہم پر فضیلت حاصل ہو بلکہ ہم تو تمہیں کاذب خیال کرتے ہیں۔ ۲۸۔ (نوح نے) کہا: اے میری قوم! مجھے بتاؤ اگر میں اپنے رب کی طرف سے واضح دلیل رکھتا ہوں اور اس نے مجھے اپنی رحمت سے نوازا ہے مگر وہ تمہیں نہ سوجھتی ہو تو کیا ہم تمہیں اس پر مجبور کر سکتے ہیں جبکہ تم اسے ناپسند کرتے ہو؟ ۲۹۔ اور اے میری قوم! میں اس کام پر تم سے کوئی معاوضہ نہیں مانگتا، میرا اجر تو صرف اللہ پر ہے اور میں ان لوگوں کو اپنے سے دور بھی نہیں کر سکتا جو ایمان لا چکے ہیں، یقیناً یہ لوگ اپنے رب کی بارگاہ میں حاضر ہونے والے ہیں لیکن میں دیکھتا ہوں کہ تم لوگ جاہل قوم ہو۔ ۳۰۔ اور اے میری قوم! اگر میں انہیں دور کروں تو مجھے اللہ (کے قہر) سے کون بچائے گا؟ کیا تم نصیحت نہیں لیتے؟ ۳۱۔ اور میں تم سے نہ تو یہ کہتا ہوں کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ میں غیب جانتا ہوں اور نہ یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں اور جنہیں تمہاری نگاہیں حقیر سمجھتی ہیں ان کے بارے میں یہ نہیں کہتا کہ اللہ انہیں بھلائی سے نہیں نوازے گا، ان کے دلوں کا حال اللہ بہتر جانتا ہے، اگر میں ایسا کہوں تو میں ظالموں میں سے ہو جاؤں گا۔ ۳۲۔ لوگوں نے کہا: اے نوح! تم نے ہم سے بحث کی ہے اور بہت بحث کی اور اب اگر تم سچے ہو تو وہ عذاب لے آؤ جس سے تم ہمیں ڈراتے ہو۔ ۳۳۔ کہا: اسے تو بے شک اللہ ہی تم پر لائے گا اگر وہ چاہے اور تم (اسے) عاجز تو نہیں کر سکتے۔ ۳۴۔ اور جب اللہ نے تمہیں گمراہ کرنے کا ارادہ کر لیا تو اگر میں تمہیں نصیحت کرنا بھی چاہوں تو میری نصیحت تمہیں کوئی فائدہ نہیں دے گی، وہی تمہارا رب ہے اور اسی کی

طرف تمہیں پلٹ کر جانا ہے۔ ۳۵۔ کیا یہ لوگ کہتے ہیں: اس شخص (محمد) نے یہ باتیں بنائی ہیں؟ کہہ دیجئے: اگر یہ باتیں میں نے بنائی ہیں تو میں اپنے جرم کا خود ذمے دار ہوں اور جس جرم کے تم مرتکب ہو میں اس سے بری ہوں۔ ۳۶۔ اور نوح کی طرف یہ وحی کی گئی کہ جو لوگ ایمان لا چکے ہیں ان کے علاوہ آپ کی قوم میں سے ہرگز کوئی اور ایمان نہیں لائے گا لہٰذا جو کچھ یہ لوگ کرتے ہیں آپ اس سے رنجیدہ نہ ہوں۔ ۳۷۔ اور ہماری نگرانی میں اور ہمارے حکم سے ایک کشتی بنائیں اور ظالموں کے بارے میں مجھ سے بات ہی نہ کریں کیونکہ وہ ضرور ڈوبنے والے ہیں۔ ۳۸۔ اور وہ (نوح) کشتی بنانے لگے اور ان کی قوم کے سرداروں میں سے جو وہاں سے گزرتا وہ ان کا مذاق اڑاتا تھا، نوح نے کہا: اگر آج تم ہمارا مذاق اڑاتے ہو تو کل ہم تمہارا اسی طرح مذاق اڑائیں گے جیسے تم مذاق اڑاتے ہو۔ ۳۹۔ عنقریب تمہیں علم ہو جائے گا کہ کس پر وہ عذاب آتا ہے جو اسے رسوا کر دے گا اور کس پر ہمیشہ رہنے والا عذاب نازل ہو گا۔ ۴۰۔ یہاں تک کہ جب ہمارا حکم آگیا اور تنور (سے پانی) ابلنے لگا تو ہم نے کہا: (اے نوح!) ہر جوڑے میں سے دو دو کشتی پر سوار کرو اور اپنے گھر والوں کو بھی سوائے ان کے جن کی بات پہلے ہو چکی ہے اور ان کو بھی (سوار کرو) جو ایمان لا چکے ہیں، اگرچہ ان کے ساتھ ایمان لانے والے بہت کم تھے۔ ۴۱۔ اور نوح نے کہا: کشتی میں سوار ہو جاؤ اللہ ہی کے نام سے اس کا چلنا اور ٹھہرنا ہے، بتحقیق میرا رب بڑا بخشنے والا، رحم کرنے والا ہے۔ ۴۲۔ اور کشتی انہیں لے کر پہاڑ جیسی موجوں میں چلنے لگی، اس وقت نوح نے اپنے بیٹے کو جو کچھ فاصلے پر تھا پکارا: اے بیٹا! ہمارے ساتھ سوار ہو جاؤ اور کافروں کے ساتھ نہ رہو۔ ۴۳۔ اس نے کہا: میں پہاڑ کی پناہ لوں گا وہ مجھے پانی سے بچا لے گا، نوح نے کہا: آج اللہ کے عذاب سے بچانے والا کوئی نہیں مگر جس پر اللہ رحم کرے، پھر دونوں کے درمیان موج حائل ہو گئی اور وہ ڈوبنے والوں میں سے ہو گیا۔ ۴۴۔ اور کہا گیا: اے زمین! اپنا پانی نگل لے اور اے آسمان!

تھم جا اور پانی خشک کر دیا گیا اور کام تمام کر دیا گیا اور کشتی (کوہ) جودی پر ٹھہر گئی اور کہا گیا ظالموں پر نفرین ہو۔ ۴۵۔ اور نوح نے اپنے رب کو پکار کر عرض کی: اے میرے رب! میرا بیٹا میرے گھر والوں میں سے ہے اور یقیناً تیرا وعدہ سچا ہے اور تو سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔ ۴۶۔ فرمایا: اے نوح! بے شک یہ آپ کے گھر والوں میں سے نہیں ہے، یہ غیر صالح عمل ہے لہٰذا جس چیز کا آپ کو علم نہیں اس کی مجھ سے درخواست نہ کریں، میں آپ کو نصیحت کرتا ہوں کہ مبادا نادانوں میں سے ہو جائیں۔ ۴۷۔ نوح نے کہا: میرے رب میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ ایسی چیز کا تجھ سے سوال کروں جس کا مجھے علم نہیں ہے اور اگر تو مجھے معاف نہیں کرے گا اور مجھ پر رحم نہیں کرے گا تو میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جاؤں گا۔ ۴۸۔ کہا گیا: اے نوحؑ! اترو ہماری طرف سے سلامتی اور برکتوں کے ساتھ جو آپ پر اور ان جماعتوں پر ہیں جو آپ کے ساتھ ہیں اور کچھ جماعتیں ایسی بھی ہوں گی جنہیں ہم کچھ مدت زندگی کا موقع بخشیں گے پھر انہیں ہماری طرف سے دردناک عذاب پہنچے گا۔ ۴۹۔ یہ ہیں غیب کی کچھ خبریں جو ہم آپ کی طرف وحی کر رہے ہیں، اس سے پہلے نہ آپ ان باتوں کو جانتے تھے اور نہ آپ کی قوم پس صبر کریں انجام یقیناً پرہیزگاروں کے لیے ہے۔ ۵۰۔ اور عاد کی طرف ان کی برادری کے فرد ہود کو بھیجا، انہوں نے کہا: اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو، اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں ہے، (دوسرے معبودوں کو) تم نے صرف افترا کیا ہے۔ ۵۱۔ اے میری قوم! میں اس کام پر تم سے کوئی اجرت نہیں مانگتا، میرا اجر تو اس ذات پر ہے جس نے مجھے پیدا کیا ہے، کیا تم عقل نہیں رکھتے؟ ۵۲۔ اور اے میری قوم! اپنے رب سے مغفرت مانگو پھر اس کے حضور توبہ کرو وہ تم پر آسمان سے موسلا دھار بارش برسائے گا اور تمہاری قوت میں مزید قوت کا اضافہ کرے گا اور مجرم بن کر منہ نہ پھیرو۔ ۵۳۔ کہنے لگے: اے ہود! تم ہمارے سامنے کوئی شہادت نہیں

لائے اور ہم تمہاری بات پر اپنے معبودوں کو نہیں چھوڑ سکتے اور نہ ہی ہم تجھ پر ایمان لا سکتے ہیں۔ ۵۴۔ کیونکہ ہم تو یہ کہتے ہیں: تجھے ہمارے معبودوں میں سے کسی نے آسیب پہنچایا ہے، ہود نے کہا: میں اللہ کو گواہ بناتا ہوں اور تم بھی گواہ رہو کہ (اللہ کے سوا) جنہیں تم شریک ٹھہراتے ہو میں ان سے بیزار ہوں۔ ۵۵۔ اس اللہ کے سوا تم سب مل کر میرے خلاف سازش کرو پھر مجھے مہلت نہ دو۔ ۵۶۔ میں نے اللہ پر بھروسہ کیا ہے جو میرا اور تمہارا رب ہے، کوئی جاندار ایسا نہیں جس کی پیشانی اللہ کی گرفت میں نہ ہو، بیشک میرا رب سیدھے راستے پر ہے۔ ۵۷۔ پھر اگر تم منہ پھیرتے ہو تو میں نے تو وہ پیغام تمہیں پہنچا دیا ہے جس کے ساتھ میں تمہاری طرف بھیجا گیا تھا اور میرا رب تمہاری جگہ اور لوگوں کو لائے گا اور تم اس کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے، بیشک میرا رب ہر چیز پر نگہبان ہے۔ ۵۸۔ پھر جب ہمارا فیصلہ آیا تو ہود اور جو لوگ ان کے ساتھ ایمان لائے تھے ہم نے اپنی رحمت سے انہیں بچا لیا اور ہم نے انہیں سنگین عذاب سے نجات دی۔ ۵۹۔ یہ وہی عاد ہیں، جنہوں نے اپنے رب کی نشانیوں کا انکار کیا اور اس کے رسولوں کی نافرمانی کی اور ہر سرکش دشمن کے حکم کی پیروی کی۔ ۶۰۔ اور اس دنیا میں بھی لعنت نے ان کا تعاقب کیا اور قیامت کے روز بھی (ایسا ہو گا)، واضح رہے عاد نے اپنے رب سے کفر کیا، آگاہ رہو! ہود کی قوم (یعنی) عاد کے لیے (رحمت حق سے) دوری ہو۔ ۶۱۔ اور ثمود کی طرف ان کی برادری کے فرد صالح کو بھیجا، انہوں نے کہا: اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں، اسی نے تمہیں زمین سے پیدا کیا اور اس میں تمہیں آباد کیا لہٰذا تم اسی سے مغفرت طلب کرو پھر اس کے حضور توبہ کرو، بے شک میرا رب بہت قریب ہے، (دعاؤں کا) قبول کرنے والا ہے۔ ۶۲۔ انہوں نے کہا: اے صالح! اس سے پہلے ہم تم سے بڑی امیدیں وابستہ رکھتے تھے، اب کیا ان معبودوں کی پوجا کرنے سے تم ہمیں روکتے ہو جن کی ہمارے باپ دادا پوجا کرتے تھے؟ اور

جس بات کی طرف تم ہمیں دعوت دے رہے ہو اس بارے میں ہمیں شبہ انگیز شک ہے۔ ۶۳۔ صالح نے
کہا: اے میری قوم! مجھے بتاؤ کہ اگر میں اپنے رب کی طرف سے دلیل رکھتا ہوں اور اس نے اپنی رحمت سے
مجھے نوازا ہے تو اگر میں اس کی نافرمانی کروں تو اللہ کے مقابلے میں میری حمایت کون کرے گا؟ تم تو میرے
گھاٹے میں صرف اضافہ کر سکتے ہو۔ ۶۴۔ اور اے میری قوم! یہ اللہ کی اونٹنی تمہارے لیے ایک نشانی ہے
لہٰذا اسے آزاد چھوڑ دو کہ اللہ کی زمین میں چرتی رہے اور اسے تکلیف نہ پہنچانا ورنہ تمہیں ایک فوری عذاب
گرفت میں لے گا۔ ۶۵۔ پس انہوں نے اونٹنی کی کونچیں کاٹ ڈالیں تو صالح نے کہا: تم لوگ تین دن اپنے
گھروں میں بسر کرو، یہ ناقابل تکذیب وعدہ ہے۔ ۶۶۔ پھر جب ہمارا فیصلہ آ گیا تو ہم نے صالح اور ان لوگوں
کو جو ان کے ساتھ ایمان لائے تھے اپنی رحمت سے نجات دی اور اس دن کی رسوائی سے بھی بچا لیا، یقیناً آپ
کا رب بڑا طاقتور، غالب آنے والا ہے۔ ۶۷۔ اور جنہوں نے ظلم کیا تھا انہیں ایک ہولناک چنگھاڑ نے اپنی
لپیٹ میں لے لیا اور وہ اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے۔ ۶۸۔ گویا وہ ان گھروں میں کبھی بسے ہی نہ
تھے، واضح رہے ثمود نے اپنے رب سے کفر کیا آگاہ رہو! ثمود کی قوم کے لیے (رحمت حق سے) دوری ہو۔
۶۹۔ اور جب ہمارے فرشتے بشارت لے کر ابراہیم کے پاس پہنچے تو کہنے لگے: سلام، ابراہیم نے (جواباً) کہا:
سلام، ابھی دیر نہ گزری تھی کہ ابراہیم ایک بھنا ہوا بچھڑا لے آئے۔ ۷۰۔ جب ابراہیم نے دیکھا ان کے
ہاتھ اس (کھانے) تک نہیں پہنچتے تو انہیں اجنبی خیال کیا اور ان سے خوف محسوس کیا، فرشتوں نے کہا:
خوف نہ کیجیے ہم تو قوم لوط کی طرف بھیجے گئے ہیں۔ ۷۱۔ اور ابراہیم کی زوجہ کھڑی تھیں پس وہ ہنس پڑیں تو
ہم نے انہیں اسحاق کی اور اسحاق کے بعد یعقوب کی بشارت دی۔ ۷۲۔ وہ بولی: ہائے میری شامت! کیا
میرے ہاں بچہ ہو گا جبکہ میں بڑھیا ہوں اور یہ میرے میاں بھی بوڑھے ہیں؟ یقیناً یہ تو بڑی عجیب بات ہے۔

۷۳۔ انہوں نے کہا: کیا تم اللہ کے فیصلے پر تعجب کرتی ہو؟ تم اہل بیت پر اللہ کی رحمت اور اس کی برکات ہیں، یقیناً اللہ قابل ستائش، بڑی شان والا ہے۔ ۷۴۔ پھر جب ابراہیم کے دل سے خوف نکل گیا اور انہیں خوشخبری بھی مل گئی تو وہ قوم لوط کے بارے میں ہم سے بحث کرنے لگے۔ ۷۵۔ بے شک ابراہیم بردبار، نرم دل، اللہ کی طرف رجوع کرنے والے تھے۔ ۷۶۔ (فرشتوں نے ان سے کہا) اے ابراہیم! اس بات کو چھوڑ دیں، بیشک آپ کے رب کا فیصلہ آچکا ہے اور ان پر ایک ایسا عذاب آنے والا ہے جسے ٹالا نہیں جا سکتا۔ ۷۷۔ اور جب ہمارے فرستادے لوط کے پاس آئے تو لوط ان سے رنجیدہ ہوئے اور ان کے باعث دل تنگ ہوئے اور کہنے لگے: یہ بڑا سنگین دن ہے۔ ۷۸۔ اور لوط کی قوم بے تحاشا دوڑتی ہوئی ان کی طرف آئی اور یہ لوگ پہلے سے بدکاری کا ارتکاب کرتے تھے، لوط نے کہا: اے میری قوم! یہ میری بیٹیاں تمہارے لیے زیادہ پاکیزہ ہیں پس تم اللہ کا خوف کرو اور میرے مہمانوں کے سامنے مجھے رسوا نہ کرو، کیا تم میں کوئی ہوشمند آدمی نہیں ہے؟ ۷۹۔ وہ بولے: تمہیں خوب علم ہے ہمیں تمہاری بیٹیوں سے کوئی غرض نہیں ہے اور یقیناً تمہیں معلوم ہے کہ ہم کیا چاہتے ہیں۔ ۸۰۔ لوط نے کہا: اے کاش! مجھ میں (تمہیں روکنے کی) طاقت ہوتی یا میں کسی مضبوط سہارے کی پناہ لے سکتا۔ ۸۱۔ فرشتوں نے کہا: اے لوط! ہم آپ کے رب کے فرستادے ہیں یہ لوگ آپ تک نہیں پہنچ سکیں گے، پس آپ رات کے کسی حصے میں اپنے گھر والوں کو لے کر نکل جائیں اور آپ میں سے کوئی شخص پیچھے مڑ کر نہ دیکھے سوائے آپ کی بیوی کے، بیشک جو عذاب دوسروں پر پڑنے والا ہے وہی اس (بیوی) پر بھی پڑے گا، یقیناً ان کے وعدہ عذاب کا وقت صبح ہے، کیا صبح کا وقت قریب نہیں؟ ۸۲۔ پس جب ہمارا حکم آگیا تو ہم نے اس (بستی) کو تہ و بالا کر دیا اور اس پر پختہ مٹی کے پتھروں کی لگاتار بارش برسائی۔ ۸۳۔ جن پر آپ کے رب کے ہاں (سے) نشانی لگی ہوئی تھی اور یہ (عذاب) ظالموں سے

(کوئی) دور نہیں۔ ۸۴۔ اور مدین کی طرف ہم نے ان کی برادری کے فرد شعیب کو بھیجا، انہوں نے کہا: اے میری قوم! اللہ کی بندگی کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں ہے اور ناپ اور تول میں کمی نہ کیا کرو، میں تمہیں آسودگی میں دیکھ رہا ہوں اور مجھے ڈر ہے کہ کہیں وہ دن نہ آجائے جس کا عذاب تمہیں گھیر لے۔ ۸۵۔ اور اے میری قوم! انصاف کے ساتھ پورا ناپا اور تولا کرو اور لوگوں کو ان کی چیزیں کم نہ دیا کرو اور زمین میں فساد کرتے نہ پھرو۔ ۸۶۔ اللہ کی طرف سے باقی ماندہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم مومن ہو اور میں تم پر نگہبان تو نہیں ہوں۔ ۸۷۔ انہوں نے کہا: اے شعیب! کیا تمہاری نماز تمہیں یہ حکم دیتی ہے کہ ہم انہیں چھوڑ دیں جنہیں ہمارے باپ دادا پوجتے آئے ہیں یا ہم اپنے اموال میں اپنی مرضی سے تصرف کرنا بھی چھوڑ دیں؟ صرف تو ہی بڑا بردبار عقلمند آدمی ہے؟ ۸۸۔ شعیب نے کہا: اے میری قوم! مجھے بتاؤ کہ اگر میں اپنے رب کی طرف سے دلیل کے ساتھ ہوں اور اس نے مجھے اپنے ہاں سے بہترین رزق (نبوت) سے نوازا ہے، میں ایسا تو نہیں چاہتا کہ جس امر سے میں تمہیں منع کروں خود اس کو کرنے لگوں میں تو حسب استطاعت فقط اصلاح کرنا چاہتا ہوں اور مجھے صرف اللہ ہی سے توفیق ملتی ہے، اسی پر میرا توکل ہے اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔ ۸۹۔ اور اے میری قوم! میری مخالفت کہیں اس بات کا موجب نہ بنے کہ تم پر بھی وہی عذاب آجائے جو قوم نوح یا قوم ہود یا صالح کی قوم پر آیا تھا اور لوط کی قوم (کا زمانہ) تو تم سے دور بھی نہیں ہے۔ ۹۰۔ اور تم لوگ اپنے رب سے مغفرت طلب کرو پھر اس کے آگے توبہ کرو، میرا رب یقینا بڑا رحم کرنے والا، محبت کرنے والا ہے۔ ۹۱۔ انہوں نے کہا: اے شعیب! تمہاری اکثر باتیں ہماری سمجھ میں نہیں آتیں اور بیشک تم ہمارے درمیان بے سہارا بھی نظر آتے ہو اور اگر تمہارا قبیلہ نہ ہوتا تو ہم تمہیں سنگسار کر چکے ہوتے (کیونکہ) تمہیں ہم پر کوئی بالادستی حاصل نہیں ہے۔ ۹۲۔ شعیب نے کہا: اے میری

قوم! کیا میرا قبیلہ تمہارے لیے اللہ سے زیادہ اہم ہے کہ تم نے اللہ کو پس پشت ڈال دیا ہے؟ میرا رب یقینا تمہارے اعمال پر احاطہ رکھتا ہے۔ ۹۳۔ اور اے میری قوم! تم اپنی جگہ پر عمل کرتے جاؤ میں بھی عمل کرتا جاؤں گا، عنقریب تمہیں پتہ چل جائے گا کہ رسوا کن عذاب کس پر آتا ہے اور جھوٹا کون ہے، پس تم بھی انتظار کرو میں بھی تمہارے ساتھ انتظار میں ہوں۔ ۹۴۔ اور جب ہمارا فیصلہ آ گیا تو ہم نے شعیب اور ان کے ساتھ ایمان لانے والوں کو اپنی رحمت سے نجات دی اور ظالموں کو ہولناک چیخ نے آ لیا اور وہ اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے۔ ۹۵۔ گویا کہ وہاں کبھی بسے ہی نہ تھے، آگاہ رہو! قوم مدین (رحمت حق سے) اس طرح دور ہو جس طرح قوم ثمود دور ہوئی۔ ۹۶۔ اور بتحقیق موسیٰ کو ہم نے اپنی نشانیوں اور واضح دلیل کے ساتھ بھیجا۔ ۹۷۔ فرعون اور ان کے درباریوں کی طرف، پھر بھی انہوں نے فرعون کے حکم کی پیروی کی، جب کہ فرعون کا حکم عقل کے مطابق نہ تھا۔ ۹۸۔ قیامت کے دن وہ اپنی قوم کے آگے ہو گا اور انہیں جہنم تک پہنچا دے گا، کتنی بری جگہ ہے جہاں یہ وارد کیے جائیں گے۔ ۹۹۔ اور اس دنیا میں بھی لعنت ان کے تعاقب میں ہے اور قیامت کے دن بھی، کتنا برا صلہ ہے یہ جو (کسی کے) حصے میں آئے۔ ۱۰۰۔ یہ ہیں ان بستیوں کے حالات جو ہم آپ کو سنا رہے ہیں، ان میں سے بعض کھڑی ہیں اور بعض کی جڑیں کٹ چکی ہیں۔ ۱۰۱۔ اور ہم نے ان پر ظلم نہیں کیا بلکہ انہوں نے اپنے آپ پر ظلم کیا، پس جب آپ کے رب کا حکم آ گیا تو اللہ کے سوا جن معبودوں کو وہ پکارتے تھے وہ ان کے کچھ بھی کام نہ آئے اور انہوں نے تباہی کے سوا کسی چیز میں اضافہ نہ کیا۔ ۱۰۲۔ اور آپ کے رب کی پکڑ اسی طرح ہے جب وہ کسی ظالم بستی کو اپنی گرفت میں لیتا ہے، تو اس کی گرفت یقینا دردناک اور سخت ہوا کرتی ہے۔ ۱۰۳۔ عذاب آخرت سے ڈرنے والے کے لیے یقینا اس میں نشانی ہے، وہ ایسا دن ہو گا جس میں سب لوگ جمع کیے جائیں گے اور وہ ایسا دن ہو گا جس میں

سب حاضر کیے جائیں گے۔ ۱۰۴۔ اور ہم اس دن کے لانے میں فقط ایک مقررہ وقت کی وجہ سے تاخیر کرتے ہیں۔ ۱۰۵۔ جب وہ دن آئے گا تو اللہ کی اجازت کے بغیر کوئی بات نہ کر سکے گا، پھر ان میں سے کچھ لوگ بدبخت اور کچھ نیک بخت ہوں گے۔ ۱۰۶۔ پس جو بدبخت ہوں گے وہ جہنم میں جائیں گے جس میں انہیں چلانا اور دھاڑنا ہو گا۔ ۱۰۷۔ وہ ہمیشہ اسی میں رہیں گے جب تک آسمانوں اور زمین کا وجود ہے مگر یہ کہ آپ کا رب (نجات دینا) چاہے، بیشک آپ کا رب جو ارادہ کرتا ہے اسے خوب بجالاتا ہے۔ ۱۰۸۔ اور جو نیک بخت ہوں گے وہ جنت میں ہوں گے جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے جب تک آسمان اور زمین کا وجود ہے مگر جو آپ کا رب چاہے، وہاں منقطع نہ ہونے والی بخشش ہو گی۔ ۱۰۹۔ (اے نبی) جس کی یہ لوگ پوجا کر رہے ہیں اس سے آپ کو شبہ نہ ہو، یہ لوگ اسی طرح پوجا کر رہے ہیں جس طرح پہلے ان کے باپ دادا پوجا کرتے تھے اور ہم انہیں ان کا حصہ (عذاب) بغیر کسی نقص و کسر کے پورا کرنے والے ہیں۔ ۱۱۰۔ بتحقیق ہم نے موسیٰ کو کتاب دی پھر اس کے بارے میں اختلاف کیا گیا اور اگر آپ کے رب کی طرف سے فیصلہ کن کلمہ نہ کہا گیا ہوتا تو ان کا بھی فیصلہ ہو چکا ہوتا اور وہ اس بارے میں تردد میں ڈالنے والے شک میں پڑے ہوئے ہیں۔

۱۱۱۔ اور بے شک آپ کا رب ان سب کے اعمال کا پورا بدلہ ضرور دے گا، وہ ان کے اعمال سے یقیناً خوب باخبر ہے۔ ۱۱۲۔ جیسا کہ آپ کو حکم دیا گیا ہے آپ اور وہ لوگ بھی جو آپ کے ساتھ (اللہ کی طرف) پلٹ آئے ہیں ثابت قدم رہیں اور (حد سے) تجاوز بھی نہ کریں، اللہ تمہارے اعمال کو یقیناً خوب دیکھنے والا ہے۔

۱۱۳۔ اور جنہوں نے ظلم کیا ہے ان پر تکیہ نہ کرنا ورنہ تمہیں جہنم کی آگ چھو لے گی اور اللہ کے سوا تمہارا کوئی سرپرست نہ ہو گا پھر تمہاری کوئی مدد بھی نہیں کی جائے گی۔ ۱۱۴۔ اور نماز قائم کرو دن کے دونوں سروں اور رات کے کچھ حصوں میں، نیکیاں بیشک برائیوں کو دور کر دیتی ہیں، نصیحت ماننے والوں کے لیے یہ

ایک نصیحت ہے۔ ۱۱۵۔ اور صبر کرو یقینا اللہ نیکی کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔ ۱۱۶۔ تم سے پہلے قوموں میں عقل و خرد والے کیوں نہیں رہے جو زمین میں فساد پھیلانے سے منع کرتے سوائے ان چند افراد کے جنہیں ہم نے ان میں سے بچا لیا تھا؟ اور ظالم لوگ ان چیزوں کے پیچھے لگے رہے جن میں عیش و نوش تھا اور وہ جرائم پیشہ لوگ تھے۔ ۱۱۷۔ اور آپ کا رب ان بستیوں کو ناحق تباہ نہیں کرتا اگر ان کے رہنے والے اصلاح پسند ہوں۔ ۱۱۸۔ اور اگر آپ کا رب چاہتا تو تمام لوگوں کو ایک ہی امت بنا دیتا مگر وہ ہمیشہ اختلاف کرتے رہیں گے۔ ۱۱۹۔ سوائے ان کے جن پر آپ کے رب نے رحم فرمایا ہے اور اسی کے لیے تو اللہ نے انہیں پیدا کیا ہے اور تیرے رب کا وہ فیصلہ پورا ہو گیا (جس میں فرمایا تھا) کہ میں جہنم کو ضرور بالضرور جنات اور انسانوں سب سے بھر دوں گا۔ ۱۲۰۔ اور (اے رسول) ہم پیغمبروں کے وہ تمام حالات آپ کو بتاتے ہیں جن سے ہم آپ کو ثبات قلب دیتے ہیں اور ان کے ذریعے حق بات آپ تک پہنچ جاتی ہے نیز مومنین کے لیے نصیحت اور یاد دہانی ہو جاتی ہے۔ ۱۲۱۔ اور جو لوگ ایمان نہیں لاتے ان سے کہہ دیجئے: تم اپنی جگہ عمل کرتے جاؤ ہم بھی عمل کرتے جائیں گے۔ ۱۲۲۔ اور تم انتظار کرو ہم بھی انتظار کریں گے۔ ۱۲۳۔ اور آسمانوں اور زمین کی پوشیدہ باتوں کا علم صرف اللہ کو ہے اور سارے امور کا رجوع اسی کی طرف ہے لہٰذا اسی کی عبادت کرو اور اسی پر بھروسا کرو اور تمہارا رب تمہارے اعمال سے غافل نہیں ہے۔

۱۲....یوسف

بنام خدائے رحمن رحیم

۱۔ الف لام را، یہ واضح کتاب کی آیات ہیں۔ ۲۔ ہم نے اسے عربی قرآن بنا کر نازل کیا تاکہ تم سمجھ سکو۔ ۳۔
ہم اس قرآن کو آپ کی طرف وحی کر کے آپ سے بہترین قصہ بیان کرنا چاہتے ہیں اور آپ اس سے پہلے
(ان واقعات سے) بے خبر تھے۔ ۴۔ جب یوسف نے اپنے باپ سے کہا: اے بابا! میں نے (خواب میں)
گیارہ ستاروں کو دیکھا ہے اور سورج اور چاند کو میں نے دیکھا کہ وہ مجھے سجدہ کر رہے ہیں۔ ۵۔ کہا: بیٹا! اپنا
خواب اپنے بھائیوں سے بیان نہ کرنا ورنہ وہ آپ کے خلاف کوئی چال سوچیں گے کیونکہ شیطان انسان کا کھلا
دشمن ہے۔ ۶۔ اور آپ کا رب اسی طرح آپ کو برگزیدہ کرے گا اور آپ کو خوابوں کی تعبیر سکھائے گا اور
آپ پر اور آل یعقوب پر اپنی نعمت اسی طرح پوری کرے گا جس طرح اس سے پہلے آپ کے اجداد ابراہیم و
اسحاق پر کر چکا ہے، بے شک آپ کا رب بڑا علم والا، حکمت والا ہے۔ ۷۔ بتحقیق یوسف اور اس کے بھائیوں
(کے قصے) میں پوچھنے والوں کے لیے نشانیاں ہیں۔ ۸۔ جب بھائیوں نے۔(آپس میں) کہا: یوسف اور اس کا
بھائی ہمارے ابا کو ہم سے زیادہ پیارے ہیں حالانکہ ہم ایک جماعت ہیں، بے شک ہمارے ابا تو صریح غلطی پر
ہیں۔ ۹۔ یوسف کو مار ڈالو یا اسے کسی سرزمین میں پھینک دو تاکہ تمہارے ابا کی توجہ صرف تمہاری طرف ہو
جائے اور اس کے بعد تم لوگ نیک بن جاؤ گے۔ ۱۰۔ ان میں سے ایک کہنے والا بولا: یوسف کو قتل نہ کرو
(اور اگر تمہیں کچھ کرنا ہی ہے تو) اسے کسی گہرے کنویں میں ڈال دو کوئی قافلہ اسے نکال کر لے جائے گا۔
۱۱۔ کہنے لگے: اے ہمارے ابا جان! کیا وجہ ہے کہ آپ یوسف کے بارے میں ہم پر اعتماد نہیں کرتے حالانکہ
ہم اس کے خیر خواہ ہیں۔ ۱۲۔ کل اسے ہمارے ہمراہ بھیج دیجیے تاکہ کچھ کھا پی لے اور کھیل کود کرے اور

ہم یقیناً اس کی حفاظت کریں گے۔ ۱۳۔ یعقوب نے کہا: تمہارا اسے لے جانا میرے لیے حزن کا باعث ہے اور مجھے ڈر ہے اسے بھیڑیا کھا جائے اور تم اس سے غافل ہو۔ ۱۴۔ کہنے لگے: ہم ایک جماعت ہیں اس کے باوجود اگر یوسف کو بھیڑیا کھا جائے تو ہم نقصان اٹھانے والے ٹھہریں گے۔ ۱۵۔ پس جب وہ اسے لے گئے اور سب نے اتفاق کر لیا کہ اسے گہرے کنویں میں ڈال دیں اور ہم نے یوسف کی طرف وحی کی (کہ ایک دن ایسا آئے گا) کہ آپ ان کے پاس ان کے اس فعل (شنیع) کے بارے میں انہیں ضرور بتائیں گے جبکہ انہیں اس بات کا شعور تک نہیں ہو گا۔ ۱۶۔ اور یہ لوگ رات کی ابتدا میں اپنے باپ کے پاس روتے ہوئے آئے۔ ۱۷۔ کہنے لگے: اے ابا جان! ہم دوڑ لگانے میں مصروف ہو گئے اور یوسف کو اپنے سامان کے پاس چھوڑ گئے تو اسے بھیڑیا کھا گیا اور آپ ہماری بات نہیں مانتے گو ہم سب سچے ہوں۔ ۱۸۔ چنانچہ وہ یوسف کے کرتے پر جھوٹا خون لگا کر لے آئے، یعقوب نے کہا: نہیں، تم نے اپنے تئیں ایک بات بنائی ہے، پس میں بہت اچھے صبر کا مظاہرہ کروں گا اور جو بات تم بیان کر رہے ہو اس پر اللہ ہی سے مدد مطلوب ہے۔ ۱۹۔ پھر ایک قافلہ آیا اور انہوں نے اپنا سقا بھیجا جس نے اپنا ڈول کنویں میں ڈالا (تو یوسف آویزاں نکلے) وہ بولا: کیا خوب! یہ تو ایک لڑکا ہے اور انہوں نے اسے تجارتی سرمایہ بنا کر چھپا لیا اور جو کچھ وہ کر رہے ہیں اللہ اس سے خوب باخبر ہے۔ ۲۰۔ اور انہوں نے یوسف کو تھوڑی سی قیمت معدودے چند درہموں کے عوض بیچ ڈالا اور وہ اس میں زیادہ طمع بھی نہیں رکھتے تھے۔ ۲۱۔ اور مصر کے جس آدمی نے انہیں خریدا اس نے اپنی بیوی سے کہا: اس کا مقام معزز رکھنا، ممکن ہے کہ وہ ہمارے لیے فائدہ مند ہو یا ہم اسے بیٹا بنا لیں اور اس طرح ہم نے یوسف کو اس سرزمین میں تمکنت دی اور اس لیے بھی کہ ہم انہیں خوابوں کی تعبیر کی تعلیم دیں اور اللہ اپنے امر میں غالب ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔ ۲۲۔ اور جب یوسف اپنی جوانی کو پہنچے تو ہم نے انہیں علم اور حکمت

عطا کی اور ہم نیکی کرنے والوں کو ایسی ہی جزا دیا کرتے ہیں۔ ۲۳۔ اور یوسف جس عورت کے گھر میں تھے
اس نے انہیں اپنے ارادے سے منحرف کر کے اپنی طرف مائل کرنا چاہا اور سارے دروازے بند کر کے کہنے
لگی: آ جاؤ، یوسف نے کہا: پناہ بخدا! یقیناً میرے رب نے مجھے اچھا مقام دیا ہے، بے شک اللہ ظالموں کو کبھی
فلاح نہیں دیتا۔ ۲۴۔ اور اس عورت نے یوسف کا ارادہ کر لیا اور یوسف بھی اس کا ارادہ کر لیتے اگر وہ اپنے
رب کی برہان نہ دیکھ چکے ہوتے، اس طرح ہوا تاکہ ہم ان سے بدی اور بے حیائی کو دور رکھیں، کیونکہ یوسف
ہمارے برگزیدہ بندوں میں سے تھے۔ ۲۵۔ دونوں دروازے کی طرف دوڑ پڑے اور اس عورت نے
یوسف کا کرتہ پیچھے سے پھاڑ دیا اتنے میں دونوں نے اس عورت کے شوہر کو دروازے پر موجود پایا، عورت
کہنے لگی: جو شخص تیری بیوی کے ساتھ برا ارادہ کرے اس کی سزا کیا ہو سکتی ہے سوائے اس کے کہ اسے قید
میں ڈالا جائے یا دردناک عذاب دیا جائے؟ ۲۶۔ یوسف نے کہا: یہ عورت مجھے اپنے ارادے سے پھسلانا
چاہتی تھی اور اس عورت کے خاندان کے کسی فرد نے گواہی دی کہ اگر یوسف کا کرتہ آگے سے پھٹا ہے تو یہ
سچی ہے اور یوسف جھوٹا ہے۔ ۲۷۔ اور اگر اس کا کرتہ پیچھے سے پھٹا ہے تو یہ جھوٹی ہے اور یوسف سچا ہے۔
۲۸۔ جب اس نے دیکھا کہ کرتہ تو پیچھے سے پھٹا ہے (تو اس کے شوہر نے) کہا: بے شک یہ (سب) تم
عورتوں کی فریب کاری ہے، تم عورتوں کی فریب کاری تو بہت بھاری ہوتی ہے۔ ۲۹۔ یوسف اس معاملے سے
درگزر کرو اور (اے عورت) تو اپنے گناہ کی معافی مانگ، بیشک تو ہی خطاکاروں میں سے تھی۔ ۳۰۔ اور شہر
کی عورتوں نے کہنا شروع کیا: عزیز کی بیوی اپنے غلام کو اس کے ارادے سے پھسلانا چاہتی ہے، اس کی محبت
اس کے دل کی گہرائیوں میں اتر چکی ہے، ہم تو اسے یقیناً صریح گمراہی میں دیکھ رہی ہیں۔ ۳۱۔ پس اس نے
جب عورتوں کی مکارانہ باتیں سنیں تو انہیں بلا بھیجا اور ان کے لیے مسندیں تیار کیں اور ان میں سے ہر ایک

کے ہاتھ میں ایک چھری دے دی (کہ پھل کاٹیں) پھر اس نے یوسف سے کہا ان کے سامنے نکل آؤ، پس
جب عورتوں نے انہیں دیکھا تو انہیں بڑا حسین پایا اور وہ اپنے ہاتھ کاٹ بیٹھیں اور کہہ اٹھیں: پاک ہے اللہ،
یہ بشر نہیں، یہ تو کوئی معزز فرشتہ ہے۔ ۳۲۔ اس نے کہا: یہ وہی ہے جس کے بارے میں تم مجھے طعنے دیتی
تھیں اور بیشک میں نے اسے اپنے ارادے سے پھسلانے کی کوشش کی مگر اس نے اپنی عصمت قائم رکھی اور
اگر میرا حکم نہ مانے گا تو ضرور قید کر دیا جائے گا اور خوار بھی ہو گا۔ ۳۳۔ یوسف نے کہا: اے میرے رب!
قید مجھے اس چیز سے زیادہ پسند ہے جس کی طرف یہ عورتیں مجھے دعوت دے رہی ہیں اور اگر تو ان کی
مکاریاں مجھ سے دور نہ فرمائے گا تو میں ان عورتوں کی طرف راغب ہو جاؤں گا اور نادانوں میں شامل ہو
جاؤں گا۔ ۳۴۔ پس یوسف کے رب نے یوسف کی دعا سن لی اور یوسف سے ان عورتوں کی مکاری دور کر
دی، بیشک وہ خوب سننے والا جاننے والا ہے۔ ۳۵۔ پھر (یوسف کی پاکدامنی کی) علامات دیکھ چکنے کے باوجود
انہوں نے مناسب سمجھا کہ کچھ مدت کے لیے یوسف کو ضرور قید کر دیں۔ ۳۶۔ اور قید خانے میں یوسف
کے ساتھ دو جوان بھی داخل ہوئے، ان میں سے ایک نے کہا: میں نے خواب میں دیکھا کہ شراب کشید کر رہا
ہوں اور دوسرے نے کہا: میں نے دیکھا کہ میں اپنے سر پر روٹی اٹھائے ہوئے ہوں، پرندے اس میں سے
کھا رہے ہیں، ہمیں اس کی تاویل بتا دیجئے، یقیناً ہمیں آپ نیک انسان نظر آتے ہیں۔ ۳۷۔ یوسف نے کہا: جو
کھانا تم دونوں کو دیا جاتا ہے وہ ابھی آیا بھی نہ ہو گا کہ میں اس کی تعبیر تمہیں بتا دوں گا قبل اس کے کہ وہ کھانا
تمہارے پاس آئے، یہ ان (تعلیمات) میں سے ہے جو میرے رب نے مجھے سکھائی ہیں، میں نے اس قوم کا
مذہب ترک کر دیا ہے جو اللہ پر ایمان نہیں لاتے اور آخرت کا انکار کرتے ہیں۔ ۳۸۔ اور میں نے تو اپنے
اجداد ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب کے مذہب کو اپنایا ہے، ہمیں کسی چیز کو اللہ کا شریک بنانے کا حق حاصل

نہیں ہے، ہم پر اور دیگر لوگوں پر یہ اللہ کا فضل ہے لیکن اکثر لوگ شکر نہیں کرتے۔ ۳۹۔ اے میرے زندان کے ساتھیو! کیا متفرق ارباب بہتر ہیں یا وہ اللہ جو یکتا ہے جو سب پر غالب ہے۔ ۴۰۔ تم لوگ اللہ کے سوا جن چیزوں کی بندگی کرتے ہو وہ صرف تم اور تمہارے باپ دادا کے خود ساختہ نام ہیں، اللہ نے تو ان پر کوئی دلیل نازل نہیں کی، اقتدار تو صرف اللہ ہی کا ہے، اس نے حکم دیا ہے کہ اس کے سوا تم کسی کی بندگی نہ کرو، یہی مستحکم دین ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔ ۴۱۔ اے میرے زندان کے ساتھیو! تم دونوں میں سے ایک تو اپنے رب کو شراب پلائے گا اور دوسرا سولی چڑھایا جائے گا پھر پرندے اس کا سر نوچ کھائیں گے، جو بات تم دونوں مجھ سے دریافت کر رہے تھے اس کا فیصلہ ہو چکا ہے۔ ۴۲۔ اور ان دونوں میں سے جس کی رہائی کا خیال کیا تھا (یوسف نے) اس سے کہا: اپنے مالک (شاہ مصر) سے میرا ذکر کرنا مگر شیطان نے اسے بھلا دیا کہ وہ اپنے مالک سے یوسف کا ذکر کرے، یوں یوسف کئی سال زندان میں پڑے رہے۔ ۴۳۔ اور (ایک روز) بادشاہ نے کہا: میں نے خواب میں سات موٹی گائیں دیکھی ہیں جنہیں سات دبلی گائیں کھا رہی ہیں اور سات سبز خوشے ہیں اور سات خشک (خوشے)، اے دربار والو! اگر تم خوابوں کی تعبیر کر سکتے ہو تو میرے اس خواب کی تعبیر سے مجھے آگاہ کرو۔ ۴۴۔ انہوں نے کہا: یہ تو پریشان خوابوں میں سے ہے اور ہم اس قسم کے خوابوں کی تعبیر نہیں جانتے۔ ۴۵۔ اور ان دو قیدیوں میں سے جس نے رہائی پائی تھی اور اسے وہ بات بڑی مدت بعد یاد آ گئی، اس نے کہا: میں تمہیں اس خواب کی تعبیر بتاتا ہوں مجھے (یوسف کے پاس زندان) بھیج دیجئے۔ ۴۶۔ اے یوسف! اے بڑے راستگو! سات دبلی گائیں سات موٹی گایوں کو کھا رہی ہیں اور سات خوشے سبز اور سات خوشے خشک ہیں، ہمیں (اس کی تعبیر) بتائیں تاکہ میں لوگوں کے پاس واپس جاؤں (آپ کی سچی تعبیر سن کر) شاید وہ جان لیں۔ ۴۷۔ یوسف نے کہا: تم سات برس تک متواتر کھیتی باڑی

کرتے رہو گے ان سالوں میں جو فصل تم کاٹو ان میں سے قلیل حصہ تم کھاؤ باقی اس کے خوشوں ہی میں رہنے دو۔ ۴۸۔ پھر اس کے بعد سات برس ایسے سخت آئیں گے جن میں وہ غلہ کھالیا جائے گا جو تم نے ان سالوں کے لیے جمع کر رکھا ہو گا سوائے اس تھوڑے حصے کے جو تم بچا کر رکھو گے۔ ۴۹۔ اس کے بعد ایک سال ایسا آئے گا جس میں لوگوں کو خوب بارش ملے گی اور اس میں وہ رس نچوڑیں گے۔ ۵۰۔ اور بادشاہ نے کہا: یوسف کو میرے پاس لاؤ پھر جب قاصد یوسف کے پاس آیا تو انہوں نے کہا: اپنے رب کے پاس واپس جا اور اس سے پوچھ کہ ان عورتوں کا مسئلہ کیا تھا جنہوں نے اپنے ہاتھ کاٹ دیے تھے؟ میرا رب تو ان کی مکاریوں سے یقینا خوب باخبر ہے۔ ۵۱۔ (بادشاہ نے عورتوں سے) پوچھا: اس وقت تمہارا کیا واقعہ تھا جب تم نے یوسف کو اس کے ارادے سے پھسلانے کی کوشش کی تھی؟ سب عورتوں نے کہا: پاکیزہ ہے اللہ، ہم نے تو یوسف میں کوئی برائی نہیں دیکھی، (اس موقع پر) عزیز کی بیوی نے کہا: اب حق کھل کر سامنے آگیا، میں نے ہی یوسف کو اس کی مرضی کے خلاف پھسلانے کی کوشش کی تھی اور یوسف یقینا سچوں میں سے ہیں۔ ۵۲۔ (یوسف نے کہا) ایسا میں نے اس لیے کیا کہ وہ جان لے کہ میں نے اس کی عدم موجودگی میں اس کے ساتھ کوئی خیانت نہیں کی اور اللہ خیانت کاروں کے مکر و فریب کو کامیابی سے ہمکنار نہیں کرتا۔ ۵۳۔ اور میں اپنے نفس کی صفائی پیش نہیں کرتا، کیونکہ (انسانی) نفس تو برائی پر اکساتا ہے مگر یہ کہ میرا رب رحم کرے، بیشک میرا رب بڑا بخشنے، رحم کرنے والا ہے۔ ۵۴۔ اور بادشاہ نے کہا: اسے میرے پاس لے آؤ، میں اسے خاص طور سے اپنے لیے رکھوں گا پھر جب یوسف نے بادشاہ سے گفتگو کی تو اس نے کہا: بے شک آج آپ ہمارے بااختیار امانتدار ہیں۔ ۵۵۔ یوسف نے کہا: مجھے ملک کے خزانوں پر مقرر کریں کہ میں بلاشبہ خوب حفاظت کرنے والا، مہارت رکھنے والا ہوں۔ ۵۶۔ اور اس طرح ہم نے یوسف کو اس ملک میں اقتدار دیا کہ وہ جہاں

چاہے اپنا مسکن بنالے، ہم جسے چاہتے ہیں اپنی رحمت سے نوازتے ہیں اور نیک لوگوں کا اجر ہم ضائع نہیں
کرتے۔ ۵۷۔ اور آخرت کا اجر تو ایمان اور تقویٰ والوں کے لیے زیادہ بہتر ہے۔ ۵۸۔ اور برادران یوسف
(مصر) آئے اور یوسف کے ہاں حاضر ہوئے پس یوسف نے تو انہیں پہچان لیا اور وہ یوسف کو پہچان نہیں
رہے تھے۔ ۵۹۔ اور جب یوسف ان کے لیے سامان تیار کر چکے تو کہنے لگے: (دوبارہ آؤ تو) باپ کی طرف
سے اپنے ایک (سوتیلے) بھائی کو میرے پاس لانا، کیا تم نہیں دیکھتے کہ میں پورا ناپتا ہوں اور بہترین مہمان
نواز ہوں؟ ۶۰۔ پس اگر تم اس بھائی کو نہ لاؤ گے تو میرے پاس سے نہ تو تمہیں کوئی غلہ ملے گا اور نہ ہی تم
میرے نزدیک آنا۔ ۶۱۔ انہوں نے کہا: ہم اس کے والد سے اسے طلب کریں گے اور ہم ایسا کر کے رہیں
گے۔ ۶۲۔ اور یوسف نے اپنے خدمتگاروں سے کہا: ان کی پونجی (جو غلے کی قیمت تھی) انہی کے سامان میں
رکھ دو تاکہ جب وہ پلٹ کر اپنے اہل و عیال کی طرف جائیں تو اسے پہچان لیں، اس طرح ممکن ہے وہ واپس
آجائیں۔ ۶۳۔ پھر جب وہ اپنے والد کے پاس واپس گئے تو کہنے لگے: اے ہمارے ابا! ہمارے لیے غلے کی
بندش ہو گئی لہٰذا آپ ہمارے بھائی کو ہمارے ساتھ بھیج دیجئے تاکہ ہم غلہ حاصل کریں اور بے شک ہم بھائی
کی حفاظت کریں گے۔ ۶۴۔ یعقوب بولے: کیا میں اس کے بارے میں تم پر اسی طرح اعتماد کروں جس
طرح اس سے پہلے اس کے بھائی (یوسف) کے بارے میں کیا تھا؟ اللہ بہترین محافظ ہے اور وہ سب سے
بہترین رحم کرنے والا ہے۔ ۶۵۔ اور جب انہوں نے اپنا سامان کھولا تو دیکھا ان کی پونجی انہیں واپس کر دی
گئی کہنے لگے: اے ہمارے ابا! ہمیں اور کیا چاہیے؟ دیکھیے! ہماری یہ پونجی ہمیں واپس کر دی گئی ہے اور ہم
اپنے اہل و عیال کے لیے غلہ لائیں گے اور اپنے بھائی کی حفاظت بھی کریں گے اور ایک اونٹ کا بوجھ غلہ زیادہ
لائیں گے اور وہ غلہ آسانی سے (حاصل) ہو جائے گا۔ ۶۶۔ (یعقوب نے) کہا: میں اسے ہرگز تمہارے ساتھ

نہیں بھیجوں گا جب تک کہ تم اللہ کے ساتھ عہد نہ کرو کہ تم اسے میرے پاس ضرور واپس لاؤ گے مگر یہ کہ تم (کسی مشکل میں) گھیر لیے جاؤ پھر جب انہوں نے اپنا عہد دے دیا تو یعقوب نے کہا: ہم جو بات کر رہے ہیں اس پر اللہ ضامن ہے۔ ٦٧۔ اور یعقوب نے کہا: بیٹو! تم سب ایک ہی دروازے سے داخل نہ ہونا بلکہ الگ الگ دروازوں سے داخل ہونا اور میں اللہ کے مقابلے میں تمہارے کچھ بھی کام نہیں آ سکتا، حکم صرف اللہ ہی کا چلتا ہے، اسی پر میں نے بھروسا کیا اور بھروسا کرنے والوں کو اسی پر بھروسا کرنا چاہیے۔ ٦٨۔ اور جب وہ داخل ہوئے جہاں سے ان کے والد نے انہیں حکم دیا تھا تو کوئی انہیں اللہ سے بچانے والا نہ تھا مگر یہ کہ یعقوب کے دل میں ایک خواہش تھی جسے انہوں نے پورا کر دیا اور یعقوب یقیناً صاحب علم تھے اس لیے کہ ہم نے انہیں علم دیا تھا لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔ ٦٩۔ اور جب یہ لوگ یوسف کے ہاں داخل ہوئے تو یوسف نے اپنے بھائی کو اپنے پاس جگہ دی۔ کہا: بے شک میں ہی تیرا بھائی ہوں پس ان لوگوں کے سلوک پر ملال نہ کرنا۔ ٧٠۔ پھر جب (یوسف نے) ان کا سامان تیار کر لیا تو اپنے بھائی کے سامان میں پیالہ رکھ دیا پھر کسی پکارنے والے نے آواز دی: اے قافلے والو! تم چور ہو۔ ٧١۔ وہ ان کی طرف متوجہ ہوئے اور بولے: تمہاری کیا چیز کھو گئی ہے؟ ٧٢۔ کہنے لگے: بادشاہ کا پیالہ کھو گیا ہے اور جو اسے پیش کر دے اس کے لیے ایک بار شتر (انعام) ہے اور میں اس کا ضامن ہوں۔ ٧٣۔ قافلے والوں نے کہا: اللہ کی قسم تم لوگوں کو بھی علم ہے کہ ہم اس سرزمین میں فساد کرنے نہیں آئے اور نہ ہی ہم چور ہیں۔ ٧٤۔ انہوں نے کہا: اگر تم جھوٹے ثابت ہوئے تو اس کی سزا کیا ہونی چاہیے؟ ٧٥۔ کہنے لگے: اس کی سزا یہ ہے کہ جس کے سامان میں (مسروقہ مال) پایا جائے وہی اس کی سزا میں رکھ لیا جائے، ہم تو ظلم کرنے والوں کو اسی طرح سزا دیتے ہیں۔ ٧٦۔ پھر یوسف نے اپنے بھائی کے تھیلے سے پہلے ان کے تھیلوں کو (دیکھنا) شروع کیا پھر اسے اپنے بھائی کے تھیلے سے

نکالا، اس طرح ہم نے یوسف کے لیے تدبیر کی ورنہ وہ شاہی قانون کے تحت اپنے بھائی کو نہیں لے سکتے تھے مگر یہ کہ اللہ کی مشیت ہو، جس کے ہم چاہتے ہیں درجات بلند کرتے ہیں اور ہر صاحب علم سے بالاتر ایک بہت بڑی دانا ذات ہے۔ ۷۷۔(برادران یوسف نے) کہا: اگر اس نے چوری کی ہے (تو نئی بات نہیں) اس کے بھائی (یوسف) نے بھی تو پہلے چوری کی تھی، پس یوسف نے اس بات کو دل میں سہ لیا اور اسے ان پر ظاہر نہ کیا (البتہ اتنا ضرور) کہا: تم لوگ برے ہو (نہ کہ ہم دونوں) اور جو بات تم بیان کر رہے ہو اسے اللہ بہتر جانتا ہے۔ ۷۸۔ وہ کہنے لگے: اے عزیز! اس کا باپ بہت سن رسیدہ ہو چکا ہے پس آپ اس کی جگہ ہم میں سے کسی کو رکھ لیں ہمیں آپ نیکی کرنے والے نظر آتے ہیں۔ ۷۹۔ کہا: پناہ بخدا! جس کے ہاں سے ہمارا سامان ہمیں ملا ہے اس کے علاوہ ہم کسی اور کو پکڑیں؟ اگر ہم ایسا کریں تو زیادتی کرنے والوں میں ہوں گے۔ ۸۰۔ پھر جب وہ اس سے مایوس ہو گئے تو الگ ہو کر مشورہ کرنے لگے، ان کے بڑے نے کہا: کیا تمہیں نہیں معلوم کہ تمہارے والد نے تم سے اللہ کا عہد لیا ہے اور اس سے پہلے بھی یوسف کے بارے میں تقصیر کر چکے ہو؟ لہٰذا میں تو اس سرزمین سے ہلنے والا نہیں ہوں جب تک میرے والد مجھے اجازت نہ دیں یا اللہ میرے بارے میں کوئی فیصلہ نہ کرے اور وہ بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔ ۸۱۔ تم اپنے والد کے پاس جاؤ اور ان سے کہو: اے ہمارے ابا جان! آپ کے بیٹے نے چوری کی ہے اور ہمیں جو علم ہوا اس کی ہم نے گواہی دے دی ہے اور غیب کے ہم ذمہ دار نہیں ہیں۔ ۸۲۔ اور اس بستی (والوں) سے پوچھیے جس میں ہم ٹھہرے تھے اور اس قافلے سے پوچھیے جس میں ہم آئے ہیں اور (یقین جانیے) ہم بالکل سچے ہیں۔ ۸۳۔ (یعقوب نے) کہا: بلکہ تم نے خود اپنی طرف سے ایک بات بنائی ہے پس بہترین صبر کروں گا امید ہے کہ اللہ ان سب کو میرے پاس لے آئے، یقیناً وہ بڑا دانا، حکمت والا ہے۔ ۸۴۔ اور یعقوب نے ان سے منہ پھیر لیا اور کہا ہائے یوسف

اور ان کی آنکھیں (روتے روتے) غم سے سفید پڑ گئیں اور وہ گھٹے جا رہے تھے۔ ۸۵۔ (بیٹوں نے) کہا: قسم بخدا! یوسف کو برابر یاد کرتے کرتے آپ جان بلب ہو جائیں گے یا جان دے دیں گے۔ ۸۶۔ یعقوب نے کہا : میں اپنا اضطراب اور غم صرف اللہ کے سامنے پیش کر رہا ہوں اور اللہ کی جانب سے وہ باتیں جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔ ۸۷۔ اے میرے بیٹو! جاؤ یوسف اور اس کے بھائی کو تلاش کرو اور اللہ کے فیض سے مایوس نہ ہونا کیونکہ اللہ کے فیض سے تو صرف کافر لوگ مایوس ہوتے ہیں۔ ۸۸۔ پھر جب وہ یوسف کے ہاں داخل ہوئے تو کہنے لگے: اے عزیز! ہم اور ہمارے اہل و عیال سخت تکلیف میں ہیں اور ہم نہایت ناچیز پونجی لے کر آئے ہیں پس آپ ہمیں پورا غلہ دیجئے اور ہمیں خیرات (بھی) دیجئے، اللہ خیرات دینے والوں کو یقینا اجر عطا کرنے والا ہے۔ ۸۹۔ یوسف نے کہا: کیا تم جانتے ہو کہ جب تم نادان تھے تو تم نے یوسف اور اس کے بھائی کے ساتھ کیا سلوک کیا؟ ۹۰۔ وہ کہنے لگے: کیا واقعی آپ یوسف ہیں؟ کہا: میں یوسف ہوں اور یہ میرا بھائی ہے، اللہ نے ہم پر احسان کیا ہے، اگر کوئی تقویٰ اختیار کرے اور صبر کرے تو اللہ نیکی کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔ ۹۱۔ انہوں نے کہا: قسم بخدا! اللہ نے آپ کو ہم پر فضیلت دی ہے اور ہم ہی خطاکار تھے۔ ۹۲۔ یوسف نے کہا: آج تم پر کوئی عتاب نہیں ہو گا، اللہ تمہیں معاف کر دے گا اور وہ سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے ۹۳۔ یہ میرا کرتا لے جاؤ پھر اسے میرے والد کے چہرے پر ڈال دو تو ان کی بصارت لوٹ آئے گی اور تم اپنے تمام اہل و عیال کو میرے پاس لے آنا۔ ۹۴۔ اور جب یہ قافلہ (مصر کی سرزمین سے) دور ہوا تو ان کے باپ نے کہا: اگر تم مجھے بہکا ہوا نہ سمجھو تو یقینا مجھے یوسف کی خوشبو آ رہی ہے۔ ۹۵۔ لوگوں نے کہا: قسم بخدا! آپ اپنے اسی پرانے خبط میں (مبتلا) ہیں۔ ۹۶۔ پھر جب بشارت دینے والا آیا تو اس نے یوسف کا کرتا یعقوب کے چہرے پر ڈال دیا تو وہ دفعتاً بینا ہو گئے، کہنے لگے: کیا میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ

میں اللہ کی طرف سے وہ باتیں جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے؟ ۹۷۔ بیٹوں نے کہا: اے ہمارے ابا! ہمارے گناہوں کی مغفرت کے لیے دعا کیجیے، ہم ہی خطاکار تھے۔ ۹۸۔ (یعقوب نے) کہا: عنقریب میں تمہارے لیے اپنے رب سے مغفرت کی دعا کروں گا، وہ یقیناً بڑا بخشنے والا، مہربان ہے ۹۹۔ جب یہ لوگ یوسف کے پاس پہنچے تو یوسف نے اپنے والدین کو اپنے ساتھ بٹھایا اور کہا: اللہ نے چاہا تو امن کے ساتھ مصر میں داخل ہو جائیے۔ ۱۰۰۔ اور یوسف نے اپنے والدین کو تخت پر بٹھایا اور وہ سب ان کے آگے سجدے میں گر پڑے اور یوسف نے کہا: اے ابا جان! یہی میرے اس خواب کی تعبیر ہے جو میں نے پہلے دیکھا تھا، بتحقیق میرے رب نے اسے سچ کر دکھایا اور اس نے سچ مچ مجھ پر احسان کیا جب مجھے زندان سے نکالا بعد اس کے کہ شیطان نے میرے اور میرے بھائیوں کے درمیان فساد ڈالا آپ کو صحرا سے (یہاں) لے آیا، یقیناً میرا رب جو چاہتا ہے اسے تدبیر خفی سے انجام دیتا ہے، یقیناً وہی بڑا دانا، حکمت والا ہے۔ ۱۰۱۔ اے میرے رب! تو نے مجھے اقتدار کا ایک حصہ عنایت فرمایا اور ہر بات کے انجام کا علم دیا، آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے! تو ہی دنیا میں بھی میرا سرپرست ہے اور آخرت میں بھی، مجھے (دنیا سے) مسلمان اٹھا لے اور نیک بندوں میں شامل فرما۔ ۱۰۲۔ یہ غیب کی خبروں کا حصہ ہیں جنہیں ہم آپ کی طرف وحی کر رہے ہیں وگرنہ آپ اس وقت ان کے پاس موجود نہ تھے جب وہ اپنا عزم پختہ کر کے سازش کر رہے تھے۔ ۱۰۳۔ اور آپ کتنے ہی خواہش مند کیوں نہ ہوں ان لوگوں میں سے اکثر ایمان لانے والے نہیں ہیں۔ ۱۰۴۔ اور (حالانکہ) آپ اس بات پر ان سے کوئی اجرت بھی نہیں مانگتے اور یہ (قرآن) تو عالمین کے لیے بس ایک نصیحت ہے۔ ۱۰۵۔ اور آسمانوں اور زمین میں کتنی ہی نشانیاں ہیں جن پر سے یہ لوگ بغیر اعتنا کے گزر جاتے ہیں۔ ۱۰۶۔ ان میں سے اکثر لوگ اللہ پر ایمان لائے بھی ہیں تو اس کے ساتھ شرک بھی کرتے ہیں۔ ۱۰۷۔ کیا یہ لوگ

اس بات سے بے فکر ہیں کہ اللہ کی طرف سے کوئی عذاب انہیں گھیر لے یاناگہاں قیامت کی گھڑی آجائے اور انہیں خبر تک نہ ہو؟ ۱۰۸۔ کہہ دیجئے: یہی میرا راستہ ہے، میں اور میرے پیروکار، پوری بصیرت کے ساتھ اللہ کی طرف دعوت دیتے ہیں اور پاکیزہ ہے اللہ اور میں شرک کرنے والوں میں سے نہیں ہوں۔ ۱۰۹۔ اور آپ سے پہلے ہم ان بستیوں میں صرف مردوں ہی کو بھیجتے رہے ہیں جن کی طرف ہم وحی بھیجتے تھے، تو کیا یہ لوگ روئے زمین پر چل پھر کر نہیں دیکھتے کہ ان سے پہلے والوں کا انجام کیا ہوا؟ اور اہل تقویٰ کے لیے تو آخرت کا گھر ہی بہتر ہے، کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے؟ ۱۱۰۔ یہاں تک کہ جب انبیاء (لوگوں سے) مایوس ہو گئے اور لوگ بھی یہ خیال کرنے لگے کہ ان سے جھوٹ بولا گیا تھا تو پیغمبروں کے لیے ہماری نصرت پہنچ گئی، اس کے بعد جسے ہم نے چاہا اسے نجات مل گئی اور مجرموں سے تو ہمارا عذاب ٹالا نہیں جا سکتا۔ ۱۱۱۔ بتحقیق ان (رسولوں) کے قصوں میں عقل رکھنے والوں کے لیے عبرت ہے، یہ (قرآن) گھڑی ہوئی باتیں نہیں بلکہ اس سے پہلے آئے ہوئے کلام کی تصدیق ہے اور ہر چیز کی تفصیل (بتانے والا) ہے اور ایمان لانے والوں کے لیے ہدایت و رحمت ہے۔

۱۳....الرعد

بنام خدائے رحمن رحیم

۱۔ الف لام میم را، یہ کتاب کی آیات ہیں اور جو کچھ آپ کے رب کی طرف سے آپ پر نازل کیا گیا ہے وہ حق ہے لیکن اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے۔ ۲۔ اللہ وہ ذات ہے جس نے آسمانوں کو تمہیں نظر آنے والے

ستونوں کے بغیر بلند کیا پھر اس نے عرش پر سلطنت استوار کی اور سورج اور چاند کو مسخر کیا، ان میں سے ہر ایک مقررہ مدت کے لیے چل رہا ہے، وہی امور کی تدبیر کرتا ہے وہی نشانیوں کو تفصیل سے بیان کرتا ہے شاید تم اپنے رب کی ملاقات کا یقین کرو۔ ۳۔ اور وہی ہے جس نے زمین کو پھیلایا اور اس میں پہاڑ اور دریا بنائے اور ہر طرح کے پھلوں کے دو جوڑے بنائے، وہی رات سے دن کو ڈھانپ دیتا ہے، غور و فکر کرنے والوں کے لیے یقیناً اس میں نشانیاں ہیں۔ ۴۔ اور زمین میں باہم متصل ٹکڑے ہیں اور انگوروں کے باغات ہیں نیز کھیتیاں اور کھجور کے درخت ہیں جن میں سے کچھ دوہرے تنے کے ہوتے ہیں اور کچھ دوہرے نہیں ہوتے، سب کو ایک ہی پانی سے سیراب کیا جاتا ہے لیکن پھلوں میں (لذت میں) ہم بعض کو بعض سے بہتر بناتے ہیں، عقل سے کام لینے والوں کے لیے یقیناً ان چیزوں میں نشانیاں ہیں۔ ۵۔ اور اگر آپ کو تعجب ہوتا ہے تو ان (کفار) کی یہ بات تعجب خیز ہے کہ جب ہم خاک ہو جائیں گے تو کیا ہم نئی پیدائش میں ہوں گے؟ یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے رب کے منکر ہو گئے ہیں اور یہی وہ لوگ ہیں جن کی گردنوں میں طوق پڑے ہوئے ہیں اور یہی جہنم والے ہیں جس میں یہ ہمیشہ رہیں گے۔ ۶۔ اور یہ لوگ آپ سے بھلائی سے پہلے برائی میں عجلت چاہتے ہیں جب کہ ان سے پہلے عذاب کے واقعات پیش آچکے ہیں اور آپ کا رب ظلم و زیادتی کے باوجود لوگوں سے یقیناً درگزر کرنے والا ہے اور آپ کا رب یقیناً سخت عذاب دینے والا (بھی) ہے۔ ۷۔ اور جنہوں نے کفر اختیار کیا ہے وہ کہتے ہیں: اس شخص پر اپنے رب کی طرف سے کوئی نشانی نازل کیوں نہیں ہوتی؟ آپ تو محض تنبیہ کرنے والے ہیں اور ہر قوم کا ایک رہنما ہوا کرتا ہے۔ ۸۔ اللہ ہی جانتا ہے کہ ہر مادہ (مونث) کیا اٹھائے ہوئے ہے اور ارحام کیا گھٹاتے اور کیا بڑھاتے ہیں اور اس کے ہاں ہر چیز کی ایک (معین) مقدار ہے۔ ۹۔ (وہ) پوشیدہ اور ظاہر چیزوں کا جاننے والا بزرگ برتر ہے۔ ۱۰۔ تم میں سے کوئی آہستہ بات کرے یا

آواز سے اور کوئی پردہ شب میں چھپا ہوا ہو یا دن کی روشنی میں (سرعام) چل رہا ہو (اس کے لیے) برابر ہے۔
۱۱۔ ہر شخص کے آگے اور پیچھے یکے بعد دیگرے آنے والے پہرے دار (فرشتے) مقرر ہیں جو بحکم خدا اس کی حفاظت کرتے ہیں، اللہ کسی قوم کا حال یقیناً اس وقت تک نہیں بدلتا جب تک وہ خود اپنی حالت کو نہ بدلے اور جب اللہ کسی قوم کو برے حال سے دوچار کرنے کا ارادہ کر لے تو اس کے ٹلنے کی کوئی صورت نہیں ہوتی اور نہ ہی اللہ کے سوا ان کا کوئی مددگار ہوتا ہے۔ ۱۲۔ وہی ہے جو تمہیں ڈرانے اور امید دلانے کے لیے بجلی کی چمک دکھاتا ہے اور بھاری بادلوں کو پیدا کرتا ہے۔ ۱۳۔ اور (بجلی کی) گرج اس کی ثناء کے ساتھ اور فرشتے اس کے خوف سے (لرزتے ہوئے) تسبیح کرتے ہیں اور وہی بجلیوں کو روانہ کرتا ہے پھر جس پر چاہتا ہے گراتا ہے جب وہ اللہ کے بارے میں الجھ رہے ہوتے ہیں اور وہ سخت طاقت والا ہے۔ ۱۴۔ صرف اللہ کو پکارنا برحق ہے اور وہ اللہ کو چھوڑ کر جنہیں پکارتے ہیں وہ انہیں کوئی جواب نہیں دے سکتے، ایسے ہی جیسے کوئی شخص اپنے دونوں ہاتھ پانی کی طرف پھیلائے ہوئے ہو کہ پانی (از خود) اس کے منہ تک پہنچ جائے حالانکہ وہ اس تک پہنچنے والا نہیں ہے اور کافروں کی دعا۔(اسی طرح) محض بے سود ہی ہے۔ ۱۵۔ اور آسمانوں اور زمین میں بسنے والے سب بشوق یا بزور اور ان کے سائے بھی صبح و شام اللہ ہی کے لیے سربسجود ہیں۔ ۱۶۔ ان سے پوچھیے: آسمانوں اور زمین کا رب کون ہے؟ کہہ دیجیے: اللہ ہے، کہدیں: تو پھر کیا تم نے اللہ کے سوا ایسوں کو اپنا اولیاء بنایا ہے جو اپنے نفع و نقصان کے بھی مالک نہیں ہیں؟ کہہ دیجیے: کیا بینا اور نابینا برابر ہو سکتے ہیں؟ کیا تاریکی اور روشنی برابر ہو سکتی ہیں؟ جنہیں ان لوگوں نے اللہ کا شریک بنایا ہے کیا انہوں نے اللہ کی خلقت کی طرح کچھ خلق کیا ہے جس کی وجہ سے پیدائش کا مسئلہ ان پر مشتبہ ہو گیا ہو؟ کہہ دیجیے: ہر چیز کا خالق صرف اللہ ہے اور وہ یکتا، بڑا غالب آنے والا ہے۔ ۱۷۔ اللہ نے آسمانوں سے پانی برسایا پھر نالے

اپنی گنجائش کے مطابق بہنے لگے پھر سیلاب نے پھولے ہوئے جھاگ کو اٹھایا اور ان (دھاتوں) پر بھی ایسے ہی جھاگ اٹھتے ہیں جنہیں لوگ زیور اور سامان بنانے کے لیے آگ میں تپاتے ہیں، اس طرح اللہ حق و باطل کی مثال بیان کرتا ہے، پھر جو جھاگ ہے وہ تو ناکارہ ہو کر ناپید ہو جاتا ہے اور جو چیز لوگوں کے فائدے کی ہے وہ زمین میں ٹھہر جاتی ہے، اللہ اسی طرح مثالیں پیش کرتا ہے۔ ۱۸۔ جنہوں نے اپنے رب کی دعوت مان لی ان کے لیے بہتری ہے اور جنہوں نے اس کی دعوت قبول نہیں کی وہ اگر ان سب چیزوں کے مالک بن جائیں جو زمین میں ہیں اور اتنی دولت مزید بھی ساتھ ہو تو وہ (۔آخرت میں) ان سب کو (اپنی نجات کے لیے) فدیہ دے دیں، ایسے لوگوں کا برا حساب ہو گا اور جہنم ان کا ٹھکانا ہو گا اور وہ برا ٹھکانا ہے۔ ۱۹۔ کیا جو شخص یہ جانتا ہے کہ جو کچھ آپ کے رب کی طرف سے آپ پر نازل کیا گیا ہے وہ برحق ہے، اس شخص کی طرح ہو سکتا ہے جو نابینا ہے؟ نصیحت تو بس عقل والے ہی قبول کرتے ہیں۔ ۲۰۔ جو اللہ کے عہد کو پورا کرتے ہیں اور پیمان کو نہیں توڑتے۔ ۲۱۔ اور اللہ نے جن رشتوں کو قائم رکھنے کا حکم دیا ہے انہیں قائم رکھتے ہیں اور اپنے رب کا خوف رکھتے ہیں اور برے حساب سے بھی خائف رہتے ہیں۔ ۲۲۔ اور جو لوگ اپنے رب کی خوشنودی کی خاطر صبر کرتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور جو روزی ہم نے انہیں دی ہے اس میں سے پوشیدہ اور علانیہ طور پر خرچ کرتے ہیں اور نیکی کے ذریعے برائی کو دور کرتے ہیں آخرت کا گھر ایسے ہی لوگوں کے لیے ہے۔ ۲۳۔ (یعنی) ایسی دائمی جنتیں ہیں جن میں وہ خود بھی داخل ہوں گے اور ان کے آبا اور ان کی بیویوں اور اولاد میں سے جو نیک ہوں گے وہ بھی اور فرشتے ہر دروازے سے ان کے پاس آئیں گے۔ ۲۴۔ (اور کہیں گے) تم پر سلامتی ہو یہ تمہارے صبر کا صلہ ہے، پس عاقبت کا گھر کیا ہی عمدہ گھر ہے۔ ۲۵۔ اور جو لوگ اللہ کے عہد کو مضبوط باندھ لینے کے بعد توڑ دیتے ہیں اور اللہ نے جن رشتوں کو جوڑنے کا حکم دیا

ہے انہیں منقطع کر دیتے ہیں اور زمین میں فساد پھیلاتے ہیں ایسے ہی لوگوں پر لعنت ہے اور ان کے لیے ٹھکانا بھی برا ہو گا۔ ۲۶۔ اللہ جس کی چاہے روزی بڑھاتا ہے اور گھٹاتا ہے اور لوگ دنیاوی زندگی پر خوش ہیں جب کہ دنیاوی زندگی آخرت کے مقابلے میں ایک (عارضی) سامان ہے۔ ۲۷۔ اور جو لوگ کافر ہو گئے ہیں وہ کہتے ہیں: اس (رسول) پر اپنے رب کی طرف سے کوئی معجزہ کیوں نازل نہیں ہوتا؟ کہہ دیجئے: اللہ جسے چاہے گمراہ کر دیتا ہے اور جو (اللہ کی طرف) رجوع کرتا ہے اپنی طرف اس کی رہنمائی فرماتا ہے۔ ۲۸۔ (یہ لوگ ہیں) جو ایمان لائے ہیں اور ان کے دل یادِ خدا سے مطمئن ہو جاتے ہیں یاد رکھو! یاد خدا سے دلوں کو اطمینان ملتا ہے۔ ۲۹۔ جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال انجام دیے ان کی نیک نصیبی ہے اور ان کے لیے بہترین ٹھکانا ہے۔ ۳۰۔ (اے رسول) اسی طرح ہم نے آپ کو ایسی قوم میں بھیجا ہے جس سے پہلے بہت سی قومیں گزر چکی ہیں تاکہ آپ ان پر اس (کتاب) کی تلاوت کریں جس کی ہم نے آپ کی طرف وحی کی ہے جبکہ یہ لوگ خدائے رحمن کو نہیں مانتے، کہہ دیجئے: وہی میرا رب ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، اسی پر میں نے بھروسا کیا ہے اور اسی کی طرف میرا رجوع ہے۔ ۳۱۔ اگر کوئی قرآن ایسا ہوتا جس سے پہاڑ چل پڑتے یا زمین پھٹ جاتی یا مردے کلام کرتے (تو بھی یہ لوگ ایمان نہ لاتے) بلکہ یہ سارے امور اللہ کے ہاتھ میں ہیں، کیا اہل ایمان پر یہ بات واضح نہیں ہوئی کہ اگر اللہ چاہتا تو تمام انسانوں کو ہدایت دے دیتا اور ان کافروں پر ان کے اپنے کردار کی وجہ سے آفت آتی رہے گی یا ان کے گھروں کے قریب (مصیبت) آتی رہے گی یہاں تک کہ اللہ کا وعدہ آپہنچے، یقیناً اللہ وعدہ خلافی نہیں کرتا۔ ۳۲۔ اور آپ سے پہلے بھی رسولوں کا مذاق اڑایا گیا ہے پھر میں نے ان کافروں کو ڈھیل دی پھر میں نے انہیں گرفت میں لے لیا (تو دیکھ لو) عذاب کیسا شدید تھا۔ ۳۳۔ کیا وہ اللہ جو ہر نفس کے عمل پر کڑی نظر رکھتا ہے (بے حس بتوں کی طرح ہو

سکتا ہے جنہیں) ان لوگوں نے اللہ کا شریک بنا رکھا ہے؟ کہہ دیجئے: ان کے نام (اور اوصاف) بیان کرو (جیسے اللہ کے اسمائے حسنیٰ ہیں)۔ کیا تم اللہ کو ایسی خبر دینا چاہتے ہو جسے وہ اس زمین میں نہیں جانتا یا یہ محض ایک کھوکھلی بات ہے؟ بلکہ دراصل کافروں کے لیے ان کی مکاری زیبا بنادی گئی ہے اور ان کے لیے ہدایت کا راستہ مسدود ہے، حقیقت یہ ہے کہ اللہ جسے گمراہ کردے اسے ہدایت دینے والا کوئی نہیں۔ ۳۴۔ ان کے لیے دنیا کی زندگی میں بھی عذاب ہے اور آخرت کا عذاب تو زیادہ مشقت والا ہے اور انہیں اللہ کے عذاب سے بچانے والا بھی کوئی نہیں ہے۔ ۳۵۔ اہل تقویٰ سے جس جنت کا وعدہ کیا گیا ہے اس کی شان ایسی ہے کہ اس کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی، اس کے میوے اور اس کا سایہ دائمی ہیں، یہ ہے اہل تقویٰ کی عاقبت اور کافروں کا انجام تو آتش ہے۔ ۳۶۔ اور جنہیں ہم نے کتاب دی ہے وہ آپ کی طرف نازل ہونے والی کتاب سے خوش ہیں اور بعض فرقے ایسے ہیں جو اس کی بعض باتوں کو نہیں مانتے، کہہ دیجئے: مجھے تو صرف یہ حکم ملا ہے کہ میں اللہ کی بندگی کروں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤں، میں اسی کی طرف دعوت دیتا ہوں اور اسی کی طرف مجھے رجوع کرنا ہے۔ ۳۷۔ اور اسی طرح ہم نے اس قرآن کو عربی میں ایک دستور بنا کر نازل کیا ہے اور اگر آپ نے علم آجانے کے بعد بھی لوگوں کی خواہشات کی پیروی کی تو اللہ کے مقابلے میں آپ کو نہ کوئی حامی ملے گا اور نہ کوئی بچانے والا۔ ۳۸۔ بتحقیق ہم نے آپ سے پہلے بھی بہت سے رسول بھیجے اور انہیں ہم نے ازواج اور اولاد سے بھی نوازا اور کسی رسول کو یہ اختیار نہیں کہ وہ اللہ کی اجازت کے بغیر کوئی نشانی لے آئے، ہر زمانے کے لیے ایک دستور ہوتا ہے۔ ۳۹۔ اللہ جسے چاہتا ہے مٹا دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے قائم رکھتا ہے اور اسی کے پاس ام الکتاب ہے۔ ۴۰۔ اور جو وعدے ہم ان سے کر رہے ہیں خواہ ان کا کچھ حصہ ہم آپ کو (زندگی میں) دکھا دیں یا ہم آپ کو اٹھا لیں بہرحال آپ کے ذمے صرف پیغام پہنچانا اور

ہمارے ذمے حساب لینا ہے۔ ۴۱۔ کیا ان لوگوں کو نظر نہیں آتا کہ ہم زمین کا رخ کرتے ہیں تو اس کو اطراف سے کم کرتے چلے آتے ہیں؟ اللہ حکم صادر فرماتا ہے اس کے حکم کو پس پشت ڈالنے والا کوئی نہیں اور وہ جلد حساب لینے والا ہے۔ ۴۲۔ اور بیشک ان سے پہلے والوں نے بھی مکاریاں کی ہیں لیکن تمام تر تدبیریں اللہ کے ہاتھ میں ہیں، وہ ہر نفس کے عمل سے باخبر ہے اور کافروں کو عنقریب معلوم ہو جائے گا کہ عاقبت کا مسکن کس کے لیے ہے۔ ۴۳۔ اور کافر کہتے ہیں: کہ آپ رسول نہیں ہیں، کہہ دیجئے: میرے اور تمہارے درمیان گواہی کے لیے اللہ اور وہ جس کے پاس کتاب کا علم ہے کافی ہیں۔

۱۴....ابراہیم

بنام خدائے رحمن رحیم

۱۔ الف لام را، یہ ایک ایسی کتاب ہے جسے ہم نے آپ کی طرف نازل کیا تاکہ آپ لوگوں کو ان کے رب کے اذن سے اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لائیں، غالب آنے والے قابل ستائش اللہ کے راستے کی طرف۔ ۲۔ جس اللہ کی ملکیت میں آسمانوں اور زمین کی تمام موجودات ہیں اور کافروں کے لیے عذاب شدید کی تباہی ہے۔ ۳۔ جو آخرت کے مقابلے میں دنیاوی زندگی سے محبت کرتے ہیں اور راہ خدا سے روکتے ہیں اور اس میں انحراف لانا چاہتے ہیں یہ لوگ گمراہی میں دور تک چلے گئے ہیں۔ ۴۔ ہم نے کوئی رسول نہیں بھیجا مگر اسی قوم کی زبان میں تاکہ وہ انہیں وضاحت سے بات سمجھا سکے پھر اس کے بعد اللہ جسے چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے اور وہی بڑا غالب آنے والا، حکمت والا ہے۔ ۵۔ اور بتحقیق ہم

نے موسیٰ کو اپنی نشانیاں دے کر بھیجا (اور حکم دیا) کہ اپنی قوم کو اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لاؤ اور انہیں ایام خدا یاد دلاؤ، ہر صبر و شکر کرنے والے کے لیے یقیناً ان میں نشانیاں ہیں۔ ۶۔ اور (یاد کیجیے) جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا: اللہ نے تمہیں جس نعمت سے نوازا ہے اسے یاد کرو جب اس نے تمہیں فرعونیوں سے نجات بخشی، وہ تمہیں بدترین عذاب دیتے تھے اور تمہارے بیٹوں کو ذبح کرتے اور تمہاری بیٹیوں کو زندہ چھوڑتے تھے اور اس میں تمہارے رب کی طرف سے بڑا امتحان تھا۔ ۷۔ اور (اے مسلمانو! یاد کرو) جب تمہارے رب نے خبردار کیا کہ اگر تم شکر کرو تو میں تمہیں ضرور زیادہ دوں گا اور اگر ناشکری کرو تو میرا عذاب یقیناً سخت ہے۔ ۸۔ اور موسیٰ نے کہا: اگر تم اور زمین میں بسنے والے سب ناشکری کریں تو بھی اللہ یقیناً بے نیاز، لائق حمد ہے۔ ۹۔ کیا تمہارے پاس ان لوگوں کی خبر نہیں پہنچی جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں (مثلاً) نوح، عاد اور ثمود کی قوم اور جو ان کے بعد آئے جن کا علم صرف اللہ کے پاس ہے؟ ان کے پاس ان کے رسول واضح دلائل لے کر آئے تو انہوں نے اپنے ہاتھ ان کے منہ پر رکھ دیے اور کہنے لگے: ہم تو اس رسالت کے منکر ہیں جس کے ساتھ تم بھیجے گئے ہو اور جس چیز کی طرف تم ہمیں بلا رہے ہو اس میں ہم شبہ انگیز شک میں ہیں۔ ۱۰۔ ان کے رسولوں نے کہا: کیا (تمہیں) اس اللہ کے بارے میں شک ہے جو آسمانوں اور زمین کا خالق ہے؟ وہ تمہیں اس لیے دعوت دیتا ہے تاکہ تمہارے گناہ بخش دے اور ایک معین مدت تک تمہیں مہلت دے، وہ کہنے لگے: تم تو ہم جیسے بشر ہو تم ہمیں ان معبودوں سے روکنا چاہتے ہو جن کی ہمارے باپ دادا پوجا کرتے تھے، پس اگر کوئی کھلی دلیل ہے تو ہمارے پاس لے آؤ۔ ۱۱۔ ان کے رسولوں نے ان سے کہا: بیشک ہم تم جیسے بشر ہیں لیکن اللہ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے احسان کرتا ہے اور ہمارے اختیار میں نہیں کہ ہم تمہارے سامنے کوئی دلیل (معجزہ) اذن خدا کے بغیر پیش کریں اور مومنوں کو

اللہ پر ہی توکل کرنا چاہیے۔ ۱۲۔ اور ہم اللہ پر توکل کیوں نہ کریں جب کہ اس نے ہمارے راستے ہمیں دکھا دیے ہیں، (منکرو) جو اذیتیں تم ہمیں دے رہے ہو اس پر ہم ضرور صبر کریں گے اور توکل کرنے والوں کو اللہ ہی پر توکل کرنا چاہیے۔ ۱۳۔ اور کافروں نے اپنے رسولوں سے کہا: ہم تمہیں اپنی سرزمین سے ضرور نکال دیں گے یا بہر صورت تمہیں ہمارے دین میں واپس آنا ہو گا، اس وقت ان کے رب نے ان پر وحی کی کہ ہم ان ظالموں کو ضرور ہلاک کر دیں گے۔ ۱۴۔ اور ان کے بعد اس سرزمین میں ہم ضرور تمہیں آباد کریں گے، یہ (خوشخبری) اس کے لیے ہے جو میرے حضور کھڑے ہونے (کے دن) سے ڈرتا ہو اور اسے میرے وعدہ عذاب کا خوف بھی ہو۔ ۱۵۔ اور انبیاء نے فتح و نصرت مانگی تو ہر سرکش دشمن نامراد ہو کر رہ گیا۔ ۱۶۔ اس کے بعد جہنم ہے اور وہاں اسے پیپ کا پانی پلایا جائے گا۔ ۱۷۔ جسے وہ گھونٹ گھونٹ پیے گا مگر وہ اسے نہایت ناگوار گزرے گا، اسے ہر طرف سے موت آئے گی مگر وہ مرنے نہ پائے گا اور اس کے پیچھے (مزید) سنگین عذاب ہو گا۔ ۱۸۔ جن لوگوں نے اپنے رب کا انکار کیا ہے ان کے اعمال کی مثال اس راکھ کی سی ہے جسے آندھی کے دن تیز ہوا نے اڑا دیا ہو، وہ اپنے اعمال کا کچھ بھی (پھل) حاصل نہ کر سکیں گے، یہی تو بہت گہری گمراہی ہے۔ ۱۹۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے آسمانوں اور زمین کو برحق پیدا کیا ہے؟ اگر وہ چاہے تو تمہیں تباہ کر دے اور (تمہاری جگہ) نئی مخلوق لے آئے۔ ۲۰۔ اور یہ اللہ کے لیے کوئی مشکل کام نہیں ہے۔ ۲۱۔ اور سب اللہ کے سامنے پیش ہوں گے تو کمزور لوگ ان لوگوں سے جو (دنیا میں) بڑے بنتے تھے کہیں گے: ہم تمہارے تابع تھے تو کیا تم اللہ کے عذاب کا کچھ حصہ ہم سے ہٹا سکتے ہو؟ وہ کہیں گے: اگر اللہ نے ہمارے لیے کوئی راستہ چھوڑ دیا ہوتا تو ہم تمہیں بھی بتا دیتے، ہمارے لیے یکساں ہے کہ ہم فریاد کریں یا صبر کریں، ہمارے لیے فریاد کا کوئی راستہ نہیں۔ ۲۲۔ اور (قیامت کے دن) جب فیصلہ ہو چکے گا تو

شیطان کہ اٹھے گا: اللہ نے تمہارے ساتھ یقیناً سچا وعدہ کیا تھا اور میں نے تم سے وعدہ کیا پھر وعدہ خلافی کی اور میرا تم پر کوئی زور نہیں چلتا تھا مگر یہ کہ میں نے تمہیں صرف دعوت دی اور تم نے میرا کہنا مان لیا پس اب تم مجھے ملامت نہ کرو بلکہ خود کو ملامت کرو (آج) نہ تو میں تمہاری فریاد رسی کر سکتا ہوں اور نہ تم میری فریاد رسی کر سکتے ہو، پہلے تم مجھے اللہ کا شریک بناتے تھے میں (اب) یقیناً اس سے بیزار ہوں، ظالموں کے لیے تو یقیناً دردناک عذاب ہے۔ ۲۳۔ اور جو ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے اپنے رب کی اجازت سے وہ ان جنتوں میں داخل کیے جائیں گے جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی وہ ہمیشہ ان میں رہیں گے، وہاں (آپس میں) ان کی تحیت سلام ہو گی۔ ۲۴۔ کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے کیسی مثال پیش کی ہے کہ کلمہ طیبہ شجرہ طیبہ کی مانند ہے جس کی جڑ مضبوط گڑی ہوئی ہے اور اس کی شاخیں آسمان تک پہنچی ہوئی ہیں؟ ۲۵۔ وہ اپنے رب کے حکم سے ہر وقت پھل دے رہا ہے اور اللہ لوگوں کے لیے مثالیں اس لیے دیتا ہے تاکہ لوگ نصیحت حاصل کریں۔ ۲۶۔ اور کلمہ خبیثہ کی مثال اس شجرہ خبیثہ کی سی ہے جو زمین کی سطح سے اکھاڑ پھینکا گیا ہو اور اس کے لیے کوئی ثبات نہ ہو۔ ۲۷۔ اللہ ایمان والوں کو دنیاوی زندگی میں بھی اور آخرت میں بھی قول ثابت پر قائم رکھتا ہے اور ظالموں کو گمراہ کر دیتا ہے اور اللہ اپنی مشیت کے مطابق عمل کرتا ہے۔ ۲۸۔ کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جنہوں نے اللہ کی نعمت کو ناشکری سے بدل دیا اور اپنی قوم کو ہلاکت کے گھر میں اتار دیا؟ ۲۹۔ وہ جہنم ہے جس میں وہ جھلس جائیں گے جو بدترین ٹھکانا ہے۔ ۳۰۔ اور انہوں نے اللہ کے لیے کچھ ہمسر بنا لیے تاکہ راہ خدا سے (لوگوں کو) گمراہ کریں، ان سے کہہ دیجئے: (کچھ دن) لطف اٹھالو آخر کار تمہارا ٹھکانا آتش ہے۔ ۳۱۔ میرے ایمان والے بندوں سے کہہ دیجئے: نماز قائم کریں اور جو رزق ہم نے انہیں دیا ہے اس میں سے پوشیدہ اور علانیہ طور پر خرچ کریں، اس دن کے آنے سے پہلے جس میں نہ سودا ہو

گا اور نہ دوستی کام آئے گی۔ ۳۲۔ اللہ ہی نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور آسمان سے پانی برسایا پھر اس سے تمہاری روزی کے لیے پھل پیدا کیے اور کشتیوں کو تمہارے لیے مسخر کیا تاکہ اس کے حکم سے سمندر میں چلیں اور دریاؤں کو بھی تمہارے لیے مسخر کیا۔ ۳۳۔ اور اسی نے ہمیشہ چلتے رہنے والے سورج اور چاند کو تمہارے لیے مسخر کیا اور رات اور دن کو بھی تمہارے لیے مسخر بنایا۔ ۳۴۔ اور اسی نے تمہیں ہر اس چیز میں سے دیا جو تم نے اس سے مانگی اور اگر تم اللہ کی نعمتوں کا شمار کرنا چاہو تو شمار نہ کر سکو گے، انسان یقیناً بڑا ہی بے انصاف، ناشکرا ہے۔ ۳۵۔ اور (وہ وقت یاد کیجیے) جب ابراہیم نے دعا کی: میرے رب! اس شہر کو پر امن بنا اور مجھے اور میری اولاد کو بت پرستی سے بچا۔ ۳۶۔ میرے رب! ان بتوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کر رکھا ہے پس جو شخص میری پیروی کرے وہ میرا ہے اور جو میری نافرمانی کرے تو تو یقیناً بڑا معاف کرنے والا، مہربان ہے۔ ۳۷۔ اے ہمارے رب! میں نے اپنی اولاد میں سے بعض کو تیرے محترم گھر کے نزدیک ایک بنجر وادی میں بسایا، اے ہمارے رب! تاکہ یہ نماز قائم کریں لہٰذا تو کچھ لوگوں کے دل ان کی طرف مائل کر دے اور انہیں پھلوں کا رزق عطا فرما تاکہ یہ شکر گزار بنیں۔ ۳۸۔ ہمارے رب! جو کچھ ہم پوشیدہ رکھتے ہیں اور جو کچھ ہم ظاہر کرتے ہیں تو اسے جانتا ہے، اللہ سے کوئی چیز نہ تو زمین میں چھپ سکتی ہے اور نہ آسمان میں۔ ۳۹۔ ثنائے کامل ہے اس اللہ کے لیے جس نے عالم پیری میں مجھے اسماعیل اور اسحاق عنایت کیے، میرا رب تو یقیناً دعاؤں کا سننے والا ہے۔ ۴۰۔ میرے رب! مجھے نماز قائم کرنے والا بنا اور میری اولاد میں سے بھی، اے ہمارے رب اور میری دعا قبول فرما۔ ۴۱۔ اے ہمارے رب مجھے اور میرے والدین اور ایمان والوں کو بروز حساب مغفرت سے نواز۔ ۴۲۔ اور ظالم جو کچھ کر رہے ہیں آپ اس سے اللہ کو غافل تصور نہ کریں، اللہ نے بیشک انہیں اس دن تک مہلت دے رکھی ہے جس دن آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ جائیں

گی۔ ۴۳۔ وہ سر اٹھائے دوڑ رہے ہوں گے، ان کی نگاہیں خود ان کی طرف بھی لوٹ نہیں رہی ہوں گی اور ان کے دل (خوف کی وجہ) کھوکھلے ہو چکے ہوں گے۔ ۴۴۔ اور لوگوں کو اس دن کے بارے میں تنبیہ کیجیے جس دن ان پر عذاب آئے گا تو ظالم لوگ کہیں گے: ہمارے رب ہمیں تھوڑی مدت کے لیے ڈھیل دے دے اب ہم تیری دعوت پر لبیک کہیں گے اور رسولوں کی اتباع کریں گے، (انہیں جواب ملے گا) کیا اس سے پہلے تم قسمیں نہیں کھاتے تھے کہ تمہارے لیے کسی قسم کا زوال و فنا نہیں ہے؟ ۴۵۔ حالانکہ تم ان لوگوں کے گھروں میں آباد تھے جو اپنے آپ پر ظلم کرتے تھے اور تم پر یہ بات واضح ہو چکی تھی کہ ہم نے ان کے ساتھ کیا کیا اور تمہارے لیے مثالیں بھی بیان کی تھیں۔ ۴۶۔ اور انہوں نے اپنی مکاریاں کیں اور ان کی مکاریاں اللہ کے سامنے تھیں اگرچہ ان کی مکاریاں ایسی تھیں کہ جن سے پہاڑ بھی ٹل جائیں۔ ۴۷۔ پس آپ ہرگز یہ خیال نہ کریں کہ اللہ اپنے رسولوں سے وعدہ خلافی کرے گا، اللہ یقینا بڑا غالب آنے والا، انتقام لینے والا ہے۔ ۴۸۔ یہ (انتقام) اس دن ہو گا جب یہ زمین کسی اور زمین سے بدل دی جائے گی اور آسمان بھی اور سب خدائے واحد و قہار کے سامنے پیش ہوں گے۔ ۴۹۔ اس دن آپ مجرموں کو ایک ساتھ زنجیروں میں جکڑا ہوا دیکھیں گے۔ ۵۰۔ ان کے لباس گندھک کے ہوں گے اور آگ ان کے چہروں پر چھائی ہوئی ہو گی۔ ۵۱۔ تاکہ اللہ ہر نفس کو اس کے عمل کی جزا دے، اللہ یقینا بہت جلد حساب کرنے والا ہے۔ ۵۲۔ یہ (قرآن) لوگوں کے لیے ایک پیغام ہے تاکہ اس کے ذریعے لوگوں کی تنبیہ کی جائے اور وہ جان لیں کہ معبود تو بس وہ ایک ہی ہے نیز عقل والے نصیحت حاصل کریں۔

۱۵....الحجر

بنام خدائے رحمن رحیم

۱۔ الف لام را، یہ کتاب اور قرآن مبین کی آیات ہیں۔ ۲۔ ایک وقت ایسا ہو گا کہ کافر لوگ آرزو کریں گے
کہ کاش وہ مسلمان ہوتے۔ ۳۔ انہیں چھوڑ دیجئے کہ وہ کھائیں اور مزے کریں اور (طویل) آرزوئیں انہیں
غافل بنا دیں کہ عنقریب انہیں معلوم ہو جائے گا۔ ۴۔ اور ہم نے کسی بستی کو ہلاکت میں نہیں ڈالا مگر یہ کہ
اس کے لیے ایک معینہ مدت لکھی ہوئی تھی۔ ۵۔ کوئی قوم اپنی معینہ مدت سے نہ آگے نکل سکتی ہے اور نہ
پیچھے رہ سکتی ہے۔ ۶۔ اور (کافر لوگ) کہتے ہیں: اے وہ شخص جس پر ذکر نازل کیا گیا ہے یقینا تو مجنون ہے۔
۷۔ اگر تو سچا ہے تو ہمارے سامنے فرشتوں کو کیوں نہیں لاتا؟ ۸۔ (کہہ دیجئے) ہم فرشتوں کو صرف (فیصلہ
کن) حق کے ساتھ ہی نازل کرتے ہیں اور پھر کافروں کو مہلت نہیں دیتے۔ ۹۔ اس ذکر کو یقینا ہم ہی نے
اتارا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔ ۱۰۔ اور بتحقیق ہم نے آپ سے پہلے بھی گزشتہ قوموں میں رسول
بھیجے ہیں۔ ۱۱۔ اور ان کے پاس کوئی رسول ایسا نہیں آیا جس کا انہوں نے استہزا نہ کیا ہو۔ ۱۲۔ اسی طرح ہم
اس ذکر کو مجرموں کے دلوں میں سے گزارتے ہیں، ۱۳۔ کہ وہ اس (رسول) پر ایمان نہیں لائیں گے اور
بے شک پہلوں کی روش بھی یہی رہی ہے۔ ۱۴۔ اور اگر ہم ان پر آسمان کا کوئی دروازہ کھول دیں اور وہ روز
روشن میں اس پر چڑھتے چلے جائیں۔ ۱۵۔ تو یہی کہیں گے: ہماری آنکھوں کو یقینا مدہوش کیا گیا بلکہ ہم پر
جادو کیا گیا ہے۔ ۱۶۔ اور بتحقیق ہم نے آسمانوں میں نمایاں ستارے بنا دیے اور دیکھنے والوں کے لیے انہیں
زیبائی بخشی۔ ۱۷۔ اور ہم نے ہر شیطان مردود سے انہیں محفوظ کر دیا ہے۔ ۱۸۔ ہاں اگر کوئی چوری چھپے سننے
کی کوشش کرے تو ایک چمکتا ہوا شعلہ اس کا پیچھا کرتا ہے۔ ۱۹۔ اور زمین کو ہم نے پھیلایا اور اس میں پہاڑ

گاڑ دیے اور ہم نے زمین میں معینہ مقدار کی ہر چیز اگائی۔ ۲۰۔ اور ہم نے تمہارے لیے زمین میں سامان زیست فراہم کیا اور ان مخلوقات کے لیے بھی جن کی روزی تمہارے ذمے نہیں ہے۔ ۲۱۔ اور کوئی چیز ایسی نہیں جس کے خزانے ہمارے پاس نہ ہوں پھر ہم اسے مناسب مقدار کے ساتھ نازل کرتے ہیں۔ ۲۲۔ اور ہم نے باردار کنندہ ہوائیں چلائیں پھر ہم نے آسمان سے پانی برسایا پھر اس سے تمہیں سیراب کیا (ورنہ) تم اسے جمع نہیں رکھ سکتے تھے۔ ۲۳۔ اور بے شک ہم ہی زندہ کرتے اور مارتے ہیں اور ہم ہی وارث ہیں۔ ۲۴۔ اور بتحقیق ہم تم میں سے اگلوں کو بھی جانتے ہیں اور پچھلوں کو بھی جانتے ہیں۔ ۲۵۔ اور آپ کا رب ہی ان سب کو (ایک جگہ) جمع کرے گا، بے شک وہ بڑا حکمت والا، علم والا ہے۔ ۲۶۔ بتحقیق ہم نے انسان کو سڑے ہوئے گارے سے تیار شدہ خشک مٹی سے پیدا کیا۔ ۲۷۔ اور اس سے پہلے ہم لو (گرم ہوا) سے جنوں کو پیدا کر چکے تھے۔ ۲۸۔ اور (وہ موقع یاد رکھو) جب آپ کے رب نے فرشتوں سے کہا: میں سڑے ہوئے گارے سے تیار شدہ خشک مٹی سے ایک بشر پیدا کر رہا ہوں۔ ۲۹۔ پھر جب میں اس کی تخلیق مکمل کر لوں اور اس میں اپنی روح میں سے پھونک دوں تو تم سب اس کے آگے سجدہ ریز ہو جاؤ۔ ۳۰۔ پس تمام کے تمام فرشتوں نے سجدہ کر لیا، ۳۱۔ سوائے ابلیس کے کہ اس نے سجدہ کرنے والوں میں شامل ہونے سے انکار کر دیا۔ ۳۲۔ اللہ نے فرمایا: اے ابلیس! تجھے کیا ہوا کہ تو سجدہ کرنے والوں میں شامل نہ ہوا؟ ۳۳۔ کہا: میں ایسے بشر کو سجدہ کرنے کا نہیں ہوں جسے تو نے سڑے ہوئے گارے سے تیار شدہ خشک مٹی سے پیدا کیا ہے۔ ۳۴۔ اللہ نے فرمایا: نکل جا! اس مقام سے کیونکہ تو مردود ہو چکا ہے۔ ۳۵۔ اور تجھ پر تا روز قیامت لعنت ہو گئی۔ ۳۶۔ کہا: میرے رب! پھر مجھے لوگوں کے اٹھائے جانے کے دن (قیامت) تک مہلت دے دے۔ ۳۷۔ فرمایا: تو مہلت ملنے والوں میں سے ہے ۳۸۔ معین وقت کے دن تک۔ ۳۹۔ (ابلیس نے) کہا: میرے

رب ! چونکہ تو نے مجھے بہکایا ہے (لہٰذا) میں بھی زمین میں ان کے لیے (باطل کو) ضرور آراستہ کر کے
دکھاؤں گا اور سب کو ضرور بالضرور بہکاؤں گا۔ ۴۰۔ ان میں سے سوائے تیرے مخلص بندوں کے۔ ۴۱۔
اللہ نے فرمایا: یہی راستہ ہے جو سیدھا مجھ تک پہنچتا ہے۔ ۴۲۔ جو میرے بندے ہیں ان پر یقیناً تیری بالادستی
نہ ہوگی سوائے ان بہکے ہوئے لوگوں کے جو تیری پیروی کریں۔ ۴۳۔ ان سب کی وعدہ گاہ جہنم ہے۔ ۴۴۔
جس کے سات دروازے ہیں ہر دروازے کے لیے ان کا ایک حصہ مخصوص کر دیا گیا ہے۔ ۴۵۔ (ادھر)
اہل تقویٰ یقیناً باغوں اور چشموں میں ہوں گے۔ ۴۶۔ (ان سے کہا جائے گا) سلامتی و امن کے ساتھ ان
میں داخل ہو جاؤ۔ ۴۷۔ اور ان کے دلوں میں جو کینہ ہو گا ہم نکال دیں گے وہ برادرانہ طور پر تختوں پر آمنے
سامنے بیٹھے ہوں گے۔ ۴۸۔ جہاں نہ انہیں کوئی تکلیف پہنچے گی نہ انہیں وہاں سے نکالا جائے گا۔ ۴۹۔ (اے
رسول) میرے بندوں کو بتا دو کہ میں بڑا درگزر کرنے والا، مہربان ہوں۔ ۵۰۔ اور یہ کہ میرا عذاب بھی
یقیناً بڑا دردناک عذاب ہے۔ ۵۱۔ اور انہیں ابراہیم کے مہمانوں کا حال بھی سنا دو۔ ۵۲۔ جب وہ ابراہیم کے
ہاں داخل ہوئے تو انہوں نے کہا: سلام! ابراہیم نے کہا: ہم تم سے خوفزدہ ہیں۔ ۵۳۔ کہنے لگے: آپ خوف نہ
کریں ہم آپ کو ایک دانا لڑکے کی خوشخبری دیتے ہیں۔ ۵۴۔ کہا: کیا تم مجھے اس وقت خوشخبری دیتے ہو جب
بڑھاپے نے مجھے گرفت میں لے لیا ہے؟ کس بات کی خوشخبری دیتے ہو؟ ۵۵۔ کہنے لگے: ہم نے آپ کو سچی
خوشخبری دی ہے آپ مایوس نہ ہوں۔ ۵۶۔ ابراہیم بولے: اپنے رب کی رحمت سے تو صرف گمراہ لوگ ہی
مایوس ہوتے ہیں۔ ۵۷۔ پھر فرمایا: اے فرستادگان! تمہاری مہم کیا ہے؟ ۵۸۔ کہنے لگے: ہم ایک مجرم قوم
کی طرف بھیجے گئے ہیں۔ ۵۹۔ مگر آل لوط کہ ان سب کو ہم ضرور بچا لیں گے۔ ۶۰۔ البتہ ان کی بیوی کے
بارے میں ہم نے یہ طے کیا ہے کہ وہ ضرور پیچھے رہ جانے والوں میں ہو گی۔ ۶۱۔ جب یہ فرستادگان آل لوط

کے ہاں آئے۔ ۶۲۔ تو لوط نے کہا: تم تو ناآشنا لوگ ہو۔ ۶۳۔ کہنے لگے: ہم آپ کے پاس وہی چیز لے کر آئے ہیں جس کے بارے میں لوگ شک کر رہے تھے۔ ۶۴۔ اور ہم تو آپ کے پاس امر حق لے کر آئے ہیں اور ہم بالکل سچے ہیں۔ ۶۵۔ لہٰذا آپ اپنے گھر والوں کو لے کر رات کے کسی حصے میں یہاں سے چلے جائیں اور آپ ان کے پیچھے چلیں اور آپ میں سے کوئی شخص مڑ کر نہ دیکھے اور جدھر جانے کا حکم دیا گیا ہے ادھر چلے جائیں۔ ۶۶۔ اور ہم نے لوط کو اپنا فیصلہ پہنچا دیا کہ صبح ہوتے ہی ان کی جڑ کاٹ دی جائے گی۔ ۶۷۔ ادھر شہر کے لوگ خوشیاں مناتے (لوط کے گھر) آئے۔ ۶۸۔ لوط نے کہا: بلاشبہ یہ میرے مہمان ہیں لہٰذا تم مجھے رسوا نہ کرو۔ ۶۹۔ اور اللہ سے ڈرو اور مجھے بدنام نہ کرو۔ ۷۰۔ کہنے لگے: کیا ہم نے تمہیں ساری دنیا کے لوگوں (کی پذیرائی) سے منع نہیں کیا تھا؟ ۷۱۔ لوط نے کہا: یہ میری بیٹیاں ہیں اگر تم کچھ کرنا ہی چاہتے ہو۔ ۷۲۔ (اے رسول) آپ کی زندگی کی قسم! یقیناً وہ بدمستی میں مدہوش تھے۔ ۷۳۔ پھر سورج نکلتے وقت انہیں خوفناک آواز نے گرفت میں لے لیا۔ ۷۴۔ پھر ہم نے اس بستی کو تہ و بالا کر کے رکھ دیا اور ہم نے ان پر کنکریلے پتھر برسائے۔ ۷۵۔ اس واقعہ میں صاحبان فراست کے لیے نشانیاں ہیں۔ ۷۶۔ اور یہ بستی زیر استعمال گزرگاہ میں (آج بھی) موجود ہے۔ ۷۷۔ اس میں ایمان والوں کے لیے یقیناً نشانی ہے۔ ۷۸۔ اور ایکہ والے یقیناً بڑے ظالم تھے۔ ۷۹۔ تو ہم نے ان سے انتقام لیا اور یہ دونوں بستیاں ایک کھلی شاہراہ پر واقع ہیں۔ ۸۰۔ اور بتحقیق حجر کے باشندوں نے بھی رسولوں کی تکذیب کی۔ ۸۱۔ اور ہم نے انہیں اپنی نشانیاں دکھائیں لیکن وہ ان سے منہ پھیرتے تھے۔ ۸۲۔ اور وہ پہاڑوں کو تراش کر پرامن مکانات بناتے تھے۔ ۸۳۔ اور انہیں صبح کے وقت ایک خوفناک آواز نے گرفت میں لے لیا۔ ۸۴۔ پس جو وہ کیا کرتے تھے ان کے کام نہ آیا۔ ۸۵۔ اور ہم نے آسمانوں اور زمین اور ان کے درمیان موجودات کو برحق پیدا کیا ہے اور

قیامت یقیناً آنے والی ہے لہٰذا (اے رسول) ان سے باوقار انداز میں درگزر کریں۔ ۸۶۔ یقیناً آپ کا رب خالق اور بڑا دانا ہے۔ ۸۷۔ اور بتحقیق ہم نے آپ کو (بار بار) دہرائی جانے والی سات (آیات) اور عظیم قرآن عطا کیا ہے۔ ۸۸۔ (اے رسول) آپ اس سامان عیش کی طرف ہرگز نگاہ نہ اٹھائیں جو ہم نے ان (کافروں) میں سے مختلف جماعتوں کو دے رکھا ہے اور نہ ہی ان کے حال پر رنجیدہ خاطر ہوں اور آپ مومنوں کے ساتھ تواضع سے پیش آئیں۔ ۸۹۔ اور کہہ دیجیے: میں تو صریحاً تنبیہ کرنے والا ہوں۔ ۹۰۔ جیسا (عذاب) ہم نے دھڑے بندی کرنے والوں پر نازل کیا تھا۔ ۹۱۔ جنہوں نے قرآن کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا تھا۔ ۹۲۔ پس آپ کے رب کی قسم ہم ان سب سے ضرور پوچھیں گے۔ ۹۳۔ ان اعمال کی بابت جو وہ کیا کرتے تھے۔ ۹۴۔ آپ کو جس چیز کا حکم ملا ہے اس کا واشگاف الفاظ میں اعلان کریں اور مشرکین کی اعتنا نہ کریں۔ ۹۵۔ آپ کے واسطے ان تمسخر کرنے والوں سے نپٹنے کے لیے یقیناً ہم کافی ہیں۔ ۹۶۔ جو اللہ کے ساتھ کسی اور کو معبود بنا لیتے ہیں عنقریب انہیں (اپنے انجام کا) علم ہو جائے گا۔ ۹۷۔ اور بتحقیق ہمیں علم ہے کہ یہ جو کچھ کہہ رہے ہیں اس سے آپ یقیناً دل تنگ ہو رہے ہیں۔ ۹۸۔ پس آپ اپنے رب کی ثناء کے ساتھ تسبیح کریں اور سجدہ کرنے والوں میں سے ہو جائیں۔ ۹۹۔ اور اپنے رب کی عبادت کریں یہاں تک کہ آپ کو یقین (موت) آ جائے۔

۱۶.....النحل

بنام خدائے رحمن رحیم

۱۔ اللہ کا امر آ گیا پس تم اس میں عجلت نہ کرو وہ پاک اور بالاتر ہے اس شرک سے جو یہ لوگ کر رہے ہیں۔
۲۔ وہ اپنے حکم سے فرشتوں کو روح کے ساتھ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے نازل کرتا ہے (اس حکم
کے ساتھ) کہ انہیں تنبیہ کرو کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں لہٰذا تم میری مخالفت سے بچو۔ ۳۔ اللہ نے
آسمانوں اور زمین کو برحق پیدا کیا ہے اور جو شرک یہ لوگ کرتے ہیں اللہ اس سے بالاتر ہے۔ ۴۔ اس نے
انسان کو ایک بوند سے پیدا کیا پھر وہ یکایک کھلا جھگڑالو بن گیا۔ ۵۔ اور اس نے مویشیوں کو پیدا کیا جن میں
تمہارے لیے گرم پوشاک اور فوائد ہیں اور ان میں سے تم کھاتے بھی ہو۔ ۶۔ اور ان میں تمہارے لیے
رونق بھی ہے اور جب تم انہیں شام کو واپس لاتے ہو اور صبح کو چرنے کے لیے بھیجتے ہو۔ ۷۔ اور وہ تمہارے
بوجھ اٹھا کر ایسے علاقوں تک لے جاتے ہیں جہاں تم جانفشانی کے بغیر نہیں پہنچ سکتے تھے، تمہارا رب یقیناً بڑا
شفیق، مہربان ہے۔ ۸۔ اور (اس نے) گھوڑے خچر اور گدھے بھی (اس لیے پیدا کیے) تاکہ تم ان پر سوار ہو
اور تمہارے لیے زینت بنیں، ابھی اور بھی بہت سی چیزیں پیدا کرے گا جن کا تمہیں علم نہیں ہے۔ ۹۔ اور
سیدھا راستہ (دکھانا) اللہ کے ذمے ہے اور بعض راستے ٹیڑھے بھی ہیں اور اگر وہ چاہتا تو تم سب کو ہدایت
کرتا۔ ۱۰۔ وہی ہے جس نے آسمان سے پانی برسایا جس سے تمہیں پینے کو ملتا ہے اور اس سے درخت اگتے
ہیں جن میں تم جانور چراتے ہو۔ ۱۱۔ جس سے وہ تمہارے لیے کھیتیاں، زیتون کھجور، انگور اور ہر قسم کے
پھل اگاتا ہے، غور و فکر سے کام لینے والوں کے لیے ان چیزوں میں یقیناً نشانی ہے۔ ۱۲۔ اور اس نے
تمہارے لیے رات اور دن اور سورج اور چاند کو مسخر کیا ہے اور ستارے بھی اس کے حکم سے مسخر ہیں، عقل

سے کام لینے والوں کے لیے ان چیزوں میں یقیناً نشانیاں ہیں۔ ۱۳۔ اور تمہارے لیے زمین میں رنگ برنگ کی جو مختلف چیزیں اگائی ہیں نصیحت حاصل کرنے والوں کے لیے ان میں یقیناً نشانی ہے۔ ۱۴۔ اور اسی نے (تمہارے لیے) سمندر کو مسخر کیا تاکہ تم اس سے تازہ گوشت کھاؤ اور اس سے زینت کی وہ چیزیں نکالو جنہیں تم پہنتے ہو اور آپ دیکھتے ہیں کہ کشتی سمندر کو چیرتی ہوئی چلی جاتی ہے تاکہ تم اللہ کا فضل (روزی) تلاش کرو اور شاید تم شکر گزار بنو۔ ۱۵۔ اور اس نے زمین میں پہاڑوں کو گاڑ دیا تاکہ زمین تمہیں لے کر ڈگمگا نہ جائے اور نہریں جاری کیں اور راستے بنائے تاکہ تم راہ پاتے رہو۔ ۱۶۔ اور علامتیں بھی (بنائیں) اور ستاروں سے بھی لوگ راستہ معلوم کر لیتے ہیں۔ ۱۷۔ کیا وہ جو پیدا کرتا ہے اس جیسا ہے جو پیدا نہیں کرتا؟ کیا تم غور نہیں کرتے؟ ۱۸۔ اور اگر تم اللہ کی نعمتوں کو شمار کرنے لگو تو انہیں شمار نہ کر سکو گے، اللہ یقیناً بڑا درگزر کرنے والا، مہربان ہے۔ ۱۹۔ اور اللہ سب سے باخبر ہے جو تم پوشیدہ رکھتے ہو اور جو ظاہر کرتے ہو۔ ۲۰۔ اور اللہ کو چھوڑ کر جنہیں یہ لوگ پکارتے ہیں وہ کسی چیز کو خلق نہیں کر سکتے بلکہ خود مخلوق ہیں۔ ۲۱۔ وہ زندہ نہیں مردہ ہیں اور انہیں اتنا بھی معلوم نہیں کہ کب اٹھائے جائیں گے۔ ۲۲۔ تمہارا معبود بس ایک ہی معبود ہے لیکن جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے ان کے دل (قبول حق کے لیے) منکر ہیں اور وہ تکبر کر رہے ہیں۔ ۲۳۔ یہ حقیقت ہے کہ وہ جو کچھ پوشیدہ رکھتے ہیں اور جو کچھ ظاہر کرتے ہیں اللہ اسے جانتا ہے، وہ تکبر کرنے والوں کو یقیناً پسند نہیں کرتا۔ ۲۴۔ جب ان سے کہا جاتا ہے: تمہارے رب نے کیا نازل کیا ہے؟ تو کہتے ہیں: داستانہائے پارینہ۔ ۲۵۔ (گویا) یہ لوگ قیامت کے دن اپنا سارا بوجھ اور کچھ ان کا بوجھ بھی اٹھانا چاہتے ہیں جنہیں وہ نادانی میں گمراہ کرتے ہیں دیکھو! کتنا برا بوجھ ہے جو یہ اٹھا رہے ہیں۔ ۲۶۔ ان سے پہلے لوگوں نے مکاریاں کی ہیں لیکن اللہ نے ان کی عمارت کو بنیاد سے اکھاڑ دیا، پس اوپر سے چھت ان پر آ گری

اور انہیں وہاں سے عذاب نے آلیا جہاں سے انہیں توقع نہ تھی۔ ۲۷۔ پھر اللہ انہیں قیامت کے دن رسوا کرے گا اور (ان سے) کہے گا: کہاں ہیں میرے وہ شریک جن کے بارے میں تم جھگڑتے تھے؟ (اس وقت) صاحبان علم کہیں گے: آج کافروں کے لیے یقیناً رسوائی اور برائی ہے۔ ۲۸۔ فرشتے جن کی روحیں اس حالت میں قبض کرتے ہیں کہ وہ اپنے نفس پر ظلم کر رہے ہوں تب وہ کافر تسلیم کا اظہار کریں گے (اور کہیں گے) ہم تو کوئی برا کام نہیں کرتے تھے، ہاں! جو کچھ تم کرتے تھے اللہ یقیناً اسے خوب جانتا ہے۔ ۲۹۔ پس اب جہنم کے دروازوں میں داخل ہو جاؤ جہاں تم ہمیشہ رہو گے، تکبر کرنے والوں کا ٹھکانا نہایت برا ہے۔ ۳۰۔ اور متقین سے پوچھا جاتا ہے: تمہارے رب نے کیا نازل کیا ہے؟ وہ کہتے ہیں: بہترین چیز، نیکی کرنے والوں کے لیے اس دنیا میں بھی بھلائی ہے اور آخرت کا گھر تو بہترین ہے ہی اور اہل تقویٰ کے لیے یہ کتنا اچھا گھر ہے۔ ۳۱۔ یہ لوگ دائمی جنت میں داخل ہوں گے جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی، وہاں ان کے لیے جو چاہیں گے موجود ہو گا۔ اللہ اہل تقویٰ کو ایسا اجر دیتا ہے۔ ۳۲۔ جن کی روحیں فرشتے پاکیزہ حالت میں قبض کرتے ہیں (اور انہیں) کہتے ہیں: تم پر سلام ہو! اپنے (نیک) اعمال کی جزا میں جنت میں داخل ہو جاؤ۔ ۳۳۔ کیا یہ لوگ اس بات کے منتظر ہیں کہ فرشتے (ان کی جان کنی کے لیے) ان کے پاس آئیں یا آپ کے رب کا فیصلہ آئے؟ ان سے پہلوں نے بھی ایسا ہی کیا تھا، اللہ نے ان پر کوئی ظلم نہیں کیا بلکہ یہ خود اپنے آپ پر ظلم کر رہے ہیں۔ ۳۴۔ آخر کار انہیں ان کے برے اعمال کی سزائیں ملیں اور جس چیز کا یہ لوگ مذاق اڑاتے تھے اسی نے انہیں گھیر لیا۔ ۳۵۔ اور مشرکین کہتے ہیں: اگر اللہ چاہتا تو ہم اور ہمارے باپ دادا اس کے علاوہ کسی اور چیز کی پرستش نہ کرتے اور نہ اس کے حکم کے بغیر کسی چیز کو حرام قرار دیتے، ان سے پہلے کے لوگوں نے بھی ایسا ہی کیا تھا، تو کیا رسولوں پر واضح انداز میں تبلیغ کے سوا کوئی اور ذمہ داری ہے؟ ۳۶۔ اور بتحقیق ہم

نے ہر امت میں ایک رسول بھیجا ہے کہ اللہ کی عبادت کرو اور طاغوت کی بندگی سے اجتناب کرو، پھر ان
میں سے بعض کو اللہ نے ہدایت دی اور بعض کے ساتھ ضلالت پیوست ہو گئی، لہٰذا تم لوگ زمین پر چل پھر
کر دیکھو کہ تکذیب کرنے والوں کا کیا انجام ہوا تھا۔ ۳۷۔ اگر آپ کو ان کی ہدایت کی شدید خواہش ہو بھی تو
اللہ انہیں ہدایت نہیں دیتا جنہیں وہ ضلالت میں ڈال چکا ہو اور نہ ہی کوئی ان کی مدد کرنے والا ہو گا۔ ۳۸۔
اور یہ لوگ اللہ کی سخت قسمیں کھا کر کہتے ہیں: جو مر جاتا ہے اسے اللہ زندہ کر کے نہیں اٹھائے گا، کیوں
نہیں (اٹھائے گا)؟ یہ ایک ایسا برحق وعدہ ہے جو اللہ کے ذمے ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔ ۳۹۔ تاکہ
اللہ ان کے لیے وہ بات واضح طور پر بیان کرے جس میں یہ لوگ اختلاف کر رہے ہیں اور کافر لوگ بھی جان
لیں کہ وہ جھوٹے تھے۔ ۴۰۔ جب ہم کسی چیز کا ارادہ کر لیتے ہیں تو بے شک ہمیں اس سے یہی کہنا ہوتا ہے:
ہو جا! پس وہ ہو جاتی ہے۔ ۴۱۔ اور جنہوں نے ظلم کا نشانہ بننے کے بعد اللہ کے لیے ہجرت کی انہیں ہم دنیا
ہی میں ضرور اچھا مقام دیں گے اور آخرت کا اجر تو بہت بڑا ہے، اگر وہ جانتے ہوتے۔ ۴۲۔ یہ وہ لوگ ہیں
جنہوں نے صبر کیا اور جو اپنے رب پر بھروسا کرتے ہیں۔ ۴۳۔ اور ہم نے آپ سے قبل صرف مردان
(حق) رسول بنا کر بھیجے ہیں جن پر ہم وحی بھیجا کرتے ہیں، اگر تم لوگ نہیں جانتے ہو تو اہل ذکر سے پوچھ لو۔
۴۴۔ (جنہیں) دلائل اور کتاب دے کر بھیجا تھا اور (اے رسول) آپ پر بھی ہم نے ذکر اس لیے نازل کیا
ہے تاکہ آپ لوگوں کو وہ باتیں کھول کر بتا دیں جو ان کے لیے نازل کی گئی ہیں اور شاید وہ (ان میں) غور
کریں۔ ۴۵۔ جو بدترین مکاریاں کرتے ہیں کیا وہ اس بات سے بے خوف ہیں کہ اللہ انہیں زمین میں دھنسا
دے یا ان پر ایسی جگہ سے عذاب آئے کہ جہاں سے انہیں خبر ہی نہ ہو؟ ۴۶۔ یا انہیں آتے جاتے ہوئے
(عذاب الٰہی) پکڑ لے؟ پس وہ اللہ کو عاجز تو کر نہیں سکتے۔ ۴۷۔ یا انہیں خوف میں رکھ کر گرفت میں لیا

جائے؟ پس تمہارا رب یقیناً بڑا شفقت کرنے والا، مہربان ہے۔ ۴۸۔ کیا انہوں نے اللہ کی مخلوقات میں ایسی چیز نہیں دیکھی جس کے سائے دائیں اور بائیں طرف سے عاجز ہو کر اللہ کو سجدہ کرتے ہوئے جھکتے ہیں؟ ۴۹۔ اور آسمانوں اور زمین میں ہر متحرک مخلوق اور فرشتے سب اللہ کے لیے سجدہ کرتے ہیں اور وہ تکبر نہیں کرتے۔ ۵۰۔ وہ اپنے رب سے جو ان پر بالادستی رکھتا ہے ڈرتے ہیں اور انہیں جو حکم دیا جاتا ہے اس کی تعمیل کرتے ہیں۔ ۵۱۔ اور اللہ نے فرمایا: تم دو معبود نہ بنایا کرو، معبود تو بس ایک ہی ہے پس تم صرف مجھ ہی سے ڈرتے رہو۔ ۵۲۔ اور جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب اس کی ملکیت ہے اور دائمی اطاعت صرف اسی کے لیے ہے تو کیا تم اللہ کے سوا دوسروں سے ڈرتے ہو؟ ۵۳۔ اور تمہیں جو بھی نعمت حاصل ہو وہ اللہ کی طرف سے ہے پھر جب تمہیں کوئی تکلیف پہنچ جاتی ہے تو تم اس کے حضور زاری کرتے ہو۔ ۵۴۔ پھر جب اللہ تم سے تکلیف دور کر دیتا ہے تو تم میں سے کچھ لوگ اپنے رب کے ساتھ شریک ٹھہرانے لگتے ہیں۔ ۵۵۔ اس طرح وہ ان نعمتوں کی ناشکری کرنا چاہتے ہیں جو ہم نے انہیں دے رکھی ہیں سو ابھی تم مزے کر لو، عنقریب تمہیں معلوم ہو جائے گا۔ ۵۶۔ اور یہ لوگ ہمارے دیے ہوئے رزق میں سے ان کے لیے حصے مقرر کرتے ہیں جنہیں یہ جانتے بوجھتے تک نہیں، اللہ کی قسم اس افترا کے بارے میں تم سے ضرور پوچھا جائے گا۔ ۵۷۔ اور انہوں نے اللہ کے لیے بیٹیاں قرار دے رکھی ہیں جس سے وہ پاک و منزہ ہے اور (یہ لوگ) اپنے لیے وہ (اختیار کرتے ہیں) جو یہ خود پسند کرتے ہیں (یعنی لڑکے)۔ ۵۸۔ اور جب ان میں سے کسی کو بیٹی کی خبر دی جاتی ہے تو مارے غصے کے اس کا منہ سیاہ ہو جاتا ہے۔ ۵۹۔ اس بری خبر کی وجہ سے وہ لوگوں سے چھپتا پھرتا ہے (اور سوچتا ہے) کیا اسے ذلت کے ساتھ زندہ رہنے دے یا اسے زیر خاک دبا دے؟ دیکھو! کتنا برا فیصلہ ہے جو یہ کر رہے ہیں؟ ۶۰۔ جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں لاتے ان کے لیے بری

صفات ہیں اور اللہ کے لیے تو اعلیٰ صفات ہیں اور وہ بڑا غالب آنے والا، حکمت والا ہے۔ ٦١۔ اور اگر لوگوں کے ظلم کی وجہ سے اللہ ان کا مواخذہ کرتا تو روئے زمین پر کسی چلنے پھرنے والے کو نہ چھوڑتا، لیکن اللہ انہیں ایک مقررہ وقت تک مہلت دیتا ہے پس جب ان کا مقررہ وقت آجاتا ہے تو وہ نہ گھڑی بھر کے لیے پیچھے ہو سکتے ہیں اور نہ آگے بڑھ سکتے ہیں۔ ٦٢۔ اور یہ لوگ وہ چیزیں اللہ کے لیے قرار دیتے ہیں جو خود (اپنے لیے) پسند نہیں کرتے اور ان کی زبانیں جھوٹ کہتی ہیں کہ ان کے لیے بھلائی ہے جب کہ ان کے لیے یقیناً جہنم کی آگ ہے اور یہ لوگ سب سے پہلے پہنچائے جائیں گے۔ ٦٣۔ اللہ کی قسم! آپ سے پہلے بہت سی امتوں کی طرف ہم نے (رسولوں کو) بھیجا لیکن شیطان نے ان کے اعمال انہیں آراستہ کر کے دکھائے پس آج وہی ان لوگوں کا سرپرست ہے اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔ ٦٤۔ اور ہم نے صرف اس لیے آپ پر کتاب نازل کی ہے تاکہ آپ وہ باتیں ان کے لیے واضح طور پر بیان کریں جن میں یہ لوگ اختلاف کر رہے ہیں اور ایمان لانے والوں کے لیے ہدایت اور رحمت ثابت ہوں۔ ٦٥۔ اور اللہ نے آسمان سے پانی برسایا پھر اس سے زمین کو زندہ کیا اس کے مردہ ہونے کے بعد، سننے والوں کے لیے یقیناً اس میں نشانی ہے۔ ٦٦۔ اور تمہارے لیے مویشیوں میں یقیناً ایک سبق ہے، ان کے شکم میں موجود گوبر اور خون کے درمیان سے ہم تمہیں خالص دودھ پلاتے ہیں جو پینے والوں کے لیے خوشگوار ہے۔ ٦٧۔ اور کھجور اور انگور کے پھلوں سے تم نشے کی چیزیں بناتے ہو اور پاک رزق بھی بنا لیتے ہو، عقل سے کام لینے والوں کے لیے اس میں ایک نشانی ہے۔ ٦٨۔ اور آپ کے رب نے شہد کی مکھی پر وحی کی کہ پہاڑوں اور درختوں اور لوگ جو عمارتیں بناتے ہیں ان میں گھر (چھتے) بنائے۔ ٦٩۔ پھر ہر (قسم کے) پھل (کا رس) چوس لے اور اپنے رب کی طرف سے تسخیر کردہ راہوں پر چلتی جائے، ان مکھیوں کے شکم سے مختلف رنگوں کا مشروب نکلتا ہے جس میں لوگوں

کے لیے شفا ہے، غور و فکر کرنے والوں کے لیے اس میں ایک نشانی ہے۔ ۷۰۔ اور اللہ نے تمہیں پیدا کیا پھر وہی تمہیں موت دیتا ہے اور تم میں سے کوئی نکمی ترین عمر کو پہنچا دیا جاتا ہے تا کہ وہ جاننے کے بعد کچھ نہ جانے، اللہ یقیناً بڑا جاننے والا، قدرت والا ہے۔ ۷۱۔ اور اللہ نے تم میں سے بعض کو بعض پر رزق میں فضیلت دی ہے، پھر جنہیں فضیلت دی گئی ہے وہ اپنا رزق اپنے غلاموں کو دینے والے نہیں ہیں کہ دونوں اس رزق میں برابر ہو جائیں، کیا (پھر بھی) یہ لوگ اللہ کی نعمت سے انکار کرتے ہیں؟ ۷۲۔ اور اللہ نے تمہارے لیے تمہاری جنس سے بیویاں بنائیں اور اس نے تمہاری ان بیویوں سے تمہیں بیٹے اور پوتے عطا کیے اور تمہیں پاکیزہ چیزیں عطا کیں تو کیا۔ یہ لوگ باطل پر ایمان لائیں گے اور اللہ کی نعمت کا انکار کریں گے؟ ۷۳۔ اور اللہ کو چھوڑ کر یہ لوگ ایسوں کی پوجا کرتے ہیں جنہیں نہ آسمانوں سے کوئی رزق دینے کا اختیار ہے اور نہ زمین سے اور نہ ہی وہ اس کام کو انجام دے سکتے ہیں۔ ۷۴۔ پس اللہ کے لیے مثالیں نہ دیا کرو، (ان چیزوں کو) یقیناً اللہ بہتر جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔ ۷۵۔ اللہ ایک غلام کی مثال بیان فرماتا ہے جو دوسرے کا مملوک ہے اور خود کسی چیز پر قادر نہیں اور دوسرا (وہ شخص) جسے ہم نے اپنی طرف سے اچھا رزق دے رکھا ہے پس وہ اس رزق میں سے پوشیدہ و علانیہ طور پر خرچ کرتا ہے، کیا یہ دونوں برابر ہو سکتے ہیں؟ ثنائے کامل اللہ کے لیے ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔ ۷۶۔ اور اللہ دو (اور) مردوں کی مثال دیتا ہے، ان میں سے ایک گونگا ہے جو کسی چیز پر بھی قادر نہیں ہے بلکہ وہ اپنے آقا پر بوجھ بنا ہوا ہے، وہ اسے جہاں بھی بھیجے کوئی بھلائی نہیں لاتا، کیا یہ اس شخص کے برابر ہو سکتا ہے جو انصاف کا حکم دیتا ہے اور خود صراط مستقیم پر قائم ہے؟ ۷۷۔ اور آسمانوں اور زمین کا غیب اللہ کے لیے (خاص) ہے اور قیامت کا معاملہ تو ایسا ہے جیسے آنکھ کا جھپکنا بلکہ اس سے بھی قریب تر، یقیناً اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ ۷۸۔ اور اللہ نے تمہیں تمہاری ماؤں کے

شکموں سے اس حال میں نکالا کہ تم کچھ نہیں جانتے تھے اور اس نے تمہارے لیے کان اور آنکھیں اور دل بنائے کہ شاید تم شکر کرو۔ ۷۹۔ کیا انہوں نے ان پرندوں کو نہیں دیکھا جو فضائے آسمان میں مسخر ہیں؟ اللہ کے سوا انہیں کسی نے تھام نہیں رکھا، ایمان والوں کے لیے یقینا ان میں نشانیاں ہیں ۸۰۔ اور اللہ نے تمہارے گھروں کو تمہارے لیے سکون کی جگہ بنایا ہے اور اس نے جانوروں کی کھالوں سے تمہارے لیے ایسے گھر بنائے جنہیں تم سفر کے دن اور حضر کے دن ہلکا محسوس کرتے ہو اور ان (جانوروں مثلاً بھیڑ) کی اون اور (اونٹ کی) پشم اور (بکرے کے) بالوں سے گھر کا سامان اور ایک مدت تک کے لیے (تمہارے) استعمال کی چیزیں بنائیں۔ ۸۱۔ اور اللہ نے تمہارے لیے اپنی پیدا کردہ چیزوں سے سائے بنائے اور پہاڑوں میں تمہارے لیے پناہ گاہیں بنائیں اور تمہارے لیے ایسی پوشاکیں بنائیں جو تمہیں گرمی سے بچائیں اور ایسی پوشاکیں جو تمہیں جنگ سے بچائیں، اس طرح اللہ تم پر اپنی نعمتیں پوری کرتا ہے شاید تم فرمانبردار بن جاؤ۔ ۸۲۔ پھر اگر یہ لوگ منہ موڑتے ہیں تو (اے رسول) آپ کی ذمے داری تو صرف واضح انداز میں تبلیغ کرنا ہے۔ ۸۳۔ یہ لوگ اللہ کی نعمت کو پہچان لیتے ہیں پھر اس کا انکار کرتے ہیں اور ان میں سے اکثر تو کافر ہیں۔ ۸۴۔ اور اس روز ہم ہر امت میں سے ایک گواہ اٹھائیں گے پھر کافروں کو نہ تو اجازت دی جائے گی اور نہ ہی ان سے اپنے عتاب کو دور کرنے کے لیے کہا جائے گا۔ ۸۵۔ اور جب ظالم لوگ عذاب کو دیکھ لیں گے تو نہ ان کے عذاب میں تخفیف ہو گی اور نہ ہی انہیں مہلت دی جائے گی۔ ۸۶۔ اور جنہوں نے شرک کیا ہے جب وہ اپنے ٹھہرائے ہوئے شریکوں کو دیکھیں گے تو کہیں گے: اے ہمارے رب! یہ ہمارے وہی شریک ہیں جنہیں ہم تیرے بجائے پکارتے تھے تو وہ (شرکاء) اس بات کو مسترد کر دیں گے (اور کہیں گے) بے شک تم جھوٹے ہو۔ ۸۷۔ اور اس دن وہ اللہ کے آگے سر تسلیم خم کر دیں گے اور ان کی افترا پردازیاں ناپید

ہو جائیں گی۔ ۸۸۔ جنہوں نے کفر کیا اور (لوگوں کو) راہ خدا سے روکا ان کے لیے ہم عذاب پر عذاب کا اضافہ کریں گے اس فساد کے عوض جو یہ پھیلاتے رہے۔ ۸۹۔ اور (انہیں اس دن سے آگاہ کیجیے) جس روز ہم ہر امت میں سے ایک ایک گواہ خود انہیں میں سے اٹھائیں گے اور آپ کو ان لوگوں پر گواہ بنا کر لے آئیں گے اور ہم نے آپ پر یہ کتاب ہر چیز کو بڑی وضاحت سے بیان کرنے والی اور مسلمانوں کے لیے ہدایت اور رحمت اور بشارت بنا کر نازل کی ہے۔ ۹۰۔ یقیناً اللہ عدل اور احسان اور قرابتداروں کو (ان کا حق) دینے کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی اور برائی اور زیادتی سے منع کرتا ہے۔ وہ تمہیں نصیحت کرتا ہے شاید تم نصیحت قبول کرو۔ ۹۱۔ اور جب تم عہد کرو تو اللہ سے عہد کو پورا کرو اور قسموں کو پختہ کرنے کے بعد نہ توڑو جب کہ تم اللہ کو اپنا ضامن بنا چکے ہو، جو کچھ تم کرتے ہو یقیناً اللہ اسے جانتا ہے۔ ۹۲۔ اور تم اس عورت کی طرح نہ ہونا جس نے پوری طاقت سے سوت کاتنے کے بعد اسے تار تار کر ڈالا، تم اپنی قسموں کو آپس میں فساد کا ذریعہ بناتے ہو تا کہ ایک قوم دوسری قوم سے بڑھ جائے، اس بات کے ذریعے اللہ یقیناً تمہیں آزماتا ہے اور قیامت کے دن تمہیں وہ بات کھول کر ضرور بتا دے گا جس میں تم اختلاف کرتے رہے۔ ۹۳۔ اور اگر اللہ چاہتا تو تمہیں ایک ہی امت بنا دیتا لیکن وہ جسے چاہتا ہے گمراہ کر دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو اس کے بارے میں تم سے ضرور پوچھا جائے گا۔ ۹۴۔ اور تم اپنی قسموں کو اپنے درمیان فساد کا ذریعہ نہ بناؤ کہ قدم جم جانے کے بعد اکھڑ جائیں اور راہ خدا سے روکنے کی پاداش میں تمہیں عذاب چکھنا پڑے اور (ایسا کیا تو) تمہارے لیے بڑا عذاب ہے۔ ۹۵۔ اور اللہ کے عہد کو تم قلیل معاوضے میں نہ بیچو، اگر تم جان لو تو تمہارے لیے صرف وہی بہتر ہے جو اللہ کے پاس ہے۔ ۹۶۔ جو کچھ تمہارے پاس ہے وہ ختم ہو جائے گا اور جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ باقی رہنے والا ہے اور جن لوگوں نے صبر کیا ہے ان کے

بہترین اعمال کی جزا میں ہم انہیں اجر ضرور دیں گے۔ ۹۷۔ جو نیک عمل کرے خواہ مرد ہو یا عورت بشرطیکہ وہ مومن ہو تو ہم اسے پاکیزہ زندگی ضرور عطا کریں گے اور ان کے بہترین اعمال کی جزا میں ہم انہیں اجر (بھی) ضرور دیں گے۔ ۹۸۔ پس جب آپ قرآن پڑھنے لگیں تو راندہ درگاہ شیطان سے اللہ کی پناہ مانگ لیا کریں۔ ۹۹۔ شیطان کو یقیناً ان لوگوں پر کوئی بالادستی حاصل نہ ہو گی جو ایمان لائے ہیں اور اپنے رب پر توکل کرتے ہیں۔ ۱۰۰۔ اس کی بالادستی تو صرف ان لوگوں پر ہے جو اسے اپنا سرپرست بناتے ہیں اور جو اللہ کے ساتھ شریک ٹھہراتے ہیں۔ ۱۰۱۔ اور جب ہم ایک آیت کو کسی اور آیت سے بدلتے ہیں تو اللہ بہتر جانتا ہے کہ کیا نازل کرے، یہ لوگ کہتے ہیں: تم تو بس خود ہی گھڑ لاتے ہو، درحقیقت ان میں سے اکثر نہیں جانتے۔ ۱۰۲۔ کہہ دیجئے: اسے روح القدس نے آپ کے۔رب کی طرف سے برحق نازل کیا ہے تاکہ ایمان لانے والوں کو ثابت (قدم) رکھے اور مسلمانوں کے لیے ہدایت اور بشارت (ثابت) ہو۔ ۱۰۳۔ اور بتحقیق ہمیں علم ہے کہ یہ لوگ (آپ کے بارے میں) کہتے ہیں: اس شخص کو ایک انسان سکھاتا ہے، حالانکہ جس شخص کی طرف یہ نسبت دیتے ہیں اس کی زبان عجمی ہے اور یہ (قرآن) تو واضح عربی زبان ہے۔ ۱۰۴۔ جو لوگ اللہ کی نشانیوں پر ایمان نہیں لاتے، یقیناً اللہ ان کی ہدایت نہیں کرتا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔ ۱۰۵۔ جھوٹ تو صرف وہی لوگ افترا کرتے ہیں جو اللہ کی نشانیوں پر ایمان نہیں لاتے اور یہی لوگ جھوٹے ہیں۔ ۱۰۶۔ جو شخص اپنے ایمان کے بعد اللہ کا انکار کرے (اس کے لیے سخت عذاب ہے) بجز اس شخص کے جسے مجبور کیا گیا ہو اور اس کا دل ایمان سے مطمئن ہو (تو کوئی حرج نہیں) لیکن جنہوں نے دل کھول کر کفر اختیار کیا ہو تو ایسے لوگوں پر اللہ کا غضب ہے اور ان کے لیے بڑا عذاب ہے۔ ۱۰۷۔ یہ اس لیے ہے کہ انہوں نے آخرت کے مقابلے میں دنیا کی زندگی کو پسند کیا ہے اور اللہ کافروں کی ہدایت نہیں کرتا۔ ۱۰۸۔

یہ وہی لوگ ہیں جن کے دلوں اور کانوں اور آنکھوں پر اللہ نے مہر لگا دی ہے اور یہی لوگ غافل ہیں۔ ۱۰۹۔ لازماً آخرت میں یہی لوگ خسارے میں رہیں گے۔ ۱۱۰۔ پھر آپ کا رب یقیناً ان لوگوں کے لیے جنہوں نے آزمائش میں مبتلا ہونے کے بعد ہجرت کی پھر جہاد کیا اور صبر سے کام لیا ان باتوں کے بعد آپ کا رب یقیناً بڑا بخشنے والا، مہربان ہے۔ ۱۱۱۔ اس دن ہر شخص اپنی صفائی کی حجتیں قائم کرتے ہوئے پیش ہو گا اور ہر شخص کو اس کے اعمال کا پورا بدلہ دیا جائے گا اور ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔ ۱۱۲۔ اور اللہ ایسی بستی کی مثال دیتا ہے جو امن سکون سے تھی، ہر طرف سے اس کا وافر رزق اسے پہنچ رہا تھا، پھر اس نے اللہ کی نعمات کی ناشکری شروع کی تو اللہ نے ان کی حرکتوں کی وجہ سے انہیں بھوک اور خوف کا ذائقہ چکھا دیا۔ ۱۱۳۔ اور بتحقیق ان کے پاس خود انہی میں سے ایک رسول آیا تو انہوں نے اسے جھٹلایا پس انہیں عذاب نے اس حال میں آلیا کہ وہ ظالم تھے۔ ۱۱۴۔ پس جو حلال اور پاکیزہ رزق اللہ نے تمہیں دیا ہے اسے کھاؤ اور اللہ کی نعمت کا شکر کرو اگر تم اس کی بندگی کرتے ہو۔ ۱۱۵۔ اس نے تو تم پر صرف مردار اور خون اور سور کا گوشت اور اس چیز کو جس پر غیر اللہ کا نام لیا گیا ہو حرام کر دیا ہے، پس اگر کوئی مجبور ہو تا ہے نہ (قانون کا) باغی ہو کر اور نہ (ضرورت سے) تجاوز کا مرتکب ہو کر تو اللہ یقیناً بڑا معاف کرنے والا، رحم کرنے والا ہے۔ ۱۱۶۔ اور جن چیزوں پر تمہاری زبانیں جھوٹے احکام لگاتی ہیں ان کے بارے میں نہ کہو یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے جس کا نتیجہ یہ ہو کہ تم اللہ پر جھوٹ افترا کرو، جو اللہ پر جھوٹ بہتان باندھتے ہیں وہ یقیناً فلاح نہیں پاتے۔ ۱۱۷۔ چند روزہ کیف ہے اور پھر ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔ ۱۱۸۔ اور جنہوں نے یہودیت اختیار کی ہے ان پر وہی چیزیں ہم نے حرام کر دیں جن کا ذکر پہلے ہم آپ سے کر چکے ہیں اور ہم نے تو ان پر کوئی ظلم نہیں کیا بلکہ وہ خود اپنے آپ پر ظلم کرتے ہیں۔ ۱۱۹۔ پھر بے شک آپ کا رب ان کے لیے جنہوں نے نادانی میں برا عمل کیا

پھر اس کے بعد توبہ کر لی اور اصلاح کر لی تو یقیناً اس کے بعد آپ کا رب بڑا بخشنے والا، مہربان ہے۔ ۱۲۰۔ ابراہیم (اپنی ذات میں) ایک امت تھے اللہ کے فرمانبر دار اور (اللہ کی طرف) یکسو ہونے والے تھے اور وہ مشرکین میں سے نہ تھے۔ ۱۲۱۔ (وہ) اللہ کی نعمتوں کے شکر گزار تھے، اللہ نے انہیں برگزیدہ کیا اور صراط مستقیم کی طرف ان کی ہدایت کی۔ ۱۲۲۔ اور ہم نے دنیا میں انہیں بھلائی دی اور آخرت میں وہ صالحین میں سے ہیں۔ ۱۲۳۔ (اے رسول) پھر ہم نے آپ کی طرف وحی کی کہ یکسوئی کے ساتھ ملت ابراہیمی کی پیروی کریں اور ابراہیم مشرکین میں سے نہ تھے۔ ۱۲۴۔ سبت (کا احترام) ان لوگوں پر لازم کیا گیا تھا جنہوں نے اس بارے میں اختلاف کیا اور آپ کا رب قیامت کے دن ان کے درمیان ان باتوں کا فیصلہ کرے گا جن میں یہ لوگ اختلاف کرتے تھے۔ ۱۲۵۔ (اے رسول) حکمت اور اچھی نصیحت کے ساتھ اپنے رب کی راہ کی طرف دعوت دیں اور ان سے بہتر انداز میں بحث کریں، یقیناً آپ کا رب بہتر جانتا ہے کہ کون اس کی راہ سے بھٹک گیا ہے اور وہ ہدایت پانے والوں کو بھی خوب جانتا ہے۔ ۱۲۶۔ اور اگر تم بدلہ لینا چاہو تو اسی قدر بدلہ لو جس قدر تمہارے ساتھ زیادتی ہوئی ہے اور اگر تم نے صبر کیا تو یہ صبر کرنے والوں کے حق میں بہتر ہے۔ ۱۲۷۔ اور آپ صبر کریں اور آپ کا صبر صرف اللہ کی مدد سے ہے اور ان (مشرکین) کے بارے میں حزن نہ کریں اور نہ ہی ان کی مکاریوں سے تنگ ہوں۔ ۱۲۸۔ اللہ یقیناً تقویٰ اختیار کرنے والوں اور نیک عمل کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

۱۷....الاسراء

بنام خدائے رحمن ورحیم

۱۔ پاک ہے وہ جو ایک رات اپنے بندے کو مسجد الحرام سے اس مسجد اقصیٰ تک لے گیا جس کے گرد و پیش میں ہم نے برکتیں رکھیں تاکہ ہم انہیں اپنی نشانیاں دکھائیں، یقیناوہ خوب سننے والا، دیکھنے والا ہے۔ ۲۔ اور ہم نے موسیٰ کو کتاب دی اور اس (کتاب) کو بنی اسرائیل کے لیے ہدایت قرار دیا کہ میرے علاوہ کسی کو کارساز نہ بناؤ۔ ۳۔ اے ان لوگوں کی اولاد! جنہیں ہم نے نوح کے ساتھ (کشتی میں) سوار کیا تھا، نوح یقینا بڑے شکر گزار بندے تھے۔ ۴۔ اور ہم نے بنی اسرائیل کو کتاب میں آگاہ کر دیا تھا کہ تم زمین میں دو مرتبہ ضرور فساد برپا کرو گے اور ضرور بڑی طغیانی دکھاؤ گے۔ ۵۔ پس جب دونوں میں سے پہلے وعدے کا وقت آیا تو ہم نے اپنے زبردست طاقتور جنگجو بندوں کو تم پر مسلط کیا پھر وہ گھر گھر گھس گئے اور یہ پورا ہونے والا وعدہ تھا۔ ۶۔ پھر دوسری بار ہم نے تمہیں ان پر غالب کر دیااور اموال اور اولاد سے تمہاری مدد کی اور تمہاری تعداد بڑھا دی۔ ۷۔ اگر تم نے نیکی کی تو اپنے لیے نیکی کی اور اگر تم نے برائی کی تو بھی اپنے حق میں کی پھر جب دوسرے وعدے کا وقت آیا۔(تو ہم نے ایسے دشمنوں کو مسلط کیا) وہ تمہارے چہرے بدنما کر دیں اور مسجد (اقصیٰ) میں اس طرح داخل ہو جائیں جس طرح اس میں پہلی مرتبہ داخل ہوئے تھے اور جس جس چیز پر ان کا زور چلے اسے تباہ کر دیں۔ ۸۔ امید ہے کہ تمہارا پروردگار تم پر رحم کرے گا اور اگر تم نے (شرارت) دہرائی تو ہم بھی (اسی روش کو) دہرائیں گے اور ہم نے جہنم کو کافروں کے لیے قید خانہ بنا رکھا ہے۔ ۹۔ یہ قرآن یقینا اس راہ کی ہدایت کرتا ہے جو بالکل سیدھی ہے اور ان مومنین کو جو نیک اعمال بجا لاتے ہیں یہ بشارت دیتا ہے کہ ان کے لیے بڑا اجر ہے۔ ۱۰۔ اور یہ کہ جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں لاتے

ان کے لیے ہم نے ایک دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔ ۱۱۔ اور انسان کو جس طرح خیر مانگنا چاہیے اسی انداز سے شر مانگتا ہے اور انسان بڑا جلد باز ہے۔ ۱۲۔ اور ہم نے رات اور دن کو دو نشانیاں بنایا ہے پھر ہم نے رات کی نشانی کو ماند کر دیا اور دن کی نشانی کو روشن کر دیا تاکہ تم اپنے رب کا فضل تلاش کرو اور سالوں کا شمار اور حساب معلوم کر سکو اور ہم نے ہر چیز کو پوری تفصیل سے بیان کر دیا ہے۔ ۱۳۔ اور ہم نے ہر انسان کا عمل اس کے گلے میں لٹکا رکھا ہے اور قیامت کے دن ہم اس کے لیے ایک کتاب پیش کریں گے جسے وہ کھلا ہوا پائے گا۔ ۱۴۔ پڑھ اپنا نامہ اعمال! آج اپنے حساب کے لیے تو خود ہی کافی ہے۔ ۱۵۔ جو ہدایت حاصل کرتا ہے وہ اپنے لیے ہدایت حاصل کرتا ہے اور جو گمراہ ہوتا ہے وہ اپنے ہی خلاف گمراہ ہوتا ہے اور کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھاتا اور جب تک ہم کسی رسول کو مبعوث نہ کریں عذاب دینے والے نہیں ہیں۔ ۱۶۔ اور جب ہم کسی بستی کو ہلاکت میں ڈالنا چاہتے ہیں تو اس کے عیش پرستوں کو حکم دیتے ہیں تو وہ اس بستی میں فسق و فجور کا ارتکاب کرتے ہیں، تب اس بستی پر فیصلہ عذاب لازم ہو جاتا ہے پھر ہم اسے پوری طرح تباہ کر دیتے ہیں۔ ۱۷۔ اور نوح کے بعد کتنی نسلوں کو ہم نے ہلاکت میں ڈال دیا اور آپ کا رب ہی اپنے بندوں کے گناہوں پر آگاہی رکھنے، نگاہ رکھنے کے لیے کافی ہے۔ ۱۸۔ جو شخص عجلت پسند ہے تو ہم جسے جو چاہیں اس دنیا میں اسے جلد دیتے ہیں پھر ہم نے اس کے لیے جہنم کو مقرر کیا ہے جس میں وہ مذموم اور راندہ درگاہ ہو کر بھسم ہو جائے گا۔ ۱۹۔ اور جو شخص آخرت کا طالب ہے اور اس کے لیے جتنی سعی درکار ہے وہ اتنی سعی کرتا ہے اور وہ مومن بھی ہے تو ایسے لوگوں کی سعی مقبول ہو گی۔ ۲۰۔ ہم (دنیا میں) ان کی بھی اور ان کی بھی آپ کے پروردگار کے عطیے سے مدد کرتے ہیں اور آپ کے پروردگار کا عطیہ۔(کسی کے لیے بھی) ممنوع نہیں ہے۔ ۲۱۔ دیکھ لیجیے: ہم نے کس طرح ان میں سے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے اور

آخرت تو درجات کے اعتبار سے زیادہ بڑی اور فضیلت کے اعتبار سے بھی زیادہ بڑی ہے۔ ۲۲۔ اللہ کے ساتھ کسی اور کو معبود نہ بناؤ ورنہ مذموم اور بے یار و مددگار ہو کر بیٹھ جاؤ گے۔ ۲۳۔ اور آپ کے پروردگار نے فیصلہ کر دیا ہے کہ تم اس کے سوا کسی کی بندگی نہ کرو اور والدین کے ساتھ نیکی کرو، اگر ان میں سے ایک یا دونوں تمہارے پاس ہوں اور بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو انہیں اف تک نہ کہنا اور انہیں نہ جھڑکنا بلکہ ان سے عزت و تکریم کے ساتھ بات کرنا۔ ۲۴۔ اور مہر و محبت کے ساتھ ان کے آگے انکساری کا پہلو جھکائے رکھو اور دعا کرو: پروردگارا! ان پر رحم فرما جس طرح انہوں نے مجھے بچپن میں (شفقت سے) پالا تھا۔ ۲۵۔ جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے اس پر تمہارا پروردگار زیادہ باخبر ہے، اگر تم صالح ہوئے تو وہ پلٹ کر آنے والوں کے لیے یقیناً بڑا معاف کرنے والا ہے۔ ۲۶۔ قریبی رشتہ داروں کو ان کا حق دیا کرو اور مساکین اور مسافروں کو بھی اور فضول خرچی نہ کیا کرو۔ ۲۷۔ فضول خرچی کرنے والے یقیناً شیاطین کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے رب کا بڑا ناشکرا ہے۔ ۲۸۔ اور اگر آپ اپنے پروردگار کی رحمت کی تلاش میں جس کی آپ کو امید بھی ہو ان لوگوں کی طرف توجہ نہ کر سکیں تو ان سے نرمی کے ساتھ بات کریں۔ ۲۹۔ اور نہ تو آپ اپنا ہاتھ اپنی گردن سے باندھ کر رکھیں اور نہ ہی اسے بالکل کھلا چھوڑ دیں ورنہ آپ ملامت کا نشانہ اور تہی دست ہو جائیں گے۔ ۳۰۔ یقیناً آپ کا رب جس کے لیے چاہتا ہے روزی فراخ اور تنگ کر دیتا ہے، وہ اپنے بندوں کے بارے میں یقیناً نہایت باخبر، نگاہ رکھنے والا ہے۔ ۳۱۔ اور تم اپنی اولاد کو تنگدستی کے خوف سے قتل نہ کیا کرو، ہم انہیں رزق دیں گے اور تمہیں بھی، ان کا قتل یقیناً بہت بڑا گناہ ہے۔ ۳۲۔ اور زنا کے قریب بھی نہ جاؤ، یقیناً یہ بڑی بے حیائی ہے اور بہت برا راستہ ہے۔ ۳۳۔ اور جس جان کا مارنا اللہ نے حرام کیا ہے تم اسے قتل نہ کرو مگر حق کے ساتھ اور جو شخص مظلوم مارا جائے تو ہم نے اس کے ولی کو (قصاص کا) اختیار دیا ہے، پس اسے بھی قتل

میں حد سے تجاوز نہیں کرنا چاہیے، یقیناً نصرت اسی کی ہو گی۔ ۳۴۔ اور تم یتیم کے مال کے قریب نہ جاؤ مگر
اس طریقے سے جس میں بہتری ہو یہاں تک کہ وہ اپنے سن بلوغ کو پہنچ جائے اور عہد کو پورا کرو، یقیناً عہد
کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ ۳۵۔ اور تم ناپتے وقت پیمانے کو پورا کر کے دو اور جب تول کر دو تو ترازو
سیدھی رکھو، بھلائی اسی میں ہے اور انجام بھی اسی کا زیادہ بہتر ہے۔ ۳۶۔ اور اس کے پیچھے نہ پڑ جس کا تجھے علم
نہیں ہے کیونکہ کان اور آنکھ اور دل ان سب سے باز پرس ہو گی۔ ۳۷۔ اور زمین پر اکڑ کر نہ چلو، بلاشبہ نہ تم
زمین کو پھاڑ سکتے ہو نہ ہی بلندی کے لحاظ سے پہاڑوں تک پہنچ سکتے ہو۔ ۳۸۔ ان سب کی برائی آپ کے رب
کے نزدیک ناپسندیدہ ہے۔ ۳۹۔ یہ حکمت کی وہ باتیں ہیں جو آپ کے پروردگار نے آپ کی طرف وحی کی ہیں
اور اللہ کے ساتھ کسی اور کو معبود نہ بناؤ ورنہ ملامت کا نشانہ اور راندہ درگاہ بنا کر جہنم میں ڈال دیے جاؤ گے۔
۴۰۔ (اے مشرکین) کیا تمہارے رب نے تم کو بیٹوں کے لیے چن لیا اور خود فرشتوں کو بیٹیاں بنا لیا، بتحقیق
تم لوگ بہت بڑی (گستاخی کی) بات کرتے ہو۔ ۴۱۔ اور ہم نے اس قرآن میں (دلائل کو) مختلف انداز میں
بیان کیا ہے تاکہ یہ لوگ نصیحت حاصل کریں مگر وہ مزید دور جا رہے ہیں۔ ۴۲۔ کہہ دیجئے: اگر اللہ کے
ساتھ دوسرے معبود بھی ہوتے جیسا کہ یہ لوگ کہہ رہے ہیں تو وہ مالک عرش تک پہنچنے کے لیے راستہ تلاش
کرتے۔ ۴۳۔ پاکیزہ اور بالاتر ہے وہ ان باتوں سے جو یہ لوگ کرتے ہیں۔ ۴۴۔ ساتوں آسمان اور زمین اور
ان میں جو موجودات ہیں سب اس کی تسبیح کرتے ہیں اور کوئی چیز ایسی نہیں جو اس کی ثنا میں تسبیح نہ کرتی ہو
لیکن تم ان کی تسبیح کو سمجھتے نہیں ہو، اللہ یقیناً نہایت بردبار، معاف کرنے والا ہے۔ ۴۵۔ اور جب آپ قرآن
پڑھتے ہیں تو ہم آپ کے اور آخرت پر ایمان نہ لانے والوں کے درمیان ایک نامرئی پردہ حائل کر دیتے
ہیں۔ ۴۶۔ اور ہم ان کے دلوں پر پردے ڈال دیتے ہیں کہ وہ کچھ سمجھ ہی نہ سکیں اور ان کے کانوں میں

سنگینی کر دیتے ہیں اور جب آپ قرآن میں اپنے یکتا رب کا ذکر کرتے ہیں تو وہ نفرت سے اپنی پیٹھ پھیر لیتے ہیں۔ ۴۷۔ ہم خوب جانتے ہیں کہ جب یہ لوگ آپ کی طرف کان لگا کر سنتے ہیں تو کیا سنتے ہیں اور جب یہ لوگ سرگوشیاں کرتے ہیں تو یہ ظالم کہتے ہیں: تم (لوگ) تو ایک سحر زدہ آدمی کی پیروی کرتے ہو۔ ۴۸۔ دیکھ لیں! ان لوگوں نے آپ کے بارے میں کس طرح کی مثالیں بنائی ہیں پس یہ گمراہ ہو چکے ہیں چنانچہ یہ کوئی راستہ نہیں پا سکتے۔ ۴۹۔ اور وہ کہتے ہیں: کیا جب ہم ہڈیاں اور ریزہ ریزہ ہو جائیں گے تو کیا ہم نئے سرے سے پیدا کر کے اٹھائے جائیں گے؟ ۵۰۔ کہہ دیجئے: تم خواہ پتھر ہو جاؤ یا لوہا۔ ۵۱۔ یا کوئی ایسی مخلوق جو تمہارے خیال میں بڑی ہو۔ (پھر بھی تمہیں اٹھایا جائے گا) پس وہ پوچھیں گے: ہمیں دوبارہ کون واپس لائے گا؟ کہہ دیجئے: وہی جس نے تمہیں پہلی بار پیدا کیا، پس وہ آپ کے آگے سر ہلائیں گے اور کہیں گے: یہ کب ہو گا؟ کہہ دیجئے: ہو سکتا ہے وہ وقت قریب ہو۔ ۵۲۔ جس دن وہ تمہیں بلائے گا تو تم اس کی ثنا کرتے ہوئے تعمیل کرو گے اور (اس وقت) تمہارا یہ گمان ہو گا کہ تم (دنیا میں) تھوڑی دیر رہ چکے ہو۔ ۵۳۔ اور میرے بندوں سے کہدیجیے: وہ بات کرو جو بہترین ہو کیونکہ شیطان ان میں فساد ڈلواتا ہے، بتحقیق شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے۔ ۵۴۔ تمہارا رب تمہارے حال سے زیادہ باخبر ہے، اگر وہ چاہے تو تم پر رحم کرے اور اگر چاہے تو تمہیں عذاب دے اور (اے رسول) ہم نے آپ کو ان کا ضامن بنا کر نہیں بھیجا۔ ۵۵۔ اور (اے رسول) آپ کا رب آسمانوں اور زمین کی موجودات کو بہتر جانتا ہے اور بتحقیق ہم نے انبیاء میں سے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے اور داؤد کو ہم نے زبور عطا کی ہے۔ ۵۶۔ کہہ دیجئے: جنہیں تم اللہ کے سوا (اپنا معبود) سمجھتے ہو انہیں پکارو، پس وہ تم سے نہ کسی تکلیف کو دور کر سکتے ہیں اور نہ۔ (ہی اسے) بدل سکتے ہیں۔ ۵۷۔ جن (معبودوں) کو یہ پکارتے ہیں وہ خود اپنے رب تک رسائی کے لیے وسیلہ تلاش کر رہے ہیں کہ ان

میں کون زیادہ قریب ہو جائے اور وہ اس کی رحمت کی امید رکھتے ہیں اور اس کے عذاب سے خائف بھی، کیونکہ آپ کے رب کا عذاب یقیناً ڈرنے کی چیز ہے۔ ۵۸۔ اور کوئی بستی ایسی نہیں جسے ہم قیامت کے دن سے پہلے ہلاک نہ کریں یا سخت عذاب میں مبتلا نہ کریں، یہ بات کتاب (تقدیر) میں لکھی جا چکی ہے۔ ۵۹۔ اور نشانیاں بھیجنے سے ہمارے لیے کوئی مانع نہیں ہے سوائے اس کے کہ اس سے پہلے کے لوگوں نے اسے جھٹلایا ہے اور (مثلاً) ثمود کو ہم نے اونٹنی کی کھلی نشانی دی تو انہوں نے اس کے ساتھ ظلم کیا اور ہم ڈرانے کے لیے ہی نشانیاں بھیجتے ہیں۔ ۶۰۔ اور (اے رسول وہ وقت یاد کریں) جب ہم نے آپ سے کہا تھا کہ آپ کے رب نے لوگوں کو گھیر رکھا ہے اور جو خواب ہم نے آپ کو دکھلایا ہے اور وہ درخت جسے قرآن میں ملعون ٹھہرایا گیا ہے اسے ہم نے صرف لوگوں کی آزمائش قرار دیا اور ہم انہیں ڈراتے ہیں مگر یہ تو ان کی بڑی سرکشی میں اضافے کا سبب بنتا جاتا ہے۔ ۶۱۔ اور (یاد کریں) جب ہم نے فرشتوں سے کہا: آدم کو سجدہ کرو تو سب نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے، اس نے کہا: کیا میں اسے سجدہ کروں جسے تو نے مٹی سے پیدا کیا ہے؟ ۶۲۔ پھر کہا: مجھے بتاؤ! یہی ہے وہ جسے تو نے مجھ پر فضیلت دی ہے؟ اگر تو نے مجھے قیامت کے دن تک مہلت دے دی تو قلیل تعداد کے سوا میں اس کی سب اولاد کی جڑیں ضرور کاٹ دوں گا۔ ۶۳۔ (اللہ تعالیٰ نے) فرمایا: دور ہو جا! ان میں سے جو کوئی تیری پیروی کرے گا تو تم سب کے لیے جہنم کی سزا ہی یقیناً مکمل سزا ہے۔ ۶۴۔ اور ان میں سے تو جس جس کو اپنی آواز سے لغزش سے دوچار کر سکتا ہے کر اور اپنے سواروں اور پیادوں کے ساتھ ان پر چڑھائی کر دے اور ان کے اموال اور اولاد میں ان کا شریک بن جا اور انہیں (جھوٹے) وعدوں میں لگا رکھ اور شیطان سوائے دھوکے کے انہیں اور کوئی وعدہ نہیں دیتا۔ ۶۵۔ میرے بندوں پر تیری کوئی بالادستی نہیں ہے اور آپ کا پروردگار ہی ضمانت کے لیے کافی ہے۔ ۶۶۔ تمہارا پروردگار وہ ہے جو سمندر میں

تمہارے لیے کشتی چلاتا ہے تاکہ تم اس کا فضل (روزی) تلاش کرو، اللہ تم پر یقیناً نہایت مہربان ہے۔ ٦٧۔ اور جب سمندر میں تمہیں کوئی حادثہ پیش آتا ہے تو سوائے اللہ کے جن جن کو تم پکارتے تھے وہ سب ناپید ہو جاتے ہیں پھر جب اللہ تمہیں خشکی کی طرف نجات دیتا ہے تو تم منہ موڑنے لگتے ہو اور انسان بڑا ہی ناشکرا ثابت ہوا ہے۔ ٦٨۔ تو کیا تم اس بات سے خائف نہیں ہو کہ اللہ تمہیں خشکی کی طرف زمین میں دھنسا دے یا تم پر پتھر برسانے والی آندھی چلا دے، پھر تم اپنے لیے کوئی ضامن نہیں پاؤ گے۔ ٦٩۔ آیا تمہیں اس بات کا خوف نہیں کہ اللہ تمہیں دوبارہ سمندر کی طرف لے جائے پھر تم پر تیز ہوا چلا دے پھر تمہارے کفر کی پاداش میں تمہیں غرق کر دے؟ پھر تمہیں اپنے لیے اس بات پر ہمارا پیچھا کرنے والا کوئی نہ ملے گا۔ ٧٠۔ اور بتحقیق ہم نے اولاد آدم کو عزت و تکریم سے نوازا اور ہم نے انہیں خشکی اور سمندر میں سواری دی اور انہیں پاکیزہ چیزوں سے روزی عطا کی اور اپنی بہت سی مخلوقات پر انہیں بڑی فضیلت دی۔ ٧١۔ قیامت کے دن ہم ہر گروہ کو اس کے پیشوا کے ساتھ بلائیں گے پھر جن کا نامہ اعمال ان کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا پس وہ اپنا نامہ اعمال پڑھیں گے اور ان پر ذرہ برابر ظلم نہ ہو گا۔ ٧٢۔ اور جو شخص اس دنیا میں اندھا رہا وہ آخرت میں بھی اندھا ہی رہے گا بلکہ (اندھے سے بھی) زیادہ گمراہ ہو گا۔ ٧٣۔ اور (اے رسول) یہ لوگ آپ کو اس وحی سے منحرف کرنے کی کوشش کر رہے تھے جو ہم نے آپ کی طرف بھیجی ہے تاکہ آپ وحی سے ہٹ کر کوئی اور بات گھڑ کر ہماری طرف منسوب کریں اس صورت میں وہ ضرور آپ کو دوست بنا لیتے۔ ٧٤۔ اور اگر ہم آپ کو ثابت قدم نہ رکھتے تو بلاشبہ آپ کچھ نہ کچھ ان کی طرف مائل ہو جاتے۔ ٧٥۔ اس صورت میں ہم آپ کو زندگی میں بھی دوہرا عذاب اور آخرت میں بھی دوہرا عذاب چکھا دیتے پھر آپ ہمارے مقابلے میں کوئی مددگار نہ پاتے۔ ٧٦۔ اور یہ لوگ آپ کا قدم اس سرزمین سے اکھاڑنے کی

کوشش میں رہے ہیں تاکہ آپ کو یہاں سے نکال دیں اور اگر یہ ایسا کریں گے تو آپ کے بعد یہ زیادہ دیر
یہاں نہیں ٹھہر سکیں گے۔۷۷۔ یہ ہمارا دستور ہے جو ان تمام رسولوں کے ساتھ رہا ہے جنہیں ہم نے
آپ سے پہلے بھیجا تھا اور آپ ہمارے دستور العمل میں کوئی تبدیلی نہیں پائیں گے۔۷۸۔ زوال آفتاب سے
لے کر رات کے اندھیرے تک (ظہر، عصر، مغرب وعشاء کی) نماز قائم کرو اور فجر کی نماز بھی کیونکہ فجر کی
نماز کی گواہی دی جاتی ہے۔ ۷۹۔ اور رات کا کچھ حصہ قرآن کے ساتھ بیداری میں گزارو، یہ ایک زائد
(عمل) صرف آپ کے لیے ہے، امید ہے کہ آپ کا رب آپ کو مقام محمود پر فائز کرے گا. ۸۰۔ اور یوں
کہیے: پروردگارا! تو مجھے (ہر مرحلہ میں) سچائی کے ساتھ داخل کر اور سچائی کے ساتھ (اس سے) نکال اور
اپنے ہاں سے مجھے ایک قوت عطا فرما جو مددگار ثابت ہو۔ ۸۱۔ اور کہہ دیجئے: حق آگیا اور باطل مٹ گیا،
باطل کو تو یقیناً مٹنا ہی تھا۔ ۸۲۔ اور ہم قرآن میں سے ایسی چیز نازل کرتے ہیں جو مومنین کے لیے تو شفا اور
رحمت ہے لیکن ظالموں کے لیے تو صرف خسارے میں اضافہ کرتی ہے۔ ۸۳۔ اور جب ہم انسان کو نعمتوں
سے نوازتے ہیں تو وہ روگردانی کرتا ہے اور اپنی کروٹ پھیر لیتا ہے اور جب اس پر کوئی مصیبت آتی ہے تو وہ
مایوس ہو جاتا ہے۔ ۸۴۔ کہد یجیے: ہر شخص اپنے مزاج وطبیعت کے مطابق عمل کرتا ہے، پس تمہارا رب
بہتر علم رکھتا ہے کہ کون بہترین راہ ہدایت پر ہے۔ ۸۵۔ اور لوگ آپ سے روح کے بارے میں پوچھتے ہیں،
کہہ دیجئے: روح میرے رب کے امر سے متعلق (ایک راز) ہے اور تمہیں تو بہت کم علم دیا گیا ہے۔ ۸۶۔ اور
اگر ہم چاہیں تو ہم نے جو کچھ آپ کی طرف وحی کی ہے وہ سب سلب کر لیں، پھر آپ کو ہمارے مقابلے میں
کوئی حمایتی نہیں ملے گا۔ ۸۷۔ سوائے آپ کے رب کی رحمت کے، آپ پر یقیناً اس کا بڑا فضل ہے۔ ۸۸۔
کہہ دیجئے: اگر انسان اور جن سب مل کر اس قرآن کی مثل لانے کی کوشش کریں تو وہ اس کی مثل لا نہیں

سکیں گے اگرچہ وہ ایک دوسرے کا ہاتھ بٹائیں۔ ۸۹۔ اور بتحقیق ہم نے اس قرآن میں ہر مضمون کو لوگوں کے لیے مختلف انداز میں بیان کیا ہے لیکن اکثر لوگ کفر پر ڈٹ گئے۔ ۹۰۔ اور کہنے لگے: ہم آپ پر ایمان نہیں لاتے جب تک آپ ہمارے لیے زمین کو شگافتہ کر کے ایک چشمہ جاری نہ کریں۔ ۹۱۔ یا آپ کے لیے کھجوروں اور انگوروں کا ایسا باغ ہو جس کے درمیان آپ نہریں جاری کریں۔ ۹۲۔ یا آپ آسمان کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے ہم پر گرا دیں جیسا کہ خود آپ کا زعم ہے یا خود اللہ اور فرشتوں کو سامنے لے آئیں۔ ۹۳۔ یا آپ کے لیے سونے کا ایک گھر ہو یا آپ آسمان پر چڑھ جائیں اور ہم آپ کے چڑھنے کو بھی نہیں مانیں گے جب تک آپ ہمارے لیے ایسی کتاب اپنے ساتھ اتار نہ لائیں جسے ہم پڑھیں، کہہ دیجئے: پاک ہے میرا رب، میں تو صرف پیغام پہنچانے والا انسان ہوں۔ ۹۴۔ اور جب لوگوں کے پاس ہدایت آگئی تو اس پر ایمان لانے میں اور کوئی چیز مانع نہیں ہوئی سوائے اس کے کہ وہ کہتے تھے: کیا اللہ نے ایک بشر کو رسول بنا کر بھیجا ہے؟ ۹۵۔ کہہ دیجئے: اگر زمین میں فرشتے اطمینان سے چلتے پھرتے بس رہے ہوتے تو ہم آسمان سے ایک فرشتے کو رسول بنا کر ان پر نازل کرتے۔ ۹۶۔ کہہ دیجئے: میرے اور تمہارے درمیان گواہی کے لیے اللہ کافی ہے، وہی اپنے بندوں کا حال یقینا خوب جانتا اور دیکھتا ہے۔ ۹۷۔ اور ہدایت یافتہ وہ ہے جس کی اللہ ہدایت کرے اور جسے اللہ گمراہ کر دے تو آپ اللہ کے سوا ان کا کوئی کارساز نہیں پائیں گے اور قیامت کے دن ہم انہیں اوندھے منہ اندھے اور گونگے اور بہرے بنا کر اٹھائیں گے، ان کا ٹھکانا جہنم ہو گا، جب آگ فرو ہونے لگے گی تو ہم اسے ان پر اور بھڑکائیں گے؟ ۹۸۔ یہ ان کے لیے اس بات کا بدلہ ہے کہ انہوں نے ہماری نشانیوں کا انکار کیا اور کہا: کیا جب ہم ہڈیاں اور خاک ہو جائیں گے تو کیا پھر ہم نئے سرے سے خلق کر کے اٹھائیں گے؟ ۹۹۔ کیا انہوں نے یہ نہیں دیکھا کہ جس اللہ نے آسمانوں اور زمین کو خلق کیا ہے وہ ان

جیسوں کو پیدا کرنے پر قادر ہے؟اور اس نے ان کے لیے وقت ایک مقرر کر رکھا ہے جس کے آنے میں
کوئی شک نہیں لیکن ظالم لوگ انکار پر تلے ہوئے ہیں۔ ۱۰۰۔ کہہ دیجئے:اگر تم میرے رب کی رحمت کے
خزانوں پر اختیار رکھتے تو تم خرچ کے خوف سے انہیں روک لیتے اور انسان بہت تنگ دل واقع ہوا ہے۔
۱۰۱۔اور بتحقیق ہم نے موسیٰ کو نو (۹) واضح نشانیاں دی تھیں یہ بات خود بنی اسرائیل سے پوچھ لیجیے، جب
موسیٰ ان کے پاس آئے تو فرعون نے ان (موسیٰ) سے کہا:اے موسی!میرا خیال ہے کہ تم سحر زدہ ہو گئے
ہو۔ ۱۰۲۔ موسیٰ نے کہا:(اے فرعون دل میں) تو یقینا جانتا ہے کہ ان نشانیوں کو آسمانوں اور زمین کے
پروردگار نے ہی بصیرت افروز بنا کر نازل کیا ہے اور اے فرعون!میرا خیال ہے کہ تو ہلاک ہو جائے گا۔
۱۰۳۔پس فرعون نے ارادہ کر لیا تھا کہ انہیں زمین سے ہٹا دے مگر ہم نے اسے اور اس کے ساتھیوں کو ایک
ہی ساتھ غرق کر دیا۔ ۱۰۴۔اور اس کے بعد ہم نے بنی اسرائیل سے کہا:تم اس سرزمین میں سکونت اختیار
کرو پھر جب آخرت کا وقت آجائے گا تو ہم تم سب کو ایک ساتھ لے آئیں گے۔ ۱۰۵۔اور اس قرآن کو ہم
نے حق کے ساتھ نازل کیا ہے اور اسی حق کے ساتھ یہ نازل ہوا ہے اور (اے رسول) ہم نے آپ کو صرف
بشارت دینے والا بنا کر بھیجا ہے۔ ۱۰۶۔ اور قرآن کو ہم نے جدا جدا کر کے نازل کیا ہے تاکہ آپ اسے ٹھہر
ٹھہر کر لوگوں کو پڑھ کر سنائیں اور ہم نے اسے بتدریج نازل کیا ہے۔ ۱۰۷۔ کہہ دیجئے: تم خواہ ایمان لاؤ یا
ایمان نہ لاؤ، اس سے پہلے جنہیں علم دیا گیا ہے جب یہ پڑھ کر انہیں سنایا جاتا ہے تو یقیناوہ ٹھوڑیوں کے بل
سجدے میں گر پڑتے ہیں. ۱۰۸۔ اور کہتے ہیں: پاک ہے ہمارا پروردگار اور ہمارے پروردگار کا وعدہ پورا ہوا۔
۱۰۹۔اور وہ ٹھوڑیوں کے بل گرتے ہیں اور روتے جاتے ہیں اور ان کا خشوع مزید بڑھ جاتا ہے۔ ۱۱۰۔ کہہ
دیجئے: اللہ کہہ کر پکارو یا رحمن کہہ کر پکارو، جس نام سے بھی پکارو اس کے سب نام اچھے ہیں اور آپ اپنی نماز نہ

بلند آواز سے پڑھیں، نہ بہت آہستہ بلکہ درمیانی راستہ اختیار کریں۔ ۱۱۱۔ اور کہہ دیجئے: ثنائے کامل ہے اس اللہ کے لیے جس نے نہ کسی کو بیٹا بنایا اور نہ اس کی بادشاہی میں کوئی شریک ہے اور نہ وہ ناتواں ہے کہ کوئی اس کی سرپرستی کرے اور اس کی بڑائی کماحقہ بیان کرو۔

۱۸....الکہف

بنام خدائے رحمن ورحیم

۱۔ ثنائے کامل اس اللہ کے لیے ہے جس نے اپنے بندے پر کتاب نازل کی اور اس میں کسی قسم کی کجی نہیں رکھی۔ ۲۔ نہایت مستحکم ہے تاکہ اس کی طرف سے آنے والے شدید عذاب سے خبردار کرے اور ان مومنین کو بشارت دے جو نیک عمل کرتے ہیں کہ ان کے لیے بہتر اجر ہے۔ ۳۔ جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ ۴۔ اور انہیں تنبیہ کرے جو کہتے ہیں کہ اللہ نے کسی کو بیٹا بنالیا ہے۔ ۵۔ اس بات کا علم نہ انہیں ہے اور نہ ان کے باپ ادا کو، یہ بڑی (جسارت کی) بات ہے جو ان کے منہ سے نکلتی ہے، یہ تو محض جھوٹ بولتے ہیں۔ ٦۔ پس اگر یہ لوگ اس (قرآنی) مضمون پر ایمان نہ لائے تو ان کی وجہ سے شاید آپ اس رنج میں اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھیں۔ ۷۔ روئے زمین پر جو کچھ موجود ہے اسے ہم نے زمین کے لیے زینت بنایا تاکہ ہم انہیں آزمائیں کہ ان میں سب سے اچھا عمل کرنے والا کون ہے۔ ۸۔ اور اس پر جو کچھ ہے اسے ہم (کبھی) بنجر زمین بنانے والے ہیں۔ ۹۔ کیا آپ یہ خیال کرتے ہیں کہ غار اور کتبے والے ہماری قابل تعجب نشانیوں میں سے تھے؟ ۱۰۔ جب ان جوانوں نے غار میں پناہ لی تو کہنے لگے: اے ہمارے پروردگار! ہمیں اپنی بارگاہ

سے رحمت عنایت فرما اور ہمیں ہمارے اقدام میں کامیابی عطا فرما۔ ۱۱۔ پھر کئی سالوں تک غار میں ہم نے ان کے کانوں پر (نیند کا) پردہ ڈال دیا۔ ۱۲۔ پھر ہم نے انہیں اٹھایا تاکہ ہم دیکھ لیں کہ ان دو جماعتوں میں سے کون ان کی مدت قیام کا بہتر شمار کرتی ہے۔ ۱۳۔ ہم آپ کو ان کا حقیقی واقعہ سناتے ہیں، وہ کئی جوان تھے جو اپنے رب پر ایمان لے آئے تھے اور ہم نے انہیں مزید ہدایت دی۔ ۱۴۔ اور جب وہ اٹھ کھڑے ہوئے تو ہم نے ان کے دلوں کو مضبوط کیا پس انہوں نے کہا: ہمارا رب تو وہ ہے جو آسمانوں اور زمین کا رب ہے، ہم اس کے سوا کسی اور معبود کو ہرگز نہیں پکاریں گے، (اگر ہم ایسا کریں) تو ہماری یہ بالکل نامعقول بات ہو گی۔ ۱۵۔ ہماری اس قوم نے تو اللہ کے سوا اوروں کو معبود بنایا ہے، یہ ان کے معبود ہونے پر کوئی واضح دلیل کیوں نہیں لائے؟ پس اللہ پر جھوٹ بہتان باندھنے والوں سے بڑھ کر ظالم کون ہو سکتا ہے؟ ۱۶۔ اور جب تم نے مشرکین اور اللہ کے سوا ان کے معبودوں سے کنارہ کشی اختیار کی ہے تو غار میں چل کر پناہ لو، تمہارا رب تمہارے لیے اپنی رحمت پھیلا دے گا اور تمہارے معاملات میں تمہارے لیے آسانی فراہم کرے گا۔ ۱۷۔ اور آپ دیکھتے ہیں کہ جب سورج طلوع ہوتا ہے تو ان کے غار سے داہنی طرف سمٹ جاتا ہے اور جب غروب ہوتا ہے تو ان سے بائیں طرف کترا جاتا ہے اور وہ غار کی کشادہ جگہ میں ہیں،۔ یہ اللہ کی نشانیوں میں سے ایک ہے، جسے اللہ ہدایت کرے وہی ہدایت پانے والا ہے اور جسے اللہ گمراہ کر دے اس کے لیے آپ سرپرست و رہنما نہ پائیں گے۔ ۱۸۔ اور آپ خیال کریں گے کہ یہ بیدار ہیں حالانکہ وہ سو رہے ہیں اور ہم انہیں دائیں اور بائیں کروٹ بدلاتے رہتے ہیں اور ان کا کتا غار کے دھانے پر دونوں ٹانگیں پھیلائے ہوئے ہے اگر آپ انہیں جھانک کر دیکھیں تو ان سے ضرور الٹے پاؤں بھاگ نکلیں اور ان کی دہشت آپ کو گھیر لے۔ ۱۹۔ اسی انداز سے ہم نے انہیں بیدار کیا تاکہ یہ آپس میں پوچھ گچھ کر لیں، چنانچہ ان میں سے ایک

نے پوچھا: تم لوگ یہاں کتنی دیر رہے ہو؟ انہوں نے کہا: ایک دن یا اس سے بھی کم، انہوں نے کہا: تمہارا پروردگار بہتر جانتا ہے کہ تم کتنی مدت رہے ہو پس تم اپنے میں سے ایک کو اپنے اس سکے کے ساتھ شہر بھیجو اور وہ دیکھے کہ کون سا کھانا سب سے ستھرا ہے پھر وہاں سے کچھ کھانا لے آئے اور اسے چاہیے کہ وہ ہوشیاری سے جائے اور کسی کو تمہاری خبر نہ ہونے دے۔ ۲۰۔ کیونکہ اگر وہ تم پر غالب آ گئے تو وہ تمہیں سنگسار کر دیں گے یا اپنے مذہب میں پلٹائیں گے اور اگر ایسا ہوا تو تم ہر گز فلاح نہیں پاؤ گے۔ ۲۱۔ اور اس طرح ہم نے (لوگوں کو) ان سے باخبر کر دیا تاکہ وہ جان لیں کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے اور یہ کہ قیامت (کے آنے) میں کوئی شبہ نہیں، یہ اس وقت کی بات ہے جب لوگ ان کے بارے میں جھگڑ رہے تھے تو کچھ نے کہا: ان (کے غار) پر عمارت بنا دو، ان کا رب ہی ان کا حال بہتر جانتا ہے، جنہوں نے ان کے بارے میں غلبہ حاصل کیا وہ کہنے لگے: ہم ان کے غار پر ضرور ایک مسجد بناتے ہیں۔ ۲۲۔ کچھ لوگ کہیں گے کہ وہ تین ہیں، چوتھا ان کا کتا ہے اور کچھ کہیں گے کہ وہ پانچ ہیں چھٹا ان کا کتا ہے، یہ سب دیکھے بغیر اندازے لگا رہے ہیں اور کچھ کہیں گے: وہ سات ہیں اور آٹھواں ان کا کتا ہے، کہہ دیجئے: میرا رب ان کی تعداد کو بہتر جانتا ہے ان کے بارے میں کم ہی لوگ جانتے ہیں لہٰذا آپ ان کے بارے میں سطحی گفتگو کے علاوہ کوئی بحث نہ کریں اور نہ ہی ان کے بارے میں ان میں سے کسی سے کچھ دریافت کریں۔ ۲۳۔ اور آپ کسی کام کے بارے میں ہر گز یہ نہ کہیں کہ میں اسے کل کروں گا، ۲۴۔ مگر یہ کہ اللہ چاہے اور اگر آپ بھول جائیں تو اپنے پروردگار کو یاد کریں اور کہدیجیے: امید ہے میرا رب اس سے قریب تر حقیقت کی طرف میری رہنمائی فرمائے گا۔ ۲۵۔ اور وہ اپنے غار میں تین سو سال تک رہے اور نو کا اضافہ کیا۔ ۲۶۔ آپ کہہ دیجئے: ان کے قیام کی مدت اللہ بہتر جانتا ہے، آسمانوں اور زمین کی غیبی باتیں صرف وہی جانتا ہے، وہ کیا خوب دیکھنے والا اور کیا خوب سننے والا

ہے،اس کے سوا ان کا کوئی سرپرست نہیں اور نہ ہی وہ کسی کو اپنی حکومت میں شریک کرتا ہے۔۲۷۔(اے رسول) آپ کے پروردگار کی کتاب کے ذریعے جو کچھ آپ کی طرف وحی کی گئی ہے اسے پڑھ کر سنا دیں کوئی اس کے کلمات کو بدلنے والا نہیں ہے اور نہ ہی آپ اس کے سوا کوئی پناہ کی جگہ پائیں گے۔۲۸۔اور (اے رسول) اپنے آپ کو ان لوگوں کی معیت میں محدود رکھیں جو صبح و شام اپنے رب کو پکارتے اور اس کی خوشنودی چاہتے ہیں اور اپنی نگاہیں ان سے نہ پھیریں، کیا آپ دنیاوی زندگی کی آرائش کے خواہشمند ہیں؟ اور آپ اس شخص کی اطاعت نہ کریں جس کے دل کو ہم نے اپنے ذکر سے غافل کر دیا ہے اور جو اپنی خواہشات کی پیروی کرتا ہے اور اس کا معاملہ حد سے گزرا ہوا ہے۔ ۲۹۔ اور کہہ دیجئے: حق تمہارے پروردگار کی طرف سے ہے، پس جو چاہے ایمان لائے اور جو چاہے کفر کرے، ہم نے ظالموں کے لیے یقینا ایسی آگ تیار کر رکھی ہے جس کی قناتیں انہیں گھیرے میں لے رہی ہوں گی اور اگر وہ فریاد کریں تو ایسے پانی سے ان کی داد رسی ہو گی جو پگھلے ہوئے تانبے کی طرح ہو گا ان کے چہروں کو بھون ڈالے گا بدترین مشروب اور بدترین جائے گاہ ہے۔ ۳۰۔جو ایمان لاتے ہیں اور نیک اعمال بجالاتے ہیں تو ہم نیک اعمال بجا لانے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتے۔۳۱۔ان کے لیے دائمی جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی جن میں وہ سونے کے کنگنوں سے مزین ہوں گے اور باریک ریشم اور اطلس کے سبز کپڑوں میں ملبوس مسندوں پر تکیے لگائے بیٹھے ہوں گے، بہترین ثواب ہے اور خوبصورت منزل۔ ۳۲۔اور (اے رسول) ان سے دو آدمیوں کی ایک مثال بیان کریں جن میں سے ایک کو ہم نے انگور کے دو باغ عطا کیے اور ان کے گرد کھجور کے درختوں کی باڑھ لگا دی اور دونوں کے درمیان کھیتی بنائی تھی۔۳۳۔دونوں باغوں نے خوب پھل دیا اور ذرا بھی کمی نہ کی اور ان کے درمیان ہم نے نہر جاری کی۔ ۳۴۔اور اسے پھل ملتا رہتا تھا، پس باتیں کرتے

ہوئے اس نے اپنے ساتھی سے کہا: میں تم سے زیادہ مالدار ہوں اور افرادی قوت میں بھی زیادہ معزز ہوں۔
۳۵۔ اور وہ اپنے نفس پر ظلم کرتا ہوا اپنے باغ میں داخل ہوا، کہنے لگا: میں نہیں سمجھتا کہ یہ باغ کبھی فنا ہو جائے گا۔ ۳۶۔ اور میں خیال نہیں کرتا کہ قیامت آنے والی ہے اور اگر مجھے میرے رب کے حضور پلٹا دیا گیا تو میں ضرور اس سے بھی اچھی جگہ پاؤں گا۔ ۳۷۔ اس سے گفتگو کرتے ہوئے اس کے ساتھی نے کہا: کیا تو اس اللہ کا انکار کرتا ہے جس نے تجھے مٹی سے پھر نطفے سے پیدا کیا پھر تجھے ایک معتدل مرد بنایا؟ ۳۸۔ لیکن میرا رب تو اللہ ہی ہے اور میں اپنے پروردگار کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا۔ ۳۹۔ اور جب تو اپنے باغ میں داخل ہوا تو کیوں نہیں کہا: ماشآء اللّٰہ لا قوۃ الا باللّٰہ ؟ (ہوتا وہی ہے جو اللہ کو منظور ہے طاقت کا سرچشمہ صرف اللہ ہے) اگر تو مجھے مال اور اولاد میں اپنے سے کمتر سمجھتا ہے ۴۰۔ تو بعید نہیں کہ میرا پروردگار مجھے تیرے باغ سے بہتر عنایت فرمائے اور تیرے باغ پر آسمان سے آفت بھیج دے اور وہ صاف میدان بن جائے۔ ۴۱۔ یا اس کا پانی نیچے اتر جائے پھر تو اسے طلب بھی نہ کر سکے۔ ۴۲۔ چنانچہ اس کے پھلوں کو (آفت نے) گھیر لیا پس وہ اپنے باغ کو اپنی چھتوں پر گرا پڑا دیکھ کر اس سرمائے پر کف افسوس ملتارہ گیا جو اس نے اس باغ پر لگایا تھا اور کہنے لگا: اے کاش! میں اپنے پروردگار کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا۔ ۴۳۔ اور۔ (ہوا بھی یہی ہے کہ) اللہ کے سوا کوئی جماعت اس کے لیے مددگار ثابت نہ ہوئی اور نہ ہی وہ بدلہ لے سکا۔ ۴۴۔ یہاں سے عیاں ہوا کہ اقتدار تو خدائے برحق کے لیے مختص ہے، اس کا انعام بہتر ہے اور اسی کا دیا ہوا انجام اچھا ہے۔ ۴۵۔ اور ان کے لیے دنیاوی زندگی کی یہ مثال پیش کریں: یہ زندگی اس پانی کی طرح ہے جسے ہم نے آسمان سے برسایا جس سے زمین کی روئیدگی گھنی ہو گئی پھر وہ ریزہ ریزہ ہو گئی، ہوائیں اسے اڑاتی ہیں اور اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ ۴۶۔ مال اور اولاد دنیاوی زندگی کی زینت ہیں اور ہمیشہ باقی رہنے والی نیکیاں

آپ کے پروردگار کے نزدیک ثواب کے لحاظ سے اور امید کے اعتبار سے بھی بہترین ہیں۔ ۴۷۔ اور جس دن ہم پہاڑوں کو چلائیں گے اور زمین کو آپ صاف میدان دیکھیں گے اور سب کو ہم جمع کریں گے اور ان میں سے کسی ایک کو بھی نہیں چھوڑیں گے۔ ۴۸۔ اور وہ صف در صف تیرے رب کے حضور پیش کیے جائیں گے (تو اللہ تعالیٰ ان سے فرمائے گا) تم اسی طرح ہمارے پاس آگئے ہو جیسا کہ ہم نے پہلی بار تمہیں خلق کیا تھا، بلکہ تمہیں تو گمان تھا کہ ہم نے تمہارے لیے وعدے کا کوئی وقت مقرر نہیں کیا ہے۔ ۴۹۔ اور نامۂ اعمال سامنے رکھ دیا جائے گا، اس وقت آپ دیکھیں گے کہ مجرمین اس کے مندرجات کو دیکھ کر لرز رہے ہیں اور یہ کہہ رہے ہیں: ہائے ہماری رسوائی! یہ کیسا نامۂ اعمال ہے؟ اس نے کسی چھوٹی اور بڑی بات کو نہیں چھوڑا (بلکہ) سب کو درج کر لیا ہے اور جو کچھ انہوں نے کیا تھا وہ ان سب کو حاضر پائیں گے اور آپ کا رب تو کسی پر ظلم نہیں کرتا۔ ۵۰۔ اور (یہ بات بھی) یاد کریں جب ہم نے فرشتوں سے کہا: آدم کو سجدہ کرو تو سب نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے، وہ جنات میں سے تھا، پس وہ اپنے رب کی اطاعت سے خارج ہو گیا، تو کیا تم لوگ میرے سوا اسے اور اس کی نسل کو اپنا سرپرست بناؤ گے حالانکہ وہ تمہارے دشمن ہیں؟ یہ ظالموں کے لیے برا بدل ہے۔ ۵۱۔ میں نے انہیں آسمانوں اور زمین کی تخلیق کا مشاہدہ نہیں کرایا اور نہ خود ان کی اپنی تخلیق کا اور میں کسی گمراہ کرنے والے کو اپنا مددگار بنانے والا نہیں ہوں۔ ۵۲۔ اور جس دن اللہ فرمائے گا: انہیں بلاؤ جنہیں تم نے شریک ٹھہرایا تھا تو وہ انہیں بلائیں گے لیکن وہ انہیں جواب نہیں دیں گے اور ہم ان کے درمیان ہلاکت کی ایک جگہ بنا دیں گے۔ ۵۳۔ اور مجرمین اس دن آتش جہنم کا مشاہدہ کریں گے اور سمجھ جائیں گے کہ انہیں اس میں گرنا ہے اور وہ اس سے بچنے کا کوئی راستہ نہیں پائیں گے۔ ۵۴۔ اور بتحقیق ہم نے اس قرآن میں انسانوں کے لیے ہر مضمون کو مختلف انداز میں بیان کیا ہے مگر انسان بڑا ہی جھگڑالو ثابت ہوا

ہے۔ ۵۵۔ اور جب ان کے پاس ہدایت آ گئی تھی تو ایمان لانے اور اپنے پروردگار سے معافی طلب کرنے سے لوگوں کو کسی چیز نے نہیں روکا سوائے اس کے کہ ان کے ساتھ بھی وہی کچھ ہو جائے جو ان سے پہلوں کے ساتھ ہوا یا ان کے سامنے عذاب آ جائے۔ ۵۶۔ اور ہم پیغمبروں کو صرف اس لیے بھیجتے ہیں کہ وہ بشارت دیں اور تنبیہ کریں اور کفار باطل باتوں کے ساتھ جھگڑا کرتے ہیں تاکہ وہ اس طرح حق بات کو مسترد کر دیں، انہوں نے میری آیات کو اور ان باتوں کو جن کے ذریعے انہیں تنبیہ کی گئی تھی مذاق بنا لیا۔ ۵۷۔ اور اس سے بڑھ کر ظالم کون ہو گا جسے اس کے رب کی آیات کے ذریعے نصیحت کی گئی تو اس نے ان سے منہ پھیر لیا اور جو ان گناہوں کو بھول گیا جنہیں وہ اپنے ہاتھوں آگے بھیج چکا تھا؟ ہم نے ان لوگوں کے دلوں پر یقیناً پردے ڈال دیے ہیں تاکہ وہ سمجھ ہی نہ سکیں اور ان کے کانوں کو سنگین کر دیا ہے (تاکہ وہ سن نہ سکیں) اور اب اگر آپ انہیں ہدایت کی طرف بلائیں بھی تو یہ کبھی راہ راست پر نہیں آئیں گے۔ ۵۸۔ اور آپ کا پروردگار بڑا بخشنے والا، رحمت کا مالک ہے، اگر وہ ان کی حرکات پر انہیں گرفت میں لینا چاہتا تو انہیں جلد ہی عذاب دے دیتا لیکن ان کے لیے وعدے کا وقت مقرر ہے، وہ (اس سے بچنے کے لیے) اس کے سوا کوئی پناہ گاہ ہرگز نہیں پائیں گے۔ ۵۹۔ اور ان بستیوں کو ہم نے اس وقت ہلاکت میں ڈال دیا جب انہوں نے ظلم کیا اور ہم نے ان کی ہلاکت کے لیے بھی ایک وقت مقرر کر رکھا تھا۔ ۶۰۔ اور (وہ وقت یاد کرو) جب موسیٰ نے اپنے جوان سے کہا: جب تک میں دونوں سمندروں کے سنگم پر نہ پہنچوں اپنا سفر جاری رکھوں گا خواہ برسوں چلتا رہوں۔ ۶۱۔ جب وہ ان دونوں کے سنگم پر پہنچ گئے تو وہ دونوں اپنی مچھلی بھول گئے تو اس مچھلی نے چیر کر سمندر میں اپنا راستہ بنا لیا۔ ۶۲۔ جب وہ دونوں آگے نکل گئے تو موسیٰ نے اپنے جوان سے کہا: ہمارا کھانا لاؤ ہم اس سفر سے تھک گئے۔ ۶۳۔ جوان نے کہا: بھلا آپ نے دیکھا کہ جب ہم چٹان کے پاس

ٹھہرے تھے تو میں مچھلی وہیں بھول گیا؟ اور مجھے شیطان کے سوا کوئی نہیں بھلا سکتا کہ میں اسے یاد کروں اور اس مچھلی نے تو عجیب طریقے سے دریا میں اپنی راہ بنائی۔ ۶۴۔ موسیٰ نے کہا: یہی تو ہے جس کی ہمیں تلاش تھی، چنانچہ وہ اپنے قدموں کے نشان دیکھتے ہوئے واپس ہوئے۔ ۶۵۔ وہاں ان دونوں نے ہمارے بندوں میں سے ایک بندے (خضر) کو پایا جسے ہم نے اپنے پاس سے رحمت عطا کی تھی اور اپنی طرف سے علم سکھایا تھا۔ ۶۶۔ موسیٰ نے اس سے کہا: کیا میں آپ کے پیچھے چل سکتا ہوں تاکہ آپ مجھے وہ مفید علم سکھائیں جو آپ کو سکھایا گیا ہے؟ ۶۷۔ اس نے جواب دیا، آپ میرے ساتھ صبر نہیں کر سکیں گے۔ ۶۸۔ اور اس بات پر بھلا آپ کیسے صبر کر سکتے ہیں جو آپ کے احاطہ علم میں نہیں ہے؟ ۶۹۔ موسیٰ نے کہا: انشاء اللہ آپ مجھے صابر پائیں گے اور میں آپ کے کسی حکم کی نافرمانی نہیں کروں گا۔ ۷۰۔ اس نے کہا: اگر آپ میرے پیچھے چلنا چاہتے ہیں تو آپ اس وقت تک کوئی بات مجھ سے نہیں پوچھیں گے جب تک میں خود اس کے بارے میں آپ سے ذکر نہ کروں. ۷۱۔ چنانچہ دونوں چل پڑے یہاں تک کہ جب وہ ایک کشتی میں سوار ہوئے تو اس نے کشتی میں شگاف ڈال دیا، موسیٰ نے کہا: کیا آپ نے اس میں شگاف اس لیے ڈالا ہے کہ سب کشتی والوں کو غرق کر دیں؟ یہ آپ نے بڑا ہی نامناسب اقدام کیا ہے ۷۲۔ اس نے کہا: کیا میں نے نہیں کہا تھا کہ آپ میرے ساتھ صبر نہیں کر سکیں گے؟ ۷۳۔ موسیٰ نے کہا: مجھ سے جو بھول ہوئی ہے اس پر آپ میرا مؤاخذہ نہ کریں اور میرے اس معاملے میں مجھے سختی میں نہ ڈالیں۔ ۷۴۔ پھر روانہ ہوئے یہاں تک کہ وہ دونوں ایک لڑکے سے ملے تو اس نے لڑکے کو قتل کر دیا، موسیٰ نے کہا: کیا آپ نے ایک بے گناہ کو بغیر قصاص کے مار ڈالا؟ یہ تو آپ نے واقعی برا کام کیا۔ ۷۵۔ اس نے کہا: کیا میں نے آپ سے نہیں کہا تھا کہ آپ میرے ساتھ صبر نہ کر سکیں گے؟ ۷۶۔ موسیٰ نے کہا: اگر اس کے بعد میں نے آپ سے کسی بات پر سوال کیا تو آپ

مجھے اپنے ساتھ نہ رکھیں میری طرف سے آپ یقیناعذر کی حد تک پہنچ چکے ہیں۔۷۷۔ پھر دونوں چلے یہاں تک کہ جب وہ دونوں ایک بستی والوں کے ہاں پہنچ گئے تو ان سے کھانا طلب کیا مگر انہوں نے ان کی پذیرائی سے انکار کر دیا، پھر ان دونوں نے وہاں ایک دیوار دیکھی جو گرنے والی تھی پس اس نے اسے سیدھا کر دیا، موسیٰ نے کہا: اگر آپ چاہتے تو اس کی اجرت لے سکتے تھے۔۷۸۔ انہوں نے کہا: بس یہی میری اور آپ کی جدائی کا لمحہ ہے، اب میں آپ کو ان باتوں کی تاویل بتا دیتا ہوں جن پر آپ صبر نہ کر سکے۔۷۹۔ وہ کشتی چند غریب لوگوں کی تھی جو سمندر میں محنت کرتے تھے، میں نے چاہا کہ اسے عیب دار بنا دوں کیونکہ ان کے پیچھے ایک بادشاہ تھا جو ہر (سالم) کشتی کو جبراً چھین لیتا تھا۔ ۸۰۔ اور لڑکے (کا مسئلہ یہ تھا کہ اس) کے والدین مؤمن تھے اور ہمیں اندیشہ ہوا کہ لڑکا انہیں سرکشی اور کفر میں مبتلا کر دے گا .۸۱۔ پس ہم نے چاہا کہ ان کا رب انہیں اس کے بدلے ایسا فرزند دے جو پاکیزگی میں اس سے بہتر اور محبت میں اس سے بڑھ کر ہو۔ ۸۲۔ اور رہی دیوار تو وہ اسی شہر کے دو یتیم لڑکوں کی تھی اور اس کے نیچے ان دونوں کا خزانہ موجود تھا اور ان کا باپ نیک شخص تھا، لہٰذا آپ کے رب نے چاہا کہ یہ دونوں اپنی جوانی کو پہنچ جائیں اور آپ کے رب کی رحمت سے اپنا خزانہ نکالیں اور یہ میں نے اپنی جانب سے نہیں کیا، یہ ہے ان باتوں کی تاویل جن پر آپ صبر نہ کر سکے۔ ۸۳۔ اور لوگ آپ سے ذوالقرنین کے بارے میں پوچھتے ہیں، کہہ دیجئے: جلد ہی اس کا کچھ ذکر تمہیں سناؤں گا۔ ۸۴۔ بے شک ہم نے اسے زمین میں اقتدار عطا کیا اور ہم نے ہر شے کے (مطلوبہ) وسائل بھی اسے فراہم کیے۔ ۸۵۔ چنانچہ پھر وہ راہ پر ہو لیا۔۸۶۔ یہاں تک کہ جب وہ سورج کے غروب ہونے کی جگہ پہنچا تو اس نے سورج کو سیاہ رنگ کے پانی میں غروب ہوتے دیکھا اور اس کے پاس اس نے ایک قوم کو پایا، ہم نے کہا: اے ذوالقرنین! انہیں تکلیف پہنچاؤ یا ان کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو (تمہیں اختیار ہے)۔ ۸۷۔

ذوالقرنین نے کہا: جو ظلم کا ارتکاب کرے گا عنقریب ہم اسے سزا دیں گے پھر جب وہ اپنے پروردگار کی طرف پلٹایا جائے گا تو وہ اسے برا عذاب دے گا۔۸۸۔ لیکن جو ایمان لائے گا اور نیک عمل کرے گا تو اسے بہت اچھا اجر ملے گا اور ہم بھی اپنے معاملات میں اس سے نرمی کے ساتھ بات کریں گے۔۸۹۔ پھر وہ راہ پر ہو لیا۔۹۰۔ یہاں تک کہ جب وہ طلوع آفتاب کی جگہ پہنچا تو دیکھا کہ سورج ایک ایسی قوم پر طلوع ہو رہا ہے جن کے لیے ہم نے آفتاب سے بچنے کی کوئی آڑ نہیں رکھی۔ ۹۱۔ اسی طرح (کا حال تھا) اور جو کچھ ان کے پاس تھا ہمیں اس کی مکمل خبر تھی۔ ۹۲۔ پھر وہ راہ پر ہو لیا۔ ۹۳۔ یہاں تک کہ جب وہ دو پہاڑوں کے درمیان پہنچا تو اسے ان دونوں پہاڑوں کے اس طرف ایک ایسی قوم ملی جو کوئی بات سمجھنے کے قابل نہ تھی۔ ۹۴۔ لوگوں نے کہا: اے ذوالقرنین! یاجوج اور ماجوج یقیناً اس سرزمین کے فسادی ہیں کیا ہم آپ کے لیے کچھ سامان کا انتظام کریں تاکہ آپ ہمارے اور ان کے درمیان ایک بند باندھ دیں؟ ۹۵۔ ذوالقرنین نے کہا: جو طاقت میرے رب نے مجھے عنایت فرمائی ہے وہ بہتر ہے، لہٰذا تم محنت کے ذریعے میری مدد کرو میں تمہارے اور ان کے درمیان بند باندھ دوں گا۔ ۹۶۔ تم مجھے لوہے کی چادریں لا کر دو، یہاں تک کہ جب اس نے دونوں پہاڑوں کی درمیانی فضا کو برابر کر دیا تو اس نے لوگوں سے کہا: آگ پھونکو یہاں تک کہ جب اسے بالکل آگ بنا دیا تو اس نے کہا: اب میرے پاس تانبا لے آؤ تاکہ میں اس (دیوار) پر انڈیلوں۔۹۷۔ اس کے بعد وہ نہ اس پر چڑھ سکیں اور نہ ہی اس میں نقب لگا سکیں۔۹۸۔ ذوالقرنین نے کہا: یہ میرے رب کی طرف سے رحمت ہے لہٰذا جب میرے رب کے وعدے کا وقت آئے گا تو وہ اسے زمین بوس کر دے گا اور میرے رب کا وعدہ برحق ہے۔ ۹۹۔ اور اس دن ہم انہیں ایسے حال میں چھوڑ دیں گے کہ وہ ایک دوسرے کے ساتھ گتھم گتھا ہو جائیں گے اور صور پھونکا جائے گا پھر ہم سب کو ایک ساتھ جمع کریں گے۔ ۱۰۰۔ اور اس

دن ہم جہنم کو کافروں کے سامنے پیش کریں گے۔ ۱۰۱۔ جن کی نگاہیں ہماری یاد سے پردے میں پڑی ہوئی
تھیں اور وہ کچھ سن بھی نہیں سکتے تھے۔ ۱۰۲۔ کیا کافر یہ خیال کرتے ہیں کہ وہ مجھے چھوڑ کر میرے بندوں کو
سرپرست بنائیں گے ؟ ہم نے جہنم کو کافروں کے لیے مہمان سرا بنا کر تیار رکھا ہے۔ ۱۰۳۔ کہہ دیجیے: کیا ہم
تمہیں بتادیں کہ اعمال کے اعتبار سے سب سے نامراد کون لوگ ہیں؟ ۱۰۴۔ جن کی سعی دنیاوی زندگی میں
لاحاصل رہی جب کہ وہ یہ سمجھے بیٹھے ہیں کہ وہ درست کام کر رہے ہیں۔ ۱۰۵۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے
اپنے پروردگار کی نشانیوں اور اللہ کے حضور جانے کا انکار کیا جس سے ان کے اعمال برباد ہو گئے لہٰذا ہم
قیامت کے دن ان کے لیے کوئی وزن قائم نہیں کریں گے۔ ۱۰۶۔ ان کے کفر کرنے اور ہماری آیات اور
رسولوں کا استہزاء کرنے کی وجہ سے ان کی سزا یہی جہنم ہے۔ ۱۰۷۔ جو لوگ ایمان لائے ہیں اور نیک اعمال
بجالائے ہیں ان کی میزبانی کے لیے یقیناً جنت الفردوس ہے۔ ۱۰۸۔ جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے، وہاں سے کہیں
اور جانا پسند نہیں کریں گے۔ ۱۰۹۔ کہہ دیجیے: میرے پروردگار کے کلمات (لکھنے) کے لیے اگر سمندر
روشنائی بن جائیں تو سمندر ختم ہو جائیں گے لیکن میرے رب کے کلمات ختم نہیں ہوں گے اگرچہ ہم اتنے ہی
مزید سے کمک رسانی کریں۔ ۱۱۰۔ کہہ دیجیے: میں تم ہی جیسا ایک انسان ہوں مگر میری طرف وحی آئی ہے
کہ تمہارا معبود تو بس ایک ہی ہے لہٰذا جو اللہ کے حضور جانے کا امیدوار ہے اسے چاہیے کہ وہ نیک عمل کرے
اور اپنے رب کی عبادت میں کسی دوسرے کو شریک نہ ٹھہرائے۔

۱۹....مریم

بنام خدائے رحمن ورحیم

۱۔ کاف، ہا، یا، عین، صاد۔ ۲۔ یہ اس رحمت کا ذکر ہے جو آپ کے رب نے اپنے بندے زکریا پر کی تھی۔ ۳۔ جب انہوں نے اپنے رب کو دھیمی آواز میں پکارا۔ ۴۔ عرض کی: پروردگارا! میری ہڈیاں کمزور ہو گئی ہیں اور بڑھاپے کی وجہ سے سر کے سفید بال چمکنے لگے ہیں اور اے میرے رب! میں تجھ سے مانگ کر کبھی ناکام نہیں رہا۔ ۵۔ اور میں اپنے بعد اپنے رشتہ داروں سے ڈرتا ہوں اور میری بیوی بانجھ ہے پس تو مجھے اپنے فضل سے ایک جانشین عطا فرما۔ ۶۔ جو میرا وارث بنے اور آل یعقوب کا وارث بنے اور میرے پروردگار! اسے (اپنا) پسندیدہ بنا۔ ۷۔ (جواب ملا) اے زکریا! ہم آپ کو ایک لڑکے کی بشارت دیتے ہیں جس کا نام یحییٰ ہے، اس سے پہلے ہم نے کسی کو اس کا ہمنام نہیں بنایا۔ ۸۔ عرض کی: پروردگارا! میرے ہاں بیٹا کس طرح ہو گا جب کہ میری بیوی بانجھ ہے اور میں بھی بڑھاپے کی انتہا کو پہنچ چکا ہوں؟ ۹۔ فرمایا: اسی طرح ہو گا، آپ کے پروردگار کا ارشاد ہے: یہ تو میرے لیے آسان ہے، چنانچہ اس سے پہلے خود آپ کو بھی تو میں نے پیدا کیا جب کہ آپ کوئی چیز نہ تھے۔ ۱۰۔ کہا: اے پروردگار! میرے لیے کوئی نشانی مقرر فرما، فرمایا: آپ کی نشانی یہ ہے کہ آپ تندرست ہوتے ہوئے بھی کامل تین راتوں تک لوگوں سے بات نہ کر سکیں گے۔ ۱۱۔ پھر وہ محراب سے نکل کر اپنی قوم کے پاس آئے اور ان سے اشارتاً کہا: صبح و شام اللہ کی تسبیح کرتے رہو۔ ۱۲۔ اے یحییٰ! (کتاب خدا) کو محکم تھام لو، ہم نے انہیں بچپن ہی سے حکمت عطا کی تھی. ۱۳۔ اور اپنے ہاں سے مہر و پاکیزگی دی تھی اور وہ پرہیزگار تھے۔ ۱۴۔ اور وہ اپنے والدین کے ساتھ نیکی کرنے والے تھے اور سرکش و نافرمان نہیں تھے۔ ۱۵۔ اور سلام ہو ان پر جس دن وہ پیدا ہوئے اور جس دن انہوں نے وفات پائی اور جس

دن انہیں زندہ کر کے اٹھایا جائے گا۔ ١٦۔ اور (اے رسول!) اس کتاب میں مریم کا ذکر کیجیے جب وہ اپنے گھر والوں سے الگ ہو کر مشرق کی جانب گئی تھیں۔ ١٧۔ پھر انہوں نے ان سے پردہ اختیار کیا تھا پس ہم نے ان کی طرف اپنا فرشتہ بھیجا، پس وہ ان کے سامنے مکمل انسان کی شکل میں ظاہر ہوا۔ ١٨۔ مریم نے کہا: اگر تو پرہیز گار ہے تو میں تجھ سے رحمن کی پناہ مانگتی ہوں۔ ١٩۔ اس نے کہا: میں تو بس آپ کے پروردگار کا پیغام رساں ہوں تاکہ آپ کو پاکیزہ بیٹا دوں۔ ٢٠۔ مریم نے کہا: میرے ہاں بیٹا کیسے ہو گا؟ مجھے کسی بشر نے چھوا تک نہیں ہے اور میں کوئی بدکردار بھی نہیں ہوں۔ ٢١۔ فرشتے نے کہا: اسی طرح ہو گا، آپ کے پروردگار نے فرمایا: یہ تو میرے لیے آسان ہے اور یہ اس لیے ہے کہ ہم اس لڑکے کو لوگوں کے لیے نشانی قرار دیں اور ہماری طرف سے رحمت ثابت ہو اور یہ کام طے شدہ تھا۔ ٢٢۔ اور مریم اس بچے سے حاملہ ہو گئیں اور وہ اسے لے کر دور چلی گئیں۔ ٢٣۔ پھر زچگی کا درد انہیں کھجور کے تنے کی طرف لے آیا، کہنے لگیں: اے کاش! میں اس سے پہلے مر گئی ہوتی اور صفحہ فراموشی میں کھو چکی ہوتی۔ ٢٤۔ فرشتے نے مریم کے پائین پا سے آواز دی: غم نہ کیجیے! آپ کے پروردگار نے آپ کے قدموں میں ایک چشمہ جاری کیا ہے. ٢٥۔ اور کھجور کے تنے کو ہلائیں کہ آپ پر تازہ کھجوریں گریں گی۔ ٢٦۔ پس آپ کھائیں اور پئیں اور آنکھیں ٹھنڈی کریں اور اگر کوئی آدمی نظر آئے تو کہدیں: میں نے رحمن کے لیے روزے کی نذر مانی ہے اس لیے آج میں کسی آدمی سے بات نہیں کروں گی۔ ٢٧۔ پھر وہ اس بچے کو اٹھا کر اپنی قوم کے پاس لے آئیں، لوگوں نے کہا: اے مریم! تو نے بہت غضب کی حرکت کی۔ ٢٨۔ اے ہارون کی بہن! نہ تیرا باپ برا آدمی تھا اور نہ ہی تیری ماں بدکردار تھی۔ ٢٩۔ پس مریم نے بچے کی طرف اشارہ کیا لوگ کہنے لگے: ہم اس سے کیسے بات کریں جو بچہ ابھی گہوارے میں ہے؟ ٣٠۔ بچے نے کہا: میں اللہ کا بندہ ہوں اس نے مجھے کتاب دی ہے اور

مجھے نبی بنایا ہے۔ ۳۱۔ اور میں جہاں بھی رہوں مجھے بابرکت بنایا ہے اور زندگی بھر نماز اور زکوٰۃ کی پابندی کا حکم دیا ہے۔ ۳۲۔ اور اپنی والدہ کے ساتھ بہتر سلوک کرنے والا قرار دیا ہے اور اس نے مجھے سرکش اور شقی نہیں بنایا۔ ۳۳۔ اور سلام ہو مجھ پر جس روز میں پیدا ہوا اور جس روز میں وفات پاؤں گا اور جس روز زندہ کر کے اٹھایا جاؤں گا۔ ۳۴۔ یہ ہیں عیسیٰ بن مریم، (اور یہ ہے) وہ حق بات جس میں لوگ شبہ کر رہے ہیں۔ ۳۵۔ اللہ کے شایان شان نہیں کہ وہ کسی کو بیٹا بنائے، وہ (ایسی باتوں سے) پاک ہے، جب وہ کسی امر کا ارادہ کر لیتا ہے تو بس اس سے فرماتا ہے: ہو جا سو وہ ہو جاتا ہے۔ ۳۶۔ اور یقیناً اللہ ہی میرا رب ہے اور تمہارا رب ہے پس اس کی بندگی کرو، یہی راہ راست ہے۔ ۳۷۔ مگر (مختلف) فرقوں نے باہم اختلاف کیا پس تباہی ان کافروں کے لیے ہو گی جب وہ بڑے دن کا مشاہدہ کریں گے۔ ۳۸۔ جس دن وہ ہمارے سامنے ہوں گے تو اس وقت کیا خوب سننے والے اور کیا خوب دیکھنے والے ہوں گے لیکن آج یہ ظالم لوگ صریح گمراہی میں ہیں۔ ۳۹۔ اور (اے رسول) انہیں حسرت کے دن سے ڈرائیے جب قطعی فیصلہ کر دیا جائے گا اور یہ لوگ غفلت میں پڑے ہیں اور یہ ایمان نہیں لاتے۔ ۴۰۔ اور ہم ہی زمین کے اوپر جو کچھ اس پر ہے سب کے وارث ہوں گے پھر وہ ہماری طرف لوٹائے جائیں گے۔ ۴۱۔ اور اس کتاب میں ابراہیم کا ذکر کیجیے، یقیناً وہ بڑے سچے نبی تھے۔ ۴۲۔ جب انہوں نے اپنے باپ (چچا) سے کہا: اے ابا! آپ اسے کیوں پوجتے ہیں جو نہ سننے کی اہلیت رکھتا ہے اور نہ دیکھنے کی اور نہ ہی آپ کو کسی چیز سے بے نیاز کرتا ہے۔ ۴۳۔ اے ابا! بتحقیق میرے پاس وہ علم آیا ہے جو آپ کے پاس نہیں آیا پس آپ میری بات مانیں، میں آپ کو سیدھی راہ دکھاؤں گا۔ ۴۴۔ اے ابا! شیطان کی پوجا نہ کریں کیونکہ شیطان تو خدائے رحمن کا نافرمان ہے۔ ۴۵۔ اے ابا! مجھے خوف ہے کہ خدائے رحمن کا عذاب آپ کو گرفت میں لے لے، ایسا ہوا تو آپ شیطان کے دوست

بن جائیں گے۔ ۴۶۔ اس نے کہا: اے ابراہیم! کیا تو میرے معبودوں سے برگشتہ ہو گیا ہے؟ اگر تو باز نہ آیا تو میں تجھے سنگسار کروں گا اور تو ایک مدت کے لیے مجھ سے دور ہو جا۔ ۴۷۔ ابراہیم نے کہا: آپ پر سلام ہو! میں آپ کے لیے اپنے رب سے مغفرت طلب کروں گا یقیناوہ مجھ پر نہایت مہربان ہے۔ ۴۸۔ اور میں تم لوگوں سے نیز اللہ کے سوا جنہیں تم پکارتے ہو ان سے علیحدہ ہو جاتا ہوں اور میں اپنے پروردگار ہی کو پکاروں گا، مجھے امید ہے کہ میں اپنے رب سے مانگ کر کبھی ناکام نہیں رہوں گا۔ ۴۹۔ پھر جب ابراہیم ان لوگوں سے اور اللہ کے سوا جنہیں یہ لوگ پوجتے تھے ان سے کنارہ کش ہوئے تو ہم نے انہیں اسحاق اور یعقوب عطا کیے اور سب کو ہم نے نبی بنایا۔ ۵۰۔ اور ہم نے انہیں اپنی رحمت سے بھی نوازا اور انہیں اعلی درجے کا ذکر جمیل بھی عطا کیا۔ ۵۱۔ اور اس کتاب میں موسیٰ کا ذکر کیجیے، وہ یقینا برگزیدہ نبی مرسل تھے۔ ۵۲۔ اور ہم نے انہیں طور کی داہنی جانب سے پکارا اور رازدار بنانے کے لیے انہیں قربت عطا کی۔ ۵۳۔ اور ان کے بھائی ہارون کو ہم نے اپنی رحمت سے نبی بنا کر (بطور معاون) انہیں عطا کیا۔ ۵۴۔ اور اس کتاب میں اسماعیل کا ذکر کیجیے، وہ یقینا وعدے کے سچے اور نبی مرسل تھے۔ ۵۵۔ وہ اپنے گھر والوں کو نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیتے تھے اور وہ اپنے رب کے نزدیک پسندیدہ تھے۔ ۵۶۔ اور اس کتاب میں ادریس کا ذکر کیجیے، وہ یقینا راستگو نبی تھے۔ ۵۷۔ اور ہم نے انہیں اعلی مقام پر اٹھایا۔ ۵۸۔ یہ وہ انبیاء ہیں جن پر اللہ نے انعام فرمایا جو اولاد آدم میں سے ہیں اور ان میں سے جنہیں ہم نے نوح کے ساتھ کشتی میں اٹھایا اور ابراہیم و اسماعیل کی اولاد میں سے اور ان لوگوں میں سے جنہیں ہم نے ہدایت دی اور برگزیدہ کیا، جب ان پر رحمن کی آیات کی تلاوت کی جاتی تو وہ روتے ہوئے سجدے میں گر پڑتے۔ ۵۹۔ پھر ان کے بعد ایسے ناخلف ان کے جانشین ہوئے جنہوں نے نماز کو ضائع کیا اور خواہشات کے پیچھے چل پڑے پس وہ عنقریب ہلاک سے دوچار ہوں گے۔ ۶۰۔ مگر جو توبہ

کریں، ایمان لائیں اور نیک اعمال بجالائیں تو وہ جنت میں داخل ہوں گے اور ان پر کچھ بھی ظلم نہ ہو گا۔ ۶۱۔
ایسی جاودانی بہشت (میں) جس کا اللہ نے اپنے بندوں سے غیبی وعدہ فرمایا ہے، یقینا اس کا وعدہ آنے والا ہے۔
۶۲۔ وہاں وہ بیہودہ باتیں نہیں سنیں گے سوائے سلام کے اور وہاں انہیں صبح و شام رزق ملا کرے گا۔ ۶۳۔
یہ وہ جنت ہے جس کا وارث ہم اپنے بندوں میں سے متقین کو بنائیں گے۔ ۶۴۔ اور ہم (فرشتے) آپ کے
پروردگار کے حکم کے بغیر نہیں اتر سکتے، جو کچھ ہمارے آگے ہے اور جو کچھ ہمارے پیچھے ہے اور جو کچھ ان
کے درمیان ہے سب اسی کا ہے اور آپ کا پروردگار بھولنے والا نہیں ہے۔ ۶۵۔ وہ آسمانوں اور زمین اور جو
کچھ ان کے درمیان ہے سب کا رب ہے لہٰذا اسی کی عبادت کرو اور اسی کی بندگی پر ثابت قدم رہو، کیا اس کا
کوئی ہمنام تمہارے علم میں ہے؟ ۶۶۔ اور انسان کہتا ہے: جب میں مر جاؤں گا تو کیا میں زندہ کر کے نکالا
جاؤں گا؟ ۶۷۔ کیا اس انسان کو یاد نہیں کہ ہم نے اسے پہلے اس وقت پیدا کیا، جب وہ کچھ بھی نہ تھا؟ ۶۸۔
آپ کے رب کی قسم! پھر ہم ان سب کو اور شیاطین کو ضرور جمع کریں گے پھر ہم انہیں جہنم کے گرد گھٹنوں
کے بل ضرور حاضر کریں گے۔ ۶۹۔ پھر ہم ہر فرقے میں سے ہر اس شخص کو جدا کر دیں گے جو رحمن کے
مقابلے میں زیادہ سرکش تھا۔ ۷۰۔ پھر یہ بات ہم بہتر جانتے ہیں کہ جہنم میں جھلسنے کا زیادہ سزاوار ان میں
سے کون ہے۔ ۷۱۔ اور تم میں سے کوئی ایسا نہیں ہو گا جو جہنم پر وارد نہ ہو، یہ حتمی فیصلہ آپ کے رب کے
ذمے ہے۔ ۷۲۔ پھر اہل تقویٰ کو نجات دیں گے اور ظالموں کو اس میں گھٹنوں کے بل پڑا چھوڑ دیں گے۔
۷۳۔ اور جب انہیں ہماری صریح آیات سنائی جاتی ہیں تو کفار اہل ایمان سے کہتے ہیں: دونوں فریقوں میں
سے کون بہتر مقام پر (فائز) ہے اور کس کی محفلیں زیادہ بارونق ہیں؟ ۷۴۔ اور ہم ان سے پہلے کتنی ایسی
قوموں کو ہلاک کر چکے ہیں جو سامان زندگی اور نمود میں اس سے کہیں بہتر تھیں۔ ۷۵۔ کہہ دیجئے: جو شخص

گمراہی میں ہے اسے خدائے رحمن لمبی مہلت دیتا ہے لیکن جب وہ اس کا مشاہدہ کریں گے جس کا وعدہ ہوا تھا، خواہ وہ عذاب ہو یا قیامت تو اس وقت انہیں معلوم ہو گا کہ کس کا مقام زیادہ برا ہے اور کس کا لاؤ لشکر زیادہ کمزور ہے۔ ۷۶۔ اور جو لوگ ہدایت یافتہ ہیں اللہ ان کی ہدایت میں اضافہ فرماتا ہے اور آپ کے پروردگار کے نزدیک باقی رہنے والی نیکیاں ثواب کے لحاظ سے بہتر ہیں اور انجام کے لحاظ سے بھی بہتر ہیں۔ ۷۷۔ کیا آپ نے اس شخص کو دیکھا جو ہماری آیات کا انکار کرتا ہے اور کہتا ہے: مجھے مال اور اولاد کی عطا ضرور بالضرور جاری رہے گی؟ ۷۸۔ کیا اس نے غیب کی اطلاع حاصل کی ہے یا خدائے رحمن سے کوئی عہد لے رکھا ہے؟ ۷۹۔ ہرگز نہیں، جو کچھ یہ کہتا ہے ہم اسے لکھ لیں گے اور ہم اس کے عذاب میں مزید اضافہ کر دیں گے۔ ۸۰۔ اور جس چیز کا یہ ذکر کرتا ہے اس کے ہم مالک بن جائیں گے اور وہ ہمارے پاس اکیلا حاضر ہو گا۔ ۸۱۔ اور انہوں نے اللہ کے سوا دوسرے معبود بنا لیے ہیں تاکہ ان کے لیے باعث تقویت بنیں۔ ۸۲۔ ہرگز نہیں، (کل) یہ سب ان کی عبادت ہی سے انکار کریں گے اور ان کے سخت مخالف ہوں گے۔ ۸۳۔ کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ ہم نے شیاطین کو کفار پر مسلط کر رکھا ہے جو انہیں اکساتے رہتے ہیں؟ ۸۴۔ پس آپ ان پر (عذاب کے لیے) عجلت نہ کریں، ہم ان کی گنتی یقیناً پوری کریں گے۔ ۸۵۔ اس روز ہم متقین کو خدائے رحمن کے پاس مہمانوں کی طرح جمع کریں گے۔ ۸۶۔ اور مجرموں کو جہنم کی طرف پیاسے جانوروں کی طرح ہانک کر لے جائیں گے۔ ۸۷۔ کسی کو شفاعت کا اختیار نہ ہو گا سوائے اس کے جس نے رحمن سے عہد لیا ہو۔ ۸۸۔ اور وہ کہتے ہیں: رحمن نے کسی کو فرزند بنا لیا ہے۔ ۸۹۔ بتحقیق تم بہت سخت بیہودہ بات (زبان پر) لائے ہو۔ ۹۰۔ قریب ہے کہ اس سے آسمان پھٹ جائیں اور زمین شق ہو جائے اور پہاڑ ریزہ ریزہ ہو کر گر جائیں۔ ۹۱۔ اس بات پر کہ انہوں نے رحمن کے لیے فرزند (کی موجودگی) کا الزام لگایا ہے۔

۹۲۔ اور رحمن کے شایان شان نہیں کہ وہ کسی کو بیٹا بنائے۔ ۹۳۔ جو کوئی آسمانوں اور زمین میں ہے وہ اس رحمن کے حضور صرف بندے کی حیثیت سے پیش ہو گا۔ ۹۴۔ بتحقیق اس نے ان سب کا احاطہ کر رکھا ہے اور انہیں شمار کر رکھا ہے۔ ۹۵۔ اور قیامت کے دن ہر ایک کو اس کے سامنے تنہا حاضر ہونا ہے۔ ۹۶۔ جو لوگ ایمان لائے ہیں اور نیک اعمال بجالائے ہیں ان کے لیے رحمن عنقریب دلوں میں محبت پیدا کرے گا۔ ۹۷۔ (اے محمد) پس ہم نے یہ قرآن آپ کی زبان میں یقینا آسان کیا ہے تاکہ آپ اس سے صاحبان تقویٰ کو بشارت دیں اور جھگڑالو قوم کی تنبیہ کریں۔ ۹۸۔ اور ہم نے اس سے پہلے کتنی قوموں کو ہلاک کیا ہے۔ کیا آج آپ کہیں بھی ان میں سے کسی ایک کا نشان پاتے ہیں یا ان کی کوئی آہٹ سنتے ہیں

۲۰....طٰہ

بنام خدائے رحمن و رحیم

۱۔ طا، ہا۔ ۲۔ ہم نے یہ قرآن آپ پر اس لیے نازل نہیں کیا ہے کہ آپ مشقت میں پڑ جائیں۔ ۳۔ خوف رکھنے والوں کے لیے یہ صرف ایک یاد دہانی ہے۔ ۴۔ یہ اس کی طرف سے نازل ہوا ہے جس نے زمین اور بلند آسمانوں کو بنایا ہے۔ ۵۔ وہ رحمن جس نے عرش پر اقتدار قائم کیا. ۶۔ جو کچھ آسمانوں اور جو کچھ زمین میں ہے اور جو کچھ ان کے درمیان اور جو کچھ زمین کی تہ میں ہے سب کا وہی مالک ہے۔ ۷۔ اور اگر آپ پکار کر بات کریں تو وہ رازوں کو بلکہ اس سے زیادہ مخفی باتوں کو بھی یقینا جانتا ہے۔ ۸۔ اللہ وہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، بہترین نام اسی کے ہیں۔ ۹۔ اور کیا آپ تک موسیٰ کا واقعہ پہنچا ہے؟ ۱۰۔ جب انہوں نے

ایک آگ دیکھی تو اپنے گھر والوں سے کہا: ٹھہر جاؤ! میں نے کوئی آگ دیکھی ہے، شاید میں اس میں سے تمہارے لیے کوئی انگارے لے آؤں یا آگ پر پہنچ کر راستے کا پتہ کر لوں۔ ۱۱۔ پھر جب وہ آگ کے پاس پہنچے تو آواز آئی: اے موسیٰ! ۱۲۔ میں ہی آپ کا رب ہوں، پس اپنی جوتیاں اتار دیں، بتحقیق آپ طویٰ کی مقدس وادی میں ہیں۔ ۱۳۔ اور میں نے آپ کو منتخب کر لیا ہے لہٰذا جو وحی کی جا رہی ہے اسے سنیں۔ ۱۴۔ میں ہی اللہ ہوں، میرے سوا کوئی معبود نہیں، پس صرف میری بندگی کرو اور میری یاد کے لیے نماز قائم کریں۔ ۱۵۔ قیامت یقینا آنے والی ہے، میں اسے پوشیدہ رکھوں گا تا کہ ہر فرد کو اس کی سعی کے مطابق جزا ملے۔ ۱۶۔ پس جو شخص قیامت پر ایمان نہیں رکھتا اور اپنی خواہشات کی پیروی کرتا ہے کہیں وہ آپ کو اس راہ سے نہ روک دے، ایسا ہوا تو آپ ہلاک ہو جائیں گے۔ ۱۷۔ اور اے موسیٰ! یہ آپ کے داہنے ہاتھ میں کیا ہے؟ ۱۸۔ موسیٰ نے کہا: یہ میرا عصا ہے، اس پر میں ٹیک لگاتا ہوں اور اس سے اپنی بکریوں کے لیے پتے جھاڑتا ہوں اور میرے لیے اس میں کئی اور مفادات بھی ہیں۔ ۱۹۔ فرمایا: اسے موسیٰ! اسے پھینکیں۔ ۲۰۔ پس موسیٰ نے اسے پھینکا تو وہ یکایک سانپ بن کر دوڑنے لگا۔ ۲۱۔ اللہ نے فرمایا: اسے پکڑ لیں اور ڈریں نہیں، ہم اسے اس کی حالت پر پلٹا دیں گے۔ ۲۲۔ اور اپنا ہاتھ اپنی بغل میں رکھیے تو وہ بغیر کسی عیب کے چمکتا ہوا نکلے گا، یہ دوسری نشانی ہے۔ ۲۳۔ (یہ اس لیے) کہ ہم تمہیں اپنی بڑی نشانیاں دکھا دیں۔ ۲۴۔ اب آپ فرعون کی طرف جائیں کہ وہ سرکش ہو گیا ہے۔ ۲۵۔ موسیٰ نے کہا: میرے پروردگار! میرا سینہ کشادہ فرما، ۲۶۔ اور میرے کام کو میرے لیے آسان کر دے، ۲۷۔ اور میری زبان کی گرہ کھول دے، ۲۸۔ تا کہ وہ میری بات سمجھ جائیں۔ ۲۹۔ اور میرے کنبے میں سے میرا ایک وزیر بنا دے۔ ۳۰۔ میرے بھائی ہارون کو۔ ۳۱۔ اسے میرا پشت پناہ بنا دے، ۳۲۔ اور اسے میرے امر (رسالت) میں شریک بنا دے، ۳۳۔ تا کہ

ہم تیری خوب تسبیح کریں، ۳۴۔ اور تجھے کثرت سے یاد کریں۔ ۳۵۔ یقیناتو ہی ہمارے حال پر خوب نظر رکھنے والا ہے۔ ۳۶۔ فرمایا: اے موسیٰ! یقینا آپ کو آپ کی مراد دے دی گئی۔ ۳۷۔ اور تحقیق ہم نے ایک مرتبہ پھر آپ پر احسان کیا۔ ۳۸۔ جب ہم نے آپ کی والدہ کی طرف اس بات کا الہام کیا جو بات الہام کے ذریعے کی جانا تھی۔ ۳۹۔ (وہ یہ) کہ اس (بچے) کو صندوق میں رکھ دیں تو دریا اسے ساحل پر ڈال دے گا، میرا اور اس کا دشمن اسے اٹھالے گا اور میں نے آپ پر اپنی طرف سے محبت ڈال دی تاکہ آپ میرے سامنے پرورش پائیں ۔ ۴۰۔ (وہ وقت یاد کرو) جب آپ کی بہن (فرعون کے پاس) گئیں اور کہنے لگیں: کیا میں تمہیں ایسا شخص بتادوں جو اس بچے کی پرورش کرے؟ اس طرح ہم نے آپ کو آپ کی ماں کے پاس پہنچا دیا تاکہ ان کی آنکھ ٹھنڈی ہو جائے اور وہ رنجیدہ نہ ہوں اور آپ نے ایک شخص کو قتل کیا پس ہم نے آپ کو غم سے نجات دی اور ہم نے آپ کی خوب آزمائش کی، پھر سالوں تک آپ مدین والوں کے ہاں مقیم رہے پھر اے موسیٰ! اب عین مقرر وقت پر آگئے ہیں۔ ۴۱۔ اور میں نے آپ کو اپنے لیے اختیار کیا ہے۔ ۴۲۔ لہٰذا آپ اور آپ کا بھائی میری آیات لے کر جائیں اور دونوں میری یاد میں سستی نہ کرنا۔ ۴۳۔ دونوں فرعون کے پاس جائیں کہ وہ سرکش ہو گیا ہے۔ ۴۴۔ پس دونوں اس سے نرم لہجے میں بات کرنا شاید وہ نصیحت مان لے یا ڈر جائے۔ ۴۵۔ دونوں نے کہا: ہمارے پروردگار! ہمیں خوف ہے کہ وہ ہم پر زیادتی کرے گا یا مزید سرکش ہو جائے گا۔ ۴۶۔ فرمایا: آپ دونوں خوف نہ کریں میں آپ دونوں کے ساتھ ہوں اور (دونوں کی بات) سن رہا ہوں اور دیکھ رہا ہوں۔ ۴۷۔ دونوں اس کے پاس جائیں اور کہیں: ہم دونوں تیرے رب کے بھیجے ہوئے ہیں پس بنی اسرائیل کو ہمارے ساتھ جانے دے اور ان پر سختیاں نہ کر، بلاشبہ ہم تیرے رب کی طرف سے نشانی لے کر تیرے پاس آئے ہیں اور سلام ہو اس پر جو ہدایت کی پیروی کرے۔

۴۸۔ ہماری طرف یقیناوحی کی گئی ہے کہ عذاب اس شخص کے لیے معین ہے جو تکذیب کرے اور منہ موڑے۔ ۴۹۔ فرعون نے کہا: اے موسیٰ! تم دونوں کارب کون ہے؟ ۵۰۔ موسیٰ نے کہا: ہمارارب وہ ہے جس نے ہر چیز کو اس کی خلقت بخشی پھر ہدایت دی۔ ۵۱۔ فرعون بولا: پھر گزشتہ نسلوں کا کیا بنا؟ ۵۲۔ موسیٰ نے کہا: ان کا علم میرے پاس ایک کتاب میں ہے، میرا رب نہ چوکتا ہے نہ بھولتا ہے۔ ۵۳۔ جس نے تمہارے لیے زمین کو گہوارہ بنایا اور اس میں تمہارے لیے راستے بنائے اور آسمانوں سے پانی برسایا پھر اس سے ہم نے مختلف نباتات کے جوڑے اگائے۔ ۵۴۔ تم بھی کھاؤ اور اپنے جانوروں کو بھی چراؤ، صاحبان علم کے لیے اس میں یقینا بہت سی نشانیاں ہیں۔ ۵۵۔ اسی زمین سے ہم نے تمہیں پیدا کیا ہے اور اسی میں ہم تمہیں لوٹائیں گے اور اسی سے تمہیں دوبارہ نکالیں گے۔ ۵۶۔ اور بتحقیق ہم نے فرعون کو ساری نشانیاں دکھا دیں سو اس نے پھر بھی تکذیب کی اور انکار کیا۔ ۵۷۔ فرعون نے کہا: اے موسیٰ! کیا تو اپنے جادو کے زور سے ہمیں ہماری سرزمین سے نکالنے ہمارے پاس آئے ہو؟ ۵۸۔ پس ہم بھی تمہارے مقابلے میں ایسا ہی جادو پیش کریں گے لہٰذا ہمارے اور اپنے درمیان ایک وقت جس کی نہ ہم خلاف ورزی کریں اور نہ تم، اور ہموار میدان مقرر کر لو۔ ۵۹۔ موسیٰ نے کہا: تمہارے ساتھ جشن کے دن وعدہ ہے اور یہ کہ دن چڑھے لوگ جمع کیے جائیں۔ ۶۰۔ پس فرعون نے پلٹ کر اپنی ساری مکاریوں کو یکجا کیا پھر (مقابلے میں) آگیا۔ ۶۱۔ موسیٰ نے ان سے کہا: تم پر تباہی ہو! تم اللہ پر جھوٹ بہتان نہ باندھو ورنہ اللہ تمہیں ایک عذاب سے نابود کرے گا اور جس نے بھی بہتان باندھا وہ نامراد رہا۔ ۶۲۔ پھر انہوں نے اپنے معاملے میں آپس میں اختلاف کیا اور باہمی مشورے کو خفیہ رکھا۔ ۶۳۔ وہ کہنے لگے: یہ دونوں تو بس جادوگر ہیں، دونوں چاہتے ہیں کہ اپنے جادو کے زور سے تمہیں تمہاری اس سرزمین سے نکال باہر کریں اور دونوں تمہارے اس مثالی

مذہب کا خاتمہ کر دیں۔ ٦٤۔ لہٰذا اپنی ساری تدبیریں یکجا کرو پھر قطار باندھ کر میدان میں آؤ اور آج جو جیت جائے گا وہی فلاح پائے گا۔ ٦٥۔ (جادوگروں نے) کہا: اے موسیٰ! تم پھینکو گے یا پہلے ہم پھینکیں؟ ٦٦۔ موسیٰ نے کہا: بلکہ تم پھینکو، اتنے میں ان کی رسیاں اور لاٹھیاں ان کے جادو کی وجہ سے موسیٰ کو دوڑتی محسوس ہوئیں۔ ٦٧۔ پس موسیٰ نے اپنے اندر خوف محسوس کیا۔ ٦٨۔ ہم نے کہا: خوف نہ کر یقینا آپ ہی غالب آنے والے ہیں۔ ٦٩۔ اور جو کچھ آپ کے دائیں ہاتھ میں ہے اسے پھینک دیں کہ جو کچھ انہوں نے بنایا ہے یہ ان سب کو نگل جائے گا، یہ لوگ جو کچھ بنا لائے ہیں وہ فقط جادوگر کا فریب ہے اور جادوگر جہاں بھی ہو کامیاب نہیں ہو سکتا۔ ٧٠۔ پھر جادوگر سجدے میں گر پڑے اور کہنے لگے: ہم ہارون اور موسیٰ کے پروردگار پر ایمان لے آئے۔ ٧١۔ فرعون بولا: تم اس پر ایمان لے آئے قبل اس کے کہ میں تمہیں اجازت دوں، یہ یقینا تمہارا بڑا ہے جس نے تمہیں جادو سکھایا اب میں تمہارے ہاتھ اور پاؤں مخالف سمت سے کٹوا دوں گا اور کھجور کے تنوں پر تمہیں یقینا سولی چڑھوا دوں گا پھر تمہیں ضرور معلوم ہو جائے گا کہ ہم میں سے سخت اور دیرپا عذاب دینے والا کون ہے ٧٢۔ جادوگروں نے کہا: جو دلائل ہمارے پاس پہنچ چکے ہیں ان پر اور جس نے ہمیں خلق کیا ہے اس پر ہم تجھے مقدم نہیں رکھیں گے لہٰذا اب تو نے جو فیصلہ کرنا ہے کر ڈال، تو بس اس دنیا کی زندگی کا خاتمہ کر سکتا ہے۔ ٧٣۔ ہم اپنے پروردگار پر ایمان لائے ہیں تاکہ وہ ہمارے گناہوں کو معاف کر دے اور جس جادوگری پر تم نے ہمیں مجبور کیا تھا اسے بھی معاف کر دے اور اللہ سب سے بہتر اور سب سے زیادہ باقی رہنے والا ہے۔ ٧٤۔ بے شک جو مجرم بن کر اپنے رب کے پاس آئے گا اس کے لیے یقینا جہنم ہے جس میں وہ نہ مرے گا اور نہ جیے گا۔ ٧٥۔ اور جو مومن بن کر اس کے پاس حاضر ہو گا جب کہ وہ نیک اعمال بھی بجا لا چکا ہو تو ایسے لوگوں کے لیے بلند درجات ہیں۔ ٧٦۔ دائمی باغات جن کے نیچے نہریں بہتی

ہوں گی جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور یہی پاکیزہ رہنے والے کی جزا ہے۔ ۷۷۔ اور ہم نے موسیٰ کی طرف وحی کی کہ میرے بندوں کو لے کر رات کے وقت چل پڑیں اور ان کے لیے دریا میں خشک راستہ بنا دیں، پھر آپ کو (فرعون کی طرف سے) نہ پکڑے جانے کا خطرہ ہو گا اور نہ ہی (غرق کا) خوف۔ ۷۸۔ پھر فرعون نے اپنے لشکر کے ساتھ ان کا تعاقب کیا اور پھر سمندر ان پر ایسا چھایا کہ جس طرح چھا جانا چاہیے تھا۔ ۷۹۔ اور فرعون نے اپنی قوم کو گمراہ کر دیا اور ہدایت کے لیے کوئی گنجائش نہیں چھوڑی۔ ۸۰۔ اے بنی اسرائیل! تمہارے دشمن سے یقیناً ہم نے تمہیں نجات دی اور تمہیں طور کی دائیں جانب وعدہ دیا اور ہم نے تم پر من و سلویٰ نازل کیا۔ ۸۱۔ جو پاکیزہ رزق ہم نے تمہیں دیا ہے اس میں سے کھاؤ اور اس میں سرکشی نہ کرو ورنہ تم پر میرا غضب نازل ہو گا اور جس پر میرا غضب نازل ہوا بتحقیق وہ ہلاک ہو گیا۔ ۸۲۔ البتہ جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور نیک عمل انجام دے پھر راہ راست پر چلے تو میں اسے خوب بخشنے والا ہوں۔ ۸۳۔ اور (فرمایا) اے موسیٰ! آپ نے اپنی قوم سے پہلے (آنے میں) جلدی کیوں کی؟ ۸۴۔ موسیٰ نے عرض کیا: وہ میرے پیچھے آ رہے ہیں اور میرے رب! میں نے تیری طرف (آنے میں) جلدی اس لیے کی کہ تو خوش ہو جائے۔ ۸۵۔ فرمایا: پس آپ کے بعد آپ کی قوم کو ہم نے آزمائش میں ڈالا ہے اور سامری نے انہیں گمراہ کر دیا ہے۔ ۸۶۔ چنانچہ موسیٰ غصے اور حزن کی حالت میں اپنی قوم کی طرف پلٹے، بولے: اے میری قوم! کیا تمہارے رب نے تم سے اچھا وعدہ نہیں کیا تھا؟ کیا مدت تمہارے لیے لمبی ہو گئی تھی؟ یا تم نے یہ سوچا کہ تمہارے رب کا غصہ تم پر آکر رہے؟ اسی لیے تم نے میرے ساتھ وعدہ خلافی کی؟ ۸۷۔ انہوں نے کہا: ہم نے آپ سے وعدہ خلافی اپنے اختیار سے نہیں کی بلکہ ہوا یہ کہ ہم پر قوم کے زیورات کا بوجھ لادا گیا تھا تو ہم نے اسے پھینک دیا اور سامری نے بھی اس طرح ڈال دیا۔ ۸۸۔ اور ان کے لیے ایک بچھڑے کا قالب بنا کر

نکالا جس میں گائے کی سی آواز تھی پھر وہ بولے: یہ ہے تمہارا معبود اور موسیٰ کا معبود پھر وہ بھول گیا۔ ۸۹۔ کیا وہ یہ نہیں دیکھتے کہ یہ (بچھڑا) ان کی کسی بات کا جواب تک نہیں دے سکتا اور وہ نہ ان کے کسی نفع اور نہ کسی نقصان کا اختیار رکھتا ہے۔ ۹۰۔ اور ہارون نے ان سے پہلے کہہ دیا تھا: اے میری قوم! بے شک تم اس کی وجہ سے آزمائش میں پڑ گئے ہو جب کہ تمہارا پروردگار تو رحمن ہے لہٰذا تم میری پیروی کرو اور میرے حکم کی اطاعت کرو۔ ۹۱۔ وہ کہنے لگے: ہم موسیٰ کے ہمارے پاس واپس آنے تک برابر اسی کی پرستش میں منہمک رہیں گے۔ ۹۲۔ موسیٰ نے کہا: اے ہارون! جب آپ دیکھ رہے تھے کہ یہ لوگ گمراہ ہو رہے ہیں ۹۳۔ تو میری پیروی کرنے سے آپ کو کس چیز نے روکا؟ کیا آپ نے میرے حکم کی نافرمانی کی؟ ۹۴۔ ہارون نے جواب دیا: اے ماں جائے! میری داڑھی اور سر کے بال نہ پکڑیں، مجھے تو اس بات کا خوف تھا کہ کہیں آپ یہ نہ کہیں کہ تو نے بنی اسرائیل میں تفرقہ ڈال دیا اور میری بات کا انتظار نہ کیا۔ ۹۵۔ کہا: اے سامری! تیرا مدعا کیا ہے؟ ۹۶۔ اس نے کہا: میں نے ایسی چیز کا مشاہدہ کیا جس کا دوسروں نے مشاہدہ نہیں کیا پس میں نے فرستادہ خدا کے نقش قدم سے ایک مٹھی (بھر خاک) اٹھا لی پھر میں نے اسے (بچھڑے کے قالب میں) ڈال دیا اور میرے نفس نے یہ بات میرے لیے بھلی بنا دی۔ ۹۷۔ موسیٰ نے کہا: دور ہو جا (تیری سزا یہ ہے کہ) تجھے زندگی بھر یہ کہتے رہنا ہو گا مجھے ہاتھ نہ لگانا اور تیرے لیے ایک وقت مقرر ہے جو تجھ سے ٹلنے والا نہیں ہے اور تو اپنے اس معبود کو دیکھ جس (کی پوجا) میں تو منہمک تھا، ہم اسے ضرور جلا ڈالیں گے پھر اس (کی راکھ) کو اڑا کر دریا میں ضرور بکھیر دیں گے۔ ۹۸۔ بتحقیق تمہارا معبود تو وہ اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، اس کا علم ہر چیز پر محیط ہے۔ ۹۹۔ (اے رسول) اسی طرح ہم آپ سے گزشتگان کی خبریں بیان کرتے ہیں اور ہم نے آپ کو اپنے حال سے ایک نصیحت عطا کی ہے۔ ۱۰۰۔ جو اس سے منہ توڑے گا پس بروز

قیامت وہ یقینا ایک بوجھ اٹھائے گا۔ ۱۰۱۔ جس میں یہ لوگ ہمیشہ مبتلا رہیں گے اور قیامت کے دن یہ ان کے لیے بدترین بوجھ ہو گا۔ ۱۰۲۔ اس دن صور پھونکا جائے گا اور ہم مجرموں کو جمع کریں گے (خوف کے مارے) جن کی آنکھوں کا رنگ بدلا ہوا ہو گا۔ ۱۰۳۔ (اس وقت) وہ آپس میں دھیمے دھیمے کہیں گے (دنیا میں) تم صرف دس دن رہے ہو گے۔ ۱۰۴۔ ہم خوب جانتے ہیں جو باتیں یہ کرتے ہیں جب ان میں سے زیادہ صاحب الرائے کا یہ کہنا ہو گا کہ تم تو صرف ایک دن رہے ہو۔ ۱۰۵۔ اور یہ لوگ ان پہاڑوں کے بارے میں پوچھتے ہیں، پس آپ کہہ دیجئے: میرا رب انہیں اڑا کر بکھیر دے گا۔ ۱۰۶۔ پھر اسے ہموار میدان بنا کر چھوڑے گا۔ ۱۰۷۔ نہ آپ اس میں کوئی ناہمواری دیکھیں گے نہ بلندی۔ ۱۰۸۔ اس دن لوگ منادی کے پیچھے دوڑیں گے جس میں کوئی انحراف نہ ہو گا اور رحمن کے سامنے آوازیں دب جائیں گی، پس آپ آہٹ کے سوا کچھ نہ سنیں گے۔ ۱۰۹۔ اس روز شفاعت کسی کو فائدہ نہ دے گی سوائے اس کے جسے رحمن اجازت دے اور اس کی بات کو پسند کرے۔ ۱۱۰۔ اور وہ لوگوں کے سامنے اور پیچھے کی سب باتیں جانتا ہے اور وہ کسی کے احاطہ علم میں نہیں آسکتا۔ ۱۱۱۔ سب کے چہرے اس حی اور قیوم کے سامنے جھکے ہوئے ہوں گے اور جو کوئی ظلم کا بوجھ اٹھائے گا وہ نامراد ہو گا۔ ۱۱۲۔ اور جو نیک اعمال بجا لائے اور وہ مومن بھی ہو تو اسے نہ ظلم کا خوف ہو گا اور نہ حق تلفی کا۔ ۱۱۳۔ اور اسی طرح ہم نے یہ قرآن عربی میں نازل کیا اور اس میں مختلف انداز میں تنبیہیں بیان کی ہیں کہ شاید وہ پرہیزگار بن جائیں یا (قرآن) ان کے لیے کوئی نصیحت وجود میں لائے۔ ۱۱۴۔ پس وہ بادشاہ حقیقی اللہ برتر ہے اور آپ پر ہونے والی اس وحی کی تکمیل سے پہلے قرآن پڑھنے کی عجلت نہ کریں اور کہ دیا کریں: پروردگارا میرے علم میں اضافہ فرما۔ ۱۱۵۔ اور بتحقیق ہم نے آدم سے عہد لیا تھا لیکن وہ بھول گئے اور ہم نے ان میں عزم نہیں پایا۔ ۱۱۶۔ اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا:

آدم کے لیے سجدہ کرو تو سب نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے، اس نے انکار کیا۔ ۱۱۷۔ پھر ہم نے کہا: اے آدم! یہ آپ اور آپ کی زوجہ کا دشمن ہے، کہیں یہ آپ دونوں کو جنت سے نکال نہ دے پھر آپ مشقت میں پڑ جائیں گے۔ ۱۱۸۔ یقیناً اس جنت میں آپ نہ تو بھوکے رہیں گے اور نہ ننگے۔ ۱۱۹۔ اور یقیناً اس میں آپ نہ تو پیاسے رہیں گے اور نہ دھوپ کھائیں گے۔ ۱۲۰۔ پھر شیطان نے ان کے دل میں وسوسہ ڈالا اور کہا: اے آدم! کیا میں تمہیں ہیشگی کے درخت اور لازوال سلطنت کے بارے میں بتاؤں؟ ۱۲۱۔ چنانچہ دونوں نے اس میں سے کھایا تو دونوں کے لیے ان کے ستر کھل گئے اور دونوں نے اپنے اوپر جنت کے پتے گانٹھنے شروع کر دیے اور آدم نے اپنے رب کے حکم میں کوتاہی کی تو غلطی میں رہ گئے۔ ۱۲۲۔ پھر ان کے پروردگار نے انہیں برگزیدہ کیا اور ان کی توبہ قبول کی اور ہدایت دی۔ ۱۲۳۔ فرمایا: یہاں سے دونوں اکٹھے اتر جائیں آپ ایک دوسرے کے دشمن رہیں گے پھر اگر میری طرف سے آپ کے پاس کوئی ہدایت آئے تو جو میری ہدایت کی اتباع کرے گا وہ نہ گمراہ ہو گا اور نہ شقی۔ ۱۲۴۔ اور جو میرے ذکر سے منہ موڑے گا اسے یقیناً ایک تنگ زندگی نصیب ہو گی اور بروز قیامت ہم اسے اندھا محشور کریں گے۔ ۱۲۵۔ وہ کہے گا: پروردگارا! تو نے مجھے اندھا کر کے کیوں اٹھایا حالانکہ میں تو بینا تھا؟ ۱۲۶۔ جواب ملے گا: ایسا ہی ہے! ہماری نشانیاں تیرے پاس آئی تھیں تو نے انہیں بھلا دیا تھا اور آج تو بھی اسی طرح بھلایا جا رہا ہے۔ ۱۲۷۔ اور ہم حد سے تجاوز کرنے والوں اور اپنے رب کی نشانیوں پر ایمان نہ لانے والوں کو اسی طرح سزا دیتے ہیں اور آخرت کا عذاب تو زیادہ شدید اور تا دیر باقی رہنے والا ہے۔ ۱۲۸۔ کیا انہوں نے اس بات سے کوئی ہدایت حاصل نہیں کی کہ ان سے پہلے بہت سی نسلوں کو ہم نے ہلاک کر دیا جن کی بستیوں میں آج یہ لوگ چل پھر رہے ہیں؟ اس بات میں یقیناً ہوشمندوں کے لیے نشانیاں ہیں۔ ۱۲۹۔ اور اگر آپ کے رب کی طرف سے ایک بات طے نہ

ہو چکی ہوتی اور ایک مدت کا تعین نہ ہو چکا ہوتا تو (عذاب کا نزول) لازمی تھا۔ ۱۳۰۔ لہٰذا جو کچھ یہ لوگ کہتے ہیں اس پر صبر کریں اور طلوع آفتاب سے پہلے اور غروب آفتاب سے پہلے اپنے پروردگار کی ثنا کی تسبیح کریں اور کچھ اوقات شب میں اور دن کے اطراف میں بھی اس کی تسبیح کیا کریں تاکہ آپ خوش رہیں۔ ۱۳۱۔ اور (اے رسول) دنیاوی زندگی کی اس رونق کی طرف اپنی نگاہیں اٹھا کر بھی نہ دیکھیں جو ہم نے آزمانے کے لیے ان میں سے مختلف لوگوں کو دے رکھی ہے اور آپ کے رب کا دیا ہوا رزق بہتر اور زیادہ دیرپا ہے۔ ۱۳۲۔ اور اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دیں اور خود بھی اس پر ثابت قدم رہیں، ہم آپ سے کوئی رزق نہیں مانگتے بلکہ آپ کو رزق ہم دیتے ہیں اور انجام اہل تقویٰ ہی کے لیے ہے۔ ۱۳۳۔ اور لوگ کہتے ہیں: یہ اپنے رب کی طرف سے کوئی نشانی کیوں نہیں لاتے؟ کیا ان کے پاس اگلی کتابوں میں سے واضح ثبوت نہیں آیا؟ ۱۳۴۔ اور اگر ہم (نزول قرآن سے) پہلے ہی انہیں عذاب سے ہلاک کر دیتے تو یہ ضرور کہتے: ہمارے پروردگارا! تو نے ہماری طرف کسی رسول کو کیوں نہیں بھیجا کہ ذلت و رسوائی سے پہلے ہی ہم تیری آیات کی اتباع کر لیتے؟ ۱۳۵۔ کہہ دیجئے: سب انتظار میں ہیں لہٰذا تم بھی انتظار کرو پھر عنقریب تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ راہ راست پر چلنے والے کون ہیں اور ہدایت پانے والے کون ہیں

۲۱....الانبیاء

بنام خدائے رحمن و رحیم

۱۔لوگوں کے لیے ان کے حساب کا وقت قریب آگیا ہے جب کہ وہ غفلت میں منہ پھیرے ہوئے ہیں۔
۲۔ان کے پاس ان کے رب کی طرف سے جو بھی تازہ نصیحت آتی ہے یہ لوگ اسے کھیلتے ہوئے سنتے ہیں۔
۳۔ان کے دل لہویات میں مصروف ہوتے ہیں اور ظالم آپس میں سرگوشیاں کرتے ہیں: یہ شخص بھی تم جیسا
بشر ہے، تو کیا تم لوگ دانستہ طور پر جادو کے چکر میں آتے ہو؟ ۴۔ رسول نے کہا: میرا پروردگار ہر وہ بات
جانتا ہے جو آسمان و زمین میں ہے اور وہ خوب سننے والا، جاننے والا ہے۔ ۵۔ بلکہ وہ کہتے ہیں: یہ (قرآن) تو
پریشان خوابوں کا ایک مجموعہ ہے بلکہ یہ اس کا خود ساختہ ہے بلکہ یہ تو شاعر ہے ورنہ یہ کوئی معجزہ پیش کرے
جیسے پہلے انبیاء (معجزوں کے ساتھ) بھیجے گئے تھے۔۶۔ان سے پہلے جس بستی کو بھی ہم نے ہلاک کیا وہ ایمان
نہیں لائی، تو کیا یہ لوگ ایمان لائیں گے ؟ ۷۔اور ہم نے آپ سے پہلے بھی مردان حق ہی کی طرف وحی بھیجی
ہے، اگر تم لوگ نہیں جانتے ہو تو اہل ذکر سے پوچھ لو۔ ۸۔ اور ہم نے انہیں ایسا جسم نہیں بنایا جو کھانا نہ
کھاتے ہوں اور نہ ہی وہ ہمیشہ (زندہ) رہنے والے تھے۔ ۹۔ پھر ہم نے ان کے ساتھ وعدہ پورا کیا پس ہم نے
انہیں اور جنہیں ہم نے چاہا بچا لیا اور تجاوز کرنے والوں کو ہلاک کر دیا۔ ۱۰۔ بتحقیق ہم نے تمہاری طرف
ایک ایسی کتاب نازل کی ہے جس میں تمہارا ذکر ہے تو کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے ؟ ۱۱۔اور ہم نے کتنی ظالم
بستیوں کو درہم برہم کر کے رکھ دیا اور ان کے بعد دوسری قوم کو پیدا کیا۔ ۱۲۔ پس جب انہوں نے ہمارے
عذاب کو محسوس کیا تب وہ وہاں سے بھاگنے لگے۔ ۱۳۔ بھاگو نہیں، اپنی عیش پرستی میں اور اپنے گھروں کی
طرف لوٹ جاؤ، شاید تم سے پوچھا جائے۔ ۱۴۔ کہنے لگے: ہائے ہماری تباہی! بے شک ہم لوگ ظالم تھے۔

۱۵۔ اور وہ فریاد کر رہے ہیں یہاں تک کہ ہم نے انہیں (جڑوں سے) کاٹ کر خاموش کر دیا۔ ۱۶۔ اور ہم نے اس آسمان اور زمین اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے کو بیہودہ خلق نہیں کیا۔ ۱۷۔ اگر ہم کھیل کا ارادہ کرتے تو ہم اپنے پاس سے بنا لیتے اگر ہم کرنے والے ہوتے (تمہیں خلق کرنے کی کیا ضرورت تھی)۔ ۱۸۔ بلکہ ہم باطل پر حق کی چوٹ لگاتے ہیں جو اس کا سر کچل دیتا ہے اور باطل مٹ جاتا ہے اور تم پر تباہی ہو ان باتوں کی وجہ سے جو تم بناتے ہو۔ ۱۹۔ اور آسمانوں اور زمین میں موجود مخلوقات اسی کی ہیں اور جو اس کے پاس ہیں وہ اللہ کی عبادت سے نہ تو تکبر کرتے ہیں اور نہ ہی اکتاتے ہیں۔ ۲۰۔ وہ شب و روز تسبیح کرتے ہیں، تساہل نہیں برتتے۔ ۲۱۔ کیا انہوں نے زمین سے ایسے معبود بنا رکھے ہیں جو انہیں زندہ کرتے ہوں؟ ۲۲۔ اگر اس آسمان و زمین میں اللہ کے سوا معبود ہوتے تو دونوں کا نظام درہم برہم ہو جاتا، پس پاک ہے اللہ پروردگار عرش ان باتوں سے جو یہ بناتے ہیں۔ ۲۳۔ اپنے افعال کا وہ جوابدہ نہیں جب کہ اوروں سے بازپرس ہو گی۔ ۲۴۔ کیا انہوں نے اللہ کے سوا معبود بنا لیے ہیں؟ کہہ دیجئے: تم اپنی دلیل پیش کرو، یہ میرے ساتھ والوں کی کتاب اور مجھ سے پہلے والوں کی کتاب ہے، (ان میں کسی غیر اللہ کا ذکر نہیں) بلکہ اکثر لوگ حق کو جانتے نہیں اس لیے (اس سے) منہ موڑ لیتے ہیں۔ ۲۵۔ ہم نے آپ سے پہلے جو بھی رسول بھیجا ہے اس کی طرف یہی وحی کی ہے، بتحقیق میرے سوا کوئی معبود نہیں پس تم صرف میری عبادت کرو۔ ۲۶۔ اور وہ کہتے ہیں: اللہ نے بیٹا بنایا ہے، وہ پاک ہے (ایسی باتوں سے) بلکہ یہ تو اللہ کے محترم بندے ہیں۔ ۲۷۔ وہ تو اللہ (کے حکم) سے پہلے بات (بھی) نہیں کرتے اور اسی کے حکم کی تعمیل کرتے ہیں۔ ۲۸۔ اللہ ان باتوں کو جانتا ہے جو ان کے روبرو اور جو ان کے پس پردہ ہیں اور وہ فقط ان لوگوں کی شفاعت کر سکتے ہیں جن سے اللہ راضی ہے اور وہ اللہ کی ہیبت سے ہراساں رہتے ہیں۔ ۲۹۔ اور ان میں سے جو کوئی یہ کہہ دے کہ

اللہ کے علاوہ میں بھی معبود ہوں تو ہم اسے جہنم کی سزا دیتے ہیں، چنانچہ ظالموں کو ہم اسی طرح سزا دیا کرتے ہیں۔ ۳۰۔ کیا کفار اس بات پر توجہ نہیں دیتے کہ یہ آسمان اور زمین باہم ملے ہوئے تھے پھر ہم نے انہیں جدا کر دیا ہے اور تمام جاندار چیزوں کو ہم نے پانی سے بنایا ہے؟ تو کیا (پھر بھی) وہ ایمان نہیں لائیں گے ؟ ۳۱۔ اور ہم نے زمین میں پہاڑ بنا دیے تا کہ وہ لوگوں سمیت متزلزل نہ ہو اور ہم نے اس میں کشادہ راستے بنائے کہ لوگ راہ پائیں۔ ۳۲۔ اور ہم نے آسمان کو ایک محفوظ چھت بنا دیا اور اس کے باوجود وہ اس کی نشانیوں سے منہ موڑتے ہیں۔ ۳۳۔ اور اسی نے شب و روز اور آفتاب و ماہتاب پیدا کیے، یہ سب کسی نہ کسی فلک میں تیر رہے ہیں۔ ۳۴۔ ہم نے آپ سے پہلے بھی کسی انسان کو حیات جاودانی نہیں دی تو کیا اگر آپ انتقال کر جائیں تو یہ لوگ ہمیشہ رہیں گے ؟ ۳۵۔ ہر نفس کو موت (کا ذائقہ) چکھنا ہے اور ہم امتحان کے طور پر برائی اور بھلائی کے ذریعے تمہیں مبتلا کرتے ہیں اور تم پلٹ کر ہماری طرف آؤ گے۔ ۳۶۔ اور کافر جب بھی آپ کو دیکھتے ہیں تو آپ کا بس استہزا کرتے ہیں (اور کہتے ہیں) کیا یہ وہی شخص ہے جو تمہارے معبودوں کا (برے الفاظ میں) ذکر کرتا ہے؟ حالانکہ وہ خود رحمن کے ذکر کے منکر ہیں۔ ۳۷۔ انسان عجلت پسند خلق ہوا ہے، عنقریب میں تمہیں اپنی نشانیاں دکھاؤں گا پس تم جلد بازی نہ کرو۔ ۳۸۔ اور وہ کہتے ہیں: اگر آپ سچے ہیں تو بتائیں یہ (عذاب کا) وعدہ کب پورا ہو گا؟ ۳۹۔ کاش! کفار کو اس وقت کا علم ہو جاتا جب وہ آتش جہنم کو نہ اپنے چہروں سے اور نہ ہی اپنی پشتوں سے ہٹا سکیں گے اور نہ ہی ان کی کوئی مدد کی جائے گی۔ ۴۰۔ بلکہ یہ (قیامت کا ہولناک عذاب) ان پر اچانک آئے گا تو انہیں بدحواس کر دے گا پھر انہیں نہ اسے ہٹانے کی استطاعت ہو گی اور نہ ہی انہیں مہلت دی جائے گی۔ ۴۱۔ اور بتحقیق آپ سے پہلے بھی رسولوں کا استہزا ہوتا رہا ہے مگر ان استہزا کرنے والوں کو اسی عذاب نے آگھیرا جس کا وہ استہزا کیا کرتے تھے۔ ۴۲۔ کہہ

دیجیے: رات اور دن میں رحمن سے تمہیں کون بچائے گا؟ بلکہ یہ لوگ تو اپنے رب کے ذکر سے منہ موڑے ہوئے ہیں۔ ۴۳۔ کیا ہمارے علاوہ بھی ان کے معبود ہیں جو انہیں بچا لیں؟ وہ تو خود اپنی مدد کی بھی استطاعت نہیں رکھتے اور نہ ہی ہماری طرف سے ان کا ساتھ دیا جائے گا۔ ۴۴۔ بلکہ ہم تو انہیں اور ان کے آبا کو سامان زیست دیتے رہے یہاں تک کہ ان پر عرصہ دراز گزر گیا تو کیا یہ لوگ دیکھتے نہیں ہے ں کہ عرصہ زمین ہر طرف سے تنگ کر رہے ہیں؟ تو کیا (پھر بھی) یہ لوگ غالب آئیں گے؟ ۴۵۔ کہہ دیجیے: میں وحی کی بنا پر تمہیں تنبیہ کر رہا ہوں مگر جب بہروں کو تنبیہ کی جائے تو کسی پکار کو نہیں سنتے۔ ۴۶۔ اور اگر انہیں آپ کے پروردگار کا تھوڑا سا عذاب بھی چھو جائے تو وہ ضرور کہنے لگ جائیں گے: ہائے ہماری تباہی! ہم یقیناً ظالم تھے۔ ۴۷۔ اور ہم قیامت کے دن عدل کا ترازو قائم کریں گے پھر کسی شخص پر ذرہ برابر ظلم نہ ہو گا اور اگر رائی کے دانے برابر بھی (کسی کا عمل) ہوا تو ہم اسے اس کے لیے حاضر کر دیں گے اور حساب کرنے کے لیے ہم کافی ہیں۔ ۴۸۔ اور بتحقیق ہم نے موسیٰ اور ہارون کو فرقان اور ایک روشنی اور ان متقین کے لیے نصیحت عطا کی۔ ۴۹۔ جو بن دیکھے اپنے رب سے ڈرتے رہے اور قیامت سے بھی خوف کھاتے ہیں. ۵۰۔ اور یہ قرآن ایک مبارک ذکر ہے جسے ہم نے نازل کیا ہے، کیا تم اس کے بھی منکر ہو؟ ۵۱۔ اور بتحقیق ابراہیم کو پہلے ہی سے عقل کامل عطا کی تھی اور ہم اس کے حال سے باخبر تھے۔ ۵۲۔ جب انہوں نے اپنے باپ (چچا) اور اپنی قوم سے کہا: یہ مورتیاں کیا ہیں جن کے گرد تم جمے رہتے ہو؟ ۵۳۔ کہنے لگے: ہم نے اپنے باپ دادا کو ان کی پوجا کرتے پایا ہے۔ ۵۴۔ ابراہیم نے کہا: یقیناً تم خود اور تمہارے باپ دادا بھی واضح گمراہی میں مبتلا ہیں۔ ۵۵۔ وہ کہنے لگے: کیا آپ ہمارے پاس حق لے کر آئے ہیں یا بیہودہ گوئی کر رہے ہیں؟ ۵۶۔ ابراہیم نے کہا: بلکہ تمہارا رب آسمانوں اور زمین کا رب ہے جس نے ان سب کو پیدا کیا اور میں اس بات کے گواہوں میں سے

ہوں۔۵۷۔ اور اللہ کی قسم! جب تم یہاں سے پیٹھ پھیر کر چلے جاؤ گے تو میں تمہارے ان بتوں کی خبر لینے کی تدبیر ضرور سوچوں گا۔۵۸۔ چنانچہ ابراہیم نے ان بتوں کو ریزہ ریزہ کر دیا سوائے ان کے بڑے (بت) کے تاکہ وہ اس کی طرف رجوع کریں۔ ۵۹۔ وہ کہنے لگے: جس نے ہمارے معبودوں کا یہ حال کیا ہے یقینا وہ ظالموں میں سے ہے۔ ۶۰۔ کچھ نے کہا: ہم نے ایک جوان کو ان بتوں کا (برے الفاظ میں) ذکر کرتے ہوئے سنا ہے جسے ابراہیم کہتے ہیں۔ ۶۱۔ کہنے لگے: اسے سب کے سامنے پیش کرو تاکہ لوگ اسے دیکھ لیں۔ ۶۲۔ کہا: اے ابراہیم! کیا ہمارے معبودوں کا یہ حال تم نے کیا ہے؟ ۶۳۔ ابراہیم نے کہا: بلکہ ان کے اس بڑے (بت) نے ایسا کیا ہے سو ان سے پوچھ لو اگر یہ بولتے ہوں۔ ۶۴۔ (یہ سن کر) وہ اپنے ضمیر کی طرف پلٹے اور کہنے لگے: حقیقتاً تم خود ہی ظالم ہو۔ ۶۵۔ پھر وہ اپنے سروں کے بل اوندھے ہو گئے اور (ابراہیم) سے کہا: تم جانتے ہو یہ نہیں بولتے۔ ۶۶۔ ابراہیم نے کہا: تو پھر تم اللہ کو چھوڑ کر انہیں کیوں پوجتے ہو جو تمہیں نہ فائدہ پہنچا سکتے ہیں اور نہ نقصان؟ ۶۷۔ تف ہو تم پر اور ان معبودوں پر جنہیں تم اللہ کو چھوڑ کر پوجتے ہو، کیا تم عقل نہیں رکھتے؟ ۶۸۔ وہ کہنے لگے: اگر تمہیں کچھ کرنا ہے تو اسے جلا دو اور اپنے خداؤں کی نصرت کرو۔ ۶۹۔ ہم نے کہا: اے آگ! ٹھنڈی ہو جا اور ابراہیم کے لیے سلامتی بن جا۔ ۷۰۔ اور انہوں نے ابراہیم کے ساتھ اپنا حربہ استعمال کیا اور ہم نے خود انہیں ناکام بنا دیا۔ ۷۱۔ اور ہم ابراہیم اور لوط کو بچا کر اس سرزمین کی طرف لے گئے جسے ہم نے عالمین کے لیے بابرکت بنایا ہے۔ ۷۲۔ اور ہم نے ابراہیم کو اسحاق اور یعقوب بطور عطیہ دیے اور ہم نے ہر ایک کو صالح بنایا۔ ۷۳۔ اور ہم نے انہیں پیشوا بنایا جو ہمارے حکم کے مطابق رہنمائی کرتے تھے اور ہم نے نیک عمل کی انجام دہی اور قیام نماز اور ادائیگی زکوۃ کے لیے ان کی طرف وحی کی اور وہ ہمارے عبادت گزار تھے۔ ۷۴۔ اور لوط کو ہم نے حکمت اور علم عطا کیا اور ہم نے انہیں اس بستی

کے شر سے نجات دی جہاں کے لوگ بے حیائی کا ارتکاب کرتے تھے یقیناوہ برائی والے اور بدکار قوم تھی۔ ۷۵۔ اور ہم نے انہیں (لوط کو) اپنی رحمت میں داخل کیا وہ یقیناً صالحین میں سے تھے۔ ۷۶۔ اور نوح کو بھی (ہم نے نوزا) جب انہوں نے ابراہیم سے پہلے (ہمیں) پکارا تو ہم نے ان کی دعا قبول کی، پس انہیں اور ان کے گھر والوں کو بڑی پریشانی سے نجات دی۔ ۷۷ ۔ اور اس قوم کے مقابلے میں ان کی مدد کی جو ہماری نشانیوں کی تکذیب کرتی تھی، یقیناوہ برے لوگ تھے چنانچہ ہم نے ان سب کو غرق کر دیا۔ ۷۸۔ اور داؤد و سلیمان کو بھی (نوازا) جب وہ دونوں ایک کھیت کے بارے میں فیصلہ کر رہے تھے جس میں رات کے وقت لوگوں کی بکریاں بکھر گئی تھیں اور ہم ان کے فیصلے کا مشاہدہ کر رہے تھے۔ ۷۹۔ تو ہم نے سلیمان کو اس کا فیصلہ سمجھا دیا اور ہم نے دونوں کو حکمت اور علم عطا کیا اور ہم نے پہاڑوں اور پرندوں کو داؤد کے لیے مسخر کیا جو ان کے ساتھ تسبیح کرتے تھے اور ایسا کرنے والے ہم ہی تھے۔ ۸۰۔ اور ہم نے تمہارے لیے انہیں زرہ سازی کی صنعت سکھائی تا کہ تمہاری لڑائی میں وہ تمہارا بچاؤ کرے تو کیا تم شکر گزار ہو؟ ۸۱۔ اور سلیمان کے لیے تیز ہوا کو (مسخر کیا) جو ان کے حکم سے اس سرزمین تک چلتی تھی جسے ہم نے بابرکت بنایا تھا اور ہم ہر چیز کا علم رکھنے والے ہیں۔ ۸۲۔ اور شیاطین میں سے کچھ (کو مسخر بنایا) جو ان کے لیے غوطے لگاتے تھے اور اس کے علاوہ دیگر کام بھی کرتے تھے اور ہم ان سب کی نگہبانی کرتے تھے۔ ۸۳۔ اور ایوب کو بھی (اپنی رحمت سے نوازا) جب انہوں نے اپنے رب کو پکارا: مجھے (بیماری سے) تکلیف ہو رہی ہے اور تو ارحم الراحمین ہے۔ ۸۴۔ تو ہم نے ان کی دعا قبول کی اور ان کی تکلیف ان سے دور کر دی اور انہیں ان کے اہل و عیال عطا کیے اور اپنی رحمت سے ان کے ساتھ اتنے مزید بھی جو عبادت گزاروں کے لیے ایک نصیحت ہے۔ ۸۵۔ اور اسماعیل اور ادریس اور ذوالکفل کو بھی (اپنی رحمت سے نوازا) یہ سب صبر کرنے والوں میں سے تھے۔ ۸۶۔

اور ہم نے انہیں اپنی رحمت میں داخل کیا، یقینا یہ صالحین میں سے تھے۔۸۷۔ اور ذوالنون کو بھی (اپنی رحمت سے نوازا) جب وہ غصے میں چل دیے اور خیال کرنے لگے کہ ہم ان پر سختی نہیں کریں گے، چنانچہ وہ اندھیروں میں پکارنے لگے: تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو پاک ہے، یقینا میں ہی زیادتی کرنے والوں میں سے ہوں۔۸۸۔ پھر ہم نے ان کی دعا قبول کی اور ہم نے انہیں غم سے نجات دی اور ایمان والوں کو ہم اسی طرح نجات دیتے ہیں۔ ۸۹۔ اور زکریا کو بھی (رحمتوں سے نوازا) جب انہوں نے اپنے رب کو پکارا: میرے پروردگارا! مجھے تنہا نہ چھوڑ اور تو بہترین وارث ہے۔۹۰۔ پس ہم نے ان کی دعا قبول کی اور انہیں یحییٰ عطا کیے اور ان کی بیوی کو ان کے لیے نیک بنا دیا، یہ لوگ کارہائے خیر میں سبقت لے جانے والے تھے اور شوق و خوف (دونوں حالتوں) میں ہمیں پکارتے تھے اور ہمارے لیے خشوع کرنے والے تھے۔۹۱۔ اور اس خاتون کو بھی (نوازا) جس نے اپنی عصمت کی حفاظت کی اس لیے ہم نے ان میں اپنی روح پھونک دی اور انہیں اور ان کے بیٹے (عیسیٰ) کو تمام اہل عالم کے لیے ایک نشانی بنا دیا۔ ۹۲۔ یہ تمہاری امت یقینا امت واحدہ ہے اور میں تمہارا رب ہوں لہٰذا تم صرف میری عبادت کرو۔ ۹۳۔ لیکن انہوں نے اپنے (دینی) معاملات میں تفرقہ ڈال دیا۔ آخر کار سب نے ہماری طرف رجوع کرنا ہے۔۹۴۔ پس جو نیک اعمال بجا لائے اور وہ مومن ہو تو اس کی کوشش کی ناقدری نہ ہو گی اور ہم (اس کے اعمال) اس کے لیے لکھ رہے ہیں۔ ۹۵۔ اور جس بستی کو ہم نے ہلاک کیا ہے اس کے (مکینوں) کے لیے ممکن نہیں کہ وہ (دوبارہ) لوٹ کر آئیں۔۹۶۔ یہاں تک کہ جب یاجوج و ماجوج (کا راستہ) کھول دیا جائے گا تو وہ ہر بلندی سے نکل پڑیں گے۔۹۷۔ اور برحق وعدہ قریب آنے لگے گا تو کفار کی آنکھیں یکایک کھلی رہ جائیں گی، (وہ کہیں گے) ہائے ہماری تباہی! ہم واقعی اس سے غافل تھے، بلکہ ہم تو ظالم تھے۔۹۸۔ بتحقیق تم اور تمہارے وہ معبود جنہیں تم اللہ کو چھوڑ کر پوجتے تھے

جہنم کا ایندھن ہے جہاں تمہیں داخل ہونا ہے۔ ۹۹۔ اگر یہ معبود ہوتے تو جہنم میں داخل نہ ہوتے اور اب سب کو اسی میں ہمیشہ رہنا ہے۔ ۱۰۰۔ جہنم میں ان کا شور ہو گا اور وہ اس میں کچھ نہ سن سکیں گے۔ ۱۰۱۔ جن کے حق میں ہماری طرف سے پہلے ہی (جنت کی) خوشخبری مل چکی ہے وہ اس آتش سے دور ہوں گے۔ ۱۰۲۔ جہاں وہ اس کی آہٹ تک نہ سنیں گے اور وہ ہمیشہ ان چیزوں میں رہیں گے جو ان کی خواہشات کے مطابق ہوں گی۔ ۱۰۳۔ انہیں قیامت کے بڑے خوفناک حالات بھی خوفزدہ نہیں کریں گے اور فرشتے انہیں لینے آئیں گے (اور کہیں گے) یہ تمہارا وہی دن ہے جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا۔ ۱۰۴۔ اس دن ہم آسمان کو اس طرح لپیٹ لیں گے جس طرح طومار میں اوراق لپیٹتے ہیں، جس طرح ہم نے خلقت کی ابتدا کی تھی، جسے ہم پھر دہرائیں گے، یہ وعدہ ہمارے ذمے ہے جسے ہم ہی پورا کرنے والے ہیں۔ ۱۰۵۔ اور ہم نے زبور میں ذکر کے بعد لکھ دیا ہے کہ زمین کے وارث ہمارے نیک بندے ہوں گے۔ ۱۰۶۔ اس بات میں بندگی کرنے والوں کے لیے یقینا ایک آگاہی ہے۔ ۱۰۷۔ اور (اے رسول) ہم نے آپ کو بس عالمین کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ ۱۰۸۔ کہہ دیجئے: میرے پاس وحی آئی ہے کہ تمہارا معبود بس ایک ہی معبود ہے، تو کیا تم تسلیم کرتے ہو؟ ۱۰۹۔ پھر اگر انہوں نے منہ موڑ لیا تو کہ دیجئے: ہم نے تمہیں یکساں طور پر آگاہ کر دیا ہے اور جس چیز کا وعدہ کیا گیا ہے وہ قریب ہے یا دور، یہ میں نہیں جانتا۔ ۱۱۰۔ اور وہ بلند آواز سے کہی جانے والی باتوں کو بھی یقینا جانتا ہے اور انہیں بھی جانتا ہے جنہیں تم پوشیدہ رکھتے ہو۔ ۱۱۱۔ اور میں نہیں جانتا شاید (عذاب کی تاخیر میں) تمہاری آزمائش ہے اور ایک مدت تک سامان زیست ہے۔ ۱۱۲۔ رسول نے کہا: میرے پروردگار تو ہی حق کا فیصلہ فرما اور لوگو! تم جو باتیں بناتے ہو اس کے مقابلے میں ہمارے مہربان رب سے ہی مدد مانگی جاتی ہے۔

۲۲....الحج

بنام خدائے رحمن ورحیم

۱۔اے لوگو! اپنے پروردگار سے ڈرو کیونکہ قیامت کا زلزلہ بڑی (خوفناک) چیز ہے۔ ۲۔ جس دن تم اسے دیکھو گے ہر دودھ پلانے والی (ماں) اپنے شیر خوار کو بھول جائے گی اور تمام حاملہ عورتیں اپنا حمل گرا بیٹھیں گی اور تم لوگوں کو نشے کی حالت میں دیکھو گے، وہ نشے میں نہ ہوں گے بلکہ اللہ کا عذاب بڑا شدید ہو گا۔ ۳۔ اور لوگوں میں کچھ ایسے بھی ہیں جو لاعلمی کے باوجود اللہ کے بارے میں کج بحثیاں کرتے ہیں اور ہر سرکش شیطان کی پیروی کرتے ہیں۔ ۴۔ جب کہ اس شیطان کے بارے میں یہ لکھا گیا ہے کہ جو اسے دوست بنائے گا اسے وہ گمراہ کرے گا اور جہنم کے عذاب کی طرف اس کی رہنمائی کرے گا۔ ۵۔ اے لوگو! اگر تمہیں موت کے بعد زندگی کے بارے میں شبہ ہے تو سوچو ہم نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا پھر نطفہ سے پھر خون کے لوتھڑے سے پھر گوشت کی تخلیق شدہ اور غیر تخلیق شدہ بوٹی سے تاکہ ہم (اس حقیقت کو) تم پر واضح کریں اور ہم جس کو چاہتے ہیں ایک مقررہ وقت تک رحموں میں ٹھہرائے رکھتے ہیں پھر تمہیں ایک طفل کی شکل میں نکال لاتے ہیں تاکہ پھر تم جوانی کو پہنچ جاؤ اور تم میں سے کوئی فوت ہو جاتا ہے اور کوئی تم میں سے نکمی عمر کو پہنچا دیا جاتا ہے تاکہ وہ جاننے کے بعد بھی کچھ نہ جانے اور تم دیکھتے ہو کہ زمین خشک ہوتی ہے لیکن جب ہم اس پر پانی برساتے ہیں تو یہ جنبش میں آ جاتی ہے اور ابھرنے لگتی ہے اور مختلف اقسام کی پررونق چیزیں اگاتی ہے۔ ۶۔ یہ سب اس لیے ہے کہ اللہ ہی برحق ہے اور وہی مردوں کو زندہ کرتا ہے اور وہی ہر چیز پر قادر ہے۔ ۷۔ اور یہ کہ قیامت آنے والی ہے جس میں کوئی شک نہیں اور یہ کہ اللہ ان سب کو اٹھائے گا جو قبروں میں ہیں۔ ۸۔ اور لوگوں میں کچھ ایسے بھی ہیں جو اللہ کے بارے میں بغیر کسی علم اور ہدایت اور

روشن کتاب کے کج بحثیاں کرتے ہیں۔ ۹۔ تاکہ متکبرانہ انداز میں لوگوں کو راہ خدا سے گمراہ کریں، اس کے لیے دنیا میں خواری ہے اور قیامت کے روز ہم اسے آگ کا عذاب چکھائیں گے۔ ۱۰۔ یہ سب تیرے اپنے دونوں ہاتھوں سے آگے بھیجے ہوئے کی وجہ سے ہے ورنہ اللہ اپنے بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں ہے۔ ۱۱۔ اور لوگوں میں کوئی ایسا بھی ہے جو اللہ کی یکطرفہ بندگی کرتا ہے، اگر اسے کوئی فائدہ پہنچے تو مطمئن ہو جاتا ہے اور اگر اسے کوئی مصیبت پہنچے تو منہ کے بل الٹ جائے، اس نے دنیا میں بھی خسارہ اٹھایا اور آخرت میں بھی، یہی کھلا نقصان ہے۔ ۱۲۔ یہ اللہ کے سوا ایسی چیز کو پکارتا ہے جو اسے نہ ضرر دے سکتی ہے اور نہ اسے فائدہ دے سکتی ہے، یہی تو بڑی کھلی گمراہی ہے۔ ۱۳۔ وہ ایسی چیز کو پکارتا ہے جس کا ضرر اس کے فائدے سے زیادہ قریب ہے، کتنا برا ہے اس کا سرپرست اور اس کا رفیق بھی کتنا برا ہے۔ ۱۴۔ اللہ ایمان لانے والوں اور نیک اعمال بجالانے والوں کو یقیناً ایسے باغات میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہوں گی، اللہ جس چیز کا ارادہ کرلیتا ہے اسے یقینا کر گزرتا ہے۔ ۱۵۔ جو یہ گمان کرتا ہے کہ اللہ دنیا و آخرت میں رسول کی مدد نہیں کرے گا (اب رسول کی کامیابی سے تنگ ہے) تو اسے چاہیے کہ ایک رسی اوپر کی طرف باندھے پھر اپنا گلا گھونٹ لے پھر دیکھے کہ کیا اس کا یہ حربہ اس کے غصے کو دور کر دیتا ہے؟ ۱۶۔ اور اسی طرح ہم نے قرآن کو واضح آیات کی صورت میں نازل کیا اور اللہ جس کے لیے ارادہ کرتا ہے اسے ہدایت دیتا ہے۔ ۱۷۔ یقینا ایمان لانے والوں، یہودیوں، صابیوں، نصرانیوں، مجوسیوں اور مشرکوں کے درمیان اللہ قیامت کے دن فیصلہ کرے گا، یقینا اللہ ہر چیز پر گواہ ہے۔ ۱۸۔ کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ جو کچھ آسمانوں اور جو کچھ زمین میں ہے نیز سورج، چاند، ستارے، پہاڑ، درخت، جانور اور بہت سے انسان اللہ کے لیے سجدہ کرتے ہیں اور بہت سے لوگ جن پر عذاب حتمی ہو گیا اور جسے اللہ خوار کرے اسے عزت دینے والا کوئی نہیں، یقینا اللہ جو

چاہتا ہے کر گزرتا ہے۔ ۱۹۔ ان دونوں فریقوں نے اپنے رب کے بارے میں اختلاف کیا ہے، پس جنہوں نے کفر کیا ان کے لیے آتشیں لباس آمادہ ہے، ان کے سروں کے اوپر کھولتا ہوا پانی ڈالا جائے گا۔ ۲۰۔ جس سے ان کے پیٹ میں جو کچھ ہے اور کھالیں گل جائیں گے۔ ۲۱۔ اور ان (کو مارنے) کے لیے لوہے کے ہتھوڑے ہوں گے۔ ۲۲۔ جب وہ رنج کی وجہ سے جہنم سے نکلنے کی کوشش کریں گے تو پھر اسی میں پلٹا دیے جائیں گے اور (کہا جائے گا) جلنے کا عذاب چکھو۔ ۲۳۔ جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے ہیں اللہ یقیناً انہیں ایسی جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہوں گی، سونے کے کنگنوں اور موتیوں سے ان کی آرائش کی جائے گی اور ان جنتوں میں ان کے لباس ریشم کے ہوں گے۔ ۲۴۔ اور انہیں پاکیزہ گفتار کی طرف ہدایت دی گئی اور انہیں لائق ستائش (خدا) کی راہ دکھائی گئی۔ ۲۵۔ جو لوگ کافر ہوئے اور راہ خدا میں رکاوٹ ڈال رہے ہیں اور اس مسجد الحرام کی راہ میں بھی جسے ہم نے سب لوگوں کے لیے بنایا ہے اور جس میں مقامی لوگ اور باہر سے آنے والے سب برابر ہیں اور جو اس میں زیادتی کے ساتھ کجروی کا ارادہ کرے اسے ہم ایک دردناک عذاب چکھائیں گے۔ ۲۶۔ اور (وہ وقت یاد کرو) جب ہم نے ابراہیم کے لیے خانہ کعبہ کو جائے گاہ بنایا (اور آگاہ کیا) کہ میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ بناؤ اور میرے گھر کو طواف کرنے والوں اور قیام کرنے والوں اور رکوع اور سجود کرنے والوں کے لیے پاک رکھو۔ ۲۷۔ اور لوگوں میں حج کے لیے اعلان کرو کہ لوگ آپ کے پاس دور راستوں سے پیدل چل کر اور کمزور اونٹوں پر سوار ہو کر آئیں۔ ۲۸۔ تاکہ وہ ان فوائد کے مشاہدہ کریں جو انہیں حاصل ہیں اور خاص دنوں میں اللہ کا نام لو ان جانوروں پر جو اللہ نے انہیں عنایت کیے ہیں، پس ان سے تم لوگ خود بھی کھاؤ اور مفلوک الحال ضرورتمندوں کو بھی کھلاؤ۔ ۲۹۔ پھر وہ اپنا میل کچیل دور کریں اور اپنی نذریں پوری کریں اور اللہ کے قدیم

گھر کا طواف کریں۔ ۳۰۔ بات یہ ہے کہ جو کوئی اللہ کی قائم کردہ حرمتوں کی عظمت کا پاس کرے تو اس کے رب کے نزدیک اس میں اس کی بہتری ہے اور تم لوگوں کے لیے مویشی حلال کر دیے گئے ہیں سوائے ان کے جن کے بارے میں تمہیں بتایا جائے گا، پس تم لوگ بتوں کی پلیدی سے اجتناب کرو اور جھوٹی باتوں سے پرہیز کرو۔ ۳۱۔ صرف ایک اللہ کی طرف یکسو ہو کر، کسی کو اس کا شریک بنائے بغیر اور جو اللہ کے ساتھ شریک ٹھہراتا ہے تو وہ ایسا ہے گویا آسمانوں سے گر گیا پھر یا تو اسے پرندے اچک لیں یا اسے ہوا اڑا کر کسی دور جگہ پھینک دے۔ ۳۲۔ بات یہ ہے کہ جو شعائر اللہ کا احترام کرتا ہے تو یہ دلوں کا تقویٰ ہے۔ ۳۳۔ اس (قربانی کے جانور) سے ایک معین مدت تک فائدہ اٹھانا تمہارے لیے (جائز) ہے، پھر اس کا (ذبح ہونے کا) مقام قدیم خانہ کعبہ کے پاس ہے۔ ۳۴۔ اور ہر امت کے لیے ہم نے قربانی کا ایک دستور مقرر کیا ہے تاکہ وہ ان جانوروں پر اللہ کا نام لیں جو اس نے انہیں عطا کیے ہیں، پس تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے پس اسی کے آگے سر تسلیم خم کرو اور (اے رسول) عاجزی کرنے والوں کو خوشخبری سنا دیجیے۔ ۳۵۔ جن کا یہ حال ہے کہ جب اللہ کا نام لیا جاتا ہے تو ان کے دل کانپنے لگتے ہیں اور وہ مصیبت پر صبر کرنے والے ہوتے ہیں اور جو رزق ہم نے انہیں دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔ ۳۶۔ اور قربانی کے اونٹ جسے ہم نے تم لوگوں کے لیے شعائر اللہ میں سے قرار دیا ہے اس میں تمہارے لیے بھلائی ہے، پس اسے کھڑا کر کے اس پر اللہ کا نام لو پھر جب یہ پہلو پر گر پڑے تو اس میں سے خود بھی کھاؤ اور سوال کرنے والے اور سوال نہ کرنے والے فقیر کو کھلاؤ، یوں ہم نے انہیں تمہارے لیے مسخر کیا ہے تاکہ تم شکر کرو۔ ۳۷۔ نہ اس کا گوشت اللہ کو پہنچتا ہے اور نہ اس کا خون بلکہ اس تک تمہارا تقویٰ پہنچتا ہے، اسی طرح اللہ نے انہیں تمہارے لیے مسخر کیا ہے تاکہ اللہ کی عطا کردہ ہدایت پر تم اس کی بڑائی کا اظہار کرو اور (اے رسول) آپ نیکی کرنے والوں کو بشارت دیں

۔۳۸۔ اللہ ایمان والوں کا یقیناً دفاع کرتا ہے اور اللہ کسی قسم کے خیانت کار کو یقیناً پسند نہیں کرتا۔ ۳۹۔ جن لوگوں پر جنگ مسلط کی جائے انہیں (جنگ کی) اجازت دی گئی ہے کیونکہ وہ مظلوم واقع ہوئے اور اللہ ان کی مدد کرنے پر یقیناً قدرت رکھتا ہے۔ ۴۰۔ یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے گھروں سے ناحق نکالے گئے ہیں، (ان کا قصور صرف یہ تھا کہ) وہ یہ کہتے تھے: ہمارا پروردگار اللہ ہے اور اگر اللہ لوگوں کو ایک دوسرے کے ذریعے سے روکے نہ رکھتا تو راہبوں کی کوٹھیوں اور گرجوں اور عبادت گاہوں اور مساجد کو جن میں کثرت سے اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے منہدم کر دیا جاتا اور اللہ اس کی ضرور مدد فرمائے گا جو اس کی مدد کرے گا، اللہ یقیناً بڑا طاقتور اور بڑا غالب آنے والا ہے۔ ۴۱۔ یہ وہ لوگ ہیں، اگر ہم انہیں زمین میں اقتدار دیں تو وہ نماز قائم کریں گے اور زکوۃ ادا کریں گے اور نیکی کا حکم دیں گے اور برائی سے منع کریں گے اور تمام امور کا انجام اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ ۴۲۔ اگر لوگ آپ کی تکذیب کرتے ہیں تو ان سے پہلے بھی تکذیب کی قوم نوح نے اور قوم عاد اور ثمود نے ۴۳۔ اور قوم ابراہیم اور قوم لوط نے ۴۴۔ اور مدین والوں نے بھی اور موسیٰ کی بھی تکذیب کی گئی ہے پس میں نے کفار کو پہلے مہلت دی پھر میں نے انہیں گرفت میں لے لیا پھر (دیکھ لو) میرا عذاب کیسا سخت ہے؟ ۴۵۔ پھر (قابل فکر ہے) کتنی ہی بستیاں ان کے ظلم کی وجہ سے ہم نے تباہ کیں اور وہ اپنی چھتوں پر گری پڑی ہیں اور کتنے کنویں اور اونچے قصر بیکار پڑے ہیں۔ ۴۶۔ کیا یہ لوگ زمین پر چلتے پھرتے نہیں ہیں کہ ان کے دل سمجھنے والے یا ان کے کان سننے والے ہو جاتے؟ حقیقتاً آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں بلکہ وہ دل اندھے ہو جاتے ہیں جو سینوں میں ہوتے ہیں۔ ۴۷۔ اور یہ لوگ آپ سے عذاب جلدی طلب کر رہے ہیں اور اللہ اپنے وعدے کے خلاف ہرگز نہیں کرتا اور آپ کے پروردگار کے ہاں کا ایک دن تمہارے شمار کے مطابق یقیناً ہزار برس کی طرح ہے۔ ۴۸۔ اور بہت سی بستیاں ایسی ہیں جنہیں مہلت دیتا رہا ہوں جب کہ وہ

ظلم کرنے والی تھیں، پھر میں نے انہیں گرفت میں لیا اور میری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے۔ ۴۹۔ کہہ دیجئے: اے لوگو! میں تو تمہارے لیے صرف صریح تنبیہ کرنے والا ہوں۔ ۵۰۔ پس جو لوگ ایمان لاتے ہیں اور نیک اعمال انجام دیتے ہیں ان کے لیے مغفرت اور عزت کی روزی ہے۔ ۵۱۔ اور جو لوگ ہماری آیات (کو غیر مؤثر کرنے) کی کوشش کرتے ہیں (اور اپنے زعم میں) ان کو پست کرنے والے ہیں وہ اہل جہنم ہیں۔ ۵۲۔ اور (اے رسول) آپ سے پہلے ہم نے نہ کوئی رسول بھیجا اور نہ نبی مگر جب اس نے (کامیابی کی) تمنا کی تو شیطان نے اس کی آرزو میں خلل اندازی کی لیکن اللہ شیطان کے خلل کو نابود کرتا ہے، پھر اللہ اپنی آیات کو محکم کرتا ہے اور اللہ بڑا دانا، حکمت والا ہے۔ ۵۳۔ تاکہ شیطان کی خلل اندازی کو ان لوگوں کے لیے آزمائش قرار دے جن کے دلوں میں بیماری ہے اور جن کے دل جامد ہیں اور ظالم لوگ یقیناً بہت گہرے عناد میں مبتلا ہیں۔ ۵۴۔ اور اس لیے بھی ہے کہ جنہیں علم دیا گیا ہے وہ جان لیں کہ یہ آپ کے پروردگار کی طرف سے حق ہے، پس وہ اس پر ایمان لے آئیں اور اللہ کے سامنے ان کے دل نرم ہو جائیں اور اللہ ایمان والوں کو یقیناً راہ راست کی ہدایت کرتا ہے۔ ۵۵۔ اور کافر لوگ تو اس کی طرف سے ہمیشہ اسی شک میں مبتلا رہیں گے یہاں تک کہ ان پر یکایک قیامت آجائے گی یا نامراد دن کا عذاب ان پر آجائے گا۔ ۵۶۔ اس روز بادشاہی صرف اللہ ہی کی ہوگی، وہی ان کے درمیان فیصلہ کرے گا، لہٰذا جو لوگ ایمان لے آئے اور نیک اعمال بجا لائے وہ نعمتوں والی جنتوں میں ہوں گے۔ ۵۷۔ اور جو کافر ہوئے اور ہماری آیات کی تکذیب کرتے رہے پس ان کے لیے ذلت آمیز عذاب ہوگا۔ ۵۸۔ اور جنہوں نے راہ خدا میں ہجرت اختیار کی پھر وہ مارے گئے یا مر گئے انہیں اللہ یقیناً اچھی روزی سے ضرور نوازے گا اور رزق دینے والوں میں یقیناً اللہ ہی بہترین ہے۔ ۵۹۔ وہ ایسی جگہ میں انہیں ضرور داخل فرمائے گا جسے وہ پسند کریں گے اور اللہ یقیناً بڑا دانا، بڑا

بردبار ہے۔ ۶۰۔ یہ بات اپنی جگہ درست ہے لیکن اگر کوئی شخص اتنا ہی بدلہ لے جتنا سخت برتاؤ اس کے ساتھ کیا گیا تھا پھر اس پر زیادتی بھی کی جائے تو اللہ اس کی ضرور مدد فرمائے گا، بتحقیق اللہ بڑا درگزر کرنے والا معاف کرنے والا ہے۔ ۶۱۔ ایسا اس لیے ہے کہ اللہ رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے اور یہ کہ اللہ بڑا سننے والا، دیکھنے والا ہے۔ ۶۲۔ یہ اس لیے ہے کہ اللہ ہی برحق ہے اور اس کے سوا جنہیں یہ پکارتے ہیں وہ سب باطل ہیں اور یہ کہ اللہ بڑا برتر ہے۔ ۶۳۔ کیا تو نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے آسمان سے پانی برسایا تو (اس سے) زمین سرسبز ہو جاتی ہے؟ اللہ یقینا بڑا مہربان، بڑا باخبر ہے۔ ۶۴۔ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب اسی کا ہے اور اللہ ہی بے نیاز اور لائق ستائش ہے۔ ۶۵۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے تمہارے لیے زمین کی ہر چیز کو مسخر کر دیا ہے اور وہ کشتی بھی جو سمندر میں بحکم خدا چلتی ہے اور اسی نے آسمان کو تھام رکھا ہے کہ اس کی اجازت کے بغیر وہ زمین پر گرنے نہ پائے، یقینا اللہ لوگوں پر بڑا مہربان، رحم کرنے والا ہے۔ ۶۶۔ اور اسی نے تمہیں حیات عطا کی پھر وہی تمہیں موت دیتا ہے پھر وہی تمہیں زندہ کرے گا، انسان تو یقینا بڑا ہی ناشکرا ہے۔ ۶۷۔ ہر امت کے لیے ہم نے قربانی کا ایک دستور مقرر کیا ہے جس پر وہ چلتی ہے لہٰذا وہ اس معاملے میں آپ سے جھگڑا نہ کریں اور آپ اپنے پروردگار کی طرف دعوت دیں، آپ یقینا راہ راست پر ہیں۔ ۶۸۔ اور اگر یہ لوگ آپ سے جھگڑا کریں تو کہہ دیجئے: جو کچھ تم کر رہے ہو اللہ اسے خوب جانتا ہے۔ ۶۹۔ اللہ بروز قیامت تمہارے درمیان ان چیزوں کا فیصلہ کرے گا جن میں تم اختلاف کرتے رہے ہو۔ ۷۰۔ کیا آپ کو علم نہیں کہ جو کچھ آسمان اور زمین میں ہے اللہ ان سب کو جانتا ہے؟ یہ سب یقینا ایک کتاب میں درج ہیں، یہ اللہ کے لیے یقینا نہایت آسان ہے۔ ۷۱۔ اور یہ لوگ اللہ کے علاوہ ایسی چیزوں کی بندگی کرتے ہیں جن کی نہ اس نے کوئی دلیل نازل کی ہے نہ اس کے بارے

میں یہ کوئی علم رکھتے ہیں اور ظالموں کا تو کوئی مدد گار نہیں ہے۔ ۷۲۔ اور جب انہیں ہماری صریح آیات پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو آپ کافروں کے چہروں پر انکار کے آثار دیکھتے ہیں اور جو لوگ ہماری آیات پڑھ کر انہیں سناتے ہیں یہ ان پر حملہ کرنے کے قریب ہوتے ہیں، کہہ دیجئے: کیا میں تمہیں اس سے بھی بری چیز کی خبر دوں؟ وہ آگ ہے جس کا اللہ نے کفار سے وعدہ کر رکھا ہے اور وہ برا ٹھکانا ہے۔ ۷۳۔ اے لوگو! ایک مثال دی جاتی ہے، اسے سنو: اللہ کے سوا جن معبودوں کو تم پکارتے ہو وہ ایک مکھی بنانے پر بھی ہرگز قادر نہیں ہیں خواہ اس کام کے لیے وہ سب جمع ہو جائیں اور اگر مکھی ان سے کوئی چیز چھین لے تو یہ اس سے اسے چھڑا بھی نہیں سکتے، طالب اور مطلوب دونوں ناتواں ہیں۔ ۷۴۔ لوگوں نے اللہ کی ویسی قدر نہیں کی جیسی قدر کرنی چاہیے تھی، اللہ یقینا بڑا طاقت رکھنے والا، غالب آنے والا ہے۔ ۷۵۔ اللہ فرشتوں اور انسانوں میں سے پیغام پہنچانے والے منتخب کرتا ہے اللہ یقینا خوب سننے والا، خوب دیکھنے والا ہے۔ ۷۶۔ جو ان کے سامنے ہے اور جو ان کے پیچھے ہے اسے سب کا علم ہے اور معاملات کی بازگشت اللہ ہی کی طرف ہے۔ ۷۷۔ اے ایمان والو! رکوع کرو اور سجدہ کرو اور اپنے پروردگار کی عبادت کرو نیز نیک عمل انجام دو کہ امید ہے اس طرح تم فلاح پاؤ گے۔ ۷۸۔ اور راہ خدا میں ایسے جہاد کرو جیسے جہاد کرنے کا حق ہے، اس نے تمہیں منتخب کیا ہے اور دین کے معاملے میں تمہیں کسی مشکل سے دوچار نہیں کیا، یہ تمہارے باپ ابراہیم کا دین ہے۔ اسی نے تمہارا نام مسلمان رکھا اس (قرآن) سے پہلے اور اس (قرآن) میں بھی تاکہ یہ رسول تم پر گواہ رہے اور تم لوگوں پر گواہ رہو، لہٰذا نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دیا کرو اور اللہ کے ساتھ متمسک رہو، وہی تمہارا مولا ہے سو وہ بہترین مولا اور بہترین مدد گار ہے۔

۲۳....المومنون

بنام خدائے رحمن ورحیم

۱۔ وہ ایمان والے یقینا فلاح پا گئے ۲۔ جو اپنی نماز میں خشوع کرتے ہیں ۳۔ اور جو لغویات سے منہ موڑتے ہیں ۴۔ اور جو زکوۃ کا عمل انجام دیتے ہیں ۵۔ اور جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں ۶۔ سوائے اپنی بیویوں اور ان کنیزوں کے جو ان کی ملکیت ہوتی ہیں کیونکہ ان پر کوئی ملامت نہیں ہے۔ ۷۔ لہٰذا جو ان کے علاوہ اوروں کے طالب ہو جائیں تو وہ زیادتی کرنے والے ہوں گے۔ ۸۔ اور وہ جو اپنی امانتوں اور معاہدوں کا پاس کرتے ہیں، ۹۔ اور جو اپنی نمازوں کی محافظت کرتے ہیں، ۱۰۔ یہی لوگ وارث ہوں گے، ۱۱۔ جو جنت الفردوس کی میراث پائیں گے جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ ۱۲۔ اور بتحقیق ہم نے انسان کو مٹی کے خلاصے سے بنایا۔ ۱۳۔ پھر ہم نے اسے ایک محفوظ جگہ پر نطفہ بنا دیا۔ ۱۴۔ پھر ہم نے نطفے کو لوتھڑا بنایا پھر لوتھڑے کو بوٹی کی شکل دی پھر بوٹی سے ہڈیاں بنا دیں پھر ہڈیوں پر گوشت چڑھایا پھر ہم نے اسے ایک دوسری مخلوق بنا دیا، پس بابرکت ہے وہ اللہ جو سب سے بہترین خالق ہے۔ ۱۵۔ پھر اس کے بعد تم بلاشبہ مر جاتے ہو۔ ۱۶۔ پھر تمہیں قیامت کے دن یقینا اٹھایا جائے گا۔ ۱۷۔ اور بتحقیق ہم نے تمہارے اوپر سات راستے بنائے ہیں اور ہم تخلیقی کارناموں سے غافل نہیں ہیں۔ ۱۸۔ اور ہم نے آسمان سے ایک خاص مقدار میں پانی برسایا پھر اسے زمین میں ہم نے ٹھہرایا اور ہم یقینا اسے ناپید کرنے پر بھی قادر ہیں۔ ۱۹۔ پھر ہم نے اس سے تمہارے لیے کھجوروں اور انگور کے باغات پیدا کیے جن میں تمہارے لیے بہت سے پھل ہیں اور ان میں سے تم کھاتے بھی ہو۔ ۲۰۔ اور اس درخت کو بھی پیدا کیا جو طور سینا سے نکلتا ہے اور کھانے والوں کے لیے تیل اور سالن لے کر اگتا ہے۔ ۲۱۔ اور تمہارے لیے جانوروں میں یقینا ایک درس عبرت ہے، ان کے شکم سے ہم تمہیں

(دودھ) پلاتے ہیں اور ان میں تمہارے لیے (دیگر) بہت سے فوائد ہیں اور ان میں سے کچھ کو تم کھاتے بھی ہو۔ ۲۲۔ اور ان جانوروں پر اور کشتیوں پر تم سوار کیے جاتے ہو۔ ۲۳۔ اور بتحقیق ہم نے نوح کو ان کی قوم کی طرف بھیجا، پس نوح نے کہا: اے میری قوم! اللہ کی بندگی کرو، اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں ہے کیا تم بچتے نہیں ہو؟ ۲۴۔ تو ان کی قوم کے کافر سرداروں نے کہا: یہ تو بس تم جیسا بشر ہے، جو تم پر اپنی بڑائی چاہتا ہے اور اگر اللہ چاہتا تو فرشتے نازل کرتا، ہم نے اپنے پہلے باپ دادا سے یہ بات کبھی نہیں سنی۔ ۲۵۔ بس یہ ایک ایسا شخص ہے جس پر جنون کا عارضہ ہوا ہے لہٰذا کچھ دیر انتظار کرو۔ ۲۶۔ نوح نے کہا: اے میرے پروردگار! انہوں نے جو میری تکذیب کی ہے ان پر تو میری مدد فرما۔ ۲۷۔ پس ہم نے نوح کی طرف وحی کی (اور کہا) ہماری نگرانی میں اور ہماری وحی کے مطابق کشتی بناؤ، پھر جب ہمارا حکم آجائے اور تنور ابلنا شروع کر دے تو ہر قسم کے (جانوروں کے) جوڑوں میں سے دو دو سوار کرو اور اپنے گھر والوں کو بھی، ان میں سے سوائے ان لوگوں کے جن کے بارے میں پہلے فیصلہ صادر ہو چکا ہے اور (اے نوح) ان ظالموں کے بارے میں مجھ سے کوئی بات نہ کرنا کہ یہ اب یقیناً غرق ہونے والے ہیں۔ ۲۸۔ اور جب آپ اور آپ کے ساتھی کشتی پر سوار ہو جائیں تو کہیں: ثنائے کامل ہے اس اللہ کے لیے جس نے ہمیں ظالموں سے نجات دلا دی۔ ۲۹۔ اور کہیں: پروردگارا! ہمیں بابرکت جگہ اتارنا اور تو بہترین جگہ دینے والا ہے۔ ۳۰۔ اس (واقعے) میں یقیناً نشانیاں ہیں اور ہم آزمائش کر گزریں گے۔ ۳۱۔ پھر ان کے بعد ہم نے ایک اور قوم کو پیدا کیا۔ ۳۲۔ پھر خود انہی میں سے ایک رسول ان میں مبعوث کیا، (جس کی دعوت یہ تھی کہ لوگو) اللہ کی بندگی کرو تمہارے لیے اس کے سوا اور کوئی معبود نہیں ہے کیا تم بچنا نہیں چاہتے؟ ۳۳۔ اور ان کی قوم کے کافر سرداروں نے جو آخرت کی ملاقات کی تکذیب کرتے تھے اور جنہیں ہم نے دنیاوی زندگی میں آسائش فراہم کر رکھی تھی کہا

: یہ تو بس تم جیسا بشر ہے، وہی کھاتا ہے جو تم کھاتے ہو اور یہ وہی پیتا ہے جو تم پیتے ہو۔ ۳۴۔ اور اگر تم نے اپنے جیسے کسی بشر کی اطاعت کی تو بے شک تم خسارے میں رہو گے۔ ۳۵۔ کیا وہ تم سے وعدہ کرتا ہے کہ جب تم مر جاؤ گے اور تم خاک اور ہڈی ہو جاؤ گے تب تم نکالے جاؤ گے ؟۳۶۔ جس بات کا تم سے وعدہ کیا جا رہا ہے بعید ہی بعید ہے۔ ۳۷۔ بس یہی دنیاوی زندگی ہے جس میں ہمیں مرنا اور جینا ہے اور ہم اٹھائے نہیں جائیں گے۔ ۳۸۔ یہ تو بس ایسا آدمی ہے جو اللہ پر جھوٹی نسبت دیتا ہے اور ہم اس پر ایمان لانے والے نہیں ہیں۔ ۳۹۔ عرض کیا: پروردگارا! ان لوگوں کی تکذیب پر میری نصرت فرما۔ ۴۰۔ اللہ نے فرمایا: تھوڑے وقت میں یہ لوگ پشیمان ہو جائیں گے۔ ۴۱۔ چنانچہ وعدہ حق کے مطابق زوردار آواز نے انہیں گرفت میں لے لیا تو ہم نے انہیں خس و خاشاک بنا کر رکھ دیا، پس (رحمت حق سے) دور ہو یہ ظالم قوم۔ ۴۲۔ پھر ان کے بعد ہم نے اور قومیں پیدا کیں۔ ۴۳۔ کوئی امت اپنے مقررہ وقت سے نہ آگے جا سکتی ہے اور نہ پیچھے رہ سکتی ہے۔ ۴۴۔ پھر ہم نے یکے بعد دیگرے برابر اپنے رسول بھیجے، جب بھی کسی امت کے پاس اس کا رسول آتا تو وہ اس کی تکذیب کرتی رہی تو ہم بھی ایک کے بعد دوسرے کو ہلاک کرتے رہے اور ہم نے انہیں افسانے بنا دیا، (رحمت حق سے) دور ہوں جو ایمان نہیں لاتے۔ ۴۵۔ پھر ہم نے موسیٰ اور ان کے بھائی ہارون کو اپنی نشانیوں اور واضح دلیل کے ساتھ بھیجا۔ ۴۶۔ فرعون اور ان کے درباریوں کی طرف مگر انہوں نے تکبر کیا اور وہ بڑے متکبر لوگ تھے۔ ۴۷۔ اور کہنے لگے: کیا ہم اپنے جیسے دو آدمیوں پر ایمان لے آئیں جب کہ ان کی قوم ہماری تابعدار ہے؟ ۴۸۔ پھر انہوں نے دونوں کی تکذیب کی، لہٰذا نتیجے کے طور پر وہ ہلاک ہونے والوں میں شامل ہو گئے۔ ۴۹۔ اور ہم نے موسیٰ کو اس امید پر کتاب دی کہ وہ (لوگ) اس سے رہنمائی حاصل کر لیں گے۔ ۵۰۔ اور ابن مریم اور ان کی والدہ کو ہم نے ایک نشانی بنایا اور انہیں ہم نے ایک

بلند مقام پر جگہ دی جہاں اطمینان تھا اور چشمے پھوٹتے تھے۔ ۵۱۔ اے پیغمبرو! پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور عمل صالح بجالاؤ، جو عمل تم کرتے ہو میں اسے خوب جاننے والا ہوں۔ ۵۲۔ اور تمہاری یہ امت یقیناً امت واحدہ ہے اور میں تمہارا پروردگار ہوں لہٰذا مجھ ہی سے ڈرو۔ ۵۳۔ مگر لوگوں نے اپنے (دینی) معاملات میں تفرقہ ڈال کر اسے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور اب ہر فرقہ اپنے پاس موجود (نظریات) پر خوش ہے۔ ۵۴۔ انہیں ایک مدت تک غفلت میں پڑا رہنے دیجیے۔ ۵۵۔ کیا یہ خیال کرتے ہیں کہ ہم مال اور اولاد سے جو انہیں مالا مال کرتے ہیں، ۵۶۔ تو ہم انہیں تیزی سے بھلائی پہنچا رہے ہیں؟ نہیں بلکہ یہ لوگ سمجھتے نہیں ہیں۔ ۵۷۔ (حقیقت یہ ہے کہ) جو لوگ اپنے رب کے خوف سے ہراساں ہیں، ۵۸۔ اور جو اپنے رب کی نشانیوں پر ایمان لاتے ہیں، ۵۹۔ اور جو اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہیں بناتے، ۶۰۔ اور جو کچھ وہ دیتے ہیں اس حال میں دیتے ہیں کہ ان کے دل اس بات سے لرز رہے ہوتے ہیں کہ انہیں اپنے پروردگار کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ ۶۱۔ یہی لوگ ہیں جو نیکی کی طرف تیزی سے بڑھتے ہیں اور یہی لوگ نیکی میں سبقت لے جانے والے ہیں۔ ۶۲۔ اور ہم کسی شخص پر اس کی قوت سے زیادہ ذمہ داری نہیں ڈالتے اور ہمارے پاس وہ کتاب ہے جو حقیقت بیان کرتی ہے اور ان پر ظلم نہیں کیا جاتا۔ ۶۳۔ مگر ان کے دل اس بات سے غافل ہیں اور اس کے علاوہ انکے دیگر اعمال بھی ہیں جن کے یہ لوگ مرتکب ہوتے رہتے ہیں۔ ۶۴۔ حتیٰ کہ جب ہم ان کے عیش پرستوں کو عذاب کے ذریعے گرفت میں لیں گے تو وہ اس وقت چلا اٹھیں گے۔ ۶۵۔ مت چلاؤ! آج تمہیں ہم سے یقیناً کوئی مدد نہیں ملے گی۔ ۶۶۔ میری آیات تم پر تلاوت کی جاتی تھیں تو اس وقت تم الٹے پاؤں پھر جاتے تھے۔ ۶۷۔ اس (سرکشی کے ذریعے) تکبر کرتے ہوئے، افسانہ گوئی کرتے ہوئے بیہودہ گوئی کرتے تھے۔ ۶۸۔ کیا انہوں نے اس کلام پر غور نہیں کیا یا ان لوگوں کے پاس کوئی ایسی بات آئی ہے جو ان

کے پہلے باپ دادا کے پاس نہیں آئی تھی؟ ۶۹۔ یا انہوں نے اپنے رسول کو پہچانا ہی نہیں جس کی وجہ سے وہ اس کے منکر ہو گئے ہیں؟ ۷۰۔ یا وہ یہ کہتے ہیں: وہ مجنون ہے؟ نہیں بلکہ وہ ان لوگوں کے پاس حق لے کر آئے ہیں لیکن ان میں سے اکثر لوگ حق کو ناپسند کرتے ہیں۔ ۷۱۔ اور اگر حق ان لوگوں کو خواہشات کے مطابق چلتا تو آسمان اور زمین اور جو کچھ ان میں ہے سب تباہ ہو جاتے، بلکہ ہم تو ان کے پاس خود ان کی اپنی نصیحت لائے ہیں اور وہ اپنی نصیحت سے منہ موڑتے ہیں۔ ۷۲۔ یا (کیا) آپ ان سے کوئی خراج مانگتے ہیں؟ (ہرگز نہیں کیونکہ) آپ کے رب کا دیا ہوا سب سے بہتر ہے اور وہی بہترین رازق ہے۔ ۷۳۔ اور آپ تو انہیں یقینا صراط مستقیم کی دعوت دیتے ہیں۔ ۷۴۔ اور جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے یقینا وہ راستے سے منحرف ہو جاتے ہیں۔ ۷۵۔ اور اگر ہم ان پر رحم کر بھی دیں اور انہیں جو تکلیف لاحق ہے اسے دور کر دیں پھر بھی یہ لوگ اپنی سرکشی میں برابر بھٹکتے جائیں گے۔ ۷۶۔ اور بتحقیق ہم نے تو انہیں اپنے عذاب کی گرفت میں لے لیا تھا لیکن پھر بھی انہوں نے اپنے رب سے نہ عاجزی کا اظہار کیا نہ زاری کی۔ ۷۷۔ یہاں تک کہ جب ہم نے ان پر شدید عذاب کا ایک دروازہ کھول دیا تو پھر ان کی امیدیں ٹوٹ گئیں۔ ۷۸۔ اور اللہ وہی ہے جس نے تمہارے لیے کان اور آنکھیں اور دل بنائے لیکن تم پھر بھی کم شکر گزار ہو۔ ۷۹۔ اور اللہ وہی ہے جس نے تمہیں زمین میں پیدا کیا اور اسی کی طرف تم سب کو جمع کیا جانا ہے۔ ۸۰۔ اور وہی ہے جو زندگی دیتا ہے اور موت بھی اور اسی کے قبضہ قدرت میں شب و روز کا آنا جانا ہے تو کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے؟ ۸۱۔ لیکن یہ لوگ وہی بات کر رہے ہیں جو ان سے پہلے والے کرتے رہے۔ ۸۲۔ وہ کہتے تھے: کیا جب ہم مر جائیں گے اور ہم مٹی ہو جائیں گے اور ہڈی (رہ جائے گی) تو کیا ہم اٹھائے جائیں گے؟ ۸۳۔ یہی وعدہ یقینا ہم سے اور ہم سے پہلے ہمارے باپ دادا سے بھی ہوتا رہا ہے یہ تو صرف قصہ ہائے پارینہ ہیں۔ ۸۴۔ کہہ

دیجیے: یہ زمین اور جو اس پر (آباد) ہیں کس کی ہے اور اگر تم جانتے ہو؟ (تو بتاؤ)۔ ۸۵۔ وہ کہیں گے: اللہ کی ہے، کہہ دیجیے: تو پھر تم سوچتے کیوں نہیں ہو؟ ۸۶۔ کہہ دیجیے: سات آسمانوں اور عرش عظیم کا مالک کون ہے؟ ۸۷۔ وہ کہیں گے: اللہ ہے، کہہ دیجیے: تو پھر تم بچتے کیوں نہیں ہو؟ ۸۸۔ کہہ دیجیے: وہ کون ہے جس کے قبضے میں ہر چیز کی بادشاہی ہے؟ اور وہ کون ہے جو پناہ دیتا ہے لیکن اس کے مقابلے میں کوئی پناہ نہیں دے سکتا، اگر تم جانتے ہو؟ (تو بتاؤ)۔ ۸۹۔ وہ کہیں گے: اللہ، کہہ دیجیے: تو پھر تمہاری یہ خبطی کہاں سے ہے؟ ۹۰۔ بلکہ ہم حق کو ان کے سامنے لے آئے ہیں اور یہ لوگ یقینا جھوٹے ہیں۔ ۹۱۔ اللہ نے کسی کو بیٹا نہیں بنایا اور نہ ہی اس کے ساتھ کوئی اور معبود ہے، اگر ایسا ہوتا تو ہر معبود اپنی مخلوقات کو لے کر جدا ہو جاتا اور ایک دوسرے پر چڑھائی کر دیتا، اللہ پاک ہے ان چیزوں سے جو یہ لوگ بیان کرتے ہیں۔ ۹۲۔ وہ غیب و شہود کا علم رکھتا ہے پس وہ منزہ ہے اس شرک سے جو یہ لوگ کرتے ہیں۔ ۹۳۔ (اے رسول) کہہ دیجیے: میرے پروردگار! اگر تو وہ عذاب مجھے دکھا دے جس کا ان کے ساتھ وعدہ کیا گیا ہے، ۹۴۔ تو میرے پروردگار! مجھے اس ظالم قوم کے ساتھ شامل نہ کرنا۔ ۹۵۔ اور جس (عذاب) کا ہم نے ان سے وعدہ کیا ہے ہم اسے آپ کو دکھانے کی یقینا طاقت رکھتے ہیں۔ ۹۶۔ آپ برائی کو احسن برتاؤ کے ذریعے دور کریں، ہم خوب جانتے ہیں جو باتیں یہ لوگ بنا رہے ہیں۔ ۹۷۔ اور کہہ دیجیے: اے میرے پروردگار! میں شیطانی وسوسوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ ۹۸۔ اور اے پروردگار! میں ان کے میرے سامنے آنے سے بھی تیری پناہ مانگتا ہوں۔ ۹۹۔ (یہ غفلت میں پڑے ہیں) یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی کو موت آلے گی تو وہ کہے گا: اے پروردگار! مجھے واپس دنیا میں بھیج دے، ۱۰۰۔ جس دنیا کو چھوڑ کر آیا ہوں شاید اس میں عمل صالح بجالاؤں، ہرگز نہیں، یہ تو وہ جملہ ہے جسے وہ کہہ دے گا اور ان کے پیچھے اٹھائے جانے کے دن تک ایک

برزخ حائل ہے۔ ۱۰۱۔ پھر جب صور پھونکا جائے گا تو ان میں اس دن نہ کوئی رشتہ داری رہے گی اور نہ وہ
ایک دوسرے کو پوچھیں گے۔ ۱۰۲۔ پس جن کے پلڑے بھاری ہوں گے وہی نجات پانے والے ہیں۔
۱۰۳۔ اور جن کے پلڑے ہلکے ہوں گے وہ وہی لوگ ہوں گے جنہوں نے اپنے آپ کو خسارے میں ڈال دیا
ہو اور وہ ہمیشہ جہنم میں رہیں گے۔ ۱۰۴۔ جہنم کی آگ ان کے چہروں کو جھلسا دے گی اور اس میں ان کی
شکلیں بگڑی ہوئی ہوں گی۔ ۱۰۵۔ کیا تم وہی نہیں ہو کہ جب میری آیات تمہیں سنائی جاتیں تو انہیں
جھٹلاتے تھے؟ ۱۰۶۔ وہ کہیں گے: ہمارے پروردگار! ہماری بدبختی ہم پر غالب آگئی تھی اور ہم گمراہ لوگ
تھے۔ ۱۰۷۔ اے ہمارے پروردگار! ہمیں اس جگہ سے نکال دے، اگر ہم نے پھر وہی (جرائم) کیے تو ہم
لوگ ظالم ہوں گے۔ ۱۰۸۔ اللہ فرمائے گا: خوار ہو کر اسی میں پڑے رہو اور مجھ سے بات نہ کرو۔ ۱۰۹۔
میرے بندوں میں سے کچھ لوگ یقیناً یہ دعا کرتے تھے: اے ہمارے پروردگار! ہم ایمان لائے ہیں پس
ہمیں معاف فرما اور ہم پر رحم فرما اور تو سب سے بہتر رحم کرنے والا ہے۔ ۱۱۰۔ تو تم نے ان کا مذاق اڑایا
یہاں تک کہ انہوں نے ہماری یاد سے غافل کر دیا اور تم ان پر ہنستے تھے۔ ۱۱۱۔ آج میں نے ان کے صبر کا
انہیں یہ بدلہ دیا کہ وہی لوگ کامیاب ہیں۔ ۱۱۲۔ اللہ پوچھے گا: تم زمین میں کتنے سال رہے ہو؟ ۱۱۳۔ وہ
کہیں گے: ایک روز یا روز کا ایک حصہ (ہم وہاں) ٹھہرے ہیں، پس شمار کرنے والوں سے پوچھ لیجیے۔ ۱۱۴۔
فرمایا: تم وہاں تھوڑا ہی (عرصہ) ٹھہرے ہو، کاش کہ تم (اس وقت) جانتے۔ ۱۱۵۔ کیا تم نے یہ خیال کیا تھا کہ
ہم نے تمہیں عبث خلق کیا ہے اور تم ہماری طرف پلٹائے نہیں جاؤ گے؟ ۱۱۶۔ پس بلند و برتر ہے اللہ جو
بادشاہ حقیقی ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ عرش کریم کا مالک ہے۔ ۱۱۷۔ اور جو اللہ کے ساتھ کسی اور
معبود کو پکارے جس کی اس کے پاس کوئی دلیل بھی نہیں ہے تو اس کا حساب اس کے پروردگار کے پاس ہے

اور کافر یقیناً فلاح نہیں پاسکتے۔ ۱۱۸۔ اور کہہ دیجئے: اے میرے پروردگار! معاف فرما اور رحم فرما اور تو سب سے بہترین رحم کرنے والا ہے۔

۲۴.... النور

بنام خدائے رحمن و رحیم

۱۔ یہ ایک سورہ ہے جسے ہم نے نازل کیا اور فرض کیا اور اس میں صریح آیات کو نازل کیا تاکہ تم نصیحت حاصل کرو۔ ۲۔ زناکار عورت اور زناکار مرد دونوں کو ایک سو کوڑے مارو اور دین خدا کے معاملے میں تمہیں ان پر ترس نہیں آنا چاہیے اگر تم اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہو اور ان کی سزا کے وقت مومنین کی ایک جماعت موجود رہے۔ ۳۔ زانی مرد صرف زانیہ یا مشرکہ سے نکاح کرے گا اور زانیہ صرف زانی یا مشرک سے نکاح کرے گی اور مومنوں پر یہ حرام کیا گیا ہے۔ ۴۔ اور جو لوگ پاک دامن عورتوں پر بدکاری کی تہمت لگائیں پھر اس پر چار گواہ نہ لائیں پس انہیں اسّی (۸۰) کوڑے مارو اور ان کی گواہی ہرگز قبول نہ کرو اور یہی فاسق لوگ ہیں۔ ۵۔ سوائے ان لوگوں کے جو اس کے بعد توبہ کرلیں اور اصلاح کرلیں، اس صورت میں اللہ بڑا معاف کرنے والا، رحم کرنے والا ہے۔ ۶۔ اور جو لوگ اپنی بیویوں پر زنا کی تہمت لگائیں اور ان کے پاس خود ان کے سوا کوئی گواہ نہ ہو تو ان میں سے ایک شخص کی شہادت یہ ہے کہ چار مرتبہ اللہ کی قسم کھا کر گواہی دے کہ وہ سچا ہے۔ ۷۔ اور پانچویں بار کہے کہ اگر وہ جھوٹا ہے تو اس پر اللہ کی لعنت ہو۔ ۸۔ اور عورت سے سزا اس صورت میں ٹل سکتی ہے کہ وہ چار مرتبہ اللہ کی قسم کھا کر گواہی دے کہ یہ شخص

جھوٹا ہے۔ ۹۔ اور پانچویں مرتبہ کہے کہ مجھ پر اللہ کا غضب ہو اگر وہ سچا ہے۔ ۱۰۔ اور اگر تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی (تو تمہیں اس سے خلاصی نہ ملتی) اور یہ کہ اللہ بڑا توبہ قبول کرنے والا، حکمت والا ہے۔ ۱۱۔ جو لوگ بہتان باندھ لائے وہ یقینا تمہارا ہی ایک دھڑا ہے، اسے اپنے لیے برا نہ سمجھنا بلکہ وہ تمہارے لیے اچھا ہے، ان میں سے جس نے جتنا گناہ کمایا اس کے لیے اتنا ہی حصہ ہے اور ان میں سے جس نے بڑا حصہ لیا ہے اس کے لیے بڑا عذاب ہے۔ ۱۲۔ جب تم نے یہ بات سنی تھی تو مومن مردوں اور مومنہ عورتوں نے اپنے دلوں میں نیک گمان کیوں نہ کیا اور کیوں نہیں کہا کہ یہ صریح بہتان ہے؟ ۱۳۔ وہ لوگ اس بات پر چار گواہ کیوں نہ لائے؟ اب چونکہ وہ گواہ نہیں لائے ہیں لہٰذا وہ اللہ کے نزدیک جھوٹے ہیں۔ ۱۴۔ اور اگر دنیا اور آخرت میں تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو جن باتوں کا تم نے چرچا کیا تھا ان کے سبب تم پر بڑا عذاب آجاتا۔ ۱۵۔ جب تم اس جھوٹی خبر کو اپنی زبانوں پر لیتے جا رہے تھے اور تم اپنے منہ سے وہ کچھ کہہ رہے تھے جس کا تمہیں کوئی علم نہ تھا اور تم اسے ایک معمولی بات خیال کر رہے تھے جب کہ اللہ کے نزدیک وہ بڑی بات ہے۔ ۱۶۔ جب تم نے یہ بات سنی تھی تو کیوں نہ کہا: ہمیں ایسی بات نہیں کہنی چاہیے تھی؟ خدایا تو پاک ہے، یہ ایک بہت بڑا بہتان ہے۔ ۱۷۔ اللہ تمہیں نصیحت کرتا ہے کہ اگر تم مومن ہو تو آئندہ کبھی بھی ایسے کام کا اعادہ نہ کرنا۔ ۱۸۔ اور اللہ آیات تمہارے لیے بیان کرتا ہے اور اللہ بڑا جاننے والا، حکمت والا ہے۔ ۱۹۔ جو لوگ چاہتے ہیں کہ اہل ایمان کے درمیان بے حیائی پھیلے، ان کے لیے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہے، اللہ یقینا جانتا ہے مگر تم نہیں جانتے۔ ۲۰۔ اور اگر تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی (تو تم پر فوری عذاب آجاتا) اور یہ کہ اللہ بڑا شفیق، مہربان ہے۔ ۲۱۔ اے ایمان والو! شیطان کے نقش قدم پر نہ چلنا اور جو شخص شیطان کے نقش قدم پر چلے گا تو یہ بے حیائی اور برائی کا حکم دے گا اور اگر تم پر اللہ کا

فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو تم میں سے ایک شخص بھی کبھی پاک نہ ہو تا مگر اللہ جسے چاہتا ہے پاک کر دیتا ہے اور اللہ خوب سننے، جاننے والا ہے۔ ۲۲۔ تم میں سے جو لوگ احسان کرنے والے اور (مال و دولت میں) وسعت والے ہیں وہ قریبی رشتہ داروں، مسکینوں اور فی سبیل اللہ ہجرت کرنے والوں کو کچھ دینے سے دریغ نہ کریں اور انہیں عفو و درگزر سے کام لینا چاہیے۔ کیا تم خود یہ پسند نہیں کرتے کہ اللہ تمہیں معاف کرے اور اللہ غفور، رحیم ہے۔ ۲۳۔ جو لوگ بے خبر پاک دامن مومنہ عورتوں پر تہمت لگاتے ہیں ان پر دنیا و آخرت میں لعنت ہے اور ان کے لیے عذاب عظیم ہے۔ ۲۴۔ اس دن ان کی زبانیں اور ان کے ہاتھ اور ان کے پاؤں ان سب اعمال کی گواہی دیں گے جو یہ کرتے رہے ہیں۔ ۲۵۔ اس دن اللہ ان کا حقیقی بدلہ پورا کرے گا اور وہ جان لیں گے کہ اللہ ہی حق ہے (اور حق کا) ظاہر کرنے والا ہے۔ ۲۶۔ خبیث عورتیں خبیث مردوں کے لیے اور خبیث مرد خبیث عورتوں کے لیے ہیں اور پاکیزہ عورتیں پاکیزہ مردوں کے لیے اور پاکیزہ مرد پاکیزہ عورتوں کے لیے ہیں، یہ ان باتوں سے پاک ہیں جو لوگ بناتے ہیں، ان کے لیے مغفرت اور باعزت روزی ہے۔ ۲۷۔ اے ایمان والو! اپنے گھروں کے علاوہ دوسروں کے گھروں میں داخل نہ ہونا جب تک اجازت نہ لے لو اور گھر والوں پر سلام نہ کر لو، یہ تمہارے لیے بہتر ہے شاید تم نصیحت حاصل کرو۔ ۲۸۔ اور اگر تم اس گھر میں کسی کو موجود نہ پاؤ تو بغیر اجازت کے اس میں داخل نہ ہونا اور اگر تم سے لوٹ جانے کے لیے کہا جائے تو لوٹ جاؤ، اسی میں تمہاری پاکیزگی ہے اور اللہ تمہارے اعمال سے خوب آگاہی رکھتا ہے۔ ۲۹۔ البتہ ایسے گھروں میں داخل ہونے میں کوئی حرج نہیں جن میں کوئی رہائش پذیر نہ ہو اور ان میں تمہارا کوئی سامان ہو اور اللہ وہ سب کچھ جانتا ہے جو کچھ تم ظاہر کرتے اور جو کچھ تم چھپاتے ہو۔ ۳۰۔ آپ مومن مردوں سے کہہ دیجئے: وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرمگاہوں کو بچا کر رکھیں، یہ ان کے

لیے پاکیزگی کا باعث ہے، اللہ کو ان کے اعمال کا یقینا خوب علم ہے۔ ۳۱۔ اور مومنہ عورتوں سے بھی کہہ دیجئے کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کو بچائے رکھیں اور اپنی زیبائش (کی جگہوں) کو ظاہر نہ کریں سوائے اس کے جو اس میں سے خود ظاہر ہو اور اپنے گریبانوں پر اپنی اوڑھنیاں ڈالے رکھیں اور اپنی زیبائش کو ظاہر نہ ہونے دیں سوائے اپنے شوہروں، آبائ، شوہر کے آبائ، اپنے بیٹوں، شوہروں کے بیٹوں، اپنے بھائیوں، بھائیوں کے بیٹوں، بہنوں کے بیٹوں، اپنی (ہم صنف) عورتوں، اپنی کنیزوں، ایسے خادموں جو عورت کی خواہش نہ رکھتے ہوں اور ان بچوں کے جو عورتوں کے پردوں کی باتوں سے واقف نہ ہوں، اور مومن عورتوں کو چاہیے کہ (چلتے ہوئے) اپنے پاؤں زور سے نہ رکھیں کہ جس سے ان کی پوشیدہ زینت ظاہر ہو جائے اور اے مومنو! سب مل کر اللہ کے حضور توبہ کرو، امید ہے کہ تم فلاح پاؤ گے۔ ۳۲۔ اور تم میں سے جو لوگ بے نکاح ہوں اور تمہارے غلاموں اور کنیزوں میں سے جو صالح ہوں ان کے نکاح کر دو، اگر وہ نادار ہوں تو اللہ اپنے فضل سے انہیں غنی کر دے گا اور اللہ بڑی وسعت والا، علم والا ہے۔ ۳۳۔ جو لوگ نکاح کا امکان نہ پائیں انہیں عفت اختیار کرنی چاہیے یہاں تک کہ اللہ اپنے فضل سے انہیں خوشحال کر دے اور تمہارے غلاموں میں سے جو مکاتبت کی خواہش رکھتے ہوں ان سے مکاتبت کر لو۔ اگر تمہیں معلوم ہو کہ ان میں کوئی خیر ہے اور انہیں اس مال میں سے جو اللہ نے تمہیں بخشا ہے دے دو اور تمہاری جو ان لونڈیاں اگر پاکدامن رہنا چاہتی ہوں تو انہیں دنیاوی زندگی کے متاع کے لیے بدکاری پر مجبور نہ کرو اور اگر کوئی انہیں مجبور کر دے تو ان کی اس مجبوری کے بعد یقینا اللہ بڑا معاف کرنے والا، رحم کرنے والا ہے۔ ۳۴۔ اور بتحقیق ہم نے تمہاری طرف واضح کرنے والی آیات نازل کی ہیں اور تم سے پہلے گزرنے والوں کی مثالیں بھی اور تقویٰ رکھنے والوں کے لیے موعظہ بھی (نازل کیا ہے)۔ ۳۵۔ اللہ آسمانوں اور زمین کا نور ہے،

اس کے نور کی مثال ایسی ہے گویا ایک طاق ہے، اس میں ایک چراغ رکھا ہوا ہے، چراغ شیشے کے فانوس میں ہے، فانوس گویا موتی کا چمکتا ہوا تارا ہے جو زیتون کے مبارک درخت سے روشن کیا جاتا ہے جو نہ شرقی اور نہ غربی، اس کا تیل روشنی دیتا ہے خواہ آگ اسے نہ چھوئے۔ یہ نور بالائے نور ہے۔ اللہ جسے چاہے اپنے نور کی راہ دکھاتا ہے اور اللہ لوگوں کے لیے مثالیں بھی بیان فرماتا ہے اور اللہ ہر چیز کا خوب علم رکھتا ہے۔ ۳۶۔ (ہدایت پانے والے) ایسے گھروں میں ہیں جن کی تعظیم کا اللہ نے اذن دیا ہے اور ان میں اس کا نام لینے کا بھی، وہ ان گھروں میں صبح و شام اللہ کی تسبیح کرتے ہیں۔ ۳۷۔ ایسے لوگ جنہیں تجارت اور خرید و فروخت، ذکر خدا اور قیام نماز اور ادائیگی زکوٰۃ سے غافل نہیں کرتیں وہ اس دن سے خوف کھاتے ہیں جس میں قلب و نظر منقلب ہو جاتے ہیں۔ ۳۸۔ تاکہ اللہ انہیں ان کے بہترین اعمال کی جزا دے اور اپنے فضل سے انہیں مزید بھی عطا کرے اور اللہ جسے چاہتا ہے بے حساب دے دیتا ہے۔ ۳۹۔ اور جو لوگ کافر ہو گئے ہیں ان کے اعمال ایسے ہیں جیسے ایک چٹیل میدان میں سراب جسے پیاسا پانی خیال کرتا ہے مگر جب وہاں پہنچتا ہے تو اللہ اس کا حساب پورا کر دیتا ہے اور اللہ بہت جلد حساب کرنے والا ہے۔ ۴۰۔ یا ان کی مثال اس تاریکی کی طرح ہے جو گہرے سمندر میں ہو جس پر ایک موج چھائی ہوئی ہو اس پر ایک اور موج ہو اور اس کے اوپر بادل، تہ بہ تہ اندھیرے ہی اندھیرے ہوں، جب انسان اپنا ہاتھ نکالے تو وہ اسے نظر نہ آئے اور جسے اللہ نور نہ دے تو اس کے لیے کوئی نور نہیں۔ ۴۱۔ کیا آپ نہیں دیکھتے کہ جو مخلوقات آسمانوں اور زمین میں ہیں سب اللہ کی تسبیح کرتی ہیں اور پر پھیلائے ہوئے پرندے بھی؟ ان میں سے ہر ایک کو اپنی نماز اور تسبیح کا علم ہے اور اللہ کو ان کے اعمال کا بخوبی علم ہے۔ ۴۲۔ اور آسمانوں اور زمین کی بادشاہی اللہ ہی کے لیے ہے اور اللہ ہی کی طرف پلٹ کر جانا ہے۔ ۴۳۔ کیا آپ نہیں دیکھتے کہ اللہ ہی بادلوں کو چلاتا ہے پھر اسے باہم جوڑ دیتا ہے پھر اسے تہ

بہ تہ کر دیتا ہے؟ پھر آپ بارش کے قطروں کو دیکھتے ہیں کہ بادل کے درمیان سے نکل رہے ہیں اور آسمان سے پہاڑوں (جیسے بادلوں) سے اولے نازل کرتا ہے پھر جس پر چاہتا ہے اسے برسا دیتا ہے اور جس سے چاہتا ہے اسے ہٹا دیتا ہے۔ ۴۴۔ اللہ شب و روز کو بدلتا رہتا ہے جس میں صاحبان بصیرت کے لیے یقیناً عبرت ہے۔ ۴۵۔ اور اللہ نے زمین پر چلنے والے ہر جاندار کو پانی سے خلق فرمایا پس ان میں سے کوئی اپنے پیٹ کے بل چلتا ہے اور کوئی دو ٹانگوں پر چلتا ہے اور کوئی چار ٹانگوں پر اللہ جو کچھ چاہتا ہے پیدا کرتا ہے، بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ ۴۶۔ بتحقیق ہم نے حقیقت بیان کرنے والی آیات نازل کیں اور اللہ جسے چاہتا ہے صراط مستقیم کی رہنمائی فرماتا ہے۔ ۴۷۔ اور یہ لوگ کہتے ہیں: ہم اللہ پر اور رسول پر ایمان لائے اور ہم نے اطاعت بھی کی پھر اس کے بعد ان میں سے ایک گروہ پھر جاتا ہے، یہ لوگ مومن ہی نہیں ہیں۔ ۴۸۔ اور جب انہیں اور اللہ اس کے رسول کی طرف بلایا جاتا ہے تاکہ وہ ان کے درمیان فیصلہ کر دے تو ان میں سے ایک فریق منہ پھیر لیتا ہے۔ ۴۹۔ اور اگر حق ان کے موافق ہو تو فرمانبردار بن کر رسول کی طرف آ جاتے ہیں۔ ۵۰۔ کیا ان کے دلوں میں بیماری ہے یا انہیں کوئی شبہ یا ڈر ہے کہ کہیں اللہ اور اس کا رسول ان کے ساتھ ظلم نہ کریں؟ (نہیں) بلکہ یہ لوگ خود ظالم ہیں۔ ۵۱۔ جب مومنوں کو اللہ اور اس کے رسول کی طرف بلایا جاتا ہے تاکہ وہ ان کے درمیان فیصلہ کریں تو مومنوں کا قول تو بس یہ ہوتا ہے کہ وہ کہیں: ہم نے سن لیا اور اطاعت کی اور یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔ ۵۲۔ اور جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتا ہے اور اللہ سے ڈرتا اور اس (کی نافرمانی) سے بچتا ہے تو ایسے ہی لوگ کامیاب ہوں گے۔ ۵۳۔ اور یہ لوگ اللہ کی کڑی قسمیں کھاتے ہیں کہ اگر آپ انہیں حکم دیں تو وہ ضرور نکل کھڑے ہوں گے، ان سے کہہ دیجئے: تم قسمیں نہ کھاؤ، اچھی اطاعت (قسم سے بہتر) ہے، بتحقیق اللہ کو تمہارے اعمال کا۔ خوب علم ہے۔ ۵۴۔ کہہ

دیجئے: اللہ کی اطاعت کرو اور اس کے رسول کی اطاعت کرو، اگر تم نے منہ موڑ لیا تو سمجھ لو کہ جو بار رسول پر رکھا گیا ہے اس کے وہ ذمے دار ہیں اور جو بار تم پر رکھا گیا ہے اس کے تم ذمے دار ہو اور اگر تم ان کی اطاعت کرو گے تو ہدایت پاؤ گے اور رسول کی ذمے داری تو صرف یہ ہے کہ واضح انداز میں تبلیغ کریں۔ ۵۵۔ تم میں سے جو لوگ ایمان لے آئے ہیں اور نیک اعمال بجالائے ہیں اللہ نے ان سے وعدہ کر رکھا ہے کہ انہیں زمین میں اس طرح جانشین ضرور بنائے گا جس طرح ان سے پہلوں کو جانشین بنایا اور جس دین کو اللہ نے ان کے لیے پسندیدہ بنایا ہے اسے پائدار ضرور بنائے گا اور انہیں خوف کے بعد امن ضرور فراہم کرے گا، وہ میری بندگی کریں اور میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہرائیں اور اس کے بعد بھی جو لوگ کفر اختیار کریں گے پس وہی فاسق ہیں۔ ۵۶۔ اور نماز قائم کرو اور زکوۃ دیا کرو اور رسول کی اطاعت کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے. ۵۷۔ آپ یہ خیال نہ کریں کہ کافر لوگ زمین میں (ہمیں) عاجز بنادیں گے اور ان کا ٹھکانا جہنم ہوگا جو بد ترین ٹھکانا ہے۔ ۵۸۔ اے ایمان والو! ضروری ہے کہ تمہارے مملوک اور وہ بچے جو ابھی بلوغ کی حد کو نہیں پہنچے ہیں تین اوقات میں تم سے اجازت لے کر آیا کریں، فجر کی نماز سے پہلے اور دوپہر کو جب تم کپڑے اتار کر رکھ دیتے ہو اور عشاء کی نماز کے بعد، یہ تین اوقات تمہارے پردے کے ہیں، ان کے بعد ایک دوسرے کے پاس بار بار آنے میں نہ تم پر کوئی حرج ہے اور نہ ان پر، اللہ اس طرح تمہارے لیے نشانیاں کھول کر بیان فرماتا ہے اور اللہ بڑا دانا، حکمت والا ہے۔ ۵۹۔۔ اور جب تمہارے بچے بلوغ کو پہنچ جائیں تو انہیں چاہیے کہ وہ اجازت لیا کریں جس طرح پہلے (ان کے بڑے) لوگ اجازت لیا کرتے تھے، اس طرح اللہ اپنی آیات تمہارے لیے بیان کرتا ہے اور اللہ بڑا دانا، حکمت والا ہے۔ ۶۰۔ اور جو عورتیں (۔ضعیف العمری کی وجہ سے) خانہ نشین ہو گئی ہوں اور نکاح کی توقع نہ رکھتی ہوں ان کے لیے اپنے (حجاب کے)

کپڑے اتار دینے میں کوئی حرج نہیں ہے بشرطیکہ زینت کی نمائش کرنے والی نہ ہوں تاہم عفت کا پاس رکھنا
ان کے حق میں بہتر ہے اور اللہ بڑا سننے والا، خوب جاننے والا ہے۔ ٦١۔ اندھے پر کوئی حرج نہیں ہے اور نہ
لنگڑے پر کوئی حرج ہے اور نہ مریض پر کوئی حرج ہے اور نہ خود تم پر اس بات میں کوئی حرج ہے کہ تم اپنے
گھروں سے کھاؤ یا اپنے باپ کے گھروں سے یا اپنی بڑی ماؤں (نانی دادی) کے گھروں سے یا اپنے بھائیوں کے
گھروں سے یا اپنی بہنوں کے گھروں سے یا اپنے چچاؤں کے گھروں سے یا اپنی پھوپھیوں کے گھروں سے یا
اپنے ماموؤں کے گھروں سے یا اپنی خالاؤں کے گھروں سے یا ان کے گھروں سے جن گھروں کی چابیاں
تمہارے اختیار میں دے دی گئی ہوں یا اپنے دوستوں کے گھروں سے، اس میں بھی کوئی حرج نہیں کہ تم مل
کر کھاؤ یا جدا جدا اور جب تم کسی گھر میں داخل ہو تو اپنے آپ پر سلام کیا کرو اللہ کی طرف سے بابرکت اور
پاکیزہ تحیت کے طور پر، اس طرح اللہ اپنی نشانیاں تمہارے لیے کھول کر بیان فرماتا ہے، شاید تم عقل سے
کام لو۔ ٦٢۔ مومن تو بس وہ لوگ ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتے ہیں اور جب وہ کسی اجتماعی
معاملے میں رسول اللہ کے ساتھ ہوں تو ان کی اجازت کے بغیر نہیں ملتے، جو لوگ آپ سے اجازت مانگ
رہے ہیں یہ یقیناً وہی لوگ ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتے ہیں لہٰذا جب یہ لوگ اپنے کسی کام کے
لیے آپ سے اجازت مانگیں تو ان میں سے جسے آپ چاہیں اجازت دے دیں اور ایسے لوگوں کے لیے اللہ
سے مغفرت طلب کریں، بے شک اللہ بڑا بخشنے والا، مہربان ہے۔ ٦٣۔ تمہارے درمیان رسول کے پکارنے
کو اس طرح نہ سمجھو جس طرح تم آپس میں ایک دوسرے کو پکارتے ہو، تم میں سے جو دوسروں کی آڑ میں
کھسک جاتے ہیں اللہ انہیں جانتا ہے، جو لوگ حکم رسول کی مخالفت کرتے ہیں انہیں اس بات کا خوف لاحق
رہنا چاہیے کہ مبادا وہ کسی فتنے میں مبتلا ہو جائیں یا ان پر کوئی دردناک عذاب آجائے۔ ٦٤۔ متوجہ رہو

! آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے سب اللہ کا ہے اور جس دن انہیں اس کی طرف پلٹا دیا جائے گا تو وہ انہیں بتائے گا کہ وہ کیا کرتے رہے ہیں اور اللہ کو ہر چیز کا خوب علم ہے۔

۲۵....الفرقان

بنام خدائے رحمن و رحیم

ا۔ بابرکت ہے وہ ذات جس نے اپنے بندے پر فرقان نازل فرمایا تاکہ وہ سارے جہاں والوں کے لیے انتباہ کرنے والا ہو۔ ۲۔ جس کے لیے آسمانوں اور زمین کی بادشاہی ہے اور جس نے کسی کو بیٹا نہیں بنایا اور جس کی بادشاہی میں کوئی شریک نہیں ہے اور جس نے ہر چیز کو خلق فرمایا پھر ہر ایک کو اپنے اندازے میں مقدر فرمایا۔ ۳۔ لوگوں نے اللہ کو چھوڑ کر ایسے معبود بنا لیے جو کسی چیز کو خلق نہیں کر سکتے بلکہ خود مخلوق ہیں اور وہ اپنے لیے بھی کسی نفع اور نقصان کا اختیار نہیں رکھتے اور وہ نہ موت کا اختیار رکھتے ہیں اور نہ حیات کا اور نہ ہی اٹھائے جانے کا۔ ۴۔ اور کفار کہتے ہیں: یہ قرآن ایک خود ساختہ چیز ہے جسے اس شخص نے خود گھڑ لیا ہے اور دوسرے لوگوں نے اس کام میں اس کی مدد کی ہے، (ایسی باتیں کر کے) یہ لوگ ظلم اور جھوٹ کے مرتکب ہوئے ہیں۔ ۵۔ اور کہتے ہیں: (یہ قرآن) پرانے لوگوں کی داستانیں ہیں جو اس شخص نے لکھ رکھی ہیں اور جو صبح و شام اسے پڑھ کر سنائی جاتی ہیں۔ ۶۔ کہہ دیجیے: اسے تو اس اللہ نے نازل کیا ہے جو آسمانوں اور زمین کا راز جانتا ہے، بے شک وہ بڑا غفور، رحیم ہے۔ ۷۔ اور وہ کہتے ہیں: یہ کیسا رسول ہے جو کھانا کھاتا ہے اور بازاروں میں چلتا پھرتا ہے؟ اس پر کوئی فرشتہ کیوں نازل نہیں ہوتا؟ تاکہ اس کے ساتھ تنبیہ کر دیا کرے۔

۸۔ یا اس کے لیے کوئی خزانہ نازل کر دیا جاتا یا اس کا کوئی باغ ہوتا جس سے وہ کھا لیا کرتا اور ظالم لوگ (اہل ایمان سے) کہتے ہیں: تم تو ایک سحر زدہ شخص کی پیروی کرتے ہو۔ ۹۔ دیکھیے! یہ لوگ آپ کے بارے میں کیسی باتیں بنا رہے ہیں، پس یہ ایسے گمراہ ہو گئے ہیں کہ ان کے لیے راہ پانا ممکن نہیں ہے۔ ۱۰۔ بابرکت ہے وہ ذات کہ اگر وہ چاہے تو آپ کے لیے اس سے بہتر ایسے باغات بنا دے جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں اور آپ کے لیے بڑے بڑے محل بنا دے۔ ۱۱۔ بلکہ (حقیقت یہ ہے کہ) انہوں نے قیامت کو جھٹلایا اور جو قیامت کو جھٹلائے اس کے لیے ہم نے جہنم تیار کر رکھی ہے۔ ۱۲۔ جب وہ (جہنم) دور سے انہیں دیکھے گی تو یہ لوگ غضب سے اس کا بپھرنا اور دھاڑنا سنیں گے۔ ۱۳۔ اور جب انہیں جکڑ کر جہنم کی کسی تنگ جگہ میں ڈال دیا جائے گا تو وہاں وہ موت کو پکاریں گے۔ ۱۴۔ (تو ان سے کہا جائے گا) آج ایک موت کو نہ پکارو بلکہ بہت سی اموات کو پکارو. ۱۵۔ کہہ دیجیے: کیا یہ بہتر ہے یا دائمی جنت جس کا اہل تقویٰ سے وعدہ کیا گیا ہے، جو ان کے لیے جزا اور ٹھکانا ہے ۱۶۔ وہاں ان کے لیے ہر وہ چیز جسے وہ چاہیں گے موجود ہو گی جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے، یہ لازمی وعدہ آپ کے پروردگار کے ذمے ہے۔ ۱۷۔ اور اس دن اللہ، ان لوگوں کو اور اللہ کو چھوڑ کر جن معبودوں کی یہ لوگ پوجا کرتے تھے ان کو (بھی) جمع کرے گا اور پھر فرمائے گا: کیا تم نے میرے ان بندوں کو گمراہ کیا تھا یا یہ خود گمراہ ہوئے تھے؟ ۱۸۔ وہ کہیں گے: پاک ہے تیری ذات ہمیں تو حق ہی نہیں پہنچتا کہ ہم تیرے سوا کسی کو اپنا ولی بنائیں لیکن تو نے انہیں اور ان کے باپ دادا کو نعمتیں عطا فرمائیں یہاں تک کہ یہ لوگ (تیری) یاد کو بھول گئے اور یہ ہلاکت میں پڑنے والے لوگ تھے۔ ۱۹۔ پس انہوں (تمہارے معبودوں) نے تمہاری باتوں کو جھٹلایا لہذا آج تم نہ تو عذاب کو ٹال سکتے ہو اور نہ ہی کوئی مدد حاصل کر سکتے ہو اور تم میں سے جو بھی ظلم کرے گا ہم اسے بڑا عذاب چکھا دیں گے۔ ۲۰۔ اور ہم نے آپ

سے پہلے جو بھی رسول بھیجے تھے وہ سب کھانا کھاتے تھے اور بازاروں میں چلتے پھرتے تھے اور ہم نے تمہیں ایک دوسرے کے لیے آزمائش بنادیا کیاتم صبر کرتے ہو؟ اور آپ کا پروردگار توخوب دیکھنے والا ہے۔ ۲۱۔ اور جو لوگ ہماری ملاقات کی امید نہیں رکھتے وہ کہتے ہیں: ہم پر فرشتے کیوں نازل نہیں کیے گئے یا ہم اپنے رب کو کیوں نہیں دیکھ لیتے؟ یہ لوگ اپنے خیال میں خود کو بہت بڑا سمجھ رہے ہیں اور بڑی حد تک سرکش ہو گئے ہیں۔ ۲۲۔ جس دن وہ فرشتوں کو دیکھیں گے تو ان مجرموں کے لیے مسرت کا دن نہ ہو گا اور وہ (فرشتے) کہیں گے: (تمہارے لیے مسرت) حرام ممنوع ہے۔ ۲۳۔ پھر ہم ان کے کیے ہوئے عمل کی طرف توجہ کریں گے اور ان کے کیے ہوئے عمل کو اڑتی ہوئی خاک بنادیں گے۔ ۲۴۔ اہل جنت اس دن بہترین ٹھکانے اور بہترین سکون کی جگہ میں ہوں گے۔ ۲۵۔ اور اس دن آسمان ایک بادل کے ذریعے پھٹ جائے گا اور فرشتے لگاتار نازل کیے جائیں گے۔ ۲۶۔ اس دن سچی بادشاہی صرف خدائے رحمن کی ہو گی اور کفار کے لیے وہ بہت مشکل دن ہو گا۔ ۲۷۔ اور اس دن ظالم اپنے ہاتھوں کو کاٹے گا اور کہے گا: کاش میں نے رسول کے ساتھ راستہ اختیار کیا ہوتا۔ ۲۸۔ ہائے تباہی! کاش میں نے فلاں کو دوست نہ بنایا ہوتا۔ ۲۹۔ اس نے مجھے نصیحت سے گمراہ کر دیا جب کہ میرے پاس نصیحت آچکی تھی اور انسان کے لیے شیطان بڑا ہی دغاباز ہے۔ ۳۰۔ اور رسول کہیں گے: اے پروردگارا! میری قوم نے اس قرآن کو واقعی ترک کر دیا تھا۔ ۳۱۔ اور اس طرح ہم نے ہر نبی کے لیے مجرمین میں سے بعض کو دشمن بنایا ہے اور ہدایت اور مدد دینے کے لیے آپ کا پروردگار کافی ہے۔ ۳۲۔ اور کفار کہتے ہیں: اس (شخص) پر قرآن یک بارگی نازل کیوں نہیں ہوا؟ (بات یہ ہے کہ) اس طرح (آہستہ اس لیے اتارا) تاکہ اس سے ہم آپ کے قلب کو تقویت دیں اور ہم نے اسے ٹھہر ٹھہر کر پڑھ کر سنایا ہے۔ ۳۳۔ اور یہ لوگ جب بھی آپ کے پاس کوئی مثال لے کر آئیں تو ہم جواب

میں آپ کو حق کی بات اور بہترین وضاحت سے نوازتے ہیں۔ ۳۴۔ یہ وہ لوگ ہیں جو اوندھے منہ جہنم کی طرف دھکیلے جائیں گے، ان کا ٹھکانا بہت برا ہے اور وہ راہ حق سے بہت ہی دور ہو گئے ہیں۔ ۳۵۔ اور بتحقیق ہم نے موسیٰ کو کتاب عنایت فرمائی اور ان کے بھائی ہارون کو مددگار بنا کر ان کے ساتھ کر دیا۔ ۳۶۔ پھر ہم نے کہا: تم دونوں اس قوم کی طرف جاؤ جنہوں نے ہماری آیات کی تکذیب کی ہے، چنانچہ ہم نے انہیں تباہ و برباد کر دیا۔ ۳۷۔ اور جب قوم نوح نے رسولوں کی تکذیب کی تو ہم نے انہیں غرق کر دیا اور انہیں لوگوں کے لیے نشان (عبرت) بنا دیا اور ہم نے ظالموں کے لیے ایک دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔ ۳۸۔ اور یہی حشر عاد اور ثمود اور اصحاب الرس کا بھی ہوا ہے اور ان کے درمیان بہت سی امتوں کا بھی۔ ۳۹۔ اور ان میں سے ہر ایک کو ہم نے مثالوں سے سمجھایا اور (آخر میں) سب کو تباہ کر دیا۔ ۴۰۔ اور بتحقیق یہ لوگ اس بستی سے گزر چکے ہیں جس پر بدترین بارش برسائی گئی تھی تو کیا انہوں نے اس کا حال نہ دیکھا ہو گا؟ بلکہ (اس کے باوجود) یہ دوبارہ اٹھائے جانے کی توقع نہیں رکھتے۔ ۴۱۔ اور جب یہ لوگ آپ کو دیکھتے ہیں تو آپ کا مذاق اڑاتے ہیں (اور کہتے ہیں) کیا اس شخص کو اللہ نے رسول بنا کر بھیجا ہے؟ ۴۲۔ اگر ہم اپنے معبودوں پر ثابت قدم نہ رہتے تو اس شخص نے تو ہمیں ان سے گمراہ کر دیا تھا اور جب یہ لوگ عذاب کا مشاہدہ کریں گے تو اس وقت انہیں پتہ چلے گا کہ صحیح راستے سے گمراہ کون ہے۔ ۴۳۔ کیا آپ نے وہ شخص دیکھا جس نے اپنی خواہشات کو اپنا معبود بنا رکھا ہے؟ کیا آپ اس شخص کے ضامن بن سکتے ہیں؟ ۴۴۔ یا کیا آپ خیال کرتے ہیں کہ ان میں سے اکثر کچھ سننے یا سمجھنے کے لیے تیار ہیں؟ (نہیں) یہ لوگ جانوروں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ گمراہ ہیں۔ ۴۵۔ کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ آپ کا پروردگار سائے کو کس طرح پھیلاتا ہے؟ اگر وہ چاہتا تو اسے ساکن بنا دیتا، پھر ہم نے سورج کو سائے (کے وجود) پر دلیل بنا دیا۔ ۴۶۔ پھر ہم تھوڑا تھوڑا کر

کے اسے اپنی طرف سمیٹ لیتے ہیں۔ ۴۷۔ اور وہی ہے جس نے تمہارے لیے رات کو پردہ اور نیند کو سکون اور دن کو مشقت کے لیے بنایا۔ ۴۸۔ اور وہی تو ہے جو ہواؤں کو خوشخبری کے طور پر اپنی رحمت کے آگے آگے بھیجتا ہے اور ہم نے آسمان سے پاکیزہ پانی برسایا ہے۔ ۴۹۔ تاکہ ہم اس کے ذریعے مردہ دیس کو زندگی بخشیں اور اس سے اپنی مخلوقات میں سے بہت سے چوپاؤں اور انسانوں کو سیراب کریں۔ ۵۰۔ اور بتحقیق ہم نے اس (پانی) کو مختلف طریقوں سے ان کے درمیان پھرایا ہے تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں مگر اکثر لوگ انکار کے علاوہ کوئی بات قبول نہیں کرتے۔ ۵۱۔ اگر ہم چاہتے تو ہر بستی میں ایک تنبیہ کرنے والا مبعوث کرتے۔ ۵۲۔ لہٰذا آپ کفار کی بات ہرگز نہ مانیں اور اس قرآن کے ذریعے اس کے ساتھ بڑے پیمانے پر جہاد کریں۔۔ ۵۳۔ اور اسی نے ان دو دریاؤں کو مخلوط کیا ہے، ایک شیریں مزیدار اور دوسرا کھارا کڑوا ہے اور اس نے دونوں کے درمیان ایک حد فاصل اور مضبوط رکاوٹ بنا دی ہے۔ ۵۴۔ اور وہی ہے جس نے پانی سے ایک بشر کو پیدا کیا پھر اس کو نسب اور سسرال بنایا اور آپ کا پروردگار بڑی طاقت والا ہے۔ ۵۵۔ اور یہ لوگ اللہ کو چھوڑ کر ایسی چیزوں کی بندگی کرتے ہیں جو نہ تو انہیں نفع پہنچا سکتی ہیں اور نہ ضرر اور کافر اپنے رب کے مقابلے میں (دوسرے کافروں کی) پشت پناہی کرتا ہے۔ ۵۶۔ اور (اے رسول) ہم نے آپ کو صرف بشارت دینے والا اور تنبیہ کرنے والا بنا کر بھیجا ہے۔ ۵۷۔ کہہ دیجئے: اس کام پر میں تم سے کوئی اجرت نہیں مانگتا مگر یہ (چاہتا ہوں) کہ جو شخص چاہے وہ اپنے رب کا راستہ اختیار کر لے۔ ۵۸۔ اور (اے رسول) اس اللہ پر توکل کیجیے جو زندہ ہے اور اس کے لیے کوئی موت نہیں ہے اور اس کی ثناء کے ساتھ تسبیح کیجیے اور اپنے بندوں کے گناہوں سے مطلع ہونے کے لیے بس وہ خود ہی کافی ہے۔ ۵۹۔ جس نے آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے سب کو چھ دنوں میں پیدا کیا پھر عرش پر اقتدار قائم کیا، وہ نہایت

رحم کرنے والا ہے لہٰذا اس کے بارے میں کسی باخبر سے دریافت کرو۔ ۶۰۔ اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ رحمن کو سجدہ کرو تو وہ کہتے ہیں: رحمن کیا ہوتا ہے؟ کیا ہم اسے سجدہ کریں جس کے لیے تو کہہ دے؟ پھر ان کی نفرت میں مزید اضافہ ہو جاتا ہے۔ ۶۱۔ بابرکت ہے وہ ذات جس نے آسمان میں برج بنائے اور اس میں ایک چراغ اور روشن چاند بنایا۔ ۶۲۔ اور وہی ہے جس نے ایک دوسرے کی جگہ بنانے والے شب و روز بنائے، اس شخص کے لیے جو نصیحت لینا اور شکر ادا کرنا چاہتا ہے۔ ۶۳۔ اور رحمن کے بندے وہ ہیں جو زمین میں (فروتنی سے) دبے پاؤں چلتے ہیں اور جب جاہل ان سے گفتگو کریں تو کہتے ہیں: سلام۔ ۶۴۔ اور جو اپنے پروردگار کے حضور سجدے اور قیام کی حالت میں رات گزارتے ہیں۔ ۶۵۔ اور جو یوں التجا کرتے ہیں: ہمارے رب! ہمیں عذاب جہنم سے بچا، بے شک اس کا عذاب تو جان چھوڑنے والا ہی نہیں ہے۔ ۶۶۔ بے شک جہنم تو بدترین ٹھکانا اور مقام ہے۔ ۶۷۔ اور یہ لوگ جب خرچ کرتے ہیں تو نہ اسراف کرتے ہیں اور نہ بخل کرتے ہیں بلکہ ان کے درمیان اعتدال رکھتے ہیں۔ ۶۸۔ اور یہ لوگ اللہ کے ساتھ کسی اور کو معبود بنا کر نہیں پکارتے اور جس جان کو اللہ نے حرام کیا ہے اسے قتل نہیں کرتے مگر جائز طریقہ سے اور زنا کا ارتکاب (بھی) نہیں کرتے اور جو ایسا کام کرے گا وہ اپنے گناہ میں مبتلا ہو گا۔ ۶۹۔ قیامت کے دن اس کا عذاب دوگنا ہو جائے گا اور اسے اس عذاب میں ذلت کے ساتھ ہمیشہ رہنا ہو گا۔ ۷۰۔ مگر جنہوں نے توبہ کی اور ایمان لائے اور نیک عمل انجام دیا تو اللہ ان کی برائیوں کو نیکیوں میں بدل دیتا ہے اور اللہ تو بڑا غفور، رحیم ہے۔ ۷۱۔ اور جو توبہ کرتا ہے اور نیک عمل انجام دیتا ہے تو وہ اللہ کی طرف حقیقی طور پر رجوع کرتا ہے۔ ۷۲۔ اور (عباد الرحمن وہ ہیں) جو لوگ جھوٹی گواہی نہیں دیتے اور جب بیہودہ باتوں سے ان کا گزر ہوتا ہے تو شریفانہ انداز سے گزر جاتے ہیں۔ ۷۳۔ اور وہ لوگ جنہیں ان کے رب کی آیات کے ذریعے نصیحت کی جائے تو وہ

اس پر اندھے اور بہرے بن کر نہیں گرتے. ۷۴۔ اور جو دعا کرتے ہیں: اے ہمارے پروردگار! ہمیں ہماری ازواج اور ہماری اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں پرہیزگاروں کا امام بنا دے۔ ۷۵۔ ایسے لوگوں کو ان کے صبر کے صلے میں اونچے محل ملیں گے اور وہاں ان کا استقبال تحیت اور سلام سے ہو گا۔ ۷۶۔ جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے، بہت ہی عمدہ ٹھکانا اور مقام ہے۔ ۷۷۔ کہہ دیجئے: اگر تمہاری دعائیں نہ ہوتیں تو میرا رب تمہاری پرواہ ہی نہ کرتا، اب تم نے تکذیب کی ہے اس لیے (سزا) لازمی ہو گی۔

۲۶....الشعراء

بنام خدائے رحمن و رحیم

۱۔ طا، سین، میم ۲۔ یہ کتاب مبین کی آیات ہیں۔ ۳۔ شاید اس رنج سے کہ یہ لوگ ایمان نہیں لاتے آپ اپنی جان کھو دیں گے۔ ۴۔ اگر ہم چاہیں تو ان پر آسمان سے ایسی نشانیاں نازل کر دیں جس کے آگے ان کی گردنیں جھک جائیں۔ ۵۔ اور ان کے پاس رحمن کی طرف سے جو بھی تازہ نصیحت آتی ہے تو یہ اس سے منہ موڑ لیتے ہیں۔ ۶۔ یہ تکذیب کر بیٹھے ہیں تو جس چیز کا یہ لوگ مذاق اڑاتے تھے اب عنقریب اس کی خبریں آنے والی ہیں۔ ۷۔ کیا انہوں نے کبھی زمین کی طرف نہیں دیکھا کہ ہم نے اس میں کتنی وافر مقدار میں ہر قسم کی نفیس نباتات اگائی ہیں؟ ۸۔ اس میں یقینا ایک نشانی ضرور ہے مگر ان میں سے اکثر نہیں مانتے۔ ۹۔ اور یقینا آپ کا رب ہی بڑا غالب آنے ولا، رحم کرنے والا ہے۔ ۱۰۔ اور (وہ وقت یاد کریں) جب آپ کے رب نے موسیٰ کو بلایا (اور کہا) کہ آپ ظالم لوگوں کے پاس جائیں، ۱۱۔ فرعون کی قوم کے پاس، کیا وہ ڈرتے

نہیں؟ ۱۲۔ موسیٰ نے عرض کی: پروردگارا! مجھے اس بات کا خوف ہے کہ وہ میری تکذیب کریں گے۔ ۱۳۔ اور میرا سینہ تنگ ہو رہا ہے اور میری زبان نہیں چلتی سو تو ہارون کو پیغام بھیج (کہ میرا ساتھ دیں)۔ ۱۴۔ اور ان لوگوں کے لیے میرے ذمے ایک جرم (کا دعویٰ) بھی ہے لہٰذا مجھے خوف ہے کہ وہ مجھے قتل کر دیں گے۔ ۱۵۔ فرمایا: ہرگز نہیں! آپ دونوں ہماری نشانیاں لے کر جائیں کہ ہم آپ کے ساتھ سنتے رہیں گے۔ ۱۶۔ آپ دونوں فرعون کے پاس جائیں اور اس سے کہیں: ہم رب العالمین کے رسول ہیں، ۱۷۔ کہ تو بنی اسرائیل کو ہمارے ساتھ بھیج دے۔ ۱۸۔ فرعون نے کہا: کیا ہم نے تجھے بچپن میں اپنے ہاں نہیں پالا؟ اور تو نے اپنی عمر کے کئی سال ہمارے ہاں بسر کیے۔ ۱۹۔ اور تو کر گیا اپنا وہ کرتوت جو کر گیا اور تو ناشکروں میں سے ہے۔ ۲۰۔ موسیٰ نے کہا: ہاں اس وقت وہ حرکت مجھ سے سرزد ہو گئی تھی اور میں خطاکاروں میں سے تھا۔ ۲۱۔ اسی لیے جب میں نے تم لوگوں سے خوف محسوس کیا تو میں نے تم سے گریز اختیار کیا پھر میرے رب نے مجھے حکمت عنایت فرمائی اور مجھے رسولوں میں سے قرار دیا۔ ۲۲۔ اور تم مجھ پر اس بات کا احسان جتاتے ہو کہ تم نے بنی اسرائیل کو غلام بنائے رکھا ہے؟ (یہ تو غلامی تھی احسان نہیں تھا)۔ ۲۳۔ فرعون نے کہا: اور رب العالمین کیا ہے؟ ۲۴۔ موسیٰ نے کہا: آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے سب کا رب، اگر تم یقین کرنے والے ہو۔ ۲۵۔ فرعون نے اپنے ارد گرد کے درباریوں سے کہا: کیا تم سنتے نہیں ہو؟ ۲۶۔ موسیٰ نے کہا: وہ تمہارا اور تمہارے پہلے باپ دادا کا پروردگار ہے۔ ۲۷۔ فرعون نے (لوگوں سے) کہا: جو رسول تمہاری طرف بھیجا گیا ہے وہ دیوانہ ہے۔ ۲۸۔ موسیٰ نے کہا: وہ مشرق و مغرب اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے کا پروردگار ہے، اگر تم عقل رکھتے ہو۔ ۲۹۔ فرعون نے کہا: اگر تم نے میرے علاوہ کسی کو معبود بنایا تو میں تمہیں قیدیوں میں شامل کروں گا۔ ۳۰۔ موسیٰ نے کہا: اگر میں تیرے پاس واضح چیز (معجزہ)

لے آؤں تو؟ ۳۱۔ فرعون نے کہا: اگر تم سچے ہو تو اسے لے آؤ۔ ۳۲۔ پس موسیٰ نے اپنا عصا ڈال دیا تو وہ دفعتاً نمایاں اژدھا بن گیا۔ ۳۳۔ اور (گریبان سے) اپنا ہاتھ نکالا تو وہ تمام ناظرین کے لیے چمک رہا تھا۔ ۳۴۔ فرعون نے اپنے گرد و پیش کے درباریوں سے کہا: یقیناً یہ شخص بڑا ماہر جادوگر ہے۔ ۳۵۔ وہ چاہتا ہے کہ اپنے جادو کے ذریعے تمہیں تمہاری سرزمین سے نکال باہر کرے تو اب تم کیا مشورہ دیتے ہو؟ ۳۶۔ وہ کہنے لگے: اسے اور اس کے بھائی کو مہلت دو اور شہروں میں ہرکارے بھیج دو ۳۷۔ کہ وہ تمام ماہر جادوگروں کو تمہارے پاس لے آئیں۔ ۳۸۔ چنانچہ مقررہ دن کے مقررہ وقت پر جادوگر جمع کر لیے گئے۔ ۳۹۔ اور لوگوں سے کہا گیا کیا تم جمع ہو جاؤ گے؟ ۴۰۔ شاید ہم جادوگروں کے پیچھے چلیں اگر یہ لوگ غالب رہیں۔ ۴۱۔ جب جادوگر آ گئے تو فرعون سے کہنے لگے: اگر ہم غالب رہے تو ہمارے لیے بھی کوئی صلہ ہو گا؟ ۴۲۔ فرعون نے کہا: ہاں! اور اس صورت میں تو تم مقربین میں سے ہو گے۔ ۴۳۔ موسیٰ نے ان سے کہا: تمہیں جو پھینکنا ہے پھینکو۔ ۴۴۔ انہوں نے اپنی رسیاں اور لاٹھیاں ڈال دیں اور کہنے لگے: فرعون کی جاہ و جلالت کی قسم بے شک ہم ہی غالب آئیں گے۔ ۴۵۔ پھر موسیٰ نے اپنا عصا ڈال دیا تو اس نے دفعتاً ان کے سارے خود ساختہ دھندے کو نگل لیا۔ ۴۶۔ اس پر تمام جادوگر سجدے میں گر پڑے. ۴۷۔ کہنے لگے: ہم عالمین کے پروردگار پر ایمان لے آئے، ۴۸۔ موسیٰ اور ہارون کے رب پر۔ ۴۹۔ فرعون نے کہا: میری اجازت سے پہلے تم موسیٰ کو مان گئے؟ یقیناً یہ (موسیٰ) تمہارا بڑا ہے جس نے تمہیں جادو سکھایا ہے ابھی تمہیں (تمہارا انجام) معلوم ہو جائے گا، میں تمہارے ہاتھ اور تمہارے پاؤں مخالف سمتوں سے ضرور کٹوا دوں گا اور تم سب کو ضرور پر سولی لٹکا دوں گا۔ ۵۰۔ انہوں نے جواب دیا کوئی حرج نہیں ہم اپنے رب کے حضور لوٹ جائیں گے ۵۱۔ ہم امید رکھتے ہیں کہ ہمارا رب ہماری خطاؤں سے درگزر فرمائے گا کیونکہ ہم سب سے پہلے ایما

ن لائے ہیں۔ ۵۲۔ اور ہم نے موسیٰ کی طرف وحی بھیجی کہ میرے بندوں کو لے کر رات کو نکل پڑیں یقینا آپ کا تعاقب کیا جائے گا۔ ۵۳۔ (ادھر) فرعون نے شہروں میں ہرکارے بھیج دیے، ۵۴۔ (ان کے ساتھ یہ کہلا بھیجا) کہ بے شک یہ لوگ چھوٹی سی جماعت کی صورت میں ہیں۔ ۵۵۔ اور انہوں نے ہمیں بہت غصہ دلایا ہے. ۵۶۔ اور اب ہم سب پوری طرح مستعد ہیں. ۵۷۔ چنانچہ ہم نے انہیں باغوں اور چشموں سے نکال دیا ہے۔ ۵۸۔ اور خزانوں اور بہترین رہائش گاہوں سے بھی۔ ۵۹۔ اس طرح ہم نے بنی اسرائیل کو ان کا وارث بنا دیا۔ ۶۰۔ چنانچہ صبح ہوتے ہی (فرعون کے) لوگ ان کے تعاقب میں نکل پڑے۔ ۶۱۔ جب دونوں گروہ ایک دوسرے کو دکھائی دینے لگے تو موسیٰ کے ساتھیوں نے کہا: ہم تو پکڑے جانے والے ہیں۔ ۶۲۔ موسیٰ نے کہا: ہرگز نہیں! میرا پروردگار یقینا میرے ساتھ ہے، وہ مجھے راستہ دکھا دے گا۔ ۶۳۔ پھر ہم نے موسیٰ کی طرف وحی کی اپنا عصا سمندر پر ماریں چنانچہ دریا پھٹ گیا اور اس کا ہر حصہ عظیم پہاڑ کی طرح ہو گیا۔ ۶۴۔ اور وہاں ہم نے دوسرے گروہ کو بھی نزدیک کر دیا، ۶۵۔ پھر ہم نے موسیٰ اور ان کے تمام ساتھیوں کو بچا لیا۔ ۶۶۔ اس کے بعد دوسروں کو غرق کر دیا۔ ۶۷۔ اس واقعے میں ایک نشانی ہے پھر بھی ان میں سے اکثر ایمان نہیں لائے۔ ۶۸۔ اور یقینا آپ کا پروردگار ہی بڑا غالب آنے والا، رحم کرنے والا ہے۔ ۶۹۔ اور انہیں ابراہیم کا واقعہ سنا دیجئے: ۷۰۔ انہوں نے اپنے باپ (چچا) اور اپنی قوم سے کہا: تم کس چیز کو پوجتے ہو؟ ۷۱۔ انہوں نے جواب دیا: ہم بتوں کو پوجتے ہیں اور اس پر ہم قائم رہتے ہیں۔ ۷۲۔ ابراہیم نے کہا: جب تم انہیں پکارتے ہو تو کیا یہ تمہاری سنتے ہیں؟ ۷۳۔ یا تمہیں فائدہ یا ضرر دیتے ہیں؟ ۷۴۔ انہوں نے کہا: (نہیں) بلکہ ہم نے تو اپنے باپ دادا کو ایسا کرتے پایا ہے۔ ۷۵۔ ابراہیم نے کہا: کیا تم نے ان کی حالت دیکھی ہے جنہیں تم پوجتے ہو؟ ۷۶۔ تم اور تمہارے گزشتہ باپ دادا بھی (پوجتے رہے ہیں)۔ ۷۷۔ یقینا یہ

سب میرے دشمن ہیں سوائے رب العالمین کے، ۷۸۔ جس نے مجھے پیدا کیا پھر وہی مجھے ہدایت دیتا ہے، ۷۹۔ اور وہی مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے، ۸۰۔ اور جب میں بیمار ہو جاتا ہوں تو وہی مجھے شفا دیتا ہے۔ ۸۱۔ اور وہی مجھے موت دے گا پھر مجھے زندگی عطا کرے گا۔ ۸۲۔ اور میں اسی سے امید رکھتا ہوں کہ روز قیامت میری خطاؤں سے درگزر فرمائے گا۔ ۸۳۔ پروردگارا! مجھے حکمت عطا کر اور صالحین میں شامل فرما۔ ۸۴۔ اور آنے والوں میں مجھے حقیقی ذکر جمیل عطا فرما۔ ۸۵۔ اور مجھے نعمتوں والی جنت کا وارث قرار دے۔ ۸۶۔ اور میرے باپ (چچا) کو بخش دے کیونکہ وہ گمراہوں میں سے تھے۔ ۸۷۔ اور مجھے اس روز رسوانہ کرنا جب لوگ دوبارہ اٹھائے جائیں گے۔ ۸۸۔ اس روز نہ مال کچھ فائدہ دے گا اور نہ اولاد۔ ۸۹۔ سوائے اس کے جو اللہ کے حضور قلب سلیم لے کر آئے۔ ۹۰۔ اس روز جنت پرہیزگاروں کے نزدیک لائی جائے گی۔ ۹۱۔ اور جہنم گمراہوں کے لیے ظاہر کی جائے گی۔ ۹۲۔ پھر ان سے پوچھا جائے گا: تمہارے وہ معبود کہاں ہے؟ ۹۳۔ اللہ کو چھوڑ کر (جنہیں تم پوجتے تھے) کیا وہ تمہاری مدد کر رہے ہیں یا خود کو بچا سکتے ہیں؟ ۹۴۔ چنانچہ یہ خود اور گمراہ لوگ منہ کے بل جہنم میں گرا دیے جائیں گے۔ ۹۵۔ اور سارے ابلیسی لشکر سمیت۔ ۹۶۔ اور وہ اس میں جھگڑتے ہوئے کہیں گے: ۹۷۔ قسم بخدا! ہم تو صریح گمراہی میں تھے۔ ۹۸۔ جب ہم تمہیں رب العالمین کے برابر درجہ دیتے تھے۔ ۹۹۔ اور ہمیں تو ان مجرموں نے گمراہ کیا ہے۔ ۱۰۰۔ (آج) ہمارے لیے نہ تو کوئی شفاعت کرنے والا ہے، ۱۰۱۔ اور نہ کوئی سچا دوست ہے۔ ۱۰۲۔ کاش! ہمیں ایک مرتبہ پھر پلٹنے کا موقع مل جاتا تو ہم مومنین میں سے ہوتے۔ ۱۰۳۔ یقینا اس میں ایک نشانی ہے لیکن ان میں اکثر ایمان نہیں لاتے۔ ۱۰۴۔ اور یقینا آپ کا پروردگار ہی غالب آنے والا، رحم کرنے والا ہے۔ ۱۰۵۔ نوح کی قوم نے بھی پیغمبروں کی تکذیب کی۔ ۱۰۶۔ جب ان کی برادری کے نوح نے ان سے کہا: کیا تم اپنا بچاؤ نہیں کرتے ہو؟

۱۰۷۔ میں تمہارے لیے ایک امانتدار رسول ہوں،۱۰۸۔ لہٰذا تم اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔ ۱۰۹۔ اور اس کام پر میں تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا میرا اجر تو صرف رب العالمین پر ہے۔ ۱۱۰۔ لہٰذا تم اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔ ۱۱۱۔ انہوں نے کہا: ہم تم پر کیسے ایمان لے آئیں جب کہ ادنی درجے کے لوگ تمہارے پیروکار ہیں۔ ۱۱۲۔ نوح نے کہا: مجھے علم نہیں وہ کیا کرتے رہے ہیں۔ ۱۱۳۔ ان کا حساب تو صرف میرے رب کے ذمے ہے اگر تم سمجھو۔ ۱۱۴۔ اور میں مومنوں کو دھتکار نہیں سکتا۔ ۱۱۵۔ میں تو صرف صاف اور صریح انداز میں تنبیہ کرنے والا ہو۔ ۱۱۶۔ ان لوگوں نے کہا: اے نوح! اگر تم باز نہ آئے تو تمہیں ضرور سنگسار کر دیا جائے گا۔ ۱۱۷۔ نوح نے کہا: اے میرے پروردگار! بتحقیق میری قوم نے میری تکذیب کی ہے. ۱۱۸۔ پس تو ہی میرے اور ان کے درمیان حتمی فیصلہ فرما اور مجھے اور میرے ساتھ جو مومنین ہیں ان کو نجات دے۔ ۱۱۹۔ چنانچہ ہم نے انہیں اور جو ان کے ہمراہ بھری کشتی میں سوار تھے سب کو بچا لیا۔ ۱۲۰۔ اس کے بعد ہم نے باقی سب کو غرق کر دیا۔ ۱۲۱۔ یقینا اس میں بھی ایک نشانی ہے لیکن ان میں سے اکثر ایمان نہیں لاتے۔ ۱۲۲۔ اور یقینا آپ کا رب ہی بڑا غالب آنے والا، رحم کرنے والا ہے۔ ۱۲۳۔ قوم عاد نے پیغمبروں کی تکذیب کی۔ ۱۲۴۔ جب ان کی برادری کے ہود نے ان سے کہا: کیا تم اپنا بچاؤ نہیں کرتے؟ ۱۲۵۔ میں تمہارے لیے ایک امانتدار رسول ہوں۔ ۱۲۶۔ لہٰذا اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔ ۱۲۷۔ اور اس کام پر میں تم سے اجر نہیں مانگتا، میرا اجر تو صرف رب العالمین پر ہے۔ ۱۲۸۔ کیا تم ہر اونچی جگہ پر ایک بے سود یادگار بناتے ہو؟ ۱۲۹۔ اور تم بڑے محلات بناتے ہو گویا تم نے ہمیشہ رہنا ہے۔ ۱۳۰۔ اور جب تم (کسی پر) حملہ کرتے ہو تو نہایت جابرانہ انداز میں حملہ آور ہوتے ہو۔ ۱۳۱۔ پس اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔ ۱۳۲۔ نیز ان سے ڈرو جس نے ان چیزوں سے تمہاری مدد کی جن کا تمہیں (بخوبی) علم ہے۔

۱۳۳۔ اس نے تمہیں جانوروں اور اولاد سے نوازا۔ ۱۳۴۔ نیز باغات اور چشموں سے مالا مال کر دیا. ۱۳۵۔ بلاشبہ مجھے تمہارے بارے میں ایک بڑے دن کے عذاب کا خوف ہے۔ ۱۳۶۔ انہوں نے کہا: تم نصیحت کرو یا نہ کرو ہمارے لیے یکساں ہے۔ ۱۳۷۔ یہ تو بس پرانے لوگوں کی عادات ہیں۔ ۱۳۸۔ اور ہمیں عذاب نہیں دیا جائے گا۔ ۱۳۹۔ (اس طرح) انہوں نے ہود کو جھٹلایا تو ہم نے انہیں ہلاکت میں ڈال دیا، یقیناً اس میں بھی ایک نشانی ہے لیکن ان میں سے اکثر لوگ نہیں مانتے۔ ۱۴۰۔ اور بتحقیق آپ کا پروردگار ہی بڑا غالب آنے والا، بڑا رحم کرنے والا ہے۔ ۱۴۱۔ (قوم) ثمود نے بھی رسولوں کو جھٹلایا۔ ۱۴۲۔ جب ان کی برادری کے صالح نے ان سے کہا: کیا تم اپنا بچاؤ نہیں کرتے؟ ۱۴۳۔ میں تمہارے لیے ایک امانتدار رسول ہوں۔ ۱۴۴۔ پس اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو. ۱۴۵۔ اور اس بات پر میں تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا، میرا اجر تو صرف رب العالمین پر ہے. ۱۴۶۔ کیا تم لوگ یہاں پر موجود چیزوں (نعمتوں) میں یوں ہی بے فکر چھوڑ دیے جاؤ گے؟ ۱۴۷۔ باغوں اور چشموں میں، ۱۴۸۔ اور کھیتیوں اور کھجوروں میں جن کے نرم خوشے ہیں، ۱۴۹۔ اور تم پہاڑوں کو بڑی مہارت سے تراش کر گھر بناتے ہو۔ ۱۵۰۔ پس اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو. ۱۵۱۔ اور حد سے تجاوز کرنے والوں کی اطاعت نہ کرو۔ ۱۵۲۔ جو زمین میں فساد پھیلاتے ہیں اور اصلاح نہیں کرتے۔ ۱۵۳۔ لوگوں نے کہا: تم تو بلاشبہ سحر زدہ آدمی ہو۔ ۱۵۴۔ اور تم ہم جیسے بشر کے سوا اور کچھ نہیں ہو، پس اگر تم سچے ہو تو کوئی نشانی (معجزہ) پیش کرو۔ ۱۵۵۔ صالح نے کہا: یہ ایک اونٹنی ہے، ایک مقررہ دن اس کے پانی پینے کی باری ہو گی اور ایک مقررہ دن تمہارے پانی پینے کی باری ہو گی۔ ۱۵۶۔ اور اسے بری نیت سے نہ چھیڑنا ورنہ ایک بڑے (ہولناک) دن کا عذاب تمہیں گرفت میں لے لے گا۔ ۱۵۷۔ تو انہوں نے اونٹنی کی کونچیں کاٹ ڈالیں پھر وہ ندامت میں مبتلا ہوئے۔ ۱۵۸۔ چنانچہ عذاب نے انہیں گرفت میں

لے لیا، یقیناً اس میں ایک نشانی ہے لیکن ان میں سے اکثر ایمان نہیں لاتے۔ ۱۵۹۔ اور بے شک آپ کا پروردگار ہی بڑا غالب آنے والا، بڑا رحم کرنے والا ہے۔ ۱۶۰۔ قوم لوط نے (بھی) رسولوں کی تکذیب کی۔ ۱۶۱۔ جب ان کی برادری کے لوط نے ان سے کہا: کیا تم اپنا بچاؤ نہیں کرتے؟ ۱۶۲۔ میں تمہارے لیے ایک امانتدار رسول ہوں۔ ۱۶۳۔ پس اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔ ۱۶۴۔ اور میں اس کام پر تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا میرا اجر تو بس رب العالمین پر ہے۔ ۱۶۵۔ کیا ساری دنیا میں تم (شہوت رانی کے لیے) مردوں کے پاس ہی جاتے ہو؟ ۱۶۶۔ اور تمہارے رب نے جو بیویاں تمہارے لیے خلق کی ہیں انہیں چھوڑ دیتے ہو؟ بلکہ تم تو حد سے تجاوز کرنے والی قوم ہو۔ ۱۶۷۔ وہ کہنے لگے: اے لوط! اگر تو باز نہ آیا تو تو ضرور نکال دیا جائے گا۔ ۱۶۸۔ لوط نے کہا: میں تمہارے اس کردار کے سخت دشمنوں میں سے ہوں۔ ۱۶۹۔ پروردگارا! مجھے اور میرے گھر والوں کو ان کے (برے) کردار سے نجات عطا فرما. ۱۷۰۔ چنانچہ ہم نے انہیں اور ان کے تمام اہل خانہ کو نجات دی۔ ۱۷۱۔ سوائے ایک بڑھیا کے جو پیچھے رہنے والوں میں رہ گئی۔ ۱۷۲۔ پھر ہم نے باقی سب کو تباہ کر کے رکھ دیا۔ ۱۷۳۔ اور ان پر ہم نے بارش برسائی، پس تنبیہ شدہ لوگوں پر یہ بہت بری بارش تھی. ۱۷۴۔ یقیناً اس میں ایک نشانی ہے لیکن ان میں سے اکثر لوگ ایمان لانے والے نہیں۔ ۱۷۵۔ اور یقیناً آپ کا رب ہی بڑا غالب آنے والا، بڑا رحم کرنے والا ہے۔ ۱۷۶۔ ایکہ والوں نے بھی رسولوں کی تکذیب کی۔ ۱۷۷۔ جب شعیب نے ان سے کہا: کیا تم اپنا بچاؤ نہیں کرتے؟ ۱۷۸۔ میں تمہارے لیے ایک امانتدار رسول ہوں۔ ۱۷۹۔ پس اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔ ۱۸۰۔ اور اس کام پر میں تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا، میرا اجر تو صرف رب العالمین پر ہے. ۱۸۱۔ تم پیمانہ پورا بھرو اور نقصان پہنچانے والوں میں سے نہ ہونا۔ ۱۸۲۔ اور سیدھی ترازو سے تولا کرو۔ ۱۸۳۔ اور لوگوں کو ان کی چیزیں کم کر کے نہ دیا کرو اور زمین میں

فساد پھیلاتے مت پھرو۔ ۱۸۴۔ اور اس اللہ سے ڈرو جس نے تمہیں اور گزشتہ نسلوں کو پیدا کیا ہے ۱۸۵۔
انہوں نے کہا: تم تو بس سحر زدہ ہو۔ ۱۸۶۔ اور تم تو بس ہم جیسے انسان ہو نیز ہمارا خیال ہے کہ تم جھوٹے ہی
ہو۔ ۱۸۷۔ پس تم سچے ہو تو آسمان کا کوئی ٹکڑا ہم پر گرا دو۔ ۱۸۸۔ شعیب نے کہا: میرا پروردگار تمہارے
اعمال سے خوب واقف ہے۔ ۱۸۹۔ انہوں نے شعیب کو جھٹلا ہی دیا، چنانچہ سائبان والے دن کے عذاب نے
انہیں گرفت میں لے لیا، بے شک وہ بہت بڑے (ہولناک) دن کا عذاب تھا۔ ۱۹۰۔ اس میں یقیناً ایک نشانی
ہے لیکن ان میں سے اکثر ایمان لانے والے نہیں۔ ۱۹۱۔ اور یقیناً آپ کا پروردگار ہی بڑا غالب آنے والا، بڑا
رحم کرنے والا ہے۔ ۱۹۲۔ اور بتحقیق یہ (قرآن) رب العالمین کا نازل کیا ہوا ہے۔ ۱۹۳۔ جسے روح الامین نے
اتارا، ۱۹۴۔ آپ کے قلب پر تاکہ آپ تنبیہ کرنے والوں میں سے ہو جائیں، ۱۹۵۔ صاف عربی زبان میں۔
۱۹۶۔ اور اس (قرآن) کا ذکر (انبیائے) ماسلف کی کتب میں بھی ہے۔ ۱۹۷۔ کیا یہ قرآن ان کے لیے ایک
نشانی (معجزہ) نہیں ہے کہ اس بات کو بنی اسرائیل کے علماء جانتے ہیں۔ ۱۹۸۔ اور اگر ہم اس قرآن کو کسی
غیر عربی پر نازل کرتے، ۱۹۹۔ اور وہ اسے پڑھ کر انہیں سنا دیتا تو یہ اس پر ایمان نہ لاتے۔ ۲۰۰۔ اس طرح
(کے دلائل دے کر) ہم نے اس قرآن کو ان مجرموں کے دلوں میں سے گزارا ہے۔ ۲۰۱۔ پھر بھی وہ اس
پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک دردناک عذاب دیکھ نہ لیں۔ ۲۰۲۔ پس یہ عذاب ناگہاں اور بے خبری
میں ان پر واقع ہو گا۔ ۲۰۳۔ تو وہ کہیں گے: کیا ہمیں مہلت مل سکے گی؟ ۲۰۴۔ کیا یہ لوگ ہمارے عذاب
کے لیے عجلت کر رہے ہیں؟ ۲۰۵۔ تو کیا آپ نے دیکھا کہ اگر ہم انہیں برسوں سامان زندگی دیتے رہیں،
۲۰۶۔ پھر ان پر وہ عذاب آجائے جس کا ان کے ساتھ وعدہ ہوا تھا، ۲۰۷۔ تو وہ (سامان زندگی) ان کے کسی
کام نہ آئے گا جو انہیں دیا گیا تھا۔ ۲۰۸۔ اور ہم نے کسی بستی کو ہلاک نہیں کیا مگر یہ کہ اس بستی کو تنبیہ کرنے

والے تھے. ۲۰۹۔ یاد دہانی کے لیے (پہلے سے موجود ہوتے تھے) اور ہم کبھی بھی ظالم نہ تھے۔ ۲۱۰۔ اور اس قرآن کو شیاطین نے نہیں اتارا ۲۱۱۔ اور نہ یہ کام ان سے کوئی مناسبت رکھتا ہے اور نہ ہی وہ استطاعت رکھتے ہیں۔ ۲۱۲۔ وہ تو یقینا (وحی کے) سننے سے بھی دور رکھے گئے ہیں۔ ۲۱۳۔ پس آپ اللہ کے ساتھ کسی اور معبود کو نہ پکاریں ورنہ آپ بھی عذاب پانے والوں میں شامل ہو جائیں گے۔ ۲۱۴۔ اور اپنے قریب ترین رشتے داروں کو تنبیہ کیجیے۔ ۲۱۵۔ اور مومنین میں سے جو آپ کی پیروی کریں ان کے ساتھ تواضع سے پیش آئیں. ۲۱۶۔ اگر وہ اپ کی نافرمانی کریں تو ان سے کہہ دیجئے کہ میں تمہارے کردار سے بیزار ہوں۔ ۲۱۷۔ اور بڑے غالب آنے والے مہربان پر بھروسہ رکھیں۔ ۲۱۸۔ جو آپ کو اس وقت دیکھ رہا ہوتا ہے جب آپ (نماز کے لیے) اٹھتے ہیں۔ ۲۱۹۔ اور سجدہ کرنے والوں میں آپ کی نشست و برخاست کو بھی۔ ۲۲۰۔ وہ یقینا بڑا سننے والا، جاننے والا ہے۔ ۲۲۱۔ کیا میں تمہیں خبر دوں کہ شیاطین کس پر اترتے ہیں؟ ۲۲۲۔ ہر جھوٹے بدکار پر (اترتے ہیں)۔ ۲۲۳۔ وہ سنی ہوئی باتوں کو (کانوں میں) ڈالتے ہیں اور ان میں اکثر جھوٹے ہیں۔ ۲۲۴۔ اور شاعروں کی پیروی تو گمراہ لوگ کرتے ہیں۔ ۲۲۵۔ کیا آپ نہیں دیکھتے کہ یہ لوگ ہر وادی میں بھٹکتے پھرتے ہیں۔ ۲۲۶۔ اور جو کہتے ہیں اسے کرتے نہیں۔ ۲۲۷۔ سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور نیک عمل بجالائے اور کثرت سے اللہ کو یاد کریں اور مظلوم واقع ہونے کے بعد انتقام لیں اور ظالموں کو عنقریب معلوم ہو جائے گا کہ وہ کس انجام کو پلٹ کر جائیں گے۔

۲۷....النمل

بنام خدائے رحمن ورحیم

۱۔ طا، سین، یہ قرآن اور کتاب مبین کی آیات ہیں۔ ۲۔ مومنین کے لیے ہدایت وبشارت ہیں۔ ۳۔ جو نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔ ۴۔ جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے یقیناان کے لیے ہم ان کے افعال خوشنما بنا دیے ہیں پس وہ سرگرداں پھرتے ہیں۔ ۵۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے لیے بڑا عذاب ہے اور آخرت میں یہی سب سے زیادہ خسارے میں ہوں گے۔ ۶۔ اور (اے رسول) یہ قرآن آپ کو یقینا ایک حکیم، دانا کی طرف سے دیا جارہا ہے۔ ۷۔ (اس وقت کا ذکر کرو) جب موسیٰ نے اپنے گھر والوں سے کہا: میں نے ایک آگ دیکھی ہے، میں جلد ہی اس میں سے کوئی خبر لے کر تمہارے پاس آتا ہوں یا انگارا سلگا کر تمہارے پاس لاتا ہوں تاکہ تم تاپو۔ ۸۔ جب موسیٰ آگ کے پاس پہنچے تو انہیں ندا آئی: مبارک ہو وہ جس کا جلوہ اس آگ میں اور اس کے گردوپیش میں ہے اور پاکیزہ ہے سارے جہاں کا پروردگار اللہ۔ ۹۔ اے موسیٰ! یقینا میں ہی غالب آنے والا، حکمت والا اللہ ہوں۔ ۱۰۔ اور آپ اپنا عصا پھینک دیں، جب موسیٰ نے دیکھا کہ عصا سانپ کی طرح جنبش میں آگیا ہے پیٹھ پھیر کر پلٹے اور پیچھے مڑ کر نہ دیکھا (ندا آئی) اے موسی! ڈریے نہیں، بے شک میرے حضور مرسلین ڈرا نہیں کرتے۔ ۱۱۔ البتہ جس نے ظلم کا ارتکاب کیا ہو پھر برائی کے بعد اسے نیکی میں بدل دیا ہو تو یقینا میں بڑا بخشنے والا، رحم کرنے والا ہوں۔ ۱۲۔ اور اپنا ہاتھ تو اپنے گریبان میں ڈالیے بغیر کسی عیب کے چمکتا ہوا نکلے گا، یہ ان نو نشانیوں میں سے ہے جنہیں لے کر فرعون اور اس کی قوم کی طرف۔(آپ کو جانا ہے) بے شک وہ بڑے فاسق لوگ ہیں۔ ۱۳۔ جب ہماری نشانیاں نمایاں ہو کر ان کے پاس آئیں تو انہوں نے کہا: یہ تو صریح جادو ہے۔ ۱۴۔ وہ ان نشانیوں کے

منکر ہوئے حالانکہ ان کے دلوں کو یقین آ گیا تھا، ایسا انہوں نے ظلم اور غرور کی وجہ سے کیا، پس اب دیکھ لو کہ ان مفسدوں کا کیا انجام ہوا۔ ۱۵۔ اور بتحقیق ہم نے داؤد اور سلیمان کو علم دیا اور ان دونوں نے کہا: ثنائے کامل ہے اس اللہ کے لیے جس نے ہمیں اپنے بہت سے مومن بندوں پر فضیلت عنایت فرمائی۔ ۱۶۔ اور سلیمان داؤد کے وارث بنے اور بولے: اے لوگو! ہمیں پرندوں کی بولی کی تعلیم دی گئی ہے اور ہمیں سب طرح کی چیزیں عنایت ہوئی ہیں، بے شک یہ تو ایک نمایاں فضل ہے۔ ۱۷۔ اور سلیمان کے لیے جن اور انسانوں اور پرندوں کے لشکر جمع کیے گئے اور ان کی جماعت بندی کی جاتی تھی۔ ۱۸۔ یہاں تک کہ جب وہ چیونٹیوں کی وادی میں پہنچے تو ایک چیونٹی نے کہا: اے چیونٹیو! اپنے اپنے گھروں میں گھس جاؤ، کہیں سلیمان اور ان کا لشکر تمہیں کچل نہ ڈالے اور انہیں پتہ بھی نہ چلے۔ ۱۹۔ اس کی باتیں سن کر سلیمان محظوظ ہو کر مسکرائے اور کہنے لگے: پروردگارا مجھے توفیق دے کہ میں تیری ان نعمتوں کا شکر بجا لاؤں جن سے تو نے مجھے اور میرے والدین کو نوازا ہے اور یہ کہ میں ایسا صالح عمل انجام دوں جو تجھے پسند آئے اور اپنی رحمت سے مجھے اپنے صالح بندوں میں داخل فرما۔ ۲۰۔ سلیمان نے پرندوں کا معائنہ کیا تو کہا: کیا بات ہے کہ مجھے وہ ہُدہُد نظر نہیں آ رہا؟ کیا وہ غائب ہو گیا ہے؟ ۲۱۔ میں اسے ضرور سخت ترین سزا دوں گا یا میں اسے ذبح کر دوں گا مگر یہ کہ میرے پاس کوئی واضح عذر پیش کرے۔ ۲۲۔ زیادہ دیر نہیں گزری تھی کہ اس نے (حاضر ہو کر) کہا: مجھے اس چیز کا علم ہوا ہے جو آپ کو معلوم نہیں اور ملک سبا سے آپ کے لیے ایک یقینی خبر لے کر آیا ہوں. ۲۳۔ میں نے ایک عورت دیکھی جو ان پر حکمران ہے اور اسے ہر قسم کی چیزیں دی گئیں ہیں اور اس کا عظیم الشان تخت ہے. ۲۴۔ میں نے دیکھا کہ وہ اور اس کی ایک قوم اللہ کو چھوڑ کر سورج کو سجدہ کرتے ہیں اور شیطان نے ان کے اعمال ان کے لیے خوشنما بنا رکھے ہیں اور اس طرح ان کے لیے راہ خدا کو مسدود کر

دیاہے، پس وہ ہدایت نہیں پاتے۔ ۲۵۔ کیا وہ اللہ کے لیے سجدہ نہیں کرتے جو آسمانوں اور زمین کی پوشیدہ
چیزیں نکالتا ہے اور وہ تمہارے پوشیدہ اور ظاہری اعمال کو جانتا ہے؟ ۲۶۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہی
عرش عظیم کا مالک ہے۔ ۲۷۔ سلیمان نے کہا: ہم ابھی دیکھ لیتے ہیں کیا تو نے سچ کہا ہے یا تو جھوٹوں میں سے
ہے۔ ۲۸۔ میرا یہ خط لے جا اور اسے ان لوگوں کے پاس ڈال دے پھر ان سے ہٹ جا اور دیکھ کہ وہ کیا
جواب دیتے ہیں۔ ۲۹۔ ملکہ نے کہا: اے دربار والو! میری طرف ایک محترم خط ڈالا گیا ہے۔ ۳۰۔ یہ سلیمان
کی جانب سے ہے اور وہ یہ ہے: خدائے رحمن ورحیم کے نام سے ۳۱۔ تم میرے مقابلے میں بڑائی مت کرو
اور فرمانبردار ہو کر میرے پاس چلے آؤ۔ ۳۲۔ ملکہ نے کہا: اے اہل دربار! میرے اس معاملے میں مجھے
رائے دو، میں تمہاری غیر موجودگی میں کسی معاملے کا فیصلہ نہیں کیا کرتی۔ ۳۳۔ انہوں نے کہا: ہم طاقتور اور
شدید جنگجو ہیں تاہم فیصلہ آپ کے ہاتھ میں ہے، آپ دیکھ لیں کہ آپ کو کیا حکم کرنا چاہیے۔ ۳۴۔ ملکہ نے
کہا: یہ بادشاہ جب کسی بستی میں داخل ہوتے ہیں تو اسے تباہ کرتے ہیں اور اس کے عزت داروں کو ذلیل
کرتے ہیں اور یہ لوگ بھی اسی طرح کریں گے۔ ۳۵۔ اور میں ان کی طرف ایک ہدیہ بھیج دیتی ہوں اور
دیکھتی ہوں کہ ایلچی کیا لے کر واپس آتے ہیں۔ ۳۶۔ پس جب وہ سلمان کے پاس پہنچا تو انہوں نے کہا: کیا تم
مال سے میری مدد کرنا چاہتے ہو؟ جو کچھ اللہ نے مجھے دے رکھا ہے وہ اس سے بہتر ہے جو اس نے تمہیں
دے رکھا ہے جب کہ تمہیں اپنے ہدیے پر بڑا ناز ہے۔ ۳۷۔ (اے ایلچی) تو انہیں کی طرف واپس پلٹ جا،
ہم ان کے پاس ایسے لشکر لے کر ضرور آئیں گے جن کا وہ مقابلہ نہیں کر سکیں گے اور ہم انہیں وہاں سے
ذلت کے ساتھ ضرور نکال دیں گے اور وہ خوار بھی ہوں گے۔ ۳۸۔ سلیمان نے کہا: اے اہل دربار! تم میں
سے کون ہے جو ملکہ کا تخت میرے پاس لے آئے قبل اس کے کہ وہ فرمانبردار ہو کر میرے پاس آئیں؟

۳۹۔ جنوں میں سے ایک عیار نے کہا: میں اسے آپ کے پاس حاضر کر دیتا ہوں قبل اس کے کہ آپ اپنی جگہ سے اٹھیں اور میں یہ کام انجام دینے کی طاقت رکھتا ہوں، امین بھی ہوں۔ ۴۰۔ جس کے پاس کتاب میں سے کچھ علم تھا وہ کہنے لگا: میں آپ کی پلک جھپکنے سے پہلے اسے آپ کے پاس حاضر کر دیتا ہوں، جب سلیمان نے تخت کو اپنے پاس نصب شدہ دیکھا تو کہا: یہ میرے پروردگار کا فضل ہے تاکہ وہ مجھے آزمائے کہ میں شکر نعمت کرتا ہوں یا کفران اور جو کوئی شکر کرتا ہے وہ خود اپنے فائدے کے لیے شکر کرتا ہے اور جو ناشکری کرتا ہے تو میرا پروردگار یقینا بے نیاز اور صاحب کرم ہے۔ ۴۱۔ سلیمان نے کہا: ملکہ کے تخت کو اس کے لیے انجانا بنا دو، ہم دیکھیں کیا وہ شناخت کر لیتی ہے یا شناخت نہ کرنے والوں میں سے ہوتی ہے۔ ۴۲۔ جب ملکہ حاضر ہوئی تو (اس سے) کہا گیا: کیا آپ کا تخت ایسا ہی ہے؟ ملکہ نے کہا: گویا یہ تو وہی ہے، ہمیں اس سے پہلے معلوم ہو چکا ہے اور ہم فرمانبردار ہو چکے ہیں۔ ۴۳۔ اور سلیمان نے اسے غیر اللہ کی پرستش سے روک دیا کیونکہ پہلے وہ کافروں میں سے تھی۔ ۴۴۔ ملکہ سے کہا گیا: محل میں داخل ہو جائیے، جب اس نے محل کو دیکھا تو خیال کیا کہ وہاں گہرا پانی ہے اور اس نے اپنی پنڈلیاں کھول دیں، سلیمان نے کہا: یہ شیشے سے مرصع محل ہے، ملکہ نے کہا: پروردگار! میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا اور اب میں سلیمان کے ساتھ رب العالمین اللہ پر ایمان لاتی ہوں۔ ۴۵۔ اور ہم نے (قوم) ثمود کی طرف ان کی برادری کے صالح کو (یہ پیغام دے کر) بھیجا کہ اللہ کی عبادت کرو تو وہ دو فریق بن کر جھگڑنے لگے۔ ۴۶۔ صالح نے کہا: اے میری قوم! نیکی سے پہلے برائی کے لیے کیوں عجلت کرتے ہو؟ تم اللہ سے معافی کیوں طلب نہیں کرتے تاکہ تم پر رحم کیا جائے؟ ۴۷۔ وہ کہنے لگے: تم اور تمہارے ساتھی ہمارے لیے بدشگونی کا سبب ہیں، صالح نے کہا: تمہاری بدشگونی اللہ کے پاس ہے بلکہ تم لوگ آزمائے جا رہے ہو۔ ۴۸۔ اور اس شہر میں نو دھڑے باز تھے جو زمین میں فساد برپا

کرتے تھے اور اصلاح کا کوئی کام نہیں کرتے تھے۔ ۴۹۔ انہوں نے کہا: آپس میں اللہ کی قسم کھاؤ کہ ہم رات کے وقت صالح اور ان کے گھر والوں پر ضرور شب خون ماریں گے پھر ان کے وارث سے یہی کہیں گے کہ ہم ان کے گھر والوں کی ہلاکت کے موقع پر موجود ہی نہ تھے اور ہم سچے ہیں. ۵۰۔ اور انہوں نے مکارانہ چال چلی تو ہم نے ایسی حکیمانہ تدبیریں کیں کہ انہیں خبر تک نہ ہوئی۔ ۵۱۔ پس دیکھ لو! ان کی مکاری کا کیا انجام ہوا، ہم نے انہیں اور ان کی پوری قوم کو نابود کر دیا۔ ۵۲۔ پس ان کے یہ گھر ان کے ظلم کے نتیجے میں ویران پڑے ہیں، اس میں علم رکھنے والوں کے لیے ایک نشانی ہے۔ ۵۳۔ اور ہم نے ایمان والوں کو نجات دی اور وہی تقویٰ والے تھے۔ ۵۴۔ اور لوط (کا وہ وقت یاد کرو) جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا: کیا تم بدکاری کا ارتکاب کرتے ہو؟ حالانکہ تم سمجھتے ہو. ۵۵۔ کیا تم عورتوں کو چھوڑ کر شہوت پرستی کے لیے مردوں کا رخ کرتے ہو؟ بلکہ تم تو جاہل قوم ہو۔ ۵۶۔ تو ان کی قوم کا بس یہی جواب تھا کہ وہ کہیں لوط کے گھر والوں کو اپنی بستی سے نکال دو یہ لوگ بڑے پاکباز بنتے ہیں۔ ۵۷۔ تو ہم نے لوط اور ان کے گھر والوں کو بچا لیا سوائے لوط کی بیوی کے، ہم نے اس کا مقدر یہ بنایا تھا کہ وہ پیچھے رہ جائے۔ ۵۸۔ اور ہم نے ان پر ایک بارش برسائی جو ان کے لیے بہت ہی بری بارش تھی جنہیں تنبیہ کی گئی تھی۔ ۵۹۔ کہہ دیجیے: ثنائے کامل ہے اللہ کے لیے اور سلام ہو اس کے برگزیدہ بندوں پر، کیا اللہ بہتر ہے یا وہ جنہیں یہ شریک ٹھہراتے ہیں؟ ۶۰۔ کس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور آسمان سے تمہارے لیے پانی برسایا؟ پھر ہم نے اس سے پر رونق باغات اگائے، ان درختوں کا اگانا تمہارے بس میں نہ تھا، تو کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود بھی ہے؟ بلکہ یہ لوگ تو منحرف قوم ہیں۔ ۶۱۔ کس نے زمین کو جائے قرار بنایا اور اس کے بیچ میں نہریں بنائیں اور اس کے لیے پہاڑ بنائے اور دو سمندروں کے درمیان ایک آڑ بنائی؟ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود بھی ہے؟ بلکہ اکثر

لوگ نہیں جانتے. ٦٢۔ کون ہے جو مضطرب کی فریاد سنتا ہے جب وہ اسے پکارتا ہے اور اس کی تکلیف دور کرتا ہے اور تمہیں زمین میں جانشین بناتا ہے؟ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود بھی ہے؟ تم لوگ بہت کم نصیحت حاصل کرتے ہو۔ ٦٣۔ کون ہے جو خشکی اور سمندر کی تاریکیوں میں تمہاری رہنمائی کرتا ہے اور ہواؤں کو خوشخبری کے طور پر اپنی رحمت کے آگے آگے بھیجتا ہے؟ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود بھی ہے؟ اللہ بالاتر ہے ان چیزوں سے جنہیں یہ شریک ٹھہراتے ہیں۔ ٦٤۔ کون خلقت کی ابتدا کرتا ہے پھر اسے دہراتا ہے اور کون تمہیں آسمان اور زمین سے رزق دیتا ہے؟ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود بھی ہے؟ کہہ دیجیے: اپنی دلیل پیش کرو اگر تم لوگ سچے ہو۔ ٦٥۔ کہہ دیجیے: جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے، غیب کی وہ باتیں نہیں جانتے سوائے اللہ کے اور نہ انہیں یہ علم ہے کہ کب اٹھائے جائیں گے۔ ٦٦۔ بلکہ آخرت کے بارے میں ان کا علم ماند پڑ گیا ہے، بلکہ وہ اس کے بارے میں شک میں ہیں بلکہ یہ اس کے بارے میں اندھے ہیں۔ ٦٧۔ اور کفار کہتے ہیں: جب ہم اور ہمارے باپ دادا خاک ہو چکے ہوں گے تو کیا ہمیں (قبروں سے) نکالا جائے گا؟ ٦٨۔ اس قسم کا وعدہ پہلے بھی ہم سے اور ہمارے باپ دادا سے ہوتا رہا ہے یہ تو قصہ ہائے پارینہ کے سوا کچھ نہیں۔ ٦٩۔ کہہ دیجیے: زمین میں چل پھر کر دیکھ لو کہ مجرموں کا کیا انجام ہوا ہے۔ ٧٠۔ اور (اے رسول) ان (کے حال) پر رنجیدہ نہ ہوں اور نہ ہی ان کی مکاریوں پر دل تنگ ہوں۔ ٧١۔ اور وہ کہتے ہیں: اگر تم سچے ہو تو یہ وعدہ آخر کب پورا ہو گا؟ ٧٢۔ کہہ دیجیے: ممکن ہے جن بعض باتوں کے لیے تم عجلت چاہ رہے ہو وہ تمہارے پس پشت پہنچ چکی ہوں۔ ٧٣۔ اور بتحقیق آپ کا پروردگار لوگوں پر بڑا فضل کرنے والا ہے لیکن اکثر لوگ شکر نہیں کرتے۔ ٧٤۔ اور جو کچھ ان کے سینوں میں پوشیدہ ہے اور جو کچھ وہ ظاہر کرتے ہیں بتحقیق آپ کا پروردگار اسے خوب جانتا ہے۔ ٧٥۔ اور آسمان اور زمین میں کوئی ایسی پوشیدہ

بات نہیں ہے جو کتاب مبین میں نہ ہو۔ ۷۶۔ بے شک یہ قرآن بنی اسرائیل کو اکثر وہ باتیں بیان کر دیتا ہے
جن میں وہ اختلاف کرتے ہیں۔ ۷۷۔ اور یہ اہل ایمان کے لیے یقیناہدایت اور رحمت ہے۔ ۷۸۔ یقینا آپ
کا رب اپنے حکم سے ان کے درمیان فیصلہ کر دیتا ہے اور وہی بڑا غالب آنے والا، بڑا علم رکھنے والا ہے۔ ۷۹۔
لٰہذا آپ اللہ پر بھروسا کریں، یقینا آپ صریح حق پر ہیں۔ ۸۰۔ آپ نہ مردوں کو سنا سکتے ہیں نہ ہی بہروں کو
اپنی دعوت سنا سکتے ہیں جب وہ پیٹھ پھر کر جا رہے ہوں۔ ۸۱۔ اور نہ ہی آپ اندھوں کو ان کی گمراہی سے بچا
کر راستہ دکھا سکتے ہیں، آپ ان لوگوں تک اپنی آواز پہنچا سکتے ہیں جو ہماری آیات پر ایمان لاتے ہیں اور پھر
فرمانبردار بن جاتے ہیں۔ ۸۲۔ اور جب ان پر وعدہ (عذاب) پورا ہونے والا ہو گا تو ہم ان کے لیے زمین سے
ایک چلنے پھرنے والا نکالیں گے جو ان سے کلام کرے گا، درحقیقت لوگ ہماری آیات پر یقین نہیں کرتے
تھے۔ ۸۳۔ اور جس روز ہم ہر امت میں سے ایک ایک جماعت کو جمع کریں گے جو ہماری آیات کو جھٹلایا
کرتی تھیں پھر انہیں روک دیا جائے گا۔ ۸۴۔ جب سب آ جائیں گے تو (اللہ) فرمائے گا: کیا تم نے میری
آیات کو جھٹلا دیا تھا؟ جب کہ ابھی تم انہیں اپنے احاطہ علم میں بھی نہیں لائے تھے اور تم کیا کچھ کرتے تھے؟
۸۵۔ اور ان کے ظلم کی وجہ سے بات ان کے خلاف پوری ہو کر رہے گی اور وہ بول نہیں سکیں گے۔ ۸۶۔ کیا
انہوں نے یہ نہیں دیکھا کہ ہم نے رات اس لیے بنائی کہ وہ اس میں سکون حاصل کریں اور دن کو روشن
بنایا؟ ایمان لانے والوں کے لیے اس بات میں یقینا نشانیاں ہیں۔ ۸۷۔ اور جس روز صور پھونکا جائے گا
آسمانوں اور زمین کی تمام موجودات خوفزدہ ہو جائیں گی سوائے ان لوگوں کے جنہیں اللہ چاہے اور سب
نہایت عاجزی کے ساتھ اس کے حضور پیش ہوں گے۔ ۸۸۔ اور آپ پہاڑوں کو دیکھتے ہیں تو سمجھتے ہیں کہ یہ
ایک جگہ ساکن ہیں جب کہ (اس وقت) یہ بادلوں کی طرح چل رہے ہوں گے، یہ سب اس اللہ کی صنعت

ہے جس نے ہر چیز کو پختگی سے بنایا ہے، وہ تمہارے اعمال سے یقیناخوب باخبر ہے۔۸۹۔ جو شخص نیکی لے کر آئے گا اسے اس سے بہتر اجر ملے گا اور وہ اس دن کی ہولنا کیوں سے امن میں ہوں گے۔ ۹۰۔ اور جو شخص برائی لے کر آئے گا پس انہیں اوندھے منہ آگ میں پھینک دیا جائے گا، کیا تمہیں اپنے کیے کے علاوہ کوئی اور جزامل سکتی ہے؟ ۹۱۔ (اے رسول! آپ یہ کہیں) مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں اس شہر (مکہ) کے رب کی بندگی کروں جس نے اسے محترم بنایا اور ہر چیز اسی کی ملکیت ہے اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں فرمانبرداروں میں سے رہوں۔ ۹۲۔ اور یہ کہ میں قرآن پڑھ کر سناؤں اس کے بعد جو ہدایت اختیار کرے گا وہ اپنے لیے ہدایت اختیار کرے گا اور جو گمراہی میں چلا جائے اسے کہہ دیجیے: میں تو بس تنبیہ کرنے والا ہوں۔ ۹۳۔ اور کہہ دیجیے: ثنائے کامل اللہ کے لیے ہے، عنقریب وہ تمہیں اپنی نشانیاں دکھائے گا تو تم انہیں پہچان لوگے اور آپ کا پروردگار تمہارے اعمال سے غافل نہیں ہے۔

۲۸.....القصص

بنام خدائے رحمن ورحیم

۱۔ طا، سین، میم۔ ۲۔ یہ کتاب مبین کی آیات ہیں۔ ۳۔ ہم آپ کو موسیٰ اور فرعون کا واقعہ اہل ایمان کے لیے حقیقت کے مطابق سناتے ہیں۔ ۴۔ فرعون نے زمین میں سر اٹھار کھا تھا اور اس کے باسیوں کو گروہوں میں تقسیم کر دیا تھا، ان میں سے ایک گروہ کو اس نے بے بس کر رکھا تھا، وہ ان کے بیٹوں کو ذبح کرتا اور ان کی عورتوں کو زندہ چھوڑتا تھا اور وہ یقینا فسادیوں میں سے تھا۔ ۵۔ اور ہم یہ ارادہ رکھتے ہیں کہ جنہیں زمین

میں بے بس کر دیا گیا ہے ہم ان پر احسان کریں اور ہم انہیں پیشوا بنائیں اور ہم انہی کو وارث بنائیں۔ ۶۔ اور ہم زمین میں انہیں اقتدار دیں اور ان کے ذریعے ہم فرعون اور ہامان اور ان کے لشکروں کو وہ کچھ دکھا دیں جس کا انہیں ڈر تھا۔ ۷۔ اور ہم نے مادر موسیٰ کی طرف وحی بھیجی کہ انہیں دودھ پلائیں اور جب ان کے بارے میں خوف محسوس کریں تو انہیں دریا میں ڈال دیں اور بالکل خوف اور رنج نہ کریں، ہم انہیں آپ کی طرف پلٹانے والے اور انہیں پیغمبروں میں سے بنانے والے ہیں۔ ۸۔ چنانچہ آل فرعون نے انہیں اٹھا لیا تاکہ وہ ان کے لیے ایک دشمن اور باعث رنج بن جائیں، یقیناً فرعون اور ہامان اور ان کے دونوں لشکر والے خطاکار تھے۔ ۹۔ اور فرعون کی عورت نے کہا: یہ (بچہ) تو میری اور تیری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے، اسے قتل نہ کرو۔ ممکن ہے یہ ہمارے لیے مفید ثابت ہو یا ہم اسے بیٹا بنا لیں اور وہ (انجام سے) بے خبر تھے؟ ۱۰۔ اور ادھر مادر موسیٰ کا دل بے قرار ہو گیا، قریب تھا کہ وہ یہ راز فاش کر دیتیں اگر ہم نے ان کے دل کو مضبوط نہ کیا ہوتا، تاکہ وہ ایمان رکھنے والوں میں سے ہو جائیں۔ ۱۱۔ اور مادر موسیٰ نے ان کی بہن سے کہا: اس کے پیچھے پیچھے چلی جا تو وہ موسیٰ کو دور سے دیکھتی رہیں کہ دشمنوں کو (اس کا) پتہ نہ چلے۔ ۱۲۔ اور ہم نے موسیٰ پر دائیوں کا دودھ پہلے سے حرام کر دیا تھا، چنانچہ موسیٰ کی بہن نے کہا: کیا میں تمہیں ایک ایسے گھرانے کا پتہ بتا دوں جو اس بچے کو تمہارے لیے پالیں اور وہ اس کے خیر خواہ بھی ہوں؟ ۱۳۔ (اس طرح) ہم نے موسیٰ کو ان کی ماں کے پاس واپس پہنچا دیا تاکہ ماں کی آنکھ ٹھنڈی ہو جائے اور غم نہ کرے اور یہ جان لے کہ اللہ کا وعدہ سچا ہوتا ہے لیکن ان میں سے اکثر نہیں جانتے۔ ۱۴۔ اور جب موسیٰ رشد کو پہنچ کر تومند ہو گئے تو ہم نے انہیں حکمت اور علم عطا کیا اور ہم نیکی کرنے والوں کو اسی طرح جزا دیتے ہیں۔ ۱۵۔ اور موسیٰ شہر میں اس وقت داخل ہوئے جب شہر والے بے خبر تھے، پس وہاں دو آدمیوں کو لڑتے پایا، ایک ان کی قوم میں

سے تھا اور دوسرا ان کے دشمنوں میں سے تھا تو جو ان کی قوم میں سے تھا اس نے اپنے دشمن کے مقابلے کے لیے موسیٰ کو مدد کے لیے پکارا تو موسیٰ نے اس (دوسرے) کو گھونسا مارا اور اس کا کام تمام کر دیا، پھر موسیٰ نے کہا: یہ تو شیطان کا کام ہو گیا، بے شک وہ صریح گمراہ کن دشمن ہے۔ ۱۶۔ کہا: پروردگارا! میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا پس مجھے معاف فرما، چنانچہ اللہ نے انہیں معاف کر دیا۔ یقیناً وہ بڑا معاف کرنے والا، رحم کرنے والا ہے۔ ۱۷۔ موسیٰ نے کہا: میرے رب! جس نعمت سے تو نے مجھے نوازا ہے اس کے باعث میں آئندہ کبھی بھی مجرموں کا پشت پناہ نہیں بنوں گا۔ ۱۸۔ موسیٰ صبح کے وقت شہر میں ڈرتے ہوئے اور خطرہ بھانپنے کی حالت میں تھے، اچانک دیکھا کہ جس نے کل مدد مانگی تھی وہ آج پھر اس (موسیٰ) سے فریاد کر رہا ہے، موسیٰ نے اس سے کہا: تو یقیناً صریح گمراہ شخص ہے۔ ۱۹۔ جب موسیٰ نے اس شخص پر ہاتھ ڈالنا چاہا جو ان دونوں کا دشمن تھا تو اس نے کہا: اے موسیٰ! کیا تم مجھے بھی اسی طرح قتل کر دینا چاہتے ہو جس طرح کل تم نے ایک شخص کو قتل کر دیا تھا؟ کیا تم زمین میں جابر بننا چاہتے ہو اور اصلاح کرنا نہیں چاہتے؟ ۲۰۔ شہر کے پرلے کنارے سے ایک شخص دوڑتا ہوا آیا، کہنے لگا: اے موسیٰ! دربار والے تیرے قتل کے مشورے کر رہے ہیں، پس (یہاں سے) نکل جائیں تیرے خیر خواہوں میں سے ہوں۔ ۲۱۔ چنانچہ موسیٰ ڈرتے ہوئے خطرہ بھانپتے ہوئے وہاں سے نکلے، کہنے لگے: اے میرے پروردگار! مجھے ظالموں سے بچا۔ ۲۲۔ اور جب موسیٰ نے مدین کا رخ کیا تو کہا: امید ہے میرا پروردگار مجھے سیدھے راستے کی ہدایت فرمائے گا۔ ۲۳۔ اور جب وہ مدین کے پانی پر پہنچے تو انہوں نے دیکھا لوگوں کی ایک جماعت (اپنے جانوروں کو) پانی پلا رہی ہے اور دیکھا ان کے علاوہ دو عورتیں (اپنے جانور) روکے ہوئے کھڑی ہیں، موسیٰ نے کہا: آپ دونوں کا کیا مسئلہ ہے؟ وہ دونوں بولیں: جب تک یہ چرواہے (اپنے جانوروں کو لے کر) واپس نہ پلٹ جائیں ہم پانی نہیں پلا سکتیں اور ہمارے

والد بڑی عمر کے بوڑھے ہیں۔ ۲۴۔ موسیٰ نے (ان جانوروں کو) پانی پلایا پھر سایے کی طرف ہٹ گئے اور کہا: پالنے والے! جو خیر بھی تو مجھ پر نازل فرمائے میں اس کا محتاج ہوں۔ ۲۵۔ پھر ان دونوں لڑکیوں میں سے ایک حیا کے ساتھ چلتی ہوئی موسیٰ کے پاس آئی اور کہنے لگی: میرے والد آپ کو بلاتے ہیں تاکہ آپ نے جو ہمارے جانوروں کو پانی پلایا ہے آپ کو اس کی اجرت دیں، جب موسیٰ ان کے پاس آئے اور اپنا سارا قصہ انہیں سنایا تو وہ کہنے لگے: خوف نہ کرو، تم اب ظالموں سے بچ چکے ہو۔ ۲۶۔ ان دونوں میں سے ایک لڑکی نے کہا: اے ابا! اسے نوکر رکھ لیجیے کیونکہ جسے آپ نوکر رکھنا چاہیں ان میں سب سے بہتر وہ ہے جو طاقتور، امانتدار ہو۔ ۲۷۔ (شعیب نے) کہا: میں چاہتا ہوں کہ اپنی ان دو بیٹیوں میں سے ایک کا نکاح اس شرط پر تمہارے ساتھ کروں کہ تم آٹھ سال میری نوکری کرو اور اگر تم دس (سال) پورے کرو تو یہ تمہاری طرف سے ہے اور میں تمہیں تکلیف میں ڈالنا نہیں چاہتا، انشاء اللہ تم مجھے صالحین میں پاؤ گے۔ ۲۸۔ موسیٰ نے کہا: یہ میرے اور آپ کے درمیان وعدہ ہے، میں ان دونوں میں سے جو بھی مدت پوری کروں مجھ سے کوئی زیادتی نہ ہو اور جو کچھ ہم کہ رہے ہیں اس پر اللہ کارساز ہے۔ ۲۹۔ پھر جب موسیٰ نے مدت پوری کر دی اور وہ اپنے اہل کو لے کر چل دیے تو کوہ طور کی طرف سے ایک آگ دکھائی دی، وہ اپنے اہل سے کہنے لگے: ٹھہرو! میں نے ایک آگ دیکھی ہے، شاید وہاں سے میں کوئی خبر لاؤں یا آگ کا انگارا لے آؤں تاکہ تم تاپ سکو۔ ۳۰۔ پھر جب موسیٰ وہاں پہنچے تو وادی کے دائیں کنارے سے ایک مبارک مقام میں درخت سے ندا آئی: اے موسیٰ! میں ہی عالمین کا پروردگار اللہ ہوں۔ ۳۱۔ اور اپنا عصا پھینک دیجیے، پھر جب موسیٰ نے عصا کو سانپ کی طرح حرکت کرتے دیکھا تو پیٹھ پھیر کر پلٹے اور پیچھے مڑ کر بھی نہ دیکھا، (ہم نے کہا) اے موسیٰ! آگے آیئے اور خوف نہ کیجیے، یقینا آپ محفوظ ہیں۔ ۳۲۔ (اے موسیٰ) اپنا ہاتھ گریبان میں ڈال دیجئے وہ بغیر کسی

عیب کے چمکدار ہو کر نکلے گا اور خوف سے بچنے کے لیے اپنے بازو کو اپنی طرف سمیٹ لیجیے، یہ دو معجزے آپ کے پروردگار کی طرف سے فرعون اور اس اہل دربار کے لیے ہیں، بتحقیق وہ بڑے فاسق لوگ ہیں۔ ۳۳۔ موسیٰ نے عرض کیا: پروردگارا! میں نے ان کا ایک آدمی قتل کیا ہے، لہذا میں ڈرتا ہوں کہ وہ مجھے قتل نہ کر دیں۔ ۳۴۔ اور میرے بھائی ہارون کی زبان مجھ سے زیادہ فصیح ہے لہذا اسے میرے ساتھ مددگار بنا کر بھیج کہ وہ میری تصدیق کرے کیونکہ مجھے خوف ہے کہ لوگ میری تکذیب کریں گے۔ ۳۵۔ فرمایا: ہم آپ کے بھائی کے ذریعے آپ کے بازو مضبوط کریں گے اور ہم آپ دونوں کو غلبہ دیں گے اور ہماری نشانیوں (معجزات) کی وجہ سے وہ آپ تک نہیں پہنچ پائیں گے، آپ دونوں اور آپ کے پیروکاروں کا ہی غلبہ ہو گا۔ ۳۶۔ پھر جب موسیٰ ہماری واضح نشانیاں لے کر ان کے پاس پہنچے تو وہ کہنے لگے: یہ تو بس گھڑا ہوا جادو ہے اور ہم نے اپنے اگلے باپ دادوں سے ایسی باتیں کبھی نہیں سنیں۔ ۳۷۔ اور موسیٰ نے کہا: میرا پروردگار اسے جانتا ہے جو اس کے پاس سے ہدایت لے کر آیا ہے اور یہ بھی جانتا ہے کہ آخرت کا گھر کس کے لیے ہے، بے شک ظالم فلاح نہیں پاتے۔ ۳۸۔ اور فرعون نے کہا: اے درباریو! میں تمہارے لیے اپنے سوا کسی معبود کو نہیں جانتا، اے ہامان! میرے لیے گارے کو آگ لگا (کر اینٹ بنا دے) پھر میرے لیے ایک اونچا محل بنا دے تاکہ میں موسیٰ کے خدا کو جھانک کر دیکھوں اور میرا تو خیال ہے کہ موسیٰ جھوٹا ہے۔ ۳۹۔ چنانچہ فرعون اور اس کے لشکر نے زمین میں ناحق تکبر کیا اور یہ خیال کیا کہ وہ ہماری طرف پلٹ کر نہیں آئیں گے۔ ۴۰۔ تو ہم نے۔ اسے اور اس کے لشکر کو گرفت میں لے لیا اور انہیں دریا میں پھینک دیا، پس دیکھ لو ظالموں کا انجام کیا ہوا۔ ۴۱۔ اور ہم نے انہیں ایسے رہنما بنائے جو آتش کی طرف بلاتے ہیں اور قیامت کے د ن ان کی مدد نہیں کی جائے گی۔ ۴۲۔ اور ہم نے اس دنیا میں ان کے پیچھے لعنت لگا دی ہے اور قیامت کے

دن یہ قبیح (چہرہ والے) ہوں گے۔ ۴۳۔ اور بتحقیق ہم نے پہلی امتوں کو ہلاک کرنے کے بعد لوگوں کے لیے بصیرتوں اور ہدایت و رحمت (کا سرچشمہ) بنا کر موسیٰ کو کتاب دی، شاید لوگ نصیحت حاصل کریں۔ ۴۴۔ اور آپ اس وقت (طور کے) مغربی جانب موجود نہ تھے جب ہم نے موسیٰ کی طرف حکم بھیجا اور آپ مشاہدہ کرنے والوں میں سے نہ تھے۔ ۴۵۔ لیکن ہم نے کئی امتوں کو پیدا کیا پھر ان پر طویل مدت گزر گئی اور نہ آپ اہل مدین میں سے تھے کہ انہیں ہماری آیات سنا رہے ہوتے لیکن ہم ہی (ان تمام خبروں کے) بھیجنے والے ہیں۔ ۴۶۔ اور آپ طور کے کنارے پر موجود نہ تھے جب ہم نے ندا دی تھی بلکہ (آپ کا رسول بنانا) آپ کے پروردگار کی رحمت ہے تاکہ آپ اس قوم کو تنبیہ کریں جن کے ہاں آپ سے پہلے کوئی تنبیہ کرنے والا نہیں آیا شاید وہ نصیحت حاصل کریں. ۴۷۔ اور ایسا نہ ہو کہ اپنے ہاتھوں آگے بھیجی ہوئی حرکتوں کی وجہ سے اگر ان پر کوئی مصیبت نازل ہو جائے تو وہ یہ کہنے لگیں: ہمارے رب! تو نے ہماری طرف رسول کیوں نہ بھیجا کہ ہم تیری آیات کی اتباع کرتے اور ایمان لانے والوں میں شامل ہو جاتے۔ ۴۸۔ پھر جب ہماری طرف سے حق ان کے پاس آگیا تو وہ کہنے لگے: جیسی (نشانی) موسیٰ کو دی گئی تھی ایسی (نشانی) انہیں کیوں نہیں دی گئی؟ کیا انہوں نے اس کا انکار نہیں کیا جو قبل ازیں موسیٰ کو دیا گیا تھا؟ انہوں نے کہا: یہ دونوں ایک دوسرے کی مدد کرنے والے جادو ہیں اور کہا: ہم ان سب کے منکر ہیں۔ ۴۹۔ کہہ دیجئے: پس اگر تم سچے ہو تو تم بھی اللہ کی طرف سے کوئی ایسی کتاب لے آؤ جو ان دونوں سے زیادہ ہدایت بخش ہو، میں اس کی اتباع کروں گا۔ ۵۰۔ پس اگر وہ آپ کی یہ بات نہیں مانتے تو آپ سمجھ لیں کہ یہ لوگ بس اپنی خواہشات کی پیروی کرتے ہیں اور اللہ کی طرف سے کسی ہدایت کے بغیر اپنی خواہشات کی پیروی کرنے والے سے بڑھ کر گمراہ کون ہو گا؟ اللہ ظالموں کو یقینا ہدایت نہیں کرتا۔ ۵۱۔ اور بتحقیق ہم نے ان کے لیے (ہدایت کی)

باتیں مسلسل بیان کیں-شاید یہ لوگ نصیحت حاصل کریں۔ ۵۲۔ جنہیں ہم نے اس سے پہلے کتاب دی تھی وہ اس پر ایمان رکھتے ہیں۔ ۵۳۔ اور جب ان پر (یہ قرآن) پڑھ کر سنایا جاتا ہے تو کہتے ہیں: ہم اس پر ایمان لے آئے، یقیناً یہ ہمارے پروردگار کی طرف سے برحق ہے، ہم تو اس سے پہلے بھی فرمانبردار تھے۔ ۵۴۔ انہیں ان کے صبر کے صلے میں دوبار اجر دیا جائے گا اور یہ لوگ برائی کو نیکی کے ذریعے دور کر دیتے ہیں اور ہم نے جو روزی انہیں دی ہے اس سے خرچ کرتے ہیں۔ ۵۵۔ اور جب وہ بیہودہ بات سنتے ہیں تو اس سے منہ پھیر لیتے ہیں اور کہتے ہیں: ہمارے اعمال ہمارے لیے اور تمہارے اعمال تمہارے لیے، تم پر سلام ہو ہم جاہلوں کو پسند نہیں کرتے۔ ۵۶۔ (اے رسول) جسے آپ چاہتے ہیں اسے ہدایت نہیں کر سکتے لیکن اللہ جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے اور وہ ہدایت پانے والوں کو خوب جانتا ہے۔ ۵۷۔ اور کہتے ہیں: اگر ہم آپ کی معیت میں ہدایت اختیار کریں تو ہم اپنی زمین سے اچک لیے جائیں گے، کیا ہم نے ایک پر امن حرم ان کے اختیار میں نہیں رکھا جس کی طرف ہر چیز کے ثمرات کھنچے چلے آتے ہیں؟ یہ رزق ہماری طرف سے عطا کے طور پر ہے لیکن ان میں سے اکثر لوگ نہیں جانتے۔ ۵۸۔ اور کتنی ہی ایسی بستیوں کو ہم نے تباہ کر دیا جن کے باشندے اپنی معیشت پر نازاں تھے؟ ان کے بعد ان کے مکانات آباد ہی نہیں ہوئے مگر بہت کم اور ہم ہی تو وارث تھے۔ ۵۹۔ اور آپ کا رب ان بستیوں کو تباہ کرنے والا نہ تھا جب تک ان کے مرکز میں ایک رسول نہ بھیج دے جو انہیں ہماری آیات پڑھ کر سنائے اور ہم بستیوں کو تباہ کرنے والے نہ تھے مگر یہ کہ وہاں کے باشندے ظالم ہوئے۔ ۶۰۔ اور جو کچھ بھی تمہیں دیا گیا ہے وہ اس دنیاوی زندگی کا سامان اور اس کی زینت ہے اور جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ (اس سے) زیادہ بہتر اور پائیدار ہے، کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے؟ ۶۱۔ کیا وہ شخص جسے ہم نے بہترین وعدہ دیا ہے اور وہ اس وعدے کو پانے والا ہے اس شخص کی طرح ہو سکتا ہے جسے

ہم نے صرف دنیاوی زندگی کا سامان فراہم کر دیا ہے؟ پھر وہ قیامت کے دن پیش کیا جائے گا۔ ٦٢۔ اور جس دن اللہ انہیں پکارے گا اور کہے گا: کہاں ہیں وہ جنہیں تم میرا شریک گمان کرتے تھے؟ ٦٣۔ جن پر (اللہ کا) فیصلہ حتمی ہو چکا ہو گا وہ کہیں گے: ہمارے پروردگار! یہی لوگ ہیں جنہیں ہم نے گمراہ کیا، جس طرح ہم خود گمراہ ہوئے تھے اسی طرح ہم نے انہیں گمراہ کیا تھا، (اب) ہم تیری طرف متوجہ ہو کر ان سے بیزار ہوتے ہیں کہ وہ ہماری پوجا نہیں کیا کرتے تھے۔ ٦٤۔ اور (ان سے) کہا جائے گا: اپنے شریکوں کو بلاؤ تو یہ انہیں پکاریں گے لیکن وہ انہیں جواب نہیں دیں گے اور وہ عذاب کو بھی دیکھ رہے ہوں گے، (اس وقت تمنا کریں گے) کاش وہ ہدایت پر ہوتے۔ ٦٥۔ اور اس دن اللہ انہیں ندا دے گا اور فرمائے گا: تم نے پیغمبروں کو کیا جواب دیا تھا؟ ٦٦۔ تو ان کو ان باتوں کا پتہ نہیں چلے گا (جن سے رسولوں کو جواب دیا ہے) اور اس دن وہ ایک دوسرے سے پوچھ بھی نہ سکیں گے۔ ٦٧۔ لیکن جو توبہ کرے، ایمان لائے اور نیک عمل بجالائے تو امید ہے کہ وہ نجات پانے والوں میں سے ہو جائے گا۔ ٦٨۔ اور آپ کا پروردگار جسے چاہتا ہے خلق کرتا ہے اور منتخب کرتا ہے، انہیں انتخاب کرنے کا کوئی حق نہیں ہے، اللہ پاک بلند و برتر ہے اس شرک سے جو یہ لوگ کرتے ہیں۔ ٦٩۔ اور آپ کا پروردگار وہ سب باتیں جانتا ہے جنہیں یہ لوگ اپنے سینوں میں پوشیدہ رکھتے ہیں اور جو ظاہر کرتے ہیں۔ ٧٠۔ اور وہی تو اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، ثنائے کامل اسی کے لیے ہے، دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی اور حکومت اسی کے ہاتھ میں ہے اور اسی کی طرف تم پلٹائے جاؤ گے۔ ٧١۔ کہہ دیجئے: یہ تو بتاؤ کہ اگر اللہ قیامت تک تم پر ہمیشہ کے لیے رات مسلط کر دے تو اللہ کے سوا کون سا معبود ہے جو تمہیں روشنی لا دے؟ کیا تم سنتے نہیں ہو؟ ٧٢۔ کہہ دیجئے: یہ تو بتاؤ کہ اگر قیامت تک تم پر ہمیشہ کے لیے دن کو مسلط کر دے تو اللہ کے سوا کون سا معبود ہے جو تمہیں رات لا دے جس میں تم سکون

حاصل کرو؟ کیا تم (چشم بصیرت سے) دیکھتے نہیں ہو؟ ۷۳۔ اور یہ اللہ کی رحمت ہے کہ اس نے تمہارے لیے رات اور دن کو (یکے بعد دیگرے) بنایا تاکہ تم (رات میں) سکون حاصل کر سکو اور (دن میں) اللہ کا فضل (روزی) تلاش کرو اور شاید کہ تم شکر بجالاؤ۔ ۷۴۔ اور جس دن اللہ انہیں ندا دے گا اور فرمائے گا: کہاں ہیں وہ جنہیں تم میرا شریک گمان کرتے تھے؟ ۷۵۔ اور ہم ہر امت سے ایک گواہ نکال لائیں گے پھر ہم (مشرکین سے) کہیں گے: اپنی دلیل پیش کرو، اس وقت انہیں علم ہو جائے گا کہ حق بات اللہ کی ہے اور جو جھوٹ باندھتے تھے وہ سب ناپید ہو جائیں گے۔ ۷۶۔ بے شک قارون کا تعلق موسیٰ کی قوم سے تھا پھر وہ ان سے سرکش ہو گیا اور ہم نے قارون کو اس قدر خزانے دیے کہ ان کی کنجیاں ایک طاقتور جماعت کے لیے بھی بارگراں تھیں، جب اس کی قوم نے اس سے کہا: اترنا مت یقیناً اللہ اترانے والوں کو دوست نہیں رکھتا، ۷۷۔ اور جو (مال) اللہ نے تجھے دیا ہے اس سے آخرت کا گھر حاصل کر، البتہ دنیا سے بھی اپنا حصہ فراموش نہ کر اور احسان کر جس طرح اللہ نے تیرے ساتھ احسان کیا ہے اور زمین میں فساد نہ کر یقیناً اللہ فسادیوں کو پسند نہیں کرتا۔ ۷۸۔ قارون نے کہا: یہ سب مجھے اس مہارت کی بنا پر دیا گیا ہے جو مجھے حاصل ہے، کیا اسے معلوم نہیں ہے کہ اللہ نے اس سے پہلے بہت سی ایسی امتوں کو ہلاکت میں ڈال دیا جو اس سے زیادہ طاقت اور جمعیت رکھتی تھیں اور مجرموں سے تو ان کے گناہ کے بارے میں پوچھا ہی نہیں جائے گا۔ ۷۹۔ (ایک روز) قارون بڑی آرائش کے ساتھ اپنی قوم کے سامنے نکلا تو دنیا پسند لوگوں نے کہا: اے کاش! ہمارے لیے بھی وہی کچھ ہوتا جو قارون کو دیا گیا ہے، بے شک یہ تو بڑا ہی قسمت والا ہے۔ ۸۰۔ اور جنہیں علم دیا گیا تھا وہ کہنے لگے: تم پر تباہی ہو! اللہ کے پاس جو ثواب ہے وہ ایمان لانے والوں اور نیک عمل انجام دینے والوں کے لیے اس سے کہیں بہتر ہے اور وہ صرف صبر کرنے والے ہی حاصل کریں گے۔ ۸۱۔ پھر ہم نے قارون اور اس

کے گھر والوں کو زمین میں دھنسا دیا تو اللہ کے سوا کوئی گروہ اس کی نصرت کے لیے موجود نہ تھا اور نہ ہی وہ خود کوئی مدد حاصل کر سکا۔ ۸۲۔ اور جو لوگ کل اس کی منزلت کی تمنا کر رہے تھے وہ کہنے لگے: دیکھتے نہیں ہو! اللہ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے روزی کشادہ اور تنگ کر دیتا ہے، اگر اللہ ہم پر احسان نہ کرتا تو ہمیں بھی دھنسا دیتا، دیکھتے نہیں ہو! کافر فلاح نہیں پا سکتے۔ ۸۳۔ آخرت کا گھر ہم ان لوگوں کے لیے بنا دیتے ہیں جو زمین میں بالادستی اور فساد پھیلانا نہیں چاہتے اور (نیک) انجام تو تقویٰ والوں کے لیے ہے۔ ۸۴۔ جو شخص نیکی لے کر آئے گا اسے اس سے بہتر (اجر) ملے گا اور جو کوئی برائی لائے گا تو برے کام کرنے والوں کو صرف وہی بدلہ ملے گا جو وہ کرتے رہے ہیں۔ ۸۵۔ (اے رسول) جس نے آپ پر قرآن (کے احکام کو) فرض کیا ہے وہ یقینا آپ کو بازگشت تک پہنچانے والا ہے، کہہ دیجئے: میرا رب اسے خوب جانتا ہے جو ہدایت لے کر آیا ہے اور اسے بھی جو واضح گمراہی میں ہے۔ ۸۶۔ اور آپ کو یہ امید نہ تھی کہ آپ پر یہ کتاب نازل کی جائے گی مگر آپ کے رب کی رحمت ہے لہٰذا آپ کافروں کے پشت پناہ ہرگز نہ بنیں۔ ۸۷۔ جب یہ آیات آپ کی طرف نازل ہو چکی ہیں تو کہیں یہ آپ کو اللہ کی آیات (کی تبلیغ) سے روک نہ دیں اور آپ اپنے رب کی طرف دعوت دیں اور آپ مشرکین میں ہرگز شامل نہ ہوں۔ ۸۸۔ اور اللہ کے ساتھ کسی اور معبود کو نہ پکارو، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، ہر چیز فنا ہونے والی ہے سوائے اس کی ذات کے، حکومت کا حق اسی کو حاصل ہے اور اسی کی طرف تم سب پلٹائے جاؤ گے۔

۲۹....العنکبوت

بنام خدائے رحمن ورحیم

ا۔ الف، لام، میم۔ ۲۔ کیا لوگوں نے یہ خیال کر رکھا ہے کہ وہ صرف اتنا کہنے سے چھوڑ دیے جائیں گے کہ ہم ایمان لائے اور یہ کہ وہ آزمائے نہیں جائیں گے؟ ۳۔ اور بتحقیق ہم ان سے پہلوں کو بھی آزما چکے ہیں کیونکہ اللہ کو بہر حال یہ معلوم کرنا ہے کہ کون سچے ہیں اور یہ بھی ضرور معلوم کرنا ہے کہ کون جھوٹے ہیں۔ ۴۔ برائی کے مرتکب افراد کیا یہ خیال کرتے ہیں کہ وہ ہم سے بچ نکلیں گے؟ کتنا برا فیصلہ ہے جو یہ کر رہے ہیں۔ ۵۔ جو اللہ کے حضور پہنچنے کی امید رکھتا ہے تو (وہ باخبر رہے کہ) اللہ کا مقرر کردہ وقت یقینا آنے ہی والا ہے اور وہ بڑا سننے والا، جاننے والا ہے۔ ٦۔ اور جو شخص جفاکشی کرتا ہے تو وہ صرف اپنے فائدے کے لیے کرتا ہے، اللہ تو یقینا سارے عالمین سے بے نیاز ہے۔ ۷۔ اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے ہم ان سے ان کی برائی ضرور دور کر دیں گے اور انہیں ان کے بہترین اعمال کا صلہ بھی ضرور دیں گے۔ ۸۔ اور ہم نے انسان کو اپنے والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کا حکم دیا ہے، اگر تیرے ماں باپ میرے ساتھ شرک کرنے پر تجھ سے الجھ جائیں جس کا تجھے کوئی علم نہ ہو تو تو ان دونوں کا کہنا نہ ماننا، تم سب کی بازگشت میری طرف ہے، پھر میں تمہیں بتادوں گا تم کیا کرتے رہے ہو؟ ۹۔ اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے انہیں ہم بہر صورت صالحین میں شامل کریں گے۔ ۱۰۔ اور لوگوں میں کچھ ایسے بھی ہیں جو کہتے تو ہیں: ہم اللہ پر ایمان لائے لیکن جب اللہ کی راہ میں اذیت پہنچتی ہے تو لوگوں کی طرف سے پہنچنے والی اذیت کو عذاب الٰہی کی مانند تصور کرتے ہیں اور اگر آپ کے پروردگار کی طرف سے مدد پہنچ جائے تو وہ ضرور کہتے ہیں: ہم تو تمہارے ساتھ تھے، کیا اللہ کو اہل عالم کے دلوں کا حال خوب معلوم نہیں ہے؟ ۱۱۔ اور اللہ نے یہ

ضرور معلوم کرنا ہے کہ ایمان والے کون ہیں اور یہ بھی ضرور معلوم کرنا ہے کہ منافق کون ہیں؟ ۱۲۔ اور کفار اہل ایمان سے کہتے ہیں: ہمارے طریقے پر چلو تو تمہارے گناہ ہم اٹھا لیں گے حالانکہ وہ ان گناہوں میں سے کچھ بھی اٹھانے والے نہیں ہیں، بے شک یہ لوگ جھوٹے ہیں۔ ۱۳۔ البتہ یہ لوگ اپنے بوجھ ضرور اٹھائیں گے اور اپنے بوجھوں کے ساتھ مزید بوجھ بھی اور قیامت کے دن ان سے ضرور پرسش ہو گی اس بہتان کے بارے میں جو وہ باندھتے رہے ہیں۔ ۱۴۔ اور بتحقیق ہم نے نوح کو ان کی قوم کی طرف بھیجا تو وہ ان کے درمیان پچاس سال کم ایک ہزار سال رہے، پھر طوفان نے انہیں اس حال میں اپنی گرفت میں لیا کہ وہ ظلم کا ارتکاب کر رہے تھے۔ ۱۵۔ پھر ہم نے نوح اور کشتی والوں کو نجات دی اور اس کشتی کو اہل عالم کے لیے نشانی بنا دیا۔ ۱۶۔ اور ابراہیم کو بھی (بھیجا) جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا: اللہ کی بندگی کرو اور اس سے ڈرو، اگر سمجھو تو یہ تمہارے حق میں بہتر ہے۔ ۱۷۔ تم تو اللہ کو چھوڑ کر بس بتوں کو پوجتے ہو اور جھوٹ گھڑ لیتے ہو، اللہ کے سوا تم جن کی پوجا کرتے ہو وہ تمہیں رزق دینے کا اختیار نہیں رکھتے، لہٰذا تم اللہ کے ہاں سے رزق طلب کرو اور اسی کی بندگی کرو اور اسی کا شکر ادا کرو، تم اسی کی طرف تم پلٹائے جاؤ گے۔ ۱۸۔ اور اگر تم تکذیب کرو تو تم سے پہلے کی امتوں نے بھی تکذیب کی ہے اور رسول کی ذمے داری بس یہی ہے کہ واضح انداز میں تبلیغ کرے۔ ۱۹۔ کیا انہوں نے (کبھی) غور نہیں کیا کہ اللہ خلقت کی ابتدا کیسے کرتا ہے پھر اس کا اعادہ کرتا ہے، یقیناً اللہ کے لیے یہ (زیادہ) آسان ہے۔ ۲۰۔ کہہ دیجئے: تم زمین میں چل پھر کر دیکھو کہ خلقت کی ابتدا کیسے ہوئی پھر اللہ دوسری خلقت پیدا کرے گا، یقیناً اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ ۲۱۔ وہ جسے چاہتا ہے عذاب دیتا ہے اور جسے پر چاہتا ہے رحم فرماتا ہے اور تم اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔ ۲۲۔ اور تم اللہ کو نہ زمین میں عاجز بنا سکتے ہو اور نہ آسمان میں اور اللہ کے سوا تمہارا نہ کوئی کارساز ہو گا اور نہ مددگار۔ ۲۳۔ اور

جنھوں نے اللہ کی آیات اور اس کی ملاقات کا انکار کیا وہ میری رحمت سے ناامید ہو چکے ہیں اور انہی کے لیے دردناک عذاب ہے۔ ۲۴۔ تو ابراہیم کی قوم کا صرف یہ جواب تھا کہ وہ کہیں: انہیں قتل کر ڈالو یا جلا دو لیکن اللہ نے انہیں آگ سے بچا لیا، ایمان والوں کے لیے یقیناً اس میں نشانیاں ہیں۔ ۲۵۔ اور ابراہیم نے کہا: تم صرف اس لیے اللہ کو چھوڑ کر بتوں کو لیے بیٹھے ہو کہ تمہارے درمیان دنیاوی زندگی کے تعلقات ہیں پھر قیامت کے دن تم ایک دوسرے کا انکار کرو گے اور ایک دوسرے پر لعنت بھیجو گے اور جہنم تمہارا ٹھکانا ہو گا اور تمہارا کوئی مددگار بھی نہ ہو گا۔ ۲۶۔ اس وقت لوط ان پر ایمان لے آئے اور کہنے لگے میں اپنے رب کی طرف ہجرت کرتا ہوں، یقیناً وہی بڑا غالب آنے والا، حکمت والا ہے ۲۷۔ اور ہم نے ابراہیم کو اسحاق اور یعقوب عنایت کیے اور ان کی اولاد میں نبوت اور کتاب رکھ دی اور انہیں دنیا ہی میں اجر دے دیا اور آخرت میں وہ صالحین میں سے ہوں گے۔ ۲۸۔ اور لوط کو بھی (رسول بنایا) جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا: بلاشبہ تم اس بے حیائی کا ارتکاب کرتے ہو جس کا تم سے پہلے اہل عالم میں سے کسی نے بھی ارتکاب نہیں کیا۔ ۲۹۔ کیا تم (شہوت رانی کے لیے) مردوں کے پاس جاتے ہو اور رہزنی کرتے ہو اور اپنی محافل میں برے کام کرتے ہو؟ پس ان کی قوم کا جواب صرف یہ تھا کہ وہ کہیں: ہم پر اللہ کا عذاب لے آؤ اگر تم سچے ہو۔ ۳۰۔ لوط نے کہا: پروردگارا! ان مفسدوں کے خلاف میری مدد فرما۔ ۳۱۔ اور جب ہمارے فرستادہ (فرشتے) ابراہیم کے پاس بشارت لے کر پہنچے تو کہنے لگے: ہم اس بستی کے باسیوں کو ہلاک کرنے والے ہیں، یہاں کے باشندے یقیناً بڑے ظالم ہیں۔ ۳۲۔ ابراہیم نے کہا: اس بستی میں تو لوط بھی ہیں، وہ بولے ہم بہتر جانتے ہیں یہاں کون لوگ ہیں، ہم انہیں اور ان کے اہل کو ضرور بچائیں گے سوائے ان کی بیوی کے، جو پیچھے رہنے والوں میں ہو گی۔ ۳۳۔ اور جب ہمارے فرستادے لوط کے پاس آئے تو لوط ان کی وجہ سے پریشان اور دل

تنگ ہوئے تو فرشتوں نے کہا: خوف نہ کریں نہ ہی محزون ہوں، ہم آپ اور آپ کے گھر والوں کو بچانے والے ہیں سوائے آپ کی بیوی کے جو پیچھے رہنے والوں میں ہو گی۔ ۳۴۔ بے شک ہم اس بستی میں رہنے والوں پر آسمان سے آفت نازل کرنے والے ہیں اس بد عملی کی وجہ سے جس کا وہ ارتکاب کیا کرتے تھے۔ ۳۵۔ اور بتحقیق ہم نے عقل سے کام لینے والوں کے لیے اس بستی میں ایک واضح نشانی چھوڑی ہے۔ ۳۶۔ اور (ہم نے) مدین کی طرف ان کی برادری کے شعیب (کو بھیجا) تو انہوں نے کہا: اے میری قوم! اللہ کی بندگی کرو اور روز آخرت کی امید رکھو اور زمین میں فساد برپا نہ کرو۔ ۳۷۔ پس انہوں نے شعیب کی تکذیب کی تو انہیں زلزلے نے گرفت میں لے لیا پس وہ اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے. ۳۸۔ اور عاد و ثمود کو بھی (ہلاک کیا) اور بتحقیق ان کے مکانوں سے تمہارے لیے یہ بات واضح ہو گئی اور شیطان نے ان کے لیے ان کے اعمال کو آراستہ کیا اور انہیں راہ راست سے روکے رکھا حالانکہ وہ ہوش مند تھے۔ ۳۹۔ اور قارون و فرعون اور ہامان کو بھی (ہم نے ہلاک کیا) اور بتحقیق موسیٰ واضح دلائل لے کر ان کے پاس آئے تھے پھر بھی انہوں نے زمین میں تکبر کیا لیکن وہ (ہماری گرفت سے) نکل نہ سکے۔ ۴۰۔ پس ان سب کو ان کے گناہ کی وجہ سے ہم نے گرفت میں لیا پھر ان میں سے کچھ پر تو ہم نے پتھر برسائے اور کچھ کو چنگھاڑ نے گرفت میں لیا اور کچھ کو ہم نے زمین میں دھنسا دیا اور کچھ کو ہم نے غرق کر دیا اور اللہ ان پر ظلم کرنے والا نہیں تھا مگر یہ لوگ خود اپنے آپ پر ظلم کر رہے تھے۔ ۴۱۔ جنہوں نے اللہ کو چھوڑ کر دوسروں کو اپنا ولی بنایا ہے ان کی مثال اس مکڑی کی سی ہے جو اپنا گھر بناتی ہے اور گھروں میں سب سے کمزور یقینا مکڑی کا گھر ہے اگر یہ لوگ جانتے ہوتے۔ ۴۲۔ یہ لوگ اللہ کے علاوہ جس چیز کو پکارتے ہیں اللہ کو یقینا اس کا علم ہے اور وہی بڑا غالب آنے والا، حکمت والا ہے۔ ۴۳۔ اور ہم یہ مثالیں لوگوں کے لیے بیان کرتے ہیں مگر ان کو علم رکھنے والے

لوگ ہی سمجھ سکتے ہیں۔ ۴۴۔ اللہ نے آسمانوں اور زمین کو برحق پیدا کیا ہے، اس میں ایمان والوں کے لیے یقیناایک نشانی ہے۔ ۴۵۔ (اے نبی) آپ کی طرف کتاب کی جو وحی کی گئی ہے اس کی تلاوت کریں اور نماز قائم کریں، یقیناً نماز بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے اور اللہ کا ذکر سب سے بڑی چیز ہے اور تم جو کرتے ہو اللہ اسے خوب جانتا ہے۔ ۴۶۔ اور تم اہل کتاب سے مناظرہ نہ کرو مگر بہتر طریقے سے سوائے ان لوگوں کے جو ان میں سے ظلم کے مرتکب ہوئے ہیں اور کہہ دو کہ ہم اس پر ایمان لائے ہیں جو ہماری طرف نازل کی گئی ہے اور اس پر بھی جو تمہاری طرف نازل کی گئی ہے اور ہمارااور تمہارا معبود ایک ہی ہے اور ہم اسی کے فرمانبردار ہیں۔ ۴۷۔ اور اسی طرح ہم نے آپ کی طرف کتاب نازل کی ہے، پس جنہیں ہم نے کتاب دی ہے وہ اس پر ایمان لاتے ہیں اور ان لوگوں میں سے بھی بعض اس پر ایمان لے آئے ہیں اور صرف کفار ہی ہماری آیات کا انکار کرتے ہیں۔ ۴۸۔ اور (اے نبی) آپ اس سے پہلے کوئی کتاب نہیں پڑھتے تھے اور نہ ہی اسے اپنے ہاتھ سے لکھتے تھے، اگر ایسا ہوتا تو اہل باطل شبہ کر سکتے تھے۔ ۴۹۔ بلکہ یہ روشن نشانیاں ان کے سینوں میں ہیں جنہیں علم دیا گیا ہے اور ہماری آیات کا انکار وہی کرتے ہیں جو ظالم ہیں۔ ۵۰۔ اور لوگ کہتے ہیں: اس شخص پر اس کے رب کی طرف سے نشانیاں کیوں نہیں اتاری گئیں؟ کہہ دیجئے: نشانیاں تو بس اللہ کے پاس ہیں اور میں تو صرف واضح طور پر تنبیہ کرنے والا ہوں۔ ۵۱۔ کیا ان کے لیے یہ کافی نہیں ہے کہ ہم نے آپ پر کتاب نازل کی ہے جو انہیں سنائی جاتی ہے؟ ایمان لانے والوں کے لیے یقیناً اس میں رحمت اور نصیحت ہے۔ ۵۲۔ کہہ دیجئے: میرے اور تمہارے درمیان گواہی کے لیے اللہ کافی ہے، وہ ان سب چیزوں کو جانتا ہے جو آسمانوں اور زمین میں ہیں اور جو لوگ باطل پر ایمان لائے اور اللہ کے منکر ہوئے وہی خسارے میں ہیں۔ ۵۳۔ اور یہ لوگ آپ سے عذاب میں عجلت چاہتے ہیں اور اگر ایک وقت مقرر نہ ہوتا تو ان پر

عذاب آ چکا ہوتا اور وہ عذاب ان پر اچانک ایسے حال میں آ کر رہے گا کہ انہیں خبر تک نہ ہو گی۔ ۵۴۔ یہ لوگ آپ سے عذاب میں عجلت چاہتے ہیں حالانکہ دوزخ کفار کو گھیرے میں لے چکی ہے۔ ۵۵۔ اس دن عذاب انہیں ان کے اوپر سے اور ان کے پاؤں کے نیچے سے گھیر لے گا اور (اللہ) کہے گا: اب ذائقہ چکھو ان کاموں کا جو تم کیا کرتے تھے۔ ۵۶۔ اے میرے مومن بندو! میری زمین یقینا وسیع ہے پس صرف میری عبادت کیا کرو۔ ۵۷۔ ہر نفس کو موت (کا ذائقہ) چکھنا ہے پھر تم ہماری طرف پلٹائے جاؤ گے۔ ۵۸۔ اور جو لوگ ایمان لائیں اور نیک کام کریں ہم انہیں جنت کے بلند و بالا محلات میں جگہ دیں گے جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے، عمل کرنے والوں کے لیے کیا ہی اچھا اجر ہے. ۵۹۔ جنہوں نے صبر کیا اور اپنے رب پر بھروسا کرتے ہیں۔ ۶۰۔ اور بہت سے جانور ایسے ہیں جو اپنا رزق اٹھائے نہیں پھرتے، اللہ ہی انہیں رزق دیتا ہے اور تمہیں بھی اور وہ بڑا سننے والا، جاننے والا ہے۔ ۶۱۔ اور اگر آپ ان سے پوچھیں کہ آسمان اور زمین کو کس نے پیدا کیا اور سورج اور چاند کو کس نے مسخر کیا تو ضرور کہیں گے: اللہ نے، تو پھر یہ کہاں الٹے جا رہے ہیں؟ ۶۲۔ اللہ اپنے بندوں میں سے جس کے لیے چاہتا ہے رزق کشادہ اور تنگ کر دیتا ہے، اللہ یقینا ہر چیز کا خوب علم رکھتا ہے۔ ۶۳۔ اور اگر آپ ان سے پوچھیں کہ آسمان سے پانی کس نے نازل کیا اور اس کے ذریعے زمین کو مردہ ہونے کے بعد کس نے زندہ کر دیا؟ تو وہ ضرور کہیں گے: اللہ نے، کہہ دیجیے: الحمد للہ، البتہ اکثر لوگ نہیں سمجھتے۔ ۶۴۔ اور دنیاوی زندگی تو جی بہلانے اور کھیل کے سوا کچھ نہیں اور آخرت کا گھر ہی زندگی ہے، اگر انہیں کچھ علم ہوتا۔ ۶۵۔ وہ جب کشتی پر سوار ہوتے ہیں تو اللہ کو خلوص کے ساتھ پکارتے ہیں پھر جب وہ انہیں نجات دے کر خشکی تک پہنچا دیتا ہے تو وہ شرک کرنے لگتے ہیں۔ ۶۶۔ تاکہ ہم نے جو انہیں (نجات) بخشی ہے اس کی ناشکری کریں اور مزے لوٹیں لہٰذا عنقریب انہیں

معلوم ہو جائے گا۔ ٦٧۔ کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ ہم نے ایک پرامن حرم بنا دیا ہے جب کہ لوگ ان کے گرد و نواح سے اچک لیے جاتے تھے؟ کیا یہ لوگ باطل پر ایمان لاتے ہیں اور اللہ کی نعمتوں کی ناشکری کرتے ہیں۔ ٦٨۔ اور اس شخص سے بڑھ کر ظالم کون ہو گا جو اللہ پر جھوٹ بہتان باندھے اور جب حق ان کے سامنے آ چکا ہو تو اس کی تکذیب کرے؟ کیا جہنم میں کفار کے لیے ٹھکانا نہیں ہے؟ ٦٩۔ اور جو ہماری راہ میں جہاد کرتے ہیں ہم انہیں ضرور اپنے راستے کی ہدایت کریں گے اور بتحقیق اللہ نیکی کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

٣٠....الروم

بنام خدائے رحمن و رحیم

١۔ الف، لام، میم۔ ٢۔ رومی مغلوب ہو گئے، ٣۔ قریبی ملک میں اور وہ مغلوب ہونے کے بعد عنقریب غالب ہو جائیں گے، ٤۔ چند سالوں میں، پہلے بھی اور بعد میں بھی اختیار کل اللہ کو حاصل ہے، اہل ایمان اس روز خوشیاں منائیں گے، ٥۔ اللہ کی مدد پر، اللہ جسے چاہتا ہے نصرت عطا فرماتا ہے اور وہ غالب آنے والا، رحم کرنے والا ہے۔ ٦۔ یہ اللہ کا وعدہ ہے، اللہ اپنے وعدے کی خلاف ورزی نہیں کرتا لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔ ٧۔ لوگ تو دنیا کی ظاہری زندگی کے بارے میں جانتے ہیں اور آخرت سے غافل ہیں۔ ٨۔ کیا انہوں نے اپنے (دل کے) اندر یہ غور و فکر نہیں کیا کہ اللہ نے آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے کو برحق اور معینہ مدت کے لیے خلق کیا ہے؟ اور لوگوں میں یقیناً بہت سے ایسے ہیں جو اپنے رب کی ملاقات کے

منکر ہیں۔ ۹۔ کیا یہ لوگ زمین میں چلے پھرے نہیں ہیں کہ دیکھ لیتے کہ ان سے پہلوں کا کیا انجام ہوا؟ جب کہ وہ قوت میں ان سے زیادہ تھے انہوں نے زمین کو تہ و بالا کیا (بویا جوتا) اور انہوں نے زمین کو ان سے کہیں زیادہ آباد کر رکھا تھا جتنا انہوں نے زمین کو آباد کر رکھا ہے اور ان کے پاس ان کے رسول واضح دلائل لے کر آئے، پس اللہ تو ان پر ظلم نہیں کرتا بلکہ یہ لوگ خود اپنے آپ پر ظلم کرتے ہیں۔ ۱۰۔ پھر جنہوں نے برا کیا ان کا انجام بھی برا ہوا کیونکہ انہوں نے اللہ کی نشانیوں کی تکذیب کی تھی اور وہ ان کا مذاق اڑاتے تھے۔ ۱۱۔ اللہ خلقت کی ابتدا فرماتا ہے پھر وہی اس کا اعادہ فرماتا ہے پھر تم اسی کی طرف پلٹائے جاؤ گے۔ ۱۲۔ اور جس روز قیامت برپا ہو گی مجرمین ناامید ہوں گے۔ ۱۳۔ اور ان کے بنائے ہوئے شریکوں میں سے کوئی ان کا سفارشی نہ ہو گا اور وہ اپنے شریکوں کے منکر ہو جائیں گے۔ ۱۴۔ اور جس دن قیامت برپا ہو گی اس دن لوگ گروہوں میں تقسیم ہو جائیں گے۔ ۱۵۔ پھر جنہوں نے ایمان قبول کیا اور نیک اعمال انجام دیے وہ جنت میں خوشحال ہوں گے۔ ۱۶۔ اور جنہوں نے کفر کیا اور ہماری نشانیوں اور آخرت کی ملاقات کی تکذیب کی وہ عذاب میں پیش کیے جائیں گے۔ ۱۷۔ پس اللہ کی ذات پاک و منزہ ہے جب تم شام کرتے ہو اور جب تم صبح کرتے ہو۔ ۱۸۔ ثنائے کامل اللہ کے لیے ہے آسمانوں اور زمین میں تیسرے پہر کو اور جب تم ظہر کرو (اللہ کی حمد کرو)۔ ۱۹۔ اور وہ زندہ کو مردے سے نکالتا ہے اور مردے کو زندہ سے نکالتا ہے اور زمین کو اس کی موت کے بعد زندہ کرتا ہے اور اسی طرح تم بھی نکالے جاؤ گے۔ ۲۰۔ اور یہ اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ اس نے تمہیں مٹی سے بنایا پھر تم انسان ہو کر (زمین میں) پھیل رہے ہو۔ ۲۱۔ اور یہ اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ اس نے تمہارے لیے تمہاری ہی جنس سے ازواج پیدا کیے تاکہ تم ان سے سکون حاصل کرو اور اس نے تمہارے مابین محبت اور مہربانی پیدا کی، غور و فکر کرنے والوں کے لیے یقیناً ان میں نشانیاں ہیں۔

۲۲۔ اور آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنا اور تمہاری زبانوں اور رنگوں کا مختلف ہونا بھی اس کی نشانیوں میں سے ہے، علم رکھنے والوں کے لیے یقیناً اس میں نشانیاں ہیں. ۲۳۔ اور تمہارا رات میں سو جانا اور دن میں اس کا فضل (رزق) تلاش کرنا اس کی نشانیوں میں سے ہے، (دلائل کو توجہ سے) سننے والوں کے لیے یقیناً اس میں نشانیاں ہیں. ۲۴۔ اور خوف اور طمع کے ساتھ تمہیں بجلی کی چمک دکھانا اور زمین کو اس کی موت کے بعد زندہ کرنے کے لیے آسمان سے پانی برسانا بھی اس کی نشانیوں میں سے ہے، عقل سے کام لینے والوں کے لیے یقیناً اس میں نشانیاں ہیں۔ ۲۵۔ اور یہ بھی اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ آسمان اور زمین اس کے حکم سے قائم ہیں، پھر جب وہ تمہیں زمین سے ایک بار پکارے گا تو تم یکایک نکل آؤ گے۔ ۲۶۔ اور آسمانوں اور زمین میں جو کچھ بھی ہے اسی کا ہے اور سب اسی کے تابع فرمان ہیں۔ ۲۷۔ اور وہی خلقت کی ابتدا کرتا ہے پھر وہی اس کا اعادہ کرتا ہے اور یہ اس کے لیے زیادہ آسان ہے اور آسمانوں اور زمین میں اس کے لیے اعلیٰ شان و منزلت ہے اور وہ غالب آنے والا، حکمت والا ہے. ۲۸۔ وہ تمہارے لیے خود تمہاری ایک مثال دیتا ہے، جن غلاموں کے تم مالک ہو کیا وہ اس رزق میں تمہارے شریک ہیں جو ہم نے تمہیں دیا ہے؟ پھر وہ اس میں (تمہارے) برابر ہو جائیں اور تم ان سے اس طرح ڈرنے لگو جس طرح تم (آزاد) لوگ خود ایک دوسرے سے ڈرتے ہو؟ عقل رکھنے والوں کے لیے ہم اس طرح نشانیاں کھول کر بیان کرتے ہیں۔ ۲۹۔ مگر ظالم لوگ نادانی میں اپنی خواہشات کی پیروی کرتے ہیں پس جسے اللہ گمراہ کر دے اسے کون ہدایت دے سکتا ہے؟ اور ان کا کوئی مددگار نہ ہوگا۔ ۳۰۔ پس (اے نبی) یکسو ہو کر اپنا رخ دین (خدا) کی طرف مرکوز رکھیں، اللہ کی اس فطرت کی طرف جس پر اس نے سب انسانوں کو پیدا کیا ہے، (یعنی) اللہ کی تخلیق میں تبدیلی نہیں ہے، یہی محکم دین ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔ ۳۱۔ اس کی طرف رجوع کرتے ہوئے اور اس سے ڈرو اور

نماز قائم کرو اور مشرکین میں سے نہ ہونا۔ ۳۲۔ جنہوں نے اپنے دین میں پھوٹ ڈالی اور جو گروہوں میں بٹ گئے، ہر فرقہ اس پر خوش ہے جو اس کے پاس ہے۔ ۳۳۔ اور جب لوگوں کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اس کی طرف رجوع کرتے ہوئے اپنے رب کو پکارتے ہیں پھر جب وہ انہیں اپنی رحمت کا مزہ چکھاتا ہے تو ان میں سے ایک ایک فرقہ اپنے رب کے ساتھ شرک کرنے لگتا ہے۔ ۳۴۔ تاکہ جو ہم نے انہیں بخشا ہے اس کی ناشکری کریں، پس اب مزے اڑاؤ، عنقریب تمہیں معلوم ہو جائے گا۔ ۳۵۔ کیا ہم نے ان پر کوئی ایسی دلیل نازل کی ہے جو اس شرک کی شہادت دے جو یہ لوگ کر رہے ہیں۔ ۳۶۔ اور جب ہم لوگوں کو کسی رحمت کا ذائقہ چکھاتے ہیں تو وہ اس پر خوش ہو جاتے ہیں اور جب ان کے برے اعمال کے سبب ان پر کوئی مصیبت آتی ہے تو وہ مایوس ہونے لگتے ہیں۔ ۳۷۔ کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ اللہ جس کے لیے چاہتا ہے رزق کشادہ اور تنگ کر دیتا ہے؟ مومنین کے لیے یقیناً اس میں نشانیاں ہیں۔ ۳۸۔ پس تم قریبی رشتہ داروں کو اور مسکین اور مسافر کو ان کا حق دے دو، یہ ان لوگوں کے لیے بہتر ہے جو اللہ کی رضامندی چاہتے ہیں اور یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں. ۳۹۔ اور جو سود تم لوگوں کے اموال میں افزائش کے لیے دیتے ہو وہ اللہ کے نزدیک افزائش نہیں پاتا اور جو زکوۃ تم اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے دیتے ہو پس ایسے لوگ ہی (اپنا مال) دوچند کرنے والے ہیں۔ ۴۰۔ اللہ ہی نے تمہیں پیدا کیا پھر تمہیں رزق دیا وہی تمہیں موت دیتا ہے پھر وہی تمہیں زندہ کرے گا، کیا تمہارے شریکوں میں سے کوئی ہے جو ان میں سے کوئی کام کر سکے؟ پاک ہے اور بالاتر ہے وہ ذات اس شرک سے جو یہ کرتے ہیں۔ ۴۱۔ لوگوں کے اپنے اعمال کے باعث خشکی اور تری میں فساد برپا ہو گیا تاکہ انہیں ان کے بعض اعمال کا ذائقہ چکھایا جائے، شاید یہ لوگ باز آ جائیں۔ ۴۲۔ کہہ دیجئے: زمین میں چل پھر کر دیکھو گزرے ہوئے لوگوں کا کیا انجام ہوا؟ ان میں سے اکثر مشرک

تھے۔ ۴۳۔ لہٰذا آپ اپنا رخ محکم دین کی طرف مرکوز رکھیں قبل اس کے کہ وہ دن آجائے جس کے اللہ کی طرف سے ٹلنے کی کوئی صورت نہیں ہے، اس دن لوگ پھوٹ کا شکار ہوں گے۔ ۴۴۔ جس نے کفر کیا اس کے کفر کا ضرر اسی کے لیے ہے اور جنہوں نے نیک عمل کیا وہ اپنے لیے ہی راہ سدھارتے ہیں، ۴۵۔ تاکہ اللہ ایمان لانے والوں اور نیک اعمال انجام دینے والوں کو اپنے فضل سے جزا دے، بے شک وہ کافروں کو پسند نہیں کرتا۔ ۴۶۔ اور اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ وہ ہواؤں کو بشارت دہندہ بنا کر بھیجتا ہے تاکہ تمہیں اپنی رحمت کا ذائقہ چکھائے اور کشتیاں اس کے حکم سے چلیں اور تم اس کا فضل تلاش کرو اور شاید تم شکر کرو۔ ۴۷۔ اور بتحقیق ہم نے آپ سے پہلے بھی پیغمبروں کو ان کی اپنی اپنی قوم کی طرف بھیجا ہے، سو وہ ان کے پاس واضح دلائل لے کر آئے، پھر جنہوں نے جرم کیا ان سے ہم نے بدلہ لیا اور مومنین کی مدد کرنا ہمارے ذمے ہے۔ ۴۸۔ اللہ ہی ہواؤں کو چلاتا ہے تو وہ بادل کو ابھارتی ہیں پھر اسے جیسے اللہ چاہتا ہے آسمان پر پھیلاتا ہے پھر اسے ٹکڑوں کا انبوہ بنا دیتا ہے پھر آپ دیکھتے ہیں کہ اس کے بیچ میں سے بارش نکلنے لگتی ہے پھر اس بارش کو اپنے بندوں میں سے جس پر وہ چاہتا ہے برسا دیتا ہے تو وہ خوش ہو جاتے ہیں۔ ۴۹۔ جب کہ اس بارش کے ان پر برسنے سے پہلے وہ ناامید ہو رہے تھے۔ ۵۰۔ اللہ کی رحمت کے اثرات کا نظارہ کرو کہ وہ زمین کو کس طرح زندہ کر دیتا ہے اس کے مردہ ہونے کے بعد، یقیناً وہی مردوں کو بھی زندہ کرنے والا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ ۵۱۔ اور اگر ہم ایسی ہوا بھیجیں جس سے وہ کھیتی کو زرد ہوتے دیکھ لیں تو وہ اس کے بعد ناشکری کرنے لگتے ہیں۔ ۵۲۔ آپ یقیناً مردوں کو نہیں سنا سکتے اور نہ ان بہروں کو اپنی پکار سنا سکتے ہیں جب کہ وہ پشت پھیرے جا رہے ہوں۔ ۵۳۔ اور نہ ہی آپ اندھوں کو ان کی گمراہی سے نکال کر ہدایت دے سکتے ہیں، آپ صرف انہیں سنا سکتے ہیں جو ہماری نشانیوں پر ایمان لاتے ہیں اور فرمانبردار ہیں۔ ۵۴۔ اللہ وہ

ہے جس نے کمزور حالت سے تمہاری تخلیق (شروع) کی پھر کمزوری کے بعد قوت بخشی پھر قوت کے بعد کمزور اور بوڑھا کر دیا، وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور وہ بڑا جاننے والا صاحب قدرت ہے. ۵۵۔ اور جس روز قیامت برپا ہو گی مجرمین قسم کھائیں گے کہ وہ (دنیا میں) گھڑی بھر سے زیادہ نہیں رہے، وہ اسی طرح الٹے چلتے رہتے تھے۔ ۵۶۔ اور جنہیں علم اور ایمان دیا گیا تھا وہ کہیں گے: نوشتہ خدا کے مطابق یقیناً تم قیامت تک رہے ہو اور یہی قیامت کا دن ہے لیکن تم جانتے نہیں تھے۔ ۵۷۔ پس اس دن ظالموں کو ان کی معذرت کوئی فائدہ نہ دے گی اور نہ ان سے معافی مانگنے کے لیے کہا جائے گا۔ ۵۸۔ اور بتحقیق ہم نے لوگوں کے لیے اس قرآن میں ہر طرح کی مثال بیان کی ہے اور اگر آپ ان کے سامنے کوئی نشانی پیش کر بھی دیں تو کفار ضرور کہیں گے: تم تو صرف باطل پر ہو۔ ۵۹۔ اس طرح اللہ ان لوگوں کے دلوں پر مہر لگا دیتا ہے جو علم نہیں رکھتے۔ ۶۰۔ پس (اے نبی) آپ صبر کریں، یقیناً اللہ کا وعدہ سچا ہے اور جو لوگ یقین نہیں رکھتے وہ آپ کو سبک نہ پائیں۔

۳۱....لقمان

بنام خدائے رحمن ورحیم

۱۔ الف، لام، میم۔ ۲۔ یہ حکمت بھری کتاب کی آیات ہیں۔ ۳۔ نیکوکاروں کے لیے ہدایت اور رحمت ہیں، ۴۔ جو نماز قائم کرتے ہیں اور زکوۃ ادا کرتے ہیں اور وہی تو آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔ ۵۔ یہی لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔ ۶۔ اور انسانوں میں کچھ ایسے بھی ہیں

جو بیہودہ کلام خریدتے ہیں تاکہ نادانی میں (لوگوں کو) راہ خدا سے گمراہ کریں اور اس کا مذاق اڑائیں، ایسے لوگوں کے لیے ذلت میں ڈالنے والا عذاب ہو گا۔ ۷۔ اور جب اسے ہماری آیات سنائی جاتی ہیں تو وہ تکبر کے ساتھ اس طرح منہ موڑ لیتا ہے جیسے اس نے سنا ہی نہ ہو، گویا اس کے دونوں کان بہرے ہیں، پس اسے دردناک عذاب کی بشارت دے دیں۔ ۸۔ جو لوگ ایمان لائیں اور نیک اعمال انجام دیں ان کے لیے نعمت والے باغات ہوں گے، ۹۔ جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے یہ اللہ کا سچا وعدہ ہے اور وہ بڑا غالب آنے والا، حکمت والا ہے۔ ۱۰۔ اس نے آسمانوں کو ایسے ستونوں کے بغیر پیدا کیا جو تمہیں نظر آئیں اور اس نے زمین میں پہاڑ گاڑ دیے تاکہ وہ تمہیں لے کر ڈگمگا نہ جائے اور اس میں ہر قسم کے جانور پھیلا دیے اور ہم نے آسمان سے پانی برسایا پھر ہم نے اس میں ہر قسم کے نفیس جوڑے اگائے۔ ۱۱۔ یہ ہے اللہ کی تخلیق، اب ذرا مجھے دکھاؤ اللہ کے سوا دوسروں نے کیا پیدا کیا ہے، بلکہ ظالم لوگ صریح گمراہی میں ہیں۔ ۱۲۔ اور بتحقیق ہم نے لقمان کو حکمت سے نوازا کہ اللہ کا شکر کریں اور جو شکر کرتا ہے وہ اپنے فائدے کے لیے کرتا ہے اور جو ناشکری کرتا ہے تو اللہ یقینا بے نیاز، لائق ستائش ہے۔ ۱۳۔ اور جب لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے کہا: اے بیٹا! اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا، یقینا شرک بہت بڑا ظلم ہے۔ ۱۴۔ اور ہم نے انسان کو اس کے والدین کے بارے میں نصیحت کی، اس کی ماں نے کمزوری پر کمزوری سہ کر اسے (پیٹ میں) اٹھایا اور اس کے دودھ چھڑانے کی مدت دو سال ہے (نصیحت یہ کہ) میرا شکر بجا لاؤ اور اپنے والدین کا بھی (شکر ادا کرو آخر میں) بازگشت میری طرف ہے۔ ۱۵۔ اور اگر وہ دونوں تجھ پر دباؤ ڈالیں کہ تو میرے ساتھ کسی ایسے کو شریک قرار دے جس کا تجھے علم نہیں ہے تو ان کی بات نہ ماننا، البتہ دنیا میں ان کے ساتھ اچھا برتاؤ رکھنا اور اس کی راہ کی پیروی کرنا جس نے میری طرف رجوع کیا ہے، پھر تمہاری بازگشت میری طرف ہے، پھر

میں تمہیں بتادوں گا کہ تم کیا عمل کرتے رہے ہو۔ ۱۶۔اے بیٹے! اگر رائی کے دانے کے برابر بھی کوئی (اچھی یا بری) چیز کسی پتھر کے اندر یا آسمانوں میں یا زمین میں ہو تو اللہ اسے یقینا نکال لائے گا یقینا اللہ بڑا باریک بین، خوب باخبر ہے۔ ۱۷۔اے بیٹا! نماز قائم کرو اور نیکی کا حکم دو اور بدی سے منع کرو اور جو مصیبت تجھے پیش آئے اس پر صبر کرو، یہ امور یقینا ہمت طلب ہیں۔ ۱۸۔ اور لوگوں سے (غرور و تکبر سے) رخ نہ پھیرا کرو اور زمین پر اکڑ کر نہ چلا کرو، اللہ کسی اترانے والے خود پسند کو یقینا دوست نہیں رکھتا۔ ۱۹۔ اور اپنی چال میں اعتدال رکھو اور اپنی آواز نیچی رکھ، یقینا آوازوں میں سب سے بری گدھوں کی آواز ہوتی ہے۔ ۲۰۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ جو کچھ آسمانوں اور جو کچھ زمین میں ہے اللہ نے تمہارے لیے مسخر کیا ہے اور تم پر اپنی ظاہری اور باطنی نعمتیں کامل کر دی ہیں اور (اس کے باوجود) کچھ لوگ اللہ کے بارے میں بحث کرتے ہیں حالانکہ ان کے پاس نہ علم ہے اور نہ ہدایت اور نہ کوئی روشن کتاب۔ ۲۱۔ اور جب ان سے کہا جاتا ہے: جو اللہ نے نازل کیا ہے اس کی پیروی کرو تو وہ کہتے ہیں: ہم تو اس چیز کی پیروی کریں گے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا ہے، خواہ شیطان ان (کے بڑوں) کو بھڑکتی آگ کے عذاب کی طرف بلاتا رہا ہو۔ ۲۲۔ اور جو شخص اپنے آپ کو اللہ کے حوالے کر دے اور وہ نیکوکار بھی ہو تو اس نے مضبوط رسی کو تھام لیا اور اب امور کا انجام اللہ ہی طرف ہے۔ ۲۳۔ اور جو کفر کرتا ہے اس کا کفر آپ کو محزون نہ کرے، انہیں پلٹ کر ہماری طرف آنا ہے پھر ہم انہیں بتائیں گے کہ وہ کیا کرتے رہے ہیں یقینا اللہ ہر وہ بات خوب جانتا ہے جو سینوں میں ہے۔ ۲۴۔ ہم انہیں (دنیا میں) تھوڑا مزہ لینے کا موقع دیں گے پھر انہیں مجبور کر کے شدید عذاب کی طرف لے آئیں گے۔ ۲۵۔ اور اگر آپ ان سے پوچھیں: آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا ہے؟ تو یہ ضرور کہیں گے: اللہ نے، کہہ دیجئے: الحمد للہ بلکہ ان میں سے اکثر لوگ نہیں جانتے۔ ۲۶۔ جو کچھ آسمانوں

اور زمین میں ہے اللہ کی ملکیت ہے، وہ اللہ یقینا بے نیاز، لائق ستائش ہے۔ ۲۷۔ اور اگر زمین کے تمام درخت قلم بن جائیں اور سمندر کے ساتھ مزید سات سمندر مل (کر سیاہی بن) جائیں تب بھی اللہ کے کلمات ختم نہ ہوں گے، یقینا اللہ بڑا غالب آنے والا، حکمت والا ہے۔ ۲۸۔ اللہ کے لیے تم سب کا پیدا کرنا پھر دوبارہ اٹھانا ایک جان (کے پیدا کرنے اور پھر اٹھانے) کی طرح ہے، یقینا اللہ خوب سننے والا، دیکھنے والا ہے۔ ۲۹۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ اللہ رات کو دن اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے اور اسی نے سورج اور چاند کو مسخر کیا ہے؟ سب ایک مقررہ وقت تک چل رہے ہیں اور بتحقیق اللہ تمہارے اعمال سے خوب باخبر ہے. ۳۰۔ یہ اس لیے کہ اللہ کی ذات ہی برحق ہے اور اس کے سوا جنہیں وہ پکارتے ہیں سب باطل ہیں اور اللہ ہی برتر و بزرگ ہے۔ ۳۱۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ کشتی سمندر میں اللہ کی نعمت سے چلتی ہے تاکہ وہ تمہیں اس کی نشانیاں دکھائے، تمام صبر شکر کرنے والوں کے لیے یقینا اس میں نشانیاں ہیں۔ ۳۲۔ اور جب ان پر (سمندر کی) موج سائبان کی طرح چھا جاتی ہے تو وہ عقیدے کو اسی کے لیے خالص کر کے اللہ کو پکارتے ہیں پھر جب وہ انہیں نجات دے کر خشکی پر پہنچا دیتا ہے تو ان میں سے کچھ اعتدال پر قائم رہتے ہیں اور ہماری نشانیوں کا وہی انکار کرتا ہے جو بدعہد ناشکرا ہے۔ ۳۳۔ اے لوگو! اپنے پروردگار (کے غضب) سے بچو اور اس دن کا خوف کرو جس دن نہ باپ بیٹے کے اور نہ بیٹا اپنے باپ کے کچھ کام آئے گا، اللہ کا وعدہ یقینا سچا ہے لہٰذا دنیا کی یہ زندگی تمہیں دھوکہ نہ دے اور دھوکے باز تمہیں اللہ کے بارے میں دھوکے میں نہ رکھے۔ ۳۴۔ قیامت کا علم یقینا اللہ ہی کے پاس ہے اور وہی بارش برساتا ہے اور وہی جانتا ہے جو کچھ رحموں میں ہے اور کوئی شخص نہیں جانتا کہ وہ کل کیا کمانے والا ہے اور نہ کوئی یہ جانتا ہے کہ کس سرزمین میں اسے موت آئے گی، یقینا اللہ خوب جاننے والا، بڑا باخبر ہے۔

۳۲....السجدہ

بنام خدائے رحمن ورحیم

۱۔ الف، لام، میم۔ ۲۔ ایسی کتاب کا نازل کرنا جس میں شبہ کی کوئی گنجائش نہیں ہے رب العالمین کی طرف سے (ہی ممکن) ہے۔ ۳۔ کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ اس (رسول) نے اسے خود گھڑ لیا ہے؟ (نہیں) بلکہ یہ آپ کے رب کی طرف سے برحق ہے تاکہ آپ ایسی قوم کو تنبیہ کریں جس کے پاس آپ سے پہلے کوئی تنبیہ کرنے والا نہیں آیا، شاید وہ ہدایت حاصل کر لیں۔ ۴۔ اللہ وہ ہے جس نے آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے کو چھ دنوں میں پیدا کیا پھر عرش پر متمکن ہو گیا، اس کے سوا تمہارا نہ کوئی کارساز ہے اور نہ شفاعت کرنے والا، کیا تم نصیحت نہیں لیتے؟ ۵۔ وہ آسمان سے زمین تک امور کی تدبیر کرتا ہے پھر یہ امر ایک ایسے دن میں اللہ کی بارگاہ میں اوپر کی طرف جاتا ہے جس کی مقدار تمہارے شمار کے مطابق ایک ہزار سال ہے۔ ۶۔ وہی جو غیب و شہود کا جاننے والا ہے جو بڑا غالب آنے والا، رحیم ہے۔ ۷۔ جس نے ہر اس چیز کو جو اس نے بنائی بہترین بنایا اور انسان کی تخلیق مٹی سے شروع کی۔ ۸۔ پھر اس کی نسل کو حقیر پانی کے نچوڑ سے پیدا کیا۔ ۹۔ پھر اسے معتدل بنایا اور اس میں اپنی روح پھونک دی اور تمہارے لیے کان، آنکھیں اور دل بنائے، تم لوگ بہت کم شکر کرتے ہو۔ ۱۰۔ اور وہ کہتے ہیں: جب ہم زمین میں ناپید ہو جائیں گے تو کیا ہم نئی خلقت میں آئیں گے؟ بلکہ یہ لوگ تو اپنے رب کے حضور جانے کے منکر ہیں۔ ۱۱۔ کہہ دیجئے: موت کا فرشتہ جو تم پر مقرر کیا گیا ہے تمہاری روحیں قبض کرتا ہے پھر تم اپنے رب کی طرف پلٹائے جاؤ گے۔ ۱۲۔ اور کاش! آپ وہ وقت دیکھ لیتے جب کافر اپنے رب کے سامنے سر جھکائے ہوئے ہوں گے (اور کہ رہے ہوں گے) ہمارے پروردگار! ہم نے دیکھ لیا اور سن لیا پس ہمیں (ایک بار دنیا میں) واپس بھیج دے

تاکہ ہم نیک عمل بجالائیں کیونکہ ہمیں یقین آگیا ہے۔ ۱۳۔ اور اگر ہم چاہتے تو ہر شخص کو اس کی ہدایت دے دیتے لیکن میری طرف سے فیصلہ حتمی ہو چکا ہے کہ میں دوزخ کو جنوں اور انسانوں سے ضرور بھر دوں گا۔ ۱۴۔ پس اب اس بات کا ذائقہ چکھو کہ تم نے اپنے اس دن کی ملاقات کو فراموش کر دیا تھا، ہم نے بھی تمہیں فراموش کر دیا ہے اور اب تم اپنے ان اعمال کی پاداش میں ہیشگی کا عذاب چکھتے رہو جو تم کرتے تھے۔ ۱۵۔ ہماری آیات پر صرف وہ لوگ ایمان لاتے ہیں جب انہیں یہ آیات سمجھا دی جاتی ہیں تو سجدے میں گر پڑتے ہیں اور اپنے رب کی ثناء کے ساتھ اس کی تسبیح کرتے ہیں اور وہ تکبر نہیں کرتے۔ ۱۶۔ (رات کو) ان کے پہلو بستروں سے الگ رہتے ہیں، وہ اپنے رب کو خوف اور امید کے ساتھ پکارتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں. ۱۷۔ اور کوئی شخص نہیں جانتا کہ ان کے اعمال کے صلے میں ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک کا کیا کیا سامان پردہ غیب میں موجود ہے۔ ۱۸۔ بھلا جو مومن ہو وہ فاسق کی طرح ہو سکتا ہے؟ یہ دونوں برابر نہیں ہو سکتے۔ ۱۹۔ مگر جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے ان کے لیے جنتوں کی قیام گاہیں ہیں، یہ ضیافت ان اعمال کا صلہ ہے جو وہ انجام دیا کرتے تھے۔ ۲۰۔ لیکن جنہوں نے نافرمانی کی ان کی جائے بازگشت آتش ہے، جب بھی وہ اس سے نکلنا چاہیں گے اس میں لوٹا دیے جائیں گے اور ان سے کہا جائے گا: اس آتش کا عذاب چکھو جس کی تم تکذیب کرتے تھے۔ ۲۱۔ اور ہم انہیں بڑے عذاب کے علاوہ کمتر عذاب کا ذائقہ بھی ضرور چکھائیں گے، شاید وہ باز آجائیں۔ ۲۲۔ اور اس شخص سے بڑھ کر ظالم کون ہو گا جسے اس کے رب کی آیات سمجھا دی گئی ہوں پھر وہ ان سے منہ موڑ لے؟ ہم مجرموں سے ضرور بدلہ لینے والے ہیں۔ ۲۳۔ اور بتحقیق ہم نے موسیٰ کو کتاب دی ہے لہٰذا آپ اس (قرآن) کے ملنے میں کسی شبہے میں نہ رہیں اور ہم نے اس کتاب کو بنی اسرائیل کے لیے ہدایت (کا ذریعہ) بنایا. ۲۴۔ اور جب انہوں نے

صبر کیا اور وہ ہماری آیات پر یقین رکھے ہوئے تھے تو ہم نے ان میں سے کچھ لوگوں کو امام بنایا جو ہمارے حکم سے ہدایت کرتے ہیں۔ ۲۵۔ یقینا آپ کا رب قیامت کے دن ان کے درمیان ان باتوں کا فیصلہ سنا دے گا جن میں یہ لوگ اختلاف کرتے رہے ہیں. ۲۶۔ کیا انہیں اس بات سے ہدایت نہیں ملی کہ ہم نے ان سے پہلے بہت سی قوموں کو ہلاک کر دیا ہے جن کی قیام گاہوں میں یہ لوگ چلتے پھرتے ہیں، بتحقیق اس میں نشانیاں ہیں، تو کیا یہ لوگ سنتے نہیں؟ کی طرف پانی روانہ کرتے ہیں پھر اس سے کھیتی پیدا کرتے ہیں جن سے ان کے جانور بھی کھاتے ہیں اور خود بھی، تو کیا یہ دیکھتے نہیں ہیں؟ ۲۸۔ اور یہ لوگ کہتے ہیں: اگر تم سچے ہو تو (بتاؤ) یہ فیصلہ کب ہو گا؟ ۲۹۔ کہہ دیجئے: فیصلے کے دن کفار کو ان کا ایمان لانا فائدہ نہ دے گا اور نہ ہی انہیں مہلت دی جائے گی۔ ۳۰۔ ان سے منہ پھیر لیں اور انتظار کریں، یقینا یہ بھی انتظار کر رہے ہیں۔

۳۳....احزاب

بنام خدائے رحمن و رحیم

۱۔ اے نبی اللہ سے ڈریں اور کفار اور منافقین کی اطاعت نہ کریں، اللہ یقینا بڑا جاننے والا، حکمت والا ہے۔ ۲۔ اور آپ کے پروردگار کی طرف سے آپ کی طرف جو وحی کی جاتی ہے اس کی اتباع کریں، اللہ تمہارے اعمال سے یقینا خوب باخبر ہے۔ ۳۔ اور اللہ پر توکل کریں اور ضامن بننے کے لیے اللہ کافی ہے۔ ۴۔ اللہ نے کسی شخص کے پہلو میں دو دل نہیں رکھے ہیں اور تمہاری ازواج کو جنہیں تم لوگ ماں کہہ بیٹھتے ہو ان کو اللہ نے تمہاری مائیں نہیں بنایا اور نہ ہی تمہارے منہ بولے بیٹوں کو تمہارے (حقیقی) بیٹے بنایا، یہ سب تمہارے منہ

کی باتیں ہیں اور اللہ حق بات کہتا اور سیدھا راستہ دکھاتا ہے۔ ۵۔ منہ بولے بیٹوں کو ان کے باپوں کے نام سے پکارو اللہ کے نزدیک یہی قرین انصاف ہے، پھر اگر تم ان کے باپوں کو نہیں جانتے تو یہ تمہارے دینی بھائی اور دوست ہیں اور جو تم سے غلطی سے سرزد ہو جائے اس میں تم پر کوئی گناہ نہیں ہے، البتہ اس بات پر (گناہ ضرور ہے) جسے تمہارے دل جان بوجھ کر انجام دیں اور اللہ بڑا معاف کرنے والا، رحیم ہے۔ ۶۔ نبی مومنین کی جانوں پر خود ان سے زیادہ حق تصرف رکھتا ہے اور نبی کی ازواج ان کی مائیں ہیں اور کتاب اللہ کی رو سے رشتے دار آپس میں مومنین اور مہاجرین سے زیادہ حقدار ہیں مگر یہ کہ تم اپنے دوستوں پر احسان کرنا چاہو، یہ حکم کتاب میں لکھا ہوا ہے۔ ۷۔ اور (یاد کرو) جب ہم نے انبیاء سے عہد لیا اور آپ سے بھی اور نوح سے بھی اور ابراہیم، موسیٰ اور عیسیٰ بن مریم سے بھی اور ان سب سے ہم نے پختہ عہد لیا۔ ۸۔ تاکہ سچ کہنے والوں سے ان کی سچائی کے بارے میں دریافت کرے اور کفار کے لیے اس نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔ ۹۔ اے ایمان والو! اللہ کی وہ نعمت یاد کرو جو اس نے تم پر کی جب لشکر تم پر چڑھ آئے تو ہم نے ان پر آندھی بھیجی اور تمہیں نظر نہ آنے والے لشکر بھیجے اور جو کچھ تم کر رہے تھے اللہ اسے خوب دیکھ رہا تھا۔ ۱۰۔ جب وہ تمہارے اوپر اور نیچے سے تم پر چڑھ آئے اور جب آنکھیں پتھرا گئیں اور (مارے دہشت کے) دل (کلیجے) منہ کو آ گئے اور تم لوگ اللہ کے بارے میں طرح طرح کے گمان کرنے لگے۔ ۱۱۔ اس وقت مومنین خوب آزمائے گئے اور انہیں پوری شدت سے ہلا کر رکھ دیا گیا۔ ۱۲۔ اور جب منافقین اور دلوں میں بیماری رکھنے والے کہہ رہے تھے: اللہ اور اس کے رسول نے ہم سے جو وعدہ کیا تھا وہ فریب کے سوا کچھ نہ تھا۔ ۱۳۔ اور جب ان میں سے ایک گروہ کہنے لگا: اے یثرب والو! تمہارے لیے یہاں ٹھہرنے کی کوئی گنجائش نہیں ہے پس لوٹ جاؤ اور ان میں سے ایک گروہ نبی سے اجازت طلب کر رہا تھا یہ کہتے ہوئے: ہمارے گھر کھلے

پڑے ہیں حالانکہ وہ کھلے نہیں تھے، وہ صرف بھاگنا چاہتے تھے۔ ۱۴۔ اور اگر (دشمن) ان پر شہر کے اطراف سے گھس آتے پھر انہیں اس فتنے کی طرف دعوت دی جاتی تو وہ اس میں پڑ جاتے اور اس (فتنہ کو قبول کرنے) میں صرف تھوڑی دیر ٹھہرتے۔ ۱۵۔ حالانکہ پہلے یہ لوگ اللہ سے عہد کر چکے تھے کہ پیٹھ نہیں پھیریں گے اور اللہ کے ساتھ ہونے والے عہد کے بارے میں بازپرس ہوگی۔ ۱۶۔ کہہ دیجئے: اگر تم لوگ موت یا قتل سے فرار چاہتے ہو تو یہ فرار تمہیں فائدہ نہ دے گا اور (زندگی کی) لذت کم ہی حاصل کر سکو گے۔ ۱۷۔ کہہ دیجئے: اللہ سے تمہیں کون بچا سکتا ہے اگر وہ تمہیں نقصان پہنچانا چاہے؟ یا تم پر رحمت کرنا چاہے (تو کون روک سکتا ہے؟) اور یہ لوگ اللہ کے سوا کسی کو نہ ولی پائیں گے اور نہ مددگار۔ ۱۸۔ اللہ تم میں سے رکاوٹیں ڈالنے والوں کو خوب جانتا ہے اور ان کو جو اپنے بھائیوں سے کہتے ہیں: ہماری طرف آؤ اور جو جنگ میں کبھی کبھار ہی شرکت کرتے ہیں۔ ۱۹۔ تم سے دریغ رکھتے ہیں چنانچہ جب خوف کا وقت آجائے تو آپ انہیں دیکھیں گے کہ وہ آنکھیں پھیرتے ہوئے ایسے آپ کی طرف دیکھ رہے ہیں جیسے کسی مرنے والے پر غشی طاری ہو رہی ہو، پھر جب خوف ٹل جاتا ہے تو وہ مفاد کی حرص میں چرب زبانی کے ساتھ تم پر بڑھ چڑھ کر بولیں گے، یہ لوگ ایمان نہیں لائے اس لیے اللہ نے ان کے اعمال حبط کر دیے اور یہ اللہ کے لیے بہت آسان ہے۔ ۲۰۔ یہ خیال کر رہے ہیں کہ ابھی موجیں گئی نہیں ہیں اور اگر وہ پھر حملہ کریں تو یہ آرزو کریں گے کہ کاش! صحرا میں دیہاتوں میں جا بسیں اور تمہاری خبریں پوچھتے رہیں، اگر وہ تمہارے درمیان ہوتے تو لڑائی میں کم ہی حصہ لیتے۔ ۲۱۔ بتحقیق تمہارے لیے اللہ کے رسول میں بہترین نمونہ ہے، ہر اس شخص کے لیے جو اللہ اور روز آخرت کی امید رکھتا ہو اور کثرت سے اللہ کا ذکر کرتا ہو۔ ۲۲۔ اور جب مومنوں نے لشکر دیکھے تو کہنے لگے: یہ وہی ہے جس کا اللہ اور اس کے رسول نے ہم سے وعدہ کیا تھا اور اللہ اور

اس کے رسول نے ہم سے وعدہ کیا تھا اور اللہ اور اس کے رسول نے سچ کہا تھا اور اس واقعے نے ان کے ایمان اور تسلیم میں مزید اضافہ کر دیا ہے۔ ۲۳۔ مومنین میں ایسے لوگ موجود ہیں جنہوں نے اللہ سے کیے ہوئے عہد کو سچا کر دکھایا، ان میں سے بعض نے اپنی ذمے داری کو پورا کیا اور ان میں سے بعض انتظار کر رہے ہیں اور وہ ذرا بھی نہیں بدلے۔ ۲۴۔ تاکہ اللہ سچوں کو ان کی سچائی کی جزا دے اور چاہے تو منافقین کو عذاب دے یا ان کی توبہ قبول کرے، اللہ یقیناً بڑا معاف کرنے والا، رحیم ہے۔ ۲۵۔ اللہ نے کفار کو اس حال میں پھیر دیا کہ وہ غصے میں (جل رہے) تھے، وہ کوئی فائدہ بھی حاصل نہ کر سکے، لڑائی میں مومنین کے لیے اللہ ہی کافی ہے اور اللہ بڑا طاقت والا، غالب آنے والا ہے۔ ۲۶۔ اور اہل کتاب میں سے جن لوگوں نے ان (حملہ آوروں) کا ساتھ دیا اللہ نے انہیں ان کے قلعوں سے اتار دیا اور ان کے دلوں میں رعب ڈال دیا کہ تم ان میں سے ایک گروہ کو قتل کرنے لگے اور ایک گروہ کو تم نے قیدی بنالیا۔ ۲۷۔ اور اس نے تمہیں ان کی زمین اور ان کے گھروں اور ان کے اموال اور ان کی ان زمینوں کا جن پر تم نے قدم بھی نہیں رکھا وارث بنایا اور اللہ ہر چیز پر خوب قدرت رکھتا ہے۔ ۲۸۔ اے نبی! اپنی ازواج سے کہہ دیجیے: اگر تم دنیاوی زندگی اور اس کی آسائش کی خواہاں ہو تو آؤ میں تمہیں کچھ مال دے کر شائستہ طریقے سے رخصت کر دوں۔ ۲۹۔ لیکن اگر تم اللہ اور اس کے رسول اور منزل آخرت کی خواہاں ہو تو تم میں سے جو نیکی کرنے والی ہیں ان کے لیے اللہ نے یقیناً اجر عظیم مہیا کر رکھا ہے۔ ۳۰۔ اے نبی کی بیویو! تم میں سے جو کوئی صریح بے حیائی کی مرتکب ہو جائے اسے دگنا عذاب دیا جائے گا اور یہ بات اللہ کے لیے آسان ہے۔ ۳۱۔ اور تم میں سے جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گی اور نیک عمل انجام دے گی اسے ہم اس کا دگنا ثواب دیں گے اور ہم نے اس کے لیے عزت کا رزق مہیا کر رکھا ہے۔ ۳۲۔ اے نبی کی بیویو! تم دوسری عورتوں کی طرح نہیں ہو اگر تم

تقوی رکھتی ہو تو نرم لہجے میں باتیں نہ کرنا، کہیں وہ شخص لالچ میں نہ پڑ جائے جس کے دل میں بیماری ہے اور معمول کے مطابق باتیں کیا کرو۔ ۳۳۔ اور اپنے گھروں میں جم کر بیٹھی رہو اور قدیم جاہلیت کی طرح اپنے آپ کو نمایاں کرتی نہ پھرو نیز نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دیا کرو اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو، اللہ کا ارادہ بس یہی ہے ہر طرح کی ناپاکی کو اہل بیت ! آپ سے دور رکھے اور آپ کو ایسے پاکیزہ رکھے جیسے پاکیزہ رکھنے کا حق ہے۔ ۳۴۔ اور اللہ کی ان آیات اور حکمت کو یاد رکھو جن کی تمہارے گھروں میں تلاوت ہوتی ہے، اللہ یقیناً بڑا باریک بین، خوب باخبر ہے۔ ۳۵۔ یقیناً مسلم مرد اور مسلم عورتیں، مومن مرد اور مومنہ عورتیں، اطاعت گزار مرد اور اطاعت گزار عورتیں، راستگو مرد اور راستگو عورتیں، صابر مرد اور صابرہ عورتیں، فروتنی کرنے والے مرد اور فروتن عورتیں، صدقہ دینے والے مرد اور صدقہ دینے والی عورتیں، روزہ دار مرد اور روزہ دار عورتیں، اپنی عفت کے محافظ مرد اور عفت کی محافظہ عورتیں نیز اللہ کا بکثرت ذکر والے مرد اور اللہ کا ذکر کرنے والی عورتیں وہ ہیں جن کے لیے اللہ نے مغفرت اور اجر عظیم مہیا کر رکھا ہے.

۳۶۔ اور کسی مومن مرد اور مومنہ عورت کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ اللہ اور اس کے رسول کسی معاملے میں فیصلہ کریں تو انہیں اپنے معاملے کا اختیار حاصل رہے اور جس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی وہ صریح گمراہی میں مبتلا ہو گیا۔ ۳۷۔ اور (اے رسول یاد کریں وہ وقت) جب آپ اس شخص سے جس پر اللہ نے اور آپ نے احسان کیا تھا، کہہ رہے تھے: اپنی زوجہ کو نہ چھوڑو اور اللہ سے ڈرو اور وہ بات آپ اپنے دل میں چھپائے ہوئے تھے جسے اللہ ظاہر کرنا چاہتا ہے اور آپ لوگوں سے ڈر رہے تھے حالانکہ اللہ زیادہ حقدار ہے کہ آپ اس سے ڈریں، پھر جب زید نے اس (خاتون) سے اپنی حاجت پوری کر لی تو ہم نے اس خاتون کا نکاح آپ سے کر دیا تاکہ مومنوں پر اپنے منہ بولے بیٹوں کی بیویوں (سے شادی کرنے) کے بارے میں

کوئی حرج نہ رہے جب کہ وہ ان سے اپنی حاجت پوری کر چکے ہوں اور اللہ کا حکم نافذ ہو کر ہی رہے گا۔ ۳۸۔ نبی کے لیے اس (عمل کے انجام دینے) میں کوئی مضائقہ نہیں ہے جو اللہ نے ان کے لیے مقرر کیا ہے، جو (انبیائ) پہلے گزر چکے ہیں ان کے لیے بھی اللہ کی سنت یہی رہی ہے اور اللہ کا حکم حقیقی انداز سے طے شدہ ہوتا ہے۔ ۳۹۔ (وہ انبیائ) جو اللہ کے پیغامات پہنچاتے ہیں اور اسی سے ڈرتے ہیں اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے اور محاسبے کے لیے اللہ ہی کافی ہے۔ ۴۰۔ محمد (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں ہاں وہ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں اور اللہ ہر چیز کا خوب جاننے والا ہے۔ ۴۱۔ اے ایمان والو! اللہ کو بہت کثرت سے یاد کیا کرو۔ ۴۲۔ اور صبح و شام اس کی تسبیح کیا کرو۔ ۴۳۔ وہی تم پر رحمت بھیجتا ہے اور اس کے فرشتے بھی (دعا کرتے ہیں) تاکہ تمہیں تاریکیوں سے روشنی کی طرف نکال لائے اور وہ مومنوں کے بارے میں بڑا مہربان ہے۔ ۴۴۔ جس روز وہ اس سے ملیں گے ان کی تحیت سلام ہو گی اور اللہ نے ان کے لیے باعزت اجر مہیا کر رکھا ہے۔ ۴۵۔ اے نبی! ہم نے آپ کو گواہ اور بشارت دینے والا اور تنبیہ کرنے والا بنا کر بھیجا ہے، ۴۶۔ اور اس کے اذن سے اللہ کی طرف دعوت دینے والا اور روشن چراغ بنا کر۔ ۴۷۔ اور مومنین کو یہ بشارت دیجیے کہ ان کے لیے اللہ کی طرف سے بڑا فضل ہو گا۔ ۴۸۔ اور آپ کافروں اور منافقوں کی باتوں میں نہ آئیں اور ان کی اذیت رسانی پر توجہ نہ دیا کریں اور اللہ پر بھروسہ رکھیں اور ضمانت کے لیے اللہ کافی ہے۔ ۴۹۔ اے مومنو! جب تم مومنات سے نکاح کرو اور پھر ہاتھ لگانے سے پہلے انہیں طلاق دے دو تو تمہیں کوئی حق نہیں پہنچتا کہ انہیں عدت میں بٹھاؤ، لہٰذا انہیں کچھ مال دو اور شائستہ انداز میں انہیں رخصت کرو۔ ۵۰۔ اے نبی! ہم نے آپ کے لیے آپ کی وہ بیویاں حلال کی ہیں جن کے مہر آپ نے دے دیے ہیں اور وہ لونڈیاں بھی جو اللہ نے (بغیر جنگ کے) آپ کو عطا کی ہیں نیز آپ کے

چچا کی بیٹیاں اور آپ کی پھوپھیوں کی بیٹیاں اور آپ کے ماموؤں کی بیٹیاں اور آپ کی خالاؤں کی بیٹیاں جنھوں نے آپ کے ساتھ ہجرت کی ہے (سب حلال ہیں) اور وہ مومنہ عورت جو اپنے آپ کو نبی کے لیے ہبہ کرے اور اگر نبی بھی اس سے نکاح کرنا چاہیں، (یہ اجازت) صرف آپ کے لیے ہے مومنوں کے لیے نہیں، ہمیں معلوم ہے کہ ہم نے مومنوں پر ان کی بیویوں اور کنیزوں کے بارے میں کیا (حق مہر) معین کیا ہے (آپ کو یہ رعایت اس لیے حاصل ہے) تاکہ آپ پر کسی قسم کا مضائقہ نہ ہو اور اللہ بڑا معاف کرنے والا، مہربان ہے۔ ۵۱۔ آپ ان بیویوں میں سے جسے چاہیں علیحدہ رکھیں اور جسے چاہیں اپنے پاس رکھیں اور جسے آپ نے علیحدہ کر دیا ہو اسے آپ پھر اپنے پاس بلانا چاہتے ہوں تو اس میں آپ پر کوئی مضائقہ نہیں ہے، یہ اس لیے ہے کہ اس میں زیادہ توقع ہے کہ ان کی آنکھیں ٹھنڈی رہیں اور وہ رنجیدہ نہ ہوں اور جو کچھ بھی آپ انہیں دیں وہ سب اسی پر راضی ہوں اور جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے اللہ اسے جانتا ہے اور اللہ بڑا جاننے والا، بردبار ہے۔ ۵۲۔ اس کے بعد آپ کے لیے دوسری عورتیں حلال نہیں ہیں اور نہ اس بات کی اجازت ہے کہ ان بیویوں کو بدل لیں خواہ ان (دوسری) عورتوں کا حسن آپ کو کتنا ہی پسند ہو سوائے ان (کنیز) عورتوں کے جو آپ کی ملکیت میں ہوں اور اللہ ہر چیز پر نگران ہے۔ ۵۳۔ اے ایمان والو! نبی کے گھروں میں داخل نہ ہونا مگر یہ کہ تمہیں کھانے کے لیے اجازت دی جائے اور نہ ہی پکنے کا انتظار کرو، لیکن جب دعوت دے دی جائے تو داخل ہو جاؤ اور سب کھانا کھا چکو تو منتشر ہو جاؤ اور باتوں میں لگے بیٹھے نہ رہو، یہ بات نبی کو تکلیف پہنچاتی ہے مگر وہ تمہارا لحاظ کرتے ہیں لیکن اللہ حق بات کرنے سے نہیں شرماتا اور جب تمہیں نبی کی بیویوں سے کچھ مانگنا ہو تو پردے کے پیچھے سے مانگا کرو، یہ تمہارے اور ان کے دلوں کی پاکیزگی کے لیے زیادہ بہتر طریقہ ہے تمہیں یہ حق نہیں کہ اللہ کے رسول کو اذیت دو اور ان کی ازواج سے ان کے

بعد کبھی بھی نکاح نہ کرو، بتحقیق یہ اللہ کے نزدیک بہت بڑا گناہ ہے۔ ۵۴۔ تم کسی بات کو خواہ چھپاؤ یا ظاہر کرو اللہ تو یقینا ہر چیز کا خوب علم رکھتا ہے۔ ۵۵۔ رسول کی ازواج پر کوئی مضائقہ نہیں اپنے باپ، اپنے بیٹوں، اپنے بھائیوں، اپنے بھتیجوں، اپنے بھانجوں، اپنی مسلم خواتین اور کنیزوں سے (پردہ نہ کرنے میں) اور اللہ کا خوف کریں، اللہ یقینا ہر چیز پر گواہ ہے۔ ۵۶۔ اللہ اور اس کے فرشتے یقینا نبی پر درود بھیجتے ہیں، اے ایمان والو! تم بھی ان پر درود و سلام بھیجو جیسے سلام بھیجنے کا حق ہے۔ ۵۷۔ جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کو اذیت دیتے ہیں ان پر دنیا اور آخرت میں اللہ نے لعنت کی ہے اور اس نے ان کے لیے ذلت آمیز عذاب تیار کر رکھا ہے۔ ۵۸۔ اور جو لوگ مومن مردوں اور مومنہ عورتوں کو ناکردہ (گناہ) پر اذیت دیتے ہیں پس انہوں نے بہتان اور صریح گناہ کا بوجھ اٹھایا ہے۔ ۵۹۔ اے نبی! اپنی ازواج اور اپنی بیٹیوں اور مومنین کی عورتوں سے کہہ دیجئے: وہ اپنی چادریں تھوڑی نیچی کر لیا کریں، یہ امر ان کی شناخت کے لیے (احتیاط کے) قریب تر ہو گا پھر کوئی انہیں اذیت نہ دے گا اور اللہ بڑا معاف کرنے والا، مہربان ہے۔ ۶۰۔ اگر منافقین اور وہ لوگ جن کے دلوں میں بیماری ہے اور جو مدینہ میں افواہیں پھیلاتے ہیں اپنی حرکتوں سے باز نہ آئے تو ہم آپ کو ان کے خلاف اٹھائیں گے پھر وہ اس شہر میں آپ کے جوار میں تھوڑے دن ہی رہ پائیں گے۔ ۶۱۔ یہ لعنت کے سزاوار ہوں گے، وہ جہاں پائے جائیں گے پکڑے جائیں گے اور بری طرح سے مارے جائیں گے۔ ۶۲۔ جو پہلے گزر چکے ہیں ان کے لیے بھی اللہ کا یہی دستور رہا ہے اور اللہ کے دستور میں آپ کوئی تبدیلی نہیں پائیں گے۔ ۶۳۔ لوگ آپ سے قیامت کے بارے میں پوچھتے ہیں، کہہ دیجئے: اس کا علم صرف اللہ کے پاس ہے اور تجھے کیا خبر شاید قیامت قریب ہو؟ ۶۴۔ بلاشبہ اللہ نے کافروں پر لعنت کی ہے اور ان کے لیے بھڑکتی آگ تیار کر رکھی ہے، ۶۵۔ جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے، وہ نہ کوئی حامی پائیں گے اور نہ مددگار۔ ۶۶۔

اس دن ان کے چہرے آگ میں الٹائے پلٹائے جائیں گے، وہ کہیں گے: اے کاش! ہم نے اللہ کی اطاعت اور اس کے رسول کی اطاعت کی ہوتی۔۶۷۔ اور وہ کہیں گے: ہمارے پروردگار! ہم نے اپنے سرداروں اور بڑوں کی اطاعت کی تھی پس انہوں نے ہمیں گمراہ کر دیا۔۶۸۔ ہمارے پروردگار! تو انہیں دگنا عذاب دے اور ان پر بڑی لعنت بھیج۔۶۹۔ اے ایمان والو! ان لوگوں کی طرح نہ ہونا جنہوں نے موسیٰ کو اذیت دی تھی پھر اللہ نے ان کے الزام سے انہیں بری ثابت کیا اور وہ اللہ کے نزدیک آبرو والے تھے۔۷۰۔ اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سیدھی (مبنی بر حق) باتیں کیا کرو۔ ۷۱۔ اللہ تمہارے اعمال کی اصلاح فرمائے گا اور تمہارے گناہ معاف فرمائے گا اور جس نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی پس اس نے عظیم کامیابی حاصل کی۔ ۷۲۔ ہم نے اس امانت کو آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں کے سامنے پیش کیا تو ان سب نے اسے اٹھانے سے انکار کیا اور وہ اس سے ڈر گئے لیکن انسان نے اسے اٹھا لیا، انسان یقیناً بڑا ظالم اور نادان ہے۔ ۷۳۔ تاکہ (نتیجے میں) اللہ منافق مردوں اور منافق عورتوں کو اور مشرک مردوں اور مشرکہ عورتوں کو عذاب دے اور مومن مردوں اور مومنہ عورتوں کو معاف کرے اور اللہ بڑا بخشنے والا، رحیم ہے۔

۳۴....سبا

بنام خدائے رحمن و رحیم

۱۔ ثنائے کامل اس اللہ کے لیے ہے جو آسمانوں اور زمین کی ہر چیز کا مالک ہے اور آخرت میں بھی ثنائے کامل اسی کے لیے ہے اور وہ بڑا حکمت والا، خوب باخبر ہے۔ ۲۔ جو کچھ زمین کے اندر جاتا ہے اور جو کچھ اس سے

نکلتا ہے اور جو کچھ آسمان سے اترتا ہے اور جو کچھ اس میں چڑھتا ہے سب کو اللہ جانتا ہے اور وہی رحیم و غفور ہے۔ ۳۔ اور کفار کہتے ہیں: قیامت ہم پر نہیں آئے گی، کہہ دیجئے: میرے عالم الغیب رب کی قسم وہ تم پر ضرور آکر رہے گی، آسمانوں اور زمین میں ذرہ برابر بھی (کوئی چیز) اس سے پوشیدہ نہیں ہے اور نہ ذرے سے چھوٹی چیز اور نہ اس سے بڑی مگر یہ کہ سب کچھ کتاب مبین میں ثبت ہے۔ ۴۔ تاکہ اللہ ایمان لانے والوں اور نیک عمل انجام دینے والوں کو جزا دے، یہی وہ لوگ ہیں جن کے لیے مغفرت اور رزق کریم ہے۔ ۵۔ اور جنہوں نے ہماری آیات کو مغلوب کرنے کی سعی کی ان کے لیے بلا کا دردناک عذاب ہے۔ ۶۔ اور جنہیں علم دیا گیا ہے وہ خوب جانتے ہیں کہ آپ کے رب کی طرف سے آپ پر جو کچھ نازل کیا گیا ہے وہ حق ہے اور وہ بڑے غالب آنے والے اور قابل ستائش (اللہ) کی راہ کی طرف ہدایت کرتا ہے۔ ۷۔ اور کفار کہتے ہیں: کیا ہم تمہیں ایک ایسے آدمی کا پتہ بتائیں جو تمہیں یہ خبر دیتا ہے کہ جب تم مکمل طور پر پارہ پارہ ہو جاؤ گے تو بلاشبہ تم نئی خلقت پاؤ گے؟ ۸۔ اس نے اللہ پر جھوٹ بہتان باندھا ہے یا اسے جنون لاحق ہے؟ (نہیں) بلکہ (بات یہ ہے کہ) جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے وہ لوگ عذاب میں اور گہری گمراہی میں مبتلا ہیں۔ ۹۔ کیا انہوں نے اپنے آگے اور پیچھے پر محیط آسمان اور زمین کو نہیں دیکھا؟ اگر ہم چاہیں تو انہیں زمین میں دھنسا دیں یا آسمان سے ان پر ٹکڑے برسا دیں۔ یقیناً اس میں اللہ کی طرف رجوع کرنے والے ہر بندے کے لیے نشانی ہے۔ ۱۰۔ اور بتحقیق ہم نے داؤد کو اپنی طرف سے فضیلت دی، (اور ہم نے کہا) اے پہاڑو! اس کے ساتھ (تسبیح پڑھتے ہوئے) خوش الحانی کرو اور پرندوں کو بھی (یہی حکم دیا) اور ہم نے لوہے کو ان کے لیے نرم کر دیا ۱۱۔ کہ تم لوگ زرہیں بناؤ اور ان کے حلقوں کو باہم مناسب رکھو اور نیک عمل کرو بتحقیق جو کچھ تم کرتے میں اسے دیکھتا ہوں۔ ۱۲۔ اور سلیمان کے لیے ہم نے ہوا کو مسخر کر دیا، صبح کے وقت اس کا چلنا ایک

ماہ کا راستہ اور شام کے وقت کا چلنا بھی ایک ماہ کا راستہ (ہوتا) اور ہم نے اس کے لیے تانبے کا چشمہ بہا دیا اور جنوں میں سے بعض ایسے تھے جو اپنے رب کی اجازت سے سلیمان کے آگے کام کرتے تھے اور ان میں سے جو ہمارے حکم سے انحراف کرتا ہم اسے بھڑکتی ہوئی آگ کے عذاب کا ذائقہ چکھاتے. ۱۳۔ سلیمان جو چاہتے یہ جنات ان کے لیے بنا دیتے تھے، بڑی مقدس عمارات، مجسمے، حوض جیسے پیالے اور زمین میں گڑی ہوئی دیگیں، اے آل داؤد! شکر ادا کرو اور میرے بندوں میں شکر کرنے والے کم ہیں۔ ۱۴۔ پھر جب ہم نے سلیمان کی موت کا فیصلہ کیا تو ان جنات کو سلیمان کی موت کی بات کسی نے نہ بتائی سوائے زمین پر چلنے والی (دیمک) کے جو ان کے عصا کو کھا رہی تھی، پھر جب سلیمان زمین پر گرے تو جنوں پر بات واضح ہو گئی کہ اگر وہ غیب جانتے ہوتے تو ذلت کے اس عذاب میں مبتلا نہ رہتے۔ ۱۵۔ بتحقیق (اہل) سبا کے لیے ان کی آبادی میں موجود نشانی تھی، یعنی دو باغ دائیں اور بائیں تھے، اپنے رب کے رزق سے کھاؤ اور اس کا شکر ادا کرو، ایک پاکیزہ شہر (ہے) اور بڑا بخشنے والا پروردگار۔ ۱۶۔ پس انہوں نے منہ پھیر لیا تو ہم نے ان پر بند کا سیلاب بھیج دیا اور ان دو باغوں کے عوض ہم نے انہیں دو ایسے باغات دیے جن میں بدمزہ پھل اور کچھ جھاؤ کے درخت اور تھوڑے سے بیر تھے۔ ۱۷۔ ان کی ناشکری کے سبب ہم نے انہیں یہ سزا دی اور کیا ایسی سزا ناشکروں کے علاوہ ہم کسی اور کو دیتے ہیں؟ ۱۸۔ اور ہم نے ان کے اور جن بستیوں کو ہم نے برکت سے نوازا تھا، کے درمیان چند کھلی بستیاں بسا دیں اور ان میں سفر کی منزلیں متعین کیں، ان میں راتوں اور دنوں میں امن کے ساتھ سفر کیا کرو۔ ۱۹۔ پس انہوں نے کہا: ہمارے پروردگار! ہمارے سفر کی منزلوں کو لمبا کر دے اور انہوں نے اپنے آپ پر ظلم کیا چنانچہ ہم نے بھی انہیں افسانے بنا دیا اور انہیں مکمل طور پر ٹکڑے ٹکڑے کر دیا، یقیناً اس واقعہ میں ہر صبر اور شکر کرنے والے کے لیے نشانیاں. ۲۰۔ اور بتحقیق ابلیس نے ان کے

بارے میں اپنا گمان درست پایا اور انہوں نے اس کی پیروی کی سوائے مومنوں کی ایک جماعت کے۔ ۲۱۔ اور ابلیس کو ان پر کوئی بالادستی حاصل نہ تھی مگر ہم یہ جاننا چاہتے تھے کہ آخرت کا ماننے والا کون ہے اور ان میں سے کون اس بارے میں شک میں ہے اور آپ کا رب ہر چیز پر نگہبان ہے۔ ۲۲۔ کہہ دیجیے: جنہیں تم اللہ کے سوا (معبود) سمجھتے ہو انہیں پکارو، وہ ذرہ بھر چیز کے مالک نہیں ہیں نہ آسمانوں میں اور نہ زمین میں اور نہ ہی ان دونوں میں ان کی شرکت ہے اور نہ ان میں سے اس کا کوئی مددگار ہے۔ ۲۳۔ اور اللہ کے نزدیک کسی کی شفاعت فائدہ مند نہیں سوائے اس کے جس کے حق میں اللہ نے اجازت دی ہو، یہاں تک کہ جب ان کے دلوں سے پریشانی دور ہو گی تو وہ کہیں گے: تمہارے رب نے کیا فرمایا؟ وہ کہیں گے: حق فرمایا ہے اور وہی برتر، بزرگ ہے۔ ۲۴۔ ان سے پوچھیے: تمہیں آسمانوں اور زمین سے رزق کون دیتا ہے؟ کہہ دیجیے: اللہ، تو ہم اور تم میں سے کوئی ایک ہدایت پر یا صریح گمراہی میں ہے۔ ۲۵۔ کہہ دیجیے: ہمارے گناہوں کی تم سے پرسش نہیں ہو گی اور نہ ہی تمہارے اعمال کے بارے میں ہم سے سوال ہو گا۔ ۲۶۔ کہہ دیجیے: ہمارا رب ہمیں جمع کرے گا پھر ہمارے درمیان حق پر مبنی فیصلہ فرمائے گا اور وہ بڑا فیصلہ کرنے والا، دانا ہے۔ ۲۷۔ کہہ دیجیے: مجھے وہ تو دکھاؤ جنہیں تم نے شریک بنا کر اللہ کے ساتھ ملا رکھا ہے، ہرگز نہیں، بلکہ بڑا غالب آنے والا، حکمت والا صرف اللہ ہے۔ ۲۸۔ اور ہم نے آپ کو تمام انسانوں کے لیے فقط بشارت دینے والا اور تنبیہ کرنے والا بنا کر بھیجا ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے ہیں۔ ۲۹۔ اور یہ کہتے ہیں: اگر تم لوگ سچے ہو (تو بتاؤ قیامت کے) وعدے کا دن کب آنے والا ہے؟ ۳۰۔ کہہ دیجیے: تم سے ایک دن کا وعدہ ہے جس سے تم نہ ایک گھڑی پیچھے ہٹ سکو گے اور نہ آگے بڑھ سکو گے۔ ۳۱۔ اور کفار کہتے ہیں: ہم اس قرآن پر ہرگز ایمان نہ لائیں گے اور نہ (ان کتابوں پر) جو اس سے پہلے ہیں اور کاش آپ ان کا وہ حال دیکھ لیتے جب یہ

ظالم اپنے رب کے سامنے کھڑے کیے جائیں گے اور ایک دوسرے پر الزام عائد کر رہے ہوں گے، (چنانچہ) جو لوگ دبے ہوئے ہوتے تھے وہ بڑا بننے والوں سے کہیں گے: اگر تم نہ ہوتے تو ہم مومن ہوتے۔ ۳۲۔ اور بڑا بننے والے دبے رہنے والوں سے کہیں گے: ہدایت تمہارے پاس آ جانے کے بعد کیا ہم نے تمہیں اس سے روکا تھا؟ (نہیں) بلکہ تم خود ہی مجرم ہو۔ ۳۳۔ اور کمزور لوگ بڑا بننے والوں سے کہیں گے: بلکہ یہ رات دن کی چالیں تھیں جب تم ہمیں اللہ سے کفر کرنے اور اس کے لیے ہمسر بنانے کے لیے کہتے تھے، جب وہ عذاب کو دیکھ لیں گے تو دل میں ندامت لیے بیٹھیں گے اور ہم کفار کی گردنوں میں طوق ڈالیں گے، کیا ان کو اس کے سوا کوئی بدلہ ملے گا جس کے یہ مرتکب ہوا کرتے تھے۔ ۳۴۔ اور ہم نے کسی بستی کی طرف کسی تنبیہ کرنے والے کو نہیں بھیجا مگر یہ کہ وہاں کے مراعات یافتہ لوگ کہتے تھے: جو پیغام تم لے کر آئے ہو ہم اسے نہیں مانتے۔ ۳۵۔ اور کہتے تھے: ہم اموال اور اولاد میں بڑھ کر ہیں ہم پر عذاب نہیں ہو گا۔ ۳۶۔ کہہ دیجئے: میرا رب جس کے لیے چاہتا ہے رزق فراوان اور تنگ کر دیتا ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔ ۳۷۔ اور تمہارے اموال و اولاد ایسے نہیں جو تمہیں ہماری قربت میں درجہ دلائیں سوائے اس کے جو ایمان لائے اور نیک عمل کرے، پس ان کے اعمال کا دگنا ثواب ہے اور وہ سکون کے ساتھ بالا خانوں میں ہوں گے. ۳۸۔ اور جو لوگ ہماری آیات کو مغلوب کرنے کے لیے سعی کرتے ہیں وہ لوگ عذاب میں حاضر کیے جائیں گے۔ ۳۹۔ کہہ دیجئے: میرا رب اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے فراوانی اور تنگی سے رزق دیتا ہے اور جو کچھ تم خرچ کرتے ہو اس کی جگہ وہ اور دیتا ہے اور وہ سب سے بہتر رزق دینے والا ہے۔ ۴۰۔ اور جس دن وہ ان سب لوگوں کو جمع کرے گا پھر فرشتوں سے پوچھے گا: کیا یہ لوگ تمہاری پرستش کرتے تھے؟ ۴۱۔ وہ کہیں گے: پاک ہے تیری ذات، تو ہی ہمارا آقا ہے نہ کہ وہ، بلکہ وہ تو جنات کی پرستش کرتے تھے اور

ان کی اکثریت انہی کو مانتی ہے۔ ۴۲۔ لہٰذا آج تم میں سے کوئی ایک دوسرے کو نفع اور نقصان پہنچانے کا اختیار نہیں رکھتا اور ظالموں سے ہم کہہ دیں گے: سب چکھو اس جہنم کا عذاب جس کی تم تکذیب کرتے تھے۔ ۴۳۔ اور جب ان پر ہماری واضح آیات کی تلاوت کی جاتی ہے تو کہتے ہیں: یہ شخص تو تمہیں تمہارے باپ دادا کے معبودوں سے روکنا چاہتا ہے اور کہتے ہیں: یہ (قرآن) تو محض ایک خود ساختہ جھوٹ ہے اور کفار (کا یہ وطیرہ رہا ہے کہ ان) کے پاس جب بھی حق آیا تو کہنے لگے: بے شک یہ تو ایک کھلا جادو ہے۔ ۴۴۔ اور نہ تو ہم نے پہلے انہیں کتابیں دی تھیں جنہیں یہ پڑھتے ہوں اور نہ ہی آپ سے پہلے ہم نے ان کی طرف کوئی تنبیہ کرنے والا بھیجا ہے۔ ۴۵۔ اور ان سے پہلے لوگوں نے بھی تکذیب کی تھی اور جو کچھ ہم نے انہیں دیا تھا یہ اس کے دسویں حصے کو بھی نہیں پہنچے مگر جب انہوں نے میرے رسولوں کی تکذیب کی تو (دیکھ لیا) میرا عذاب کتنا سخت تھا۔ ۴۶۔ کہہ دیجئے: میں تمہیں ایک بات کی نصیحت کرتا ہوں کہ تم اللہ کے لیے اٹھ کھڑے ہو ایک ایک اور دو دو کر کے پھر سوچو کہ تمہارے ساتھی میں جنون کی کوئی بات نہیں ہے، وہ تو تمہیں ایک شدید عذاب سے پہلے خبردار کرنے والا ہے۔ ۴۷۔ کہدیجئے: جو اجر (رسالت) میں نے تم سے مانگا ہے وہ خود تمہارے ہی لیے ہے، میرا اجر تو اللہ کے ذمے ہے اور وہ ہر چیز پر گواہ ہے. ۴۸۔ کہہ دیجئے: میرا رب یقینا حق نازل فرماتا ہے اور وہ غیب کی باتوں کا خوب جاننے والا ہے۔ ۴۹۔ کہہ دیجئے: حق آگیا اور باطل نہ تو پہلی بار ایجاد کر سکتا ہے نہ ہی دوبارہ پلٹا سکتا ہے. ۵۰۔ کہہ دیجئے: اگر میں گمراہ ہو گیا ہوں تو اس گمراہی کا نقصان خود مجھے ہی ہے اور اگر میں ہدایت یافتہ ہوں تو یہ اس وحی کی بنا پر ہے جو میرے رب کی طرف سے مجھ پر ہوتی ہے، اللہ یقینا بڑا سننے والا قریب ہے۔ ۵۱۔ اور کاش! آپ دیکھ لیتے کہ جب یہ پریشان حال ہوں گے تو بچ نہ سکیں گے اور نزدیک ہی سے پکڑ لیے جائیں گے۔ ۵۲۔ (اب) وہ کہیں گے: ہم اس

ایمان پر ایمان لے آئے لیکن اب وہ اتنی دور نکلی ہوئی چیز کو کہاں پا سکیں گے؟ ۵۳۔ اور اس سے پہلے بھی وہ کفر کر چکے تھے اور انہوں نے بن دیکھے دور ہی دور سے (گمان کے) تیر چلائے تھے۔ ۵۴۔ اور اب ان کے اور ان کی مطلوبہ اشیاء کے درمیان پردے حائل کر دیے گئے ہیں جیسا کہ پہلے بھی ان کے ہم خیال لوگوں کے ساتھ (یہی) کیا گیا تھا، یقیناً وہ شبہ انگیز شک میں مبتلا تھے۔

۳۵....فاطر

بنام خدائے رحمن و رحیم

۱۔ ثنائے کامل اللہ کے لیے ہے جو آسمانوں اور زمین کا ایجاد کرنے والا نیز فرشتوں کو پیام رساں بنانے والا ہے جن کے دو دو، تین تین اور چار چار پر ہیں، وہ جیسے چاہتا ہے مخلوقات میں اضافہ فرماتا ہے، یقیناً اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ ۲۔ لوگوں کے لیے جو رحمت (کا دروازہ) اللہ کھولے اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جسے وہ بند کر دے اسے اللہ کے بعد کوئی کھولنے والا نہیں اور وہ بڑا غالب آنے والا، حکمت والا ہے۔ ۳۔ اے لوگو! اللہ کے تم پر جو احسانات ہیں انہیں یاد کرو، کیا اللہ کے سوا کوئی اور خالق ہے جو آسمان اور زمین سے تمہیں رزق دے؟ اس کے سوا کوئی معبود نہیں پس تم کہاں الٹے پھرے جا رہے ہو؟ ۴۔ اگر یہ لوگ آپ کی تکذیب کرتے ہیں تو آپ سے پہلے بھی رسولوں کی تکذیب ہوئی ہے اور تمام امور کی بازگشت اللہ ہی کی طرف ہے۔ ۵۔ اے لوگو! اللہ کا وعدہ یقیناً سچا ہے لہٰذا دنیا کی زندگی تمہیں دھوکے میں نہ ڈالے اور نہ ہی وہ دغاباز (شیطان) اللہ کے بارے میں تمہیں فریب دینے پائے۔ ۶۔ شیطان یقیناً تمہارا دشمن ہے پس تم اسے دشمن

سمجھو، بے شک وہ اپنے گروہ کو صرف اس لیے دعوت دیتا ہے تاکہ وہ لوگ اہل جہنم میں شامل ہو جائیں۔ ۷۔ جنہوں نے کفر کیا ان کے لیے شدید عذاب ہے اور جو ایمان لائے اور نیک اعمال کرتے رہے ان کے لیے مغفرت اور بڑا اجر ہے۔ ۸۔ بھلا وہ شخص جس کے لیے اس کا برا عمل خوشنما بنا دیا گیا ہو اور وہ اسے اچھا سمجھنے لگا ہو (ہدایت یافتہ شخص کی طرح ہو سکتا ہے؟) بے شک اللہ جسے چاہتا ہے گمراہی میں ڈال دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے لہٰذا ان لوگوں پر افسوس میں آپ کی جان نہ چلی جائے، یہ جو کچھ کر رہے ہیں یقیناً اللہ کو اس کا خوب علم ہے۔ ۹۔ اور اللہ ہی ہواؤں کو بھیجتا ہے تو وہ بادل کو اٹھاتی ہیں پھر ہم اسے ایک اجاڑ شہر کی طرف لے جاتے ہیں پھر ہم اس سے زمین کو اس کی موت کے بعد زندہ کر دیتے ہیں، اسی طرح (قیامت کو) اٹھنا ہو گا۔ ۱۰۔ جو شخص عزت کا خواہاں ہے تو (وہ جان لے کہ) عزت ساری اللہ کے لیے ہے، پاکیزہ کلمات اسی کی طرف اوپر چلے جاتے ہیں اور نیک عمل اسے بلند کر دیتا ہے اور جو لوگ بری مکاریاں کرتے ہیں ان کے لیے سخت عذاب ہے اور ایسے لوگوں کا مکر نابود ہو جائے گا۔ ۱۱۔ اور اللہ نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا پھر نطفے سے پھر تمہیں جوڑا بنا دیا اور کوئی عورت نہ حاملہ ہوتی ہے اور نہ بچہ جنتی ہے مگر اللہ کے علم کے ساتھ اور نہ کسی زیادہ عمر والے کو عمر دی جاتی ہے اور نہ ہی اس کی عمر میں کمی کی جاتی ہے مگر یہ کہ کتاب میں (ثبت) ہے، یقیناً یہ سب کچھ اللہ کے لیے آسان ہے۔ ۱۲۔ اور دو سمندر برابر نہیں ہوتے: ایک شیریں، پیاس بجھانے والا، پینے میں خوشگوار اور دوسرا کھارا کڑوا اور ہر ایک سے تم تازہ گوشت کھاتے ہو اور زیورات نکال کر پہنتے ہو اور تم ان کشتیوں کو دیکھتے ہو جو پانی کو چیرتی چلی جاتی ہیں تاکہ تم اللہ کا فضل تلاش کرو اور شاید تم شکر گزار بن جاؤ۔ ۱۳۔ وہ رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے اور سورج اور چاند کو مسخر کیا ہے، ان میں سے ہر ایک مقررہ وقت تک چلتا رہے گا، یہی اللہ تمہارا رب ہے،

سلطنت اسی کی ہے اور اس کے علاوہ جنہیں تم پکارتے ہو وہ کھجور کی گٹھلی کے چھلکے (کے برابر کسی چیز) کے مالک نہیں ہیں۔ ۱۴۔ اگر تم انہیں پکارو تو وہ تمہاری پکار سن نہیں سکتے اور اگر سن بھی لیں تو تمہیں جواب نہیں دے سکتے اور قیامت کے دن وہ تمہارے اس شرک کا انکار کریں گے اور (خدائے) باخبر کی طرح تجھے کوئی خبر نہیں دے سکتا۔ ۱۵۔ اے لوگو! تم اللہ کے محتاج ہو اور اللہ تو بے نیاز، لائق ستائش ہے۔ ۱۶۔ اگر وہ چاہے تو تمہیں نابود کر دے اور نئی خلقت لے آئے۔ ۱۷۔ اور ایسا کرنا اللہ کے لیے مشکل تو نہیں۔ ۱۸۔ اور کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا اور اگر کوئی (گناہوں کے) بھاری بوجھ والا اپنا بوجھ اٹھانے کے لیے کسی کو پکارے گا تو اس سے کچھ بھی نہیں اٹھایا جائے گا خواہ وہ قرابتدار ہی کیوں نہ ہو، آپ تو صرف انہیں ڈرا سکتے ہیں جو بن دیکھے اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور جو پاکیزگی اختیار کرتا ہے تو وہ صرف اپنے لیے ہی پاکیزگی اختیار کرتا ہے اور اللہ ہی کی طرف پلٹنا ہے. ۱۹۔ اور نابینا اور بینا برابر نہیں سکتے، ۲۰۔ اور نہ ہی اندھیرا اور نہ روشنی، ۲۱۔ اور نہ سایہ اور نہ دھوپ، ۲۲۔ اور نہ ہی زندے اور نہ ہی مردے یکساں ہو سکتے ہیں، بے شک اللہ جسے چاہتا ہے سنواتا ہے اور آپ قبروں میں مدفون لوگوں کو تو نہیں سنا سکتے۔ ۲۳۔ آپ تو صرف تنبیہ کرنے والے ہیں۔ ۲۴۔ ہم نے آپ کو حق کے ساتھ بشارت دینے والا اور تنبیہ کرنے والا بنا کر بھیجا ہے اور کوئی امت ایسی نہیں گزری جس میں کوئی متنبہ کرنے والا نہ آیا ہو۔ ۲۵۔ اور اگر یہ لوگ آپ کی تکذیب کرتے ہیں تو ان سے پہلے والوں نے بھی تکذیب کی ہے، ان کے پاس ان کے رسول واضح دلائل اور صحیفے اور روشن کتاب لے کر آئے تھے۔ ۲۶۔ پھر جنہوں نے کفر کیا میں نے انہیں گرفت میں لے لیا پھر (دیکھا) میرا عذاب کیسا سخت تھا؟ ۲۷۔ کیا تو نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے آسمان سے پانی برسایا پھر ہم نے اس سے مختلف رنگوں کے پھل نکالے؟ اور پہاڑوں میں مختلف رنگوں کی سفید

سرخ گھاٹیاں پائی جاتی ہیں اور کچھ گہری سیاہ ہیں۔ ۲۸۔ اور اسی طرح انسانوں اور جانوروں اور مویشیوں میں بھی رنگ پائے جاتے ہیں، اللہ کے بندوں میں سے صرف اہل علم ہی اس سے ڈرتے ہیں، بے شک اللہ بڑا غالب آنے والا، معاف کرنے والا ہے. ۲۹۔ بے شک جو لوگ اللہ کی کتاب کی تلاوت کرتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور ہم نے جو رزق انہیں دیا ہے اس میں سے پوشیدہ اور علانیہ خرچ کرتے ہیں، وہ ایسی تجارت کے ساتھ امید لگائے ہوئے ہیں جس میں ہر گز خسارہ نہ ہو گا۔ ۳۰۔ تاکہ اللہ ان کا پورا اجر انہیں دے بلکہ اپنے فضل سے مزید بھی عطا فرمائے، یقیناً اللہ بڑا معاف کرنے والا، قدر دان ہے۔ ۳۱۔ اور ہم نے جو کتاب آپ کی طرف وحی کی ہے وہی برحق ہے، یہ ان کتابوں کی تصدیق کرتی ہے جو اس سے پہلے آئی ہیں، یقیناً اللہ اپنے بندوں سے خوب باخبر، ان پر نظر رکھنے والا ہے۔ ۳۲۔ پھر ہم نے اس کتاب کا وارث انہیں بنایا جنہیں ہم نے اپنے بندوں میں سے برگزیدہ کیا ہے پس ان میں سے کچھ اپنے نفس پر ظلم کرنے والے ہیں اور کچھ میانہ رو ہیں اور کچھ اللہ کے اذن سے نیکیوں میں سبقت لے جانے والے ہیں یہی تو بڑا فضل ہے ۳۳۔ وہ دائمی جنتیں ہیں جن میں یہ داخل ہوں گے، وہاں انہیں سونے کے کنگن اور موتی پہنائے جائیں گے اور وہاں ان کا لباس ریشمی ہو گا۔ ۳۴۔ اور وہ کہیں گے: ثنائے کامل ہے اس اللہ کے لیے جس نے ہم سے غم کو دور کیا، یقیناً ہمارا رب بڑا معاف کرنے والا قدر دان ہے۔ ۳۵۔ جس نے اپنے فضل سے ہمیں دائمی اقامت کی جگہ میں ٹھہرایا جہاں ہمیں نہ کوئی مشقت اور نہ تھکاوٹ لاحق ہو گی۔ ۳۶۔ اور جنہوں نے کفر اختیار کیا ان کے لیے جہنم کی آتش ہے، نہ تو ان کی قضا آئے گی کہ مر جائیں اور نہ ہی ان کے عذاب جہنم میں تخفیف کی جائے گی، ہر کفر کرنے والے کو ہم اسی طرح سزا دیا کرتے ہیں۔ ۳۷۔ اور وہ جہنم میں چلا کر کہیں گے: ہمارے پروردگار! ہمیں اس جگہ سے نکال، ہم نیک عمل کریں گے برخلاف ان کاموں کے جو ہم (پہلے) کرتے رہے

ہیں،(جواب ملے گا) کیا ہم نے تمہیں اتنی عمر نہیں دی جس میں نصیحت حاصل کرنے والا نصیحت حاصل کر سکتا تھا؟ جب کہ تمہارے پاس تنبیہ کرنے والا بھی آیا تھا، اب ذائقہ چکھو کہ ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔ ۳۸۔ یقیناً اللہ آسمانوں اور زمین کی پوشیدہ باتوں کا جاننے والا ہے اور وہ ان باتوں کو بھی خوب جانتا ہے جو سینوں میں (مخفی) ہیں.۔ ۳۹۔ اسی نے تمہیں زمین میں جانشین بنایا، پس جو کفر کرتا ہے اس کے کفر کا نقصان اسی کو ہے اور کفار کے لیے ان کا کفران کے رب کے نزدیک صرف غضب میں اضافہ کرتا ہے اور کفار کے لیے ان کا سفر صرف ان کے خسارے میں اضافے کا موجب بنتا ہے۔ ۴۰۔ کہہ دیجیے: یہ تو بتاؤ ان شریکوں کے بارے میں جنہیں تم اللہ کو چھوڑ کر پکارتے ہو؟ مجھے دکھلاؤ! انہوں نے زمین سے کیا پیدا کیا؟ یا کیا آسمانوں میں ان کی شرکت ہے؟ یا ہم نے انہیں کوئی کتاب دی ہے جس کی بنا پر یہ کوئی دلیل رکھتے ہوں؟ (نہیں) بلکہ یہ ظالم لوگ ایک دوسرے کو محض فریب کی خاطر وعدے دیتے ہیں۔ ۴۱۔ اللہ آسمانوں اور زمین کو یقیناً تھامے رکھتا ہے کہ یہ اپنی جگہ چھوڑ نہ جائیں، اگر یہ اپنی جگہ چھوڑ جائیں تو اللہ کے بعد انہیں کوئی تھامنے والا نہیں ہے، یقیناً اللہ بڑا بردبار، بخشنے والا ہے۔ ۴۲۔ اور یہ لوگ اللہ کی پکی قسمیں کھا کر کہتے ہیں کہ اگر ان کے پاس کوئی تنبیہ کرنے والا آتا تو وہ ہر قوم سے بڑھ کر ہدایت یافتہ ہو جاتے، لیکن جب ایک متنبہ کرنے والا ان کے پاس آیا تو ان کی نفرت میں صرف اضافہ ہی ہوا۔ ۴۳۔ یہ زمین میں تکبر اور بری چالوں کا نتیجہ ہے، حالانکہ بری چال کا وبال اس کے چلنے والے پر ہی پڑتا ہے، تو کیا یہ لوگ اس دستور (الٰہی) کے منتظر ہیں جو پچھلی قوموں کے ساتھ رہا؟ لہٰذا آپ اللہ کے دستور میں کوئی تبدیلی نہیں پائیں گے اور نہ آپ اللہ کے دستور میں کوئی انحراف پائیں گے۔ ۴۴۔ کیا یہ لوگ زمین میں چل پھر کر نہیں دیکھتے کہ ان لوگوں کا کیا انجام ہوا جو ان سے پہلے گزر چکے ہیں؟ جب کہ وہ ان سے زیادہ طاقتور تھے، اللہ کو آسمانوں اور زمین میں کوئی

شے عاجز نہیں کر سکتی، وہ یقیناً بڑا علم رکھنے والا، بڑی قدرت رکھنے والا ہے۔ ۴۵۔ اور اگر اللہ لوگوں کو ان کی حرکات کی پاداش میں اپنی گرفت لے لیتا تو وہ روئے زمین پر کسی چلنے پھرنے والے کو نہ چھوڑتا لیکن وہ ایک مقررہ وقت تک مہلت دیتا ہے چنانچہ جب ان کا مقررہ وقت آجائے گا تو اللہ اپنے بندوں پر خوب نگاہ رکھنے والا ہے۔

۳۶....یٰس

بنام خدائے رحمن ورحیم

۱۔ یا، سین۔ ۲۔ قسم ہے قرآن حکیم کی ۳۔ کہ آپ یقیناً رسولوں میں سے ہیں، ۴۔ راہ راست پر ہیں۔ ۵۔ (یہ قرآن) غالب آنے والے مہربان کا نازل کردہ ہے، ۶۔ تاکہ آپ ایک ایسی قوم کو تنبیہ کریں جس کے باپ دادا کو تنبیہ نہیں کی گئی تھی لہٰذا وہ غفلت میں پڑے ہوئے ہیں۔ ۷۔ بتحقیق ان میں سے اکثر پر اللہ کا فیصلہ حتمی ہو چکا ہے پس اب وہ ایمان نہیں لائیں گے ۸۔ ہم نے ان کی گردنوں میں طوق ڈال رکھے ہیں اور وہ ٹھوڑیوں تک (پھنسے ہوئے) ہیں اسی لیے ان کے سر اوپر کی طرف الٹے ہوئے ہیں۔ ۹۔ اور ہم نے ان کے آگے دیوار کھڑی کی ہے اور ان کے پیچھے بھی دیوار کھڑی کی ہے اور ہم نے انہیں ڈھانک دیا ہے لہٰذا وہ کچھ دیکھ نہیں پاتے۔ ۱۰۔ اور ان کے لیے یکساں ہے کہ آپ انہیں تنبیہ کریں یا نہ کریں وہ (ہر حالت میں) ایمان نہیں لائیں گے۔ ۱۱۔ آپ تو صرف اسے تنبیہ کر سکتے ہیں جو اس ذکر کی اتباع کرے اور رحمن کا بن دیکھے خوف رکھے، ایسے شخص کو مغفرت اور اجر کریم کی بشارت دے دیں۔ ۱۲۔ ہم ہی مردوں کو زندہ

کرتے ہیں اور جو کچھ وہ آگے بھیج چکے ہیں اور جو آثار پیچھے چھوڑ جاتے ہیں سب کو ہم لکھتے ہیں اور ہر چیز کو ہم نے ایک امام مبین میں جمع کر دیا ہے۔ ۱۳۔ اور ان کے لیے بستی والوں کو مثال کے طور پر پیش کرو جب ان کے پاس پیغمبر آئے. ۱۴۔ جب ہم نے ان کی طرف دو پیغمبر بھیجے تو انہوں نے دونوں کی تکذیب کی پھر ہم نے تیسرے سے (انہیں) تقویت بخشی تو انہوں نے کہا: ہم تو تمہاری طرف بھیجے گئے ہیں۔ ۱۵۔ بستی والوں نے کہا: تم تو صرف ہم جیسے بشر ہو اور خدائے رحمن نے کوئی چیز نازل نہیں کی ہے، تم تو محض جھوٹ بولتے ہو۔ ۱۶۔ رسولوں نے کہا: ہمارا رب جانتا ہے کہ ہم تمہاری طرف ہی بھیجے گئے ہیں۔ ۱۷۔ اور ہم پر تو فقط واضح طور پر پیغام پہنچانا (فرض) ہے اور بس۔ ۱۸۔ بستی والوں نے کہا: ہم تمہیں اپنے لیے برا شگون سمجھتے ہیں، اگر تم باز نہ آئے تو ہم تمہیں ضرور سنگسار کر دیں گے اور ہماری طرف سے تمہیں دردناک عذاب ضرور پہنچے گا۔ ۱۹۔ رسولوں نے کہا: تمہاری بد شگونی خود تمہارے ساتھ ہے، کیا یہ (بد شگونی) اس لیے ہے کہ تمہیں نصیحت کی گئی ہے؟ بلکہ تم حد سے تجاوز کرنے والے ہو۔ ۲۰۔ شہر کے دور ترین گوشے سے ایک شخص دوڑتا ہوا آیا، بولا: اے میری قوم! ان رسولوں کی پیروی کرو۔ ۲۱۔ ان کی اتباع کرو جو تم سے کوئی اجر نہیں مانگتے اور وہ راہ راست پر ہیں۔ ۲۲۔ اور میں کیوں نہ اس ذات کی بندگی کروں جس نے مجھے پیدا کیا ہے اور جس کی طرف تم سب پلٹ کر جانا ہے۔ ۲۳۔ کیا میں اس ذات کے علاوہ کسی کو معبود بناؤں؟ جب کہ اگر خدائے رحمن ضرر پہنچانے کا ارادہ کرلے تو ان کی شفاعت مجھے کوئی فائدہ نہیں دے سکتی اور نہ وہ چھڑا سکتے ہیں۔ ۲۴۔ تب تو میں صریح گمراہی میں مبتلا ہو جاؤں گا۔ ۲۵۔ میں تو تمہارے پروردگار پر ایمان لے آیا ہوں لہٰذا میری بات سن لو۔ ۲۶۔ اس سے کہہ دیا گیا: جنت میں داخل ہو جاؤ، اس نے کہا: کاش! میری قوم کو اس بات کا علم ہو جاتا، ۲۷۔ کہ میرے رب نے مجھے بخش دیا اور مجھے عزت والوں میں شامل کیا ہے۔ ۲۸۔ اور اس کے بعد

اس کی قوم پر ہم نے آسمان سے کوئی لشکر نہیں اتارا اور نہ ہم کوئی لشکر اتارنے والے تھے۔ ۲۹۔ وہ تو محض ایک ہی چیخ تھی پس وہ یکا یک بجھ کر رہ گئے۔ ۳۰۔ ہائے افسوس! ان بندوں پر جن کے پاس جو بھی رسول آیا اس کے ساتھ انہوں نے تمسخر کیا۔ ۳۱۔ کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ ان سے پہلے کتنی قوموں کو ہم نے ہلاک کر دیا؟ اب وہ ان کی طرف لوٹ کر نہیں آئیں گے۔ ۳۲۔ اور ان سب کو ہمارے روبرو حاضر کیا جائے گا۔ ۳۳۔ اور مردہ زمین ان کے لیے ایک نشانی ہے جسے ہم نے زندہ کیا اور اس سے غلہ نکالا جسے یہ کھاتے ہیں۔ ۳۴۔ اور ہم نے اس میں کھجوروں اور انگوروں کے باغ بنائے اور ہم نے اس میں کچھ چشمے جاری کیے۔ ۳۵۔ تاکہ وہ اس کے پھلوں سے اور اپنے ہاتھ کی کمائی سے کھائیں، تو کیا یہ شکر نہیں کرتے؟ ۳۶۔ پاک ہے وہ ذات جس نے تمام جوڑے بنائے ان چیزوں سے جنہیں زمین اگاتی ہے اور خود ان سے اور ان چیزوں سے جنہیں یہ جانتے ہی نہیں۔ ۳۷۔ اور رات بھی ان کے لیے ایک نشانی ہے جس سے ہم دن کو کھینچ لیتے ہیں تو ان پر اندھیرا چھا جاتا ہے۔ ۳۸۔ اور سورج اپنے مقررہ ٹھکانے کی طرف چلا جا رہا ہے، یہ بڑے غالب آنے والے دانا کی تقدیر ہے۔ ۳۹۔ اور چاند کے لیے ہم نے منزلیں مقرر کی ہیں یہاں تک کہ وہ کھجور کی پرانی شاخ کی طرح لوٹ جاتا ہے۔ ۴۰۔ نہ سورج کے لیے سزاوار ہے کہ وہ چاند کو پکڑ لے اور نہ ہی رات دن پر سبقت لے سکتی ہے اور وہ سب ایک ایک مدار میں تیر رہے ہیں۔ ۴۱۔ اور یہ بھی ان کے لیے ایک نشانی ہے کہ ہم نے ان کی نسل کو بھری ہوئی کشتی میں سوار کیا۔ ۴۲۔ اور ہم نے ان کے لیے اس کشتی جیسی اور سواریاں بنائیں جن پر یہ سوار ہوتے ہیں۔ ۴۳۔ اور اگر ہم چاہیں تو انہیں غرق کر دیں پھر ان کے لیے نہ کوئی فریاد رس ہوگا اور نہ ہی وہ بچائے جائیں گے۔ ۴۴۔ مگر ہماری طرف سے رحمت ہے اور (جس سے) انہیں ایک وقت تک متاع (حیات) مل جاتی ہے۔ ۴۵۔ اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اس (گناہ) سے بچو جو تمہارے

سامنے ہے اور اس (عذاب) سے جو تمہارے پیچھے آنے والا ہے شاید تم پر رحم کیا جائے۔ ۴۶۔ اور ان کے رب کی نشانیوں میں سے جو بھی نشانی ان کے پاس آتی ہے وہ اس سے منہ موڑ لیتے ہیں۔ ۴۷۔ اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ جو رزق تمہیں اللہ نے عنایت کیا ہے اس سے کچھ (راہ خدا میں) خرچ کرو تو کفار مومنین سے کہتے ہیں: کیا ہم اسے کھلائیں جسے اگر اللہ چاہتا تو خود کھلا دیتا؟ تم تو بس صریح گمراہی میں مبتلا ہو۔ ۴۸۔ اور وہ کہتے ہیں: اگر تم سچے ہو (تو بتاؤ) یہ وعدہ (قیامت) کب پورا ہو گا؟ ۴۹۔ (در حقیقت) یہ ایک ایسی چیخ کے منتظر ہیں جو انہیں اس حالت میں گرفت میں لے گی جب یہ لوگ آپس میں جھگڑ رہے ہوں گے۔ ۵۰۔ پھر نہ تو وہ وصیت کر پائیں گے اور نہ ہی اپنے گھر والوں کی طرف واپس جاسکیں گے ۵۱۔ اور جب صور پھونکا جائے گا تو وہ اپنی قبروں سے اپنے رب کی طرف دوڑ پڑیں گے۔ ۵۲۔ کہیں گے: ہائے ہماری تباہی! ہماری خوابگاہوں سے ہمیں کس نے اٹھایا؟ یہ وہی بات ہے جس کا خدائے رحمن نے وعدہ کیا تھا اور پیغمبروں نے سچ کہا تھا۔ ۵۳۔ وہ تو صرف ایک چیخ ہو گی پھر سب کے سب ہمارے سامنے حاضر کیے جائیں گے ۔ ۵۴۔ اس روز کسی پر کچھ بھی ظلم نہیں کیا جائے گا اور تمہیں بس وہی بدلہ دیا جائے گا جیسا تم عمل کرتے رہے ہو۔ ۵۵۔ آج اہل جنت یقینا کیف و سرور کے ساتھ مشغلے میں ہوں گے۔ ۵۶۔ وہ اور ان کی ازواج سایوں میں مسندوں پر تکیے لگائے بیٹھے ہوں گے۔ ۵۷۔ وہاں ان کے لیے میوے اور ان کی مطلوبہ چیزیں موجود ہوں گی۔ ۵۸۔ مہربان رب کی طرف سے سلام کہا جائے گا۔ ۵۹۔ اے مجرمو! آج تم الگ ہو جاؤ۔ ۶۰۔ اے اولاد آدم! کیا ہم نے تم سے عہد نہیں لیا تھا کہ تم شیطان کی پرستش نہ کرنا؟ بے شک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔ ۶۱۔ اور یہ کہ میری بندگی کرنا، یہی سیدھا راستہ ہے۔ ۶۲۔ اور بتحقیق اس نے تم میں سے بہت سی مخلوق کو گمراہ کر دیا ہے، تو کیا تم عقل نہیں رکھتے؟ ۶۳۔ یہ وہی جہنم ہے جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا۔ ۶۴۔ آج اس جہنم میں جھلس جاؤ

اس کفر کے بدلے میں جو تم کیا کرتے تھے۔ ۶۵۔ آج ہم ان کے منہ پر مہر لگا دیتے ہیں اور ان کے ہاتھ ہم سے بولیں گے اور ان کے پاؤں گواہی دیں گے اس کے بارے میں جو کچھ وہ کرتے رہے ہیں۔ ۶۶۔ اور اگر ہم چاہیں تو ان کی آنکھوں کو مٹا دیں پھر یہ راستے کی طرف لپک بھی جائیں تو کہاں سے راستہ دیکھ سکیں گے؟ ۶۷۔ اور اگر ہم چاہیں تو انہیں ان ہی کی جگہ پر اس طرح مسخ کر دیں کہ نہ آگے جانے کی استطاعت ہو گی اور نہ پیچھے پلٹ سکیں گے۔ ۶۸۔ اور جسے ہم لمبی زندگی دیتے ہیں اسے خلقت میں اوندھا کر دیتے ہیں، کیا وہ عقل سے کام نہیں لیتے؟ ۶۹۔ اور ہم نے اس (رسول) کو شعر نہیں سکھایا اور نہ ہی یہ اس کے لیے شایان شان ہے، یہ تو بس ایک نصیحت (کی کتاب) اور روشن قرآن ہے، ۷۰۔ تاکہ جو زندہ ہیں انہیں تنبیہ کرے اور کافروں کے خلاف حتمی فیصلہ ہو جائے۔ ۷۱۔ کیا یہ لوگ نہیں دیکھتے کہ ہم نے اپنے دست قدرت سے بنائی ہوئی چیزوں میں سے ان کے لیے مویشی پیدا کیے چنانچہ اب یہ ان کے مالک ہیں؟ ۷۲۔ اور ہم نے انہیں ان کے لیے مسخر کر دیا چنانچہ کچھ پر یہ سوار ہوتے ہیں اور کچھ کو کھاتے ہیں۔ ۷۳۔ اور ہم نے انہیں ان کے لیے دیگر فوائد اور مشروبات ہیں تو کیا یہ شکر ادا نہیں کرتے؟ ۷۴۔ اور انہوں نے اللہ کے سوا اوروں کو معبود بنا لیا ہے کہ شاید انہیں مدد مل سکے۔ ۷۵۔ (حالانکہ) وہ (نہ صرف) ان کی مدد نہیں کر سکتے اور وہ الٹے ان معبودوں کے (تحفظ کے) لیے آمادہ لشکر ہیں۔ ۷۶۔ لہٰذا ان کی باتیں آپ کو رنجیدہ نہ کریں، ہم سب باتیں جانتے ہیں جو یہ چھپاتے ہیں اور جو ظاہر کرتے ہیں۔ ۷۷۔ کیا انسان یہ نہیں دیکھتا کہ ہم نے اسے نطفے سے پیدا کیا ہے اتنے میں وہ کھلا جھگڑالو بن گیا؟ ۷۸۔ پھر وہ ہمارے لیے مثالیں دینے لگتا ہے اور اپنی خلقت بھول جاتا ہے اور کہنے لگتا ہے: ان ہڈیوں کو خاک ہونے کے بعد کون زندہ کرے گا؟ ۷۹۔ کہہ دیجیے: انہیں وہی زندہ کرے گا جس نے انہیں پہلی بار پیدا کیا تھا اور وہ ہر قسم کی تخلیق کو خوب جانتا ہے۔ ۸۰۔ وہی ہے

جس نے تمہارے لیے سبز درخت سے آگ پیدا کی پھر تم اس سے آگ سلگاتے ہو۔ ۸۱۔ جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے، آیا وہ اس بات پر قادر نہیں ہے کہ ان جیسوں کو پیدا کرے؟ کیوں نہیں! وہ تو بڑا خالق، دانا ہے۔ ۸۲۔ جب وہ کسی چیز کا ارادہ کر لیتا ہے تو بس اس کا امر یہ ہوتا ہے: ہو جا پس وہ ہو جاتی ہے۔ ۸۳۔ پس پاک ہے وہ ذات جس کے ہاتھ میں ہر چیز کی سلطنت ہے اور اسی کی طرف تم پلٹائے جانے والے ہو۔

۳۷....الصافات

بنام خدائے رحمن و رحیم

۱۔ قسم ہے صف باندھنے والوں کی، ۲۔ پھر بطور کامل جھڑکی دینے والوں کی، ۳۔ پھر ذکر کی تلاوت کرنے والوں کی، ۴۔ یقینا تمہارا معبود ایک ہی ہے۔ ۵۔ جو آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب کا پروردگار اور مشرقوں کا پروردگار ہے۔ ۶۔ ہم نے آسمان دنیا کو ستاروں کی زینت سے مزین کیا، ۷۔ اور ہر سرکش شیطان سے بچاؤ کا ذریعہ بھی، ۸۔ کہ وہ عالم بالا کی طرف کان نہ لگا سکیں اور ہر طرف سے ان پر (انگارے) پھینکے جاتے ہیں۔ ۹۔ دھتکارے جاتے ہیں اور ان پر دائمی عذاب ہے۔ ۱۰۔ مگر ان میں سے جو کسی بات کو اچک لے تو ایک تیز شعلہ اس کا پیچھا کرتا ہے۔ ۱۱۔ تو ان سے پوچھ لیجیے کہ کیا ان کا پیدا کرنا مشکل ہے یا وہ جنہیں ہم نے (ان کے علاوہ) خلق کیا ہے؟ ہم نے انہیں لیسدار گارے سے پیدا کیا۔ ۱۲۔ بلکہ آپ تعجب کر رہے ہیں اور یہ لوگ تمسخر کرتے ہیں۔ ۱۳۔ اور جب انہیں نصیحت کی جاتی ہے تو نصیحت نہیں

ماننتے۔ ۱۴۔ اور جب کوئی نشانی دیکھتے ہیں تو اس کا مذاق اڑاتے ہیں۔ ۱۵۔ اور کہتے ہیں: یہ تو ایک کھلا جادو ہے۔ ۱۶۔ کیا جب ہم مر چکیں گے اور خاک اور ہڈیاں ہو جائیں گے تو کیا ہم (دوبارہ) اٹھائے جائیں گے ؟ ۱۷۔ کیا ہمارے اگلے باپ دادا بھی (اٹھائے جائیں گے)؟ ۱۸۔ کہہ دیجئے: ہاں اور تم ذلیل کر کے (اٹھائے جاؤ گے)۔ ۱۹۔ وہ تو بس ایک جھڑکی ہو گی پھر وہ اپنی آنکھوں سے دیکھیں گے، ۲۰۔ اور کہیں گے: ہائے ہماری تباہی! یہ تو یوم جزا ہے۔ ۲۱۔ یہ فیصلے کا وہ دن ہے جس کی تم تکذیب کرتے تھے۔ ۲۲۔ گھیر لاؤ ظلم کا ارتکاب کرنے والوں کو اور ان کے ہم جنسوں کو اور انہیں جن کی یہ اللہ کو چھوڑ کر پوجا کرتے تھے، ۲۳۔ پھر انہیں جہنم کے راستے کی طرف ہانکو۔ ۲۴۔ انہیں روکو، ان سے پوچھا جائے گا۔ ۲۵۔ تمہیں ہوا کیا ہے کہ تم ایک دوسرے کی مدد نہیں کرتے؟ ۲۶۔ بلکہ آج تو وہ گردنیں جھکائے (کھڑے) ہیں۔ ۲۷۔ اور وہ ایک دوسرے کی طرف رخ کر کے باہم سوال کرتے ہیں۔ ۲۸۔ کہتے ہیں: تم ہمارے پاس طاقت سے آتے تھے۔ ۲۹۔ وہ کہیں گے: بلکہ تم خود ایمان لانے والے نہ تھے، ۳۰۔ ورنہ ہمارا تم پر کوئی زور نہ تھا بلکہ تم خود سرکش لوگ تھے۔ ۳۱۔ پس ہمارے بارے میں ہمارے رب کا فیصلہ حتمی ہو گیا، اب ہم (عذاب) چکھیں گے۔ ۳۲۔ پس ہم نے تمہیں گمراہ کیا جب کہ ہم خود بھی گمراہ تھے۔ ۳۳۔ تو اس دن وہ سب کے سب عذاب میں شریک ہوں گے۔ ۳۴۔ ہم مجرموں کے ساتھ یقیناً ایسا ہی کیا کرتے ہیں۔ ۳۵۔ جب ان سے کہا جاتا تھا: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں تو یہ تکبر کرتے تھے، ۳۶۔ اور کہتے تھے: کیا ہم ایک دیوانے شاعر کی خاطر اپنے معبودوں کو چھوڑ دیں؟ ۳۷۔ (نہیں) بلکہ وہ حق لے کر آئے ہیں اور اس نے رسولوں کی تصدیق کی ہے۔ ۳۸۔ بتحقیق تم دردناک عذاب چکھنے والے ہو. ۳۹۔ اور تمہیں صرف اس کی جزا ملے گی جو تم کرتے تھے۔ ۴۰۔ سوائے اللہ کے مخلص بندوں کے۔ ۴۱۔ ان کے لیے ایک معین رزق ہے، ۴۲۔ (ہر قسم کے) میوے اور وہ احترام کے

ساتھ ہوں گے ۴۳۔ نعمتوں والی جنت میں۔ ۴۴۔ وہ تختوں پر ایک دوسرے کے سامنے بیٹھے ہوں گے۔
۴۵۔ بہتی شراب کے جام ان میں پھرائے جائیں گے، ۴۶۔ جو چمکتی ہو گی، پینے والوں کے لیے لذیذ ہو گی،
۴۷۔ جس میں نہ سر درد ہو گا اور نہ ہی اس سے ان کی عقل زائل ہو گی۔ ۴۸۔ اور ان کے پاس نگاہ نیچے رکھنے
والی بڑی آنکھوں والی عورتیں ہوں گی۔ ۴۹۔ گویا کہ وہ محفوظ انڈے ہیں۔ ۵۰۔ پھر وہ آمنے سامنے بیٹھ کر
آپس میں باتیں کریں گے۔ ۵۱۔ ان میں سے ایک کہنے والا کہے گا: میرا ایک ہم نشین تھا، ۵۲۔ جو (مجھ سے)
کہتا تھا: کیا تم (قیامت کی) تصدیق کرنے والوں میں سے ہو؟ ۵۳۔ بھلا جب ہم مر چلیں گے اور مٹی اور
ہڈیاں ہو جائیں گے تو کیا ہمیں جزا ملے گی؟ ۵۴۔ ارشاد ہو گا: کیا تم دیکھنا چاہتے ہو؟ ۵۵۔ پھر اس نے جھانکا تو
اسے وسط جہنم میں دیکھے گا۔ ۵۶۔ کہے گا: قسم بخدا قریب تھا کہ تو مجھے بھی ہلاک کر دے۔ ۵۷۔ اور اگر
میرے رب کی نعمت نہ ہوتی تو میں بھی (عذاب میں) حاضر کیے جانے والوں میں ہوتا۔ ۵۸۔ کیا اب ہمیں
نہیں مرنا؟ ۵۹۔ ہماری پہلی موت کے بعد ہمیں کوئی اور عذاب نہ ہو گا؟ ۶۰۔ یقیناً یہ عظیم کامیابی ہے۔ ۶۱۔
عمل کرنے والوں کو ایسی ہی کامیابی کے لیے عمل کرنا چاہیے۔ ۶۲۔ کیا یہ مہمانی اچھی ہے یا زقوم کا درخت؟
۶۳۔ ہم نے اسے ظالموں کے لیے ایک آزمائش بنا دیا ہے۔ ۶۴۔ یہ ایسا درخت ہے جو جہنم کی تہ سے نکلتا
ہے۔ ۶۵۔ اس کے خوشے شیاطین کے سروں جیسے ہیں۔ ۶۶۔ پھر وہ اس میں سے کھائیں گے اور اس سے
پیٹ بھریں گے۔ ۶۷۔ پھر ان کے لیے اس پر کھولتا ہوا پانی ملا دیا جائے گا۔ ۶۸۔ پھر ان کا ٹھکانا بہر صورت
جہنم ہو گا۔ ۶۹۔ بلاشبہ انہوں نے اپنے باپ دادا کو گمراہ پایا۔ ۷۰۔ پھر وہ ان کے نقش قدم پر دوڑ پڑے۔
۷۱۔ اور بتحقیق ان سے پہلے اگلوں کی اکثریت گمراہ ہو چکی ہے۔ ۷۲۔ اور ہم نے ان میں تنبیہ کرنے والے
(رسول) بھیجے تھے۔ ۷۳۔ پھر دیکھو کہ تنبیہ شدگان کا کیا انجام ہوا، ۷۴۔ سوائے اللہ کے مخلص بندوں

کے۔ ۷۵۔ اور نوح نے ہمیں پکارا تو دیکھا کہ ہم کیسے بہترین جواب دینے والے ہیں۔ ۷۶۔ اور ہم نے انہیں اور ان کے گھر والوں کو عظیم مصیبت سے بچایا۔ ۷۷۔ اور ان کی نسل کو ہم نے باقی رہنے والوں میں رکھا۔ ۷۸۔ اور ہم نے آنے والوں میں ان کے لیے (ذکر جمیل) باقی رکھا۔ ۷۹۔ تمام عالمین میں نوح پر سلام ہو۔ ۸۰۔ ہم نیکی کرنے والوں کو ایسے ہی جزا دیتے ہیں۔ ۸۱۔ بے شک وہ ہمارے مومن بندوں میں سے تھے۔ ۸۲۔ پھر ہم نے دوسروں کو غرق کر دیا۔ ۸۳۔ اور ابراہیم یقیناً نوح کے پیروکاروں میں سے تھے۔ ۸۴۔ جب وہ اپنے رب کی بارگاہ میں قلب سلیم لے کر آئے۔ ۸۵۔ جب انہوں نے اپنے باپ (چچا) اور قوم سے کہا: تم کس کی پوجا کرتے ہو؟ ۸۶۔ کیا اللہ کو چھوڑ کر گھڑے ہوئے معبودوں کو چاہتے ہو؟ ۸۷۔ پروردگار عالم کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟ ۸۸۔ پھر انہوں نے ستاروں پر ایک نظر ڈالی، ۸۹۔ اور کہا: میں تو بیمار ہوں۔ ۹۰۔ چنانچہ وہ لوگ انہیں پیچھے چھوڑ گئے۔ ۹۱۔ پھر وہ ان کے معبودوں میں جا گھسے اور کہنے لگے: تم کھاتے کیوں نہیں ہو؟ ۹۲۔ تمہیں کیا ہوا ہے کہ تم بولتے نہیں ہو؟ ۹۳۔ پھر انہیں پوری طاقت سے مارنے لگے، ۹۴۔ تو لوگ دوڑتے ہوئے ان کے پاس آئے۔ ۹۵۔ ابراہیم نے کہا: کیا تم اسے پوجتے ہو جسے تم خود تراشتے ہو؟ ۹۶۔ حالانکہ خود تمہیں اور جو کچھ تم بناتے ہو سب کو اللہ نے پیدا کیا ہے۔ ۹۷۔ انہوں نے کہا: اس کے لیے ایک عمارت تیار کرو پھر اسے آگ کے ڈھیر میں پھینک دو۔ ۹۸۔ پس انہوں نے اس کے خلاف ایک چال چلنے کا ارادہ کیا لیکن ہم نے انہیں زیر کر دیا۔ ۹۹۔ اور ابراہیم نے کہا: میں اپنے رب کی طرف جا رہا ہوں وہ مجھے راستہ دکھائے گا۔ ۱۰۰۔ پروردگار! مجھے صالحین میں سے (اولاد) عطا کر۔ ۱۰۱۔ چنانچہ ہم نے انہیں ایک بردبار بیٹے کی بشارت دی۔ ۱۰۲۔ پھر جب وہ ان کے ساتھ کام کاج کی عمر کو پہنچا تو کہا: اے بیٹا! میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں تجھے ذبح کر رہا ہوں، پس دیکھ لو تمہاری کیا رائے ہے، اس نے کہا: اے ابا

جان آپ کو جو حکم ملا ہے اسے انجام دیں، اللہ نے چاہا تو آپ مجھے صبر کرنے والوں میں پائیں گے۔ ۱۰۳۔ پس جب دونوں نے (حکم خدا کو تسلیم کیا) اور اسے ماتھے کے بل لٹا دیا، ۱۰۴۔ تو ہم نے ندا دی: اے ابراہیم! ۱۰۵۔ تو نے خواب سچ کر دکھایا، بے شک ہم نیکو کاروں کو ایسے ہی جزا دیتے ہیں۔ ۱۰۶۔ یقینا یہ ایک نمایاں امتحان تھا۔ ۱۰۷۔ اور ہم نے ایک عظیم قربانی سے اس کا فدیہ دیا۔ ۱۰۸۔ اور ہم نے آنے والوں میں ان کے لیے (ذکر جمیل) باقی رکھا۔ ۱۰۹۔ ابراہیم پر سلام ہو۔ ۱۱۰۔ ہم نیکو کاروں کو ایسے ہی جزا دیتے ہیں۔ ۱۱۱۔ یقینا وہ ہمارے مومن بندوں میں سے تھے۔ ۱۱۲۔ اور ہم نے ابراہیم کو اسحاق کی بشارت دی کہ وہ صالحین میں سے نبی ہوں گے. ۱۱۳۔ اور ہم نے ان پر اور اسحاق پر برکات نازل کیں، ان دونوں کی اولاد میں نیکی کرنے والا بھی ہے اور اپنے نفس پر صریح ظلم کرنے والا بھی ہے۔ ۱۱۴۔ اور بتحقیق موسیٰ اور ہارون پر ہم نے احسان کیا۔ ۱۱۵۔ اور ان دونوں کی قوم کو عظیم مصیبت سے ہم نے نجات دی۔ ۱۱۶۔ اور ہم نے ان کی مدد کی تو وہی غالب آنے والے ہو گئے۔ ۱۱۷۔ اور ہم نے ان دونوں کو روشن کتاب دی۔ ۱۱۸۔ اور ان دونوں کو سیدھا راستہ ہم نے دکھایا۔ ۱۱۹۔ اور ہم نے آنے والوں میں سے ان دونوں کے لیے (ذکر جمیل) باقی رکھا۔ ۱۲۰۔ موسیٰ اور ہارون پر سلام ہو۔ ۱۲۱۔ ہم نیکی کرنے والوں کو ایسے ہی جزا دیتے ہیں۔ ۱۲۲۔ یہ دونوں ہمارے مومن بندوں میں سے تھے۔ ۱۲۳۔ اور الیاس بھی یقینا پیغمبروں میں سے تھے۔ ۱۲۴۔ جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا: کیا تم اپنا بچاؤ نہیں کرتے؟ ۱۲۵۔ کیا تم بعل کو پکارتے ہو اور سب سے بہتر خلق کرنے والے کو چھوڑ دیتے ہو؟ ۱۲۶۔ اللہ ہی تمہارا اور تمہارے پہلے باپ دادا کا پروردگار ہے۔ ۱۲۷۔ تو انہوں نے ان کی تکذیب کی پس وہ حاضر کیے جائیں گے، ۱۲۸۔ سوائے اللہ کے مخلص بندوں کے، ۱۲۹۔ اور ہم نے آنے والوں میں ان کے لیے (ذکر جمیل) باقی رکھا۔ ۱۳۰۔ آل یاسین پر سلام ہو۔ ۱۳۱۔ ہم نیکی کرنے

والوں کو ایسے ہی جزا دیتے ہیں۔ ۱۳۲۔ بے شک وہ ہمارے مومن بندوں میں سے تھے۔ ۱۳۳۔ اور لوط بھی یقیناپیغمبروں میں سے تھے ۱۳۴۔ جب ہم نے انہیں اور ان کے گھر والوں کو نجات دی۔ ۱۳۵۔ سوائے ایک بڑھیا کے جو پیچھے رہ جانے والوں میں سے تھی۔ ۱۳۶۔ پھر ہم نے سب کو ہلاک کر دیا۔ ۱۳۷۔ اور تم دن کو بھی ان (بستیوں) سے گزرتے رہتے ہو، ۱۳۸۔ اور رات کو بھی، تو کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے؟ ۱۳۹۔ اور یونس بھی یقیناپیغمبروں میں سے تھے۔ ۱۴۰۔ جب وہ بھری ہوئی کشتی کی طرف بھاگے۔ ۱۴۱۔ پھر قرعہ ڈالا تو وہ مات کھانے والوں میں سے ہوئے۔ ۱۴۲۔ پھر مچھلی نے انہیں نگل لیا اور وہ (اپنے آپ کو) ملامت کر رہے تھے۔ ۱۴۳۔ پھر اگر وہ تسبیح کرنے والوں میں سے نہ ہوتے، ۱۴۴۔ تو قیامت تک اس مچھلی کے پیٹ میں رہ جاتے۔ ۱۴۵۔ اور ہم نے بیمار حالت میں انہیں چٹیل میدان میں پھینک دیا۔ ۱۴۶۔ اور ہم نے ان پر کدو کی بیل اگائی۔ ۱۴۷۔ اور ہم نے انہیں ایک لاکھ یا اس سے زائد لوگوں کی طرف بھیجا۔ ۱۴۸۔ پھر وہ ایمان لے آئے تو ہم نے ایک وقت تک انہیں متاع حیات سے نوازا۔ ۱۴۹۔ پس آپ ان سے پوچھیں: کیا تمہارے رب کے لیے تو بیٹیاں ہوں اور ان کے لیے بیٹے ہوں؟ ۱۵۰۔ کیا ہم نے فرشتوں کو جب مؤنث بنایا تو وہ دیکھ رہے تھے؟ ۱۵۱۔ آگاہ رہو! یہ لوگ اپنی طرف سے گھڑ کر کہتے ہیں، ۱۵۲۔ کہ اللہ نے اولاد پیدا کی اور یہ لوگ یقیناجھوٹے ہیں۔ ۱۵۳۔ کیا اللہ نے بیٹوں کی جگہ بیٹیوں کو پسند کیا؟ ۱۵۴۔ تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ تم کیسے فیصلے کرتے ہو؟ ۱۵۵۔ کیا تم غور نہیں کرتے؟ ۱۵۶۔ یا تمہارے پاس کوئی واضح دلیل ہے؟ ۱۵۷۔ پس اپنی کتاب پیش کرو اگر تم سچے ہو. ۱۵۸۔ اور انہوں نے اللہ میں اور جنوں میں رشتہ بنا رکھا ہے، حالانکہ جنات کو علم ہے کہ وہ (اللہ کے سامنے) حاضر کیے جائیں گے۔ ۱۵۹۔ اللہ ان کے ہر بیان سے پاک ہے، ۱۶۰۔ سوائے اللہ کے مخلص بندوں کے (جو ایسی بات منسوب نہیں کرتے)۔ ۱۶۱۔ پس یقیناتم اور جنہیں تم

پوجتے ہو، ۱۶۲۔ سب مل کر اللہ کے خلاف (کسی کو) بہکا نہیں سکتے، ۱۶۳۔ سوائے اس کے جو جہنم میں جھلسنے والا ہے۔ ۱۶۴۔ اور (ملائکہ کہتے ہیں) ہم میں سے ہر ایک کے لیے مقام مقرر ہے، ۱۶۵۔ اور ہم ہی صف بستہ رہتے ہیں، ۱۶۶۔ اور ہم ہی تسبیح کرنے والے ہیں۔ ۱۶۷۔ اور یہ لوگ کہا تو کرتے تھے: ۱۶۸۔ اگر ہمارے پاس اگلوں سے کوئی نصیحت آ جاتی، ۱۶۹۔ تو ہم اللہ کے مخلص بندے ہوتے۔ ۱۷۰۔ لیکن (اب) اس کا انکار کیا لہٰذا عنقریب انہیں معلوم ہو جائے گا۔ ۱۷۱۔ اور بتحقیق ہمارے بندگان مرسل سے ہمارا یہ وعدہ ہو چکا ہے۔ ۱۷۲۔ یقینا وہ مدد کیے جانے والے ہیں، ۱۷۳۔ اور یقینا ہمارا لشکر ہی غالب آ کر رہے گا۔ ۱۷۴۔ لہٰذا آپ ایک مدت تک ان سے منہ پھیر لیں۔ ۱۷۵۔ اور انہیں دیکھتے رہیں کہ عنقریب یہ خود بھی دیکھ لیں گے۔ ۱۷۶۔ کیا یہ ہمارے عذاب میں عجلت چاہ رہے ہیں؟ ۱۷۷۔ پس جب یہ (عذاب) ان کے دالان میں اترے گا تو تنبیہ شدگان کی صبح بہت بری ہو گی۔ ۱۷۸۔ اور آپ ایک مدت تک ان سے منہ پھیر لیں۔ ۱۷۹۔ اور دیکھتے رہیں عنقریب یہ خود بھی دیکھ لیں گے۔ ۱۸۰۔ آپ کا رب جو عزت کا مالک ہے ان باتوں سے پاک ہے جو یہ بیان کرتے ہیں. ۱۸۱۔ اور پیغمبروں پر سلام ہو۔ ۱۸۲۔ اور ثنائے کامل اس اللہ کے لیے ہے جو عالمین کا پروردگار ہے۔

۳۸....ص

بنام خدائے رحمن ورحیم

۱۔ صاد، قسم ہے اس قرآن کی جو نصیحت والا ہے۔ ۲۔ مگر جنہوں نے (اس کا) انکار کیا وہ غرور اور مخالفت میں ہیں۔ ۳۔ ان سے پہلے ہم کتنی قوموں کو ہلاک کر چکے ہیں پھر (جب ہلاکت کا وقت آیا تو) فریاد کرنے

لگے مگر وہ بچنے کا وقت نہیں تھا۔ ۴۔ اور انہوں نے اس بات پر تعجب کیا کہ خود انہی میں سے کوئی تنبیہ کرنے والا آیا اور کفار کہتے ہیں: یہ جھوٹا جادو گر ہے۔ ۵۔ کیا اس نے بہت سے معبودوں کی جگہ صرف ایک معبود بنا لیا؟ یہ تو یقیناً بڑی عجیب چیز ہے۔ ۶۔ اور ان میں سے قوم کے سرکردہ لوگ یہ کہتے ہوئے چل پڑے: چلتے رہو اور اپنے معبودوں پر قائم رہو، اس چیز میں یقیناً کوئی غرض ہے۔ ۷۔ ہم نے کبھی یہ بات کسی پچھلے مذہب سے بھی نہیں سنی، یہ تو صرف ایک من گھڑت (بات) ہے۔ ۸۔ کیا ہمارے درمیان اسی پر یہ ذکر نازل کیا گیا؟ درحقیقت یہ لوگ میرے ذکر پر شک کر رہے ہیں بلکہ ابھی تو انہوں نے عذاب چکھا ہی نہیں ہے۔ ۹۔ کیا ان کے پاس تیرے غالب آنے والے فیاض رب کی رحمت کے خزانے ہیں؟ ۱۰۔ یا آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب پر ان کی حکومت ہے؟ (اگر ایسا ہے) تو (آسمان کے) راستوں پر چڑھ دیکھیں۔ ۱۱۔ یہ لشکروں میں سے ایک چھوٹا لشکر ہے جو اسی جگہ شکست کھانے والا ہے۔ ۱۲۔ ان سے پہلے نوح اور عاد کی قوم اور میخوں والے فرعون نے تکذیب کی تھی۔ ۱۳۔ اور ثمود اور لوط کی قوم اور ایکہ والے بھی اور یہ ہیں وہ بڑا لشکر۔ ۱۴۔ ان میں سے ہر ایک نے رسولوں کو جھٹلایا تو میرا عذاب لازم ہو گیا۔ ۱۵۔ اور یہ لوگ صرف ایک چیخ کے منتظر ہیں جس کے ساتھ کوئی مہلت نہیں ہو گی۔ ۱۶۔ اور وہ (از روئے تمسخر) کہتے ہیں: اے ہمارے رب! ہمارا (عذاب کا) حصہ ہمیں حساب کے دن سے پہلے دے دے۔ ۱۷۔ (اے رسول) جو یہ کہتے ہیں اس پر صبر کیجیے اور (ان سے) ہمارے بندے داؤد کا قصہ بیان کیجیے جو طاقت کے مالک اور (اللہ کی طرف) بار بار رجوع کرنے والے تھے۔ ۱۸۔ ہم نے ان کے لیے پہاڑوں کو مسخر کیا تھا، یہ صبح و شام ان کے ساتھ تسبیح کرتے تھے۔ ۱۹۔ اور پرندوں کو بھی (مسخر کیا)، یہ سب اکٹھے ہو کر ان کی طرف رجوع کرتے تھے۔ ۲۰۔ اور ہم نے ان کی سلطنت مستحکم کر دی اور انہیں حکمت عطا کی اور فیصلہ گفتار (کی

صلاحیت) دے دی۔ ۲۱۔ اور کیا آپ کے پاس مقدمے والوں کی خبر پہنچی ہے جب وہ دیوار پھاند کر محراب میں داخل ہوئے؟ ۲۲۔ جب وہ داؤد کے پاس آئے تو وہ ان سے گھبرا گئے، انہوں نے کہا: خوف نہ کیجیے، ہم نزاع کے دو فریق ہیں، ہم میں سے ایک نے دوسرے پر زیادتی کی ہے لہٰذا آپ ہمارے درمیان فیصلہ کیجیے اور بے انصافی نہ کیجیے اور ہمیں سیدھا راستہ دکھا دیجیے۔ ۲۳۔ یہ میرا بھائی ہے، اس کے پاس ننانوے دنبیاں ہیں اور میرے پاس صرف ایک دنبی ہے، یہ کہتا ہے کہ اسے میرے حوالے کرو اور گفتگو میں مجھ پر دباؤ ڈالتا ہے۔ ۲۴۔ داؤد کہنے لگے: تیری دنبی اپنی دنبیوں کے ساتھ ملانے کا مطالبہ کر کے یقیناً یہ تجھ پر ظلم کرتا ہے اور اکثر شریک ایک دوسرے پر زیادتی کرتے ہیں سوائے ان لوگوں کے جو ایمان رکھتے ہیں اور نیک اعمال بجالاتے ہیں اور ایسے لوگ تھوڑے ہوتے ہیں، پھر داؤد کو خیال آیا کہ ہم نے انہیں آزمایا ہے چنانچہ انہوں نے اپنے رب سے معافی مانگی اور عاجزی کرتے ہوئے جھک گئے اور (اللہ کی طرف) رجوع کیا۔ ۲۵۔ پس ہم نے ان کی اس بات کو معاف کیا اور یقیناً ہمارے نزدیک ان کے لیے تقرب اور بہتر بازگشت ہے۔ ۲۶۔ اے داؤد! ہم نے آپ کو زمین میں خلیفہ بنایا ہے لہٰذا لوگوں میں حق کے ساتھ فیصلہ کریں اور خواہش کی پیروی نہ کریں، وہ آپ کو اللہ کی راہ سے ہٹا دے گی، جو اللہ کی راہ سے بھٹکتے ہیں ان کے لیے یوم حساب فراموش کرنے پر یقیناً سخت عذاب ہو گا۔ ۲۷۔ اور ہم نے آسمان اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے کو بے مقصد پیدا نہیں کیا، یہ کفار کا گمان ہے، ایسے کافروں کے لیے آتش جہنم کی تباہی ہے۔ ۲۸۔ کیا ہم ایمان لانے اور اعمال صالح بجالانے والوں کو زمین میں فساد پھیلانے والوں کی طرح قرار دیں یا اہل تقویٰ کو بدکاروں کی طرح قرار دیں؟ ۲۹۔ یہ ایک ایسی بابرکت کتاب ہے جو ہم نے آپ کی طرف نازل کی ہے تاکہ لوگ اس کی آیات میں تدبر کریں اور صاحبان عقل اس سے نصیحت حاصل کریں۔ ۳۰۔ اور ہم نے داؤد کو سلیمان عطا کیا

جو بہترین بندے اور (اللہ کی طرف) خوب رجوع کرنے والے تھے۔ ۳۱۔ جب شام کے وقت انہیں عمدہ تیز رفتار گھوڑے پیش کیے گئے، ۳۲۔ تو انہوں نے کہا: میں نے (گھوڑوں کے ساتھ ایسے) محبت کی جیسے خیر سے محبت کی جاتی ہے اور اپنے رب کے ذکر سے غافل ہو گیا یہاں تک کہ پردے میں چھپ گیا۔ ۳۳۔ (بولے) انہیں میرے پاس واپس لے آؤ، پھر ان کی ٹانگوں اور گردنوں پر ہاتھ پھیرنے لگے۔ ۳۴۔ اور ہم نے سلیمان کو آزمایا اور ان کے تخت پر ایک جسد ڈال دیا پھر انہوں نے (اپنے رب کی طرف) رجوع کیا۔ ۳۵۔ کہا: میرے رب! مجھے معاف کر دے اور مجھے ایسی بادشاہی عطا کر جو میرے بعد کسی کے شایان شان نہ ہو، یقیناً تو بڑا عطا کرنے والا ہے۔ ۳۶۔ پھر ہم نے ہوا کو ان کے لیے مسخر کر دیا، جدھر وہ جانا چاہتے ہیں ان کے حکم سے نرمی کے ساتھ اسی طرف چل پڑتی تھی۔ ۳۷۔ اور ہر قسم کے معمار اور غوطہ خور شیاطین کو بھی (مسخر کیا)۔ ۳۸۔ اور دوسروں کو بھی جو زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے۔ ۳۹۔ یہ ہماری عنایت ہے جس پر چاہو احسان کرو اور جس کو چاہو روک دو، اس کا کوئی حساب نہیں ہو گا۔ ۴۰۔ اور ان کے لیے ہمارے ہاں یقیناً قرب اور نیک انجام ہے۔ ۴۱۔ اور ہمارے بندے ایوب کا ذکر کیجیے جب انہوں نے اپنے رب کو پکارا: شیطان نے مجھے تکلیف اور اذیت دی ہے۔ ۴۲۔ (ہم نے کہا) اپنا پاؤں ماریں، یہ ہے ٹھنڈا پانی نہانے اور پینے کے لیے۔ ۴۳۔ ہم نے انہیں اہل و عیال دیے اور ان کے ساتھ اتنے مزید دیے اپنی طرف سے رحمت اور عقل والوں کے لیے نصیحت کے طور پر۔ ۴۴۔ (ہم نے کہا) اپنے ہاتھ میں ایک جھاڑو تھام لیں اور اسے ماریں اور قسم نہ توڑیں، ہم نے انہیں صابر پایا، وہ بہترین بندے تھے، بے شک وہ (اپنے رب کی طرف) رجوع کرنے والے تھے۔ ۴۵۔ اور ہمارے بندوں ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب کو یاد کیجیے جو طاقت اور بصیرت والے تھے۔ ۴۶۔ ہم نے انہیں ایک خاص صفت کی بنا پر مخلص بنایا (وہ) دار (آخرت) کا ذکر ہے۔

۴۷۔ اور وہ ہمارے نزدیک یقینا برگزیدہ نیک افراد میں سے تھے۔ ۴۸۔ اور (اے رسول) اسماعیل اور یسع اور ذوالکفل کو یاد کیجیے، یہ سب نیک لوگوں میں سے ہیں۔ ۴۹۔ یہ ایک نصیحت ہے اور تقویٰ والوں کے لیے یقینا اچھا ٹھکانا ہے۔ ۵۰۔ وہ دائمی جنتیں ہیں جن کے دروازے ان کے لیے کھلے ہوں گے۔ ۵۱۔ ان میں وہ تکیے لگائے بیٹھے ہوں گے اور بہت سے میوے اور مشروبات طلب کر رہے ہوں گے۔ ۵۲۔ اور ان کے پاس آنکھیں نیچے رکھنے والی ہم عمر (بیویاں) ہوں گی۔ ۵۳۔ یہ وہ بات ہے جس کا روز حساب کے لیے تم سے وعدہ کیا جاتا ہے۔ ۵۴۔ یقینا یہ ہمارا وہ رزق ہے جو ختم ہونے والا نہیں ہے۔ ۵۵۔ یہ تو (اہل تقویٰ کے لیے) ہے اور سرکشوں کے لیے بدترین ٹھکانا ہے۔ ۵۶۔ (یعنی) جہنم جس میں وہ جھلس جائیں گے، پس وہ بدترین بچھونا ہے۔ ۵۷۔ یہ ہے کھولتا ہوا پانی اور پیپ جس کا ذائقہ وہ چکھیں، ۵۸۔ اور اس قسم کی مزید بہت سی چیزوں کا۔ ۵۹۔ یہ ایک جماعت تمہارے ساتھ (جہنم میں) گھسنے والی ہے، ان کے لیے کوئی خیر مقدم نہیں ہے، یہ یقینا آگ میں جھلسنے والے ہیں۔ ۶۰۔ وہ کہیں گے: تمہارے لیے کوئی خیر مقدم نہیں ہے بلکہ تم ہی تو یہ (مصیبت) ہمارے لیے لائے ہو، پس کیسی بدترین جگہ ہے۔ ۶۱۔ وہ کہیں گے: ہمارے پروردگارا! جس نے ہمیں اس انجام سے دوچار کیا ہے اسے آگ میں دگنا عذاب دے۔ ۶۲۔ اور وہ کہیں گے: کیا بات ہے ہمیں وہ لوگ نظر نہیں آتے جنہیں ہم برے افراد میں شمار کرتے تھے؟ ۶۳۔ کیا ہم یونہی ان کا مذاق اڑایا کرتے تھے یا اب (ہماری) آنکھیں انہیں نہیں پاتیں؟ ۶۴۔ یہ جہنمیوں کے باہمی جھگڑے کی حتمی بات ہے۔ ۶۵۔ آپ کہہ دیجیے: میں تو صرف تنبیہ کرنے والا ہوں اور کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے جو واحد، قہار ہے۔ ۶۶۔ وہ آسمان و زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب کا مالک ہے، وہ بڑا غالب آنے والا، بڑا معاف کرنے والا ہے۔ ۶۷۔ کہہ دیجئے: یہ ایک بڑی خبر ہے، ۶۸۔ جس سے تم منہ پھیرتے ہو۔ ۶۹۔ مجھے عالم بالا کا علم نہ

تھا جب وہ بحث کر رہے تھے۔ ۷۰۔ میری طرف وحی صرف یہی ہوتی ہے کہ میں نمایاں طور پر فقط تنبیہ کرنے والا ہوں۔ ۷۱۔ جب آپ کے رب نے فرشتوں سے فرمایا: میں مٹی سے ایک بشر بنانے والا ہوں۔ ۷۲۔ پس جب میں اسے درست بنالوں اور اس میں اپنی روح پھونک دوں تو اس کے لیے سجدے میں گر پڑنا۔ ۷۳۔ چنانچہ تمام کے تمام فرشتوں نے سجدہ کیا، ۷۴۔ سوائے ابلیس کے جو اکڑ بیٹھا اور کافروں میں سے ہو گیا۔ ۷۵۔ فرمایا: اے ابلیس! جسے میں نے اپنے دونوں ہاتھوں سے بنایا ہے اسے سجدہ کرنے سے تجھے کس چیز نے روکا؟ کیا تو نے تکبر کیا ہے یا تو اونچے درجے والوں میں سے ہے؟ ۷۶۔ اس نے کہا: میں اس سے بہتر ہوں، مجھے تو نے آگ سے پیدا کیا ہے اور اسے مٹی سے بنایا ہے۔ ۷۷۔ فرمایا: پس نکل جا یہاں سے کہ تو یقیناً مردود ہے۔ ۷۸۔ اور یوم جزا تک تم پر میری لعنت ہے۔ ۷۹۔ اس نے کہا: میرے رب! پس (ان لوگوں کے) اٹھائے جانے کے روز تک مجھے مہلت دے۔ ۸۰۔ فرمایا: تو مہلت ملنے والوں میں سے ہے ۸۱۔ معین وقت کے دن تک۔ ۸۲۔ کہنے لگا: مجھے تیری عزت کی قسم! میں ان سب کو بہکا دوں گا۔ ۸۳۔ ان میں سے سوائے تیرے خالص بندوں کے۔ ۸۴۔ فرمایا: حق تو یہ ہے اور میں حق بات ہی کرتا ہوں ۸۵۔ کہ میں تجھ سے اور ان میں سے تیری پیروی کرنے والوں سے جہنم کو ضرور پر کر دوں گا۔ ۸۶۔ کہہ دیجئے: میں تم لوگوں سے اس بات کا اجر نہیں مانگتا اور نہ ہی میں بناوٹ والوں میں سے ہوں۔ ۸۷۔ یہ تو عالمین کے لیے صرف نصیحت ہے. ۸۸۔ اور تمہیں اس کا علم ایک مدت کے بعد ہو گا۔

۳۹....الزمر

بنام خدائے رحمن ورحیم

۱۔ اس کتاب کا نزول بڑے غالب آنے والے اور حکمت والے اللہ کی طرف سے ہے۔ ۲۔ ہم نے آپ کی طرف یہ کتاب برحق نازل کی ہے لہٰذا آپ دین کو اسی کے لیے خالص کر کے صرف اللہ کی عبادت کریں۔ ۳۔ آگاہ رہو! خالص دین صرف اللہ کے لیے ہے اور جنہوں نے اللہ کو چھوڑ کر اوروں کو سرپرست بنایا ہے (ان کا کہنا ہے کہ) ہم انہیں صرف اس لیے پوجتے ہیں کہ وہ ہمیں اللہ کا مقرب بنا دیں، اللہ ان کے درمیان یقینا ان باتوں کا فیصلہ کرے گا جن میں وہ اختلاف کرتے ہیں، اللہ جھوٹے منکر کو یقینا ہدایت نہیں کرتا ہے۔ ۴۔ اگر اللہ کسی کو اپنا بیٹا بنانا چاہتا تو اپنی مخلوق میں سے جسے چاہتا منتخب کر لیتا، وہ پاکیزہ ہے اور وہ اللہ یکتا، غالب ہے۔ ۵۔ اسی نے آسمانوں اور زمین کو برحق پیدا کیا ہے، وہی رات کو دن پر لپیٹتا ہے اور دن کو رات پر لپیٹتا ہے اور اس نے سورج اور چاند کو مسخر کیا ہے، یہ سب ایک مقررہ وقت تک چلتے رہیں گے، آگاہ رہو! وہی بڑا غالب آنے والا معاف کرنے والا ہے. ۶۔ اسی نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا پھر اس کا جوڑا بنایا اور اسی نے تمہارے لیے چوپاؤں میں سے آٹھ جوڑے بنائے، وہی تمہیں تمہاری ماؤں کے شکموں میں تین تاریکیوں میں ایک خلقت کے بعد دوسری خلقت دیتا ہے، یہی اللہ تمہارا پروردگار ہے، اسی کی بادشاہی ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں، پھر تم کہاں پھرے جاتے ہو؟ ۷۔ اگر تم کفر کرو تو یقینا اللہ تم سے بے نیاز ہے اور وہ اپنے بندوں کے لیے کفر پسند نہیں کرتا اور اگر تم شکر کرو تو وہ اسے تمہارے لیے پسند کرے گا اور کوئی بوجھ اٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا پھر تمہیں اپنے رب کی بارگاہ کی طرف لوٹنا ہے پھر وہ تمہیں بتا دے گا کہ تم کیا کرتے رہے ہو، یقیناوہ دلوں کا حال خوب جاننے والا ہے. ۸۔ اور جب انسان کو کوئی تکلیف

پہنچتی ہے تو اپنے رب کی طرف رجوع کر کے اسے پکارتا ہے، پھر جب وہ اسے اپنی طرف سے کوئی نعمت دیتا ہے تو جسے پہلے پکارتا تھا اسے بھول جاتا ہے اور اللہ کے لیے شریک بنانے لگتا ہے تاکہ اس کی راہ سے (دوسروں کو) گمراہ کر دے، کہہ دیجیے: اپنے کفر سے تھوڑا سا لطف اندوز ہو جاؤ، یقیناً تو جہنمیوں میں سے ہے۔ ۹۔(مشرک بہتر ہے) یا وہ شخص جو رات کی گھڑیوں میں سجدے اور قیام کی حالت میں عبادت کرتا ہے، آخرت سے ڈرتا ہے اور اپنے رب کی رحمت سے امید لگائے رکھتا ہے، کہہ دیجیے: کیا جاننے والے اور نہ جاننے والے یکساں ہو سکتے ہیں؟ بے شک نصیحت تو صرف عقل والے ہی قبول کرتے ہیں۔ ۱۰۔ کہہ دیجیے: اے میرے مومن بندو! اپنے رب سے ڈرو، جو اس دنیا میں نیکی کرتے ہیں ان کے لیے بھلائی ہے اور اللہ کی زمین بہت وسیع ہے، یقیناً بے شمار ثواب تو صرف صبر کرنے والوں ہی کو ملے گا۔ ۱۱۔ کہہ دیجیے: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں دین کو اس کے لیے خالص کر کے اللہ کی بندگی کروں۔ ۱۲۔ اور مجھے یہ حکم بھی ملا ہے کہ میں سب سے پہلا مسلم بنوں۔ ۱۳۔ کہہ دیجیے: اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں تو بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔ ۱۴۔ کہہ دیجیے: میں اللہ ہی کی بندگی کرتا ہوں اپنے دین کو اس کے لیے خالص رکھتے ہوئے۔ ۱۵۔ پس تم اللہ کے علاوہ جس جس کی بندگی کرنا چاہو کرتے رہو، کہہ دیجیے: گھاٹے میں تو یقیناً وہ لوگ ہیں جو قیامت کے دن خود کو اور اپنے عیال کو گھاٹے میں ڈال دیں، خبردار! یہی کھلا گھاٹا ہے۔ ۱۶۔ ان کے لیے ان کے اوپر آگ کے سائبان اور ان کے نیچے سے بھی سائبان ہوں گے، یہ وہ بات ہے جس سے اللہ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے، پس اے میرے بندو! مجھ سے ڈرو۔ ۱۷۔ اور جن لوگوں نے طاغوت کی بندگی سے اجتناب کیا اور اللہ کی طرف رجوع کیا ان کے لیے خوشخبری ہے، پس آپ میرے ان بندوں کو بشارت دے دیجیے، ۱۸۔ جو بات کو سنا کرتے ہیں اور اس میں سے بہتر کی پیروی کرتے ہیں، یہی وہ لوگ ہیں جنہیں اللہ نے

ہدایت دی ہے اور یہی صاحبانِ عقل ہیں۔ ۱۹۔ بھلا جس شخص پر عذاب کا فیصلہ حتمی ہو گیا ہو کیا آپ اسے بچا سکتے ہیں جو آگ میں گر چکا ہو؟ ۲۰۔ لیکن جو اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں ان کے لیے بالا خانے ہیں جن کے اوپر (مزید) بالا خانے بنے ہوئے ہیں جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہیں، یہ اللہ کا وعدہ ہے اور اللہ وعدہ خلافی نہیں کرتا۔ ۲۱۔ کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ اللہ آسمان سے پانی نازل کرتا ہے پھر چشمے بنا کر اسے زمین میں جاری کرتا ہے پھر اس سے رنگ برنگی فصلیں اگاتا ہے، پھر وہ خشک ہو جاتی ہیں تو تم دیکھتے ہو کہ وہ زرد پڑ گئی ہیں پھر وہ اسے بھوسہ بنا دیتا ہے؟ عقل والوں کے لیے یقیناً اس میں نصیحت ہے۔ ۲۲۔ کیا وہ شخص جس کا سینہ اللہ نے اسلام کے لیے کھول دیا ہو اور جسے اپنے رب کی طرف سے روشنی ملی ہو (سخت دل والوں کی طرح ہو سکتا ہے؟)، پس تباہی ہے ان لوگوں کے لیے جن کے دل ذکر خدا سے سخت ہو جاتے ہیں، یہ لوگ صریح گمراہی میں ہیں۔ ۲۳۔ اللہ نے ایسی کتاب کی شکل میں بہترین کلام نازل فرمایا ہے جس کی آیات باہم مشابہ اور مکرر ہیں اور جس سے اپنے رب سے ڈرنے والوں کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں پھر ان کی جلدیں اور دل نرم ہو کر ذکر خدا کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں، یہی اللہ کی ہدایت ہے وہ جسے چاہتا ہے اس سے ہدایت دیتا ہے اور جسے اللہ گمراہ کر دے اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں ہے۔ ۲۴۔ کیا وہ شخص جو قیامت کے دن برے عذاب سے بچنے کے لیے اپنے منہ کو سپر بناتا ہے (وہ امن پانے والوں کی طرح ہو سکتا ہے؟) اور ظالموں سے کہا جائے گا: چکھو اس کا ذائقہ جو تم کماتے تھے۔ ۲۵۔ ان سے پہلوں نے تکذیب کی تو ان پر ایسی جگہ سے عذاب آیا جہاں سے وہ سوچ بھی نہیں سکتے تھے۔ ۲۶۔ پھر اللہ نے انہیں دنیاوی زندگی میں رسوائی کا ذائقہ چکھا دیا اور آخرت کا عذاب تو بہت بڑا ہے، اے کاش! وہ جان لیتے۔ ۲۷۔ اور ہم نے اس قرآن میں لوگوں کے لیے ہر طرح کی مثالیں دی ہیں شاید وہ نصیحت حاصل کریں۔ ۲۸۔ ایسا قرآن جو عربی ہے، جس

میں کوئی عیب نہیں ہے تا کہ یہ تقویٰ اختیار کریں۔ ۲۹۔ اللہ ایک شخص (غلام) کی مثال بیان فرماتا ہے جس (کی ملکیت) میں کئی بدخو (مالکان) شریک ہیں اور ایک (دوسرا) مرد (غلام) ہے جس کا صرف ایک ہی آقا ہے، کیا یہ دونوں برابر ہو سکتے ہیں؟ الحمد للہ، بلکہ ان میں سے اکثر نہیں جانتے۔ ۳۰۔ (اے رسول) یقینا آپ کو بھی انتقال کرنا ہے اور انہیں بھی یقینا مرنا ہے۔ ۳۱۔ پھر قیامت کے دن تم سب اپنے رب کے سامنے مقدمہ پیش کرو گے۔ ۳۲۔ پس اس شخص سے بڑھ کر ظالم کون ہو گا جس نے اللہ پر جھوٹ باندھا اور جب سچائی اس کے پاس آئی تو اسے جھٹلا دیا؟ کیا کفار کے لیے جہنم میں ٹھکانا نہیں ہے؟ ۳۳۔ اور جو شخص سچائی لے کر آیا اور جس نے اس کی تصدیق کی وہی لوگ اہل تقویٰ ہیں۔ ۳۴۔ ان کے لیے جو کچھ وہ چاہیں ان کے پروردگار کے پاس ہے، نیکی کرنے والوں کی یہی جزا ہے۔ ۳۵۔ تا کہ اللہ ان کے بدترین اعمال کو مٹا دے اور جو بہترین اعمال انہوں نے انجام دیے ہیں انہیں ان کا اجر عطا کرے۔ ۳۶۔ کیا اللہ اپنے بندے کے لیے کافی نہیں ہے؟ اور یہ لوگ آپ کو اس کے علاوہ دوسروں سے ڈراتے ہیں جب کہ اللہ جسے گمراہ کر دے اسے راہ دکھانے والا کوئی نہیں ہے۔ ۳۷۔ اور جس کی اللہ رہنمائی کرے اسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا، کیا اللہ بڑا غالب آنے والا، انتقام لینے والا نہیں ہے؟ ۳۸۔ اور اگر آپ ان سے پوچھیں: آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا؟ تو وہ ضرور کہیں گے: اللہ نے کہہ دیجئے: اللہ کے سوا جنہیں تم پکارتے ہو ان کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟ اگر اللہ مجھے کوئی تکلیف پہنچانا چاہے تو کیا یہ معبود اس کی اس تکلیف کو دور کر سکتے ہیں؟ یا اگر اللہ مجھ پر مہربانی کرنا چاہے تو کیا یہ اس کی مہربانی کو روک سکتے ہیں؟ کہہ دیجئے: میرے لیے اللہ ہی کافی ہے، بھروسا رکھنے والے اسی پر بھروسا رکھتے ہیں۔ ۳۹۔ کہہ دیجئے: اے میری قوم! تم اپنی جگہ عمل کیے جاؤ، میں بھی عمل کر رہا ہوں، پس عنقریب تمہیں معلوم ہو جائے گا، ۴۰۔ کہ کس پر وہ عذاب آئے گا جو اسے رسوا

کرے گا اور کس پر دائمی عذاب نازل ہونے والا ہے۔ ۴۱۔ ہم نے آپ پر یہ کتاب انسانوں کے لیے برحق
نازل کی ہے لہٰذا جو ہدایت حاصل کرتا ہے وہ اپنے لیے حاصل کرتا ہے اور جو گمراہ ہوتا ہے وہ اپنا ہی نقصان
کرتا ہے اور آپ ان کے ذمہ دار نہیں ہیں۔ ۴۲۔ موت کے وقت اللہ روحوں کو قبض کرتا ہے اور جو ابھی
نہیں مرا اس کی روح نیند میں قبض کرلیتا ہے پھر وہ جس کی موت کا فیصلہ کر چکا ہوتا ہے اسے روک رکھتا ہے
اور دوسری کو ایک وقت تک کے لیے چھوڑ دیتا ہے، فکر کرنے والوں کے لیے یقیناً اس میں نشانیاں ہیں۔
۴۳۔ کیا انہوں نے اللہ کے سوا اوروں کو شفیع بنالیا ہے؟ کہہ دیجئے: خواہ وہ کسی چیز کا اختیار نہ رکھتے ہوں اور
نہ ہی کچھ سمجھتے ہوں (تب بھی شفیع بنیں گے)؟ ۴۴۔ کہہ دیجئے: ساری شفاعت اللہ کے اختیار میں ہے
آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اسی کی ہے پھر تم اسی کی طرف پلٹائے جاؤ گے۔ ۴۵۔ اور جب صرف اللہ کا
ذکر کیا جاتا ہے تو آخرت پر ایمان نہ رکھنے والوں کے دل متنفر ہو جاتے ہیں اور جب اللہ کے سوا اوروں کا ذکر
کیا جاتا ہے تو وہ خوش ہو جاتے ہیں۔ ۴۶۔ کہہ دیجئے: اے اللہ! آسمانوں اور زمین کے خالق، پوشیدہ اور
ظاہری باتوں کے جاننے والے! تو ہی اپنے بندوں کے درمیان ان باتوں کا فیصلہ کرے گا جن میں وہ اختلاف
کر رہے ہیں۔ ۴۷۔ اور اگر ظالموں کے پاس وہ سب (دولت) موجود ہو جو زمین میں ہے اور اتنی مزید بھی ہو
تو قیامت کے دن برے عذاب سے بچنے کے لیے وہ اسے فدیہ دینے کے لیے آمادہ ہو جائیں گے اور اللہ کی
طرف سے وہ امر ان پر ظاہر ہو کر رہے گا جس کا انہوں نے خیال بھی نہیں کیا تھا۔ ۴۸۔ اور ان کی بری کمائی
بھی ان پر ظاہر ہو جائے گی اور جس بات کی وہ ہنسی اڑاتے تھے وہ انہیں گھیر لے گی۔ ۴۹۔ جب انسان کو کوئی
تکلیف پہنچتی ہے تو وہ ہمیں پکارتا ہے، پھر جب ہم اپنی طرف سے اسے نعمت سے نوازتے ہیں تو کہتا ہے: یہ تو
مجھے صرف علم کی بنا پر ملی ہے، نہیں بلکہ یہ ایک آزمائش ہے لیکن ان میں سے اکثر نہیں جانتے۔ ۵۰۔ ان

سے پہلے بھی یہی کہا کرتے تھے تو جو کچھ وہ کرتے تھے ان کے کسی کام نہ آیا۔ ۵۱۔ پس ان پر ان کے برے
اعمال کے وبال پڑ گئے اور ان میں سے جنہوں نے ظلم کیا ہے عنقریب ان پر بھی ان کے برے اعمال کے
وبال پڑنے والے ہیں اور وہ (اللہ کو) عاجز نہیں کر سکتے۔ ۵۲۔ کیا انہیں معلوم نہیں کہ اللہ جس کے لیے چاہتا
ہے رزق کشادہ اور تنگ کر دیتا ہے؟ ایمان لانے والوں کے لیے یقیناً اس میں نشانیاں ہیں۔ ۵۳۔ کہہ دیجئے:
اے میرے بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہونا، یقیناً اللہ تمام گناہوں کو
معاف فرماتا ہے، وہ یقیناً بڑا معاف کرنے والا، مہربان ہے۔ ۵۴۔ اور اپنے رب کی طرف پلٹ آؤ اور اس کے
فرمانبردار بن جاؤ قبل اس کے کہ تم پر عذاب آ جائے، پھر تمہاری مدد نہیں کی جائے گی۔ ۵۵۔ اور جو
تمہارے رب کی طرف سے تم پر نازل ہوا ہے اس میں بہترین کی پیروی کرو قبل اس کے کہ تم پر ناگہاں
عذاب آ جائے اور تمہیں خبر بھی نہ ہو۔ ۵۶۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ کوئی شخص یہ کہے: افسوس ہے اس کوتاہی پر
جو میں نے اللہ کے حق میں کی اور میں تو مذاق اڑانے والوں میں سے تھا۔ ۵۷۔ یا وہ کہے: اگر اللہ میری
ہدایت کرتا تو میں متقین میں سے ہو جاتا۔ ۵۸۔ یا عذاب دیکھ کر یہ کہے: اگر مجھے واپس (دنیا میں) جانے کا
موقع ملتا تو میں نیکی کرنے والوں میں سے ہو جاتا۔ ۵۹۔ (جواب ملے گا) کیوں نہیں! میری آیات تجھ تک
پہنچیں مگر تو نے انہیں جھٹلایا اور تکبر کیا اور تو کافروں میں سے تھا۔ ۶۰۔ اور جنہوں نے اللہ کی نسبت جھوٹ
بولا قیامت کے دن آپ ان کے چہرے سیاہ دیکھیں گے، کیا تکبر کرنے والوں کا ٹھکانا جہنم میں نہیں ہے؟
۶۱۔ اور اہل تقویٰ کو ان کی کامیابی کے سبب اللہ نجات دے گا، انہیں نہ کوئی تکلیف پہنچے گی اور نہ ہی وہ
غمگین ہوں گے۔ ۶۲۔ اللہ ہر چیز کا خالق ہے اور وہ ہر چیز کا نگہبان ہے۔ ۶۳۔ آسمانوں اور زمین کی کنجیاں اسی
کی ملکیت ہیں اور جنہوں نے اللہ کی آیات کا انکار کیا وہی نقصان اٹھانے والے ہیں. ۶۴۔ کہہ دیجئے: اے

نادانو! کیا تم مجھے کہتے ہو کہ میں غیر اللہ کی بندگی کروں؟ ٦٥۔ اور بتحقیق آپ کی طرف اور آپ سے پہلے انبیاء کی طرف یہی وحی بھیجی گئی ہے کہ اگر تم نے شرک کیا تو تمہارا عمل ضرور حبط ہو جائے گا اور تم ضرور نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جاؤ گے۔ ٦٦۔ بلکہ اللہ ہی کی عبادت کرو اور شکر گزاروں میں سے ہو جاؤ۔ ٦٧۔ اور ان لوگوں نے اللہ کی قدر شناسی نہ کی جیسا کہ اس کی قدر کرنے کا حق ہے اور قیامت کے دن پوری زمین اس کے قبضہ قدرت میں ہو گی اور آسمان اس کے دست قدرت میں لپٹے ہوئے ہوں گے، وہ پاک اور بالاتر ہے اس شرک سے جو یہ کرتے ہیں۔ ٦٨۔ اور (جب) صور پھونکا جائے گا تو جو آسمانوں اور زمین میں ہیں سب بیہوش ہو جائیں گے مگر جنہیں اللہ چاہے، پھر دوبارہ پھونکا جائے گا تو اتنے میں وہ سب کھڑے ہو کر دیکھنے لگیں گے۔ ٦٩۔ اور زمین اپنے رب کے نور سے چمک جائے گی اور (اعمال کی) کتاب رکھ دی جائے گی اور پیغمبروں اور گواہوں کو حاضر کیا جائے گا اور ان کے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ کیا جائے گا اور ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔ ٧٠۔ اور ہر شخص نے جو عمل کیا ہے اسے اس کا پورا بدلہ دیا جائے گا اور اللہ ان کے اعمال سے خوب واقف ہے۔ ٧١۔ اور کفار گروہ در گروہ جہنم کی طرف ہانکے جائیں گے، یہاں تک کہ جب وہ اس کے پاس پہنچ جائیں گے تو اس کے دروازے کھول دیے جائیں گے اور جہنم کے کارندے ان سے کہیں گے: کیا تمہارے پاس تم میں سے پیغمبر نہیں آئے تھے، جو تمہارے رب کی آیات تمہیں سناتے اور اس دن کے پیش آنے کے بارے میں تمہیں متنبہ کرتے؟ وہ کہیں گے: کیوں نہیں! لیکن (اب) کفار کے حق میں عذاب کا فیصلہ حتمی ہو چکا ہے۔ ٧٢۔ کہا جائے گا: جہنم کے دروازوں میں داخل ہو جاؤ جس میں تمہیں ہمیشہ رہنا ہے، پس تکبر کرنے والوں کا کتنا برا ٹھکانا ہے۔ ٧٣۔ اور جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے رہے ہیں انہیں گروہ در گروہ جنت کی طرف چلایا جائے گا یہاں تک کہ جب وہ اس کے پاس پہنچ جائیں گے اور اس کے

دروازے کھول دیے جائیں گے اور جنت کے منتظمین ان سے کہیں گے: تم پر سلام ہو۔ تم بہت خوب رہے، اب ہمیشہ کے لیے اس میں داخل ہو جاؤ۔ ۷۴۔ اور وہ کہیں گے: ثنائے کامل ہے اس اللہ کے لیے جس نے ہمارے ساتھ اپنا وعدہ سچ کر دکھایا اور ہمیں اس سرزمین کا وارث بنایا کہ جنت میں ہم جہاں چاہیں جگہ بنا سکیں، پس عمل کرنے والوں کا اجر کتنا اچھا ہے۔ ۷۵۔ اور آپ فرشتوں کو عرش کے گرد حلقہ باندھے ہوئے اپنے رب کی ثنا کے ساتھ تسبیح کرتے ہوئے دیکھیں گے اور لوگوں کے درمیان برحق فیصلہ ہو چکا ہو گا اور کہا جائے گا: ثنائے کامل اللہ رب العالمین کے لیے ہے۔

۴۰....غافر

بنام خدائے رحمن ورحیم

۱۔ حا، میم۔ ۲۔ اس کتاب کی تنزیل بڑے غالب آنے والے، دانا اللہ کی طرف سے ہے، ۳۔ جو گناہ معاف کرنے والا، توبہ قبول کرنے والا، شدید عذاب دینے والا اور بڑے فضل والا ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، اسی کی طرف پلٹ کر جانا ہے۔ ۴۔ اللہ کی آیات کے بارے میں صرف کفار ہی جھگڑتے ہیں لہٰذا ان کا شہروں میں چلنا پھرنا آپ کو دھوکے میں نہ رکھے۔ ۵۔ ان سے پہلے نوح کی قوم اور ان کے بعد کے گروہوں نے بھی (انبیاء کی) تکذیب کی ہے اور ہر امت نے اپنے رسول کو گرفتار کرنے کا عزم کیا اور باطل ذرائع سے جھگڑتے رہے تاکہ حق کو زائل کر دیں تو میں نے انہیں اپنی گرفت میں لیا پس (دیکھ لو) میرا عذاب کیسا تھا۔ ۶۔ اور اسی طرح کفار کے بارے میں آپ کے پروردگار کا یہ فیصلہ حتمی ہے کہ وہ اہل دوزخ ہیں۔ ۷۔ جو

فرشتے عرش کو اٹھائے ہوئے ہیں اور جو اس کے ارد گرد ہیں سب اپنے رب کی ثناء کے ساتھ تسبیح کر رہے ہیں اور ان پر ایمان لائے ہیں اور ایمان والوں کے لیے مغفرت طلب کرتے ہیں، ہمارے پروردگار! تیری رحمت اور علم ہر چیز کا احاطہ کیے ہوئے ہے پس ان لوگوں کو بخش دے جنھوں نے توبہ کی ہے اور تیرے راستے کی پیروی کی ہے اور انہیں عذاب جہنم سے بچالے۔ ۸۔ ہمارے پروردگار! انہیں ہمیشہ رہنے والی جنتوں میں داخل فرما جن کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے اور ان کے باپ دادا، ان کی ازواج اور ان کی اولاد میں سے جو نیک ہوں انہیں بھی، تو یقیناً بڑا غالب آنے والا، حکمت والا ہے۔ ۹۔ اور انہیں برائیوں سے بچا اور جسے تو نے اس روز برائیوں سے بچا لیا اس پر تو نے رحم فرمایا اور یہی تو بڑی کامیابی ہے۔ ۱۰۔ جنھوں نے کفر اختیار کیا بلاشبہ انہیں پکار کر کہا جائے گا: (آج) جتنا تم اپنے آپ سے بیزار ہو رہے ہو اللہ اس سے زیادہ تم سے اس وقت بیزار تھا جب تمھیں ایمان کی طرف دعوت دی جاتی تھی اور تم کفر کرتے تھے۔ ۱۱۔ وہ کہیں گے: ہمارے پروردگار! تو نے ہمیں دو مرتبہ موت اور دو مرتبہ زندگی دی ہے، اب ہم اپنے گناہوں کا اعتراف کرتے ہیں، تو کیا نکلنے کی کوئی راہ ہے۔ ۱۲۔ ایسا اس لیے ہوا کہ جب خدائے واحد کی طرف دعوت دی جاتی تھی تو تم انکار کرتے تھے اور اگر اس کے ساتھ شریک ٹھہرایا جاتا تو تم مان لیتے تھے، پس (آج) فیصلہ برتر، بزرگ اللہ کے پاس ہے۔ ۱۳۔ وہی ہے جو تمھیں اپنی نشانیاں دکھاتا ہے اور آسمان سے تمھارے لیے رزق نازل فرماتا ہے اور نصیحت تو صرف وہی حاصل کرتا ہے جو (اس کی طرف) رجوع کرتا ہے۔ ۱۴۔ پس دین کو صرف اس کے لیے خالص کر کے اللہ ہی کو پکارو اگرچہ کفار کو برا لگے۔ ۱۵۔ وہ بلند درجات کا مالک اور صاحب عرش ہے، وہ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے اپنے حکم سے روح نازل فرماتا ہے تاکہ وہ ملاقات کے دن کے بارے میں متنبہ کرے۔ ۱۶۔ اس دن وہ سب (قبروں سے) نکل پڑیں گے، اللہ سے ان کی کوئی

چیز پوشیدہ نہ رہے گی،(اس روز پوچھا جائے گا) آج کس کی بادشاہت ہے؟(جواب ملے گا) خدائے واحد، قہار کی۔ ۱۷۔ آج ہر شخص کو اس کے عمل کا بدلہ دیا جائے گا، آج ظلم نہیں ہو گا، اللہ یقینا جلد حساب لینے والا ہے۔ ۱۸۔ انہیں قریب الوقوع دن کے بارے میں متنبہ کیجیے، جب دکھ بھرے دل حلق تک آرہے ہوں گے، ظالموں کے لیے نہ کوئی دوست ہو گا اور نہ ہی کوئی ایسا سفارشی جس کی بات سنی جائے۔ ۱۹۔ اللہ نگاہوں کی خیانت اور جو کچھ سینوں میں پوشیدہ ہے سے واقف ہے۔ ۲۰۔ اور اللہ برحق فیصلہ کرتا ہے اور اللہ کے سوا جنہیں یہ لوگ پکارتے ہیں وہ کسی چیز کا فیصلہ کرنے کے (اہل) نہیں ہیں، یقینا اللہ ہی خوب سننے والا، دیکھنے والا ہے۔ ۲۱۔ کیا یہ لوگ زمین پر چلے پھرے نہیں ہے تاکہ وہ ان لوگوں کا انجام دیکھ لیتے جو ان سے پہلے گزر چکے ہیں؟ وہ طاقت اور زمین پر اپنے آثار چھوڑنے میں ان سے کہیں زیادہ زبردست تھے، پس اللہ نے ان کے گناہوں کی وجہ سے انہیں گرفت میں لے لیا اور انہیں اللہ سے بچانے والا کوئی نہ تھا. ۲۲۔ یہ اس لیے کہ ان کے پیغمبر واضح دلائل لے کر ان کے پاس آتے تھے لیکن انہوں نے انکار کر دیا، پھر اللہ نے انہیں گرفت میں لے لیا، اللہ یقینا بڑا طاقتور، عذاب دینے میں سخت ہے۔ ۲۳۔ اور بتحقیق ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانیوں اور واضح دلائل کے ساتھ بھیجا، ۲۴۔ فرعون اور ہامان اور قارون کی طرف تو ان لوگوں نے کہا: یہ تو بہت جھوٹا جادوگر ہے۔ ۲۵۔ پس جب انہوں نے ہماری طرف سے ان لوگوں کو حق پہنچایا تو کہنے لگے: جو اس کے ساتھ ایمان لے آئیں، ان کے بیٹوں کو قتل کر دو اور ان کی بیٹیوں کو زندہ رہنے دو (مگر) کافروں کی چال اکارت ہی جاتی ہے۔ ۲۶۔ اور فرعون نے کہا: مجھے چھوڑو کہ میں موسیٰ کو قتل کروں اور وہ اپنے رب کو پکارے مجھے ڈر ہے کہ یہ تمہارا دین بدل ڈالے گا یا زمین میں فساد برپا کرے گا۔ ۲۷۔ اور موسیٰ نے کہا: میں اپنے اور تمہارے رب کی پناہ مانگتا ہوں ہر اس تکبر کرنے والے سے جو یوم حساب پر ایمان نہیں لاتا. ۲۸۔

اور آل فرعون میں سے ایک مومن جو اپنا ایمان چھپائے ہوئے تھا کہنے لگا: کیا تم ایسے شخص کو قتل کرنا چاہتے ہو جو کہتا ہے سے تمہارے پاس واضح دلائل لے کر آیا ہے؟ اگر یہ جھوٹا ہے تو اس کا جھوٹ خود اس کے خلاف جائے گا اور اگر یہ سچا ہے تو جس (عذاب) کا یہ تم سے وعدہ کر رہا ہے اس میں سے کچھ تو ان پر واقع ہو ہی جائے گا، اللہ یقینا تجاوز کرنے والے جھوٹے کو ہدایت نہیں دیتا۔ ۲۹۔ اے میری قوم! آج تمہاری بادشاہت ہے اور ملک میں تم غالب ہو پس اگر ہم پر اللہ کا عذاب آگیا تو ہماری کون مدد کرے گا؟ فرعون نے کہا: میں تمہیں صرف وہی رائے دوں گا جسے میں صائب سمجھتا ہوں اور میں اسی راستے کی طرف تمہاری رہنمائی کرتا ہوں جو درست ہے۔ ۳۰۔ اور جو شخص ایمان لایا تھا کہنے لگا: اے میری قوم! مجھے خوف ہے کہ تم پر کہیں وہ دن نہ آئے جیسا (پہلی) امتوں پر آیا تھا، ۳۱۔ جیسے قوم نوح اور عاد اور ثمود اور ان کے بعد والی امتوں پر آیا تھا اور اللہ تو بندوں پر ظلم کرنا نہیں چاہتا۔ ۳۲۔ اور اے میری قوم! مجھے تمہارے بارے میں فریاد کے دن (قیامت) کا خوف ہے۔ ۳۳۔ جس دن تم پیٹھ پھیر کر بھاگو گے تمہیں اللہ (کے عذاب) سے بچانے والا کوئی نہ ہو گا اور جسے اللہ گمراہ کر دے اسے ہدایت دینے والا کوئی نہیں۔ ۳۴۔ اور بتحقیق اس سے پہلے یوسف واضح دلائل کے ساتھ تمہارے پاس آئے مگر تمہیں اس چیز میں شک ہی رہا جو وہ تمہارے پاس لائے تھے یہاں تک کہ جب ان کا انتقال ہوا تو تم کہنے لگے: ان کے بعد اللہ کوئی پیغمبر مبعوث نہیں کرے گا اس طرح اللہ ان لوگوں کو گمراہ کر دیتا ہے جو تجاوز کرنے والے، شک کرنے والے ہوتے ہیں۔ ۳۵۔ جو اللہ کی آیات میں جھگڑا کرتے ہیں بغیر ایسی دلیل کے جو اللہ کی طرف سے ان کے پاس آئی ہو (ان کی) یہ بات اللہ اور ایمان لانے والوں کے نزدیک نہایت ناپسندیدہ ہے، اسی طرح ہر متکبر، سرکش کے دل پر اللہ مہر لگا دیتا ہے۔ ۳۶۔ اور فرعون نے کہا: اے ہامان! میرے لیے ایک بلند عمارت بناؤ، شاید میں راستوں تک رسائی

حاصل کر لوں، ۳۷۔ آسمانوں کے راستوں تک، پھر میں موسیٰ کے خدا کو دیکھ لوں اور میرا گمان یہ ہے کہ موسیٰ جھوٹا ہے، اس طرح فرعون کے لیے اس کی بد عملی کو خوشنما بنا دیا گیا اور وہ راہ راست سے روک دیا گیا اور فرعون کی چال تو صرف گھاٹے میں ہے۔ ۳۸۔ اور جو شخص ایمان لایا تھا بولا: اے میری قوم! میری اتباع کرو، میں تمہیں صحیح راستہ دکھاتا ہوں۔ ۳۹۔ اے میری قوم! یہ دنیاوی زندگی تو صرف تھوڑی دیر کی لذت ہے اور آخرت یقیناً دائمی قیام گاہ ہے۔ ۴۰۔ جو برائی کا ارتکاب کرے گا اسے اتنا ہی بدلہ ملے گا اور جو نیکی کرے گا وہ مرد ہو یا عورت اگر صاحب ایمان بھی ہو تو ایسے لوگ جنت میں داخل ہوں گے جس میں انہیں بے شمار رزق ملے گا۔ ۴۱۔ اور اے میری قوم! آخر مجھے ہوا کیا ہے کہ میں تمہیں نجات کی طرف بلاتا ہوں اور تم مجھے آتش کی طرف بلاتے ہو؟ ۴۲۔ تم مجھے دعوت دیتے ہو کہ میں اللہ کے ساتھ کفر کروں اور اسے اللہ کا شریک قرار دوں جس کا مجھے علم ہی نہیں ہے اور میں تمہیں بڑے غالب آنے والے، بخشنے والے اللہ کی طرف بلاتا ہوں۔ ۴۳۔ حقیقت یہ ہے کہ جس چیز کی طرف تم مجھے دعوت دیتے ہو اس کی نہ دنیا میں کوئی دعوت ہے اور نہ آخرت میں اور ہماری بازگشت یقیناً اللہ کی طرف ہے اور حد سے تجاوز کرنے والے تو یقیناً جہنمی ہیں۔ ۴۴۔ جو بات (آج) میں تم سے کہ رہا ہوں (کل) تم اسے ضرور یاد کرو گے اور میں اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کرتا ہوں، بے شک اللہ بندوں پر خوب نگاہ کرنے والا ہے۔ ۴۵۔ پس اللہ نے اس (مومن) کو ان کی بری چالوں سے بچایا اور آل فرعون کو برے عذاب نے گھیر لیا۔ ۴۶۔ وہ لوگ صبح و شام میں آتش جہنم کے سامنے پیش کیے جائیں گے اور جس دن قیامت برپا ہو گی (تو حکم ہو گا) آل فرعون کو سخت ترین عذاب میں داخل کرو۔ ۴۷۔ اور جب وہ جہنم میں جھگڑیں گے تو کمزور درجے کے لوگ بڑا بننے والوں سے کہیں گے: ہم تو تمہارے تابع تھے، تو کیا تم ہم سے آتش کا کچھ حصہ دور کر سکتے ہیں؟ ۴۸۔ بڑا بننے والے کہیں گے:

ہم سب آتش میں ہیں، اللہ تو بندوں کے درمیان یقینا فیصلہ کر چکا ہے۔ ۴۹۔ اور جو لوگ آتش جہنم میں ہوں گے وہ جہنم کے کارندوں سے کہیں گے: اپنے پروردگار سے درخواست کرو کہ ہم سے ایک دن کے لیے عذاب میں تخفیف کرے۔ ۵۰۔ وہ کہیں گے: کیا تمہارے پیغمبر واضح دلائل لے کر تمہارے پاس نہیں آئے تھے؟ وہ کہیں گے: کیوں نہیں، تو وہ کہیں گے: پس درخواست کرتے رہو اور کفار کی درخواست بے نتیجہ ہی رہے گی۔ ۵۱۔ ہم اپنے رسولوں اور ایمان لانے والوں کی دنیاوی زندگی میں بھی مدد کرتے رہیں گے اور اس روز بھی جب گواہ کھڑے ہوں گے۔ ۵۲۔ اس روز ظالموں کو ان کی معذرت فائدہ نہیں دے گی اور ان پر لعنت پڑے گی اور ان کے لیے بدترین ٹھکانا ہو گا۔ ۵۳۔ اور بتحقیق ہم نے موسیٰ کو ہدایت دی اور بنی اسرائیل کو ہم نے اس کتاب کا وارث بنایا، ۵۴۔ جو صاحبان عقل کے لیے ہدایت اور نصیحت تھی۔ ۵۵۔ پس آپ صبر کریں، یقینا اللہ کا وعدہ برحق ہے اور اپنے گناہ کے لیے استغفار کریں اور صبح و شام اپنے رب کی ثناء کے ساتھ تسبیح کریں۔ ۵۶۔ بے شک جو لوگ اللہ کی آیات کے بارے میں جھگڑتے ہیں بغیر کسی دلیل کے جو ان کے پاس آئی ہو، ان کے دلوں میں بڑائی کے سوا کچھ نہیں، وہ اس (بڑائی) تک نہیں پہنچ پائیں گے، لہٰذا آپ اللہ کی پناہ مانگیں، وہ یقینا خوب سننے والا، دیکھنے والا ہے۔ ۵۷۔ آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنا انسانوں کے خلق کرنے سے زیادہ بڑا کام ہے، لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔ ۵۸۔ اور نابینا اور بینا برابر نہیں ہو سکتے نیز نہ ہی ایماندار اور عمل صالح بجالانے والے اور بدکار، تم لوگ بہت کم نصیحت قبول کرتے ہو۔ ۵۹۔ قیامت یقینا آنے والی ہے، اس میں کوئی شک نہیں ہے لیکن اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے۔ ۶۰۔ اور تمہارا پروردگار فرماتا ہے: مجھے پکارو، میں تمہاری دعائیں قبول کروں گا، جو لوگ ازراہ تکبر میری عبادت سے منہ موڑتے ہیں یقینا وہ ذلیل ہو کر عنقریب جہنم میں داخل ہوں گے۔ ۶۱۔ اللہ ہی ہے جس نے تمہارے لیے رات بنائی کہ تم

اس میں آرام کرو اور دن کو روشن بنایا، اللہ لوگوں پر بڑا فضل کرنے والا ہے لیکن اکثر لوگ شکر ادا نہیں کرتے۔ ۶۲۔ یہی اللہ تمہارا رب ہے جو ہر چیز کا خالق ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، پھر تم کہاں بھٹک رہے ہو؟ ۶۳۔ اسی طرح وہ لوگ بھی بھٹکتے رہے جو اللہ کی آیات کا انکار کرتے تھے۔ ۶۴۔ اللہ ہی ہے جس نے تمہارے لیے زمین کو جائے قرار اور آسمان کو عمارت بنایا اور اسی نے تمہاری صورت بنائی تو بہترین صورت بنائی اور تمہیں پاکیزہ رزق دیا، یہی اللہ تمہارا رب ہے، پس بابرکت ہے وہ اللہ جو عالمین کا رب ہے۔ ۶۵۔ وہی زندہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں لہٰذا تم دین کو اس کے لیے خالص کر کے اسی کو پکارو، ثنائے کامل ہے اس اللہ کے لیے جو عالمین کا پروردگار ہے۔ ۶۶۔ کہہ دیجیے: مجھے اس بات سے روک دیا گیا ہے کہ میں ان کی عبادت کروں جنہیں تم اللہ کے علاوہ پکارتے ہو جب کہ میرے پاس میرے رب طرف سے واضح دلائل آچکے ہیں اور مجھے یہ حکم ہوا ہے کہ میں رب العالمین کا تابع فرمان رہوں۔ ۶۷۔ وہی تو ہے جس نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا پھر نطفے سے پھر لوتھڑے سے پھر (تمہاری نشو نما کرتا ہے) تاکہ تم اپنی جوانی کو پہنچ جاؤ پھر (تمہیں مزید زندگی دیتا ہے) تاکہ تم بڑھاپے کو پہنچ پاؤ اور تم میں سے کوئی تو پہلے ہی مر جاتا ہے اور (بعض کو مہلت ملتی ہے) تاکہ تم اپنے مقررہ وقت کو پہنچ جاؤ اور تاکہ تم عقل سے کام لو۔ ۶۸۔ وہی تو ہے جو زندگی دیتا ہے اور وہی موت بھی دیتا ہے پھر جب وہ کسی امر کا فیصلہ کر لیتا ہے تو اس سے صرف یہ کہتا ہے: ہو جا! پس وہ ہو جاتا ہے۔ ۶۹۔ کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو اللہ کی آیات کے بارے میں جھگڑتے ہیں؟ یہ لوگ کہاں پھرے جاتے ہیں؟ ۷۰۔ جنہوں نے اس کتاب کی اور جو کچھ ہم نے پیغمبروں کو دے کر بھیجا ہے اس کی تکذیب کی ہے، انہیں عنقریب معلوم ہو جائے گا۔ ۷۱۔ جب طوق اور زنجیریں ان کی گردنوں میں ہوں گی، گھسیٹے جا رہے ہوں گے، ۷۲۔ کھولتے پانی کی طرف، پھر آگ میں جھونک دیے جائیں

گے۔ ۷۳۔ پھر ان سے پوچھا جائے گا: کہاں ہیں وہ جنہیں تم شریک ٹھہراتے تھے، ۷۴۔ اللہ کو چھوڑ کر؟ وہ کہیں گے: وہ تو ہم سے ناپید ہو گئے بلکہ ہم تو پہلے کسی چیز کو پکارتے ہی نہیں تھے، اسی طرح کفار کو اللہ گمراہ کر دیتا ہے۔ ۷۵۔ یہ (انجام) اس لیے ہوا کہ تم زمین میں حق کے برخلاف (باطل پر) خوش ہوتے تھے اور اس کا بدلہ ہے کہ تم اترایا کرتے تھے۔ ۷۶۔ جہنم کے دروازوں میں داخل ہو جاؤ جس میں تم ہمیشہ رہو گے، تکبر کرنے والوں کا کتنا برا ٹھکانا ہے۔ ۷۷۔ پس آپ صبر کریں، یقیناً اللہ کا وعدہ سچا ہے، اب انہیں ہم نے جو وعدہ (عذاب) دیا ہے اس میں سے کچھ حصہ ہم آپ کو (زندگی ہی میں) دکھا دیں یا آپ کو دنیا سے اٹھا لیں، بہر حال انہیں ہماری طرف پلٹ کر آنا ہے۔ ۷۸۔ اور بتحقیق ہم نے آپ سے پہلے بہت سے رسول بھیجے ہیں، ان میں سے بعض کے حالات ہم نے آپ سے بیان کیے ہیں اور بعض کے حالات آپ سے بیان نہیں کیے اور کسی پیغمبر کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ اللہ کے اذن کے بغیر کوئی آیت پیش کرے، پھر جب اللہ کا حکم آ گیا تو حق کے ساتھ فیصلہ کر دیا گیا اور اس طرح اہل باطل خسارے میں پڑ گئے۔ ۷۹۔ اللہ ہی ہے جس نے تمہارے لیے چوپائے بنائے تاکہ تم ان میں سے بعض پر سواری کرو اور بعض کا گوشت کھاؤ۔ ۸۰۔ اور تمہارے لیے ان میں منفعت ہے اور تاکہ تمہارے دلوں میں (کہیں جانے کی) حاجت ہو تو ان پر (سوار ہو کر) پہنچ جاؤ نیز ان پر اور کشتیوں پر تم سوار کیے جاتے ہو۔ ۸۱۔ اور وہ تمہیں اپنی نشانیاں دکھاتا ہے پس تم اس کی کن کن نشانیوں کا انکار کرو گے۔ ۸۲۔ کیا وہ زمین میں چلے پھرے نہیں کہ انہیں ان لوگوں کا انجام نظر آتا جو ان سے پہلے گزر چکے ہیں؟ وہ تعداد میں ان سے کہیں زیادہ تھے نیز طاقت اور زمین میں (اپنے) آثار چھوڑنے میں بھی ان سے زیادہ تھے، (اس کے باوجود) جو کچھ انہوں نے کیا وہ ان کے کچھ بھی کام نہ آیا۔ ۸۳۔ پھر جب ان کے پیغمبر واضح دلائل کے ساتھ ان کے پاس آئے تو وہ اس علم پر نازاں تھے جو ان

کے پاس تھا، پھر انہیں اس چیز نے گھیر لیا جس کا وہ مذاق اڑاتے تھے۔ ۸۴۔ پھر جب انہوں نے ہمارا عذاب دیکھ لیا تو کہنے لگے: ہم خدائے واحد پر ایمان لاتے ہیں اور جسے ہم اللہ کے ساتھ شریک ٹھہراتے تھے اس کا انکار کرتے ہیں۔ ۸۵۔ لیکن ہمارا عذاب دیکھ لینے کے بعد ان کا ایمان ان کے لیے فائدہ مند نہیں رہے گا، یہ اللہ کی سنت ہے جو اس کے بندوں میں چلی آ رہی ہے اور اس طرح کفار خسارے میں پڑ گئے۔

۴۱....فصلت

بنام خدائے رحمن و رحیم

۱۔ حا، میم۔ ۲۔ خدائے رحمن و رحیم کی نازل کردہ (کتاب) ہے۔ ۳۔ ایسی کتاب جس کی آیات کھول کر بیان کی گئی ہیں، ایک عربی (زبان کا) قرآن علم رکھنے والوں کے لیے، ۴۔ بشارت دیتا ہے اور تنبیہ بھی کرتا ہے لیکن ان میں سے اکثر نے منہ پھیر لیا ہے پس وہ سنتے نہیں ہیں۔ ۵۔ اور وہ کہتے ہیں: جس چیز کی طرف تو ہمیں بلاتا ہے اس کے لیے ہمارے دل غلاف میں ہیں اور ہمارے کانوں میں بھاری پن (بہرا پن) ہے اور ہمارے درمیان اور تمہارے درمیان پردہ حائل ہے، پس تم اپنا کام کرو، ہم اپنا کام کرتے ہیں۔ ۶۔ کہہ دیجئے: میں بھی تم جیسا آدمی ہوں، میری طرف وحی ہوتی ہے کہ ایک اللہ ہی تمہارا معبود ہے لہٰذا تم اس کی طرف سیدھے رہو اور اسی سے مغفرت مانگو اور تباہی ہے ان مشرکین کے لیے، ۷۔ جو زکوۃ نہیں دیتے اور جو آخرت کا انکار کرتے ہیں۔ ۸۔ لیکن جو لوگ ایمان لائے اور اعمال صالح بجا لائے یقینا ان کے لیے نہ ختم ہونے والا ثواب ہے۔ ۹۔ کہہ دیجئے: کیا تم اس ذات کا انکار کرتے ہو اور اس کے لیے مدمقابل قرار دیتے ہو

جس نے زمین کو دو دن میں پیدا کیا؟ وہی تو عالمین کا پروردگار ہے۔ ۱۰۔ اور اسی طرح زمین میں اس کے اوپر پہاڑ بنائے اور اس میں برکات رکھ دیں اور اس میں چار دنوں میں حاجتمندوں کی ضروریات کے برابر سامان خوراک مقرر کیا۔ ۱۱۔ پھر وہ آسمان کی طرف متوجہ ہوا جو اس وقت دھواں تھا پھر آسمان اور زمین سے کہا: دونوں آ جاؤ خواہ خوشی سے یا کراہت سے، ان دونوں نے کہا: ہم بخوشی آ گئے. ۱۲۔ پھر انہیں دو دنوں میں سات آسمان بنا دیے اور ہر آسمان میں اس کا حکم پہنچا دیا اور ہم نے آسمان دنیا کو چراغوں سے آراستہ کیا اور محفوظ بھی بنایا، یہ سب بڑے غالب آنے والے، دانا کی تقدیر سازی ہے۔ ۱۳۔ اگر یہ منہ پھیر لیں تو کہہ دیجئے: میں نے تمہیں ایسی بجلی سے ڈرایا ہے جیسی بجلی قوم عاد و ثمود پر آئی تھی۔ ۱۴۔ جب ان کے پاس پیغمبر آ گئے تھے ان کے سامنے اور پیچھے سے کہ اللہ کے سوا کسی کی بندگی نہ کرو تو وہ کہنے لگے: اگر ہمارا پروردگار چاہتا تو فرشتے نازل کرتا پس جس پیغام کے ساتھ تم بھیجے گئے ہو ہم اسے نہیں مانتے۔ ۱۵۔ مگر عاد نے زمین میں ناحق تکبر کیا اور کہا: ہم سے بڑھ کر طاقتور کون ہے؟ کیا انہوں نے دیکھا نہیں کہ جس اللہ نے انہیں پیدا کیا ہے وہ ان سے زیادہ طاقتور ہے؟ (اس طرح) وہ ہماری آیات کا انکار تے تھے۔ ۱۶۔ تو ہم نے منحوس ایام میں ان پر طوفانی ہوا چلا دی تاکہ ہم دنیاوی زندگی ہی میں انہیں رسوائی کا عذاب چکھا دیں اور آخرت کا عذاب تو زیادہ رسوا کن ہے اور ان کی مدد بھی نہیں کی جائے گی۔ ۱۷۔ اور (ادھر) ثمود کو تو ہم نے راہ راست دکھا دی تھی مگر انہوں نے ہدایت کی جگہ اندھا رہنے کو پسند کیا تو انہیں ان کے اعمال کے سبب ذلت آمیز عذاب کی بجلی نے گرفت میں لے لیا۔ ۱۸۔ اور ہم نے انہیں بچا لیا جو ایمان لے آتے تھے اور تقویٰ اختیار کرتے تھے۔ ۱۹۔ اور جس دن اللہ کے دشمن جہنم کی طرف چلائے جائیں گے تو انہیں روک لیا جائے گا۔ ۲۰۔ یہاں تک کہ جب سب وہاں پہنچ جائیں گے تو ان کے کان اور ان کی آنکھیں اور ان کی کھالیں ان کے

خلاف گواہی دیں گی کہ وہ کیا کچھ کرتے رہے ہیں۔ ۲۱۔ تو وہ اپنی کھالوں سے کہیں گے: تم نے ہمارے خلاف گواہی کیوں دی؟ وہ جواب دیں گی: اسی اللہ نے ہمیں گویائی دی ہے جس نے ہر چیز کو گویائی دی اور اسی نے تمہیں پہلی بار پیدا کیا اور تم اسی کی طرف پلٹا جاؤ گے۔ ۲۲۔ اور تم (گناہ کے وقت) اپنے کان کی گواہی سے اپنے آپ کو چھپا نہیں سکتے تھے اور نہ اپنی آنکھوں اور نہ اپنی کھالوں کی (گواہی سے) بلکہ تمہارا گمان یہ تھا کہ اللہ کو تمہارے بہت سے اعمال کی خبر نہیں ہے۔ ۲۳۔ اور یہ تمہارا گمان تھا، جو گمان تم اپنے پروردگار کے بارے میں رکھتے تھے اسی نے تمہیں ہلاک کر دیا اور تم خسارہ اٹھانے والوں میں ہو گئے۔ ۲۴۔ پس اگر وہ صبر کرے تو بھی ان کا ٹھکانا آتش ہے اور اگر وہ معذرت کرے تو ان کا عذر قبول نہیں کیا جائے گا۔ ۲۵۔ اور ہم نے ان کے ساتھ ایسے ہم نشین لگا دیے تھے جو انہیں ان کے اگلے اور پچھلے اعمال کو خوشنما بنا کر دکھاتے تھے اور ان پر بھی وہی فیصلہ حتمی ہو گیا جو ان سے پہلے جنوں اور انسانوں کی امتوں پر لازم ہو چکا تھا، وہ یقینا خسارے میں تھے۔ ۲۶۔ اور جو لوگ کافر ہو گئے ہیں وہ کہتے ہیں: اس قرآن کو نہ سنا کرو شور مچا دیا کرو تاکہ تم غالب آجاؤ۔ ۲۷۔ پس ہم کفار کو ضرور بالضرور سخت عذاب چکھائیں گے اور انہیں ان کے برے اعمال کی بدترین سزا ضرور دیں گے۔ ۲۸۔ یہی آتش دشمنان خدا کی سزا ہے۔ اس میں ان کے لیے ہمیشہ کا گھر ہے، یہ اس بات کی سزا ہے کہ وہ ہماری آیات کا انکار کرتے تھے۔ ۲۹۔ اور کفار کہیں گے: اے ہمارے پروردگار! جنوں اور انسانوں دونوں کو ہمیں دکھا دے جنہوں نے ہمیں گمراہ کیا تھا تاکہ ہم انہیں پاؤں تلے روند ڈالیں تاکہ وہ خوار ہوں۔ ۳۰۔ جو کہتے ہیں: ہمارا پروردگار اللہ ہے پھر ثابت قدم رہتے ہیں ان پر فرشتے نازل ہوتے ہیں (اور ان سے کہتے ہیں) نہ خوف کرو نہ غم کرو اور اس جنت کی خوشی مناؤ جس کا تم سے وعدہ کیا تھا۔ ۳۱۔ ہم دنیا میں بھی تمہارے رفیق تھے اور آخرت میں بھی تمہارے ساتھی ہیں اور یہاں تمہارے لیے

تمہاری من پسند چیزیں موجود ہیں اور جو چیز تم طلب کروگے وہ تمہارے لیے اس میں موجود ہوگی، ۳۲۔ اس ذات کی طرف سے ضیافت کے طور پر جو بڑا بخشنے والا رحیم ہے۔ ۳۳۔ اور اس شخص کی بات سے زیادہ کس کی بات اچھی ہو سکتی ہے جس نے اللہ کی طرف بلایا اور نیک عمل کیا اور کہا: میں مسلمانوں میں سے ہوں ۳۴۔ اور نیکی اور بدی برابر نہیں ہوسکتے، آپ (بدی کو) بہترین نیکی سے دفع کریں تو آپ دیکھ لیں گے کہ آپ کے ساتھ جس کی عداوت تھی وہ گویا نہایت قریبی دوست بن گیا ہے۔ ۳۵۔ اور یہ (خصلت) صرف صبر کرنے والوں کو ملتی ہے اور یہ صفت صرف انہیں ملتی ہے جو بڑے نصیب والے ہیں۔ ۳۶۔ اور اگر آپ شیطان کی طرف سے کوئی وسوسہ محسوس کریں تو اللہ کی پناہ مانگیں وہ یقیناً خوب سننے والا، جاننے والا ہے۔ ۳۷۔ اور رات اور دن اور سورج اور چاند اس کی نشانیوں میں سے ہیں، تم نہ تو سورج کو سجدہ کرو اور نہ ہی چاند کو بلکہ اللہ کو سجدہ کرو جس نے ان سب کو پیدا کیا ہے، اگر تم صرف اللہ کی بندگی کرتے ہو۔ ۳۸۔ پس اگر یہ لوگ تکبر کرتے ہیں تو جو (فرشتے) آپ کے پروردگار کے پاس ہیں وہ رات اور دن اسی کی تسبیح کرتے ہیں اور تھکتے نہیں ہے۔ ۳۹۔ اور اس کی نشانیوں میں سے ایک یہ ہے کہ آپ زمین کو جمود کی حالت میں دیکھتے ہیں اور جب ہم اس پر پانی برسائے تو وہ یکایک جنبش میں آتی ہے وہ پھلنے پھولنے لگتی ہے، تو جس نے زمین کو زندہ کیا وہی یقیناً مردوں کو زندہ کرنے والا ہے، وہ یقیناً ہر چیز پر قادر ہے۔ ۴۰۔ جو لوگ ہماری آیات کا انکار کرتے ہیں وہ ہم سے پوشیدہ نہیں ہیں کیا وہ شخص جو جہنم میں ڈالا جائے بہتر ہے یا وہ جو قیامت کے دن امن کے ساتھ حاضر ہوگا؟ تم جو چاہو کرتے رہو، جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اسے یقیناً خوب دیکھنے والا ہے۔ ۴۱۔ جو لوگ اس ذکر کا انکار کرتے ہیں جب وہ ان کے پاس آجائے، حالانکہ یہ معزز کتاب ہے۔ ۴۲۔ باطل نہ اس کے سامنے سے آسکتا ہے اور نہ پیچھے سے، یہ حکمت والے اور لائق ستائش کی نازل کردہ ہے۔ ۴۳۔ آپ سے

وہی کچھ کہا جا رہا ہے جو آپ سے پہلے رسولوں سے کہا گیا ہے، آپ کا رب یقینا مغفرت والا اور دردناک عذاب دینے والا ہے۔ ۴۴۔ اور اگر ہم اس قرآن کو عجمی زبان میں قرار دیتے تو یہ لوگ کہتے کہ اس کی آیات کو کھول کر بیان کیوں نہیں کیا گیا؟ (کتاب) عجمی اور (نبی) عربی؟ کہہ دیجئے: یہ کتاب ایمان لانے والوں کے لیے ہدایت اور شفا ہے اور جو ایمان نہیں لاتے ان کے کانوں میں بھاری پن (بہرا پن) ہے اور وہ ان کے لیے اندھا پن ہے، وہ ایسے ہیں جیسے انہیں دور سے پکارا جاتا ہو۔ ۴۵۔ اور ہم نے موسیٰ کو کتاب دی تو اس میں بھی اختلاف کیا گیا اور اگر آپ کے رب کی بات پہلے طے نہ ہوئی ہوتی تو ان کے درمیان فیصلہ ہو چکا ہوتا اور وہ اس (قرآن) کے بارے میں شبہ پیدا کرنے والے شک میں پڑے ہوئے ہیں۔ ۴۶۔ جو نیک عمل کرتا ہے وہ اپنے لیے ہی کرتا ہے اور جو برا کام کرتا ہے خود اپنے ہی خلاف کرتا ہے اور آپ کا پروردگار تو بندوں پر قطعاً ظلم کرنے والا نہیں ہے۔ ۴۷۔ قیامت کا علم اللہ کی طرف پلٹا دیا جاتا ہے، اس کے علم کے بغیر نہ کوئی پھل اپنے شگوفوں سے نکلتا ہے اور نہ کوئی مادہ حاملہ ہوتی ہے اور نہ جنتی ہے اور جس دن وہ انہیں پکارے گا: کہاں ہیں میرے شریک؟ تو وہ کہیں گے: ہم آپ سے اظہار کر چکے ہیں کہ ہم میں سے کوئی بھی گواہی دینے والا نہیں ہے۔ ۴۸۔ اور جنہیں وہ پہلے پکارتے تھے وہ ان سے ناپید ہو جائیں گے اور وہ سمجھ جائیں گے کہ ان کے لیے کوئی خلاصی نہیں ہے۔ ۴۹۔ انسان آسودگی مانگ مانگ کر تو تھکتا نہیں لیکن جب کوئی آفت آجاتی ہے تو مایوس ہوتا ہے اور آس توڑ بیٹھتا ہے۔ ۵۰۔ اور اگر تکلیف پہنچنے کے بعد ہم اسے اپنی رحمت کی لذت چکھائیں تو ضرور کہتا ہے: یہ تو میرا حق تھا اور میں گمان نہیں کرتا کہ قیامت آنے والی ہے اور اگر میں اپنے رب کی طرف پلٹایا بھی گیا تو میرے لیے اللہ کے ہاں یقینا بھلائی ہے، (حالانکہ) کفار کو ان کے اعمال کے بارے میں ہم ضرور بتائیں گے وہ کیا کچھ کرتے رہے ہیں اور انہیں بدترین عذاب چکھائیں گے۔

۵۱۔ اور جب ہم انسان کو نعمت سے نوازتے ہیں تو وہ منہ پھیرتا اور اکڑ جاتا ہے اور جب اسے تکلیف پہنچتی ہے تو وہ لمبی دعائیں کرنے لگتا ہے۔ ۵۲۔ کہہ دیجئے: یہ تو بتاؤ کہ اگر (یہ قرآن) اللہ کی طرف سے ہو، پھر تم اس سے انکار کرو تو اس شخص سے بڑھ کر گمراہ اور کون ہو گا جو اس (کی مخالفت) میں دور تک نکل گیا ہو؟ ۵۳۔ ہم عنقریب انہیں اپنی نشانیاں آفاق عالم میں بھی دکھائیں گے اور خود ان کی ذات میں بھی یہاں تک کہ ان پر واضح ہو جائے کہ یقیناً وہی (اللہ) حق ہے، کیا تمہارے لیے تمہارا رب کافی نہیں ہے جو یقیناً ہر چیز پر خوب شاہد ہے؟ ۵۴۔ آگاہ رہو! بے شک یہ لوگ اپنے رب کی ملاقات کے بارے میں شک میں ہیں، آگاہ رہو! یقیناً وہ ہر چیز کا احاطہ کیے ہوئے ہے۔

۴۲....الشوریٰ

بنام خدائے رحمن و رحیم

۱۔ حا، میم۔ ۲۔ عین، سین، قاف۔ ۳۔ اسی طرح آپ کی طرف اور آپ سے پہلوں کی طرف بڑا غالب آنے والا، حکمت والا اللہ وحی کرتا ہے۔ ۴۔ جو کچھ آسمانوں اور جو کچھ زمین میں ہے سب اسی کی ملکیت ہے اور وہ عالی مرتبہ، عظیم ہے۔ ۵۔ قریب ہے کہ آسمان ان کے اوپر سے پھٹ پڑیں اور فرشتے اپنے پروردگار کی ثناء کے ساتھ تسبیح کرتے ہیں اور اہل زمین کے لیے استغفار کرتے ہیں، آگاہ رہو! اللہ ہی بڑا بخشنے والا، رحم کرنے والا ہے۔ ۶۔ اور جنہوں نے اللہ کے سوا دوسروں کو سرپرست بنایا ہے اللہ ہی ان (کے اعمال) پر نگہبان ہے اور آپ ان کے ذمہ دار نہیں ہیں۔ ۷۔ اور اسی طرح ہم نے آپ کی طرف عربی قرآن بھیجا ہے

تاکہ آپ مکہ اور اس کے گرد و پیش میں رہنے والوں کو تنبیہ کریں اور اجتماع (قیامت) کے دن بارے میں بھی (تنبیہ کریں) جس میں کوئی شبہ نہیں ہے، (اس روز) ایک گروہ کو جنت جانا ہے اور دوسرے گروہ کو جہنم جانا ہے۔ ۸۔ اور اگر اللہ چاہتا تو ان سب کو ایک ہی امت بنا دیتا لیکن وہ جسے چاہتا ہے اپنی رحمت میں داخل کرتا ہے اور ظالموں کے لیے نہ کوئی سرپرست ہے اور نہ مددگار۔ ۹۔ کیا انہوں نے اللہ کے علاوہ سرپرست بنا لیے ہیں؟ پس سرپرست تو صرف اللہ ہے اور وہی مردوں کو زندہ کرتا ہے اور وہی ہر چیز پر قادر ہے۔ ۱۰۔ اور تم جس بات میں اختلاف کرتے ہو اس کا فیصلہ اللہ کی طرف سے ہو گا وہی میرا پروردگار ہے، اسی پر میں نے بھروسا کیا اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔ ۱۱۔ وہی آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے، اسی لیے خود تمہاری جنس سے تمہارے لیے ازواج بنائے اور چوپایوں کے بھی جوڑے بنائے، اس طرح سے وہ تمہاری افزائش کرتا ہے، اس جیسی کوئی چیز نہیں ہے اور وہ خوب سننے والا، دیکھنے والا ہے۔ ۱۲۔ آسمانوں اور زمین کی کنجیاں اس کی ملکیت ہیں وہ جس کے لیے چاہتا ہے رزق میں کشادگی اور تنگی دیتا ہے، وہ یقیناً ہر چیز کا خوب علم رکھنے والا ہے۔ ۱۳۔ اس نے تمہارے لیے دین کا وہی دستور معین کیا جس کا اس نے نوح کو حکم دیا تھا اور جس کی ہم نے آپ کی طرف وحی بھیجی ہے اور جس کا ہم نے ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ کو حکم دیا تھا کہ اس دین کو قائم رکھنا اور اس میں تفرقہ نہ ڈالنا، مشرکین کو وہ بات ناگوار گزری ہے جس کی طرف آپ انہیں دعوت دیتے ہیں، اللہ جسے چاہتا ہے اپنا برگزیدہ بنا لیتا ہے اور جو اس کی طرف رجوع کرتا ہے اسی کو اپنی طرف راستہ دکھاتا ہے۔ ۱۴۔ اور یہ لوگ ان کے پاس علم آنے کے بعد صرف آپس کی سرکشی کی وجہ سے تفرقے کا شکار ہوئے اور اگر آپ کے پروردگار کی طرف سے ایک مقررہ وقت تک کے لیے بات طے نہ ہو چکی ہوتی تو ان کے درمیان فیصلہ ہو چکا ہوتا اور جو لوگ ان کے بعد کتاب کے وارث

ہوئے وہ اس کے بارے میں شبہ انگیز شک میں ہیں۔ ۱۵۔ لہٰذا آپ اس کے لیے دعوت دیں اور جیسے آپ کو حکم ملا ہے ثابت قدم رہیں اور ان کی خواہشات کی پیروی نہ کریں اور کہہ دیجیے: اللہ نے جو کتاب نازل کی ہے میں اس پر ایمان لایا اور مجھے حکم ملا ہے کہ میں تمہارے درمیان انصاف کروں، اللہ ہمارا رب ہے اور تمہارا بھی رب ہے، ہمارے اعمال ہمارے لیے اور تمہارے اعمال تمہارے لیے ہیں، ہمارے اور تمہارے درمیان کوئی بحث نہیں، اللہ ہی ہمیں (ایک جگہ) جمع کرے گا اور بازگشت بھی اسی کی طرف ہے۔ ۱۶۔ اور جو لوگ اللہ کے بارے میں جھگڑتے ہیں بعد اس کے کہ اسے مان لیا گیا ہے، ان کے پروردگار کے نزدیک ان کی دلیل باطل ہے اور ان پر غضب ہے اور ان کے لیے سخت ترین عذاب ہے۔ ۱۷۔ اللہ وہی ہے جس نے برحق کتاب اور میزان نازل کیا اور آپ کو کیا معلوم کہ شاید قیامت نزدیک آگئی ہو۔ ۱۸۔ جو لوگ اس (قیامت) پر ایمان نہیں رکھتے وہ اس کے بارے میں جلدی مچا رہے ہیں اور جو لوگ ایمان لائے ہیں وہ اس سے ڈرتے ہیں اور جانتے ہیں کہ قیامت یقیناً برحق ہے، آگاہ رہو! جو قیامت کے بارے میں جھگڑتے ہیں، وہ یقیناً گمراہی میں دور نکل گئے ہیں۔ ۱۹۔ اللہ اپنے بندوں پر مہربان ہے، وہ جسے چاہتا ہے رزق دیتا ہے اور وہی بڑا طاقت والا، بڑا غالب آنے والا ہے۔ ۲۰۔ جو شخص آخرت کی کھیتی کا خواہاں ہو ہم اس کی کھیتی میں اضافہ کرتے ہیں اور جو دنیا کی کھیتی کا خواہاں ہو ہم اسے دنیا میں سے دے دیتے ہیں اور آخرت میں اس کا کچھ حصہ نہ ہوگا۔ ۲۱۔ کیا ان کے پاس ایسے شریک ہیں جنہوں نے ان کے دین کا ایسا دستور فراہم کیا ہے جس کی اللہ نے اجازت نہیں دی؟ اور اگر فیصلہ کن وعدہ نہ ہوتا تو ان کے درمیان فیصلہ ہو چکا ہوتا اور ظالموں کے لیے یقیناً دردناک عذاب ہے۔ ۲۲۔ آپ ظالموں کو اپنے اعمال کے سبب ڈرتے ہوئے دیکھیں گے اور وہ ان پر واقع ہونا والا ہے اور جو لوگ ایمان لے آئے ہیں اور نیک اعمال بجا لائے ہیں وہ جنت کے گلستانوں میں ہوں

گے، ان کے لیے ان کے پروردگار کے پاس جو وہ چاہیں گے موجود ہو گا، یہی بڑا فضل ہے۔ ۲۳۔ یہ وہ بات ہے جس کی اللہ اپنے ان بندوں کو خوشخبری دیتا ہے جو ایمان لاتے ہیں اور اعمال صالح بجالاتے ہیں، کہہ دیجئے: میں اس (تبلیغ رسالت) پر تم سے کوئی اجرت نہیں مانگتا سوائے قریب ترین رشتہ داروں کی محبت کے اور جو کوئی نیکی کمائے ہم اس کے لیے اس نیکی میں اچھا اضافہ کرتے ہیں، اللہ یقینا بڑا بخشنے والا، قدردان ہے۔ ۲۴۔ کیا یہ لوگ کہتے ہیں (رسول نے) اللہ پر جھوٹ بہتان باندھا ہے؟ پس اگر اللہ چاہے تو آپ کے دل پر مہر لگا دے اور اللہ باطل کو نابود کر دیتا ہے اور اپنے فرامین کے ذریعے حق کو پائیداری بخشتا ہے، وہ سینوں کی (پوشیدہ) باتوں سے یقینا خوب واقف ہے۔ ۲۵۔ اور وہی تو ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور گناہوں کو معاف کرتا ہے اور جو کچھ تو کرتے ہو اس کا علم رکھتا ہے۔ ۲۶۔ اور ایمان لانے والوں اور اعمال صالح بجالانے والوں کی دعا قبول کرتا ہے اور اپنے فضل سے انہیں اور زیادہ دیتا ہے اور کفار کے لیے سخت ترین عذاب ہے۔ ۲۷۔ اور اگر اللہ اپنے بندوں کے لیے رزق میں فراوانی کر دیتا تو وہ زمین میں سرکش ہو جاتے لیکن اللہ جو چاہتا ہے وہ ایک مقدار سے نازل کرتا ہے، وہ اپنے بندوں سے خوب باخبر، نگاہ رکھنے والا ہے۔ ۲۸۔ اور وہی ہے جو ناامید ہو جانے کے بعد مینہ برساتا ہے اور اپنی رحمت پھیلا دیتا ہے اور وہی کارساز، قابل ستائش ہے۔ ۲۹۔ اور آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنا اور وہ جاندار جو اس نے ان دونوں میں پھیلا رکھے ہیں اس کی نشانیوں میں سے ہیں اور وہ جب چاہے انہیں جمع کرنے پر خوب قادر ہے۔ ۳۰۔ اور تم پر جو مصیبت آتی ہے وہ خود تمہارے اپنے ہاتھوں کی کمائی سے آتی ہے اور وہ بہت سی باتوں سے درگزر کرتا ہے۔ ۳۱۔ اور تم زمین میں اللہ کو عاجز تو نہیں کر سکتے، اللہ کے سوا تمہارا نہ کوئی کارساز ہے اور نہ مددگار۔ ۳۲۔ اور سمندر میں پہاڑوں جیسے جہاز اس کی نشانیوں میں سے ہے۔ ۳۳۔ اگر اللہ چاہے تو ہوا کو ساکن کر دے تو یہ سطح

سمندر پر کھڑے رہ جائیں، ہر صبر کرنے والے شکر گزار کے لیے اس میں نشانیاں ہیں۔ ۳۴۔ یا انہیں ان کے اعمال کے سبب تباہ کر دے اور وہ بہت سے لوگوں سے در گزر کرتا ہے، ۳۵۔ تاکہ ہماری آیات میں جھگڑنے والوں کو علم ہو جائے کہ ان کے لیے جائے پناہ نہیں ہے۔ ۳۶۔ پس جو کچھ تمہیں دیا گیا ہے وہ دنیاوی زندگی کا سامان ہے اور جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ بہترین اور زیادہ پائیدار ہے ان لوگوں کے لیے جو ایمان لاتے اور اپنے پروردگار پر بھروسا کرتے ہیں، ۳۷۔ اور جو بڑے بڑے گناہوں اور بے حیائی کی باتوں سے پرہیز کرتے ہیں اور جب انہیں غصہ آئے تو معاف کر دیتے ہیں۔ ۳۸۔ اور جو اپنے پروردگار کو لبیک کہتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور اپنے معاملات باہمی مشاورت سے انجام دیتے ہیں اور ہم نے جو رزق انہیں دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔ ۳۹۔ اور جب ان پر زیادتی سے ظلم کیا جاتا ہے تو وہ اس کا بدلہ لیتے ہیں۔ ۴۰۔ اور برائی کا بدلہ اسی طرح کی برائی سے لینا (جائز) ہے، پھر کوئی در گزر کرے اور اصلاح کرے تو اس کا اجر اللہ پر ہے، اللہ یقینا ظالموں کو پسند نہیں کرتا۔ ۴۱۔ اور جو شخص مظلوم ہونے کے بعد بدلہ لے ایسے لوگوں پر ملامت کا کوئی راستہ نہیں ہے۔ ۴۲۔ پس ملامت تو ان لوگوں پر ہے جو لوگوں پر ظلم کرتے ہیں اور ملک میں ناحق زیادتی کرتے ہیں ایسے لوگوں کے لیے دردناک عذاب ہے۔ ۴۳۔ البتہ جس نے صبر کیا اور در گزر کیا تو یہ یقینا ہمت کے کاموں میں سے ہے۔ ۴۴۔ اور جسے اللہ گمراہ کر دے تو اس کے بعد اس کے لیے کوئی کارساز نہیں ہے اور آپ ظالموں کو دیکھیں گے کہ جب وہ عذاب کا مشاہدہ کریں گے تو کہیں گے: کیا واپس جانے کا کوئی راستہ ہے؟ ۴۵۔ اور آپ دیکھیں گے کہ جب وہ جہنم کے سامنے لائے جائیں گے تو ذلت کی وجہ سے جھکے ہوئے نظریں چرا کر دیکھ رہے ہوں گے اور (اس وقت) ایمان لانے والے کہیں گے: خسارہ اٹھانے والے یقینا وہ ہیں جنہوں نے آج قیامت کے دن اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو

خسارے میں ڈالا، آگاہ رہو! ظالم لوگ یقیناً دائمی عذاب میں رہیں گے۔ ۴۶۔ اور اللہ کے سوا ان کے ایسے سرپرست نہ ہوں گے جو ان کی مدد کریں اور جسے اللہ گمراہ کر دے پس اس کے لیے کوئی راہ نہیں ہے۔ ۴۷۔ اپنے پروردگار کو لبیک کہو اس سے پہلے کہ اللہ کی جانب سے وہ دن آجائے جس کے ٹلنے کا کوئی امکان نہیں، اس دن تمہارے لیے نہ کوئی پناہ گاہ ہوگی اور نہ ہی انکار کی کوئی گنجائش ہوگی۔ ۴۸۔ پھر اگر یہ منہ پھیر لیں تو ہم نے آپ کو ان پر نگہبان بنا کر تو نہیں بھیجا، آپ کے ذمے تو صرف پہنچا دینا ہے اور جب ہم انسان کو اپنی رحمت کا ذائقہ چکھاتے ہیں تو اس سے خوش ہو جاتا ہے اور اگر اس کے اپنے بھیجے ہوئے اعمال کی وجہ سے انہیں کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اس وقت یہ انسان یقیناً ناشکرا ہو جاتا ہے۔ ۴۹۔ آسمانوں اور زمین کی بادشاہی صرف اللہ کے لیے ہے، وہ جو چاہتا ہے خلق فرماتا ہے، جسے چاہتا ہے بیٹیاں عطا کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے نرینہ اولاد عطا کرتا ہے۔ ۵۰۔ یا (جسے چاہے) بیٹے اور بیٹیاں دونوں دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے بانجھ بنا دیتا ہے وہ یقیناً بڑا جاننے والا، قدرت والا ہے۔ ۵۱۔ اور کسی بشر میں یہ صلاحیت نہیں کہ اللہ اس سے بات کرے ماسوائے وحی کے یا پردے کے پیچھے سے یا یہ کہ کوئی پیام رساں بھیجے پس وہ اس کے حکم سے جو چاہے وحی کرے، بے شک وہ بلند مرتبہ، حکمت والا ہے۔ ۵۲۔ اور اسی طرح ہم نے اپنے امر میں سے ایک روح آپ کی طرف وحی کی ہے، آپ نہیں جانتے تھے کہ کتاب کیا ہے اور نہ ہی ایمان کو (جانتے تھے) لیکن ہم نے اسے روشنی بنا دیا جس سے ہم اپنے بندوں میں سے جسے چاہتے ہیں ہدایت دیتے ہیں اور آپ تو یقیناً سیدھے راستے کی طرف رہنمائی کر رہے ہیں، ۵۳۔ اس اللہ کے راستے کی طرف جو آسمانوں اور زمین کی سب چیزوں کا مالک ہے، آگاہ رہو! تمام معاملات اللہ ہی کی طرف رجوع کرتے ہیں۔

۴۳....الزخرف

بنام خدائے رحمن ورحیم

ا۔ حا، میم۔ ۲۔ اس روشن کتاب کی قسم۔ ۳۔ ہم نے اس (قرآن) کو عربی قرآن بنایا ہے تاکہ تم سمجھ لو۔ ۴۔ اور بلاشبہ یہ مرکزی کتاب (لوح محفوظ) میں ہمارے پاس برتر، پرحکمت ہے۔ ۵۔ کیا ہم اس ذکر (قرآن) کو محض اس لیے تم سے پھیر دیں کہ تم حد سے گزرے ہوئے لوگ ہو؟ ۶۔ اور پہلے لوگوں میں ہم نے بہت سے نبی بھیجے ہیں۔ ۷۔ اور کوئی نبی ان کے پاس نہیں آتا تھا مگر یہ کہ یہ لوگ اس کا مذاق اڑاتے تھے۔ ۸۔ پس ہم نے ان سے زیادہ طاقتوروں کو ہلاک کردیا اور پچھلی قوموں کی سنت نافذ ہوگئی۔ ۹۔ اور اگر اس سے پوچھا جائے: آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا؟ تو یہ ضرور کہیں گے: بڑے غالب آنے والے، علیم نے انہیں پیدا کیا ہے، ۱۰۔ جس نے تمہارے لیے زمین کو گہوارہ بنایا اور اس میں تمہارے لیے راستے بنائے تاکہ تم راہ پاسکو۔ ۱۱۔ اور جس نے آسمان سے پانی ایک مقدار میں نازل کیا جس سے ہم نے مردہ شہر کو زندہ کردیا، تم بھی اسی طرح نکالے جاؤ گے۔ ۱۲۔ اور جس نے تمام اقسام کے جوڑے پیدا کیے اور تمہارے لیے کشتیاں اور جانور آمادہ کیے جن پر تم سوار ہوتے ہو، ۱۳۔ تاکہ تم اس کی پشت پر بیٹھو پھر جب تم اس پر درست بیٹھ جاؤ تو اپنے پروردگار کی نعمت یاد کرو اور کہو: پاک ہے وہ جس نے اسے ہمارے لیے مسخر کیا ورنہ ہم اسے قابو میں نہیں لاسکتے تھے۔ ۱۴۔ اور ہم اپنے پروردگار کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔ ۱۵۔ اور ان لوگوں نے اللہ کے بندوں میں سے (کچھ کو) اللہ کا جز (اولاد) بنادیا، یہ انسان یقیناً کھلا ناشکرا ہے۔ ۱۶۔ کیا اللہ نے اپنی مخلوقات میں سے (اپنے لیے) بیٹیاں بنالیں اور تمہیں بیٹوں کے لیے منتخب کیا؟ ۱۷۔ حالانکہ جب ان میں سے کسی ایک کو بھی اس (بیٹی کی اولاد) کا مژدہ سنایا جاتا ہے جو اس نے خدائے رحمن کی طرف منسوب کی

تھی تو اندر ہی اندر غصے سے پیچ و تاب کھا کر اس کا چہرہ سیاہ ہو جاتا ہے۔ ۱۸۔ کیا وہ جو زیور (ناز و نعم) میں پھلتی ہے اور جھگڑے میں (اپنا) مدعا واضح نہیں کر سکتی (اللہ کے حصے میں ہے)؟ ۱۹۔ اور انہوں نے فرشتوں کو جو اللہ کے بندے ہیں عورتیں قرار دے دیا، کیا انہوں نے ان کو خلق ہوتے ہوئے دیکھا تھا؟ عنقریب ان کی گواہی لکھی جائے گی اور ان سے پوچھا جائے گا۔ ۲۰۔ اور وہ کہتے ہیں: اگر خدائے رحمن چاہتا تو ہم ان کی پوجا نہ کرتے، انہیں اس کا کوئی علم نہیں یہ تو صرف اندازے لگاتے ہیں. ۲۱۔ کیا ہم نے انہیں اس سے پہلے کوئی دستاویز دی ہے جس سے اب یہ تمسک کرتے ہیں؟ ۲۲۔ (نہیں) بلکہ یہ کہتے ہیں: ہم نے اپنے باپ دادا کو ایک رسم پر پایا اور ہم انہی کے نقش قدم پر چل رہے ہیں۔ ۲۳۔ اور اسی طرح ہم نے آپ سے پہلے کسی بستی کی طرف کوئی تنبیہ کرنے والا نہیں بھیجا مگر یہ کہ وہاں کے عیش پرستوں نے کہا: ہم نے اپنے باپ دادا کو ایک رسم پر پایا اور ہم انہی کے نقش قدم کی پیروی کر رہے ہیں۔ ۲۴۔ (ان کے نبی نے) کہا: خواہ میں اس سے بہتر ہدایت لے کر آؤں جس پر تم نے اپنے باپ دادا کو پایا ہے؟ وہ کہنے لگے: جو کچھ دے کر تم بھیجے گئے ہو ہم اسے نہیں مانتے۔ ۲۵۔ چنانچہ ہم نے ان سے انتقام لیا اور دیکھ لو تکذیب کرنے والوں کا کیا انجام ہوا۔ ۲۶۔ اور جب ابراہیم نے اپنے باپ (چچا) اور اپنی قوم سے کہا: جنہیں تم پوجتے ہو ان سے میں یقینا بیزار ہوں۔ ۲۷۔ سوائے اپنے رب کے جس نے مجھے پیدا کیا، یقینا وہی مجھے سیدھا راستہ دکھائے گا۔ ۲۸۔ اور اللہ نے اس (توحید پرستی) کو ابراہیم کی نسل میں کلمہ باقیہ قرار دیا تا کہ وہ (اللہ کی طرف) رجوع کریں۔ ۲۹۔ (ان کافروں کو فوری ہلاک نہیں کیا) بلکہ میں نے انہیں اور ان کے باپ دادا کو متاع حیات دی یہاں تک کہ ان کے پاس حق اور واشگاف بیان کرنے والا رسول آگیا۔ ۳۰۔ اور جب حق ان کے پاس آیا تو کہنے لگے: یہ تو جادو ہے، ہم اسے نہیں مانتے۔ ۳۱۔ اور کہتے ہیں: یہ قرآن دونوں بستیوں میں سے کسی بڑے آدمی پر کیوں

نازل نہیں کیا گیا؟ ۳۲۔ کیا آپ کے پروردگار کی رحمت یہ لوگ تقسیم کرتے ہیں؟ جب کہ دنیاوی زندگی کی معیشت کو ان کے درمیان ہم نے تقسیم کیا ہے اور ہم ہی نے ان میں سے ایک کو دوسرے پر درجات میں فوقیت دی ہے تاکہ ایک دوسرے سے کام لے اور آپ کے پروردگار کی رحمت اس چیز سے بہتر ہے جسے یہ لوگ جمع کرتے ہیں۔ ۳۳۔ اور اگر یہ بات نہ ہوتی کہ (کافر) لوگ سب ایک ہی جماعت (میں مجتمع) ہو جائیں گے تو ہم خدائے رحمن کے منکروں کے گھروں کی چھتوں اور سیڑھیوں کو جن پر وہ چڑھتے ہیں چاندی سے، ۳۴۔ اور ان کے گھروں کے دروازوں اور ان تختوں کو جن پر وہ تکیہ لگاتے ہیں، ۳۵۔ (چاندی) اور سونے سے بنا دیتے اور یہ سب دنیاوی متاع حیات ہے اور آخرت آپ کے پروردگار کے ہاں اہل تقویٰ کے لیے ہے۔ ۳۶۔ اور جو بھی رحمن کے ذکر سے پہلو تہی کرتا ہے ہم اس پر ایک شیطان مقرر کر دیتے ہیں تو وہی اس کا ساتھی ہو جاتا ہے۔ ۳۷۔ اور وہ (شیاطین) انہیں راہ حق سے روکتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ وہ راہ راست پر ہیں. ۳۸۔ جب یہ شخص ہمارے پاس آئے گا تو کہے گا: اے کاش! میرے درمیان اور تیرے درمیان دو مشرقوں کا فاصلہ ہوتا، تو بہت برا ساتھی ہے۔ ۳۹۔ اور جب تم ظلم کر چکے تو آج (ندامت) تمہیں فائدہ نہیں دے گی، عذاب میں یقینا تم سب شریک ہو۔ ۴۰۔ کیا آپ بہروں کو سنا سکتے ہیں یا اندھے کو یا اسے جو واضح گمراہی میں ہے راستہ دکھا سکتے ہیں؟ ۴۱۔ پس گر ہم آپ کو اٹھا بھی لیں تو یقینا ہم ان سے انتقام لینے والے ہیں۔ ۴۲۔ یا (آپ کی زندگی میں) آپ کو وہ (عذاب) دکھا دیں جس کا ہم نے ان سے وعدہ کیا ہے، یقینا ہم ان پر قدرت رکھنے والے ہیں ۴۳۔ پس آپ کی طرف جو وحی کی گئی ہے اس سے تمسک کریں، آپ یقینا سیدھے راستے پر ہیں۔ ۴۴۔ اور یہ (قرآن) آپ کے اور آپ کی قوم کے لیے ایک نصیحت ہے اور عنقریب تم سب سے سے سوال کیا جائے گا۔ ۴۵۔ اور جو پیغمبر ہم نے آپ سے پہلے بھیجے ہیں ان سے پوچھ لیجیے: کیا ہم

نے خدائے رحمن کے علاوہ معبود بنائے تھے کہ ان کی بندگی کی جائے؟ ۴۶۔ اور ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانیاں دے کر فرعون اور اس کے درباریوں کی طرف بھیجا، پس موسیٰ نے کہا: میں رب العالمین کا رسول ہوں۔ ۴۷۔ پس جب وہ ہماری نشانیاں لے کر ان کے پاس آئے تو وہ ان نشانیوں پر ہنسنے لگے۔ ۴۸۔ اور جو نشانی ہم انہیں دکھاتے تھے وہ پہلی سے بڑی ہوتی اور ہم نے انہیں عذاب میں پکڑ لیا کہ شاید وہ باز آ جائیں۔ ۴۹۔ اور (عذاب دیکھ کر) کہنے لگے: اے جادوگر! تیرے پروردگار نے تیرے نزدیک تجھ سے جو عہد کر رکھا ہے اس کے مطابق ہمارے لیے دعا کر، ہم یقینا ہدایت یافتہ ہو جائیں گے۔ ۵۰۔ پھر جب ہم نے عذاب کو ان سے دور کر دیا تو وہ عہد شکنی کرنے لگے۔ ۵۱۔ اور فرعون نے اپنی قوم سے پکار کر کہا: اے میری قوم! کیا مصر کی سلطنت میرے لیے نہیں ہے، اور یہ نہریں جو میرے (محلات کے) نیچے بہ رہی ہیں؟ کیا تم دیکھتے نہیں ہو؟ ۵۲۔ کیا میں اس شخص سے بہتر نہیں ہوں جو بے توقیر ہے اور صاف بات بھی نہیں کر سکتا؟ ۵۳۔ تو اس پر سونے کے کنگن کیوں نہیں اتارے گئے یا فرشتے اس کے ساتھ یکے بعد دیگرے کیوں نہیں آئے؟ ۵۴۔ چونکہ اس نے اپنی قوم کو بے وقعت کر دیا اور انہوں نے اس کی اطاعت کی، وہ یقینا فاسق لوگ تھے۔ ۵۵۔ پس جب انہوں نے ہمیں غصہ دلایا تو ہم نے ان سے انتقام لیا پھر ان سب کو غرق کر دیا۔ ۵۶۔ پھر ہم نے انہیں قصہ پارینہ اور بعد (میں آنے) والوں کے لیے نشان عبرت بنا دیا، ۵۷۔ اور جب ابن مریم کی مثال دی گئی تو آپ کی قوم نے اس پر شور مچایا۔ ۵۸۔ اور کہنے لگے: کیا ہمارے معبود اچھے ہیں یا وہ (عیسیٰ)؟ انہوں نے عیسیٰ کی مثال صرف برائے بحث بیان کی ہے بلکہ یہ لوگ تو جھگڑالو ہیں. ۵۹۔ وہ تو بس ہمارے بندے ہیں جن پر ہم نے انعام کیا اور ہم نے انہیں بنی اسرائیل کے لیے نمونہ (قدرت) بنا دیا۔ ۶۰۔ اور اگر ہم چاہتے تو زمین میں تمہاری جگہ فرشتوں کو جانشین بنا دیتے۔ ۶۱۔ اور وہ (عیسیٰ) یقینا قیامت کی علامت ہے

پس تم ان میں ہر گز شک نہ کرو اور میری اتباع کرو، یہی سیدھا راستہ ہے۔ ۶۲۔ اور شیطان کہیں تمہارا راستہ نہ روکے وہ یقیناً تمہارا کھلا دشمن ہے۔ ۶۳۔ اور عیسیٰ جب واضح دلائل لے کر آئے تو بولے: میں تمہارے پاس حکمت لے کر آیا ہوں اور جن بعض باتوں میں تم اختلاف رکھتے ہو انہیں تمہارے لیے بیان کرنے آیا ہوں، پس اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔ ۶۴۔ یقیناً اللہ ہی میرا رب ہے اور تمہارا رب ہے پس اسی کی عبادت کرو، یہی سیدھا راستہ ہے۔ ۶۵۔ پھر گروہوں نے آپس میں اختلاف کیا، پس ظالموں کے لیے دردناک دن کے عذاب سے تباہی ہے۔ ۶۶۔ کیا یہ لوگ صرف قیامت کے منتظر ہیں کہ وہ ان پر اچانک آپڑے اور انہیں خبر بھی نہ ہو؟ ۶۷۔ اس دن دوست بھی ایک دوسرے کے دشمن ہو جائیں گے سوائے پرہیز گاروں کے۔ ۶۸۔ (پرہیز گاروں سے کہا جائے گا) اے میرے بندو! آج تمہارے لیے کوئی خوف نہیں ہے اور نہ ہی تم غمگین ہو گے۔ ۶۹۔ (یہ وہی ہوں گے) جو ہماری آیات پر ایمان لائے اور وہ مسلمان تھے۔ ۷۰۔ (انہیں حکم ملے گا) اور تم اور تمہاری ازواج خوشی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ۔ ۷۱۔ ان کے سامنے سونے کے تھال اور جام پھرائے جائیں گے اور اس میں ہر وہ چیز موجود ہو گی جس کی نفس خواہش کرے اور جس سے نگاہیں لذت حاصل کریں اور تم اس میں ہمیشہ رہو گے۔ ۷۲۔ اور یہ وہ جنت ہے جس کا تمہیں وارث بنا دیا گیا ہے ان اعمال کے صلے میں جو تم کرتے رہے ہو۔ ۷۳۔ اس میں تمہارے لیے بہت سے میوے ہیں جنہیں تم کھاؤ گے۔ ۷۴۔ جو لوگ مجرم ہیں یقیناً وہ ہمیشہ جہنم کے عذاب میں رہیں گے۔ ۷۵۔ ان سے (عذاب میں) تخفیف نہ ہو گی اور وہ اس میں مایوس پڑے رہیں گے۔ ۷۶۔ اور ہم نے ان پر ظلم نہیں کیا بلکہ یہ خود ہی ظالم تھے۔ ۷۷۔ اور وہ پکاریں گے: اے مالک (پہریدار) تیرا پروردگار ہمیں ختم ہی کر دے تو وہ کہے گا: بے شک تمہیں یہیں پڑے رہنا ہے. ۷۸۔ بتحقیق ہم تمہارے پاس حق لے کر آئے

تھے لیکن تم میں سے اکثر حق سے کراہت کرنے والے ہیں۔۷۹۔ کیا انہوں نے کسی بات کا پختہ عزم کر رکھا ہے؟ (اگر ایسا ہے) تو ہم بھی مضبوط ارادہ کرنے والے ہیں۔ ۸۰۔ کیا یہ لوگ خیال کرتے ہیں کہ ہم ان کی راز کی باتیں اور سرگوشیاں نہیں سنتے؟ ہاں! اور ہمارے فرستادہ فرشتے ان کے پاس ہی لکھ رہے ہیں۔ ۸۱۔ کہہ دیجئے: اگر رحمن کی کوئی اولاد ہوتی تو میں سب سے پہلے (اس کی) عبادت کرنے والا ہوتا۔ ۸۲۔ آسمانوں اور زمین کا رب، عرش کا رب، پاکیزہ ہے ان باتوں سے جو یہ لوگ بیان کر رہے ہیں۔ ۸۳۔ پس انہیں بیہودہ باتوں میں مگن اور کھیل میں مشغول رہنے دیجئے یہاں تک کہ وہ اپنے اس دن کو پائیں جس کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے۔ ۸۴۔ اور وہی ہے جو آسمان میں بھی معبود ہے اور زمین میں بھی معبود ہے اور وہ بڑا حکمت والا، خوب جاننے والا ہے۔ ۸۵۔ اور بابرکت ہے وہ جس کے لیے آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے سب کی بادشاہی ہے اور اسی کے پاس قیامت کا علم ہے اور تم سب اسی کی طرف پلٹائے جاؤ گے۔ ۸۶۔ اور اللہ کے سوا جنہیں یہ لوگ پکارتے ہیں وہ شفاعت کا کچھ اختیار نہیں رکھتے سوائے ان کے جو علم رکھتے ہوئے حق کی گواہی دیں۔ ۸۷۔ اور اگر آپ ان سے پوچھیں: انہیں کس نے خلق کیا ہے؟ تو یہ ضرور کہیں گے: اللہ نے، پھر کہاں الٹے جا رہے ہیں۔ ۸۸۔ اور (اللہ جانتا ہے) رسول کے اس قول کو: اے پروردگار! یہ ایسے لوگ ہیں جو ایمان نہیں لاتے۔ ۸۹۔ پس ان سے درگزر کیجیے اور سلام کہہ دیجیے کہ عنقریب یہ جان لیں گے۔

۴۴....الدخان

بنام خدائے رحمن ورحیم

۱۔حا، میم ۔ ۲۔ اس روشن کتاب کی قسم ۔ ۳۔ ہم نے اسے ایک بابرکت رات میں نازل کیا ہے، یقیناً ہم ہی تنبیہ کرنے والے ہیں۔ ۴۔ اس رات میں ہر حکیمانہ امر کی تفصیل وضع کی جاتی ہے۔ ۵۔ ایسا امر جو ہمارے ہاں سے صادر ہوتا ہے (کیونکہ) ہمیں رسول بھیجنا مقصود تھا۔ ۶۔ (رسول کا بھیجنا) آپ کے پروردگار کی طرف سے رحمت کے طور پر، وہ یقیناً خوب سننے والا، جاننے والا ہے۔ ۷۔ آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب کا پروردگار ہے اگر تم یقین رکھنے والے ہو۔ ۸۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہی زندگی اور موت دیتا ہے، وہی تمہارا رب ہے اور تمہارے پہلے باپ دادا کا رب ہے۔ ۹۔ لیکن یہ لوگ شک میں پڑے کھیل رہے ہیں۔ ۱۰۔ پس آپ اس دن کا انتظار کریں جب آسمان نمایاں دھواں لے کر آئے گا، ۱۱۔ جو لوگوں پر چھا جائے گا، یہ عذاب دردناک ہو گا۔ ۱۲۔ (وہ فریاد کریں گے) ہمارے پروردگار! ہم سے یہ عذاب ٹال دے، ہم ایمان لاتے ہیں۔ ۱۳۔ ان کے لیے نصیحت کہاں سودمند ہے جب کہ ان کے پاس واضح بیان کرنے والا رسول آیا تھا؟ ۱۴۔ پھر انہوں نے اس سے منہ پھیر لیا اور کہا: یہ تو تربیت یافتہ دیوانہ ہے۔ ۱۵۔ ہم تھوڑا سا عذاب ہٹا دیتے ہیں، تم یقیناً وہی کچھ کرو گے جو پہلے کیا کرتے تھے۔ ۱۶۔ جس دن ہم بڑی کاری ضرب لگائیں گے ہم (اس دن) انتقام لینے والے ہیں۔ ۱۷۔ اور بتحقیق ان سے پہلے ہم نے فرعون کی قوم کو آزمائش میں ڈالا اور ان کے پاس ایک معزز رسول آیا۔ ۱۸۔ (اس رسول نے کہا) کہ اللہ کے بندوں کو میرے حوالے کر دو، میں تمہارے لیے امانتدار رسول ہوں۔ ۱۹۔ اور اللہ کے مقابلے میں برتری دکھانے کی کوشش نہ کرو، میں تمہارے پاس واضح دلیل لے کر آیا ہوں۔ ۲۰۔ اور میں اپنے رب اور تمہارے رب کی

پناہ میں آگیا ہوں (اس بات سے) کہ تم مجھے سنگسار کرو۔ ۲۱۔ اور اگر تم مجھ پر ایمان نہیں لاتے تو مجھ سے دور رہو۔ ۲۲۔ پس موسیٰ نے اپنے رب کو پکارا کہ یہ مجرم لوگ ہیں۔ ۲۳۔ (اللہ نے فرمایا) پس میرے بندوں کو لے کر رات کو چل پڑیں، یقیناً تم لوگوں کا پیچھا کیا جائے گا۔ ۲۴۔ اور سمندر کو شگافتہ چھوڑ دیجئے ان کے لشکری یقیناً غرق ہونے والے ہیں۔ ۲۵۔ اور کتنے ہی باغات اور چشمے چھوڑ گئے ۲۶۔ اور کھیتیاں اور عمدہ محلات، ۲۷۔ اور نعمتیں جن میں وہ مزے لیتے تھے، ۲۸۔ اسی طرح (دھرے رہ گئے) اور ہم نے دوسروں کو ان چیزوں کا وارث بنا دیا۔ ۲۹۔ پھر نہ آسمان و زمین نے ان پر گریہ کیا اور نہ ہی وہ مہلت ملنے والوں میں سے تھے۔ ۳۰۔ اور بتحقیق ہم نے بنی اسرائیل کو ذلت آمیز عذاب سے نجات دی، ۳۱۔ (یعنی) فرعون سے، جو حد سے تجاوز کرنے والوں میں بہت اونچا چلا گیا تھا۔ ۳۲۔ اور بتحقیق ہم نے انہیں (بنی اسرائیل کو) اپنے علم کی بنیاد پر اہل عالم پر فوقیت بخشی۔ ۳۳۔ اور ہم نے انہیں ایسی نشانیاں دیں جن میں صریح امتحان تھا۔ ۳۴۔ یہ لوگ ضرور کہیں گے: ۳۵۔ کہ یہ صرف ہماری پہلی موت ہے پھر ہم اٹھائے نہیں جائیں گے۔ ۳۶۔ پس اگر تم سچے ہو تو ہمارے باپ دادا کو (دوبارہ زندہ کرکے) پیش کرو۔ ۳۷۔ کیا یہ لوگ بہتر ہیں یا تبع کی قوم اور ان سے پہلے کے لوگ؟ انہیں ہم نے ہلاک کیا کیونکہ وہ سب مجرم تھے۔ ۳۸۔ اور ہم نے آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے کو کھیل نہیں بنایا۔ ۳۹۔ ہم نے ان دونوں کو بس برحق پیدا کیا ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔ ۴۰۔ یقیناً فیصلے کا دن ان سب کے لیے طے شدہ ہے۔ ۴۱۔ اس دن کوئی قریبی کسی قریبی کے کچھ کام نہ آئے گا اور نہ ہی ان کی مدد کی جائے گی، ۴۲۔ مگر جس پر اللہ رحم کرے، یقیناً وہ بڑا غالب آنے والا، رحم کرنے والا ہے۔ ۴۳۔ بے شک زقوم کا درخت، ۴۴۔ گنہگار کا کھانا ہے، ۴۵۔ پگھلے ہوئے تانبے کی طرح ہے جو شکموں میں کھولتا ہے، ۴۶۔ جس طرح گرم پانی کھولتا ہے۔ ۴۷۔ اسے پکڑ لو اور

جہنم کے بیچ تک گھسیٹتے ہوئے لے جاؤ،۴۸۔ پھر ان کے سر پر کھولتے ہوئے پانی کا عذاب انڈیل دو۔۴۹۔ چکھ (عذاب) بے شک تو (جہنم کی ضیافت میں) بڑی عزت والا، اکرام والا ہے۔ ۵۰۔ یقینا یہ وہی چیز ہے جس میں تم شک کیا کرتے تھے۔ ۵۱۔ اہل تقویٰ یقینا امن کی جگہ میں ہوں گے۔ ۵۲۔ باغوں اور چشموں میں۔ ۵۳۔ حریر اور دیبا پہنے ہوئے آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے۔ ۵۴۔ اسی طرح (ہو گا) اور ہم انہیں بڑی آنکھوں والی حوروں سے بیاہ دیں گے۔ ۵۵۔ وہاں وہ اطمینان سے ہر طرح کے میووں کی فرمائش کریں گے۔ ۵۶۔ وہاں وہ پہلی موت کے سوا کسی اور موت کا ذائقہ نہیں چکھیں گے اور اللہ انہیں جہنم کے عذاب سے بچا لے گا۔ ۵۷۔ یہ آپ کے پروردگار کے فضل سے ہو گا، یہی تو بڑی کامیابی ہے۔ ۵۸۔ پس ہم نے اس (قرآن) کو آپ کی زبان میں آسان کر دیا تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں۔۵۹۔ پس اب آپ بھی منتظر رہیں، یقینا یہ بھی منتظر ہیں۔

۴۵....الجاثیہ

بنام خدائے رحمن ورحیم

۱۔ حا، میم۔ ۲۔ اس کتاب کا نزول بڑے غالب آنے والے، حکمت والے اللہ کی طرف سے ہے. ۳۔ آسمانوں اور زمین میں ایمان والوں کے لیے نشانیاں ہیں۔ ۴۔ اور تمہاری خلقت میں اور ان جانوروں میں جنہیں اللہ نے پھیلا رکھا ہے یقین رکھنے والی قوم کے لیے نشانیاں ہیں۔ ۵۔ اور رات اور دن کی آمد و رفت میں نیز اس رزق میں جسے اللہ آسمان سے نازل فرماتا ہے پھر زمین کو اس سے زندہ کر دیتا ہے اس کے مردہ ہونے کے بعد

اور ہواؤں کے بدلنے میں عقل رکھنے والی قوم کے لیے نشانیاں ہیں۔ ۶۔ یہ اللہ کی آیات ہیں جنہیں ہم آپ کو برحق سنا رہے ہیں، پھر یہ اللہ اور اس کی آیات کے بعد کس بات پر ایمان لائیں گے؟ ۷۔ تباہی ہے ہر جھوٹے گنہگار کے لیے، ۸۔ وہ اللہ کی آیات کو جو اس کے سامنے پڑھی جاتی ہیں سن تو لیتا ہے پھر تکبر کے ساتھ ضد کرتا ہے گویا اس نے انہیں سنا ہی نہیں، سو اسے دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دیجیے۔ ۹۔ اور جب اسے ہماری آیات میں سے کچھ کا پتہ چلتا ہے تو ان کی ہنسی اڑاتا ہے، ایسے لوگوں کے لیے ذلیل کرنے والا عذاب ہے۔ ۱۰۔ ان کے پیچھے جہنم ہے اور جو کچھ ان کا کیا دھرا ہے وہ انہیں کچھ بھی فائدہ نہ دے گا اور نہ وہ جنہیں اللہ کے سوا انہوں نے کارساز بنایا تھا اور ان کے لیے تو بڑا عذاب ہے۔ ۱۱۔ یہ (قرآن) ہدایت ہے اور جو لوگ اپنے پروردگار کی آیات کا انکار کرتے ہیں ان کے لیے دردناک عذاب کی سخت سزا ہو گی۔ ۱۲۔ اللہ ہی ہے جس نے تمہارے لیے سمندر کو مسخر کیا تاکہ اس کے حکم سے اس میں کشتیاں چلیں اور تاکہ تم اس کا فضل تلاش کرو اور شاید تم شکر کرو۔ ۱۳۔ اور جو کچھ آسمانوں اور جو کچھ زمین میں ہے سب کو اس نے اپنی طرف سے تمہارے لیے مسخر کیا، غور کرنے والوں کے لیے یقیناً اس میں نشانیاں ہیں۔ ۱۴۔ ایمان والوں سے کہہ دیجئے: جو لوگ ایام اللہ پر عقیدہ نہیں رکھتے ان سے درگزر کریں تاکہ اللہ خود اس قوم کو اس کے کیے کا بدلہ دے۔ ۱۵۔ جو نیکی کرتا ہے وہ اپنے لیے کرتا ہے اور جو برائی کا ارتکاب کرتا ہے اس کا وبال اسی پر ہے، پھر تم اپنے پروردگار کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔ ۱۶۔ اور ہم نے بنی اسرائیل کو کتاب، حکمت اور نبوت دی اور انہیں پاکیزہ چیزیں عطا کیں اور انہیں اہل عالم پر فضیلت دی۔ ۱۷۔ اور انہیں امر (دین) کے بارے میں واضح دلائل دیے تو انہوں نے اپنے پاس علم آجانے کے بعد آپس کی ضد میں آکر اختلاف کیا، آپ کا پروردگار قیامت کے دن ان کے درمیان ان باتوں کا فیصلہ فرمائے گا جن میں یہ لوگ اختلاف کرتے

تھے۔۱۸۔ پھر ہم نے آپ کو امر (دین) کے ایک آئین پر قائم کیا، لہٰذا آپ اسی پر چلتے رہیں اور نادانوں کی خواہشات کے پیچھے نہ چلیں۔ ۱۹۔ بلاشبہ یہ لوگ اللہ کے مقابلے میں آپ کے کچھ بھی کام نہیں آئیں گے اور ظالم تو یقیناً ایک دوسرے کے حامی ہوتے ہیں اور اللہ پرہیز گاروں کا حامی ہے۔ ۲۰۔ یہ (قرآن) لوگوں کے لیے بصیرت افروز اور یقین رکھنے والوں کے لیے ہدایت اور رحمت ہے۔ ۲۱۔ برائی کا ارتکاب کرنے والے کیا یہ گمان کرتے ہیں کہ ہم انہیں اور ایمان لانے والوں اور نیک اعمال بجالانے والوں کو ایک جیسا بنائیں گے کہ ان کا جینا اور مرنا یکساں ہو جائے؟ برا فیصلہ ہے جو یہ لوگ کر رہے ہیں۔ ۲۲۔ اور اللہ نے آسمانوں اور زمین کو برحق خلق کیا ہے تاکہ ہر شخص کو اس کے کیے کا بدلہ دیا جائے اور ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔ ۲۳۔ کیا آپ نے اس شخص کو دیکھا ہے جس نے اپنی خواہش نفس کو اپنا معبود بنا رکھا ہے اور اللہ نے (اپنے) علم کی بنیاد پر اسے گمراہ کر دیا ہے اور اس کے کان اور دل پر مہر لگا دی ہے اور اس کی آنکھ پر پردہ ڈال دیا ہے؟ پس اللہ کے بعد اب اسے کون ہدایت دے گا؟ کیا تم نصیحت حاصل نہیں کرتے؟ ۲۴۔ اور وہ کہتے ہیں: دنیاوی زندگی تو بس یہی ہے (جس میں) ہم مرتے ہیں اور جیتے ہیں اور ہمیں صرف زمانہ ہی مارتا ہے اور انہیں اس کا کچھ علم نہیں ہے، وہ صرف ظن سے کام لیتے ہیں۔ ۲۵۔ اور جب ان کے سامنے ہماری آیات پوری وضاحت کے ساتھ پڑھی جاتی ہیں تو ان کی حجت صرف یہی ہوتی ہے کہ وہ کہتے ہیں: اگر تم سچے ہو تو ہمارے باپ دادا کو (زندہ کر کے) لے آؤ۔ ۲۶۔ کہہ دیجئے: اللہ ہی تمہیں زندہ کرتا ہے پھر تمہیں مار ڈالتا ہے پھر تمہیں قیامت کے دن جس میں کوئی شبہ نہیں جمع کیا جائے گا لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔ ۲۷۔ اور آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اللہ کے لیے ہے اور جس دن قیامت برپا ہو گی اس روز باطل خسارے میں پڑ جائیں گے۔ ۲۸۔ اور آپ ہر امت کو گھٹنوں کے بل گرا ہوا دیکھیں گے اور ہر ایک امت اپنے نامہ اعمال کی طرف بلائی جائے گی،

آج تمہیں ان اعمال کا بدلہ دیا جائے گا جو تم کرتے رہے ہو۔ ۲۹۔ ہماری یہ کتاب تمہارے بارے میں سچ سچ بیان کر دے گی جو تم کرتے تھے، ہم اسے لکھواتے رہتے تھے۔ ۳۰۔ پھر جو لوگ ایمان لائے اور اعمال صالح بجالائے انہیں ان کا رب اپنی رحمت میں داخل کرے گا، یہی تو نمایاں کامیابی ہے۔ ۳۱۔ اور جنہوں نے کفر کیا (ان سے کہا جائے گا) کیا میری آیات تمہیں سنائی نہیں جاتی تھیں؟ پھر تم نے تکبر کیا اور تم مجرم قوم تھے۔ ۳۲۔ اور جب کہا جاتا تھا کہ یقیناً اللہ کا وعدہ سچا ہے اور قیامت میں کوئی شک نہیں ہے تو تم کہتے تھے: ہم نہیں جانتے قیامت کیا ہے، ہمیں گمان سا ہوتا ہے لیکن یقین نہیں آتا اور ہم یقین کرنے والے نہیں ہیں۔ ۳۳۔ اور ان پر اپنے اعمال کی برائیاں ظاہر ہو گئیں اور جس چیز کی وہ ہنسی اڑاتے تھے اس نے انہیں گھیر لیا۔ ۳۴۔ اور کہا جائے گا: آج ہم تمہیں اسی طرح بھلا دیتے ہیں جس طرح تم نے اپنے اس دن کے آنے کو بھلا دیا تھا اور تمہارا ٹھکانا جہنم ہے اور کوئی تمہارا مددگار نہیں ہے۔ ۳۵۔ یہ اس لیے ہے کہ تم نے اللہ کی آیات کا مذاق بنایا تھا اور دنیاوی زندگی نے تمہیں دھوکے میں ڈال رکھا تھا، پس آج کے دن نہ تو یہ اس (جہنم) سے نکالے جائیں گے اور نہ ان کی معذرت قبول کی جائے گی۔ ۳۶۔ پس ثنائے کامل اس اللہ کے لیے ہے جو آسمانوں کا رب اور زمین کا رب ہے، عالمین کا رب ہے۔ ۳۷۔ اور آسمانوں اور زمین میں بڑائی صرف اسی کے لیے ہے اور وہی بڑا غالب آنے والا، حکمت والا ہے۔

۴۶....الاحقاف

بنام خدائے رحمن ور حیم

ا۔ حا، میم۔ ۲۔ اس کتاب کا نزول بڑے غالب آنے والے، حکمت والے اللہ کی طرف سے ہے. ۳۔ ہم نے آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے کو برحق اور ایک معینہ مدت کے لیے پیدا کیا ہے اور جو لوگ کافر ہو گئے ہیں وہ اس چیز سے منہ موڑے ہوئے ہیں جس کی انہیں تنبیہ کی گئی تھی۔ ۴۔ کہہ دیجئے: یہ تو بتاؤ جنہیں اللہ کے سوا تم پکارتے ہو، مجھے بھی دکھاؤ انہوں نے زمین کی کون سی چیز پیدا کی ہے یا آسمانوں میں ان کی شرکت ہے؟ اگر تم سچے ہو تو اس سے پہلے کی کوئی کتاب یا کوئی باقی ماندہ علمی (ثبوت) میرے سامنے پیش کرو۔ ۵۔ اور اس شخص سے بڑھ کر گمراہ کون ہو گا جو اللہ کے سوا ایسے کو پکارے جو قیامت تک اسے جواب نہ دے سکے بلکہ جو ان کے پکارنے تک سے بے خبر ہوں؟ ۶۔ اور جب لوگ جمع کیے جائیں گے تو وہ ان کے دشمن ہوں گے اور ان کی پرستش سے انکار کریں گے۔ ۷۔ اور جب ان کے سامنے ہماری واضح آیات کی تلاوت کی جاتی ہے تو جب حق ان کے پاس آجاتا ہے تو کفار کہتے ہیں: یہ تو صریح جادو ہے۔ ۸۔ کیا یہ کہتے ہیں: اس نے اسے خود گھڑ لیا ہے؟ کہہ دیجئے: اگر میں نے اسے خود گھڑ لیا ہے تو تم میرے لیے اللہ کی طرف سے (بچاؤ کا) کوئی اختیار نہیں رکھتے، تم اس (قرآن) کے بارے میں جو گفت وشنید کرتے ہو اس سے اللہ خوب باخبر ہے اور میرے درمیان اور تمہارے درمیان اس پر گواہی کے لیے وہی کافی ہے اور وہی بڑا بخشنے والا، رحم کرنے والا ہے۔ ۹۔ کہہ دیجئے: میں رسولوں میں انوکھا (رسول) نہیں ہوں اور میں نہیں جانتا کہ میرے ساتھ کیا سلوک کیا جائے گا اور تمہارے ساتھ کیا ہو گا، میں تو صرف اسی کی پیروی کرتا ہوں جو میری طرف وحی کی جاتی ہے اور میں تو صرف واضح طور پر تنبیہ کرنے والا ہوں۔ ۱۰۔ کہہ دیجئے: یہ تو بتاؤ اگر

یہ (قرآن) اللہ کی طرف سے ہو اور تم نے اس سے انکار کیا ہو جب کہ بنی اسرائیل کا ایک گواہ اس جیسی کتاب پر گواہی دے چکا ہے اور پھر وہ ایمان بھی لا چکا ہو اور تم نے تکبر کیا ہو (تو تمہارا کیا بنے گا؟) بے شک اللہ ظالموں کو ہدایت نہیں دیتا۔ ۱۱۔ جو لوگ کافر ہو گئے وہ ایمان لانے والوں سے کہتے ہیں: اگر یہ (دین) بہتر ہوتا تو یہ لوگ اس کی طرف جانے میں ہم سے سبقت نہ کر جاتے اور چونکہ انہوں نے اس (قرآن) سے ہدایت نہ پائی اس لیے وہ کہیں گے: یہ تو (وہی) پرانا جھوٹ ہے۔ ۱۲۔ اور اس سے پہلے موسیٰ کی کتاب رہنما اور رحمت تھی اور یہ (قرآن) ایسی کتاب ہے جو عربی زبان میں (کتاب موسیٰ کی) تصدیق کرنے والی ہے تا کہ ظالموں کو تنبیہ کرے اور نیکی کرنے والوں کو بشارت دے۔ ۱۳۔ جنہوں نے کہا: ہمارا رب اللہ ہے پھر استقامت دکھائی، ان کے لیے یقیناً نہ کوئی خوف ہے اور نہ ہی غمگین ہوں گے۔ ۱۴۔ یہ لوگ جنت والے ہوں گے جو ہمیشہ اسی میں رہیں گے ان اعمال کے صلے میں جو وہ بجا لایا کرتے تھے۔ ۱۵۔ اور ہم نے انسان کو اپنے ماں باپ پر احسان کرنے کا حکم دیا، اس کی ماں نے تکلیف سہ کر اسے پیٹ میں اٹھائے رکھا اور تکلیف اٹھا کر اسے جنا اور اس کے حمل اور دودھ چھڑانے میں تیس ماہ لگ جاتے ہیں، یہاں تک کہ جب وہ رشد کامل کو پہنچا اور چالیس سال کا ہو گیا تو کہنے لگا: پروردگار! مجھے توفیق دے کہ میں تیری اس نعمت کا شکر ادا کروں جس سے تو نے مجھے اور میرے والدین کو نوازا اور یہ کہ میں ایسا نیک عمل کروں جسے تو پسند کرے اور میری اولاد کو میرے لیے صالح بنا دے، میں تیری طرف رجوع کرتا ہوں اور بے شک میں مسلمانوں میں سے ہوں۔ ۱۶۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے بہترین اعمال کو ہم قبول کرتے ہیں اور ان کے گناہوں سے درگزر کرتے ہیں، یہ اہل جنت میں شامل ہوں گے اس سچے وعدے کے مطابق جو ان سے کیا جاتا رہا ہے۔ ۱۷۔ اور جس نے اپنے والدین سے کہا: تم دونوں پر اف ہو! کیا تم دونوں مجھے ڈراتے ہو کہ میں (قبر سے) پھر نکالا جاؤں گا؟

جبکہ مجھ سے پہلے بہت سی نسلیں گزر چکی ہیں (ان میں سے کوئی واپس نہیں آیا) اور وہ دونوں اللہ سے فریاد کرتے ہوئے (اولاد سے) کہتے ہیں: تیری تباہی ہو! تو مان جا کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے، پھر (بھی) وہ کہتا ہے: یہ تو صرف اگلوں کی فرسودہ کہانیاں ہیں۔ ۱۸۔ یہ وہ لوگ ہیں جن پر فیصلہ حتمی ہو چکا ہے جنوں اور انسانوں کے ان گروہوں کے ساتھ جو ان سے پہلے گزر چکے ہیں بے شک یہ خسارہ اٹھانے والے تھے۔ ۱۹۔ اور ہر ایک کے لیے اپنے اپنے اعمال کے مطابق درجات ہیں تاکہ انہیں ان کے اعمال (کا بدلہ) پورا دیا جائے اور ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔ ۲۰۔ اور جس روز کفار آگ کے سامنے لائے جائیں گے (تو ان سے کہا جائے گا) تم نے اپنی نعمتوں کو دنیاوی زندگی میں ہی برباد کر دیا اور ان سے لطف اندوز ہو چکے، پس آج تمہیں ذلت کے عذاب کی سزا اس لیے دی جائے گی کہ تم زمین میں ناحق تکبر کرتے رہے اور بدکاری کرتے رہے۔ ۲۱۔ اور (قوم) عاد کے بھائی (ہود) کو یاد کیجیے جب انہوں نے احقاف (کی سرزمین) میں اپنی قوم کو تنبیہ کی اور ان سے پہلے اور بعد میں بھی تنبیہ کرنے والے گزر چکے ہیں کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو، مجھے تمہارے بارے میں بڑے دن کے عذاب کا خوف ہے۔ ۲۲۔ وہ کہنے لگے: کیا تم ہمیں ہمارے معبودوں سے باز رکھنے کے لیے ہمارے پاس آئے ہو؟ اگر تم سچے ہو تو لے آؤ وہ عذاب جس سے تم ہمیں ڈرا رہے ہو۔ ۲۳۔ انہوں نے کہا: (اس کا) علم تو صرف اللہ ہی کے پاس ہے اور جس پیغام کے ساتھ مجھے بھیجا گیا تھا وہ تمہیں پہنچا رہا لیکن میں دیکھتا ہوں کہ تم ایک نادان قوم ہو۔ ۲۴۔ پھر جب انہوں نے عذاب کو بادل کی صورت میں اپنی وادیوں کی طرف آتے ہوئے دیکھا تو کہنے لگے: یہ تو ہمیں بارش دینے والا بادل ہے، (نہیں) بلکہ یہ وہ عذاب ہے جس کی تمہیں عجلت تھی (یعنی) آندھی جس میں ایک دردناک عذاب ہے، ۲۵۔ جو اپنے رب کے حکم سے ہر چیز کو تباہ کر دے گی، پھر وہ ایسے ہو گئے کہ ان کے گھروں کے سوا کچھ دکھائی نہ دیتا تھا، مجرم قوم کو ہم

اس طرح سزا دیا کرتے ہیں۔ ۲۶۔ اور بتحقیق انہیں ہم نے وہ قدرت دی جو قدرت ہم نے تم لوگوں کو نہیں دی اور ہم نے انہیں سماعت بصارت اور قلب عطا کیے تو جب انہوں نے اللہ کی آیات کا انکار کیا تو نہ ان کی سماعت نے انہیں کوئی فائدہ دیا اور نہ ہی ان کی بصارت نے اور نہ ان کے قلوب نے اور جس چیز کا وہ مذاق اڑایا کرتے تھے وہ اسی چیز کے نرغے میں آ گئے۔ ۲۷۔ اور بتحقیق ہم نے تمہارے گرد و پیش کی بستیوں کو تباہ کر دیا اور ہم نے اپنی نشانیوں کو بار بار ظاہر کیا تاکہ وہ باز آجائیں۔ ۲۸۔ پس انہوں نے قرب الٰہی کے لیے اللہ کے سوا جنہیں اپنا معبود بنالیا تھا انہوں نے ان کی مدد کیوں نہ کی؟ بلکہ وہ تو ان سے غائب ہو گئے اور یہ ان کا جھوٹ تھا اور وہ بہتان جو وہ گھڑتے تھے۔ ۲۹۔ اور (یاد کیجیے) جب ہم نے جنات کے ایک گروہ کو آپ کی طرف متوجہ کیا تاکہ قرآن سنیں، پس جب وہ رسول کے پاس حاضر ہو گئے تو (آپس میں) کہنے لگے: خاموش ہو جاؤ! جب تلاوت ختم ہو گئی تو وہ تنبیہ (ہدایت) کرنے اپنی قوم کی طرف واپس لوٹ گئے۔ ۳۰۔ انہوں نے کہا: اے ہماری قوم! ہم نے ایک کتاب سنی ہے جو موسیٰ کے بعد نازل کی گئی ہے جو اپنے سے پہلی کتابوں کی تصدیق کرنے والی ہے، وہ حق اور راہ راست کی طرف ہدایت کرتی ہے۔ ۳۱۔ اے ہماری قوم! اللہ کی طرف بلانے والے کی دعوت قبول کرو اور اس پر ایمان لے آؤ کہ اللہ تمہارے گناہوں سے درگزر فرمائے گا اور تمہیں دردناک عذاب سے بچائے گا۔ ۳۲۔ اور جو اللہ کی طرف بلانے والے کی دعوت قبول نہیں کرتا وہ زمین میں (اللہ کو) عاجز نہیں کر سکے گا اور اللہ کے سوا اس کا کوئی سرپرست بھی نہیں ہو گا، یہی لوگ کھلی گمراہی میں ہیں۔ ۳۳۔ کیا وہ نہیں دیکھتے کہ جس اللہ نے آسمانوں اور زمین کو خلق فرمایا ہے اور جو ان کے خلق کرنے سے عاجز نہیں آیا وہ اس بات پر بھی قادر ہے کہ مردوں کو زندہ کر دے؟ ہاں! وہ یقینا ہر چیز پر قادر ہے۔ ۳۴۔ اور جس روز کفار آگ کے سامنے لائے جائیں گے (اس وقت ان سے پوچھا جائے گا) کیا یہ

بر حق نہیں ہے؟ وہ کہیں گے: ہاں! ہمارے پروردگار کی قسم (یہ حق ہے) اللہ فرمائے گا: پھر عذاب چکھو اپنے اس کفر کی پاداش میں جو تم کرتے رہے ہو۔ ۳۵۔ پس (اے رسول) صبر کیجیے جس طرح اولو العزم رسولوں نے صبر کیا اور ان کے لیے (طلب عذاب میں) جلدی نہ کیجیے، جس دن یہ اس عذاب کو دیکھیں گے جس کا انہیں خوف دلایا جا رہا ہے تو انہیں یوں محسوس ہو گا گویا دنیا میں دن کی ایک گھڑی بھر سے زیادہ نہیں رہے، (یہ ایک) پیغام ہے، پس ہلاکت میں وہی لوگ جائیں گے جو فاسق ہیں۔

۴۷.... محمد

بنام خدائے رحمن و رحیم

۱۔ جنہوں نے کفر اختیار کیا اور راہ خدا میں رکاوٹ ڈالی اللہ نے ان کے اعمال حبط کر دیے۔ ۲۔ اور جو لوگ ایمان لائے اور صالح اعمال بجالائے اور جو کچھ محمد پر نازل کیا گیا ہے اس پر بھی ایمان لائے اور ان کے رب کی طرف سے حق بھی یہی ہے، اللہ نے ان کے گناہ ان سے دور کر دیئے اور ان کے حال کی اصلاح فرمائی۔ ۳۔ یہ اس لیے ہے کہ کفار نے باطل کی پیروی کی اور ایمان لانے والوں نے اس حق کی اتباع کی جو ان کے پروردگار کی طرف سے ہے، اللہ تعالیٰ اسی طرح لوگوں کے لیے ان کے اوصاف بیان فرماتا ہے۔ ۴۔ پس جب کفار سے تمہارا سامنا ہو تو (ان کی) گردنیں مارو یہاں تک کہ جب انہیں خوب قتل کر چکو تو (بچنے والوں کو) مضبوطی سے قید کر لو، اس کے بعد احسان رکھ کر یا فدیہ لے کر (چھوڑ دو) تاوقتیکہ لڑائی تھم جائے، حکم یہی ہے اور اگر اللہ چاہتا تو ان سے انتقام لیتا لیکن (اللہ کو یہ منظور ہے کہ) تم میں سے ایک کا امتحان دوسرے

کے ذریعے سے لے اور جو لوگ راہ خدا میں شہید کیے جاتے ہیں اللہ ان کے اعمال ہرگز حبط نہیں کرے گا۔ ۵۔ وہ عنقریب انہیں ہدایت دے گا اور ان کی حالت کی اصلاح فرمائے گا۔ ۶۔ اور انہیں جنت میں داخل کرے گا جس کی انہیں پہچان کرادی ہے۔ ۷۔ اے ایمان والو! اگر تم اللہ کی مدد کرو گے تو وہ بھی تمہاری مدد کرے گا اور تمہیں ثابت قدم رکھے گا۔ ۸۔ اور جنہوں نے کفر اختیار کیا ہے ان کے لیے ہلاکت ہے اور (اللہ نے) ان کے اعمال کو برباد کر دیا ہے۔ ۹۔ یہ اس لیے ہے کہ انہوں نے اسے ناپسند کیا جسے اللہ نے نازل کیا پس اللہ نے ان کے اعمال حبط کر دیے۔ ۱۰۔ کیا یہ لوگ زمین میں چلتے پھرتے نہیں ہیں کہ وہ دیکھ لیتے کہ ان سے پہلے والوں کا کیا انجام ہوا؟ اللہ نے ان پر تباہی ڈالی اور کفار کا انجام بھی اسی قسم کا ہو گا۔ ۱۱۔ یہ اس لیے ہے کہ مومنین کا کارساز اللہ ہے اور کفار کا کوئی کارساز نہیں ہے۔ ۱۲۔ اللہ ایمان لانے والوں اور صالح اعمال بجالانے والوں کو یقیناً ایسی جنتوں میں داخل فرمائے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی اور جو لوگ کافر ہو گئے وہ لطف اٹھاتے ہیں اور کھاتے ہیں تو جانوروں کی طرح کھاتے ہیں اور ان کا ٹھکانا جہنم ہے۔ ۱۳۔ اور بہت سی ایسی بستیاں جو آپ کی اس بستی سے کہیں زیادہ طاقتور تھیں جس نے آپ کو نکالا ہے ہم نے انہیں ہلاک کر ڈالا، پس ان کا کوئی مددگار نہ تھا۔ ۱۴۔ کیا جو شخص اپنے پروردگار کی طرف سے واضح دلیل پر ہو اس شخص کی طرح ہو سکتا ہے جس کے لیے اس کا برا عمل خوشنما بنا دیا گیا ہو اور جنہوں نے اپنی خواہشات کی پیروی کی ہو؟ ۱۵۔ جس جنت کا پرہیزگاروں سے وعدہ کیا گیا ہے اس کی مثال یوں ہے کہ اس میں ایسے پانی کی نہریں ہیں جو (کبھی) بدبودار نہ ہو گا اور ایسے دودھ کی نہریں ہیں جن کا ذائقہ نہیں بدلے گا اور ایسی شراب کی نہریں ہیں جو پینے والوں کے لیے لذت بخش ہوں گی اور خالص شہد کی نہریں (بھی) ہیں اور اس میں ان کے لیے ہر قسم کے میوے ہیں اور ان کے رب کی طرف سے مغفرت ہے، کیا یہ اس شخص کی طرح ہو سکتا ہے جو ہمیشہ

جہنم میں رہے گا اور جنہیں کھولتا ہوا پانی پلایا جائے گا جو ان کی آنتوں کو کاٹ کر رکھ دے گا۔ ۱۶۔ ان میں کچھ لوگ ایسے ہیں جو آپ کو سنتے ہیں لیکن جب آپ کے پاس سے نکل جاتے ہیں تو جنہیں علم دیا گیا ہے وہ ان سے پوچھتے ہیں: اس نے ابھی کیا کہا؟ یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں پر اللہ نے مہر لگا دی ہے اور وہ اپنی خواہشات کی پیروی کرتے ہیں۔ ۱۷۔ اور جنہوں نے ہدایت حاصل کی اللہ نے ان کی ہدایت میں اضافہ فرمایا اور انہیں ان کا تقویٰ عطا فرمایا۔ ۱۸۔ تو کیا یہ لوگ قیامت کا انکار کر رہے ہیں کہ وہ انہیں اچانک آلے؟ پس اس کی علامات تو آچکی ہیں، لہٰذا جب قیامت آچکے گی تو اس وقت انہیں نصیحت کہاں مفید ہو گی؟ ۱۹۔ پس جان لو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اپنے گناہ کی معافی مانگو اور مومنین و مومنات کے لیے بھی اور اللہ تمہاری آمد و رفت اور ٹھکانے کو جانتا ہے۔ ۲۰۔ اور جو لوگ ایمان لائے ہیں وہ کہتے ہیں: کوئی سورت نازل کیوں نہیں ہوئی؟ (جس میں جہاد کا ذکر ہو) اور جب محکم بیان والی سورت نازل ہو اور اس میں قتال کا ذکر آجائے تو آپ دیکھتے ہیں کہ جن کے دلوں میں بیماری ہے وہ آپ کی طرف اس طرح دیکھتے ہیں جیسے موت کی بے ہوشی طاری ہو گئی ہو، پس ان کے لیے تباہی ہو۔ ۲۱۔ ان کی اطاعت اور پسندیدہ گفتار (کا حال معلوم ہے) مگر جب معاملہ حتمی ہو جاتا ہے تو اس وقت وہ اللہ کے ساتھ سچے رہتے تو ان کے لیے بہتر ہوتا۔ ۲۲۔ پھر اگر تم نے (جہاد سے) منہ پھیر لیا تو تم سے توقع کی جا سکتی ہے کہ تم زمین میں فساد برپا کرو گے اور اپنے رشتوں کو توڑ ڈالو گے۔ ۲۳۔ یہ وہ لوگ ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی ہے لہٰذا انہیں بہرا کر دیا اور ان کی آنکھوں کو اندھا کر دیا ہے۔ ۲۴۔ کیا لوگ قرآن میں تدبر نہیں کرتے یا (ان کے) دلوں پر تالے لگ گئے ہیں؟ ۲۵۔ یقینا جو لوگ ان کے لیے ہدایت کے واضح ہونے کے بعد اپنی پیٹھ پر الٹے پھر گئے، شیطان نے انہیں فریب دیا ہے اور ڈھیل دے رکھی ہے۔ ۲۶۔ یہ اس لیے ہوا کہ انہوں نے اللہ کی طرف سے نازل کردہ (کتاب) کو ناپسند

کرنے والوں سے (خفیہ طور پر) کہا: بعض معاملات میں عنقریب ہم تمہاری پیروی کریں گے اور اللہ ان کی پوشیدہ باتیں جانتا ہے۔ ۲۷۔ پس اس وقت (ان کا کیا حال ہو گا) جب فرشتے ان کی جان نکالیں گے اور ان کے چہروں اور سرینوں پر ضربیں لگا رہے ہوں گے۔ ۲۸۔ یہ اس لیے کہ انہوں نے اس بات کی پیروی کی جو اللہ کو ناراض کرتی ہے اور اللہ کی خوشنودی سے بیزاری اختیار کرتے ہیں لہٰذا اللہ نے ان کے اعمال حبط کر دیے، ۲۹۔ جن کے دلوں میں بیماری ہے کیا انہوں نے یہ خیال کر رکھا ہے کہ اللہ ان کے کینوں کو ہرگز ظاہر نہیں کرے گا؟ ۳۰۔ اور اگر ہم چاہتے تو ہم آپ کو ان کی نشاندہی کر دیتے پھر آپ انہیں ان کی شکلوں سے پہچان لیتے اور آپ انداز کلام سے ہی انہیں ضرور پہچان لیں گے اور اللہ تمہارے اعمال سے واقف ہے۔ ۳۱۔ اور ہم تمہیں ضرور آزمائش میں ڈالیں گے یہاں تک کہ ہم تم میں سے جہاد کرنے والوں اور صبر کرنے والوں کی شناخت کر لیں اور تمہارے حالات جانچ لیں۔ ۳۲۔ یقینا جنہوں نے ان کے لیے ہدایت ظاہر ہونے کے بعد کفر کیا اور (لوگوں کو) راہ خدا سے روکا اور رسول کی مخالفت کی وہ اللہ کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے اور اللہ عنقریب ان کے اعمال حبط کر دے گا۔ ۳۳۔ اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال کو ضائع نہ کرو۔ ۳۴۔ یقینا جنہوں نے کفر کیا اور راہ خدا سے روکا پھر کفر کی حالت میں مر گئے تو اللہ انہیں ہرگز نہیں بخشے گا۔ ۳۵۔ تم ہمت نہ ہارو اور نہ ہی صلح کی دعوت دو جب کہ تم ہی غالب ہو اور اللہ تمہارے ساتھ ہے اور وہ ہرگز تمہارے اعمال ضائع نہیں کرے گا۔ ۳۶۔ بے شک دنیاوی زندگی تو بس کھیل اور فضول ہے اور اگر تم ایمان لے آؤ اور تقویٰ اختیار کرو تو اللہ تمہارا اجر تمہیں دے گا اور تم سے تمہارا مال طلب نہیں کرے گا۔ ۳۷۔ اگر (تمہارے رسول) تم لوگوں سے مال کا مطالبہ کریں اور پھر تم سے اصرار کریں تو تم بخل کرنے لگو گے اور وہ بخل کینے نکال باہر کرے گا۔ ۳۸۔ آگاہ رہو! تم ہی وہ

لوگ ہو جنہیں اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کی دعوت دی جاتی ہے تو تم میں سے بعض بخل کرتے ہیں اور جو بخل کرتا ہے تو وہ خود اپنے آپ سے بخل کرتا ہے اور اللہ تو بے نیاز ہے اور محتاج تم ہی ہو اور اگر تم نے منہ پھیر لیا تو اللہ تمہارے بدلے اور لوگوں کو لے آئے گا پھر وہ تم جیسے نہ ہوں گے۔

۴۸....الفتح

بنام خدائے رحمن ورحیم

۱۔ (اے رسول) ہم نے آپ کو فتح دی، ایک نمایاں فتح۔ ۲۔ تاکہ اللہ آپ کی (تحریک کی) اگلی اور پچھلی خامیوں کو دور فرمائے اور آپ پر اپنی نعمت پوری کرے اور آپ کو سیدھے راستے کی رہنمائی فرمائے۔ ۳۔ اور اللہ آپ کو ایسی نصرت عنایت فرمائے جو بڑی غالب آنے والی ہے۔ ۴۔ وہی اللہ ہے جس نے مومنین کے دلوں پر سکون نازل کیا تاکہ ان کے ایمان کے ساتھ مزید ایمان کا اضافہ کرے اور آسمانوں اور زمین کے لشکر سب اللہ ہی کے ہیں اور اللہ خوب جاننے والا، حکمت والا ہے۔ ۵۔ تاکہ اللہ مومنین اور مومنات کو ایسی جنتوں میں داخل کرے جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں اور جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور ان کے گناہوں کو ان سے دور کر دے اور اللہ کے نزدیک یہ بڑی کامیابی ہے۔ ۶۔ اور (اس لیے بھی کہ) منافق مردوں اور منافق عورتوں کو اور مشرک مردوں اور مشرکہ عورتوں کو جو اللہ کے بارے میں بدگمانی کرتے ہیں عذاب میں مبتلا کرے، یہ لوگ گردش بد کا شکار ہو گئے اور ان پر اللہ نے غضب کیا اور ان پر لعنت کی اور ان کے لیے جہنم آمادہ کر رکھی ہے جو بہت برا انجام ہے۔ ۷۔ اور آسمانوں اور زمین کے لشکر اللہ کے ہیں اور اللہ بڑا غالب

آنے والا، حکمت والا ہے۔۸۔ ہم نے آپ کو گواہی دینے والا، بشارت دینے والا اور تنبیہ کرنے والا بنا کر بھیجا ہے،۹۔ تاکہ تم (مسلمان) اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ، اس کی مدد کرو، اس کی تعظیم کرو اور صبح و شام اس کی تسبیح کرو۔ ۱۰۔ بتحقیق جو لوگ آپ کی بیعت کر رہے ہیں وہ یقیناً اللہ کی بیعت کر رہے ہیں، اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھ کے اوپر ہے، پس جو عہد شکنی کرتا ہے وہ اپنے ساتھ عہد شکنی کرتا ہے اور جو اس عہد کو پورا کرے جو اس نے اللہ کے ساتھ کر رکھا ہے تو اللہ عنقریب اسے اجر عظیم دے گا۔ ۱۱۔ صحرا نشین جو پیچھے رہ گئے ہیں وہ جلد ہی آپ سے کہیں گے: ہمیں ہمارے اموال اور اہل و عیال نے مشغول رکھا لہٰذا ہمارے لیے مغفرت طلب کیجیے، یہ اپنی زبانوں سے وہ بات کرتے ہیں جو ان کے دلوں میں نہیں ہے، کہہ دیجئے: اگر اللہ تمہیں ضرر پہنچانے کا ارادہ کر لے یا فائدہ پہنچانا چاہے تو کون ہے جو اس کے سامنے تمہارے لیے کچھ اختیار رکھتا ہو؟ بلکہ اللہ تو تمہارے اعمال سے خوب باخبر ہے۔ ۱۲۔ بلکہ تم یہ گمان کرتے تھے کہ پیغمبر اور مومنین اپنے اہل و عیال میں کبھی بھی لوٹ کر نہیں آئیں گے اور یہ بات تمہارے دلوں میں خوشنما بنا دی گئی اور تم نے برا گمان کر رکھا تھا اور تم ہلاک ہونے والی قوم ہو۔ ۱۳۔ اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول پر ایمان نہ لائے ہم نے (ایسے) کفار کے لیے دہکتی آگ تیار کر رکھی ہے۔ ۱۴۔ آسمانوں اور زمین کی بادشاہی صرف اللہ کے لیے ہے، وہ جسے چاہے بخش دیتا ہے اور جسے چاہے عذاب دیتا ہے اور اللہ بڑا معاف کرنے والا، مہربان ہے۔ ۱۵۔ جب تم غنیمتیں لینے چلو گے تو پیچھے رہ جانے والے جلد ہی کہنے لگیں گے: ہمیں بھی اجازت دیجیے کہ آپ کے ساتھ چلیں، وہ اللہ کے کلام کو بدلنا چاہتے ہیں، کہہ دیجئے: اللہ نے پہلے ہی فرمایا تھا کہ تم ہرگز ہمارے ساتھ نہیں جاؤ گے، پھر وہ کہیں گے: نہیں بلکہ تم ہم سے حسد کرتے ہو، (دراصل) یہ لوگ بہت ہی کم سمجھتے ہیں۔ ۱۶۔ آپ پیچھے رہ جانے والے صحرا نشینوں سے کہہ دیجئے: تم عنقریب ایک جنگجو قوم کے

مقابلے کے لیے بلائے جاؤ گے، تم یا تو ان سے لڑو گے یا وہ اسلام قبول کریں گے پس اگر تم نے اطاعت کی تو اللہ تمہیں بہتر اجر دے گا اور اگر تم نے منہ پھیر لیا جیسا کہ تم نے پہلے منہ پھیرا تھا تو وہ تمہیں دردناک عذاب دے گا۔۱۷۔ (جہاد میں شرکت نہ کرنے میں) اندھے پر کوئی حرج نہیں اور نہ ہی لنگڑے پر کوئی مواخذہ ہے اور نہ ہی بیمار پر کوئی حرج ہے، جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتا ہے اللہ اسے ایسی ہی جنتوں میں داخل فرمائے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی اور جو منہ موڑ لے گا اللہ اسے دردناک عذاب دے گا۔۱۸۔ بتحقیق اللہ ان مومنین سے راضی ہو گیا جو درخت کے نیچے آپ کی بیعت کر رہے تھے، پس جو ان کے دلوں میں تھا وہ اللہ کو معلوم ہو گیا، لہٰذا اللہ نے ان پر سکون نازل کیا اور انہیں قریبی فتح عنایت فرمائی. ۱۹۔ اور وہ بہت سی غنیمتیں بھی حاصل کریں گے اور اللہ بڑا غالب آنے والا، حکمت والا ہے۔ ۲۰۔ اللہ نے تم سے بہت سی غنیمتوں کا وعدہ فرمایا ہے جنہیں تم حاصل کرو گے پس یہ تو اللہ نے تمہیں فوری عنایت کی ہیں، اس نے لوگوں کے ہاتھ تم سے روک دیے تاکہ یہ مومنین کے لیے ایک نشانی ہو اور تمہیں راہ راست کی ہدایت دے۔ ۲۱۔ اور دیگر (غنیمتیں) بھی جن پر تم قادر نہ تھے، وہ اللہ کے احاطہ قدرت میں آ گئیں اور اللہ ہر چیز پر خوب قادر ہے۔ ۲۲۔ اور اگر کفار تم سے جنگ کرتے تو پیٹھ دکھا کر فرار کرتے، پھر وہ نہ کوئی کارساز پاتے اور نہ مددگار۔ ۲۳۔ اللہ کے دستور کے مطابق جو پہلے سے رائج ہے اور آپ اللہ کے دستور میں کبھی کوئی تبدیلی نہیں پائیں گے۔ ۲۴۔ اور وہی ہے جس نے کفار پر تم کو فتحیاب کرنے کے بعد وادی مکہ میں ان کے ہاتھ تم سے اور تمہارے ہاتھ ان سے روک دیے اور اللہ تمہارے اعمال پر خوب نظر رکھتا ہے۔ ۲۵۔ یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے کفر کیا اور تمہیں مسجد الحرام سے روکا اور قربانیوں کو بھی اپنی جگہ (قربان گاہ) تک پہنچنے سے روک دیا اور اگر (مکہ میں) ایسے مومن مرد اور مومنہ عورتیں نہ ہوتیں جنہیں تم نہیں جانتے

تھے (اور یہ خطرہ نہ ہوتا) کہ کہیں تم انہیں روند ڈالو اور بے خبری میں ان کی وجہ سے تمہیں بھی ضرر پہنچ جائے (تو اذن جہاد مل جاتا) تاکہ اللہ جسے چاہے اپنی رحمت میں داخل کرے، اگر (کافر اور مسلمان) الگ الگ ہو جاتے تو ان میں سے جو لوگ کافر ہیں انہیں ہم دردناک عذاب دیتے۔ ۲۶۔ جب کفار نے اپنے دلوں میں تعصب رکھا تعصب بھی جاہلیت کا تو اللہ نے اپنے رسول اور مومنین پر اپنا سکون نازل فرمایا اور انہیں تقویٰ کے اصول پر ثابت رکھا اور وہ اس کے زیادہ مستحق اور اہل تھے اور اللہ ہر چیز کا خوب علم رکھتا ہے۔ ۲۷۔ بتحقیق اللہ نے اپنے رسول کے حق پر مبنی خواب کو سچا ثابت کیا کہ اللہ نے چاہا تو تم لوگ اپنے سر تراش کر اور بال کترواکر امن کے ساتھ بلاخوف مسجد الحرام میں ضرور داخل ہو گے، پس اسے وہ بات معلوم تھی جو تم نہیں جانتے تھے، پس اس نے اس کے علاوہ ہی ایک نزدیکی فتح ممکن بنا دی۔ ۲۸۔ وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تاکہ وہ اسے ہر دین پر غالب کر دے اور گواہی دینے کے لیے اللہ ہی کافی ہے۔ ۲۹۔ محمد (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں وہ کفار پر سخت گیر اور آپس میں مہربان ہیں، آپ انہیں رکوع، سجود میں دیکھتے ہیں، وہ اللہ کی طرف سے فضل اور خوشنودی کے طلبگار ہیں سجدوں کے اثرات سے ان کے چہروں پر نشان پڑے ہوئے ہیں، ان کے یہی اوصاف توریت میں بھی ہیں اور انجیل میں بھی ان کے یہی اوصاف ہیں، جیسے ایک کھیتی جس نے (زمین سے) اپنی سوئی نکالی پھر اسے مضبوط کیا اور وہ موٹی ہو گئی پھر اپنے تنے پر سیدھی کھڑی ہو گئی اور کسانوں کو خوش کرنے لگی تاکہ اس طرح کفار کا جی جلائے، ان میں سے جو لوگ ایمان لائے اور اعمال صالح بجا لائے ان سے اللہ نے مغفرت اور اجر عظیم کا وعدہ کیا ہے۔

۴۹....الحجرات

بنام خدائے رحمن ورحیم

۱۔ اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھو اور اللہ سے ڈرو، یقیناً اللہ خوب سننے والا، جاننے والا ہے۔ ۲۔ اے ایمان والو! اپنی آوازیں نبی کی آواز سے بلند نہ کرو اور نبی کے ساتھ اونچی آواز سے بات نہ کرو جس طرح تم آپس میں ایک دوسرے سے اونچی آواز میں بات کرتے ہو کہیں تمہارے اعمال حبط ہو جائیں اور تمہیں خبر بھی نہ ہو۔ ۳۔ جو لوگ اللہ کے رسول کے سامنے دھیمی آواز میں بات کرتے ہیں بلاشبہ یہی وہ لوگ ہیں جن کے دل اللہ نے تقویٰ کے لیے آزما لیے ہیں ان کے لیے مغفرت اور اجر عظیم ہے۔ ۴۔ جو لوگ آپ کو حجروں کے پیچھے سے پکارتے ہیں بلاشبہ ان میں سے اکثر عقل نہیں رکھتے۔ ۵۔ اور اگر یہ لوگ صبر کرتے یہاں تک کہ آپ ان کی طرف نکل آتے تو ان کے لیے بہتر تھا اور اللہ بڑا مغفرت کرنے والا، خوب رحم کرنے والا ہے۔ ۶۔ اے ایمان والو! اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لے کر آئے تو تم تحقیق کر لیا کرو، کہیں (ایسا نہ ہو کہ) نادانی میں تم کسی قوم کو نقصان پہنچا دو پھر تمہیں اپنے کیے پر نادم ہونا پڑے۔ ۷۔ اور تمہیں علم ہونا چاہیے کہ اللہ کے رسول تمہارے درمیان موجود ہیں، اگر بہت سے معاملات میں وہ تمہاری بات مان لیں تو تم خود مشکل میں پڑ جاؤ گے لیکن اللہ تعالیٰ نے ایمان کو تمہارے لیے محبوب بنا دیا اور اسے تمہارے دلوں میں مزین فرمایا اور کفر اور فسق اور نافرمانی کو تمہارے نزدیک ناپسندیدہ بنا دیا، یہی لوگ راہ راست پر ہیں، ۸۔ اللہ کی طرف سے فضل اور نعمت کے طور پر اور اللہ خوب جاننے والا، حکمت والا ہے۔ ۹۔ اور اگر مومنین کے دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں تو ان کے درمیان صلح کرا دو، پھر اگر ان دونوں میں سے ایک دوسرے پر زیادتی کرے تو زیادتی کرنے والے سے لڑو یہاں تک کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف لوٹ

آئے، پھر اگر وہ لوٹ آئے تو ان کے درمیان عدل کے ساتھ صلح کرادو اور انصاف کرو، یقیناً اللہ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔ ۱۰۔ مومنین تو بس آپس میں بھائی بھائی ہیں، لہٰذا تم لوگ اپنے دو بھائیوں کے درمیان صلح کرادو اور اللہ سے ڈرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔ ۱۱۔ اے ایمان والو! کوئی قوم کسی قوم سے تمسخر نہ کرے، ہو سکتا ہے کہ وہ لوگ ان سے بہتر ہوں اور نہ ہی عورتیں عورتوں کا مذاق اڑائیں ممکن ہے کہ یہ ان سے بہتر ہوں اور آپس میں ایک دوسرے پر عیب نہ لگایا کرو اور ایک دوسرے کو برے القاب سے یاد نہ کیا کرو، ایمان لانے کے بعد برا نام لینا نامناسب ہے اور جو لوگ باز نہیں آتے پس وہی لوگ ظالم ہیں۔ ۱۲۔ اے ایمان والو! بہت سی بدگمانیوں سے بچو، بعض بدگمانیاں یقیناً گناہ ہیں اور تجسس بھی نہ کیا کرو اور تم میں سے کوئی بھی ایک دوسرے کی غیبت نہ کرے، کیا تم میں سے کوئی اس بات کو پسند کرے گا کہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے ؟ اس سے تو تم نفرت کرتے ہو اور اللہ سے ڈرو، اللہ یقیناً بڑا توبہ قبول کرنے والا، مہربان ہے۔ ۱۳۔ اے لوگو! ہم نے تمہیں ایک مرد اور عورت سے پیدا کیا پھر تمہیں قومیں اور قبیلے بنا دیا تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچانو، تم میں سب سے زیادہ معزز اللہ کے نزدیک یقیناً وہ ہے جو تم میں سب سے زیادہ پرہیزگار ہے، اللہ یقیناً خوب جاننے والا، باخبر ہے. ۱۴۔ بدوی لوگ کہتے ہیں: ہم ایمان لائے ہیں۔ کہہ دیجئے: تم ایمان نہیں لائے بلکہ تم یوں کہو: ہم اسلام لائے ہیں اور ایمان تو ابھی تک تمہارے دلوں میں داخل ہی نہیں ہوا اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو تو وہ تمہارے اعمال میں سے کچھ کمی نہیں کرے گا، یقیناً اللہ بڑا بخشنے والا، رحم کرنے والا ہے۔ ۱۵۔ مومن تو بس وہ ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائیں پھر شک نہ کریں اور اللہ کی راہ میں اپنے اموال اور اپنی جانوں سے جہاد کریں، یہی لوگ (دعوائے ایمان میں) سچے ہیں۔ ۱۶۔ کہہ دیجئے: کیا تم اللہ کو اپنی دینداری کی اطلاع دینا چاہتے ہو؟ جبکہ اللہ تو آسمانوں

اور زمین میں موجود ہر چیز سے واقف ہے اور اللہ ہر شے کا خوب علم رکھتا ہے۔ ۱۷۔ یہ لوگ آپ پر احسان جتاتے ہیں کہ انہوں نے اسلام قبول کیا، کہہ دیجئے: مجھ پر اپنے مسلمان ہونے احسان نہ جتاؤ بلکہ اگر تم سچے ہو تو اللہ کا تم پر احسان ہے کہ اس نے تمہیں ایمان کی ہدایت دی۔ ۱۸۔ بتحقیق اللہ آسمانوں اور زمین کی پوشیدہ باتوں کو جانتا ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس پر خوب نگاہ رکھنے والا ہے۔

۵۰....ق

بنام خدائے رحمن ورحیم

۱۔ قاف، قسم ہے شان والے قرآن کی۔ ۲۔ بلکہ انہیں اس بات پر تعجب ہوا کہ خود انہی میں سے ایک تنبیہ کرنے والا ان کے پاس آیا تو کفار کہنے لگے: یہ تو ایک عجیب چیز ہے۔ ۳۔ کیا جب ہم مر کر مٹی ہو جائیں گے (پھر زندہ کیے جائیں گے؟) یہ واپسی تو بہت بعید بات ہے۔ ۴۔ زمین ان (کے جسم) میں سے جو کچھ کم کرتی ہے اس کا ہمیں علم ہے اور ہمارے پاس محفوظ رکھنے والی کتاب ہے۔ ۵۔ بلکہ جب حق ان کے پاس آیا تو انہوں نے اسے جھٹلایا لہٰذا اب وہ ایک الجھن میں مبتلا ہیں۔ ۶۔ کیا ان لوگوں نے اپنے اوپر آسمان کی طرف نہیں دیکھا کہ ہم نے اسے کس طرح بنایا اور مزین کیا؟ اور اس میں کوئی شگاف بھی نہیں ہے۔ ۷۔ اور اس زمین کو ہم نے پھیلایا اور اس میں ہم نے پہاڑ ڈال دیے اور اس میں ہر قسم کے خوشنما جوڑے ہم نے اگائے، ۸۔ تاکہ (اللہ کی طرف) رجوع کرنے والے ہر بندے کے لیے بینائی و نصیحت (کا ذریعہ) بن جائے۔ ۹۔ اور ہم نے آسمان سے بابرکت پانی نازل کیا جس سے ہم نے باغات اور کاٹے جانے والے دانے اگائے۔ ۱۰۔ اور

کھجور کے بلند و بالا درخت پیدا کیے جنہیں تہ بہ تہ خوشے لگے ہوتے ہیں۔ ۱۱۔ یہ سب بندوں کی روزی کے لیے ہے اور ہم نے اسی سے مردہ شہر کو زندہ کیا، (مردوں کا قبروں سے) نکلنا بھی اسی طرح ہو گا۔ ۱۲۔ ان سے پہلے نوح کی قوم اور اصحاب الرس اور ثمود نے تکذیب کی ہے۔ ۱۳۔ اور عاد اور فرعون اور برادران لوط نے بھی۔ ۱۴۔ اور ایکہ والے اور تبع کی قوم نے بھی، سب نے رسولوں کو جھٹلایا تو میرا عذاب (ان پر) لازم ہو گیا۔ ۱۵۔ کیا ہم پہلی بار کی تخلیق سے عاجز آ گئے تھے؟ بلکہ یہ لوگ نئی تخلیق کے بارے میں شک میں پڑے ہوئے ہیں۔ ۱۶۔ اور بتحقیق انسان کو ہم نے پیدا کیا ہے اور ہم ان وسوسوں کو جانتے ہیں جو اس کے نفس کے اندر اٹھتے ہیں کہ ہم رگ گردن سے بھی زیادہ اس کے قریب ہیں۔ ۱۷۔ (انہیں وہ وقت یاد دلا دیں) جس وقت (اعمال کو) وصول کرنے والے دو (فرشتے) اس کی دائیں اور بائیں طرف بیٹھے وصول کرتے رہتے ہیں۔ ۱۸۔ (انسان) کوئی بات زبان سے نہیں نکالتا مگر یہ کہ اس کے پاس ایک نگران تیار ہوتا ہے۔ ۱۹۔ اور موت کی غشی ایک حقیقت بن کر آ گئی یہ وہی چیز ہے جس سے تو بھاگتا تھا۔ ۲۰۔ اور صور پھونکا جائے گا، (تو کہا جائے گا) یہ وہی دن ہے جس کا خوف دلایا گیا تھا۔ ۲۱۔ اور ہر شخص ایک ہانکنے والے اور ایک گواہی دینے والے کے ساتھ آئے گا۔ ۲۲۔ بے شک تو اس چیز سے غافل تھا چنانچہ ہم نے تجھ سے تیرا پردہ ہٹا دیا ہے لہٰذا آج تیری نگاہ بہت تیز ہے۔ ۲۳۔ اور اس کا ہم نشین کہے گا: جو میرے سپرد تھا وہ حاضر ہے۔ ۲۴۔ (حکم ہو گا) تم دونوں (فرشتے) ہر عناد رکھنے والے کافر کو جہنم میں ڈال دو۔ ۲۵۔ خیر کو روکنے والے، حد سے تجاوز کرنے والے، شبہے میں رہنے والے کو۔ ۲۶۔ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے کو معبود بناتا تھا پس تم دونوں اسے سخت عذاب میں ڈال دو۔ ۲۷۔ اس کا ہم نشین (شیطان) کہے گا: ہمارے پروردگار! میں نے اسے گمراہ نہیں کیا تھا بلکہ یہ خود گمراہی میں دور تک چلا گیا تھا۔ ۲۸۔ اللہ فرمائے گا: میرے سامنے جھگڑا نہ

کرو اور میں نے تمہیں پہلے ہی برے انجام سے باخبر کر دیا تھا۔ ۲۹۔ میرے ہاں بات بدلتی نہیں ہے اور نہ ہی میں اپنے بندوں پر ظلم کرنے والا ہوں۔ ۳۰۔ جس دن ہم جہنم سے پوچھیں گے: کیا تو بھر گئی ہے؟ اور وہ کہے گی: کیا مزید ہے؟ ۳۱۔ اور جنت پرہیزگاروں کے لیے قریب کر دی جائے گی، وہ دور نہ ہو گی۔ ۳۲۔ یہ وہی ہے جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا ہر اس شخص کے لیے جو توبہ کرنے والا، (حدود الٰہی کی) محافظت کرنے والا ہو، ۳۳۔ جو بن دیکھے رحمن سے ڈرتا ہو اور توبہ والا دل لے کر آیا ہو۔ ۳۴۔ تم اس جنت میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ، وہ ہمیشہ رہنے کا دن ہو گا۔ ۳۵۔ وہاں ان کے لیے جو وہ چاہیں گے حاضر ہے اور ہمارے پاس مزید بھی ہے۔ ۳۶۔ ہم نے ان سے پہلے کتنی ایسی قوموں کو ہلاک کیا جو ان سے قوت میں کہیں زیادہ تھیں، پس وہ شہر بہ شہر پھرے، کیا کوئی جائے فرار ہے؟ ۳۷۔ اس میں ہر صاحب دل کے لیے یقیناً عبرت ہے جو کان لگا کر توجہ سے سنے اور (اس کا دل) حاضر ہو۔ ۳۸۔ اور بتحقیق ہم نے آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب کو چھ دنوں میں پیدا کیا اور ہمیں کوئی تکان محسوس نہیں ہوئی۔ ۳۹۔ جو باتیں یہ کرتے ہیں اس پر آپ صبر کریں اور طلوع آفتاب اور غروب آفتاب سے پہلے اپنے رب کی ثنا کے ساتھ تسبیح کریں ۴۰۔ اور رات کے وقت بھی اور سجدوں کے بعد بھی اس کی تسبیح کریں۔ ۴۱۔ اور کان لگا کر سنو! جس دن منادی قریب سے پکارے گا، ۴۲۔ اس دن لوگ اس چیخ کو حقیقتاً سن لیں گے، وہی (قبروں سے) نکل پڑنے کا دن ہو گا۔ ۴۳۔ یقیناً ہم ہی زندہ کرتے ہیں اور ہم ہی مارتے ہیں اور بازگشت بھی ہماری ہی طرف ہے۔ ۴۴۔ اس دن زمین ان پر سے تیزی کے ساتھ پھٹ جائے گی، یہ جمع کر لینا ہمارے لیے آسان ہے۔ ۴۵۔ یہ جو کچھ کہہ رہے ہیں اسے ہم سب سے زیادہ جانتے ہیں اور آپ ان پر زبردستی کرنے والے نہیں ہیں، پس آپ اس قرآن کے ذریعے اس شخص کو نصیحت کریں جو ہمارے عذاب کا خوف رکھتا ہو۔

۵۱....الذاریات

بنام خدائے رحمن ور حیم

ا۔ قسم ہے بکھیر کر اڑانے والی (ہواؤں) کی۔ ۲۔ پھر بوجھ اٹھانے والے (بادلوں) کی، ۳۔ پھر سبک رفتاری سے چلنے والی (کشتیوں) کی، ۴۔ پھر امور کو تقسیم کرنے والے (فرشتوں) کی، ۵۔ جس بات کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے وہ یقینا سچ ہے۔ ۶۔ اور جزا (کا دن) ضرور واقع ہو گا۔ ۷۔ قسم ہے راہوں والے آسمان کی، ۸۔ تم لوگ یقینا متضاد باتوں میں پڑے ہوئے ہو۔ ۹۔ اس (قرآن) سے وہی برگشتہ ہوتا ہے جسے برگشتہ کیا گیا ہو۔ ۱۰۔ بے بنیاد باتیں کرنے والے مارے گئے، ۱۱۔ جو غفلت میں بھولے ہوئے ہیں۔ ۱۲۔ وہ پوچھتے ہیں: جزا کا دن کب ہو گا؟ ۱۳۔ جس دن یہ لوگ آگ پر تپائے جائیں گے۔ ۱۴۔ اپنے فتنے (کا مزا) چکھو، یہ وہی ہے جس کی تمہیں عجلت تھی۔ ۱۵۔ (اس روز) اہل تقویٰ یقینا جنتوں اور چشموں میں ہوں گے۔ ۱۶۔ ان کے رب نے جو کچھ انہیں دیا ہے اسے وصول کر رہے ہوں گے، وہ یقینا اس (دن) سے پہلے نیکی کرنے والے تھے۔ ۱۷۔ وہ رات کو کم سویا کرتے تھے، ۱۸۔ اور سحر کے اوقات میں استغفار کرتے تھے ۱۹۔ اور ان کے اموال میں سائل اور محروم کے لیے حق ہوتا تھا۔ ۲۰۔ اور زمین میں اہل یقین کے لیے نشانیاں ہیں۔ ۲۱۔ اور خود تمہاری ذات میں بھی، تو کیا تم دیکھتے نہیں ہو؟ ۲۲۔ اور تمہاری روزی آسمان میں ہے اور وہ بھی جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے۔ ۲۳۔ پس آسمان اور زمین کے پروردگار کی قسم یقینا وہ اسی طرح برحق ہے جس طرح تم باتیں کر رہے ہو۔ ۲۴۔ کیا آپ کے پاس ابراہیم کے معزز مہمانوں کی حکایت پہنچی ہے؟ ۲۵۔ جب وہ ان کے ہاں آئے تو کہنے لگے: سلام ہو، ابراہیم نے کہا: سلام ہو! نا آشنا لوگ (معلوم ہوتے ہو)۔ ۲۶۔ پھر وہ خاموشی سے اپنے گھر والوں کے پاس گئے اور ایک موٹا بچھڑا لے آئے۔ ۲۷۔ پھر اسے ان کے سامنے

رکھا، کہا: آپ کھاتے کیوں نہیں؟ ۲۸۔ پھر ابراہیم نے ان سے خوف محسوس کیا، کہنے لگے: خوف نہ کیجیے اور انہیں ایک دانا لڑکے کی بشارت دی۔ ۲۹۔ تو ان کی زوجہ چلاتی ہوئی آئیں اور اپنا منہ پیٹنے لگیں اور بولیں: (میں تو) ایک بڑھیا (اور ساتھ) بانجھ (بھی ہوں)۔ ۳۰۔ انہوں نے کہا: تمہارے پروردگار نے اسی طرح فرمایا ہے، وہ یقیناً حکمت والا، خوب جاننے والا ہے۔ ۳۱۔ ابراہیم نے کہا: اے اللہ کے بھیجے ہوئے (فرشتو آپ کی (اصل) مہم کیا ہے؟ ۳۲۔ انہوں نے کہا: ہم ایک مجرم قوم کی طرف بھیجے گئے ہیں، ۳۳۔ تاکہ ہم ان پر مٹی کے کنکر برسائیں، ۳۴۔ جو حد سے تجاوز کرنے والوں کے لیے آپ کے رب کی طرف سے نشان زدہ ہیں. ۳۵۔ پس وہاں موجود مومنین کو ہم نے نکال لیا۔ ۳۶۔ وہاں ہم نے مسلمانوں کا صرف ایک گھر پایا۔ ۳۷۔ اور دردناک عذاب سے بچنے والوں کے لیے ہم نے وہاں ایک نشانی چھوڑ دی. ۳۸۔ اور موسیٰ (کے قصے) میں بھی (نشانی ہے) جب ہم نے انہیں واضح دلیل کے ساتھ فرعون کی طرف بھیجا۔ ۳۹۔ تو اس نے اپنی طاقت کے بھروسے پر منہ موڑ لیا اور بولا: جادوگر یا دیوانہ ہے۔ ۴۰۔ چنانچہ ہم نے اسے اور اس کے لشکر کو گرفت میں لے لیا اور انہیں دریا میں پھینک دیا اور وہ لائق ملامت تھا۔ ۴۱۔ اور عاد میں بھی (نشانی ہے) جب ہم نے ان پر نامبارک آندھی بھیجی۔ ۴۲۔ وہ جس چیز پر گرتی تھی اسے بوسیدہ کرکے چھوڑ دیتی تھی۔ ۴۳۔ اور ثمود میں بھی (نشانی ہے) جب ان سے کہا گیا: ایک وقت معین تک زندگی کا لطف اٹھالو۔ ۴۴۔ مگر انہوں نے اپنے رب کے حکم سے سرتابی کی تو انہیں کڑک نے گرفت میں لیا اور وہ دیکھتے رہ گئے۔ ۴۵۔ پھر وہ اٹھ بھی نہ سکے اور نہ ہی وہ (خود کو) بچا سکتے تھے۔ ۴۶۔ اور اس سے پہلے نوح کی قوم (بھی ایک نشان عبرت) ہے، یقیناً وہ فاسق لوگ تھے۔ ۴۷۔ اور آسمان کو ہم نے اپنی قوت سے بنایا اور ہم ہی وسعت دینے والے ہیں۔ ۴۸۔ اور زمین کو ہم نے فرش بنایا اور ہم کیا خوب بچھانے والے ہیں۔ ۴۹۔ اور ہر چیز کے ہم نے

جوڑے بنائے ہیں، شاید کہ تم نصیحت حاصل کرو۔ ۵۰۔ پس تم اللہ کی طرف بھاگو، بتحقیق میں اللہ کی طرف سے تمہیں صریح تنبیہ کرنے والا ہوں۔ ۵۱۔ اور اللہ کے ساتھ کسی دوسرے کو معبود نہ بناؤ، میں اللہ کی طرف سے تمہیں صریح تنبیہ کرنے والا ہوں۔ ۵۲۔ اسی طرح جو لوگ ان سے پہلے گزرے ہیں ان کے پاس جو بھی رسول آیا اس سے انہوں نے کہا: جادوگر ہے یا دیوانہ۔ ۵۳۔ کیا ان سب نے ایک دوسرے کو اسی بات کی نصیحت کی ہے؟ (نہیں) بلکہ وہ سرکش قوم ہیں۔ ۵۴۔ پس آپ ان سے رخ پھیر لیں تو آپ پر کوئی ملامت نہ ہوگی۔ ۵۵۔ اور نصیحت کرتے رہیں کیونکہ نصیحت تو مومنین کے لیے یقیناً فائدہ مند ہے۔ ۵۶۔ اور میں نے جن و انس کو خلق نہیں کیا مگر یہ کہ وہ میری عبادت کریں۔ ۵۷۔ میں نہ ان سے کوئی روزی چاہتا ہوں اور نہ ہی میں یہ چاہتا ہوں کہ وہ مجھے کھلائیں ۵۸۔ یقیناً اللہ ہی بڑا رزق دینے والا، بڑی پائیدار طاقت والا ہے۔ ۵۹۔ پس جن لوگوں نے ظلم کیا ہے ان کے حصے میں وہی سزائیں ہیں جو ان کے ہم مشربوں کے حصے میں ہیں، لہٰذا وہ مجھ سے عجلت نہ مچائیں۔ ۶۰۔ پس کفار کے لیے تباہی ہے اس روز جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے۔

۵۲....الطور

بنام خدائے رحمن و رحیم

۱۔ قسم ہے طور کی، ۲۔ اور لکھی ہوئی کتاب کی، ۳۔ ایک کشادہ ورق میں، ۴۔ اور بیت معمور (آباد گھر) کی، ۵۔ اور بلند چھت کی، ۶۔ اور موجزن سمندر کی، ۷۔ آپ کے رب کا عذاب ضرور واقع ہونے والا ہے، ۸۔

اسے ٹالنے والا کوئی نہیں ہے۔ ۹۔ اس روز آسمان بری طرح تھر تھرائے گا، ۱۰۔ اور پہاڑ پوری طرح چلنے لگیں گے۔ ۱۱۔ پس اس دن تکذیب کرنے والوں کے لیے تباہی ہے، ۱۲۔ جو بیہودگیوں میں کھیل رہے ہیں۔ ۱۳۔ اس دن وہ شدت سے جہنم میں آگ کی طرف دھکیلے جائیں گے۔ ۱۴۔ یہ وہی آگ ہے جس کی تم لوگ تکذیب کرتے تھے۔ ۱۵۔ (بتاؤ) کیا یہ جادو ہے یا تم دیکھتے نہیں ہو؟ ۱۶۔ اب اس میں جھلس جاؤ پھر صبر کرو یا صبر نہ کرو تمہارے لیے یکساں ہے، تمہیں تو بہر حال تمہارے اعمال کی جزائیں دی جائیں گی۔ ۱۷۔ اہل تقویٰ تو یقیناً جنتوں اور نعمتوں میں ہوں گے۔ ۱۸۔ ان کے رب نے جو کچھ انہیں عطا کیا ہے اس پر وہ خوش ہوں گے اور ان کا پروردگار انہیں عذاب جہنم سے بچالے گا۔ ۱۹۔ خوشگواری سے کھاؤ اور پیو ان اعمال کے عوض جو تم کرتے رہے ہو۔ ۲۰۔ وہ ایک صف میں بچھی ہوئی مسندوں پر تکیے لگائے ہوئے ہوں گے اور بڑی آنکھوں والی حوروں سے ہم ان کا عقد کر دیں گے۔ ۲۱۔ اور جو لوگ ایمان لے آئے اور ان کی اولاد نے بھی ایمان میں ان کی پیروی کی ان کی اولاد کو (جنت میں) ہم ان سے ملا دیں گے اور ان کے عمل میں سے ہم کچھ بھی کم نہیں کریں گے، ہر شخص اپنے عمل کا گروی ہے۔ ۲۲۔ اور ہم انہیں پھل اور گوشت جو ان کا جی چاہے فراہم کریں گے۔ ۲۳۔ وہاں وہ آپس میں جام چلاتے ہوں گے جس میں نہ بیہودگی ہوگی اور نہ گناہ۔ ۲۴۔ اور ان کے گرد نو عمر خدمت گزار لڑکے ان کے لیے چل پھر رہے ہوں گے گویا وہ چھپائے ہوئے موتی ہوں۔ ۲۵۔ اور یہ لوگ آپس میں ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہو کر سوال کریں گے۔ ۲۶۔ کہیں گے: پہلے ہم اپنے گھر والوں کے درمیان ڈرتے رہتے تھے۔ ۲۷۔ پس اللہ نے ہم پر احسان کیا اور ہمیں جھلسا دینے والی ہواؤں کے عذاب سے بچا لیا۔ ۲۸۔ اس سے پہلے ہم اسی کو پکارتے تھے وہ یقیناً احسان فرمانے والا، مہربان ہے۔ ۲۹۔ لہٰذا آپ نصیحت کرتے جائیں کہ آپ اپنے رب کے فضل سے نہ کاہن ہیں اور نہ مجنون۔

۳۰۔ کیا یہ لوگ کہتے ہیں: یہ شاعر ہے، ہم اس کے بارے میں گردش زمانہ (موت) کے منتظر ہیں؟ ۳۱۔ کہہ دیجئے: انتظار کرو کہ میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرنے والوں میں سے ہوں. ۳۲۔ کیا ان کی عقلیں انہیں ایسا کرنے کو کہتی ہیں یا یہ سرکش لوگ ہیں؟ ۳۳۔ کیا یہ لوگ کہتے ہیں اس (قرآن) کو اس نے خود گھڑ لیا ہے؟ (نہیں) بلکہ یہ ایمان نہیں لاتے۔ ۳۴۔ پس اگر یہ سچے ہیں تو اس جیسا کلام بنا لائیں۔ ۳۵۔ کیا یہ لوگ بغیر کسی خالق کے پیدا ہوئے ہیں یا خود (اپنے) خالق ہیں؟ ۳۶۔ یا انہوں نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے؟ (نہیں) بلکہ یہ یقین نہیں رکھتے. ۳۷۔ کیا ان کے پاس آپ کے رب کے خزانے ہیں یا ان پر ان لوگوں کا تسلط قائم ہے؟ ۳۸۔ یا ان کے پاس کوئی سیڑھی ہے جس (کے ذریعے) سے یہ وہاں (عالم ملکوت) کی باتیں سنتے ہیں؟ (اگر ایسا ہے) تو ان کا سننے والا واضح دلیل پیش کرے۔ ۳۹۔ کیا اللہ کے لیے بیٹیاں اور تمہارے لیے بیٹے ہیں؟ ۴۰۔ کیا آپ ان سے اجر مانگتے ہیں کہ ان پر تاوان کا بوجھ پڑ رہا ہے؟ ۴۱۔ یا ان کے پاس غیب کا علم ہے جسے وہ لکھتے ہوں؟ ۴۲۔ کیا یہ لوگ فریب دینا چاہتے ہیں؟ کفار تو خود فریب کا شکار ہو جائیں گے۔ ۴۳۔ یا ان کا اللہ کے سوا کوئی معبود ہے؟ اللہ اس شرک سے پاک ہے جو یہ کرتے ہیں۔ ۴۴۔ اور اگر یہ لوگ آسمان سے (عذاب کا) کوئی ٹکڑا گرتا ہوا دیکھ لیں تو کہیں گے: یہ تو سنگین بادل ہے۔ ۴۵۔ پس آپ انہیں ان کے حال پر چھوڑ دیجیے یہاں تک کہ یہ اپنا وہ دن دیکھ لیں جس میں ان کے ہوش اڑ جائیں گے۔ ۴۶۔ اس دن نہ ان کی تدبیر ان کے کسی کام آئے گی اور نہ ہی ان کی مدد کی جائے گی۔ ۴۷۔ اور ظالموں کے لیے اس (عذاب) کے علاوہ بھی یقیناً عذاب ہے لیکن ان میں سے اکثر نہیں جانتے۔ ۴۸۔ اور آپ اپنے رب کے حکم تک صبر کریں، یقیناً آپ ہماری نگاہوں میں ہیں اور جب آپ (خواب سے) اٹھیں تو اپنے رب کی ثنا کے

ساتھ تسبیح کریں۔ ۴۹۔ اور رات کے بعض حصوں میں اور ستاروں کے غروب ہونے کے بعد بھی اپنے رب
کی تسبیح کریں۔

۵۳....النجم

بنام خدائے رحمن ورحیم

۱۔ قسم ہے ستارے کی جب وہ غروب کرے ۲۔ تمہارا رفیق نہ گمراہ ہوا ہے اور نہ بہکا ہے۔ ۳۔ وہ خواہش سے
نہیں بولتا۔ ۴۔ یہ تو صرف وحی ہوتی ہے جو (اس پر) نازل کی جاتی ہے۔ ۵۔ شدید قوت والے نے انہیں تعلیم
دی ہے ۶۔ جو صاحب قوت پھر (اپنی شکل میں) سیدھا کھڑا ہوا۔ ۷۔ اور جب وہ بلند ترین افق پر تھے۔ ۸۔
پھر وہ قریب آئے پھر مزید قریب آئے، ۹۔ یہاں تک کہ دو کمانوں کے برابر یا اس سے کم (فاصلہ) رہ گیا۔
۱۰۔ پھر اللہ نے اپنے بندے پر جو وحی بھیجنا تھی وہ وحی بھیجی۔ ۱۱۔ جو کچھ (نظروں نے) دیکھا اسے دل نہیں
جھٹلایا۔ ۱۲۔ تو کیا جسے انہوں نے (اپنی آنکھوں سے) دیکھا ہے تو تم لوگ (اس کے بارے میں) ان سے
جھگڑتے ہو؟ ۱۳۔ اور بتحقیق انہوں نے پھر ایک مرتبہ اسے دیکھ لیا، ۱۴۔ سدرۃ المنتہیٰ کے پاس، ۱۵۔ جس
کے پاس ہی جنت الماویٰ ہے۔ ۱۶۔ اس وقت سدرہ پر چھا رہا تھا جو چھا رہا تھا . ۱۷۔ نگاہ نے نہ انحراف کیا اور نہ
تجاوز۔ ۱۸۔ بتحقیق انہوں نے اپنے رب کی بڑی نشانیوں کا مشاہدہ کیا۔ ۱۹۔ بھلا تم لوگوں نے لات اور عزیٰ کو
دیکھا ہے؟ ۲۰۔ اور پھر تیسرے منات کو بھی؟ ۲۱۔ کیا تمہارے لیے تو بیٹے اور اللہ کے لیے بیٹیاں ہیں؟ ۲۲۔
یہ تو پھر غیر منصفانہ تقسیم ہے۔ ۲۳۔ دراصل یہ تو صرف چند نام ہیں جو تم نے اور تمہارے آبا و اجداد نے گھڑ

لیے ہیں، اللہ نے تو اس کی کوئی دلیل نازل نہیں کی ہے، یہ لوگ صرف گمان اور خواہشات نفس کی پیروی کرتے ہیں حالانکہ ان کے پاس ان کے پروردگار کی طرف سے ہدایت آچکی ہے۔ ۲۴۔ انسان جو آرزو کرتا ہے کیا وہ اسے مل جاتی ہے؟ ۲۵۔ اور دنیا اور آخرت کا مالک تو صرف اللہ ہے۔ ۲۶۔ اور آسمانوں میں کتنے ہی ایسے فرشتے ہیں جن کی شفاعت کچھ بھی فائدہ نہیں دیتی مگر اللہ کی اجازت کے بعد جس کے لیے وہ چاہے اور پسند کرے۔ ۲۷۔ جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے وہ فرشتوں کے نام لڑکیوں جیسے رکھتے ہیں۔ ۲۸۔ حالانکہ انہیں اس کا کچھ بھی علم نہیں ہے وہ تو صرف گمان کی پیروی کرتے ہیں اور گمان تو حق (تک) پہنچنے کے لیے کچھ کام نہیں دیتا۔ ۲۹۔ پس آپ اس سے منہ پھیر لیں جو ہمارے ذکر سے منہ پھیرتا ہے اور صرف دنیاوی زندگی کا خواہاں ہے۔ ۳۰۔ یہی ان کے علم کی انتہا ہے آپ کا پروردگار یقینا جانتا ہے کہ اس کے راستے سے کون بھٹک گیا ہے اور اسے بھی خوب جانتا ہے جو ہدایت پر رہے۔ ۳۱۔ اور جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب اللہ ہی کا ہے تاکہ اللہ برائی کرنے والوں کو ان کے عمل کا بدلہ دے اور نیکی کرنے والوں کو بہترین جزا دے۔ ۳۲۔ جو لوگ گناہان کبیرہ اور بے حیائیوں سے اجتناب برتتے ہیں سوائے گناہان صغیرہ کے تو آپ کے پروردگار کی مغفرت کا دائرہ یقینا بہت وسیع ہے، وہ تم سے خوب آگاہ ہے جب اس نے تمہیں مٹی سے بنایا اور جب تم اپنی ماؤں کے شکم میں ابھی جنین تھے، پس اپنے نفس کی پاکیزگی نہ جتاؤ، اللہ پرہیزگار کو خوب جانتا ہے۔ ۳۳۔ کیا آپ نے اس شخص کو دیکھا جس نے منہ پھیر لیا، ۳۴۔ اور تھوڑا سا دیا اور پھر رک گیا؟ ۳۵۔ کیا اس کے پاس غیب کا علم ہے وہ دیکھ رہا ہے؟ ۳۶۔ کیا اسے ان باتوں کی خبر نہیں پہنچتی جو موسیٰ کے صحیفوں میں ہے؟ ۳۷۔ اور ابراہیم کے (صحیفوں میں) جس نے (حق اطاعت) پورا کیا؟ ۳۸۔ آگاہ رہو! کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔ ۳۹۔ اور یہ کہ انسان کو صرف وہی ملتا ہے جس کی

وہ سعی کرتا ہے۔ ۴۰۔ اور یہ کہ اس کی کوشش عنقریب دیکھی جائے گی۔ ۴۱۔ پھر اسے پورا بدلہ دیا جائے گا، ۴۲۔ اور یہ کہ (منتہی مقصود) آپ کے رب کے پاس پہنچنا ہے۔ ۴۳۔ اور یہ کہ وہ ہنساتا اور وہی رلاتا ہے۔ ۴۴۔ اور یہ کہ وہی مارتا اور وہی جلاتا ہے۔ ۴۵۔ اور یہ کہ وہی نر اور مادہ کا جوڑا پیدا کرتا ہے، ۴۶۔ ایک نطفے سے جب وہ ٹپکایا جاتا ہے۔ ۴۷۔ اور یہ کہ دوسری زندگی کا پیدا کرنا اس کے ذمے ہے۔ ۴۸۔ اور یہ کہ وہی دولت مند بناتا ہے اور ثابت سرمایہ دیتا ہے۔ ۴۹۔ اور یہ کہ وہی (ستارہ) شعرا کا مالک ہے۔ ۵۰۔ اور یہ کہ اسی نے عاد اولیٰ کو ہلاک کیا۔ ۵۱۔ اور ثمود کو بھی، پھر کچھ نہ چھوڑا۔ ۵۲۔ اور اس سے پہلے قوم نوح کو (تباہ کیا) کیونکہ وہ یقیناً سب سے زیادہ ظالم اور سرکش تھے۔ ۵۳۔ اور الٹی ہوئی بستیوں کو گرا دیا۔ ۵۴۔ پھر ان پر چھایا جو چھایا۔ ۵۵۔ پھر تو اپنے رب کی کون سی نعمت پر شک کرتا ہے؟ ۵۶۔ یہ بھی گزشتہ تنبیہ کرنے والوں کی طرح ایک تنبیہ کرنے والا ہے۔ ۵۷۔ آنے والی (قیامت) قریب آ ہی گئی ہے، ۵۸۔ اللہ کے سوا اسے دور کرنے والا کوئی نہیں۔ ۵۹۔ کیا تم اس کلام سے تعجب کرتے ہو؟ ۶۰۔ اور ہنستے ہو اور روتے نہیں ہو؟ ۶۱۔ اور تم لغویات میں مگن ہو؟ ۶۲۔ پس اللہ کے آگے سجدہ کرو اور اسی کی عبادت کرو۔

۵۴....القمر

بنام خدائے رحمن و رحیم

۱۔ قیامت قریب آگئی اور چاند شق ہو گیا۔ ۲۔ اور کفار اگر کوئی نشانی دیکھ لیتے ہیں تو منہ پھیر لیتے ہیں اور کہتے ہیں: یہ تو وہی ہمیشہ کا جادو ہے۔ ۳۔ انہوں نے تکذیب کی اور اپنی خواہشات کی پیروی اور ہر امر استقرار

پانے والا ہے۔ ۴۔ اور بتحقیق ان کے پاس وہ خبریں آچکی ہیں جو (کفر سے) باز رہنے کے لیے کافی ہےں، ۵۔ (جن میں) حکیمانہ اور مؤثر (باتیں) ہیں لیکن تنبیہیں فائدہ مند نہیں رہیں۔ ٦۔ پس آپ بھی ان سے رخ پھیر لیں، جس دن بلانے والا ایک ناپسندیدہ بات کی طرف بلائے گا۔ ۷۔ تو وہ آنکھیں نیچی کر کے قبروں سے نکل پڑیں گے گویا وہ بکھری ہوئی ٹڈیاں ہیں. ۸۔ پکارنے والے کی طرف دوڑتے ہوئے جا رہے ہوں گے، اس وقت کفار کہیں گے: یہ بڑا کٹھن دن ہے۔ ۹۔ ان سے پہلے نوح کی قوم نے بھی تکذیب کی تھی، پس انہوں نے ہمارے بندے کی تکذیب کی اور کہنے لگے: دیوانہ ہے اور (جنات کی) جھڑکی کا شکار ہے۔ ۱۰۔ پس نوح نے اپنے رب کو پکارا: میں مغلوب ہو گیا ہوں پس تو انتقام لے۔ ۱۱۔ پھر ہم نے زور دار بارش سے آسمان کے دھانے کھول دیے۔ ۱۲۔ اور زمین کو شگافتہ کر کے ہم نے چشمے جاری کر دیے تو (دونوں) پانی اس امر پر مل گئے جو مقدر ہو چکا تھا۔ ۱۳۔ اور تختوں اور کیلوں والی (کشتی) پر ہم نے نوح کو سوار کیا۔ ۱۴۔ جو ہماری نگرانی میں چل رہی تھی، یہ بدلہ اس شخص کی وجہ سے تھا جس کی قدر شناسی نہیں کی گئی تھی۔ ۱۵۔ اور بتحقیق اس (کشتی) کو ہم نے ایک نشانی بنا چھوڑا تو کیا کوئی نصیحت قبول کرنے والا ہے؟ ١٦۔ پس بتاؤ میرا عذاب اور میری تنبیہیں کیسی رہیں؟ ۱۷۔ اور بتحقیق ہم نے اس قرآن کو نصیحت کے لیے آسان بنا دیا ہے تو کیا ہے کوئی نصیحت قبول کرنے والا؟ ۱۸۔ عاد نے تکذیب کی تو بتاؤ میرا عذاب اور میری تنبیہیں کیسی تھیں؟ ۱۹۔ ایک مسلسل نحوست کے دن ہم نے ان پر ایک طوفانی ہوا چلائی، ۲۰۔ جو لوگوں کو جڑ سے اکھڑے ہوئے کھجور کے تنوں کی طرح اٹھا کر پھینک رہی تھی۔ ۲۱۔ پس بتاؤ میرا عذاب اور میری تنبیہیں کیسی تھیں؟ ۲۲۔ اور بتحقیق ہم نے اس قرآن کو نصیحت کے لیے آسان بنا دیا ہے تو کیا کوئی نصیحت قبول کرنے والا ہے؟ ۲۳۔ ثمود نے بھی تنبیہ کرنے والوں کی تکذیب کی، ۲۴۔ اور کہنے لگے: کیا ہم اپنوں میں سے ایک بشر کی

پیروی کریں؟تب تو ہم گمراہی اور دیوانگی میں ہوں گے۔ ۲۵۔ کیا ہمارے درمیان یہی ایک رہ گیا تھا جس پر یہ ذکر نازل کیا گیا؟ (نہیں) بلکہ یہ بڑا جھوٹا خود پسند ہے۔ ۲۶۔ کل انہیں معلوم ہو جائے گا کہ بڑا جھوٹا خود پسند کون ہے۔ ۲۷۔ بے شک ہم اونٹنی کو ان کے لیے آزمائش بنا کر بھیجنے والے ہیں، پس ان کا انتظار کیجیے اور صبر کیجیے۔ ۲۸۔ اور انہیں بتا دو کہ پانی ان کے درمیان تقسیم ہو گا اور ہر ایک اپنی باری پر حاضر ہو گا۔ ۲۹۔ پھر انہوں نے اپنے ساتھی کو بلایا اور اسے (ہتھیار) تھمایا پس اس نے (اونٹنی کی) کونچیں کاٹ دیں۔ ۳۰۔ پس بتاؤ میرا عذاب اور میری تنبیہیں کیسی تھیں؟ ۳۱۔ ہم نے ان پر ایک زوردار چنگھاڑ چھوڑ دی تو وہ سب باڑے کے بھوسے کی طرح ہو گئے۔ ۳۲۔ اور بتحقیق ہم نے اس قرآن کو نصیحت کے لیے آسان بنا دیا ہے تو کیا کوئی نصیحت قبول کرنے والا ہے؟ ۳۳۔ لوط کی قوم نے بھی تنبیہ کرنے والوں کو جھٹلایا، ۳۴۔ تو ہم نے ان پر پتھر برسانے والی ہوا چلا دی سوائے آل لوط کے جنہیں ہم نے سحر کے وقت بچا لیا، ۳۵۔ اپنی طرف سے فضل کے طور پر شکر گزاروں کو ہم ایسے ہی جزا دیتے ہیں۔ ۳۶۔ اور بتحقیق لوط نے ہماری عقوبت سے انہیں ڈرایا مگر وہ ان تنبیہ کرنے والوں سے جھگڑتے رہے۔ ۳۷۔ اور بتحقیق انہوں نے لوط کے مہمانوں کو قابو کرنا چاہا تو ہم نے ان کی آنکھیں مٹا دیں، لو اب میرے عذاب اور تنبیہوں کو چکھو۔ ۳۸۔ اور بتحقیق صبح سویرے ایک دائمی عذاب ان پر نازل ہوا۔ ۳۹۔ اب چکھو میرے عذاب اور تنبیہوں کا ذائقہ۔ ۴۰۔ اور بتحقیق ہم نے اس قرآن کو نصیحت کے لیے آسان بنا دیا ہے، تو کیا ہے کوئی نصیحت قبول کرنے والا؟ ۴۱۔ اور بتحقیق قوم فرعون کے پاس بھی تنبیہ کرنے والے آئے۔ ۴۲۔ انہوں نے ہماری تمام نشانیوں کی تکذیب کی تو ہم نے انہیں اس طرح گرفت میں لیا جس طرح ایک غالب آنے والا طاقتور گرفت میں لیتا ہے۔ ۴۳۔ کیا تمہارے کفار ان لوگوں سے بہتر ہیں یا (الہامی) کتب میں تمہارے لیے معافی کا پروانہ لکھا ہوا ہے؟ ۴۴۔ یا یہ لوگ

کہتے ہیں کہ ہم ایک فاتح جماعت ہیں؟ ۴۵۔ (نہیں) یہ جماعت عنقریب شکست کھائے گی اور پیٹھ پھیر کر بھاگے گی۔ ۴۶۔ ان کے وعدے کا وقت قیامت ہے اور قیامت تو زیادہ ہولناک اور زیادہ تلخ ہے۔ ۴۷۔ مجرم لوگ یقیناً گمراہی اور عذاب میں ہیں۔ ۴۸۔ جس دن وہ منہ کے بل آگ میں گھسیٹے جائیں گے (ان سے کہا جائے گا) چکھو آگ کا ذائقہ۔ ۴۹۔ ہم نے ہر چیز کو ایک اندازے کے مطابق پیدا کیا ہے۔ ۵۰۔ اور ہمارا حکم بس ایک ہی ہوتا ہے پلک جھپکنے کی طرح۔ ۵۱۔ اور بتحقیق ہم نے تم جیسے بہتیروں کو ہلاک کیا ہے، تو کیا کوئی نصیحت لینے والا ہے؟ ۵۲۔ اور جو کچھ انہوں نے کیا ہے سب نامہ اعمال میں درج ہے۔ ۵۳۔ اور ہر چھوٹی اور بڑی بات لکھی ہوئی ہے۔ ۵۴۔ اہل تقویٰ یقیناً جنتوں اور نہروں میں ہوں گے۔ ۵۵۔ سچی عزت کے مقام پر صاحب اقتدار بادشاہ کی بارگاہ میں۔

۵۵....الرحمن

بنام خدائے رحمن ورحیم

۱۔ رحمن نے، ۲۔ قرآن سکھایا۔ ۳۔ اسی نے انسان کو پیدا کیا۔ ۴۔ اسی نے انسان کو بولنا سکھایا۔ ۵۔ سورج اور چاند (مقررہ) حساب کے تحت ہیں۔ ۶۔ اور ستارے اور درخت سجدہ کرتے ہیں۔ ۷۔ اور اسی نے اس آسمان کو بلند کیا اور ترازو قائم کی۔ ۸۔ تاکہ تم ترازو (کے ساتھ تولنے) میں تجاوز نہ کرو۔ ۹۔ اور انصاف کے ساتھ وزن کو درست رکھو اور تول میں کمی نہ کرو۔ ۱۰۔ اور اسی نے مخلوقات کے لیے اس زمین کو بنایا ہے۔ ۱۱۔ اس میں میوے اور خوشے والے کھجور کے درخت ہیں۔ ۱۲۔ اور بھوسے والا اناج خوشبو والے پھول

ہیں۔ ۱۳۔ پس (اے جن وانس!) تم دونوں اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ ۱۴۔ اس نے انسان کو ٹھیکری کی طرح کے خشک گارے سے بنایا۔ ۱۵۔ اور جنات کو آگ کے شعلے سے پیدا کیا۔ ۱۶۔ پس تم دونوں اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ ۱۷۔ وہ دونوں مشرقوں اور دونوں مغربوں کا پروردگار ہے۔ ۱۸۔ پس تم دونوں اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ ۱۹۔ اسی نے دو سمندروں کو جاری کیا کہ آپس میں مل جائیں، ۲۰۔ تاہم ان دونوں کے درمیان ایک آڑ ہے جس سے وہ تجاوز نہیں کرتے۔ ۲۱۔ پس تم دونوں اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ ۲۲۔ ان دونوں سمندروں سے موتی اور مونگے نکلتے ہیں۔ ۲۳۔ پس تم دونوں اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ ۲۴۔ اور سمندر میں چلنے والے پہاڑوں کی طرح بلند جہاز اسی کے ہیں۔ ۲۵۔ پس تم دونوں اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ ۲۶۔ روئے زمین پر موجود ہر چیز فنا ہونے والی ہے۔ ۲۷۔ اور صرف آپ کے صاحب عزت و جلال رب کی ذات باقی رہنے والی ہے۔ ۲۸۔ پس تم دونوں اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ ۲۹۔ جو کچھ بھی آسمانوں اور زمین میں ہے اسی سے مانگتے ہیں، وہ ہر روز ایک (نئی) کرشمہ سازی میں ہے۔ ۳۰۔ پس تم دونوں اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ ۳۱۔ اے (جن وانس کی) دو باوزن جماعتو! ہم عنقریب تمہاری (جزاوسزا کی) طرف پوری توجہ دینے والے ہیں۔ ۳۲۔ پس تم دونوں اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ ۳۳۔ اے گروہ جن وانس! اگر تم آسمانوں اور زمین کی سرحدوں سے نکلنے کی استطاعت رکھتے ہو تو نکل جاؤ، تم سلطنت و قہاریت کے بغیر نہیں نکل سکو گے۔ ۳۴۔ پس تم دونوں اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ ۳۵۔ تم دونوں پر آگ کے شعلے اور تانبے کی چنگاریاں چھوڑی جائیں گی، پھر تم کامیاب نہیں رہو گے۔ ۳۶۔ پس تم دونوں اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ ۳۷۔ پس جب آسمان پھٹ جائے گا تو سرخ ہو جائے گا

جیسے سرخ چمڑا۔ ۳۸۔ پس تم دونوں اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے ؟ ۳۹۔ پھر اس روز کسی انسان سے اور کسی جن سے اس کے گناہ کے بارے میں نہیں پوچھا جائے گا۔ ۴۰۔ پس تم دونوں اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے ؟ ۴۱۔ مجرم اپنے چہروں سے پہچانے جائیں گے پھر وہ پیشانیوں اور پیروں سے پکڑے جائیں گے۔ ۴۲۔ پس تم دونوں اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے ؟ ۴۳۔ یہ وہی جہنم ہے جسے مجرمین جھٹلاتے تھے۔ ۴۴۔ وہ جہنم اور کھولتے ہوئے انتہائی گرم پانی کے درمیان گردش کرتے رہیں گے۔ ۴۵۔ پس تم دونوں اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے ؟ ۴۶۔ اور جو شخص اپنے رب کی بارگاہ میں پیش ہونے کا خوف رکھتا ہے اس کے لیے دو باغ ہیں ۴۷۔ پس تم دونوں اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے ؟ ۴۸۔ (یہ دونوں باغ) گھنی شاخوں والے ہوں گے۔ ۴۹۔ پس تم دونوں اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے ؟ ۵۰. ان دونوں باغوں میں دو بہتے ہوئے چشمے ہیں ۵۱۔ پس تم دونوں اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے ؟ ۵۲۔ ان دونوں میں موجود ہر میوے کی دو دو قسمیں ہیں۔ ۵۳۔ پس تم دونوں اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے ؟ ۵۴۔ وہ ایسے فرشوں پر تکیے لگائے بیٹھے ہوں گے جن کے استر ریشم کے ہوں گے اور ان دونوں باغوں کے میوے (ان کی دسترس میں) قریب ہوں گے۔ ۵۵۔ پس تم دونوں اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے ؟ ۵۶۔ ان میں نگاہیں (اپنے شوہروں تک) محدود رکھنے والی حوریں ہیں جنہیں ان سے پہلے نہ کسی انسان نے چھوا ہو گا اور نہ کسی جن نے۔ ۵۷۔ پس تم دونوں اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے ؟ ۵۸۔ گویا وہ یاقوت اور موتی ہیں۔ ۵۹۔ پس تم دونوں اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے ؟ ۶۰۔ احسان کا بدلہ احسان کے سوا کیا ہو سکتا ہے ؟ ۶۱۔ پس تم دونوں اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے ؟ ۶۲۔ اور ان دونوں باغوں کے علاوہ دو باغ اور ہیں۔ ۶۳۔ پس تم دونوں اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ

گے؟ ۶۴۔ دونوں باغ گھنے سر سبز ہیں۔ ۶۵۔ پس تم دونوں اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ ۶۶۔ ان دونوں باغوں میں دو ابلتے ہوئے چشمے موجود ہیں۔ ۶۷۔ پس تم دونوں اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ ۶۸۔ ان دونوں میں میوے اور کھجوریں اور انار ہیں۔ ۶۹۔ پس تم دونوں اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ ۷۰۔ ان میں نیک سیرت اور خوبصورت بیویاں ہیں۔ ۷۱۔ پس تم دونوں اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ ۷۲۔ خیموں میں مستور حوریں ہیں۔ ۷۳۔ پس تم دونوں اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ ۷۴۔ جنہیں ان سے پہلے نہ کسی انسان نے چھوا ہو گا اور نہ کسی جن نے۔ ۷۵۔ پس تم دونوں اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ ۷۶۔ وہ سبز قالینوں اور نفیس فرشوں پر تکیے لگائے ہوئے ہوں گے۔ ۷۷۔ پس تم دونوں اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ ۷۸۔ بابرکت ہے آپ کے پروردگار کا نام جو صاحب جلالت و اکرام ہے۔

۵۶....الواقعہ

بنام خدائے رحمن و رحیم

۱۔ جب ہونے والا واقعہ ہو چکے گا۔ ۲۔ تو اس کے وقوع کو جھٹلانے والا کوئی نہ ہو گا۔ ۳۔ وہ تہ و بالا کرنے والا (واقعہ) ہو گا۔ ۴۔ جب زمین پوری طرح ہلا دی جائے گی، ۵۔ اور پہاڑ ریزہ ریزہ کر دیے جائیں گے، ۶۔ تو یہ منتشر غبار بن کر رہ جائیں گے، ۷۔ اور تم تین گروہوں میں بٹ جاؤ گے۔ ۸۔ رہے داہنے ہاتھ والے تو داہنے ہاتھ والوں کا کیا کہنا۔ ۹۔ اور رہے بائیں ہاتھ والے تو بائیں ہاتھ والوں کا کیا پوچھنا۔ ۱۰۔ اور سبقت لے جانے

والے تو آگے بڑھنے والے ہی ہیں۔ ۱۱۔ یہی مقرب لوگ ہیں۔ ۱۲۔ نعمتوں سے مالا مال جنتوں میں ہوں گے۔ ۱۳۔ ایک جماعت اگلوں میں سے۔ ۱۴۔ اور تھوڑے لوگ پچھلوں میں سے ہوں گے۔ ۱۵۔ جواہر سے مرصع تختوں پر، ۱۶۔ تکیے لگائے آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے۔ ۱۷۔ ان کے گرد تا ابد رہنے والے لڑکے پھر رہے ہوں گے۔ ۱۸۔ (ہاتھوں میں) پیالے اور آفتابے اور صاف شراب کے جام لیے، ۱۹۔ جس سے انہیں نہ سر کا درد ہو گا اور نہ ان کی عقل میں فتور آئے گا، ۲۰۔ اور طرح طرح کے میوے لیے جنہیں وہ پسند کریں، ۲۱۔ اور پرندوں کا گوشت لیے جس کی وہ خواہش کریں، ۲۲۔ اور خوبصورت آنکھوں والی حوریں ہوں گی، ۲۳۔ جو چھپا کر رکھے گئے موتیوں کی طرح (حسین) ہوں گی۔ ۲۴۔ یہ ان اعمال کی جزا ہے جو وہ کرتے رہے ہیں۔ ۲۵۔ وہاں وہ نہ بیہودہ کلام سنیں گے اور نہ ہی گناہ کی بات۔ ۲۶۔ ہاں! سلام سلام کہنا ہو گا۔ ۲۷۔ اور داہنے ہاتھ والے تو داہنے والوں کا کیا کہنا، ۲۸۔ وہ بے خار بیریوں میں، ۲۹۔ اور کیلوں کے گچھوں، ۳۰۔ اور لمبے سایوں، ۳۱۔ اور بہتے پانیوں، ۳۲۔ اور فراوان پھلوں میں ہوں گے، ۳۳۔ جو نہ ختم ہوں گے اور نہ ان پر کوئی روک ٹوک ہو گی۔ ۳۴۔ اور اونچے فرشوں پر ہوں گے۔ ۳۵۔ ہم نے ان (حوروں) کو ایک انداز تخلیق سے پیدا کیا۔ ۳۶۔ پھر ہم نے انہیں باکرہ بنایا۔ ۳۷۔ ہمسر دوست، ہم عمر بنایا۔ ۳۸۔ (یہ سب) داہنے والوں کے لیے۔ ۳۹۔ ایک جماعت اگلوں میں سے ہو گی، ۴۰۔ اور ایک جماعت پچھلوں میں سے. ۴۱۔ رہے بائیں والے تو بائیں والوں کا کیا پوچھنا۔ ۴۲۔ وہ جلتی ہوا اور کھولتے پانی میں، ۴۳۔ اور سیاہ دھوئیں کے سائے میں ہوں گے، ۴۴۔ جس میں نہ خنکی ہے اور نہ راحت۔ ۴۵۔ یہ لوگ اس سے پہلے ناز پروردہ تھے، ۴۶۔ اور گناہ عظیم پر اصرار کرتے تھے، ۴۷۔ اور کہا کرتے تھے: کیا جب ہم مر جائیں گے اور خاک اور ہڈیاں بن جائیں گے تو کیا ہم دوبارہ اٹھائے جائیں گے؟ ۴۸۔ اور کیا ہمارے اگلے باپ دادا بھی؟ ۴۹۔ کہہ

دیجیے: اگلے اور پچھلے یقیناسب، ۵۰۔ ایک مقررہ دن مقررہ وقت پر جمع کیے جائیں گے۔ ۵۱۔ پھر یقیناتم اے گمراہو! تکذیب کرنے والو! ۵۲۔ زقوم کے درخت میں سے کھانے والے ہو۔ ۵۳۔ پھر اس سے پیٹ بھرنے والے ہو۔ ۵۴۔ پھر اس پر کھولتا ہوا پانی پینے والے ہو۔ ۵۵۔ پھر وہ بھی اس طرح پینے والے ہو جیسے پیاسے اونٹ پیتے ہیں۔ ۵۶۔ جزا کے دن یہ ان کی ضیافت ہو گی۔ ۵۷۔ ہم نے تمہیں پیدا کیا ہے، پھر تم تصدیق کیوں نہیں کرتے؟ ۵۸۔ کیا تم نے سوچا ہے کہ جس نطفے کو تم (رحم میں) ڈالتے ہو، ۵۹۔ کیا اس (انسان) کو تم بناتے ہو یا بنانے والے ہم ہیں؟ ۶۰۔ ہم نے موت کو تمہارے لیے مقدر کر رکھا ہے اور ہم عاجز نہیں ہیں، ۶۱۔ کہ تمہاری شکلوں کو تبدیل کر کے تمہیں ایسی شکلوں میں پیدا کریں جنہیں تم نہیں پہچانتے۔ ۶۲۔ اور بتحقیق پہلی پیدائش کو تم جان چکے ہو، پھر تم عبرت حاصل کیوں نہیں کرتے؟ ۶۳۔ کیا تم نے (کبھی) سوچا کہ جو کچھ تم بوتے ہو، ۶۴۔ اسے تم اگاتے ہو یا اسے اگانے والے ہم ہیں؟ ۶۵۔ اگر ہم چاہیں تو اسے ریزہ ریزہ کر دیں پھر تم حیرت زدہ، بڑبڑاتے رہ جاؤ، ۶۶۔ کہ ہم پر تو تاوان پڑ گیا، ۶۷۔ بلکہ ہم تو محروم رہ گئے۔ ۶۸۔ کیا تم نے سوچا ہے کہ جو پانی تم پیتے ہو، ۶۹۔ اسے بادلوں سے تم برساتے ہو یا اس کے برسانے والے ہم ہیں؟ ۷۰۔ اگر ہم چاہیں تو اسے کھارا بنا دیں پھر تم شکر کیوں نہیں کرتے؟ ۷۱۔ کیا تم نے سوچا کہ جو آگ تم سلگاتے ہو، ۷۲۔ اس کے درخت کو تم نے پیدا کیا یا اس کے پیدا کرنے والے ہم ہیں؟ ۷۳۔ ہم نے اس آگ کو یاد دہانی کا ذریعہ اور ضرورت مندوں کے لیے سامان زندگی بنایا۔ ۷۴۔ پس اپنے عظیم رب کے نام کی تسبیح کرو. ۷۵۔ میں قسم کھاتا ہوں ستاروں کے مقامات کی۔ ۷۶۔ اور اگر تم سمجھو تو یہ یقینا بہت بڑی قسم ہے ۷۷۔ کہ یہ قرآن یقینا بڑی تکریم والا ہے، ۷۸۔ جو ایک محفوظ کتاب میں ہے، ۷۹. جسے صرف پاکیزہ لوگ ہی چھو سکتے ہیں. ۸۰۔ یہ عالمین کے پروردگار کی طرف سے نازل کردہ ہے۔ ۸۱۔ کیا

تم اس کلام کے ساتھ بے اعتنائی برتتے ہو؟ ۸۲۔ اور تم تکذیب کرنے کو ہی اپنا حصہ قرار دیتے ہو؟ ۸۳۔ پس جب روح حلق تک پہنچ چکی ہوتی ہے، ۸۴۔ اور تم اس وقت دیکھ رہے ہوتے ہو، ۸۵۔ اور (اس وقت) تمہاری نسبت ہم اس شخص (مرنے والے) کے زیادہ قریب ہوتے ہیں لیکن تم نہیں دیکھ سکتے۔ ۸۶۔ پس اگر تم کسی کے زیر اثر نہیں ہو، ۸۷۔ اور تم اپنی اس بات میں سچے ہو تو (اس نکلی ہوئی روح کو) واپس کیوں نہیں لے آتے؟ ۸۸۔ پھر اگر وہ (مرنے والا) مقربین میں سے ہے ۸۹۔ تو (اس کے لیے) راحت اور رزق فراواں اور نعمت بھری جنت ہے۔ ۹۰۔ اور اگر وہ اصحاب یمین میں سے ہے ۹۱۔ تو (اس سے کہا جائے گا) تجھ پر اصحاب یمین کی طرف سے سلام ہو۔ ۹۲۔ اور اگر وہ (مرنے والا) تکذیب کرنے والے گمراہوں میں سے ہے، ۹۳۔ تو (اس کے لیے) کھولتے پانی کی ضیافت ہے۔ ۹۴۔ اور بھڑکتی آگ میں تپایا جانا ہے۔ ۹۵۔ یہ سب سراسر حق پر مبنی قطعی ہے۔ ۹۶۔ پس (اے نبی) اپنے عظیم رب کے نام کی تسبیح کیجیے۔

۵۷....الحدید

بنام خدائے رحمن و رحیم

۱۔ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب اللہ کی تسبیح کرتے ہیں اور وہی بڑا غالب آنے والا، حکمت والا ہے۔ ۲۔ آسمانوں اور زمین کی سلطنت اسی کی ہے، وہی زندگی اور وہی موت دیتا ہے اور وہ ہر چیز پر خوب قادر ہے۔ ۳۔ وہی اول اور وہی آخر ہے نیز وہی ظاہر اور وہی باطن ہے اور وہ ہر چیز کا خوب علم رکھنے والا ہے۔ ۴۔ وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں خلق کیا پھر عرش پر مستقر ہوا، اللہ کے علم میں

ہے جو کچھ زمین کے اندر جاتا ہے اور جو کچھ اس سے باہر نکلتا ہے اور جو کچھ آسمان سے اترتا ہے اور جو کچھ اس میں چڑھتا ہے، تم جہاں بھی ہو وہ تمہارے ساتھ ہوتا ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس پر خوب نگاہ رکھنے والا ہے۔ ۵۔ آسمانوں اور زمین کی سلطنت اسی کی ہے اور تمام امور اسی کی طرف پلٹا دیے جاتے ہیں۔ ٦۔ وہی رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور وہی دن کو رات میں داخل کرتا ہے اور وہ سینوں کے راز کو خوب جانتا ہے۔ ۷۔ اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لے آؤ اور اس مال سے خرچ کرو جس میں اللہ نے تمہیں جانشین بنایا ہے، پس تم میں سے جو لوگ ایمان لائیں اور (راہ خدا میں) خرچ کریں ان کے لیے بڑا ثواب ہے. ۸۔ اور تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اللہ پر ایمان نہیں لاتے؟ جب کہ رسول تمہیں تمہارے رب پر ایمان لانے کی دعوت دے رہا ہے اور وہ تم سے مضبوط عہد لے چکا ہے اگر تم ماننے والے ہو۔ ۹۔ وہی ہے جو اپنے بندے پر واضح نشانیاں نازل فرماتا ہے تاکہ تمہیں تاریکی سے نکال کر روشنی کی طرف لائے، یقیناً اللہ تم پر نہایت شفقت کرنے والا، مہربان ہے۔ ۱۰۔ اور تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم راہ خدا میں خرچ نہیں کرتے جب کہ آسمانوں اور زمین کی میراث اللہ کے لیے ہے؟ تم میں سے جنہوں نے فتح (مکہ) سے پہلے خرچ کیا اور قتال کیا وہ (دوسروں کے) برابر نہیں ہو سکتے، ان کا درجہ بہت بڑا ہے ان لوگوں سے جنہوں نے بعد میں خرچ کیا اور مقاتلہ کیا، البتہ اللہ تعالیٰ نے ان سب سے اچھا وعدہ کیا ہے اور اللہ تمہارے اعمال سے خوب آگاہ ہے۔ ۱۱۔ کون ہے جو اللہ کو قرض حسنہ دے تاکہ اللہ اس کے لیے اسے کئی گنا کر دے؟ اور اس کے لیے پسندیدہ اجر ہے۔ ۱۲۔ قیامت کے دن آپ مومنین اور مومنات کو دیکھیں گے کہ ان کا نور ان کے آگے آگے اور ان کی دائیں جانب دوڑ رہا ہو گا (ان سے کہا جائے گا) آج تمہیں ان جنتوں کی بشارت ہے جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی جن میں تمہیں ہمیشہ رہنا ہو گا، یہی تو بڑی کامیابی ہے۔ ۱۳۔ اس دن منافق مرد اور عورتیں

مومنین سے کہیں گی: ہماری طرف نظر ڈالیں تا کہ ہم تمہارے نور سے روشنی حاصل کریں، مگر ان سے کہا جائے گا: پیچھے لوٹ جاؤ اور نور تلاش کرو، پھر ان کے درمیان ایک دیوار بنا دی جائے گی، جس کا ایک دروازہ ہو گا جس کے اندرونی حصے میں رحمت ہو گی اور اس کی بیرونی جانب عذاب ہو گا۔ ۱۴۔ وہ مومنوں کو پکار کر کہیں گے: کیا ہم تمہارے ساتھ نہ تھے؟ کہیں گے: تھے تو سہی! لیکن تم نے اپنے آپ کو فتنے میں ڈالا اور تم (ہمارے لیے حوادث کے) منتظر رہے اور شک کرتے رہے اور تمہیں آرزوؤں نے دھوکے میں رکھا یہاں تک کہ اللہ کا حکم آ گیا اور دھوکے باز (شیطان) تمہیں اللہ کے بارے میں دھوکہ دیتا رہا۔ ۱۵۔ پس آج تم سے نہ کوئی فدیہ قبول کیا جائے گا اور نہ ان سے جنہوں نے کفر اختیار کیا، تمہارا ٹھکانا آتش ہے، وہی تمہارے لیے سزاوار ہے اور وہ بہت برا ٹھکانا ہے۔ ۱۶۔ کیا مومنین کے لیے ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ ان کے دل ذکر خدا سے اور نازل ہونے والے حق سے نرم ہو جائیں اور وہ ان لوگوں کی طرح نہ ہو جائیں جنہیں پہلے کتاب دی گئی پھر ایک طویل مدت ان پر گزر گئی تو ان کے دل سخت ہو گئے؟ اور ان میں سے بہت سے لوگ فاسق ہیں۔ ۱۷۔ جان رکھو! اللہ ہی زمین کو اس کے مردہ ہو جانے کے بعد زندہ کرتا ہے، ہم نے تمہارے لیے نشانیوں کو یقینا واضح طور پر بیان کیا ہے، شاید تم عقل سے کام لو۔ ۱۸۔ یقینا صدقہ دینے والے مردوں اور صدقہ دینے والی عورتوں نیز ان لوگوں کے لیے جنہوں نے اللہ کو قرض حسنہ دیا ہے کئی گنا کر دیا جائے گا اور ان کے لیے پسندیدہ اجر ہے۔ ۱۹۔ اور جو لوگ اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاتے ہیں وہی اپنے رب کے نزدیک کامل سچے اور گواہ ہیں، ان کے لیے ان کا اجر اور ان کا نور ہے اور جو لوگ کفر کرتے ہیں اور ہماری آیات کی تکذیب کرتے ہیں وہ جہنمی ہیں۔ ۲۰۔ جان رکھو! دنیاوی زندگی صرف کھیل، بیہودگی، آرائش، آپس میں فخر کرنا اور اولاد و اموال میں ایک دوسرے سے بڑھ جانے کی کوشش سے عبارت ہے، اس کی

مثال اس بارش کی سی ہے جس کی پیداوار (پہلے) کسانوں کو خوش کرتی ہے پھر وہ خشک ہو جاتی ہے پھر دیکھتے ہو کہ وہ کھیتی زرد ہو گئی ہے پھر وہ بھس بن جاتی ہے جب کہ آخرت میں (کفار کے لیے) عذاب شدید اور (مومنین کے لیے) اللہ کی طرف سے مغفرت اور خوشنودی ہے اور دنیا کی زندگی تو سامان فریب ہے۔ ۲۱۔ ایک دوسرے پر سبقت لے جاؤ اپنے پروردگار کی مغفرت اور اس جنت کی طرف جس کی وسعت آسمان و زمین جتنی ہے اور ان لوگوں کے لیے تیار کی گئی ہے جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاتے ہیں، یہ اللہ کا فضل ہے اسے وہ جسے چاہے عطا فرماتا ہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔ ۲۲۔ کوئی مصیبت زمین پر اور تم پر نہیں پڑتی مگر یہ کہ اس کے پیدا کرنے سے پہلے وہ ایک کتاب میں لکھی ہوتی ہے، اللہ کے لیے یقینا یہ نہایت آسان ہے۔ ۲۳۔ تاکہ جو چیز تم لوگوں کے ہاتھ سے چلی جائے اس پر تم رنجیدہ نہ ہو اور جو چیز تم لوگوں کو عطا ہو اس پر اترایا نہ کرو، اللہ کسی خود پسند، فخر جتانے والے کو پسند نہیں کرتا ۲۴۔ جو خود بخل کرتے ہیں اور لوگوں کو بخل کرنے کا حکم دیتے ہیں اور اگر کوئی روگردانی کرتا ہے تو وہ اللہ یقینا بڑا بے نیاز، قابل ستائش ہے۔ ۲۵۔ بتحقیق ہم نے اپنے رسولوں کو واضح دلائل دے کر بھیجا ہے اور ان کے ساتھ کتاب اور میزان نازل کیا ہے تاکہ لوگ عدل قائم کریں اور ہم نے لوہا اتارا جس میں شدید طاقت ہے اور لوگوں کے لیے فائدے ہیں اور تاکہ اللہ معلوم کرے کہ کون بن دیکھے خدا اور اس کے رسولوں کی مدد کرتا ہے، اللہ یقینا بڑی طاقت والا، غالب آنے والا ہے۔ ۲۶۔ اور بتحقیق ہم نے نوح اور ابراہیم کو بھیجا اور ان دونوں کی اولاد میں نبوت اور کتاب رکھ دی تو ان میں سے کچھ ہدایت پا گئے اور ان میں سے بہت سے فاسق ہو گئے۔ ۲۷۔ پھر ان کے بعد ہم نے پے درپے اپنے رسول بھیجے اور ان سب کے بعد عیسیٰ بن مریم کو بھیجا اور انہیں ہم نے انجیل دی اور جنہوں نے ان کی پیروی کی ہم نے ان کے دلوں میں شفقت اور رحم ڈال دیا اور

رہبانیت (ترک دنیا) کو تو انہوں نے خود ایجاد کیا، ہم نے تو ان پر رہبانیت کو واجب نہیں کیا تھا سوائے اللہ کی خوشنودی کے حصول کے، لیکن انہوں نے اس کی بھی پوری رعایت نہیں کی پس ان میں سے جنہوں نے ایمان قبول کیا ہم نے ان کا اجر انہیں دیا اور ان میں بہت سے لوگ فاسق ہیں. ۲۸۔ اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور اس کے رسول پر ایمان لے آؤ، اللہ تمہیں اپنی رحمت کا دوھرا حصہ دے گا اور تمہیں وہ نور عنایت فرمائے گا جس سے تم راہ طے کر سکو گے اور تمہاری مغفرت بھی کر دے گا اور اللہ بڑا معاف کرنے والا، رحم کرنے والا ہے ۲۹۔ یہ اس لیے کہ اہل کتاب جان لیں کہ اللہ کے فضل میں ان کا کچھ بھی اختیار نہیں ہے اور یہ کہ فضل تو صرف اللہ کے ہاتھ میں ہے، وہ جسے چاہے اسے دے دیتا ہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔

۵۸....المجادلہ

بنام خدائے رحمن ورحیم

۱۔ بے شک اللہ نے اس عورت کی بات سن لی جو آپ سے اپنے شوہر کے بارے میں تکرار اور اللہ کے آگے شکایت کر رہی تھی اور اللہ آپ دونوں کی گفتگو سن رہا تھا، اللہ یقینا بڑا سننے والا، دیکھنے والا ہے۔ ۲۔ تم میں سے جو لوگ اپنی بیویوں سے ظہار کرتے ہیں (انہیں ماں کہہ بیٹھتے ہیں) وہ ان کی مائیں نہیں ہیں، ان کی مائیں تو صرف وہی ہیں جنہوں نے انہیں جنا ہے اور بلاشبہ یہ لوگ ناپسندیدہ باتیں کرتے ہیں اور جھوٹ بولتے ہیں اور اللہ یقینا بڑا درگزر کرنے والا مغفرت کرنے والا ہے۔ ۳۔ اور جو لوگ اپنی بیویوں سے ظہار کریں پھر اپنے قول سے پلٹ جائیں انہیں باہمی مقاربت سے پہلے ایک غلام آزاد کرنا چاہیے اس طرح تمہیں نصیحت

کی جاتی ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے خوب باخبر ہے ۴۔ پس جسے غلام نہ ملے وہ باہمی مقاربت سے پہلے متواتر دو مہینے روزے رکھے اور جو ایسا بھی نہ کر سکے وہ ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے، یہ اس لیے ہے کہ تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھو، یہ اللہ کی مقرر کردہ حدود ہیں اور کفار کے لیے دردناک عذاب ہے۔ ۵۔ جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں وہ یقیناً اس طرح ذلیل کیے جائیں گے جس طرح ان سے پہلوں کو ذلیل کیا گیا ہے اور بتحقیق ہم نے واضح نشانیاں نازل کی ہیں اور کفار کے لیے ذلت والا عذاب ہے۔ ٦۔ اس دن اللہ ان سب کو اٹھائے گا پھر انہیں بتائے گا کہ وہ کیا کرتے رہے ہیں، وہ اللہ کو بھول گئے ہیں مگر اللہ نے انہیں شمار کر رکھا ہے اور اللہ ہر شے پر گواہ ہے۔ ۷۔ کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ اللہ آسمانوں اور زمین کی ہر چیز کے بارے میں جانتا ہے، کبھی تین آدمیوں کی سرگوشی نہیں ہوتی مگر یہ کہ ان کا چوتھا اللہ ہوتا ہے اور نہ پانچ آدمیوں کی مگر یہ کہ چھٹا اللہ ہوتا ہے اور نہ اس سے کم اور نہ زیادہ مگر وہ جہاں کہیں ہوں اللہ ان کے ساتھ ہوتا ہے، پھر قیامت کے دن وہ انہیں ان کے اعمال سے آگاہ کرے گا، اللہ یقیناً ہر چیز کا خوب علم رکھتا ہے۔ ۸۔ کیا آپ نے انہیں نہیں دیکھا جنہیں سرگوشی کرنے سے منع کیا گیا تھا؟ جس کام سے انہیں منع کیا گیا تھا وہ پھر اس کا اعادہ کر رہے ہیں اور آپس میں گناہ اور ظلم اور رسول کی نافرمانی کی سرگوشیاں کرتے ہیں اور جب آپ کے پاس آتے ہیں تو وہ آپ کو اس طریقے سے سلام کرتے ہیں جس طریقے سے اللہ نے آپ پر سلام نہیں کیا ہے اور اپنے آپ سے کہتے ہیں: اللہ ہماری باتوں پر ہمیں عذاب کیوں نہیں دیتا؟ ان کے لیے جہنم کافی ہے جس میں وہ جھلسائے جائیں گے، جو بدترین انجام ہے۔ ۹۔ اے ایمان والو! جب تم آپس میں سرگوشی کرو تو گناہ اور زیادتی اور رسول کی نافرمانی کی سرگوشیاں نہ کیا کرو بلکہ نیکی اور تقویٰ کی سرگوشیاں کیا کرو اور اس اللہ سے ڈرو جس کے حضور تم جمع کیے جاؤ گے۔ ۱۰۔ (منافقانہ) سرگوشیاں تو بلاشبہ

صرف شیطان ہی کی طرف سے ہوتی ہیں تاکہ مومنین کو رنجیدہ خاطر کرے حالانکہ وہ اذن خدا کے بغیر انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا اور مومنین کو اللہ ہی پر توکل کرنا چاہیے۔ ۱۱۔ اے ایمان والو! جب تم سے کہا جائے کہ مجلسوں میں کشادگی پیدا کرو تو کشادگی پیدا کرو، اللہ تمہیں کشادگی دے گا اور جب تم سے کہا جائے: اٹھ جاؤ تو اٹھ جایا کرو، تم میں سے جو لوگ ایمان لے آئیں اور وہ لوگ جنہیں علم دیا گیا ہے ان کے درجات کو اللہ بلند فرمائے گا اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے خوب باخبر ہے۔ ۱۲۔ اے ایمان والو! جب تم رسول سے سرگوشی کرنا چاہو تو اپنی سرگوشی سے پہلے کچھ صدقہ دے دیا کرو، یہ بات تمہارے لیے بہتر اور زیادہ پاکیزہ ہے، ہاں اگر صدقہ دینے کے لیے کچھ نہ پاؤ تو اللہ یقینا بڑا بخشنے والا، مہربان ہے۔ ۱۳۔ کیا تم اپنی سرگوشیوں سے صدقہ دینے سے ڈر گئے ہو؟ اب جب تم نے ایسا نہیں کیا اور اللہ نے تمہیں معاف کر دیا تو تم نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دیا کرو اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کیا کرو اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے خوب آگاہ ہے۔ ۱۴۔ کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو ایسے لوگوں سے دوستی کرتے ہیں جن پر اللہ غضبناک ہوا ہے؟ یہ لوگ نہ تمہارے ہیں اور نہ ان کے اور وہ جان بوجھ کر جھوٹی باتوں پر قسم کھاتے ہیں۔ ۱۵۔ اللہ نے ان کے لیے سخت عذاب مہیا کر رکھا ہے، وہ جو کچھ کر رہے ہیں یقینا وہ برا ہے۔ ۱۶۔ انہوں نے اپنی قسموں کو سپر بنا رکھا ہے پھر وہ راہ خدا سے روکتے ہیں، پس ان کے لیے ذلت آمیز عذاب ہے۔ ۱۷۔ یقینا اللہ (کے عذاب) سے نہ ان کے اموال انہیں بچائیں گے اور نہ ان کی اولاد، یہ جہنم والے ہیں جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ ۱۸۔ جس دن اللہ ان سب کو اٹھائے گا تو وہ اسی طرح اللہ کے سامنے قسمیں اٹھائیں گے جس طرح تمہارے سامنے قسمیں اٹھاتے ہیں اور وہ خیال کرتے ہیں کہ وہ کسی موقف پر ہیں آگاہ رہو! یہ لوگ یقینا جھوٹے ہیں. ۱۹۔ شیطان نے ان پر قابو پا لیا ہے اور انہیں اللہ کا ذکر بھلا دیا ہے، یہ گروہ شیطان

ہیں، آگاہ رہو! شیطان کا گروہ ہی یقینا خسارے میں ہے۔ ۲۰۔ جو لوگ اللہ اور اس کے رسول سے دشمنی
کرتے ہیں وہ یقینا ذلیل ترین لوگوں میں سے ہیں۔ ۲۱۔ اللہ نے لکھ دیا ہے: میں اور میرے رسول ہی غالب
آکر رہیں گے، یقینا اللہ ہی بڑی طاقت والا، غالب آنے والا ہے۔ ۲۲۔ آپ کبھی ایسے افراد نہیں پائیں گے جو
اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھنے والے (بھی) ہوں لیکن اللہ اور اس کے رسول کے دشمنوں سے محبت
رکھتے ہوں خواہ وہ ان کے باپ یا ان کے بیٹے یا ان کے بھائی یا ان کے خاندان والے ہی کیوں نہ ہوں، یہ وہ
لوگ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان کو ثبت کر دیا ہے اور اس نے اپنی طرف سے ایک روح سے ان کی
تائید کی ہے اور وہ انہیں ایسی جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی جن میں وہ ہمیشہ
رہیں گے، اللہ ان سے راضی ہے اور یہ اللہ سے راضی ہیں، یہی لوگ اللہ کی جماعت ہیں، آگاہ رہو! اللہ کی
جماعت والے ہی یقینا کامیاب ہونے والے ہیں۔

۵۹....الحشر

بنام خدائے رحمن و رحیم

۱۔ آسمانوں اور زمین میں موجود ہر شے نے اللہ کی تسبیح کی ہے اور وہی بڑا غالب آنے والا، حکمت والا ہے۔
۲۔ وہی ہے جس نے اہل کتاب میں سے کافر ہونے والوں کو پہلی ہی بی دخلی مہم میں ان کے گھروں سے نکال
دیا، تمہارا گمان نہیں تھا کہ وہ نکل جائیں گے اور وہ یہ سمجھے ہوئے تھے کہ ان کے قلعے انہیں اللہ (کے
عذاب) سے بچا لیں گے مگر اللہ ان پر ایسی جانب سے آیا جہاں سے وہ سوچ بھی نہیں سکتے تھے اور ان کے

دلوں میں رعب ڈال دیا، وہ اپنے گھروں کو اپنے ہاتھوں اور مومنین کے ہاتھوں سے اجاڑ رہے تھے، پس اے بصیرت رکھنے والو! عبرت حاصل کرو۔ ۳۔ اور اگر اللہ نے ان پر جلا وطنی لکھ نہ دی ہوتی تو انہیں دنیا میں ضرور عذاب دیتا اور آخرت میں تو ان کے لیے ہے ہی جہنم کا عذاب۔ ۴۔ یہ اس لیے ہے کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول سے دشمنی کی اور جو اللہ سے دشمنی کرے تو اللہ یقیناً سخت عذاب دینے والا ہے۔ ۵۔ تم لوگوں نے کھجور کے جو درخت کاٹ ڈالے یا انہیں اپنی جڑوں پر قائم رہنے دیا یہ سب اللہ کے حکم سے تھا اور اس لیے بھی تا کہ فاسقین کو رسوا کیا جائے۔ ۶۔ اور جس مال (غنیمت) کو اللہ نے اپنے رسول کی آمدنی قرار دیا ہے (اس میں تمہارا کوئی حق نہیں) کیونکہ اس کے لیے نہ تو تم نے گھوڑے دوڑائے اور نہ اونٹ، لیکن اللہ اپنے رسولوں کو جن پر چاہتا ہے غالب کر دیتا ہے اور اللہ ہر چیز پر خوب قادر ہے۔ ۷۔ اللہ نے ان بستی والوں کے مال سے جو کچھ بھی اپنے رسول کی آمدنی قرار دیا ہے وہ اللہ اور رسول اور قریب ترین رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکین اور مسافروں کے لیے ہے تا کہ وہ مال تمہارے دولت مندوں کے درمیان ہی گردش نہ کرتا رہے اور رسول جو تمہیں دے دیں وہ لے لو اور جس سے روک دیں اس سے رک جاؤ اور اللہ کا خوف کرو، اللہ یقیناً شدید عذاب دینے والا ہے. ۸۔ (یہ مال غنیمت) ان غریب مہاجرین کے لیے ہے جو اپنے گھروں اور اموال سے بے دخل کر دیے گئے جو اللہ کے فضل اور اس کی خوشنودی کے طلب گار ہیں نیز اللہ اور اس کے رسول کی مدد کرتے ہیں، یہی لوگ سچے ہیں۔ ۹۔ اور جو پہلے سے اس گھر (دارالہجرت یعنی مدینہ) میں مقیم اور ایمان پر قائم تھے، وہ ان لوگوں سے محبت کرتے ہیں جو ہجرت کر کے ان کے پاس آئے ہیں اور جو کچھ انہیں (مہاجرین کو) دے دیا گیا اس سے وہ اپنے دلوں میں کوئی خلش نہیں پاتے اور وہ اپنے آپ پر دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں اگرچہ وہ خود محتاج ہوں اور جو لوگ اپنے نفس کے بخل سے بچا لیے گئے ہیں پس

وہی کامیاب لوگ ہیں۔ ۱۰۔ اور جو ان کے بعد آئے ہیں، کہتے ہیں: ہمارے پروردگار! ہمیں بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی جو ہم سے پہلے ایمان لا چکے ہیں اور ہمارے دلوں میں ایمان لانے والوں کے لیے کوئی عداوت نہ رکھ، ہمارے رب! تو یقیناً بڑا مہربان، رحم کرنے والا ہے۔ ۱۱۔ کیا آپ نے ان منافقین کو نہیں دیکھا جو اپنے اہل کتاب کافر بھائیوں سے کہتے ہیں: اگر تمہیں نکالا گیا تو ہم بھی تمہارے ساتھ ضرور نکل جائیں گے اور تمہارے بارے میں ہم کبھی بھی کسی کی بات ہرگز نہیں مانیں گے اور اگر تمہارے خلاف جنگ کی جائے تو ہم ضرور بالضرور تمہاری مدد کریں گے لیکن اللہ گواہی دیتا ہے کہ یہ لوگ قطعاً جھوٹے ہیں۔ ۱۲۔ اگر وہ نکالے گئے تو یہ ان کے ساتھ نہیں نکلیں گے اور اگر ان سے جنگ کی گئی تو یہ ان کی مدد نہیں کریں گے اور اگر یہ ان کی مدد کے لیے آ بھی جائیں تو ضرور پیٹھ پھیر کر بھاگ جائیں گے پھر ان کی مدد نہیں کی جائے گی۔ ۱۳۔ ان کے دلوں میں اللہ سے زیادہ تمہاری ہیبت بیٹھی ہوئی ہے، یہ اس لیے کہ یہ لوگ سمجھتے نہیں ہیں۔ ۱۴۔ یہ سب مل کر تم سے نہیں لڑیں گے مگر قلعہ بند بستیوں یا دیواروں کی آڑ میں سے، ان کی آپس کی لڑائی بھی شدید ہے، آپ انہیں متحد سمجھتے ہیں لیکن ان کے دل منتشر ہیں، یہ اس لیے ہے کہ وہ عقل سے کام لینے والے نہیں ہیں۔ ۱۵۔ ان لوگوں کی طرح جنہوں نے ان سے کچھ ہی مدت پہلے اپنے عمل کا وبال چکھ لیا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔ ۱۶۔ شیطان کی طرح جب اس نے انسان سے کہا: کافر ہو جا! پھر جب وہ کافر ہو گیا تو کہنے لگا: میں تجھ سے بیزار ہوں، میں تو عالمین کے پروردگار اللہ سے ڈرتا ہوں۔ ۱۷۔ پھر ان دونوں کا انجام یہ ہوا کہ وہ دونوں جہنمی ہو گئے جن میں (وہ) ہمیشہ رہیں گے اور ظالموں کی یہی سزا ہے۔ ۱۸۔ اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور ہر شخص کو یہ دیکھنا چاہیے کہ اس نے کل (روز قیامت) کے لیے کیا بھیجا ہے اور اللہ سے ڈرو، جو کچھ تم کرتے ہو، اللہ یقیناً اس سے خوب باخبر ہے۔ ۱۹۔ اور ان لوگوں کی طرح نہ ہونا

جنہوں نے اللہ کو بھلا دیا تو اللہ نے انہیں خود فراموشی میں مبتلا کر دیا، یہی لوگ فاسق ہیں۔ ۲۰۔ اہل جہنم اور اہل جنت برابر نہیں ہو سکتے، اہل جنت ہی کامیاب ہیں۔ ۲۱۔ اگر ہم اس قرآن کو کسی پہاڑ پر نازل کرتے تو آپ اسے اللہ کے خوف سے جھک کر پاش پاش ہوتا ضرور دیکھتے اور ہم یہ مثالیں لوگوں کے لیے اس لیے بیان کرتے ہیں کہ شاید وہ فکر کریں۔ ۲۲۔ وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ غیب و شہود کا جاننے والا ہے، وہی رحمن و رحیم ہے۔ ۲۳۔ وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہی بادشاہ ہے، نہایت پاکیزہ، سلامتی دینے والا، امان دینے والا، نگہبان، بڑا غالب آنے والا، بڑی طاقت والا، کبریائی کا مالک، پاک ہے اللہ اس شرک سے جو یہ لوگ کرتے ہیں۔ ۲۴۔ وہی اللہ ہی خالق، موجد اور صورتگر ہے جس کے لیے حسین ترین نام ہیں، جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب اس کی تسبیح کرتے ہیں اور وہ بڑا غالب آنے والا، حکمت والا ہے۔

۶۰....الممتحنہ

بنام خدائے رحمن و رحیم

۱۔ اے ایمان والو! تم میرے اور اپنے دشمنوں کو حامی نہ بناؤ، تم ان کی طرف محبت کا پیغام بھیجتے ہو حالانکہ جو حق تمہارے پاس آیا ہے اس کا وہ انکار کرتے ہیں اور وہ رسول کو اور تمہیں اس جرم میں جلاوطن کرتے ہیں کہ تم اپنے رب اللہ پر ایمان لائے ہو، (ایسا نہ کرو) اگر تم میری راہ میں جہاد کرنے اور میری خوشنودی حاصل کرنے کے لیے نکلے ہو، تم چھپ چھپا کر ان کی طرف محبت کا پیغام بھیجتے ہو؟ حالانکہ جو کچھ تم چھپاتے

ہو اور جو کچھ ظاہر کرتے ہو ان سب کو میں بہتر جانتا ہوں تم میں سے جو بھی ایسا کرے وہ راہ راست سے بہک گیا۔ ۲۔ اگر وہ تم پر قابو پالیں تو وہ تمہارے دشمن ہو جائیں اور برائی کے ساتھ تم پر دست درازی اور زبان درازی کریں اور خواہش کرنے لگیں کہ تم بھی کفر اختیار کرو۔ ۳۔ تمہاری قرابتیں اور تمہاری اولاد تمہیں ہرگز کوئی فائدہ نہیں دیں گی، قیامت کے دن اللہ تمہارے درمیان (ان رشتوں کو توڑ کر) جدائی ڈال دے گا اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اسے خوب دیکھنے والا ہے۔ ۴۔ تم لوگوں کے لیے ابراہیم اور ان کے ساتھیوں میں بہترین نمونہ ہے جب ان سب نے اپنی قوم سے کہا: ہم تم سے اور اللہ کے سوا جنہیں تم پوجتے ہو ان سب سے بیزار ہیں، ہم نے تمہارے نظریات کا انکار کیا اور ہمارے اور تمہارے درمیان ہمیشہ کے لیے بغض وعداوت ہو گی جب تک کہ تم اللہ کی وحدانیت پر ایمان نہ لاؤ، البتہ ابراہیم نے اپنے باپ (چچا) سے کہا تھا: میں آپ کے لیے مغفرت ضرور چاہوں گا اور مجھے آپ کے لیے اللہ سے کوئی اختیار نہیں ہے، (ان کی دعا یہ تھی) ہمارے پروردگار! ہم نے تجھ پر بھروسہ کیا اور ہم تیری ہی طرف رجوع کرتے ہیں اور ہمیں تیری ہی طرف پلٹنا ہے۔ ۵۔ ہمارے پروردگار! تو ہمیں کفار کی آزمائش میں نہ ڈال اور ہمیں بخش دے ہمارے پروردگار! یقیناً تو ہی بڑا غالب آنے والا، حکمت والا ہے۔ ۶۔ بتحقیق انہی لوگوں میں تمہارے لیے ایک اچھا نمونہ ہے ان کے لیے جو اللہ اور روز آخرت کی امید رکھتے ہیں اور جو کوئی روگردانی کرے تو اللہ یقیناً بے نیاز، قابل ستائش ہے۔ ۷۔ ممکن ہے کہ اللہ تمہارے اور ان لوگوں کے درمیان جن سے تم دشمنی کر رہے ہو محبت پیدا کر دے اور اللہ بہت قدرت والا ہے اور اللہ بڑا بخشنے والا، رحم کرنے والا ہے۔ ۸۔ جن لوگوں نے دین کے بارے میں تم سے جنگ نہیں کی اور نہ ہی تمہیں تمہارے گھروں سے نکالا ہے اللہ تمہیں ان کے ساتھ احسان کرنے اور انصاف کرنے سے نہیں روکتا، اللہ یقیناً انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔ ۹۔ اللہ

تو یقیناً تمہیں ایسے لوگوں سے دوستی کرنے سے روکتا ہے جنہوں نے دین کے معاملے میں تم سے جنگ کی ہے اور تمہیں تمہارے گھروں سے نکالا ہے اور تمہاری جلاوطنی پر ایک دوسرے کی مدد کی ہے اور جو ان لوگوں سے دوستی کرے گا پس وہی لوگ ظالم ہیں۔ ۱۰۔ اے ایمان والو! جب ہجرت کرنے والی مومنہ عورتیں تمہارے پاس آجائیں تو تم ان کا ان کا امتحان کر لیا کرو، اللہ ان کے ایمان کو بہتر جانتا ہے پھر اگر تمہیں معلوم ہو جائے کہ وہ ایماندار ہیں تو انہیں کفار کی طرف واپس نہ بھیجو، نہ وہ ان (کفار) کے لیے حلال ہیں اور نہ وہ (کفار) ان کے لیے حلال ہیں اور جو کچھ انہوں نے خرچ کیا ہے وہ ان (کافر شوہروں) کو ادا کر دو اور جب تم ان عورتوں کے مہر انہیں ادا کر دو تو ان سے نکاح کر لینے میں تم پر کوئی گناہ نہیں اور کافر عورتوں کو اپنے نکاح میں روکے نہ رکھو اور جو کچھ تم نے خرچ کیا ہے مانگ لو اور جو کچھ انہوں نے خرچ کیا ہے وہ (کفار) بھی (تم سے) مانگ لیں، یہ اللہ کا حکم ہے، وہ تمہارے درمیان فیصلہ کرتا ہے اور اللہ بڑا علم والا، حکمت والا ہے۔ ۱۱۔ اور اگر تمہاری کوئی بیوی تم سے نکل کر کفار کی طرف چلی جائے پھر تمہاری (غنیمت لینے کی) باری آجائے تو جن لوگوں کی بیویاں چلی گئیں ہیں (اس غنیمت میں سے) انہیں اتنا مال ادا کرو جتنا ان لوگوں نے خرچ کیا ہے اور اس اللہ سے ڈرو جس پر تم ایمان رکھتے ہو۔ ۱۲۔ اے نبی! جب مومنہ عورتیں اس بات پر آپ سے بیعت کرنے آپ کے پاس آئیں کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گی اور نہ چوری کریں گی اور نہ زنا کا ارتکاب کریں گی اور نہ اپنی اولاد کو قتل کریں گی اور نہ اپنے ہاتھ پاؤں کے آگے کوئی بہتان (غیر قانونی اولاد) گھڑ کر (شوہر کے ذمے ڈالنے) لائیں گی اور نیک کاموں میں آپ کی نافرمانی نہیں کریں گی تو ان سے بیعت لے لیں اور ان کے لیے اللہ سے مغفرت طلب کریں، اللہ یقیناً بخشنے والا، رحیم ہے۔ ۱۳۔ اے

ایمان والو! اس قوم سے دوستی نہ رکھو جس پر اللہ غضبناک ہوا ہے جو آخرت سے اس طرح مایوس ہیں جیسے کفار اہل قبور سے ناامید ہیں۔

۶۱.... الصف

بنام خدائے رحمن ورحیم

۱۔ جو کچھ آسمانوں اور جو کچھ زمین میں ہے سب اللہ کی تسبیح کرتے ہیں اور وہ بڑا غالب آنے والا، حکمت والا ہے۔ ۲۔ اے ایمان والو! تم وہ بات کہتے کیوں ہو جو کرتے نہیں ہو؟ ۳۔ اللہ کے نزدیک یہ بات سخت ناپسندیدہ ہے کہ تم وہ بات کہو جو کرتے نہیں ہو۔ ۴۔ اللہ یقیناً ان لوگوں سے محبت کرتا ہے جو اس کی راہ میں صف بستہ ہو کر اس طرح لڑتے ہیں گویا سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہیں. ۵۔ اور (وہ وقت یاد کیجیے) جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا: اے میری قوم! تم مجھے کیوں اذیت دیتے ہو؟ حالانکہ تم جانتے ہو کہ میں تمہاری طرف اللہ کا بھیجا ہوا رسول ہوں، پس جب وہ ٹیڑھے رہے تو اللہ نے ان کے دلوں کو ٹیڑھا کر دیا اور اللہ فاسق قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔ ۶۔ اور جب عیسیٰ ابن مریم نے کہا: اے بنی اسرائیل! میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں اور اپنے سے پہلے کی (کتاب) توریت کی تصدیق کرنے والا ہوں اور اپنے بعد آنے والے رسول کی بشارت دینے والا ہوں جن کا نام احمد ہے، پس جب وہ ان کے پاس واضح دلائل لے کر آئے تو کہنے لگے: یہ تو کھلا جادو ہے۔ ۷۔ اور اس سے بڑھ کر ظالم کون ہو گا جو اللہ پر جھوٹ بہتان باندھے جب کہ اسے اسلام کی دعوت دی جا رہی ہو؟ اور اللہ ظالم قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔ ۸۔ یہ لوگ چاہتے ہیں کہ اپنے منہ (کی پھونکوں)

سے اللہ کے نور کو بجھا دیں اور اللہ اپنے نور کو پورا کر کے رہے گا خواہ کفار برا مانیں. ۹۔ وہی ہے جس نے اپنے
رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تاکہ اسے تمام ادیان پر غالب کر دے خواہ مشرکین کو ناگوار
گزرے ۱۰۔ اے ایمان والو! کیا میں تمہیں ایسی تجارت کی رہنمائی نہ کروں جو تمہیں دردناک عذاب سے
بچائے؟ ۱۱۔ تم اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لے آؤ اور اپنی جانوں اور اپنے اموال سے راہ خدا میں جہاد
کرو، اگر تم جان لو تو تمہارے لیے یہی بہتر ہے۔ ۱۲۔ اللہ تمہارے گناہ معاف فرمائے گا اور تمہیں ایسی
جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی اور ابدی جنتوں میں پاکیزہ مکانات ہوں گے، یہی
بڑی کامیابی ہے۔ ۱۳۔ اور وہ دوسری (بھی) جسے تم پسند کرتے ہو (عنایت کرے گا اور وہ ہے) اللہ کی طرف
سے مدد اور جلد حاصل ہونے والی فتح اور مومنین کو (اس کی) بشارت دے دیجیے۔ ۱۴۔ اے ایمان والو! اللہ
کے مددگار بن جاؤ جس طرح عیسیٰ ابن مریم نے حواریوں سے کہا: کون ہے جو راہ خدا میں میرا مددگار بنے؟
حواریوں نے کہا: ہم اللہ کے مددگار ہیں، پس بنی اسرائیل کی ایک جماعت تو ایمان لائی اور ایک جماعت نے
انکار کیا لہٰذا ہم نے ایمان لانے والوں کی ان کے دشمنوں کے مقابلے میں مدد کی اور وہ غالب ہو گئے۔

۶۲....الجمعہ

بنام خدائے رحمن و رحیم

۱۔ جو کچھ آسمانوں اور جو کچھ زمین میں موجود ہے سب اس اللہ کی تسبیح کرتے ہیں جو بادشاہ نہایت پاکیزہ، بڑا
غالب آنے والا، حکمت والا ہے۔ ۲۔ وہی ہے جس نے ناخواندہ لوگوں میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا جو

انہیں اس کی آیات پڑھ کر سناتا ہے اور انہیں پاکیزہ کرتا ہے اور انہیں کتاب و حکمت کی تعلیم دیتا ہے جب کہ اس سے پہلے یہ صریح گمراہی میں تھے۔ ۳۔ اور ان دوسرے لوگوں کے لیے بھی (مبعوث ہوئے) جو ابھی ان سے نہیں ملے ہیں اور جو بڑا غالب آنے والا، حکمت والا ہے۔ ۴۔ یہ اللہ کا فضل ہے، جسے وہ چاہتا ہے وہ عنایت فرماتا ہے اور اللہ بڑے فضل کا مالک ہے۔ ۵۔ ان کی مثال جن پر توریت کا بوجھ ڈال دیا گیا پھر وہ اس بوجھ کو نہ اٹھا سکے، اس گدھے کی سی ہے جس پر کتابیں لدی ہوئی ہوں، بہت بری ہے ان لوگوں کی مثال جنہوں نے اللہ کی نشانیوں کو جھٹلا دیا اور اللہ ظالم قوم کی ہدایت نہیں کرتا۔ ۶۔ کہہ دیجیے: اے یہودیت اختیار کرنے والو! اگر تمہیں یہ زعم ہے کہ تم اللہ کے چہیتے ہو دوسرے لوگ نہیں تو موت کی تمنا کرو اگر تم سچے ہو۔ ۷۔ اور یہ اپنے ہاتھوں آگے بھیجے ہوئے اعمال کے سبب موت کی تمنا ہرگز نہیں کریں گے اور اللہ ظالموں کو خوب جانتا ہے۔ ۸۔ کہہ دیجیے: وہ موت جس سے تم یقیناً گریزاں ہو اس کا تمہیں یقیناً سامنا کرنا ہو گا پھر تم غیب و شہود کے جاننے والے کے سامنے پیش کیے جاؤ گے پھر وہ اللہ تمہیں سب بتا دے گا جو کچھ تم کرتے رہے ہو۔ ۹۔ اے ایمان والو! جب جمعہ کے دن نماز کے لیے پکارا جائے تو اللہ کے ذکر کی طرف دوڑ پڑو اور خرید و فروخت ترک کر دو، یہی تمہارے حق میں بہتر ہے اگر تم جانتے ہو ۱۰۔ پھر جب نماز ختم ہو جائے تو (اپنے کاموں کی طرف) زمین میں بکھر جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو اور کثرت سے اللہ کو یاد کرو تاکہ تم فلاح پاؤ۔ ۱۱۔ اور جب انہوں نے تجارت یا کھیل تماشا ہوتے دیکھ لیا تو اس کی طرف دوڑ پڑے اور آپ کو کھڑے چھوڑ دیا، کہہ دیجیے: جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ کھیل تماشے اور تجارت سے کہیں بہتر ہے اور اللہ بہترین رزق دینے والا ہے۔

۶۳....المنافقون

بنام خدائے رحمن ور حیم

۱۔ منافقین جب آپ کے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں: ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ یقیناً اللہ کے رسول ہیں اور اللہ کو بھی علم ہے کہ آپ یقیناً اس کے رسول ہیں اور اللہ گواہی دیتا ہے یہ منافقین یقیناً جھوٹے ہیں۔ ۲۔ انہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنا رکھا ہے پھر وہ اللہ کی راہ سے روکتے ہیں، جو کچھ یہ کرتے ہیں یقیناً برا ہے۔ ۳۔ یہ اس لیے ہے کہ یہ ایمان لا کر پھر کافر ہو گئے، پس ان کے دلوں پر مہر لگ گئی لہٰذا اب یہ سمجھتے نہیں ہیں۔ ۴۔ اور جب آپ انہیں دیکھ لیں تو ان کے جسم آپ کو بھلے معلوم ہوں گے اور جب وہ بولیں تو آپ ان کی باتیں توجہ سے سنتے ہیں (مگر وہ ایسے بے روح ہیں) گویا وہ دیوار سے لگائی گئی لکڑیاں ہیں، ہر آواز کو اپنے خلاف تصور کرتے ہیں، یہی لوگ (بڑے) دشمن ہیں لہٰذا آپ ان سے محتاط رہیں، اللہ انہیں ہلاک کرے یہ کہاں بہکے پھرتے ہیں۔ ۵۔ اور جب ان سے کہا جائے: آؤ کہ اللہ کا رسول تمہارے لیے مغفرت مانگے تو وہ سر جھٹک دیتے ہیں اور آپ دیکھیں گے کہ وہ تکبر کے سبب آنے سے رک جاتے ہیں۔ ۶۔ ان کے لیے یکساں ہے خواہ آپ ان کے لیے مغفرت طلب کریں یا نہ کریں، اللہ انہیں ہرگز معاف نہیں کرے گا، اللہ فاسقین کو یقیناً ہدایت نہیں کرتا۔ ۷۔ یہ وہی لوگ ہیں جو کہتے ہیں: جو لوگ رسول اللہ کے پاس ہیں ان پر خرچ نہ کرنا یہاں تک کہ یہ بکھر جائیں حالانکہ آسمانوں اور زمین کے خزانوں کا مالک اللہ ہی ہے لیکن منافقین سمجھتے نہیں ہیں۔ ۸۔ کہتے ہیں: اگر ہم مدینہ لوٹ کر جائیں تو عزت والا ذلت والے کو وہاں سے ضرور نکال باہر کرے گا، جب کہ عزت تو اللہ، اس کے رسول اور مومنین کے لیے ہے لیکن منافقین نہیں جانتے۔ ۹۔ اے ایمان والو! تمہارے اموال اور تمہاری اولاد ذکر خدا سے تمہیں غافل نہ کر دیں اور جو ایسا کرے گا تو

وہ خسارہ اٹھانے والوں میں سے ہو گا۔ ۱۰۔ اور جو رزق ہم نے تمہیں دے رکھا ہے اس میں سے خرچ کرو قبل اس کے کہ تم میں سے کسی کو موت آ جائے پھر وہ کہنے لگے: پروردگار! تو نے مجھے تھوڑی سی مہلت کیوں نہ دی تاکہ میں صدقہ دیتا اور میں (بھی) صالحین میں سے ہو جاتا۔ ۱۱۔ اور جب کسی کا مقررہ وقت آ جاتا ہے تو پھر اللہ اسے ہرگز مہلت نہیں دیتا اور جو کچھ تم لوگ کرتے ہو اللہ اس سے خوب باخبر ہے۔

۶۴....التغابن

بنام خدائے رحمن ورحیم

۱۔ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب اللہ کی تسبیح کرتے ہیں بادشاہی اسی کی ہے اور ثنا بھی اسی کی ہے اور وہ ہر چیز پر خوب قادر ہے۔ ۲۔ وہی ہے جس نے تمہیں خلق کیا پھر تم میں سے بعض کافر اور بعض ایمان والے ہیں، اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس پر خوب نگاہ رکھتا ہے۔ ۳۔ اس نے آسمانوں اور زمین کو برحق پیدا کیا ہے اور اس نے تمہاری صورت بنائی تو بہترین صورت بنائی اور اسی کی طرف پلٹنا ہے۔ ۴۔ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے وہ سب کو جانتا ہے اور جو کچھ تم چھپاتے ہو اور جو کچھ تم ظاہر کرتے ہو ان سب کو بھی اللہ جانتا ہے اور جو کچھ سینوں میں ہے اسے بھی اللہ خوب جانتا ہے۔ ۵۔ کیا تمہارے پاس ان لوگوں کی خبر نہیں پہنچی جو پہلے کافر ہو گئے تھے پھر انہوں نے اپنے اعمال کا وبال چکھ لیا تھا؟ اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔ ۶۔ یہ اس لیے ہے کہ ان کے پاس ان کے رسول واضح دلائل لے کر آتے تھے تو یہ کہتے تھے: کیا بشر ہماری ہدایت کرتے ہیں؟ لہٰذا انہوں نے کفر اختیار کیا اور منہ پھیر لیا، پھر اللہ بھی ان سے بے پرواہ ہو گیا اور

اللہ بڑا بے نیاز، قابل ستائش ہے۔ ۷۔ کفار کو یہ گمان ہے کہ وہ (دوبارہ) اٹھائے نہیں جائیں گے، کہہ دیجئے: ہاں! میرے پروردگار کی قسم! تم ضرور اٹھائے جاؤ گے پھر تمہیں (اس کے بارے میں) ضرور بتایا جائے گا جو کچھ تم کرتے رہے ہو اور یہ بات اللہ کے لیے نہایت آسان ہے۔ ۸۔ لہٰذا اللہ اور اس کے رسول پر اور اس کے نور پر جو ہم نے نازل کیا ہے ایمان لے آؤ اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے خوب آگاہ ہے۔ ۹۔ جس روز اللہ اجتماع کے دن تمہیں اکٹھا کر دے گا تو وہ نقصان اٹھانے کا دن ہو گا اور جو شخص اللہ پر ایمان لائے اور نیک عمل انجام دے اللہ ان کے گناہوں کو اس سے دور کر دے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی، ان میں وہ ابد تک رہیں گے، یہی بڑی کامیابی ہے۔ ۱۰۔ جو لوگ کافر ہو گئے اور انہوں نے ہماری آیات کی تکذیب کی وہی اہل جہنم ہیں جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور وہ بدترین ٹھکانا ہے۔ ۱۱۔ مصائب میں سے کوئی مصیبت اللہ کے اذن کے بغیر نازل نہیں ہوتی اور جو اللہ پر ایمان لاتا ہے اللہ اس کے دل کو ہدایت دیتا ہے اور اللہ ہر شے کا خوب علم رکھتا ہے۔ ۱۲۔ اور اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو، پس اگر تم نے منہ پھیر لیا تو ہمارے رسول کے ذمے تو فقط صاف پیغام پہنچا دینا ہے۔ ۱۳۔ اللہ (ہی معبود برحق ہے) اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور مومنین کو اللہ ہی پر توکل کرنا چاہیے۔ ۱۴۔ اے ایمان والو! تمہاری ازدواج اور تمہاری اولاد میں سے بعض یقیناً تمہارے دشمن ہیں لہٰذا ان سے بچتے رہو اور اگر تم معاف کرو اور درگزر کرو اور بخش دو تو اللہ بڑا بخشنے والا، رحم کرنے والا ہے۔ ۱۵۔ تمہارے اموال اور تمہاری اولاد بس آزمائش ہیں اور اللہ کے ہاں ہی اجر عظیم ہے۔ ۱۶۔ پس جہاں تک ہو سکے اللہ سے ڈرو اور سنو اور اطاعت کرو اور (راہ خدا میں) خرچ کرو تو (یہ تمہاری) اپنی بھلائی کے لیے ہے اور جو لوگ اپنے نفس کے بخل سے محفوظ رہ جائیں تو وہی کامیاب لوگ ہیں۔ ۱۷۔ اگر تم اللہ کو قرض حسنہ دو گے تو وہ تمہارے لیے اسے کئی گنا بڑھا دے گا اور تمہیں

بخش دے گا اور اللہ بڑا قدر شناس، بردبار ہے۔ ۱۸۔ وہ غیب و شہود کا جاننے والا، بڑا غالب آنے والا، حکمت والا ہے۔

۶۵.... الطلاق

بنام خدائے رحمن ورحیم

۱۔ اے نبی! جب تم عورتوں کو طلاق دو تو انہیں ان کی عدت کے لیے طلاق دے دیا کرو اور عدت کا شمار رکھو اور اپنے رب اللہ سے ڈرو، تم انہیں (عدت کے دنوں میں) ان کے گھروں سے نہ نکالو اور نہ ہی وہ عورتیں خود نکل جائیں مگر یہ کہ وہ کسی نمایاں برائی کا ارتکاب کریں اور یہ اللہ کی حدود ہیں اور جس نے اللہ کی حدود سے تجاوز کیا تو اس نے اپنے ہی نفس پر ظلم کیا، تجھے کیا معلوم اس کے بعد شاید اللہ کوئی صورت پیدا کر دے۔ ۲۔ پس جو عورتیں اپنی عدت پوری کرنے کو آئیں تو انہیں اچھی طرح سے (اپنے عقد میں) رکھو یا انہیں اچھے طریقے سے علیحدہ کر دو اور اپنوں میں سے دو صاحبان عدل کو گواہ بناؤ اور اللہ کی خاطر درست گواہی دو، یہ وہ باتیں ہیں جن کی تمہیں نصیحت کی جاتی ہے ہر اس شخص کے لیے جو اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتا ہو اور جو اللہ سے ڈرتا ہے اللہ اس کے لیے (مشکلات سے) نکلنے کا راستہ بنا دیتا ہے، ۳۔ اور اسے ایسی جگہ سے رزق دیتا ہے جہاں سے وہ سوچ بھی نہ سکتا ہو اور جو اللہ پر بھروسہ کرتا ہے پس اس کے لیے اللہ کافی ہے، اللہ اپنا حکم پورا کرنے والا ہے، بتحقیق اللہ نے ہر چیز کے لیے ایک اندازہ مقرر کیا ہے۔ ۴۔ تمہاری عورتوں میں سے جو حیض سے ناامید ہو گئی ہیں، (ان کے بارے میں) اگر تمہیں شک ہو جائے (کہ خون کا بند

ہو نا سن رسیدہ ہونے کی وجہ سے ہے یا کسی اور عارضے کی وجہ سے) تو اس کی عدت تین ماہ ہے اور یہی حکم ان عورتوں کا ہے جنہیں حیض نہ آیا ہو اور حاملہ عورتوں کی عدت ان کا وضع حمل ہے اور جو اللہ سے ڈرتا ہے وہ اس کے معاملے میں آسانی پیدا کر دیتا ہے۔ ۵۔ یہ اللہ کا حکم ہے جو اس نے تمہاری طرف نازل کیا ہے اور جو اللہ سے ڈرے گا اللہ اس کی برائیاں اس سے دور کر دے گا اور اس کے لیے اجر کو بڑھا دے گا۔ ۶۔ ان عورتوں کو (زمانہ عدت میں) بقدر امکان وہاں سکونت دو جہاں تم رہتے ہو اور انہیں تنگ کرنے کے لیے تکلیف نہ پہنچاؤ، اگر وہ حاملہ ہوں تو وضع حمل تک انہیں خرچہ دیتے رہو پھر اگر تمہارے کہنے پر وہ دودھ پلائیں تو انہیں (اس کی) اجرت دے دیا کرو اور احسن طریقے سے باہم مشورہ کر لیا کرو اور (اجرت طے کرنے میں) اگر تمہیں آپس میں دشواری پیش آئے تو (ماں کی جگہ) کوئی اور عورت دودھ پلائے گی۔ ۷۔ وسعت والا اپنی وسعت کے مطابق خرچ کرے اور جس پر اس کے رزق میں تنگی کی گئی ہو اسے چاہیے کہ جتنا اللہ نے اسے دے رکھا ہے اس میں سے خرچ کرے، اللہ کسی کو اس سے زیادہ مکلف نہیں بناتا جتنا اسے دیا ہے، تنگدستی کے بعد عنقریب اللہ آسانی پیدا کر دے گا۔ ۸۔ اور ایسی کتنی بستیاں ہیں جنہوں نے اپنے پروردگار اور اس کے رسولوں کے حکم سے سرتابی کی تو ہم نے بھی ان سے سخت حساب لیا اور انہیں برے عذاب میں ڈال دیا۔ ۹۔ پھر انہوں نے اپنے اعمال کے وبال کا ذائقہ چکھ لیا اور ان کا انجام خسارے پر منتہی ہوا۔ ۱۰۔ ان کے لیے اللہ نے سخت عذاب تیار کر رکھا ہے، پس اے عقل مند ایماندارو! اللہ سے ڈرو، بے شک اللہ نے تمہاری طرف ایک ذکر نازل کیا ہے۔ ۱۱۔ ایک ایسا رسول جو تمہیں اللہ کی واضح آیات پڑھ کر سناتا ہے تاکہ وہ ایمان لانے والوں اور نیک اعمال بجالانے والوں کو تاریکیوں سے نکال کر روشنی کی طرف لے آئے اور جو اللہ پر ایمان لے آئے اور نیک عمل کرے اللہ اسے ایسی جنتوں میں داخل کرے گا جن کے

نیچے نہریں بہتی ہوں گی جن میں وہ ابد تک ہمیشہ رہیں گے، اللہ نے ایسے شخص کے لیے بہترین رزق دے رکھا ہے۔ ۱۲۔ وہی اللہ ہے جس نے سات آسمان بنائے اور انہی کی طرح زمین بھی، اس کا حکم ان کے درمیان اترتا ہے تاکہ تم جان لو کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے اور یہ کہ اللہ نے بلحاظ علم ہر چیز پر احاطہ کیا ہوا ہے۔

۶۶....التحریم

بنام خدائے رحمن ورحیم

۱۔ اے نبی! جو چیز اللہ نے آپ کے لیے حلال کر دی ہے اسے آپ حرام کیوں ٹھہراتے ہیں؟ آپ اپنی ازدواج کی مرضی چاہتے ہیں؟ اور اللہ بڑا بخشنے والا، رحم کرنے والا ہے۔ ۲۔ اللہ نے تمہارے لیے قسموں کے کھولنے کے واسطے (حکم) مقرر کیا ہے، اللہ ہی تمہارا مولا ہے اور وہی خوب جاننے والا، حکمت والا ہے۔ ۳۔ اور (یاد کرو) جب نبی نے اپنی بعض ازواج سے راز کی بات کہی تھی پس جب اس نے اس (راز) کو فاش کیا اور اللہ نے نبی کو اس سے آگاہ کیا تو اس سے نبی نے اس کا کچھ حصہ بتا دیا اور کچھ حصہ ٹال دیا پھر جب نبی نے اپنی زوجہ کو وہ بات بتا دی تو وہ کہنے لگی: آپ کو یہ کس نے بتایا؟ فرمایا: مجھے (خدائے) علیم و خبیر نے خبر دی ہے۔ ۴۔ اگر تم دونوں اللہ کے سامنے توبہ کر لو (تو بہتر ہے) کیونکہ تم دونوں کے دل ٹیڑھے ہو گئے ہیں اور اگر تم نبی کے خلاف ایک دوسرے کی پشت پناہی کرو گی تو اللہ یقینا اس کا مولا ہے اور جبرئیل اور صالح مومنین اور فرشتے بھی اس کے بعد ان کے پشت پناہ ہیں۔ ۵۔ اگر نبی تمہیں طلاق دے دیں تو بعید نہیں کہ اس کا رب تمہارے بدلے اسے تم سے بہتر بیویاں عطا فرما دے جو مسلمان، ایماندار اطاعت گزار، توبہ

کرنے والیاں، عبادت گزار اور روزہ رکھنے والیاں ہوں خواہ شوہر دیدہ ہوں یا کنواری۔ ٦۔ اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہوں گے، اس پر تند خو اور سخت مزاج فرشتے مقرر ہیں جو اللہ کے حکم کی نافرمانی نہیں کرتے اور جو حکم انہیں ملتا ہے اسے بجالاتے ہیں۔ ٧۔ اے کافرو! آج عذر پیش نہ کرو، جو عمل کرتے رہے ہو یقیناً تمہیں صرف اسی کا بدلہ دیا جائے گا۔ ٨۔ اے ایمان والو! اللہ کے آگے توبہ کرو خالص توبہ، بعید نہیں کہ اللہ تم سے تمہارے گناہ دور کر دے اور تمہیں ایسی جنتوں میں داخل کر دے جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی، اس دن اللہ نہ اپنے نبی کو رسوا کرے گا اور نہ ہی ان لوگوں کو جو اس کے ساتھ ایمان لائے ہیں، ان کا نور ان کے آگے اور ان کی دائیں طرف دوڑ رہا ہو گا اور وہ دعا کر رہے ہوں گے: ہمارے پروردگار! ہمارا نور ہمارے لیے پورا کر دے اور ہم سے در گزر فرما، بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے۔ ٩۔ اے نبی! کفار اور منافقین کے خلاف جہاد کیجیے اور ان پر سختی نہ کیجیے، ان کا ٹھکانا جہنم ہے اور وہ بدترین ٹھکانا ہے۔ ١٠۔ اللہ نے کفار کے لیے نوح کی بیوی اور لوط کی بیوی کی مثال پیش کی ہے، یہ دونوں ہمارے دو صالح بندوں کی زوجیت میں تھیں مگر ان دونوں نے اپنے شوہروں سے خیانت کی تو وہ اللہ کے مقابلے میں ان کے کچھ بھی کام نہ آئے اور انہیں حکم دیا گیا: تم دونوں داخل ہونے والوں کے ساتھ جہنم میں داخل ہو جاؤ۔ ١١۔ اور اللہ نے مومنین کے لیے فرعون کی بیوی کی مثال پیش کی ہے جب اس نے دعا کی: پروردگار! جنت میں میرے لیے اپنے پاس ایک گھر بنا اور مجھے فرعون اور اس کی حرکت سے بچا اور مجھے ظالموں سے نجات عطا فرما ۔ ١٢۔ اور مریم بنت عمران کو بھی (اللہ مثال کے طور پر پیش کرتا ہے) جس نے اپنی عصمت کی حفاظت کی تو ہم نے اس میں اپنی روح پھونک دی اور اس نے اپنے رب کے کلمات اور اس کی کتابوں کی تصدیق کی اور وہ فرمانبرداروں میں سے تھی۔

٦٧....الملک

بنام خدائے رحمن ورحیم

۱۔ بابرکت ہے وہ ذات جس کے قبضے میں بادشاہی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ ۲۔ اس نے موت اور زندگی کو پیدا کیا تاکہ تمہاری آزمائش کرے کہ تم میں سے عمل کے اعتبار سے کون بہتر ہے اور وہ بڑا غالب آنے والا، بخشنے والا ہے۔ ۳۔ اس نے سات آسمانوں کو ایک دوسرے کے اوپر بنایا، تو رحمن کی تخلیق میں کوئی بدنظمی نہیں دیکھے گا، ذرا پھر پلٹ کر دیکھو کیا تم کوئی خلل پاتے ہو؟ ۴۔ پھر پلٹ کر دوبارہ دیکھو تمہاری نگاہ عاجزانہ طور پر تھک کر لوٹ آئے گی۔ ۵۔ ہم نے قریب ترین آسمان کو (ستاروں کے) چراغوں سے آراستہ کیا اور انہیں شیطانوں کے مارنے کا ذریعہ بنایا اور ہم نے ان کے لیے دہکتی آگ کا عذاب تیار کر رکھا ہے، ٦۔ اور جنہوں نے اپنے پروردگار کا انکار کیا ہے ان کے لیے جہنم کا عذاب ہے اور وہ بدترین ٹھکانا ہے۔ ۷۔ جب وہ اس میں ڈالے جائیں گے تو اس کے بھڑکنے کی ہولناک آواز سنیں گے اور وہ جوش مار رہی ہوگی۔ ۸۔ قریب ہے کہ شدت غیظ سے پھٹ پڑے جب بھی اس میں کوئی گروہ ڈالا جائے گا اس سے جہنم کے کارندے پوچھیں گے: کیا تمہارے پاس کوئی تنبیہ کرنے والا نہیں آیا؟ ۹۔ وہ جواب دیں گے: ہاں تنبیہ کرنے والا ہمارے پاس آیا تھا مگر ہم نے (اسے) جھٹلا دیا اور ہم نے کہا: اللہ نے کچھ بھی نازل نہیں کیا ہے، تم لوگ بس ایک بڑی گمراہی میں مبتلا ہو۔ ۱۰۔ اور وہ کہیں گے: اگر ہم سنتے یا عقل سے کام لیتے تو ہم جہنمیوں میں نہ ہوتے۔ ۱۱۔ اس طرح وہ اپنے گناہ کا اعتراف کر لیں گے، پس اہل جہنم کے لیے رحمت خدا سے دوری ہے۔ ۱۲۔ جو لوگ غائبانہ اپنے پروردگار کا خوف کرتے ہیں یقیناً ان کے لیے مغفرت اور بڑا اجر ہے۔ ۱۳۔ اور تم لوگ اپنی باتوں کو چھپاؤ یا ظاہر کرو یقیناً وہ تو سینوں میں موجود رازوں سے خوب واقف ہے۔ ۱۴۔ کیا

پیدا کرنے والے کو علم نہیں حالانکہ وہ باریک بین، بڑا باخبر بھی ہے۔ ۱۵۔ وہی ہے جس نے تمہارے لیے زمین کو رام کیا پس اس کے دوش پر چلو اور اس کے رزق میں سے کھاؤ اور اسی کے پاس زندہ ہو کر جانا ہے۔ ۱۶۔ کیا تم اس بات سے بے خوف ہو کہ آسمان والا تمہیں زمین میں دھنسا دے اور زمین جھولنے لگ جائے؟ ۱۷۔ کیا تم اس بات سے بے خوف ہو کہ آسمان والا تم پر پتھر برسانے والی ہوا بھیج دے؟ پھر تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ میری تنبیہ کیسی تھی۔ ۱۸۔ اور بتحقیق ان سے پہلے لوگوں نے بھی تکذیب کی تھی تو دیکھ لو میرا عذاب کیسا تھا۔ ۱۹۔ کیا یہ لوگ اپنے اوپر پرواز کرنے والے پرندوں کو پھیلاتے ہوئے اور سمیٹتے ہوئے نہیں دیکھتے؟ رحمن کے سوا انہیں کوئی تھام نہیں سکتا، بتحقیق وہ ہر چیز پر خوب نگاہ رکھنے والا ہے۔ ۲۰۔ رحمن کے سوا تمہارا وہ کون سا لشکر ہے جو تمہاری مدد کر سکے؟ کفار تو بس دھوکے میں ہیں۔ ۲۱۔ اگر اللہ اپنی روزی روک دے تو کون ہے جو تمہیں رزق دے مگر یہ لوگ سرکشی اور نفرت پر اڑ گئے ہیں۔ ۲۲۔ کیا وہ شخص زیادہ ہدایت پر ہے جو اپنے منہ کے بل چلتا ہے یا وہ جو سیدھا سر اٹھائے راہ راست پر چلتا ہے؟ ۲۳۔ کہہ دیجئے: وہی تو ہے جس نے تمہیں پیدا کیا اور تمہارے لیے کان، آنکھیں اور دل بنائے مگر تم کم ہی شکر کرتے ہو۔ ۲۴۔ کہہ دیجئے: اللہ ہی تو ہے جس نے تمہیں زمین میں پھیلا دیا اور تم اسی کے روبرو جمع کیے جاؤ گے۔ ۲۵۔ اور وہ کہتے ہیں: اگر تم سچے ہو تو بتاؤ یہ وعدہ کب پورا ہو گا؟ ۲۶۔ کہہ دیجئے: علم تو صرف اللہ کے پاس ہے جب کہ میں تو صرف واضح تنبیہ کرنے والا ہوں۔ ۲۷۔ پھر جب وہ اس وعدے کو قریب پائیں گے تو کافروں کے چہرے بگڑ جائیں گے اور کہا جائے گا: یہی وہ چیز ہے جسے تم طلب کرتے تھے۔ ۲۸۔ کہہ دیجئے: مجھے بتلاؤ کہ اگر اللہ مجھے اور میرے ساتھیوں کو ہلاک کر دے یا ہم پر رحم کرے تو کافروں کو دردناک عذاب سے کون بچائے گا؟ ۲۹۔ کہہ دیجئے: وہی رحمن ہے جس پر ہم ایمان لا چکے ہیں اور اسی پر ہم نے بھروسا کیا ہے،

عنقریب تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ کون صریح گمراہی میں ہے۔ ۳۰۔ کہہ دیجئے: بتلاؤ کہ اگر تمہارا یہ پانی زمین میں جذب ہو جائے تو کون ہے جو تمہارے لیے آب رواں لے آئے؟

۶۸....القلم

بنام خدائے رحمن ورحیم

۱۔ نون، قسم ہے قلم کی اور اس کی جسے (لکھنے والے) لکھتے ہیں۔ ۲۔ آپ اپنے رب کے فضل سے دیوانے نہیں ہیں۔ ۳۔ اور یقینا آپ کے لیے بے انتہا اجر ہے۔ ۴۔ اور بے شک آپ اخلاق کے عظیم مرتبے پر فائز ہیں۔ ۵۔ پس عنقریب آپ دیکھ لیں گے اور وہ بھی دیکھ لیں گے، ۶۔ کہ تم میں سے کسے جنون عارض ہے۔ ۷۔ آپ کا رب یقینا انہیں خوب جانتا ہے جو راہ خدا سے بھٹکے ہوئے ہیں اور وہ ہدایت پانے والوں کو بھی خوب جانتا ہے۔ ۸۔ لہٰذا آپ تکذیب کرنے والوں کی بات نہ مانیں۔ ۹۔ وہ چاہتے ہیں اگر آپ ڈھیلے پڑ جائیں تو وہ بھی ڈھیلے پڑ جائیں۔ ۱۰۔ اور آپ کسی بھی زیادہ قسمیں کھانے والے، بے وقار شخص کے کہنے میں نہ آئیں۔ ۱۱۔ جو عیب جو، چغل خوری میں دوڑ دھوپ کرنے والا، ۱۲۔ بھلائی سے روکنے والا، حد سے تجاوز کرنے والا، بدکردار، ۱۳۔ بدخو اور ان سب باتوں کے ساتھ بدذات بھی ہے، ۱۴۔ اس بنا پر کہ وہ مال و اولاد کا مالک ہے۔ ۱۵۔ جب اسے ہماری آیات سنائی جاتی ہیں تو وہ کہتا ہے: یہ تو قصہ ہائے پارینہ ہیں۔ ۱۶۔ عنقریب ہم اس کی سونڈ داغیں گے۔ ۱۷۔ ہم نے انہیں اس طرح آزمایا تھا جب انہوں نے قسم کھائی تھی کہ وہ صبح سویرے اس (باغ) کا پھل توڑیں گے۔ ۱۸۔ اور وہ استثنا نہیں کر رہے تھے (انشاء اللہ نہیں کہا)۔ ۱۹۔ اور آپ کے

رب کی طرف سے گھومنے والی (بلا) گھوم گئی اور وہ سو رہے تھے۔ ۲۰۔ پس وہ کٹی ہوئی فصل کی طرح ہو گیا۔ ۲۱۔ صبح انہوں نے ایک دوسرے کو آوازیں دیں: ۲۲۔ اگر تمہیں پھل توڑنا ہے تو اپنی کھیتی کی طرف سویرے ہی چل پڑو۔ ۲۳۔ چنانچہ وہ چل پڑے اور آپس میں آہستہ آواز میں کہتے جاتے تھے، ۲۴۔ کہ یہاں تمہارے پاس آج قطعاً کوئی مسکین نہ آنے پائے۔ ۲۵۔ چنانچہ وہ خود کو (مسکینوں کے) روکنے پر قادر سمجھتے ہوئے سویرے پہنچ گئے۔ ۲۶۔ مگر جب انہوں نے باغ کو دیکھا تو کہا: ہم تو راستہ بھول گئے ہیں۔ ۲۷۔ (نہیں) بلکہ ہم محروم رہ گئے ہیں۔ ۲۸۔ ان میں جو سب سے زیادہ اعتدال پسند تھا کہنے لگا: کیا میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ تم تسبیح کیوں نہیں کرتے؟ ۲۹۔ وہ کہنے لگے: پاکیزہ ہے ہمارا پروردگار! ہم ہی قصوروار تھے۔ ۳۰۔ پھر وہ آپس میں ایک دوسرے کو ملامت کرنے لگے۔ ۳۱۔ کہنے لگے: ہائے ہماری شامت! ہم سرکش ہو گئے تھے۔ ۳۲۔ بعید نہیں کہ ہمارا رب ہمیں اس سے بہتر بدلہ دے، اب ہم اپنے رب ہی کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ ۳۳۔ عذاب ایسا ہی ہوتا ہے اور آخرت کا عذاب تو بہت بڑا ہے، کاش! یہ لوگ جان لیتے۔ ۳۴۔ پرہیزگاروں کے لیے ان کے رب کے پاس یقیناً نعمت بھری جنتیں ہیں۔ ۳۵۔ کیا ہم مسلمانوں کو مجرمین جیسا بنا دیں گے؟ ۳۶۔ تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ تم کیسے فیصلے کرتے ہو؟ ۳۷۔ کیا تمہارے پاس کوئی کتاب ہے جس میں تم پڑھتے ہو؟ ۳۸۔ اس میں وہی باتیں ہوں جنہیں تم پسند کرتے ہو، ۳۹۔ یا ہمارے ذمے تمہارے لیے قیامت تک کے لیے کوئی عہد و پیمان ہے کہ تمہیں وہی ملے گا جس کو تم مقرر کر دیتے ہو؟ ۴۰۔ آپ ان سے پوچھیں: ان میں سے کون اس کا ذمہ دار ہے؟ ۴۱۔ کیا ان کے شریک ہیں؟ پس اگر وہ سچے ہیں تو اپنے شریکوں کو لے آئیں۔ ۴۲۔ جس دن مشکل ترین لمحہ آئے گا اور انہیں سجدے کے لیے بلایا جائے گا تو یہ لوگ سجدہ نہ کر سکیں گے۔ ۴۳۔ ان کی نگاہیں نیچی ہوں گی اور ان پر ذلت چھائی ہوئی ہو گی حالانکہ انہیں

سجدے کے لیے اس وقت بھی بلایا جاتا تھا جب یہ لوگ سالم تھے۔ ۴۴۔ پس مجھے اس کلام کی تکذیب کرنے والوں سے نبٹنے دیں، ہم بتدریج انہیں گرفت میں لیں گے اس طرح کہ انہیں خبر ہی نہ ہو۔ ۴۵۔ اور میں انہیں ڈھیل دوں گا، میری تدبیر یقینا بہت مضبوط ہے۔ ۴۶۔ کیا آپ ان سے اجرت مانگتے ہیں جس کے تاوان تلے یہ لوگ دب جائیں؟ ۴۷۔ یا ان کے پاس غیب کا علم ہے جسے یہ لکھتے ہوں؟ ۴۸۔ پس اپنے رب کے حکم تک صبر کریں اور مچھلی والے (یونس) کی طرح نہ ہو جائیں جنہوں نے غم سے نڈھال ہو کر (اپنے رب کو) پکارا تھا۔ ۴۹۔ اگر ان کے رب کی رحمت انہیں سنبھال نہ لیتی تو وہ برے حال میں چٹیل میدان میں پھینک دیے جاتے۔ ۵۰۔ مگر اس کے رب نے اسے برگزیدہ فرمایا اور اسے صالحین میں شامل کر لیا۔ ۵۱۔ اور کفار جب اس ذکر (قرآن) کو سنتے ہیں تو قریب ہے کہ اپنی نظروں سے آپ کے قدم اکھاڑ دیں اور کہتے ہیں: یہ دیوانہ ضرور ہے۔ ۵۲۔ اور حالانکہ یہ (قرآن) عالمین کے لیے فقط نصیحت ہے۔

۶۹.... الحاقہ

بنام خدائے رحمن و رحیم

۱۔ حتمی وقوع پذیر۔ ۲۔ وہ حتمی وقوع پذیر کیا ہے؟ ۳۔ اور آپ کیا جانیں کہ وہ حتمی وقوع پذیر کیا ہے؟ ۴۔ ثمود اور عاد نے اس کھڑکا دینے والے واقعے کو جھٹلا دیا تھا۔ ۵۔ پھر ثمود کو تو اس طغیانی حادثے سے ہلاک کر دیا گیا۔ ۶۔ اور عاد کو ایک سرکش طوفانی آندھی سے ہلاک کر دیا گیا۔ ۷۔ جسے اس نے مسلسل سات راتوں اور آٹھ دنوں تک ان پر مسلط رکھا، پس آپ ان لوگوں کو وہاں دیکھیے اس طرح پڑے ہوئے گویا وہ کھجور

کے کھوکھلے تنے ہوں۔ ۸۔ کیا ان میں سے تجھے کوئی باقی ماندہ نظر آ رہا ہے؟ ۹۔ اور فرعون اور اس سے پہلے کے لوگ اور سرنگوں شدہ بستیوں نے بھی اسی غلطی کا ارتکاب کیا تھا۔ ۱۰۔ پھر انہوں نے اپنے رب کے رسول کی نافرمانی کی تو اللہ نے انہیں بڑی سختی کے ساتھ گرفت میں لے لیا۔ ۱۱۔ جب پانی میں طغیانی آئی تو ہم نے تمہیں کشتی میں سوار کیا۔ ۱۲۔ تاکہ ہم اسے تمہارے لیے یادگار بنا دیں اور سمجھدار کان ہی اسے محفوظ کر لیتا ہے. ۱۳۔ پس جب صور میں ایک دفعہ پھونک ماری جائے گی، ۱۴۔ اور زمین اور پہاڑ اٹھا لیے جائیں گے تو وہ ایک ہی چوٹ میں ریزہ ریزہ کر دیے جائیں گے، ۱۵۔ تو اس روز وقوع پذیر ہونے والا واقعہ پیش آ جائے گا۔ ۱۶۔ اور آسمان پھٹ جائے گا اور وہ اس روز ڈھیلا پڑ جائے گا، ۱۷۔ اور فرشتے اس کے کنارے پر ہوں گے اور اس دن آٹھ فرشتے آپ کے رب کا عرش ان سب کے اوپر اٹھائے ہوں گے۔ ۱۸۔ اس دن تم سب پیش کیے جاؤ گے اور تمہاری کوئی بات پوشیدہ نہ رہے گی۔ ۱۹۔ پس جس کا نامہ اعمال اس کے داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا تو وہ (دوسروں سے) کہے گا: لو میرا نامہ عمل پڑھو۔ ۲۰۔ مجھے تو یقین تھا کہ مجھے اپنے حساب کا سامنا کرنا ہو گا۔ ۲۱۔ پس وہ ایک دل پسند زندگی میں ہو گا، ۲۲۔ بلند و بالا جنت میں، ۲۳۔ جس کے میوے قریب (دسترس میں) ہوں گے۔ ۲۴۔ خوشگواری کے ساتھ کھاؤ اور پیو ان اعمال کے صلے میں جنہیں تم گزشتہ زمانے میں بجا لائے۔ ۲۵۔ اور جس کا نامہ اعمال اس کے بائیں ہاتھ میں دیا جائے وہ کہے گا: اے کاش! مجھے میرا نامہ اعمال نہ دیا جاتا۔ ۲۶۔ اور مجھے معلوم ہی نہ ہوتا کہ میرا حساب کیا ہے۔ ۲۷۔ کاش! موت میرا کام تمام کر دیتی۔ ۲۸۔ میرے مال نے مجھے نفع نہ دیا۔ ۲۹۔ میرا اقتدار نابود ہو گیا۔ ۳۰۔ (حکم آئے گا کہ) اسے پکڑ لو اور طوق پہناؤ، ۳۱۔ پھر اسے جہنم میں تپا دو، ۳۲۔ پھر ستر ہاتھ لمبی زنجیر میں اسے جکڑ لو۔ ۳۳۔ یقیناً یہ خدائے عظیم پر ایمان نہیں رکھتا تھا۔ ۳۴۔ اور نہ ہی مسکین کو کھانا کھلانے کی ترغیب دیتا تھا۔ ۳۵۔

لہٰذا آج یہاں اس کا کوئی دوست نہیں ہے۔ ۳۶۔ اور پیپ کے سوا اس کی کوئی غذا نہیں ہے، ۳۷۔ جسے خطاکاروں کے سوا کوئی نہیں کھاتا۔ ۳۸۔ پس مجھے قسم ہے ان چیزوں کی جو تم دیکھتے ہو، ۳۹۔ اور ان کی بھی جنہیں تم نہیں دیکھتے ہو ۴۰۔ یقیناً یہ ایک کریم رسول کا قول ہے، ۴۱۔ اور یہ کسی شاعر کا کلام نہیں ہے، تم کم ہی ایمان لاتے ہو۔ ۴۲۔ اور نہ ہی یہ کسی کاہن کا کلام ہے، تم کم ہی غور کرتے ہو۔ ۴۳۔ یہ رب العالمین کی طرف سے نازل کردہ ہے۔ ۴۴۔ اور اگر اس (نبی) نے کوئی تھوڑی بات بھی گھڑ کر ہماری طرف منسوب کی ہوتی، ۴۵۔ تم ہم اسے دائیں ہاتھ سے پکڑ لیتے، ۴۶۔ پھر اس کی شہ رگ کاٹ دیتے۔ ۴۷۔ پھر تم میں سے کوئی مجھے اس سے روکنے والا نہ ہوتا۔ ۴۸۔ اور پرہیزگاروں کے لیے یقیناً یہ ایک نصیحت ہے۔ ۴۹۔ اور ہم جانتے ہیں کہ تمہارے درمیان کچھ لوگ تکذیب کرنے والے ہیں۔ ۵۰۔ یہ (تکذیب) کفار کے لیے یقیناً (باعث) حسرت ہے۔ ۵۱۔ اور یہ سراسر حق پر مبنی قطعی ہے۔ ۵۲۔ پس آپ اپنے عظیم رب کے نام کی تسبیح کریں۔

۷۰....المعارج

بنام خدائے رحمن ورحیم

۱۔ ایک سوال کرنے والے نے عذاب کا سوال کیا جو واقع ہونے ہی والا ہے۔ ۲۔ کفار کے لیے اسے کوئی ٹالنے والا نہیں ہے، ۳۔ عروج کے مالک اللہ کی طرف سے ہے۔ ۴۔ ملائکہ اور روح اس کی طرف اوپر چڑھتے ہیں ایک ایسے دن میں جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہے۔ ۵۔ پس آپ صبر کریں، بہترین صبر۔ ۶۔

یہ لوگ یقیناً اس (عذاب) کو دور خیال کرتے ہیں، ۷ ۔ اور ہم اسے قریب دیکھ رہے ہیں۔ ۸۔ اس دن آسمان پگھلی ہوئی دھات کی مانند ہو جائے گا، ۹۔ اور پہاڑ رنگین اون کی طرح ہو جائیں گے ۱۰۔ اور کوئی دوست کسی دوست کو نہیں پوچھے گا، ۱۱۔ حالانکہ وہ انہیں دکھائے جائیں گے، مجرم چاہے گا کہ اس دن کے عذاب سے بچنے کے لیے اپنے بیٹوں کو فدیہ میں دے دے، ۱۲۔ اور اپنی زوجہ اور اپنے بھائی کو بھی، ۱۳۔ اور اپنے اس خاندان کو جو اسے پناہ دیتا تھا، ۱۴۔ اور روئے زمین پر بسنے والے سب کو (تاکہ) پھر اپنے آپ کو نجات دلائے۔ ۱۵۔ ایسا ہرگز نہ ہو گا کیونکہ وہ تو بھڑکتی ہوئی آگ ہے، ۱۶۔ جو منہ اور سر کی کھال ادھیڑنے والی ہے۔ ۱۷۔ یہ آتش ہر پیٹھ پھیرنے والے اور منہ موڑنے والے کو پکارے گی، ۱۸۔ اور اسے (بھی) جس نے مال جمع کیا اور بند رکھا۔ ۱۹۔ انسان یقیناً کم حوصلہ خلق ہوا ہے۔ ۲۰۔ جب اسے تکلیف پہنچتی ہے تو گھبرا اٹھتا ہے، ۲۱۔ اور جب اسے آسائش حاصل ہوتی ہے تو بخل کرنے لگتا ہے، ۲۲۔ سوائے نماز گزاروں کے، ۲۳۔ جو اپنی نماز کی ہمیشہ پابندی کرتے ہیں، ۲۴۔ اور جن کے اموال میں معین حق ہے، ۲۵۔ سائل اور محروم کے لیے، ۲۶۔ اور جو روز جزا کی تصدیق کرتے ہیں، ۲۷۔ اور جو اپنے رب کے عذاب سے ڈرتے ہیں۔ ۲۸۔ بتحقیق ان کے پروردگار کا عذاب بے خوف ہونے کی چیز نہیں ہے۔ ۲۹۔ اور جو لوگ اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں، ۳۰۔ مگر اپنی بیویوں اور لونڈیوں سے پس ان پر کوئی ملامت نہیں ہے۔ ۳۱۔ جو لوگ اس کے علاوہ کی خواہش کریں وہ حد سے تجاوز کرنے والے ہیں، ۳۲۔ اور جو اپنی امانتوں اور اپنے عہد کا پاس رکھتے ہیں، ۳۳۔ اور جو اپنی گواہیوں پر قائم رہتے ہیں، ۳۴۔ اور جو اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں، ۳۵۔ جنتوں میں یہی لوگ محترم ہوں گے۔ ۳۶۔ پھر ان کفار کو کیا ہو گیا ہے کہ آپ کی طرف دوڑے چلے آتے ہیں، ۳۷۔ دائیں طرف سے اور بائیں طرف سے گروہ در گروہ ہو کر، ۳۸۔ کیا ان میں سے ہر شخص یہ آرزو

رکھتا ہے کہ اسے نعمت بھری جنت میں داخل کیا جائے؟ ۳۹۔ ہرگز نہیں! ہم نے انہیں اس چیز سے پیدا کیا ہے جسے وہ جانتے ہیں۔ ۴۰۔ پس میں مشرقوں اور مغربوں کے مالک کی قسم کھاتا ہوں کہ ہم قادر ہیں۔ ۴۱۔ (اس بات پر) کہ ان کی جگہ ان سے بہتر لوگوں کو لے آئیں اور ہم عاجز نہیں ہیں۔ ۴۲۔ پس آپ انہیں بیہودگی اور کھیل میں چھوڑ دیں یہاں تک کہ وہ اس دن کا سامنا کریں جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے۔ ۴۳۔ جس دن وہ قبروں سے دوڑتے ہوئے نکلیں گے گویا وہ کسی نشانی کی طرف بھاگ رہے ہوں۔ ۴۴۔ ان کی آنکھیں جھک رہی ہوں گی اور ان پر ذلت چھائی ہوئی ہو گی، یہ وہی دن ہے جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا تھا۔

۷۱....نوح

بنام خدائے رحمن ورحیم

۱۔ ہم نے نوح کو ان کی قوم کی طرف بھیجا کہ اپنی قوم کی تنبیہ کریں قبل اس کے کہ ان پر دردناک عذاب آ جائے ۲۔ انہوں نے کہا: اے میری قوم! میں تمہیں واضح طور پر تنبیہ کرنے والا ہوں، ۳۔ کہ اللہ بندگی کرو اور اس سے ڈرو اور میری اطاعت کرو کہ، ۴۔ وہ تمہارے گناہوں کو بخش دے گا اور ایک مقرر وقت تک تمہیں مہلت دے گا، اللہ کا مقرر کردہ وقت جب آجاتا ہے تو مؤخر نہیں ہوتا، کاش! تم جانتے ہوتے۔ ۵۔ نوح نے کہا: پروردگار! میں اپنی قوم کو رات دن دعوت دیتا رہا، ۶۔ لیکن میری دعوت نے ان کے گریز میں اضافہ ہی کیا، ۷۔ اور میں نے جب بھی انہیں بلایا تاکہ تو ان کی مغفرت کرے تو انہوں نے اپنے کانوں میں اپنی انگلیاں ٹھونس لیں اور اپنے کپڑوں سے (منہ) ڈھانک لیے اور اڑ گئے اور بڑا تکبر کیا۔ ۸۔ پھر میں نے

انہیں بلند آواز سے بلایا۔ ۹۔ پھر میں نے انہیں اعلانیہ طور پر اور نہایت خفیہ طور پر بھی دعوت دی، ۱۰۔ اور کہا: اپنے پروردگار سے معافی مانگو، وہ یقیناً بڑا معاف کرنے والا ہے۔ ۱۱۔ وہ تم پر آسمان سے بارش برسائے گا، ۱۲۔ وہ اموال اور اولاد کے ذریعے تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے لیے باغات بنائے گا اور تمہارے لیے نہریں بنائے گا۔ ۱۳۔ تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اللہ کی عظمت کا عقیدہ نہیں رکھتے؟ ۱۴۔ حالانکہ اس نے تمہیں طرح طرح سے خلق کیا۔ ۱۵۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے سات آسمانوں کو یکے بعد دیگرے کس طرح خلق کیا؟ ۱۶۔ اور ان میں چاند کو نور اور سورج کو چراغ بنایا؟ ۱۷۔ اور اللہ نے تمہیں زمین سے خوب اگایا ہے۔ ۱۸۔ پھر تمہیں اسی میں لوٹا دے گا اور تمہیں باہر نکالے گا۔ ۱۹۔ اور اللہ نے زمین کو تمہارے لیے فرش بنایا، ۲۰۔ تاکہ تم اس کے کشادہ راستوں پر چلو۔ ۲۱۔ نوح نے کہا: پروردگارا! انہوں نے میری نافرمانی کی اور ان لوگوں کی پیروی کی جن کے مال اور اولاد نے ان کے نقصان میں اضافہ ہی کیا۔ ۲۲۔ اور ان لوگوں نے بڑی عیاری سے فریب کاری کی، ۲۳۔ اور کہنے لگے: اپنے معبودوں کو ہرگز نہ چھوڑنا اور ود، سواع، یغوث، یعوق اور نسر کو نہ چھوڑنا۔ ۲۴۔ اور (اس طرح) انہوں نے بہت سوں کو گمراہ کیا اور (پروردگار) تو نے بھی ان ظالموں کی گمراہی میں اضافہ ہی کیا۔ ۲۵۔ وہ لوگ اپنی خطاؤں کی وجہ سے غرق کر دیے گئے اور آگ میں داخل کیے گئے، پس انہوں نے اللہ کے سوا کسی کو اپنا مددگار نہیں پایا۔ ۲۶۔ اور نوح نے کہا: پروردگارا! روئے زمین پر بسنے والے کفار میں سے ایک کو بھی باقی نہ چھوڑ۔ ۲۷۔ اگر تو انہیں چھوڑ دے گا تو وہ یقیناً تیرے بندوں کو گمراہ کریں گے اور یہ لوگ صرف بدکار کافر اولاد ہی پیدا کریں گے۔ ۲۸۔ پروردگارا! مجھے اور میرے والدین کو اور جو ایمان کی حالت میں میرے گھر میں داخل ہو اور تمام مومن مردوں اور عورتوں کو معاف فرما اور کافروں کی ہلاکت میں مزید اضافہ فرما۔

۷۲....الجن

بنام خدائے رحمن ورحیم

۱۔ کہہ دیجئے: میری طرف وحی کی گئی ہے کہ جنات کی ایک جماعت نے (قرآن) سنا اور کہا: ہم نے ایک عجیب قرآن سنا ہے ۲۔ جو راہ راست کی طرف ہدایت کرتا ہے اس لیے ہم اس پر ایمان لے آئے ہیں اور اب ہم کسی کو ہرگز اپنے رب کا شریک نہیں بنائیں گے۔ ۳۔ اور یہ کہ ہمارے پروردگار کی شان بلند ہے اس نے نہ کسی کو زوجہ بنایا اور نہ اولاد، ۴۔ اور یہ کہ ہمارے کم عقل لوگ اللہ کے بارے میں خلاف حق باتیں کرتے ہیں۔ ۵۔ اور یہ کہ ہمارا خیال تھا کہ انسان اور جن کبھی بھی اللہ کے بارے میں جھوٹ نہیں بول سکتے۔ ۶۔ اور یہ کہ بعض انسان بعض جنات سے پناہ طلب کیا کرتے تھے جس سے جنات کی سرکشی مزید بڑھ گئی، ۷۔ اور یہ کہ انسانوں نے بھی تم جنات کی طرح گمان کر لیا تھا کہ اللہ کسی کو دوبارہ نہیں اٹھائے گا۔ ۸۔ اور یہ کہ ہم نے آسمان کو ٹٹولا تو اسے سخت پہرے داروں اور شہابوں سے بھرا ہوا پایا۔ ۹۔ اور یہ کہ پہلے ہم سننے کے لیے آسمان کے مقامات میں بیٹھا کرتے تھے، اب اگر کوئی سننا چاہتا ہے تو وہ اپنی کمین میں ایک شہاب ثاقب کو پاتا ہے۔ ۱۰۔ اور یہ کہ ہمیں نہیں معلوم کہ (اس سے) اہل زمین کے ساتھ کسی برائی کا ارادہ کیا گیا ہے یا ان کے رب نے ان کے لیے بھلائی کا ارادہ کیا ہے۔ ۱۱۔ اور یہ کہ ہم میں سے کچھ لوگ صالح ہیں اور کچھ ہم میں دوسری طرح کے ہیں اور ہم مختلف مذاہب میں بٹے ہوئے ہیں۔ ۱۲۔ اور یہ کہ ہم نے یقین کر لیا ہے کہ ہم زمین میں اللہ کو عاجز نہیں کر سکتے اور نہ بھاگ کر اس کو ہرا سکتے ہیں۔ ۱۳۔ اور یہ کہ جب ہم نے ہدایت (کی بات) سنی تو ہم اس پر ایمان لے آئے، پس جو شخص بھی اپنے رب پر ایمان لاتا ہے اسے نہ تو نقصان کا خوف ہے اور نہ ظلم کا۔ ۱۴۔ اور یہ کہ ہم میں سے کچھ مسلمان ہیں اور کچھ ہم میں منحرف ہیں، پس جنہوں نے

اسلام اختیار کیا انہوں نے راہ راست اختیار کی۔ ۱۵۔ اور جو منحرف ہو گئے وہ جہنم کا ایندھن بن گئے۔ ۱۶۔ اور (انہیں یہ بھی سمجھا دیں کہ) اگر یہ لوگ اسی راہ پر ثابت قدم رہتے تو ہم انہیں وافر پانی سے سیر اب کرتے، ۱۷۔ تاکہ اس میں ہم ان کی آزمائش کریں اور جو شخص اپنے پروردگار کے ذکر سے منہ پھیرے گا وہ اسے سخت عذاب میں مبتلا کرے گا۔ ۱۸۔ اور یہ کہ مساجد اللہ کے لیے ہیں، لہٰذا اللہ کے ساتھ کسی کو نہ پکارو۔ ۱۹۔ اور یہ کہ جب اللہ کا بندہ اسے پکارنے کے لیے کھڑا ہوا تو قریب تھا کہ ہجوم اس پر ٹوٹ پڑے۔ ۲۰۔ کہہ دیجئے: میں تو صرف اپنے رب کو پکارتا ہوں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا۔ ۲۱۔ کہہ دیجئے: میں تمہارے لیے نہ کسی نقصان کا اختیار رکھتا ہوں اور نہ کسی نفع کا۔ ۲۲۔ کہہ دیجئے: مجھے اللہ سے کوئی ہرگز نہیں بچا سکتا اور نہ ہرگز اس کے سوا کوئی جائے پناہ پا سکوں گا۔ ۲۳۔ (میرا کام تو) صرف اللہ کی بات اور اس کے پیغامات کا پہنچانا ہے اور جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرتا ہے اس کے لیے جہنم کی آگ ہے جس میں وہ ابد تک ہمیشہ رہیں گے۔ ۲۴۔ (وہ ایمان نہیں لائیں گے) یہاں تک کہ وہ اسے دیکھ لیں گے جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے تو انہیں معلوم ہو جائے گا کہ کس کا مددگار کمزور ہے اور کس کی جماعت قلت میں ہے۔ ۲۵۔ کہہ دیجئے: میں نہیں جانتا کہ جس کا وعدہ تم سے کیا جاتا ہے وہ قریب ہے یا میرا رب اس کے لیے لمبی مدت مقرر فرماتا ہے۔ ۲۶۔ وہ غیب کا جاننے والا ہے اور اپنے غیب کسی پر ظاہر نہیں کرتا۔ ۲۷۔ سوائے اس رسول کے جسے اس نے برگزیدہ کیا ہو، وہ اس کے آگے اور پیچھے یقیناً نگہبان مقرر کر دیتا ہے۔ ۲۸۔ تاکہ اسے علم ہو جائے کہ انہوں نے اپنے رب کے پیغامات پہنچائے ہیں اور جو کچھ ان کے پاس ہے اس پر اللہ نے احاطہ کر رکھا ہے اور اس نے ہر چیز کو شمار کر رکھا ہے۔

۷۳....المزمل

بنام خدائے رحمن الرحیم

۱۔ اے کپڑوں میں لپٹنے والے! ۲۔ رات کو اٹھا کیجیے مگر کم، ۳۔ آدھی رات یا اس سے کچھ کم کر لیجیے، ۴۔ یا اس پر کچھ بڑھا دیجئے اور قرآن کو ٹھہر ٹھہر پڑھا کیجیے۔ ۵۔ عنقریب آپ پر ہم ایک بھاری حکم (کا بوجھ) ڈالنے والے ہیں۔ ۶۔ رات کا اٹھنا ثبات قدم کے اعتبار سے زیادہ محکم اور سنجیدہ کلام کے اعتبار سے زیادہ موزوں ہے۔ ۷۔ دن میں تو آپ کے لیے بہت سی مصروفیات ہیں۔ ۸۔ اور اپنے رب کے نام کا ذکر کیجیے اور سب سے بے نیاز ہو کر صرف اسی کی طرف متوجہ ہو جائیے۔ ۹۔ وہ مشرق اور مغرب کا رب ہے، اس کے علاوہ کوئی معبود نہیں لہٰذا اسی کو اپنا ضامن بنا لیجیے۔ ۱۰۔ اور جو کچھ یہ لوگ کہ رہے ہیں اس پر صبر کیجیے اور شائستہ انداز میں ان سے دوری اختیار کیجیے۔ ۱۱۔ ان جھٹلانے والوں اور نعمتوں پر ناز کرنے والوں کو مجھ پر چھوڑ دیجیے اور انہیں تھوڑی مہلت دے دیجیے۔ ۱۲۔ یقینا ہمارے پاس (ان کے لیے) بیڑیاں ہیں اور ایک سلگتی آگ ہے۔ ۱۳۔ اور حلق میں پھنسنے والا کھانا ہے اور دردناک عذاب ہے۔ ۱۴۔ جس دن زمین اور پہاڑ کانپنے لگیں گے اور پہاڑ بہتی ریت کی مانند ہو جائیں گے۔ ۱۵۔ (اے لوگو) ہم نے تمہاری طرف ایک رسول تم پر گواہ بنا کر بھیجا ہے جس طرح ہم نے فرعون کی طرف ایک رسول بھیجا تھا۔ ۱۶۔ پھر فرعون نے اس رسول کی نافرمانی کی تو ہم نے اسے سختی سے گرفت میں لے لیا۔ ۱۷۔ اگر تم نے انکار کیا تو اس دن سے کیسے بچو گے جو بچوں کو بوڑھا بنا دے گا؟ ۱۸۔ اور (اس دن) آسمان اس سے پھٹ جائے گا، اللہ کا وعدہ پورا ہو کر رہے گا۔ ۱۹۔ یہ ایک نصیحت ہے، پس جو چاہے اپنے رب کی طرف جانے کا راستہ اختیار کر لے۔ ۲۰۔ آپ کا پرودگار جانتا ہے کہ آپ ایک تہائی رات (تہجد کے لیے) کھڑے رہتے ہیں اور آپ کے ساتھ ایک جماعت

بھی (کھڑی رہتی ہے) اور اللہ رات اور دن کا اندازہ رکھتا ہے، اسے علم ہے کہ تم احاطہ نہیں کر سکتے ہو پس اللہ نے تم پر مہربانی کی لہٰذا تم جتنا آسانی سے قرآن پڑھ سکتے ہو پڑھ لیا کرو، اسے علم ہے کہ عنقریب تم میں سے کچھ لوگ مریض ہوں گے اور کچھ لوگ زمین میں اللہ کے فضل (روزی) کی تلاش میں سفر کرتے ہیں اور کچھ راہ خدا میں لڑتے ہیں، لہٰذا آسانی جتنا قرآن پڑھ سکتے ہو پڑھ لیا کرو اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور اللہ کو قرض حسنہ دو اور جو نیکی تم اپنے لیے آگے بھیجو گے اسے اللہ کے ہاں بہتر اور ثواب میں عظیم تر پاؤ گے اور اللہ سے مغفرت طلب کرو، اللہ یقینا بڑا بخشنے والا، رحیم ہے۔

۷۴....المدثر

بنام خدائے رحمن و رحیم

۱۔ اے چادر اوڑھنے والے، ۲۔ اٹھیے اور تنبیہ کیجیے، ۳۔ اور اپنے رب کی کبریائی کا اعلان کیجیے ۴۔ اور اپنے لباس کو پاک رکھیے ۵۔ اور ناپاکی سے دور رہیے ۶۔ اور احسان نہ جتلا کہ (اپنے عمل کو) بہت سمجھنے لگ جائیں ۷۔ اور اپنے رب کی خاطر صبر کیجیے، ۸۔ اور جب صور میں پھونک ماری جائے گی، ۹۔ تو وہ دن ایک مشکل دن ہو گا۔ ۱۰۔ وہ کفار پر آسان نہ ہو گا۔ ۱۱۔ مجھے اور اس شخص کو (نبٹنے کے لیے) چھوڑ دو جسے میں نے اکیلا پیدا کیا، ۱۲۔ اور میں نے اس کے لیے بہت سامال دیا، ۱۳۔ اور حاضر رہنے والے بیٹے بھی، ۱۴۔ اور میں نے اس کے لیے (آسائش کی) راہ ہموار کر دی، ۱۵۔ پھر وہ طمع کرنے لگتا ہے کہ میں اور زیادہ دوں۔ ۱۶۔ ہرگز نہیں! وہ یقینا ہماری آیات سے عناد رکھنے والا ہے۔ ۱۷۔ میں اسے کٹھن چڑھائی چڑھنے پر مجبور کروں گا۔

۱۸۔اس نے یقیناً کچھ سوچا اسے (کچھ) سوجھا.۱۹۔پس اس پر اللہ کی مار، اسے کیا سوجھی؟۲۰۔پھر اس پر اللہ کی مار ہو، اسے کیا سوجھی؟ ۲۱۔پھر اس نے نظر دوڑائی، ۲۲۔پھر تیوری چڑھائی اور منہ بگاڑ لیا، ۲۳۔پھر پلٹا اور تکبر کیا، ۲۴۔پھر کہنے لگا: یہ جادو کے سوا کچھ نہیں ہے جو منقول ہو کر آیا۔۲۵۔یہ تو صرف بشر کا کلام ہے۔۲۶۔عنقریب میں اسے آگ (سقر) میں جھلسادوں گا۔۲۷۔اور آپ کیا سمجھیں سقر کیا ہے؟۲۸۔وہ نہ باقی رکھتی ہے نہ چھوڑتی ہے۔۲۹۔آدمی کی کھال جھلسا دینے والی ہے۔۳۰۔اس پر انیس (فرشتے) موکل ہیں۔۳۱۔اور ہم نے جہنم کا عملہ صرف فرشتوں کو قرار دیا اور ان کی تعداد کو کفار کے لیے آزمائش بنایا تاکہ اہل کتاب کو یقین آ جائے اور ایمان لانے والوں کے ایمان میں اضافہ ہو جائے اور اہل کتاب اور مومنین شک نہ رہیں اور جن کے دلوں میں بیماری ہے نیز کفار یہی کہیں: اس بیان سے اللہ کا کیا مقصد ہو سکتا ہے؟ اس طرح اللہ جسے چاہے گمراہ کر دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے اور تیرے رب کے لشکروں کو خود اس کے سوا کوئی نہیں جانتا اور (جہنم کا ذکر) انسانوں کے لیے ایک نصیحت ہے۔۳۲۔(ایسا) ہرگز نہیں! (جیسا تم سوچتے ہو) قسم ہے چاند کی، ۳۳۔اور رات کی جب وہ پلٹنے لگتی ہے، ۳۴۔اور صبح کی جب وہ روشن ہو جاتی ہے، ۳۵۔بلاشبہ یہ (آگ) بڑی آفتوں میں سے ایک ہے۔۳۶۔(اس میں) انسانوں کے لیے تنبیہ ہے، ۳۷۔تم میں سے ہر اس شخص کے لیے جو آگے بڑھنا یا پیچھے رہ جانا چاہے۔۳۸۔ہر شخص اپنے عمل کا گروی ہے۔۳۹۔سوائے دائیں والوں کے، ۴۰۔جو جنتوں میں پوچھ رہے ہوں گے، ۴۱۔مجرمین سے۔ ۴۲۔کس چیز نے تمہیں جہنم میں پہنچایا؟ ۴۳۔وہ کہیں گے: ہم نماز گزاروں میں سے نہ تھے، ۴۴۔اور ہم مسکین کو کھلاتے نہیں تھے، ۴۵۔اور ہم بیہودہ بکنے والوں کے ساتھ بیہودہ گوئی کرتے تھے، ۴۶۔اور ہم روز جزا کو جھٹلاتے تھے۔۴۷۔یہاں تک کہ ہمیں موت آ گئی۔۴۸۔اب سفارش کرنے والوں کی سفارش انہیں کچھ

فائدہ نہ دے گی۔ ۴۹۔ انہیں کیا ہو گیا ہے کہ نصیحت سے منہ موڑ رہے ہیں؟ ۵۰۔ گویا وہ بدکے ہوئے گدھے ہیں، ۵۱۔ جو شیر سے (ڈر کر) بھاگے ہوں۔ ۵۲۔ بلکہ ان میں سے ہر شخص یہ چاہتا ہے کہ (اس کے پاس) کھلی ہوئی کتابیں آ جائیں .۵۳۔ ہر گز نہیں! بلکہ انہیں آخرت کا خوف ہی نہیں ہے۔ ۵۴۔ ہر گز نہیں! یہ تو یقیناً ایک نصیحت ہے۔ ۵۵۔ پس جو چاہے اسے یاد رکھے۔ ۵۶۔ وہ یاد اس وقت رکھیں گے جب اللہ چاہے گا، وہی اس لائق ہے کہ اس سے خوف کیا جائے اور وہی بخشنے کا اہل ہے۔

۷۵....القیامہ

بنام خدائے رحمن ورحیم

۱۔ قسم کھاتا ہوں روز قیامت کی۔ ۲۔ قسم کھاتا ہوں ملامت کرنے والے نفس (زندہ ضمیر) کی، ۳۔ کیا انسان یہ خیال کرتا ہے کہ ہم اس کی ہڈیوں کو جمع نہیں کریں گے؟ ۴۔ ہاں! (ضرور کریں گے) ہم تو اس کی انگلیوں کی پور بنانے پر بھی قادر ہیں۔ ۵۔ بلکہ انسان چاہتا ہے کہ آگے بھی برائی کرتا جائے۔ ۶۔ وہ پوچھتا ہے: قیامت کا دن کب آئے گا. ۷۔ پس جب آنکھیں پتھرا جائیں گی، ۸۔ اور چاند بے نور ہو جائے گا، ۹۔ اور سورج اور چاند ملا دیئے جائیں گے، ۱۰۔ تو انسان اس دن کہے گا: بھاگ کر کہاں جاؤں؟ ۱۱۔ نہیں! اب کوئی پناہ گاہ نہیں۔ ۱۲۔ اس روز ٹھکانا تو صرف تیرے رب کے پاس ہو گا۔ ۱۳۔ اس دن انسان کو وہ سب کچھ بتا دیا جائے گا جو وہ آگے بھیج چکا یا پیچھے چھوڑ آیا ہو گا۔ ۱۴۔ بلکہ انسان اپنے آپ سے خوب آگاہ ہے، ۱۵۔ اور خواہ وہ اپنی معذرتیں پیش کرے۔ ۱۶۔ (اے نبی) آپ وحی کو جلدی (حفظ) کرنے کے لیے اپنی زبان کو حرکت

نہ دیں.۱۷۔ اس کا جمع کرنا اور پڑھوانا یقیناً ہمارے ذمے ہے۔۱۸۔ پس جب ہم اسے پڑھ چکیں تو پھر آپ (بھی) اسی طرح پڑھا کریں۔۱۹۔ پھر اس کی وضاحت ہمارے ذمے ہے ۲۰۔ (کیا یہ انکار اس لیے ہے کہ قیامت ناقابل فہم ہے؟) ہرگز نہیں! یہ اس لیے ہے کہ تم دنیا کو پسند کرتے ہو، ۲۱۔ اور آخرت کو چھوڑ دیتے ہو۔ ۲۲۔ بہت سے چہرے اس روز شاداب ہوں گے، ۲۳۔ وہ اپنے رب (کی رحمت) کی طرف دیکھ رہے ہوں گے۔ ۲۴۔ اور بہت سے چہرے اس دن بگڑے ہوئے ہوں گے، ۲۵۔ جو گمان کریں گے کہ ان کے ساتھ کمر توڑ معاملہ ہونے والا ہے۔ ۲۶۔ (کیا تم اس دنیا میں ہمیشہ رہو گے؟) ہرگز نہیں! جب جان حلق تک پہنچ جائے گی، ۲۷۔ اور کہا جائے گا: کون ہے (بچانے والا) معالج؟ ۲۸۔ اور وہ سمجھ جائے گا کہ اس کی جدائی کا لمحہ آگیا ہے، ۲۹۔ اور پنڈلی سے پنڈلی لپٹ جائے گی، ۳۰۔ تو وہ آپ کے رب کی طرف چلنے کا دن ہو گا۔ ۳۱۔ پس اس نے نہ تصدیق کی اور نہ نماز پڑھی ۳۲۔ بلکہ تکذیب کی اور روگردانی کی۔ ۳۳۔ پھر اکڑتا ہوا اپنے گھر والوں کی طرف چل دیا۔ ۳۴۔ تیرے لیے تباہی پر تباہی ہے۔ ۳۵۔ پھر تیرے لیے تباہی پر تباہی ہے۔ ۳۶۔ کیا انسان یہ خیال کرتا ہے کہ اسے یونہی چھوڑ دیا جائے گا؟ ۳۷۔ کیا وہ (رحم میں) ٹپکائے جانے والا منی کا ایک نطفہ نہ تھا؟ ۳۸۔ پھر لوتھڑا بنا پھر (اللہ نے) اسے خلق کیا پھر اسے معتدل بنایا۔ ۳۹۔ پھر اس سے مرد اور عورت کا جوڑا بنایا۔ ۴۰۔ کیا اس ذات کو یہ قدرت حاصل نہیں کہ مرنے والوں کو زندہ کرے؟

۷۶....الدہر

بنام خدائے رحمن ورحیم

ا۔ کیازمانے میں انسان پر ایساوقت آیاہے جب وہ کوئی قابل ذکر چیز نہ تھا؟ ۲۔ ہم انسان کو ایک مخلوط نطفے سے پیدا کیا کہ اسے آزمائیں، پس ہم نے اسے سننے والا، دیکھنے والا بنایا۔ ۳۔ ہم نے اسے راستے کی ہدایت کر دی خواہ شکر گزار بنے اور خواہ ناشکرا۔ ۴۔ ہم نے کفار کے لیے زنجیریں اور طوق اور بھڑکتی ہوئی آگ تیار کر رکھی ہے۔ ۵۔ نیکی کے مرتبے پر فائز لوگ ایسا مشروب پئیں گے جس میں کافور کی آمیزش ہو گی. ۶۔ یہ ایسا چشمہ ہے جس سے اللہ کے بندے پئیں گے اور خود اسے (جیسے چاہیں) جاری کر دیں گے۔ ۷۔ جو نذر پوری کرتے ہیں اور اس دن سے ڈرتے ہیں جس کی برائی ہر طرف پھیلی ہوئی ہو گی۔ ۸۔ اور اپنی خواہش کے باوجود مسکین، یتیم اور اسیر کو کھانا کھلاتے ہیں۔ ۹۔ (وہ ان سے کہتے ہیں) ہم تمہیں صرف اللہ (کی رضا) کے لیے کھلا رہے ہیں، ہم تم سے نہ تو کوئی معاوضہ چاہتے ہیں اور نہ ہی شکر گزاری۔ ۱۰۔ ہمیں تو اپنے رب سے اس دن کا خوف ہے جو شدید بد منظر ہو گا۔ ۱۱۔ پس اللہ انہیں اس دن کے شر سے محفوظ رکھے گا اور انہیں شادابی اور مسرت عنایت فرمائے گا۔ ۱۲۔ اور ان کے صبر کے عوض انہیں جنت اور ریشمی لباس عنایت فرمائے گا۔ ۱۳۔ وہ اس (جنت) میں مسندوں پر تکیے لگائے بیٹھے ہوں گے جس میں نہ دھوپ کی گرمی دیکھنے کا اتفاق ہو گا اور نہ سردی کی شدت۔ ۱۴۔ اور درخت ان پر سایہ فگن ہوں گے اور میوں کے لچھے ان کی دسترس میں ہوں گے۔ ۱۵۔ اور ان کے لیے چاندی کے برتنوں اور بلوریں پیالوں کے دور چلیں گے۔ ۱۶۔ شیشے بھی چاندی کے ہوں گے جنہیں (ساقی نے) ایک مناسب مقدار میں بھرا ہو گا۔ ۱۷۔ اور وہاں انہیں ایک ایسا جام پلایا جائے گا جس میں زنجبیل (سونٹھ) کی آمیزش ہو گی۔ ۱۸۔ جنت میں ایک ایسے چشمے سے جسے

سلسبیل کہا جاتا ہے۔ ۱۹۔ اور (خدمت کے لیے) ان کے گرد ایسے لڑکے پھر رہے ہوں گے جو ہمیشہ رہنے والے ہیں، آپ انہیں دیکھیں تو بکھرے ہوئے موتی خیال کریں گے۔ ۲۰۔ اور آپ جہاں بھی نگاہ ڈالیں گے بڑی نعمت اور عظیم سلطنت نظر آئے گی۔ ۲۱۔ ان کے اوپر سبز دیباج اور اطلس کے کپڑے ہوں گے، انہیں چاندی کے کنگن پہنائے جائیں گے اور ان کا پروردگار انہیں پاکیزہ مشروب پلائے جائے گا۔ ۲۲۔ یقینا یہ تمہارے لیے یہ تمہارے لیے جزا ہے اور تمہاری یہ محنت قابل قدر ہے۔ ۲۳۔ یقینا ہم نے ہی آپ پر قرآن بتدریج نازل کیا ہے۔ ۲۴۔ لہٰذا آپ اپنے رب کے حکم پر صبر کریں اور ان میں سے کسی گنہگار یا ناشکرے کی بات نہ مانیں۔ ۲۵۔ اور صبح و شام اپنے رب کے نام کا ذکر کیا کریں۔ ۲۶۔ اور رات کے ایک حصے میں اس کے سامنے سجدہ ریز ہو جایا کریں اور رات کو دیر تک تسبیح کرتے رہا کریں۔ ۲۷۔ یہ لوگ یقینا عجلت (دنیا) پسند ہیں اور اپنے پیچھے ایک بہت سنگین دن کو نظر انداز کیے بیٹھے ہیں۔ ۲۸۔ ہم نے انہیں پیدا کیا اور ان کے جوڑ مضبوط کیے اور جب ہم چاہیں ان کے بدلے ان جیسے اور لوگ لے آئیں۔ ۲۹۔ یہ ایک نصیحت ہے پس جو چاہے اپنے رب کی طرف جانے کا راستہ اختیار کرے۔ ۳۰۔ اور تم نہیں چاہتے ہو مگر وہ جو اللہ چاہتا ہے، یقینا اللہ بڑا علم والا، حکمت والا ہے۔ ۳۱۔ اللہ جسے چاہتا ہے اپنی رحمت میں داخل کرتا ہے اور اس نے ظالموں کے لیے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔

۷۷....المرسلات

بنام خدائے رحمن ورحیم

۱۔ قسم ہے ان (فرشتوں) کی جو مسلسل بھیجے جاتے ہیں، ۲۔ پھر تیز رفتاری سے چلنے والے ہیں، ۳۔ پھر (صحیفوں کو) کھول دینے والے ہیں، ۴۔ پھر (حق و باطل کو) جدا کرنے والے ہیں، ۵۔ پھر یاد (خدا دلوں میں) ڈالنے والے ہیں، ۶۔ حجت تمام کرنے کے لیے ہو یا تنبیہ کے لیے: ۷۔ جس چیز کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے وہ یقیناواقع ہونے والی ہے۔ ۸۔ پس جب ستارے بے نور کر دیے جائیں گے، ۹۔ اور جب آسمان میں شگاف ڈال دیا جائے گا، ۱۰۔ اور جب پہاڑ اڑا دیے جائیں گے، ۱۱۔ اور جب رسولوں کو مقررہ وقت پر لایا جائے گا۔ ۱۲۔ کس دن کے لیے وقت کا تعین ہوا ہے؟ ۱۳۔ فیصلے کے دن کے لیے۔ ۱۴۔ اور آپ کو کیا خبر کہ فیصلے کا دن کیا ہے؟ ۱۵۔ اس دن تکذیب کرنے والوں کے لیے ہلاکت ہے۔ ۱۶۔ کیا ہم نے اگلوں کو ہلاک نہیں کیا تھا؟ ۱۷۔ پھر بعد والوں کو بھی ہم ان کے پیچھے لائیں گے۔ ۱۸۔ مجرموں کے ساتھ ہم ایسا ہی کرتے ہیں۔ ۱۹۔ اس دن جھٹلانے والوں کے لیے ہلاکت ہے۔ ۲۰۔ کیا ہم نے تمہیں حقیر پانی سے خلق نہیں کیا؟ ۲۱۔ پھر ہم نے اسے ایک محفوظ مقام میں ٹھہرائے رکھا۔ ۲۲۔ ایک معین مدت تک کے لیے۔ ۲۳۔ پھر ہم نے ایک انداز سے منظم کیا پھر ہم بہترین انداز سے منظم کرنے والے ہیں ۲۴۔ اس دن کے جھٹلانے والوں کے لیے ہلاکت ہے۔ ۲۵۔ کیا ہم نے زمین کو قرار گاہ نہیں بنایا، ۲۶۔ زندوں کے لیے اور مردوں کے لیے، ۲۷۔ اور ہم نے اس میں بلند پہاڑ گاڑ دیے اور ہم نے تمہیں شیرین پانی پلایا۔ ۲۸. اور اس دن جھٹلانے والوں کے لیے ہلاکت ہے۔ ۲۹۔ اب تم لوگ جاؤ اس چیز کی طرف جسے تم جھٹلاتے تھے۔ ۳۰۔ چلو اس دھویں کی طرف جو تین شاخوں والا ہے۔ ۳۱۔ نہ وہ سایہ دار ہے اور نہ آگ کے شعلوں سے بچانے والا ہے۔

۳۲۔ یقیناً یہ دھواں ایسی چنگاریاں اڑائے گا جو محل کے برابر ہیں۔ ۳۳۔ گویا وہ زرد رنگ کے اونٹ ہیں۔ ۳۴۔ اس دن جھٹلانے والوں کے لیے ہلاکت ہے۔ ۳۵۔ یہ وہ دن ہے جس میں وہ بول نہیں سکیں گے۔ ۳۶۔ اور انہیں اجازت نہیں دی جائے گی کہ وہ عذر پیش کریں۔ ۳۷۔ اس دن جھٹلانے والوں کے لیے ہلاکت ہے۔ ۳۸۔ یہ فیصلے کا دن ہے، ہم نے تمہیں اور پہلوں کو جمع کیا۔ ۳۹۔ اب اگر تم حیلہ کر سکتے ہو تو میرے مقابلے میں حیلہ کرو۔ ۴۰۔ اس دن جھٹلانے والوں کے لیے ہلاکت ہے۔ ۴۱۔ تقویٰ اختیار کرنے والے یقیناً سایوں اور چشموں میں ہوں گے۔ ۴۲۔ اور ان پھلوں میں جن کی وہ خواہش کریں گے۔ ۴۳۔ اب تم اپنے اعمال کے صلے میں خوشگواری کے ساتھ کھاؤ اور پیو۔ ۴۴۔ ہم نیکی کرنے والوں کو ایسا ہی صلہ دیتے ہیں۔ ۴۵۔ اس دن جھٹلانے والوں کے لیے ہلاکت ہے۔ ۴۶۔ کھاؤ اور تھوڑے دن مزے کرو، یقیناً تم مجرم ہو۔ ۴۷۔ اس دن جھٹلانے والوں کے لیے ہلاکت ہے۔ ۴۸۔ اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ رکوع کرو تو رکوع نہیں کرتے۔ ۴۹۔ اس دن جھٹلانے والوں کے لیے ہلاکت ہے۔ ۵۰۔ پس اس (قرآن) کے بعد کس کلام پر ایمان لائیں گے

۷۸....النباء

بنام خدائے رحمن رحیم

۱۔ یہ لوگ کس چیز کے بارے میں باہم سوال کر رہے ہیں؟ ۲۔ کیا اس عظیم خبر کے بارے میں؟ ۳۔ جس میں یہ اختلاف کر رہے ہیں؟ ۴۔ (جیسے مشرکین سوچتے ہیں ایسا) ہرگز نہیں! عنقریب انہیں معلوم ہو جائے

گا۔ ۵۔ پھر (کہتا ہوں ایسا) ہر گز نہیں! عنقریب انہیں معلوم ہو جائے گا (کہ قیامت برحق ہے)۔ ٦۔ کیا ہم نے زمین کو گہوارہ نہیں بنایا؟ ۷۔ اور پہاڑوں کو میخیں نہیں بنایا؟ ۸۔ اور ہم نے تمہیں جوڑا جوڑا پیدا کیا۔ ۹۔ اور ہم نے تمہاری نیند کو (باعث) سکون بنایا۔ ۱۰۔ اور رات کو ہم نے پردہ قرار دیا۔ ۱۱۔ اور دن کو ہم نے معاش (کا ذریعہ) بنایا۔ ۱۲۔ اور تمہارے اوپر ہم نے سات مضبوط آسمان بنائے۔ ۱۳۔ اور ہم نے ایک روشن چراغ بنایا۔ ۱۴۔ اور بادلوں سے ہم نے موسلا دھار پانی برسایا۔ ۱۵۔ تاکہ ہم اس سے غلہ اور سبزیاں اگائیں۔ ۱٦۔ اور گھنے باغات اگائیں۔ ۱۷۔ یقیناً فیصلے کا دن مقرر ہے۔ ۱۸۔ اس دن صور پھونکا جائے گا تو تم لوگ گروہ در گروہ نکل آؤ گے۔ ۱۹۔ اور آسمان کھول دیے جائیں گے تو دروازے ہی دروازے ہوں گے۔ ۲۰۔ اور پہاڑ چلا دیے جائیں گے تو وہ سراب ہو جائیں گے۔ ۲۱۔ جہنم یقیناً ایک گھات ہے۔ ۲۲۔ جو سرکشوں کے لیے ٹھکانا ہے۔ ۲۳۔ جس میں وہ مدتوں پڑے رہیں گے۔ ۲۴۔ وہاں وہ کسی ٹھنڈک اور مشروب کا ذائقہ نہیں چکھیں گے۔ ۲۵۔ سوائے کھولتے ہوئے پانی اور بہتی پیپ کے۔ ۲٦۔ یہ (ان کے جرائم کا) موزوں بدلہ ہے۔ ۲۷۔ یہ لوگ کسی حساب کی توقع ہی نہیں رکھتے تھے۔ ۲۸۔ اور ہماری آیات کو پوری قوت سے جھٹلاتے تھے۔ ۲۹۔ اور کتاب میں ہم نے ہر چیز کا احاطہ کر رکھا ہے۔ ۳۰۔ پس اب چکھو کہ ہم تمہارے عذاب میں اضافہ ہی کرتے جائیں گے۔ ۳۱۔ تقویٰ والوں کے لیے یقیناً کامیابی ہے۔ ۳۲۔ باغات اور انگور ہیں، ۳۳۔ اور نوخیز ہم سن بیویاں ہیں، ۳۴۔ اور چھلکتے جام ہیں۔ ۳۵۔ وہ وہاں لغو اور جھوٹی بات نہیں سنیں گے۔ ۳٦۔ عنایت کے طور پر آپ کے پروردگار کی طرف سے، جو کافی جزا ہو گی۔ ۳۷۔ جو کچھ آسمانوں اور زمین اور ان کے درمیان میں ہے سب کے مالک (کی طرف سے) جو نہایت مہربان ہے جس کے سامنے کسی کو بولنے کا اختیار نہیں ہے۔ ۳۸۔ اس روز روح اور فرشتے صف باندھے کھڑے ہوں گے اور کوئی بات نہیں کر سکے گا

سوائے اس کے جسے رحمن اجازت دے اور جو درست بات کرے۔ ۳۹۔ یہ ہے وہ برحق روز، پس جو چاہتاہے وہ اپنے رب کے پاس منزل بنالے۔ ۴۰۔ ہم نے تمہیں قریب آنے والے عذاب کے بارے میں تنبیہ کی ہے، اس روز انسان ان تمام اعمال کو دیکھ لے گا جو وہ اپنے ہاتھوں آگے بھیج چکاہے اور کافر کہہ اٹھے گا: اے کاش! میں خاک ہوتا۔

۷۹....النازعات

بنام خدائے رحمن ورحیم

ا۔ قسم ہے ان (فرشتوں) کی جو گھس کر (روح کافر) کھینچ لیتے ہیں۔ ۲۔ اور آسانی سے (روح مومن) نکال لیتے ہیں۔ ۳۔ اور تیزی سے لپکتے ہیں۔ ۴۔ پھر (حکم کی بجاآوری میں) خود سبقت لے جاتے ہیں۔ ۵۔ پھر امر کی تدبیر کرنے والے ہیں۔ ۶۔ اس روز کانپنے والی کانپے گی۔ ۷۔ اس کے پیچھے دوسرا (لرزہ) آئے گا۔ ۸۔ کچھ دل اس دن مضطرب ہوں گے۔ ۹۔ ان کی نگاہیں جھکی ہوئی ہوں گی۔ ۱۰۔ کہتے ہوں گے: کیا ہم ابتدا کی طرف پھر واپس لائے جائیں گے؟ ۱۱۔ کیا جب ہم کھوکھلی ہڈیاں ہو چکے ہوں گے (تب بھی)۔ ۱۲۔ کہتے ہیں: پھر تو یہ واپسی گھاٹے کی ہو گی۔ ۱۳۔ پس یہ واپسی یقینا صرف ایک جھڑکی ہو گی۔ ۱۴۔ پھر وہ یکایک میدان (حشر) میں موجود ہوں گے۔ ۱۵۔ کیا موسیٰ کی خبر آپ تک پہنچی؟ ۱۶۔ جب ان کے رب نے طویٰ کی مقدس وادی میں انہیں پکارا تھا۔ ۱۷۔ (پھر حکم دیا) فرعون کی طرف جائیں بلاشبہ وہ سرکش ہو گیاہے۔ ۱۸۔ پھر اس سے کہدیں: کیا تو پاکیزگی اختیار کرنے کے لیے آمادہ ہے؟ ۱۹۔ اور میں تیرے رب کی طرف تیری

رہنمائی کر دوں تا کہ تو خوف کرے۔ ۲۰۔ چنانچہ موسیٰ نے فرعون کو بڑی نشانی دکھائی ۲۱۔ مگر اس نے جھٹلایا اور نافرمانی کی۔ ۲۲۔ پھر دوڑ دھوپ کرنے کے لیے لوٹ گیا۔ ۲۳۔ چنانچہ (لوگوں کو) جمع کر کے پکارا۔ ۲۴ . پھر کہنے لگا: میں ہی تمہارا رب اعلیٰ ہوں. ۲۵۔ پس اللہ نے اسے آخرت اور دنیا کے عذاب میں پکڑ لیا۔ ۲۶۔ ڈرنے والے کے لیے یقیناً اس میں عبرت ہے۔ ۲۷۔ کیا تمہارا خلق کرنا زیادہ مشکل ہے یا اس آسمان کا جسے اس نے بنایا ہے؟ ۲۸۔ اللہ نے اس کی چھت اونچی کی پھر اسے معتدل بنایا۔ ۲۹۔ اور اس کی رات کو تاریک اور اس کے دن کو روشن کیا۔ ۳۰۔ اور اس کے بعد اس نے زمین کو بچھایا۔ ۳۱۔ اس نے زمین سے اس کا پانی اور چارہ نکالا۔ ۳۲۔ اور اس میں پہاڑ گاڑ دیے۔ ۳۳۔ تمہارے اور تمہارے مویشیوں کے لیے سامان زندگی کے طور پر۔ ۳۴۔ پس جب بڑی آفت آجائے گی۔ ۳۵۔ تو اس دن انسان اپنا عمل یاد کرے گا۔ ۳۶۔ اور دیکھنے والوں کے لیے جہنم ظاہر کی جائے گی۔ ۳۷۔ جس نے سرکشی کی، ۳۸۔ اور دنیاوی زندگی کو ترجیح دی، ۳۹۔ اس کا ٹھکانا یقیناً جہنم ہو گا۔ ۴۰۔ اور جو شخص اپنے پروردگار کی بارگاہ میں پیش ہونے کا خوف رکھتا ہے اور نفس کو خواہشات سے روکتا ہے، ۴۱۔ اس کا ٹھکانا یقیناً جنت ہے۔ ۴۲۔ یہ لوگ آپ سے قیامت کے بارے میں سوال کرتے ہیں کہ کب واقع ہو گی؟ ۴۳۔ آپ کو کیا کام ہے اس (کی حقیقت) کے بیان سے۔ ۴۴۔ اس (کے علم) کی انتہا آپ کے پروردگار کی طرف ہے۔ ۴۵۔ آپ تو صرف اسے تنبیہ کرنے والے ہیں جو اس (قیامت) سے ڈرتا ہے۔ ۴۶۔ جب وہ اس قیامت کے دن کا سامنا کریں گے، (ایسا لگے گا) گویا وہ (دنیا میں) صرف ایک شام یا ایک صبح ٹھہرے ہیں۔

۸۰.... عبس

بنام خدائے رحمن ورحیم

۱۔ اس نے ترشروئی اختیار کی اور منہ پھیر لیا، ۲۔ ایک نابینا کے اس کے پاس آنے پر۔ ۳۔ اور آپ کو کیا معلوم شاید وہ پاکیزگی حاصل کرتا۔ ۴۔ یا نصیحت سنتا اور نصیحت اسے فائدہ دیتی۔ ۵۔ اور جو (اپنے آپ کو حق سے) بے نیاز سمجھتا ہے، ۶۔ سو آپ اس پر توجہ دے رہے ہیں۔ ۷۔ اور اگر وہ پاکیزہ گی اختیار نہ بھی کرے تو آپ پر کوئی ذمہ داری نہیں۔ ۸۔ اور لیکن جو آپ کے پاس دوڑتا ہوا آیا، ۹۔ اور وہ خوف (خدا) بھی رکھتا تھا، ۱۰۔ اس سے تو آپ بے رخی کرتے ہیں۔ ۱۱۔ (ایسا درست) ہرگز نہیں! یہ (آیات) یقیناً نصیحت ہیں۔ ۱۲۔ پس جو چاہے! انہیں یاد رکھے۔ ۱۳۔ یہ محترم صحیفوں میں ہیں۔ ۱۴۔ جو بلند مرتبہ، پاکیزہ ہیں۔ ۱۵۔ یہ ایسے (فرشتوں کے) ہاتھوں میں ہیں ۱۶۔ جو عزت والے، نیک ہیں۔ ۱۷۔ ہلاکت میں پڑ جائے یہ انسان، یہ (حق کا) کس قدر منکر ہے۔ ۱۸۔ (یہ نہیں سوچتا کہ) اسے اللہ نے کس چیز سے بنایا ہے؟ ۱۹۔ نطفے سے بنایا ہے پھر اس کی تقدیر بنائی، ۲۰۔ پھر اس کے لیے راستہ آسان بنا دیا۔ ۲۱۔ پھر اسے موت سے دوچار کیا پھر اسے قبر میں پہنچا دیا۔ ۲۲۔ پھر جب اللہ چاہے گا اسے اٹھا لے گا۔ ۲۳۔ ہرگز نہیں! اللہ نے جو حکم اسے دیا تھا اس نے اسے پورا نہیں کیا۔ ۲۴۔ پس انسان کو اپنے طعام کی طرف نظر کرنی چاہیے، ۲۵۔ کہ ہم نے خوب پانی برسایا، ۲۶۔ پھر ہم نے زمین کو خوب شگافتہ کیا، ۲۷۔ پھر ہم نے اس میں دانے اگائے، ۲۸۔ نیز انگور اور سبزیاں، ۲۹۔ اور زیتون اور کھجوریں، ۳۰۔ اور گھنے باغات، ۳۱۔ اور میوے اور چارے بھی، ۳۲۔ جو تمہارے لیے اور تمہارے مویشیوں کے لیے سامان زیست ہیں۔ ۳۳۔ پھر جب کان پھاڑ آواز آئے گی، ۳۴۔ تو اس دن آدمی اپنے بھائی سے دور بھاگے گا، ۳۵۔ نیز اپنی ماں اور اپنے باپ سے، ۳۶۔ اور اپنی زوجہ

اور اپنی اولاد سے بھی۔ ۳۷۔ ان میں سے ہر شخص کو اس روز ایسا کام در پیش ہو گا جو اسے مشغول کر دے۔ ۳۸۔ کچھ چہرے اس روز چمک رہے ہوں گے۔ ۳۹۔ خنداں و شاداں ہوں گے۔ ۴۰۔ اور کچھ چہرے اس روز خاک آلود ہوں گے۔ ۴۱۔ ان پر سیاہی چھائی ہوئی ہو گی۔ ۴۲۔ یہی کافر اور فاجر لوگ ہوں گے۔

۸۱....التکویر

بنام خدائے رحمٰن ورحیم

۱۔ جب سورج لپیٹ دیا جائے گا، ۲۔ اور جب ستارے بے نور ہو جائیں گے، ۳۔ اور جب پہاڑ چلائے جائیں گے، ۴۔ اور جب حاملہ اونٹنیاں۔(اپنے حال پر) چھوڑ دی جائیں گی، ۵۔ اور جب وحشی جانور اکھٹے کر دیے جائیں گے، ۶۔ اور جب سمندروں کو جوش میں لایا جائے گا، ۷۔ اور جب جانیں (جسموں سے) جوڑ دی جائیں گی، ۸۔ اور جب زندہ در گور لڑکی سے پوچھا جائے گا ۹۔ کہ وہ کس گناہ میں ماری گئی؟ ۱۰۔ اور جب اعمال نامے کھول دیے جائیں گے، ۱۱۔ اور جب آسمان اکھاڑ دیا جائے گا، ۱۲۔ اور جب جہنم بھڑکائی جائے گی، ۱۳۔ اور جب جنت قریب لائی جائے گی، ۱۴۔ اس وقت ہر شخص کو معلوم ہو جائے گا کہ وہ کیا لے کر آیا ہے۔ ۱۵۔ نہیں! میں قسم کھاتا ہوں پس پردہ جانے والے ستاروں کی، ۱۶۔ جو روانی کے ساتھ چلتے ہیں اور چھپ جاتے ہیں، ۱۷۔ اور قسم کھاتا ہوں رات کی جب وہ جانے لگتی ہے، ۱۸۔ اور صبح کی جب وہ پھوٹتی ہے، ۱۹۔ کہ یقیناً یہ (قرآن) معزز فرستادہ کا قول ہے۔ ۲۰۔ جو قوت کا مالک ہے، صاحب عرش کے ہاں بلند مقام رکھتا ہے۔ ۲۱۔ وہاں ان کی اطاعت کی جاتی ہے اور وہ امین ہیں۔ ۲۲۔ اور تمہارا رفیق (محمدؐ) دیوانہ نہیں ہے۔

۲۳۔ اور انہوں نے اس (فرشتہ) کو روشن افق پر دیکھا ہے۔ ۲۴۔ اور وہ غیب (کی باتیں پہنچانے) میں بخیل نہیں ہے۔ ۲۵۔ اور یہ کسی مردود شیطان کا قول نہیں ہے۔ ۲۶۔ پھر تم کدھر جا رہے ہو؟ ۲۷۔ یہ تو سارے عالمین کے لیے بس نصیحت ہے، ۲۸۔ تم سے ہر اس شخص کے لیے جو سیدھی راہ چلنا چاہتا ہے۔ ۲۹۔ اور تم صرف وہی چاہ سکتے ہو جو عالمین کا پروردگار اللہ چاہے۔

۸۲.... الانفطار

بنام خدائے رحمن و رحیم

۱۔ جب آسمان شگافتہ ہو جائے گا۔ ۲۔ اور جب ستارے بکھر جائیں گے۔ ۳۔ اور جب سمندروں میں پھوٹ ڈالی جائے گی۔ ۴۔ اور جب قبریں اکھیڑ دی جائیں گی۔ ۵۔ اس وقت انسان کو معلوم ہو جائے گا کہ اس نے آگے کیا بھیجا تھا اور پیچھے کیا چھوڑا تھا۔ ۶۔ اے انسان! تجھے کس چیز نے اپنے کریم پروردگار کے بارے میں دھوکے میں رکھا؟ ۷۔ جس نے تجھے پیدا کیا پھر تجھے راست بنایا پھر تجھے معتدل بنایا۔ ۸۔ اور جس شکل میں چاہا تجھے جوڑ دیا۔ ۹۔ ہرگز نہیں! بلکہ تم (روز) جزا کو جھٹلاتے ہو۔ ۱۰۔ جب کہ تم پر نگران مقرر ہیں، ۱۱۔ ایسے معزز لکھنے والے، ۱۲۔ جو تمہارے اعمال کو جانتے ہیں۔ ۱۳۔ نیکی پر فائز لوگ نعمتوں میں ہوں گے۔ ۱۴۔ اور بدکار جہنم میں ہوں گے۔ ۱۵۔ وہ جزا کے دن اس میں جھلسائے جائیں گے۔ ۱۶۔ اور وہ اس سے چھپ نہیں سکیں گے۔ ۱۷۔ اور آپ کو کیا خبر جزا کا دن کیا ہے؟ ۱۸۔ پھر آپ کو کیا خبر جزا کا دن کیا ہے؟ ۱۹۔ اس دن کسی کو کسی کے لیے کچھ (کرنے کا) اختیار نہیں ہوگا اور اس دن صرف اللہ کا حکم چلے گا۔

۸۳....المطففین

بنام خدائے رحمن ورحیم

۱۔ ناپ تول میں کمی کرنے والوں کے لیے ہلاکت ہے۔ ۲۔ جب لوگوں سے لیتے ہیں تو پورا تولتے ہیں، ۳۔ اور جب انہیں ناپ کر یا تول کر دیتے ہیں تو کم کر دیتے ہیں۔ ۴۔ کیا یہ لوگ نہیں سوچتے کہ وہ اٹھائے جائیں گے، ۵۔ ایک بڑے دن کے لیے؟ ۶۔ اس دن تمام انسان رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے۔ ۷۔ ہرگز نہیں! بدکاروں کا نامہ اعمال سجین میں ہے۔ ۸۔ اور آپ کو کیا خبر سجین کیا ہے؟ ۹۔ یہ ایک لکھی ہوئی کتاب ہے۔ ۱۰۔ اس روز تکذیب کرنے والوں کے لیے ہلاکت ہے ۱۱۔ جو روز جزا کو جھٹلاتے ہیں۔ ۱۲۔ اور اس روز کو تجاوزکار، گناہگار کے سوا کوئی نہیں جھٹلاتا۔ ۱۳۔ جب اسے ہماری آیات سنائی جاتی ہیں تو وہ کہتا ہے: یہ تو قصہ ہائے پارینہ ہیں۔ ۱۴۔ ہرگز نہیں! بلکہ ان کے اعمال کی وجہ سے ان کے دل زنگ آلود ہو چکے ہیں۔ ۱۵۔ ہرگز نہیں! اس روز یہ لوگ یقینا اپنے رب (کی رحمت) سے اوٹ میں ہوں گے . ۱۶۔ پھر وہ یقینا جہنم میں جھلسیں گے۔ ۱۷۔ پھر کہا جائے گا: یہ وہی ہے جسے تم جھٹلاتے تھے۔ ۱۸۔ (یہ جھوٹ) ہرگز نہیں! نیکی پر فائز لوگوں کا نامہ اعمال یقینا علیین میں ہے۔ ۱۹۔ اور آپ کو کیا خبر علیین کیا ہے؟ ۲۰۔ یہ ایک لکھی ہوئی کتاب ہے۔ ۲۱۔ مقرب لوگ اس کا مشاہدہ کرتے ہیں۔ ۲۲۔ نیکی پر فائز لوگ یقینا نعمتوں میں ہوں گے۔ ۲۳ . مسندوں پر بیٹھے نظارہ کر رہے ہوں گے . ۲۴۔ ان کے چہروں سے آپ نعمتوں کی شادابی محسوس کریں گے۔ ۲۵۔ انہیں سربمہر خالص مشروب پلائے جائیں گے۔ ۲۶۔ جس پر مشک کی مہر لگی ہو گی اور سبقت کرنے والوں کو اس امر میں سبقت کرنی چاہیے۔ ۲۷۔ اس میں تسنیم (کے پانی) کی آمیزش ہو گی؟ ۲۸۔ اس چشمے کی جس سے مقرب لوگ پئیں گے؟ ۲۹۔ جنہوں نے جرم کا ارتکاب کیا یقیناوہ مومنین کا مذاق اڑاتے

تھے۔ ۳۰۔ جب وہ ان کے پاس سے گزرتے تو آپس میں انکھیں مار کر اشارہ کرتے تھے۔ ۳۱۔ اور جب وہ اپنے گھر والوں کی طرف لوٹتے تو اتراتے ہوئے لوٹتے تھے۔ ۳۲۔ اور جب ان (مومنین) کو دیکھتے تو کہتے تھے: یہ یقیناً گمراہوں میں سے ہیں۔ ۳۳۔ حالانکہ وہ ان پر نگران بنا کر تو نہیں بھیجے گئے تھے۔ ۳۴۔ پس آج اہل ایمان کفار پر ہنس رہے ہیں۔ ۳۵۔ مسندوں پر بیٹھے (کفار کا انجام) دیکھ رہے ہیں۔ ۳۶۔ کیا کفار کو ان کی حرکتوں کا بدلہ دیا گیا؟؟

۸۴....الانشقاق

بنام خدائے رحمن ورحیم

۱۔ جب آسمان پھٹ جائے گا، ۲۔ اور اپنے پروردگار کا حکم کی تعمیل کرے گا جو اس کا حقدار ہے۔ ۳۔ اور جب زمین پھیلا دی جائے گی۔ ۴۔ اور جو کچھ اس کے اندر ہے اسے اگل دے گی اور خالی ہو جائے گی۔ ۵۔ اور اپنے پروردگار کے حکم کی تعمیل کرے گی جو اس کے لیے سزاوار ہے۔ ۶۔ اے انسان! تو مشقت اٹھا کر اپنے رب کی طرف جانے والا ہے، پھر اس سے ملنے والا ہے۔ ۷۔ پس جس کا نامہ اعمال اس کی دائیں طرف سے دیا جائے گا، ۸۔ اس سے عنقریب ہلکا حساب لیا جائے گا۔ ۹۔ اور وہ اپنے گھر والوں کی طرف خوشی سے پلٹے گا۔ ۱۰۔ اور جس کا نامہ اعمال اس کے پیچھے سے دیا جائے گا، ۱۱۔ پس وہ موت کو پکارے گا، ۱۲۔ اور وہ جہنم میں جھلسے گا۔ ۱۳۔ بلاشبہ یہ اپنے گھر والوں میں خوش رہتا تھا۔ ۱۴۔ بے شک اس کا یہ گمان تھا کہ اسے لوٹ کر (اللہ کی طرف) جانا ہی نہیں ہے۔ ۱۵۔ ہاں! اس کا پروردگار یقیناً اس (کے عمل) کو دیکھ رہا تھا۔ ۱۶۔

مجھے قسم ہے شفق کی، ۱۷۔ اور رات کی اور اس کی جسے وہ سمیٹ لیتی ہے، ۱۸۔ اور چاند کی جب وہ کامل ہو جائے، ۱۹۔ تمہیں مرحلہ بہ مرحلہ ضرور گزرنا ہے۔ ۲۰۔ پھر یہ لوگ ایمان کیوں نہیں لاتے؟ ۲۱۔ اور جب انہیں قرآن پڑھ کر سنایا جاتا ہے تو سجدہ نہیں کرتے۔ ۲۲۔ بلکہ یہ کفار تکذیب کرتے ہیں۔ ۲۳۔ اور جو کچھ ان کے دلوں میں ہے اللہ اسے خوب جانتا ہے۔ ۲۴۔ پس انہیں دردناک عذاب کی بشارت دیجیے۔ ۲۵۔ سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور صالح اعمال بجالائے، ان کے لیے ختم نہ ہونے والا اجر ہے۔

۸۵....البروج

بنام خدائے رحمن و رحیم

۱۔ قسم ہے برجوں والے آسمان کی ۲۔ اور اس دن کی جس کا وعدہ کیا گیا ہے، ۳۔ اور حاضر ہونے والے کی اور اس (دن) کی جس میں حاضری ہو، ۴۔ خندقوں والے ہلاک کر دیے گئے۔ ۵۔ وہ آگ تھی جو ایندھن والی ہے، ۶۔ جب وہ اس (کے کنارے) پر بیٹھے تھے، ۷۔ اور وہ مومنین کے ساتھ روا رکھے گئے اپنے سلوک کا مشاہدہ کر رہے تھے۔ ۸۔ اور ان (ایمان والوں) سے وہ صرف اس وجہ سے دشمنی رکھتے تھے کہ وہ اس اللہ پر ایمان رکھتے تھے جو بڑا غالب آنے والا، قابل ستائش ہے۔ ۹۔ وہی جس کے لیے آسمانوں اور زمین کی بادشاہی ہے اور اللہ ہر چیز پر گواہ ہے۔ ۱۰۔ جن لوگوں نے مومنین اور مومنات کو اذیت دی پھر توبہ نہیں کی ان کے لیے یقینا جہنم کا عذاب ہے اور ان کے لیے جلنے کا عذاب ہے۔ ۱۱۔ جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجا لائے ان کے لیے ایسی جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی، یہی بڑی کامیابی ہے۔ ۱۲۔ آپ کے

پروردگار کی پکڑ یقیناً بہت سخت ہے۔ ۱۳۔ یقیناً وہی خلقت کی ابتدا کرتا ہے اور وہی دوبارہ پیدا کرتا ہے۔ ۱۴۔ اور وہ بڑا معاف کرنے والا، محبت کرنے والا ہے۔ ۱۵۔ بڑی شان والا، عرش کا مالک ہے۔ ۱۶۔ وہ جو چاہتا ہے اسے خوب انجام دینے والا ہے۔ ۱۷۔ کیا آپ کے پاس لشکروں کی حکایت پہنچی ہے؟ ۱۸۔ فرعون اور ثمود کی؟ ۱۹۔ بلکہ کفر اختیار کرنے والے تو تکذیب میں مشغول ہیں۔ ۲۰۔ اور اللہ نے ان کے پیچھے سے ان پر احاطہ کیا ہوا ہے۔ ۲۱۔ بلکہ یہ قرآن بلند پایہ ہے۔ ۲۲۔ لوح محفوظ میں (ثبت) ہے۔

۸۶....الطارق

بنام خدائے رحمن ورحیم

۱۔ قسم ہے آسمان کی اور رات کو چمکنے والے کی۔ ۲۔ اور آپ کیا جانیں رات کو چمکنے والا کیا ہے؟ ۳۔ وہ روشن ستارہ ہے۔ ۴۔ کوئی نفس ایسا نہیں جس پر نگہبان نہ ہو۔ ۵۔ پس انسان کو دیکھنا چاہیے کہ وہ کس چیز سے پیدا کیا گیا ہے۔ ۶۔ وہ اچھلنے والے پانی سے خلق کیا گیا ہے، ۷۔ جو پیٹھ اور سینے کی ہڈیوں سے نکلتا ہے۔ ۸۔ بے شک اللہ اسے دوبارہ پیدا کرنے پر بھی قادر ہے۔ ۹۔ اس روز تمام راز فاش ہو جائیں گے۔ ۱۰۔ لہٰذا انسان کے پاس نہ کوئی قوت ہو گی اور نہ کوئی مددگار ہو گا۔ ۱۱۔ قسم ہے بارش برسانے والے آسمان کی، ۱۲۔ اور (دانہ اگانے کے لیے) شق ہونے والی زمین کی، ۱۳۔ یہ (قرآن یقیناً فیصلہ کن کلام ہے، ۱۴۔ اور یہ ہنسی مذاق نہیں ہے۔ ۱۵۔ بے شک یہ لوگ اپنی چال چل رہے ہیں ۱۶۔ اور میں بھی تدبیر کر رہا ہوں۔ ۱۷۔ پس کفار کو مہلت دیں اور کچھ دیر انہیں ان کے حال پر چھوڑ دیں۔

۸۷....الاعلی

بنام خدائے رحمن ورحیم

۱۔(اے نبی) اپنے پروردگار اعلیٰ کے نام کی تسبیح کرو۲۔ جس نے پیدا کیا اور توازن قائم کیا، ۳۔اور جس نے تقدیر بنائی پھر راہ دکھائی۔ ۴۔ اور جس نے چارہ اگایا، ۵۔ پھر (کچھ دیر بعد) اسے سیاہ خاشاک کر دیا، ۶۔ (عنقریب) ہم آپ کو پڑھائیں گے پھر آپ نہیں بھولیں گے،۷۔ مگر جسے اللہ چاہے، وہ ظاہر اور پوشدہ باتوں کو یقینا جانتا ہے۔ ۸۔ اور ہم آپ کے لیے آسان طریقہ فراہم کریں گے۔ ۹۔ پس جہاں نصیحت مفید ہو نصیحت کرتے رہو۔ ۱۰۔ جو شخص خوف رکھتا ہے وہ جلد نصیحت قبول کرتا ہے۔ ۱۱۔ اور بدبخت اس سے گریز کرتا ہے، ۱۲۔ جو بڑی آگ میں جھلسے گا۔ ۱۳۔ پھر اس میں نہ مرے گا اور نہ جیے گا۔ ۱۴۔ بتحقیق جس نے پاکیزگی اختیار کی وہ فلاح پا گیا، ۱۵۔ اور اپنے رب کا نام یاد کیا پھر نماز پڑھی۔ ۱۶۔ بلکہ تم تو دنیاوی زندگی کو ترجیح دیتے ہو، ۱۷۔ حالانکہ آخرت بہترین ہے اور بقا والی ہے۔ ۱۸۔ پہلے صحیفوں میں بھی یہ بات (مرقوم) ہے۔ ۱۹۔ ابراہیم اور موسیٰ کے صحیفوں میں۔

۸۸....الغاشیہ

بنام خدائے رحمن ورحیم

۱۔ کیا آپ کے پاس (ہر چیز پر) چھا جانے والی (قیامت) کی خبر پہنچی ہے ؟ ۲۔ اس دن کچھ چہرے خوار ہوں گے۔ ۳۔ وہ مصیبت سہ کر تھکے ہوئے ہوں گے، ۴۔ دھکتی آگ میں جھلس رہے ہوں گے، ۵۔ وہ سخت کھولتے ہوئے چشمے سے سیراب کیے جائیں گے، ۶۔ خاردار جھاڑی کے سوا ان کے لیے غذا نہ ہوگی، ۷۔ جو نہ

جسامت بڑھائے نہ بھوک مٹائے۔ ۸۔ اس دن کچھ چہرے شاداب ہوں گے۔ ۹۔ اپنے عمل پر خوش ہوں گے، ۱۰۔ بہشت بریں میں ہوں گے، ۱۱۔ وہ وہاں کسی قسم کی بے ہودگی نہیں سنیں گے، ۱۲۔ اس میں رواں چشمے ہوں گے۔ ۱۳۔ اس میں اونچی مسندیں ہوں گی، ۱۴۔ اور پیالے رکھے ہوں گے، ۱۵۔ اور ترتیب سے رکھے ہوئے تکیے ہوں گے، ۱۶۔ اور نفیس فرش بچھے ہوئے ہوں گے۔ ۱۷۔ کیا یہ لوگ اونٹوں کی طرف نہیں دیکھتے کہ وہ کیسے پیدا کیے گئے ہیں؟ ۱۸۔ اور آسمان کی طرف کہ وہ کیسے اٹھایا گیا ہے؟ ۱۹۔ اور پہاڑوں کی طرف کہ وہ کیسے گاڑ دیے گئے ہیں؟ ۲۰۔ اور زمین کی طرف کہ وہ کیسے بچھائی گئی ہے؟ ۲۱۔ پس آپ نصیحت کرتے رہیں کہ آپ فقط نصیحت کرنے والے ہیں۔ ۲۲۔ آپ ان پر مسلط نہیں ہیں۔ ۲۳ .البتہ جو منہ موڑے گا اور کفر اختیار کرے گا ۲۴۔ سو اللہ اسے سب سے بڑے عذاب میں مبتلا کرے گا۔ ۲۵۔ انہیں یقینا ہماری طرف لوٹ کر آنا ہے، ۲۶۔ پھر ان کا حساب لینا یقینا ہمارے ذمے ہے۔

۸۹....الفجر

بنام خدائے رحمن ورحیم

۱۔ قسم ہے فجر کی، ۲۔ اور دس راتوں کی، ۳۔ اور جفت اور طاق کی، ۴۔ اور رات کی جب جانے لگے۔ ۵۔ یقینا ان میں صاحب عقل کے لیے قسم ہے۔ ۶۔ کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ آپ کے رب نے قوم عاد کے ساتھ کیا کیا؟ ۷۔ ستونوں والے ارم کے ساتھ، ۸۔ جس کی نظیر کسی ملک میں نہیں بنائی گئی، ۹۔ اور قوم ثمود کے ساتھ جنہوں نے وادی میں چٹانیں تراشی تھیں، ۱۰۔ اور میخوں والے فرعون کے ساتھ، ۱۱۔ ان لوگوں نے

ملکوں میں سرکشی کی۔ ۱۲۔ اور ان میں کثرت سے فساد پھیلایا۔ ۱۳۔ پس آپ کے پروردگار نے ان پر عذاب کا کوڑا برسایا۔ ۱۴۔ یقینا آپ کا رب تاک میں ہے۔ ۱۵۔ مگر جب انسان کو اس کا رب آزمالیتا ہے پھر اسے عزت دیتا ہے ار اسے نعمتیں عطا فرماتا ہے تو کہتا ہے: میرے رب نے مجھے عزت بخشی ہے۔ ۱۶۔ اور جب اسے آزمالیتا ہے اور اس پر روزی تنگ کر دیتا ہے تو وہ کہتا ہے: میرے رب نے میری توہین کی ہے۔ ۱۷۔ ہرگز نہیں! بلکہ تم خود یتیم کی عزت نہیں کرتے، ۱۸۔ اور نہ ہی مسکین کو کھلانے کی ترغیب دیتے ہو، ۱۹۔ اور میراث کا مال سمیٹ کر کھاتے ہو، ۲۰۔ اور مال کے ساتھ جی بھر کر محبت کرتے ہو۔ ۲۱۔ ہرگز نہیں! جب زمین کوٹ کوٹ کر ہموار کی جائے گی، ۲۲۔ اور آپ کے پروردگار (کا حکم) اور فرشتے صف در صف حاضر ہوں گے۔ ۲۳۔ اور جس دن جہنم حاضر کی جائے، اس دن انسان متوجہ ہو گا، لیکن اب متوجہ ہونے کا کیا فائدہ ہو گا؟ ۲۴۔ کہے گا: کاش! میں نے اپنی اس زندگی کے لیے آگے کچھ بھیجا ہوتا۔ ۲۵۔ پس اس دن اللہ کے عذاب کی طرح عذاب دینے والا کوئی نہ ہو گا۔ ۲۶۔ اور اللہ کی طرح جکڑنے والا کوئی نہ ہو گا۔ ۲۷۔ اے نفس مطمئنہ! ۲۸ ۔ اپنے رب کی طرف پلٹ آ اس حال میں کہ تو اس سے راضی اور وہ تجھ سے راضی ہو۔ ۲۹۔ پھر میرے بندوں میں شامل ہو جا۔ ۳۰۔ اور میری جنت میں داخل ہو جا۔

۹۰....البلد

بنام خدائے رحمن و رحیم

۱۔ میں قسم کھاتا ہوں اس شہر (مکہ) کی، ۲۔ جب اس شہر میں آپ کا قیام ہے، ۳۔ اور قسم کھاتا ہوں باپ اور اولاد کی، ۴۔ بتحقیق ہم نے انسان کو مشقت میں پیدا کیا ہے۔ ۵۔ کیا وہ یہ خیال کرتا ہے کہ اس پر کسی کو اختیار

حاصل نہیں ہے؟ ۶۔ کہتا ہے: میں نے بہت سا مال برباد کیا۔ ۷۔ کیا وہ یہ خیال کرتا ہے کہ کسی نے اس کو نہیں دیکھا؟ ۸۔ کیا ہم نے اس کے لیے نہیں بنائیں دو آنکھیں؟ ۹۔ اور ایک زبان اور دو ہونٹ؟ ۱۰۔ اور ہم نے دونوں راستے (خیر و شر) اسے دکھائے، ۱۱۔ مگر اس نے اس گھاٹی میں قدم ہی نہیں رکھا . ۱۲۔ اور آپ کیا جانیں کہ یہ گھاٹی کیا ہے؟ ۱۳۔ گردن کو (غلامی سے) چھڑانا، ۱۴۔ یا فاقہ کے روز کھانا کھلانا، ۱۵۔ کسی رشتہ دار یتیم کو، ۱۶۔ یا کسی خاک نشین مسکین کو۔ ۱۷۔ پھر یہ شخص ان لوگوں میں شامل نہ ہوا جو ایمان لائے اور جنہوں نے ایک دوسرے کو صبر کرنے کی نصیحت کی اور شفقت کرنے کی تلقین کی۔ ۱۸۔ (جو اس گھاٹی میں قدم رکھتے ہیں) یہی لوگ دائیں والے ہیں۔ ۱۹۔ اور جنہوں نے ہماری آیات کا انکار کیا وہ بدبخت لوگ ہیں۔ ۲۰۔ ان پر ایسی آتش مسلط ہو گی جو ہر طرف سے بند ہے۔

۹۱....الشمس

بنام خدائے رحمن ورحیم

۱۔ قسم ہے سورج اور اس کی روشنی کی، ۲۔ اور چاند کی جب وہ اس کے پیچھے آتا ہے، ۳۔ اور دن کی جب وہ آفتاب کو روشن کر دے، ۴۔ اور رات کی جب وہ اسے چھپا لے، ۵۔ اور آسمان کی اور اس کی جس نے اسے بنایا، ۶۔ اور زمین کی اور اس کی جس نے اسے بچھایا، ۷۔ اور نفس کی اور اس کی جس نے اسے معتدل کیا، ۸۔ پھر اس نفس کو اس کی بدکاری اور اس سے بچنے کی سمجھ دی، ۹۔ بتحقیق جس نے اسے پاک رکھا کامیاب ہوا، ۱۰۔ اور جس نے اسے آلودہ کیا نامراد ہوا، ۱۱۔ (قوم) ثمود نے اپنی سرکشی کے باعث تکذیب کی۔ ۱۲۔ جب

ان کا سب سے زیادہ شقی اٹھا، ۱۳۔ تو اللہ کے رسول نے ان سے کہا: اللہ کی اونٹنی اور اس کی سیر ابی کا خیال رکھو۔ ۱۴۔ پھر انہوں نے پیغمبر کو جھٹلایا اور اونٹنی کی کونچیں کاٹ دیں تو ان کے رب نے ان کے گناہ کے سبب ان پر عذاب ڈھایا پھر سب کو (زمین کے) برابر کر دیا۔ ۱۵۔ اور اسے اس (عذاب) کے انجام کا کوئی خوف نہیں۔

۹۲....اللیل

بنام خدائے رحمن ورحیم

۱۔ قسم ہے رات کی جب (دن پر) چھا جائے، ۲۔ اور دن کی جب وہ چمک اٹھے، ۳۔ اور اس کی جس نے نر اور مادہ پیدا کیا، ۴۔ تمہاری کوشش یقیناً مختلف ہیں۔ ۵۔ پس جس نے (راہ خدا میں) مال دیا اور تقویٰ اختیار کیا، ۶۔ اور نیکی کی تصدیق کی۔ ۷۔ پس ہم اسے جلد ہی آسانی کے اسباب فراہم کریں گے۔ ۸۔ اور جس نے بخل کیا اور (اللہ سے) بے نیازی برتی، ۹۔ اور نیکی کو جھٹلایا، ۱۰۔ پس ہم اسے جلد ہی مشکلات کا سامان فراہم کریں گے۔ ۱۱۔ اور جب وہ سقوط کرے گا تو اس کا مال اس وقت اس کے کام نہ آئے گا۔ ۱۲۔ راستہ دکھانا یقیناً ہماری ذمے داری ہے۔ ۱۳۔ اور دنیا اور آخرت کے یقیناً ہم مالک ہیں۔ ۱۴۔ پس میں نے تمہیں بھڑکتی آگ سے متنبہ کر دیا۔ ۱۵۔ اس میں سب سے زیادہ شقی شخص ہی تپے گا، ۱۶۔ جس نے تکذیب کی اور منہ موڑ لیا ہو۔ ۱۷۔ اور نہایت پرہیزگار کو اس (آگ) سے بچا لیا جائے گا، ۱۸۔ جو اپنا مال پاکیزگی کے لیے دیتا ہے۔ ۱۹۔ اور اس پر کسی کا احسان نہیں جس کا وہ بدلہ اتارنا چاہتا ہو۔ ۲۰۔ وہ تو اپنے رب اعلیٰ کی رضا جوئی کے لیے ایسا کرتا ہے۔ ۲۱۔ اور عنقریب وہ راضی ہو جائے گا۔

۹۳....الضحی

بنام خدائے رحمن ورحیم

۱۔ قسم ہے روز روشن کی، ۲۔ اور رات کی جب (اس کی تاریکی) چھا جائے، ۳۔ آپ کے رب نے آپ کو نہیں چھوڑا اور نہ ہی وہ ناراض ہوا، ۴۔ اور آخرت آپ کے لیے دنیا سے کہیں بہتر ہے۔ ۵۔ اور عنقریب آپ کا رب آپ کو اتنا عطا فرمائے گا کہ آپ راضی ہو جائیں گے۔ ۶۔ کیا اس نے آپ کو یتیم نہیں پایا پھر پناہ دی؟ ۷۔ اور اس نے آپ کو ناواقف پایا تو راستہ دکھایا؟ ۸۔ اور آپ کو تنگ دست پایا تو مالدار کر دیا۔ ۹۔ لہٰذا آپ یتیم کی توہین نہ کریں، ۱۰۔ اور سائل کو جھڑکی نہ دیں، ۱۱۔ اور اپنے رب کی نعمت کو بیان کریں۔

۹۴....الشرح

بنام خدائے رحمن ورحیم

۱۔ کیا ہم نے آپ کے لیے آپ کا سینہ کشادہ نہیں کیا؟ ۲۔ اور ہم نے آپ سے آپ کا بوجھ نہیں اتارا ۳۔ جس نے آپ کی کمر توڑ رکھی تھی؟ ۴۔ اور ہم نے آپ کی خاطر آپ کا ذکر بلند کر دیا۔ ۵۔ البتہ مشکل کے ساتھ آسانی ہے۔ ۶۔ یقیناً مشکل کے ساتھ آسانی ہے۔ ۷۔ لہٰذا جب آپ فارغ ہو جائیں تو نصب کریں، ۸۔ اور اپنے رب کی طرف راغب ہو جائیں۔

۹۵....التین

بنام خدائے رحمن ور حیم

۱۔ قسم ہے انجیر اور زیتون کی ۲۔ اور طور سینین کی۔ ۳۔ اور اس امن والے شہر کی ۴۔ بتحقیق ہم نے انسان کو بہترین اعتدال میں پیدا کیا، ۵۔ پھر ہم نے اسے پست ترین حالت کی طرف پلٹا دیا۔ ۶۔ سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے، پس ان کے لیے بے انتہا اجر ہے۔ ۷۔ پس اس کے بعد روز جزا کے بارے میں کون سی چیز تجھے جھٹلانے پر آمادہ کرتی ہے۔ ۸۔ کیا اللہ حاکموں میں سب سے بڑا حاکم نہیں ہے؟

۹۶....العلق

بنام خدائے رحمن ور حیم

۱۔ (اے رسول) پڑھیے! اپنے پروردگار کے نام سے جس نے خلق کیا۔ ۲۔ اس نے انسان کو خون کے لوتھڑے سے پیدا کیا۔ ۳۔ پڑھیے! اور آپ کا رب بڑا کریم ہے۔ ۴۔ جس نے قلم کے ذریعے سے تعلیم دی۔ ۵۔ اس نے انسان کو وہ علم سکھایا جسے وہ نہیں جانتا تھا۔ ۶۔ ہرگز نہیں! انسان تو یقیناً سرکشی کرتا ہے۔ ۷۔ اس بنا پر کہ وہ اپنے آپ کو بے نیاز خیال کرتا ہے۔ ۸۔ یقیناً آپ کے رب کی طرف ہی پلٹنا ہے. ۹۔ کیا آپ نے اس شخص کو دیکھا ہے جو روکتا ہے، ۱۰۔ ایک بندے کو جب وہ نماز پڑھتا ہے؟ ۱۱۔ کیا آپ نے دیکھا ہے کہ

اگر وہ (بندہ) ہدایت پر ہو، ۱۲۔ یا تقویٰ کا حکم دے؟ ۱۳۔ کیا آپ نے دیکھا کہ اگر وہ (دوسرا) شخص تکذیب کرتا ہے اور منہ پھیرتا ہے؟ ۱۴۔ کیا اسے علم نہیں کہ اللہ دیکھ رہا ہے؟ ۱۵۔ ہر گز نہیں! اگر یہ شخص باز نہ آیا تو ہم اس کی پیشانی پکڑ کر گھسیٹیں گے، ۱۶۔ وہ پیشانی جو جھوٹی، خطاکار ہے۔ ۱۷۔ پس وہ اپنے ہم نشینوں کو بلالے۔ ۱۸۔ ہم بھی جلد ہی اپنے دوزخ کے موکلوں کو بلائیں گے۔ ۱۹۔ ہر گز نہیں! اس کی اطاعت نہ کریں اور سجدہ کریں اور قرب (الٰہی) حاصل کریں۔

۹۷....القدر

بنام خدائے رحمن ورحیم

۱۔ ہم نے اس (قرآن) کو شب قدر میں نازل کیا۔ ۲۔ اور آپ کیا جانیں شب قدر کیا ہے؟ ۳۔ شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ ۴۔ فرشتے اور روح اس شب میں اپنے رب کے اذن سے تمام (تعیین شدہ) حکم لے کر نازل ہوتے ہیں۔ ۵۔ یہ رات طلوع فجر تک سلامتی ہی سلامتی ہے۔

۹۸....البینہ

بنام خدائے رحمن ورحیم

۱۔ اہل کتاب اور مشرکین میں سے جو لوگ کافر تھے وہ باز آنے والے نہ تھے جب تک ان کے پاس واضح دلیل نہ آئے، ۲۔ اللہ کی طرف ایک رسول جو انہیں پاک صحیفہ پڑھ کر سنائے۔ ۳۔ ان صحیفوں میں مستحکم

تحریریں درج ہیں۔ ۴۔ اور جنہیں کتاب دی گئی تھی وہ واضح دلیل آنے کے بعد متفرق ہو گئے۔ ۵۔ حالانکہ انہیں تو صرف یہ حکم دیا گیا تھا کہ وہ یکسو ہو کر دین کو اس کے لیے خالص رکھتے ہوئے صرف اللہ کی عبادت کریں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں اور یہی مستحکم (تحریروں کا) دین ہے۔ ۶۔ اہل کتاب اور مشرکین میں سے جو لوگ کافر ہو گئے وہ یقیناً جہنم کی آگ میں ہمیشہ رہیں گے، وہ بدترین خلائق میں سے ہیں۔ ۷۔ جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل بجالائے وہ یقیناً بہترین خلائق میں سے ہیں۔ ۸۔ ان کا صلہ ان کے رب کے پاس دائمی باغات ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی اور جن میں وہ ابد تک ہمیشہ رہیں گے، اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہوئے، یہ سب کچھ اپنے رب سے خوف رکھنے والے کے لیے ہے۔

۹۹.... الزلزلہ

بنام خدائے رحمن ورحیم

۱۔ جب زمین اپنی لرزش سے ہلائی جائے گی، ۲۔ اور زمین اپنا بوجھ نکال دے گی، ۳۔ اور انسان کہے گا کہ اسے کیا ہو گیا ہے؟ ۴ . اس دن وہ اپنے حالات بیان کرے گی. ۵۔ کیونکہ اس کے رب نے اسے ایسا کرنے کا حکم دیا تھا۔ ۶۔ اس دن لوگ گروہ گروہ ہو کر نکل آئیں گے تاکہ انہیں ان کے اعمال دکھائے جائیں ۷۔ پس جس نے ذرہ برابر نیکی کی ہو گی وہ اسے دیکھ لے گا۔ ۸۔ اور جس نے ذرہ برابر برائی کی ہو گی وہ اسے دیکھ لے گا۔

۱۰۰....العادیات

بنام خدائے رحمن ورحیم

ا۔ قسم ہے ان (گھوڑوں) کی جو ہانپتے ہوئے دوڑتے ہیں، ۲۔ پھر (اپنی) ٹھوکروں سے چنگاریاں اڑاتے ہیں، ۳۔ پھر صبح سویرے دھاوا بولتے ہیں، ۴۔ پھر اس سے غبار اڑاتے ہیں، ۵۔ پھر انبوہ (لشکر) میں گھس جاتے ہیں، ۶۔ یقیناً انسان اپنے رب کا ناشکرا ہے۔ ۷۔ اور وہ خود اس پر گواہ ہے۔ ۸۔ اور وہ مال کی محبت میں سخت ہے۔ ۹۔ کیا اسے (وہ وقت) معلوم نہیں جب اٹھائے جائیں گے وہ جو قبروں میں ہیں؟ ۱۰۔ اور جو کچھ دلوں میں ہے اسے ظاہر کر دیا جائے گا؟ ۱۱۔ ان کا پروردگار یقیناً اس روز ان کے حال سے خوب باخبر ہو گا۔

۱۰۱....القارعہ

بنام خدائے رحمن ورحیم

ا۔ وہ ہلا دینے والا حادثہ۔ ۲۔ وہ ہلا دینے والا حادثہ کیا ہے؟ ۳۔ اور آپ کیا جانیں ہلا دینے والا حادثہ کیا ہے؟ ۴۔ اس روز لوگ بکھرے ہوئے پروانوں کی طرح ہو گے۔ ۵۔ اور پہاڑ دھنی ہوئی اون کی طرح ہو جائیں گے۔ ۶۔ پس جس کا پلہ بھاری رہے گا، ۷۔ سو وہ من پسند زندگی میں ہو گا۔ ۸۔ اور جس کا پلہ ہلکا ہو گا، ۹۔ سو اس کا ٹھکانا ہاویہ ہو گا۔ ۱۰۔ اور آپ کیا جانیں ہاویہ کیا ہے؟ ۱۱۔ وہ بھڑکتی ہوئی آگ ہے۔

۱۰۲....التکاثر

بنام خدائے رحمن ورحیم

۱۔ایک دوسرے پر فخر نے تمہیں غافل کر دیا ہے، ۲۔ یہاں تک کہ تم قبروں کے پاس تک جا پہنچے ہو۔ ۳۔ ہر گز نہیں! تمہیں عنقریب معلوم ہو جائے گا۔ ۴۔ پھر ہر گز نہیں! تمہیں عنقریب معلوم ہو جائے گا۔ ۵۔ ہر گز نہیں! کاش تم یقینی علم رکھتے، ۶۔ تو تم ضرور جہنم کو دیکھ لیتے۔ ۷۔ پھر اسے یقین کی آنکھوں سے دیکھ لیتے، ۸۔ پھر اس روز تم سے نعمت کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

۱۰۳....العصر

بنام خدائے رحمن ورحیم

۱۔ قسم ہے زمانے کی۔ ۲۔ انسان یقینا خسارے میں ہے۔ ۳۔ سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے اور جو ایک دوسرے کو حق کی تلقین کرتے ہیں اور صبر کی تلقین کرتے ہیں۔

۱۰۴....الھمزہ

بنام خدائے رحمن ورحیم

۱۔ ہر عیب گو طعنہ دینے والے کے لیے ہلاکت ہے۔ ۲۔ جو مال جمع کرتا ہے اور اسے گنتا رہتا ہے۔ ۳۔ جو سمجھتا ہے کہ اس کا مال اسے ہمیشہ کی زندگی دے گا۔ ۴۔ ہر گز نہیں! وہ چکنا چور کر دینے والی آگ میں ضرور

پھینک دیا جائے گا۔ ۵۔ اور آپ کیا جانیں وہ چکنا چور کر دینے والی آگ کیا ہے؟ ٦۔ وہ اللہ کی بھڑکائی ہوئی آگ ہے، ۷۔ جو دلوں تک پہنچ جائے گی۔ ۸۔ بلاشبہ وہ ان پر محیط ہو گی، ۹۔ لمبے لمبے ستونوں میں۔

۱۰۵....الفیل

بنام خدائے رحمن ورحیم

۱۔ کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ آپ کے رب نے ہاتھی والوں کے ساتھ کیا کیا؟ ۲۔ کیا اس نے ان کی چال کو بے مقصد نہیں بنا دیا؟ ۳۔ اور ان پر دستے دستے پرندے بھیج دیے ۴۔ جو ان پر سخت مٹی کے پتھر برسا رہے تھے۔ ۵۔ سو اس نے انہیں کھائے ہوئے بھوسے کی مانند کر دیا۔

۱۰٦....قریش

بنام خدائے رحمن ورحیم

۱۔ قریش کو مانوس رکھنے کی خاطر، ۲۔ انہیں (ان کے ذریعہ معاش) جاڑے اور گرمی کے سفروں سے مانوس رکھنے کی خاطر، ۳۔ چاہیے تھا کہ وہ اس گھر کے رب کی عبادت کریں، ۴۔ جس نے انہیں بھوک میں کھانا کھلایا اور خوف سے انہیں امن دیا۔

۱۰۷....الماعون

بنام خدائے رحمن ورحیم

۱۔ کیا آپ نے اس شخص کو دیکھا جو جزاو سزا کو جھٹلاتا ہے؟ ۲۔ یہ وہی ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے، ۳۔ اور مسکین کو کھانا کھلانے کی ترغیب نہیں دیتا۔ ۴۔ پس ایسے نمازیوں کے لیے ہلاکت ہے ۵۔ جو اپنی نماز سے غافل رہتے ہیں۔ ۶۔ جو ریاکاری کرتے ہیں۔ ۷۔ اور (ضرورت مندوں کو) معمولی چیزیں بھی دینے سے گریز کرتے ہیں۔

۱۰۸....الکوثر

بنام خدائے رحمن ورحیم

۱۔ بے شک ہم نے آپ کو کوثر عطا فرمایا۔ ۲۔ لہٰذا آپ اپنے رب کے لیے نماز پڑھیں اور قربانی دیں۔
۳۔ یقینا آپ کا دشمن ہی بے اولاد رہے گا۔

۱۰۹....الکافرون

بنام خدائے رحمن ورحیم

۱۔ کہدیجیے: اے کافرو ! ۲۔ میں ان (بتوں) کو نہیں پوجتا ہوں جنہیں تم پوجتے ہو۔ ۳۔ اور نہ ہی تم اس (اللہ) کی بندگی کرتے ہو جس کی میں بندگی کرتا ہوں۔ ۴۔ اور نہ ہی میں ان (بتوں) کی پرستش کرنے والا

ہوں جن کی تم پرستش کرتے ہو ۵۔ اور نہ ہی تم اس کی عبادت کرنے والے ہو جس میں عبادت کرتا ہوں۔ ۶۔ تمہارے لیے تمہارا دین اور میرے لیے میرا دین۔

۱۱۰....النصر

بنام خدائے رحمن ورحیم

۱۔ جب اللہ کی نصرت اور فتح آ جائے، ۲۔ اور آپ لوگوں کو فوج در فوج اللہ کے دین میں داخل ہوتے دیکھ لیں، ۳۔ تو اپنے رب کی ثنا کے ساتھ اس کی تسبیح کریں اور اس سے مغفرت طلب کریں یقیناوہ بڑا توبہ قبول کرنے والا ہے۔

۱۱۱....المسد

بنام خدائے رحمن ورحیم

۱۔ ہلاکت میں جائیں ابو لہب کے دونوں ہاتھ اور وہ تباہ ہو جائے۔ ۲۔ نہ اس کا مال اس کے کام آیا اور نہ اس کی کمائی۔ ۳۔ وہ عنقریب بھڑکتی آگ میں جھلسے گا۔ ۴۔ اور اس کی بیوی بھی، ایندھن اٹھائے پھرنے والی۔ ۵۔ اس کی گردن میں بٹی ہوئی رسی ہے۔

۱۱۲....الاخلاص

بنام خدائے رحمن ورحیم

۱۔ کہہ دیجیے: وہ اللہ ایک ہے۔ ۲۔ اللہ بے نیاز ہے۔ ۳۔ نہ اس نے کسی کو جنا اور نہ وہ جنا گیا۔ ۴۔ اور کوئی بھی اس کا ہمسر نہیں ہے۔

۱۱۳....الفلق

بنام خدائے رحمن ورحیم

۱۔ کہہ دیجیے: میں صبح کے رب کی پناہ مانگتا ہوں، ۲۔ ہر اس چیز کے شر سے جسے اس نے پیدا کیا، ۳۔ اور اندھیری رات کے شر سے جب اس کا اندھیرا چھا جائے، ۴۔ اور گرہوں میں پھونکنے والی (جادوگرنی) کے شر سے، ۵۔ اور حاسد کے شر سے جب وہ حسد کرنے لگ جائے۔

۱۱۴....الناس

بنام خدائے رحمن ورحیم

۱۔ کہہ دیجیے: میں پناہ مانگتا ہوں انسانوں کے رب کی، ۲۔ انسانوں کے بادشاہ کی، ۳۔ انسانوں کے معبود کی، ۴۔ پس پردہ رہ کر وسوسہ ڈالنے والے (ابلیس) کے شر سے، ۵۔ جو لوگوں کے دلوں میں وسوسہ ڈالتا ہے، ۶۔ وہ جنات میں سے ہوں یا انسانوں میں سے۔